بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر

روح القرآن

مع

تفسیر جلالین

اردو ترجمہ جلالین

فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ

مفتی اول دار العلوم دیوبند

حاشیہ و اردو تفسیر

حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی

جامعہ دار السلام مالیر کوٹلہ

جلد اول پارہ ۱ تا ۵

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

تفسیر

روح القرآن

مع

تفسیر جلالین

اردو ترجمہ

جلالین

فقیہ اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ

مفتی اول دار العلوم دیوبند

حاشیہ و اردو تفسیر

حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی

جامعہ دار السلام مالیر کوٹلہ

جلد اول (پارہ ۱ تا ۵)

ناشر فیصل پبلیکیشنز دیوبند

(©) جملہ حقوق مع کتابت بحق ناشر محفوظ ہیں، خلاف ورزی کرنے پر قانونی کاروائی کی جائیگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام تفسیر	:	تفسیر روح القرآن
مع تفسیر	:	تفسیر جلالین شریف .
اردو ترجمہ		
تفسیر جلالین	:	(فقیہ اعظم) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ
حواشی و اردو تفسیر	:	حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی
جلد	:	اوّل (پارہ ۱ تا ۵)
صفحات	:	٥٦٤
سن اشاعت	:	۲۰۰۶ء
باہتمام	:	محمد صہیب صدیقی
کتابت	:	محمد سلیم (مالیر کوٹلہ)
کمپیوٹر ورک	:	فیصل کمپیوٹرس دیوبند
مطبع	:	فیصل پریس (فیصل پرنٹنگ کامپلکس) دیوبند

الناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

FAISAL PUBLICATIONS
JAMA MASJID DEOBAND.247554 UP INDIA
PHONES: 0091-1336-224110,222694,9359210398 FAX.224110
e-mail: faisal_india@rediffmail.com
website : www.faisalindia.com

فیصل دیوبند دہلی

Also Available at :
Darus Salam
(Islamic Centre)
Delhi Gate Maler Kotla
(Punjab) India

Distributor for
International Market

FAISAL INTERNATIONAL
468,Gali Bahar Wali Chhatta Lal Mian
Daryaganj New Delhi.11002 Ph.0091-11-23245665
e-mail : faisal_india@rediffmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب

الحمد للہ ، اُردو زبان کا دامن قرآن مجید کے مختلف ترجموں اور مختلف قسم کی تفسیروں سے خالی نہیں ہے۔ لفظی ترجمے بھی ہیں ، بامحاورہ بھی اور ترجمانی کے طرز میں بھی ـــــ مفصّل اور علمی انداز کی تفسیریں بھی اور مختصر تفسیریں بھی۔ اور یہ سب اپنی اپنی جگہ اہم اور قابلِ قدر خدمات ہیں۔

قرآن مجید کا ایک عام قاری اور اللہ کی اس عظیم کتاب کا مطالعہ کرنے والا یہ چاہتا ہے کہ وقت کی زبان اور اسلوب میں اللہ کی اِس کتاب کے پیغام اور دعوت کو سمجھ سکے ، اُسے یہ معلوم ہو کہ اللہ کی کتاب اس سے کیا خطاب کررہی ہے ، کیا مطالبہ کررہی ہے اور کیا چاہتی ہے۔

وقت کے ساتھ افہام وتفہیم کا انداز ، اسلوب وتعبیرات اور ماحول کا بدل جانا بالکل فطری بات ہے۔ تفسیر رُوح القرآن شاید وقت کی اس ضرورت کو پورا کرسکے۔

قرآن مجید میں رنگِ خطابت ہے ، بے پناہ اثرانگیزی اور دل کو نرمانے اور گرمانے کی طاقت ہے ، قرآن مجید بیک وقت دل اور دماغ دونوں کو سامنے رکھتا ہے ـــــ مضبوط ومستحکم دلیلیں جو دماغ کو مسخر کرلیتی ہیں اور نصیحت و دردمندی جو دلوں کو چھیدتی چلی جاتی ہے ـــــ آپ محسوس کریں گے کہ تفسیر روح القرآن کی تشریحات قرآن حکیم کی رُوح کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہیں ، تشریحات و توضیحات مختصر مگر جامع ہیں یا کہئے کہ دریا بکوزہ ہیں۔

○ ہر لفظ کا الگ الگ اور پھر سلیس ترجمہ جناب حافظ نذر احمد صاحب کا ہے ، یہ ترجمہ علماء کی نظر میں معتبر اور مستند ہے۔ ہر لفظ کے الگ الگ معنیٰ عربی نہ جاننے والوں کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہیں مسلسل ترجمے میں ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس لفظ کے کیا معنیٰ ہیں ـــــ الگ الگ ہر لفظ کے معنیٰ معلوم ہونے کے بعد مسلسل اور بامحاورہ ترجمہ اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے۔

○ الگ الگ اور مسلسل ترجمے کے بعد صفحہ کے ایک طرف عربی کی تفسیر جلالین مع اعراب ہے۔ اس کے سامنے اس کا اردو ترجمہ ہے۔

جلالین کا یہ اردو ترجمہ اپنے وقت کے زبردست عالمِ دین و فقیہ اور عظیم مفتی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی علیہ الرحمۃ کا ہے جو کہ دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے مفتی تھے ، آج بھی اُن کے فتاویٰ کا مجموعہ " فتاویٰ دارالعلوم دیوبند " ان کے علم و تفقہ اور دینی بصیرت کی مُنہ بولتی نشانی ہے۔ وہ فقیہ بھی تھے اور عارف باللہ بھی۔ انکے ترجمے کی اشاعت ہماری سعادت ہے۔

اللہ کے فضل سے امید ہے کہ مؤلف اور ناشر کی یہ خدمت رب العزت کی بارگاہ میں قبولیت حاصل کرے گی اور اللہ کے بندوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ۔

ناشر

مورخہ ۲ ، رمضان المبارک ۱۴۲۵ ہجری
۱۷ ، اکتوبر ۲۰۰۴ عیسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم المرسلین سیدنا محمد
وعلیٰ آلہ واصحابہ والتابعین ۔

کہیں دور دور بھی یہ خیال نہیں تھا کہ مجھ جیسے معمولی شخص کو اپنے جد امجد مرحوم مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثانی کی خدمتِ قرآن سے کچھ حصہ ملے گا۔ ہوا یہ کہ ماہنامہ القاسم اور الرشید دار العلوم دیوبند کے پرانے فائلوں کے مطالعے کے دوران دادا صاحب کے دو طویل مضمون " شریعت متکفل جمع سعادات ہے" اور " مبداء و معاد" نظر سے گذرے، دل چاہا کہ یہ مضمون کتابی صورت میں مرتب کر کے شائع کئے جائیں، ان کی ترتیب کے دوران ہی دادا صاحب کے حالاتِ زندگی مختصر طور پر مرتب ہوئے اور کتاب سے پہلے ماہنامہ دار السلام کی خصوصی اشاعت کے طور پر اور پھر کتابی شکل میں ان کو شائع کر دیا ــــــ حالاتِ زندگی کی ترتیب میں جلالین کے اردو ترجمے کا تذکرہ دیکھا تو اس کی تلاش شروع ہوئی ــــــ مگر یہ ترجمہ کہیں نہ مل سکا، سب سے زیادہ توقع دار العلوم دیوبند کے کتب خانہ میں تھی وہاں بھی نہ ملا ــــــ دل میں بے چینی سی لگی رہی۔

○ مالیر کوٹلہ کے جس مکان میں ۱۹۷۲ء سے میرا قیام ہے، اس کے داہنی طرف ایک چھوٹی سی مسجد " عارفہ مسجد" کے نام سے ہے۔ مغرب کی نماز اسی مسجد میں پڑھنے کا معمول ہے ــــــ اسی رمضان المبارک (۱۴۱۲ھ) سے کچھ پہلے ایک روز مغرب کی نماز کے لئے مسجد کی طرف چلا تو دل نے کہا کہ مسجد میں جو قرآن مجید رکھے ہیں ان میں دیکھنا چاہیئے۔ شوق اور اضطراب کی کیفیت کے ساتھ نماز ادا کی، اور فارغ ہو کر جو دیکھا تو میرے ہاتھ میں پرانے بڑے سائز کا وہ قرآن مجید تھا جس کے حاشیہ پر تفسیر جلالین کا اردو ترجمہ دادا صاحب کا کیا ہوا چھپا ہے ــــــ دل خوشی سے جھوم اٹھا جیسے کوئی خزانہ، قیمتی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔

○ یہ قرآن مجید ایک فٹ پانچ انچ لمبائی اور دس انچ چوڑائی میں پندرہ پندرہ پاروں کی دو جلدوں میں ہے۔ قرآن مجید کا متن نہایت جلی روشن اور نفیس خط میں ہے، اس کے نیچے دو ترجمے ہیں، پہلا ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا اور دوسرا ترجمہ حضرت شاہ عبد القادر دہلوی رحؒ کا ہے۔ حاشیہ پر ترچھی لکھائی میں ایک طرف تفسیر حسینی اور دوسری طرف جلالین کا اردو ترجمہ ہے۔ دونوں جلدوں کے کل صفحات ۱۲۶۶ ہیں۔ مطبع ریاض ہند اکبر آباد سے محمد عنایت خاں کے زیر اہتمام ۱۳۱۴ھ میں شائع ہوا ہے ــــــ آخری صفحہ پر تحریر ہے :" مہر و دستخط مترجم تفسیر جلالین شریف، العبد عزیز الرحمٰن الدیوبندی، کان اللہ لہٗ المدرس والمفتی فی مدرسۃ الدیوبندیہ ــــــ اس کے ساتھ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کی اس طرح تصدیق ہے :

" یہ ترجمہ جہاں تک بندے نے دیکھا صحیح پایا۔ واقعی مترجم نے نہایت محنت وجانفشانی سے یہ ترجمہ کیا ہے۔ حق تعالےٰ جزائے خیر دیوے اور اس ترجمہ کو قبول فرمادے۔" فقط
العبد،
محمود حسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عربیہ اسلامیہ دیوبند"

○ دادا صاحبؒ نے دار العلوم دیوبند میں ایک زمانے تک جلالین شریف کا درس دیا ہے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

نے جلالین حضرت دادا صاحب سے ہی پڑھی تھی ــــــ جیسا کہ خود حکیم الاسلامؒ نے تحریر فرمایا کہ :-

" مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں نے جلالین شریف، مؤطا امام مالکؒ، مؤطا امام محمدؒ اور طحاوی شریف حضرت اقدسؒ سے پڑھی ہے۔" ــــــــــــــــ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد اول صفحہ ۴۳)

دادا صاحب کا سال ولادت ۱۲۷۵ھ ہے اور ترجمہ جلالین ۱۳۱۴ھ میں چھپا ہے، اس کی اشاعت کے وقت ان کی عمر انتالیس سال کی تھی۔

○ پردادا مرحوم حضرت مولانا فضل الرحمٰن عثمانی کی اولاد میں سے تفسیر قرآن کی خدمت شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح نے بھی انجام دی اور ان کی "تفسیر عثمانی"[1]، حضرت شیخ الہند کے ترجمے کے ساتھ خوب مقبول ہوئی ــــــ ہندوستان، پاکستان، ہانگ کانگ سے ہزاروں کی تعداد میں یہ ترجمہ اور تفسیر شائع ہو چکا ہے۔ اور حال ہی میں "مجمع ملک فہد مدینہ طیبہ" نے اس کو نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے ــــــ پشتو زبان میں اس ترجمے اور تفسیر کا ترجمہ علماء کے ایک بورڈ نے کیا جسکو حکومت افغانستان نے ۱۹۴۶ء میں شائع کیا۔ اور نئی دہلی میں ہندوستان سے چھپا ہے۔

○ دادا صاحبؒ نے تفسیر معالم التنزیل[2] کا ملخص اردو ترجمہ بھی فرمایا تھا اور وہ مطبع باغ کلام نور آگرہ سے شائع ہوا تھا اس کا ایک نسخہ تائے ابا حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رح کی لائبریری ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی میں موجود ہے۔

○ قرآن مجید کی مختصر اور جامع عربی تفسیروں میں جلالین کا اپنا ہی ایک مقام ہے۔ ہمارے دینی جامعات کے نصاب تعلیم میں شامل ہے ــــــ جلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی مصری (۷۹۱ھ ــ ۸۶۴ھ) نے سورۂ فاتحہ اور پھر سورۂ کہف (پارہ ۱۵) سے آخر قرآن تک لکھی تھی۔

علامہ محلی کے انتقال کے چھ سال بعد جلال الدین عبدالرحمٰن ابن ابی بکر سیوطی شافعی (متوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) نے علامہ محلی رح کے بقایا کام کو مکمل کیا اور سورۂ بقرہ سے لیکر سورۂ اسریٰ (بنی اسرائیل پارہ ۱۵) تک کی تفسیر علامہ محلی کے طرز پر ہی مکمل کی ــــــ سورۂ فاتحہ کی تفسیر کیونکہ علامہ محلی نے لکھی ہے اس لئے تفسیر جلالین عربی میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر آخر میں چھپی ہوئی ہے تاکہ علامہ سیوطی کی نصف اول تفسیر علامہ محلی کی نصف ثانی سے الگ ہو جائے ــــــ ہم نے قرآن مجید کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے علامہ محلی کی سورۂ فاتحہ کی تفسیر اول ہی میں دیدی ہے۔

○ علامہ محلی کی اس تفسیر کے علاوہ ان کی ایک کتاب "الجلال المحلی علی المنہاج" داراحیاء الکتب العربیہ نے شائع کی ہے۔

○ علامہ سیوطی نے جلالین کی بقایا نصف تفسیر اپنے دورِ شباب میں صرف بیس یا بیس سال کی عمر میں تحریر فرمائی اور محض چالیس دن کے قلیل وقت میں اس کو مکمل کر دیا۔

علامہ سیوطی کی تصانیف کی ایک طویل فہرست ہے۔ جس سے انکی علمی عظمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) الاتقان فی علوم القرآن ــــــــــ دو جلدوں میں ہے ۱۳۶۸ھ مطبع حجازیہ قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں اسی باب ہیں اور تین سو سے زائد علوم پر بحث کی گئی ہے۔

(۲) الازہار المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ ــــــــــ دارالتالیف نے ۱۳۷۱ھ میں شائع کی ہے۔

(۳) الاشباہ والنظائر فی قواعد وفروع الشافعیۃ ــــــــــ مصطفیٰ البابی الحلبی نے ۱۹۵۹ء میں شائع کی

(۴) تاریخ الخلفاء ــــــــــ محی الدین عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ مطبع السعادۃ نے ۱۳۷۸ھ میں چھاپی ہے

(۵) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ــــــــــ عبدالوہاب عبداللطیف کی تحقیق کے ساتھ پہلا ایڈیشن مکتبہ القاہرہ نے ۱۹۵۹ء میں شائع کیا۔

(۶) تنویر الحوالک شرح علی مؤطا امام مالک ــــــــــ مطبع المشہد قاہرہ نے ۱۳۵۳ھ میں شائع کی

---

[1] تفسیر عثمانی (علاوہ سورۂ بقرہ و سورہ النسا ۲۶ پارے) علامہ عثمانی رح نے ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ میں مکمل کی اور اس کا پہلا ایڈیشن مدینہ پریس بجنور سے ۱۳۵۲ھ میں پانچہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔ اس وقت اس کا ہدیہ غیر مجلد پانچ روپے مقرر ہوا۔

[2] معالم التنزیل تالیف ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی متوفی ۵۱۶ھ

(٧) الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی چوتھا ایڈیشن ١٩٥٤ء میں شائع کیا گیا۔
(٨) الحاوی للفتاوی	محی الدین عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ تیسرا ایڈیشن مطبع السعادہ نے ١٩٥٩ء میں شائع کیا
(٩) الخصائص الکبریٰ (معجزاتِ نبوی پر)	محمد خلیل ہراس کی تحقیق کے ساتھ مطبع المدنی نے ١٩٦٧ء میں شائع کی۔
(١٠) طبقات الحفاظ	علی محمد عمر کی تحقیق کے ساتھ مطبع الاستقلال نے ١٩٧٢ء میں شائع کی ہے۔
(١١) طبقات المفسرین	مبنورسکی کی تحقیق کے ساتھ ١٨٣٩ء میں لندن سے چھپی۔
(١٢) اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ	مکتبہ الحسینیہ ازہر سے ١٣٥٢ھ میں پہلا ایڈیشن نکلا۔
(١٣) لب الالباب فی تحریر الانساب	بطرس جوانس ..... کی تحقیق کے ساتھ لندن سے ١٨٩٢ء میں چھپی۔
(١٤) لب النقول فی اسباب النزول	مطبع مصطفے الحلبی نے ١٩٣٥ء میں شائع کیا۔
(١٥) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	
(١٦) مجمع البحرین و مطلع البدرین۔	
(١٧) رسالہ زینیہ	
(١٨) تفسیر جلالین	سورۂ بقرہ سے سورۂ اسریٰ تک

تفسیر اور علوم قرآن پر علامہ سیوطی رہ کی چند تالیفات ہیں۔

○ جلالین کا یہ اردو ترجمہ جو حضرت دادا صاحب رہ نے کیا ہے بڑا سلیس اور رواں دواں ترجمہ ہے اور ایک صدی کے قریب گذر جانے کے باوجود اس کی تازگی میں کمی معلوم نہیں ہوتی۔ اس کی اشاعت ہمارے قدیم تفسیری ورثے کی حفاظت ہی نہیں ہے بلکہ تحت اللفظ ترجمے ، بامحاورہ ترجمے اور ترجمانی ان سب ضرورتوں کو یہ ترجمہ پورا کرتا ہے ـــــ ہم نے پھر یہ اہتمام بھی کیا ہے کہ قرآن مجید کے متن کے نیچے الگ الگ الفاظ کا ترجمہ اور پھر پورا بامحاورہ ترجمہ دیدیا جائے تاکہ ایک مترجم قرآن کی صورت میں بھی اس سے ہر آدمی فائدہ اٹھا سکے اور اللہ کے کلام کا نکھرا نکھرا یا واضح مطلب پڑھنے والے کے سامنے آجائے ۔

○ اس کے نیچے تفسیری حواشی اور نوٹس راقم الحروف کے قلم سے ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ان حواشی میں ـــــ قرآن خود جو کہتا ہے وہ بلا کم و کاست سامنے آئے ـــــ اس کے لئے مجھے " المنتخب فی علوم القرآن " سے بہت مدد ملی ہے ، یہ منتخب عربی تفسیر مصر کی وزارت اوقاف نے علماء کی ایک مجلس کے ذریعہ تیار کرائی ہے ١٤٠٨ھ ١٩٨٨ء میں اس کا تیرہواں ایڈیشن چھپا ہے ـــــ اس تفسیر کی خوبی ایک طرف یہ ہے کہ تمام سابقہ اور موجودہ تفسیروں کا بہترین انتخاب اور نچوڑ ہے اور دوسری طرف یہ کسی ایک نقطۂ نظر کی ترجمانی نہیں کرتی ـــــ یہ بڑی مشکل ہے کہ ہم حالات اور ماحول کے تقاضے کے تحت ایک نقطۂ نظر اپنا لیتے ہیں اور پھر اسی نقطۂ نظر سے تعبیر کا لباس پہناتے ہیں ـــــ اگرچہ تقریباً بیس سال سے راقم الحروف تفسیر قرآن بیان کرنے میں لگا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے مختلف قدیم و جدید تفسیریں زیر مطالعہ رہتی ہیں لیکن اس منتخب تفسیر نے میرے لئے ایک مشکل کام کو کافی حد تک آسان کر دیا ـــــ

تاہم یہ ایک معمولی شخص کی طرف سے غیر معمولی کام انجام دینے کی کوشش ہے ، معاملہ قرآن عظیم کا ہے۔ فکر و قلم کی لغزشوں کا کھٹکا خوف و دہشت طاری کر دیتا ہے ، ایک طرف شوق ہے دوسری طرف خوف ـــــ " شوق کہتا ہے کہ چل ' خوف کہتا ہے ٹھہر " ـــــ کلام الٰہی کے سلسلے میں احتیاط اور ادب و احترام کے تقاضے ہم جیسے کم سواد ' لاابالی قسم کے لوگوں سے کیا پورے ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی قابل لحاظ مفید کام ہو گیا اور اس نے بارگاہ الٰہی میں کسی درجے میں قبولیت کی سعادت پالی تو یہ کلام اللہ کی برکت ، صاحب تفسیر جلالین اور مترجم کا فیض و طفیل ہو گا۔

ارحم الراحمین اپنے اس بندے پر رحم فرمائے ، لغزشوں کو معاف فرمائے اور اس خدمت کو قبول فرما کر اس کی آخرت کا ذخیرہ فرما دے ۔

دونوں جلال صاحبان تفسیر جلالین ـــــ اس کے فاضل مترجم ـــــ اور لجنۃ القرآن کے علمائے کرام کے لئے دعا ر

ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

بندۂ عاصی

فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی

راقم کا مکمل پتہ

جامعہ دارالسلام دہلی گیٹ مالیرکوٹلہ (پنجاب)
148023 (انڈیا)

مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ ۱۰ مئی ۱۹۹۲ء
فون نمبر ـــــ 01675 / 25201

رجسٹرار جامعہ فرزند دل بند طارق عمیر عثمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی عمر اور کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے کہ آں عزیز بڑے حوصلے اور ہمت کے ساتھ جامعہ کے کاموں کو انجام دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ ـــــ جامعہ کے کاتب و خوشنویس مولوی محمد سلیم (فاضل دیوبند) بھی ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ اس کی کتابت و ڈیزائن وہ بڑی دل جمعی اور لگن سے کر رہے ہیں۔

اب صورت یہ ہے کہ جلالین کا اردو ترجمہ تو مطبوعہ موجود ہے۔ تفسیری نوٹس لکھکر راقم الحروف ساتھ ساتھ ہی کاتب صاحب کے حوالے کرتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کام کی تکمیل فرما دے۔

عُنوانات تفسیر رُوح القُرآن

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
	یہ کتاب	۳
	تقدیم	۴
	قرآن خُدا کی آواز	۲۱
	قرآن کی تفسیر	۲۲
	اَلسُّورَۃ	″
	اَلآیَۃ	۲۳
	اَلجُزء	″
	رُکُوع	″
	اَلمَنزِلُ	۲۴
	علامات	″
	ترتیب	۲۷
	مقدمہ ـ جلال الدین سیوطی رح	۲۹
	اَلفَاتِحَہ	۳۱
	نام	″
	زمانۂ نزول	″
	مضمون	″
۱	ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے	″
۲	مانگنے کے آداب	″
۳	اللہ سرچشمۂ رحمت	۳۲
۴	اللہ تعالیٰ عدلِ مجسّم	″
۵	بندگی و حاجت مندی صرف اللہ سے	۳۳
۶	سیدھے راستے کی طلب	″
۷	آپ کے منظورِ نظر بندوں کا راستہ	″
	اَلبَقَرَہ	۳۴
	نام	″
	زمانۂ نزول	″
	مضمون	″

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
	پارہ ۱ الٓمٓ	
۱	الف، لام، میم	۳۶
۲	کتابِ ہدایت بے غبار ہے، مگر شرطِ اول ہے طلب	″
۳	کتابِ ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی دوسری اور تیسری اور چوتھی شرط غیب پر ایمان۔ جانی عبادت اور مالی عبادت کے لئے مستعد رہے۔	″
۴	بے تعصبی اور آخرت پر ایمان۔ کتابِ ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی پانچویں شرط اور چھٹی شرط۔	۳۷
۵	اوپر کی چھ شرطیں پوری کرنے پر سمجھو منزلِ ہدایت مل گئی	″
۶	ہٹ دھرمی قبولِ حق کی صلاحیت چھین لیتی ہے۔	۳۸
۷	ہٹ دھرمی دل پر مہر لگا دیتی ہے۔	″
۸	دل میں کچھ زبان پر کچھ۔	۳۹
۹	خدا فریبی نہیں خود فریبی	″
۱۰	حسد اور کینہ قبولِ حق میں رکاوٹ	۴۰
۱۱	دعویٰ اصلاح کا، حقیقت میں فساد	″
۱۲	ان کے شر سے بچتے رہنا۔	″
۱۳	نفاق کی روش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔	۴۱
۱۴	سمجھتے ہیں یہی منافقانہ روش ٹھیک ہے۔	″
۱۵	دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔	۴۲
۱۶	گمراہی کو چنا، گھٹیا مال خریدا۔	″
۱۷	ہدایت زبردستی تھوپی نہیں جاتی	۴۳
۱۸	سچائی کی بات کے لئے یہ لوگ بہرے، اندھے اور گونگے ہو گئے ہیں	″
۱۹	حق میں مشکلات کی پرواہ نہیں ہوتی۔	۴۴
۲۰	مشکلات سے گھبرا کر قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔	۴۵
۲۱	پوری زندگی میں اللہ کے بندے بن جاؤ	۴۶
۲۲	اللہ ہی خالق ارض و سما ہے۔ اسلئے معبود بھی وہی ہے۔	″

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۳	قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے	۴۷
۲۴	قرآن کی رہنمائی کو قبول کرنا ہی بہتر ہے	۴۸
۲۵	آخرت کا بہترین انجام	۴۹
۲۶	قرآن مجید کی ہر مثال اپنی جگہ فٹ ہے	۵۰
۲۷	شرک خلافِ فطرت ہے	۵۱
۲۸	موت وحیات اللہ کے قبضے میں ہے	۵۲
۲۹	ہر چیز کا خالق اللہ ہے	″
۳۰	انسان کا زمین پر خلیفہ ہونا، اللہ کے حاکم ہونے کی دلیل ہے	۵۴
۳۱	اللہ نے انسان کو علم دیا	۵۵
۳۲	انسان کا علم فرشتوں سے بڑھ کر ہے	″
۳۳	فرشتوں کے سامنے انسان کی علمی فضیلت کا اظہار	۵۷
۳۴	ابلیس نے خلافتِ آدم کو تسلیم نہیں کیا	″
۳۵	زمین پر بھیجنے سے پہلے جنت میں آدم وحوا کی آزمائش	۵۸
۳۶	شیطان بہکاتا کس طرح ہے ؟	۵۹
۳۷	آدم کی توبہ قبول ہوئی	۶۰
۳۸	دارالامتحان کی طرف روانگی	″
۳۹	بندہ اور خلیفہ، دونوں حیثیتوں کا تقاضا ہے اللہ کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا	۶۱
۴۰	بنی اسرائیل کو رہنمائی کا منصب دیا گیا تھا	۶۲
۴۱	اللہ کی تمام کتابوں کی دعوت ایک ہے	۶۳
۴۲	یہودیوں کی چالاکی	۶۴
۴۳	یہ تعلیم وہی ہے جو حضرت موسیٰ کی تھی	″
۴۴	تورات قول و عمل میں یکسانیت کی تعلیم دیتی ہے	۶۵
۴۵	نیکی کے راستے پر چلنے میں صبر اور نماز مددگار ہیں۔	″
۴۶	ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے	۶۶
۴۷	اے بنی اسرائیل میں نے تمہیں قوموں کا امام بنایا۔	″
۴۸	بنی اسرائیل کے بگاڑ کا ایک سبب یہ تھا کہ وہ عمل سے غافل ہو گئے تھے۔	″
۴۹	اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ تمہیں کس طرح فرعون کے چنگل سے چھڑایا	۶۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۵۰	حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے پانی میں راستہ بنا دیا گیا	۶۸
۵۱	بنی اسرائیل پھر شرک میں مبتلا ہوئے	″
۵۲	اللہ نے اُن کے جرم کو معاف کر دیا	۶۹
۵۳	حضرت موسیٰ کو کتاب شریعت دی گئی	″
۵۴	بنی اسرائیل کو شرک کرنے پر سزا سنائی گئی	۷۰
۵۵	بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی کہ ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے	۷۱
۵۶	بنی اسرائیل کے مردہ نمائندوں کو دوبارہ زندہ کیا گیا	″
۵۷	اللہ تعالیٰ کے انعامات۔	۷۲
۵۸	بنی اسرائیل کو صحرا نوردی کے بعد مستقل ٹھکانا ملا	۷۳
۵۹	مگر اپنی حرکت سے باز پھر بھی نہ آئے	″
۶۰	بنی اسرائیل کے لئے بارہ چشمے جاری ہوئے	۷۴
۶۱	جو خود نہیں بدلتا اللہ تعالیٰ بھی اُسکو نہیں بدلتے	۷۶
۶۲	اصل معیار ایمان اور عمل صالح ہے۔	۷۷
۶۳	شریعت کے احکام قبول کرو	″
۶۴	اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو موقع دیتے رہے۔	۷۸
۶۵	اُن کو بندر بنا دیا گیا۔	″
۶۶	صورت کے مسخ کرنے میں دوسروں کے لئے عبرت تھی۔	۷۹
۶۷	گائے کی تقدیس کو دلوں سے نکالا گیا۔	″
۶۸	حکم کی تعمیل ٹال مٹول کہ گائے کیسی ہے ؟	۸۰
۶۹	گائے کا رنگ کیسا ہے ؟	″
۷۰	ذرا تفصیل سے بتادیں	۸۱
۷۱	مجبوراً گائے کو ذبح کیا گیا۔	″
۷۲	ایمان کی کمزوری سامنے آئی	۸۲
۷۳	بنی اسرائیل کی اندرونی بیماری کا علاج	″
۷۴	پھر بھی دل پتھر بن گئے۔	۸۳
۷۵	کیا یہ لوگ ایمان لاسکتے ہیں	۸۴
۷۶	یہود کے دوسرے گروہ کی منافقت۔	″

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۷۷	کیا یہ مکاریاں اللہ سے چھپ سکتی ہیں ؟	۸۵
۷۸	ایک گمراہ کُن عقیدہ	″
۷۹	آخرت کے بدلے میں دنیا خریدنا :	۸۶
۸۰	ہم دوزخ میں نہیں جائیں گے	۸۷
۸۱	نجات ایمان اور عمل پر ہے	″
۸۲	اللہ کے یہاں ذات پات کوئی چیز نہیں ہے	۸۸
۸۳	بنی اسرائیل کی وعدہ فراموشی	″
۸۴	یہودیوں کی پالیسی "لڑاؤ" اور حکومت کرو	۹۰
۸۵	اپنے مطلب کی ہو تو عمل کریں گے	″
۸۶	اللہ کی کتاب سے کھلواڑ	۹۱
۸۷	حضرت عیسیٰ اللہ کی نشانی تھے	″
۸۸	یہ عقیدے کی پختگی نہیں بلکہ ہٹ دھرمی ہے	۹۲
۸۹	قومی تعصب قبولِ حق میں رکاوٹ بن گیا۔	″
۹۰	اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں اپنا رسول بنائیں	۹۴
۹۱	خواہشِ نفس کی پیروی	″
۹۲	انہوں نے حضرت موسیٰ کی بھی نہیں مانی	″
۹۳	کوہِ طور کے دامن میں اقرار زبان کی حد تک تھا۔	۹۵
۹۴	اگر سچے ہو موت کی تمنّا کرو	۹۶
۹۵	جھوٹا بھرم	″
۹۶	دنیا کے حریص	۹۷
۹۷	حضرت جبرئیل سے دشمنی	۹۸
۹۸	فرشتے اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں	″
۹۹	حضرت جبرئیل امانت میں خیانت نہیں کرتے	۹۹
۱۰۰	یہود وعدہ سے پھر جاتے ہیں۔	″
۱۰۱	یہ تورات پر بھی عامل نہیں ہیں۔	۱۰۲
۱۰۲	بنی اسرائیل ذہنی غلامی میں مبتلا ہو گئے تھے۔	″
۱۰۳	یہ لوگ گنڈے تعویذوں میں پھنس گئے تھے۔	۱۰۳
۱۰۴	یہودیوں کی چالوں میں مت آؤ	″
۱۰۵	یہود جو چاہتے تھے وہ نہیں ہوا	۱۰۴
۱۰۶	کیا قرآن اور پہلی کتابوں میں فرق ہے ؟	۱۰۵

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۰۷	اللہ تعالیٰ بندوں کی مصلحت کا خیال رکھتے ہیں	۱۰۶
۱۰۸	بلا وجہ کے سوالات مت کیا کرو	″
۱۰۹	مسلمانوں کو ہدایت کہ صبر اور ضبط سے کام لو	۱۰۷
۱۱۰	اپنے اعمال درست کرو نیت کی اصلاح کرو	۱۰۸
۱۱۱	جنت کی ٹھیکیداری کسی کی نہیں ہے	″
۱۱۲	حق و صداقت پر چلنے والے کو کوئی خوف نہیں ہے	۱۱۰
۱۱۳	حق و باطل کا فیصلہ قیامت کے روز ہو جائے گا	″
۱۱۴	عبادت گاہوں کے متولی خدا ترس لوگ ہونے چاہئیں	۱۱۱
۱۱۵	ایک سمت کی پابندی ڈسپلن کے لئے ہے	۱۱۲
۱۱۶	انسانی رشتوں سے اللہ تعالیٰ پاک ہیں۔	″
۱۱۷	اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے	۱۱۳
۱۱۸	اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں	″
۱۱۹	حضرت محمدؐ کی بے داغ شخصیت بھی اللہ کی نشانی ہے	۱۱۴
۱۲۰	اللہ کی ہدایت کسی کی خواہش کے تابع نہیں ہے	″
۱۲۱	اہلِ کتاب میں نیک لوگ بھی ہیں	۱۱۵
۱۲۲	امامت کسی کی میراث نہیں ہے	″
۱۲۳	اللہ کا انصاف سب کے ساتھ ایک جیسا ہے۔	۱۱۶
۱۲۴	امامت کا وعدہ ہدایت کے ساتھ مشروط ہے۔	″
۱۲۵	امامت کی تبدیلی کے ساتھ قبلے کی تبدیلی	۱۱۷
۱۲۶	حضرت ابراہیمؑ کی دعا	۱۱۸
۱۲۷	بیت اللہ بنائے آدم پر تعمیر کیا گیا	۱۱۹
۱۲۸	اللہ کی بندگی کا طریقہ پیغمبر سکھاتے ہیں	″
۱۲۹	حضرت محمدؐ کی بعثت دعائے ابراہیم کا جواب ہے	۱۲۰
۱۳۰	حضرت ابراہیم کی ممتاز شخصیت	″
۱۳۱	اسلام ابتدائے آفرینش سے اللہ کا دین ہے	۱۲۱
۱۳۲	اسلام ایک دین ہے نہ کہ مذہب	″
۱۳۳	حضرت یعقوب کی اپنی اولاد کو وصیت	۱۲۲
۱۳۴	بنی اسرائیل کا عمل باپ دادا کے خلاف تھا	۱۲۳
۱۳۵	حضرت ابراہیم توحید خالص کے حامل تھے	″
۱۳۶	اسلام عالمگیر صداقت ہے۔	۱۲۴

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۲۷	اسلام ہی صراط مستقیم ہے	۱۲۵
۱۲۸	اسلام اللہ کے رنگ میں رنگ جانے کا نام ہے	״
۱۳۹	سب کا رب ایک ہے کیا یہ بھی جھگڑے کی بات ہے	۱۲۷
۱۴۰	یہ یہودیت اور عیسائیت کہاں سے آئی	״
۱۴۱	تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا۔	״

پارہ ۲

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۴۲	اسلام تسلیم و رضا کا نام ہے	۱۳۰
۱۴۳	یہ قبلے کا بدلنا نہیں — مرکزِ امامت کا بدلنا ہے	۱۳۱
۱۴۴	آخر کعبے کو قبلہ قرار دے دیا گیا	۱۳۳
۱۴۵	پیغمبروں کا کام کج بحثی نہیں اپنا فرض منصبی ادا کرنا ہے	״
۱۴۶	اہل کتاب سچائی کو خوب جانتے ہیں	۱۳۵
۱۴۷	حق وہی ہے جو اللہ نے اُتارا ہے	״
۱۴۸	فضیلت کسی مقام کی نہیں فرمانبرداری کی ہے	۱۳۶
۱۴۹	نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف رکھنا	״
۱۵۰	استقبال قبلہ کے حکم کی پوری پابندی کرنا	۱۳۸
۱۵۱	ہم نے تمہاری فلاح کے لئے رسول کو بھیجا ہے	״
۱۵۲	ہماری نعمتوں کے شکرگزار بن کر رہو	۱۳۹
۱۵۳	دین کی راہ میں مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو	״
۱۵۴	شہادت حیات جاوداں ہے	۱۴۱
۱۵۵	تمہیں مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا	״
۱۵۶	ہماری ہر چیز اللہ کی امانت ہے	״
۱۵۷	صابر اور شاکر لوگوں پر اللہ کی خاص رحمتیں ہونگی	״
۱۵۸	صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہیں	۱۴۲
۱۵۹	اچھائی پھیلانا اور برائی سے روکنا امت محمدیہ کا فریضہ ہے	״
۱۶۰	اظہار حق کرنے والے اللہ کی رحمت کے حقدار ہیں	۱۴۳
۱۶۱	حق پوشی اور حق کوشی سب سے بڑے جرم ہیں	۱۴۳
۱۶۲	حق فراموش عذاب میں مبتلا ہونگے	۱۴۶
۱۶۳	اللہ تمہیں عذاب سے بچانا چاہتا ہے	״
۱۶۴	کائنات کا نظام اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے	״
۱۶۵	اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو	۱۴۸
۱۶۶	حساب کے دن اللہ کے سوا کوئی کارساز نہ ہوگا	״
۱۶۷	حساب کے دن مشرکین کی حسرت	۱۵۰
۱۶۸	حرام و حلال کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لینا یہ بھی شرک ہے	״
۱۶۹	اپنی طرف سے احکام کا تراشنا شیطانی حرکت ہے	״
۱۷۰	صرف اللہ کے احکام کی پیروی کرو	״
۱۷۱	انسان کب جانور بن جاتا ہے	۱۵۱
۱۷۲	پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں	״
۱۷۳	وہ چیزیں جو تمہارے لئے حرام ہیں مگر مجبوری کی صورت میں تمہیں اجازت ہے	۱۵۲
۱۷۴	دین فروشوں نے خود ساختہ رسمیں پھیلائیں	״
۱۷۵	دین فروشوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خریدی	۱۵۴
۱۷۶	دین فروشوں نے دین میں اختلاف پیدا کیا	״
۱۷۷	چند ظاہری رسموں کا نام دین نہیں ہے	۱۵۶
۱۷۸	اسلام عدل و مساوات کا نام ہے۔	۱۵۸
۱۷۹	قاتل کو سزا دینے میں ساری سوسائٹی کی زندگی ہے	״
۱۸۰	غیر وارث کے لئے ایک تہائی کی وصیت درست ہے	۱۵۹
۱۸۱	منصفانہ وصیت پر عمل کرنا لازم ہے	״
۱۸۲	اگر وصیت میں کسی کی حق تلفی ہے تو وصیت بدلی جاسکتی ہے	۱۶۱
۱۸۳	رمضان کے روزے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں	״
۱۸۴	ابتداء میں اختیار تھا کہ روزہ رکھیں یا فدیہ دیدیں	״
۱۸۵	دوسرے مرحلے میں اختیار ختم ہوگیا اور روزہ لازم ہوگیا۔	۱۶۲
۱۸۶	اللہ تعالےٰ نظر نہیں آتے مگر وہ سمیع و بصیر ہیں	״
۱۸۷	رمضان کی راتوں میں میاں بیوی کا تعلق درست ہے مگر اعتکاف میں نہیں	۱۶۵

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۸۸	روزے میں حلال سے رکنے کی عادت پڑ گئی تو اب حرام سے بھی رکو	۱۶۷
۱۸۹	چاند ایک قدرتی جنتری ہے	"
۱۹۰	جبر و ظلم کا مقابلہ کرو	۱۶۹
۱۹۱	فتنہ فساد پھیلانا کہیں بڑا جرم ہے	"
۱۹۲	اگر وہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تم بھی ہاتھ نہ اٹھاؤ	"
۱۹۳	اگر فتنہ ختم ہو جائے تو جنگ کی اجازت نہیں ہے	۱۷۱
۱۹۴	حرام مہینوں میں مخالف کی جنگ کا جواب دیا جا سکتا ہے۔	"
۱۹۵	دین کے لئے مالی قربانیاں بھی دو	"
۱۹۶	حج کے بعد کے احکام	۱۷۴
۱۹۷	حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہ کرنا چاہئے	۱۷۵
۱۹۸	حج کے دوران تجارت کی اجازت ہے	۱۷۶
۱۹۹	حج میں مزدلفہ کا قیام بھی ضروری ہے	۱۷۸
۲۰۰	حج سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی بڑائی بیان کرو نہ کہ باپ دادا کی	"
۲۰۱	اللہ کو یاد کرنے والے دین و دنیا دونوں مانگتے ہیں	"
۲۰۲	دنیا اور آخرت کے طلبگار دونوں چیزیں پائیں گے	۱۷۹
۲۰۳	منیٰ میں قیام کے دن اللہ کی یاد میں گذارو	"
۲۰۴	فراست مومنانہ بھی ضروری ہے	۱۸۰
۲۰۵	اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا	"
۲۰۶	جھوٹی عزت کس کام کی	۱۸۱
۲۰۷	اللہ کی رضا پر جان قربان کرنے والے	"
۲۰۸	مطلوب، پورا دین ہے	۱۸۲
۲۰۹	اللہ کی ہدایتوں پر جم جاؤ	"
۲۱۰	جب حقیقت بے نقاب ہو جائے تو امتحان کی نہیں فیصلے کی گھڑی ہے۔	۱۸۴ "
۲۱۱	بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت حاصل کرو	"
۲۱۲	حقیقی کامیابی زندگی کے مقصد کا شعور ہے	۱۸۵
۲۱۳	انسانی زندگی کا آغاز علم کی روشنی میں ہوا	۱۸۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۱۴	دین کا راستہ کانٹوں بھرا ہے	۱۸۸
۲۱۵	دین قربانی مانگتا ہے	۱۸۹
۲۱۶	جہاد انسانی زندگی کا تحفظ کرتا ہے	۱۹۰
۲۱۷	فتنہ فساد قتل سے بھی برا ہے	۱۹۲
۲۱۸	ہجرت بڑی اہمیت رکھتی ہے	۱۹۴
۲۱۹	وطن کو چھوڑنے کے ساتھ برائیوں کو بھی چھوڑا جائے	"
۲۲۰	یتیموں کے حقوق کو پہچانو	۱۹۷
۲۲۱	نکاح تمہاری زندگی کی بنیاد ہے	"
۲۲۲	ناپاکی کی حالت میں صحبت کرنے سے روکا گیا ہے	"
۲۲۳	عورت و مرد کے تعلق کی نوعیت کسان اور کھیت کی سی ہے۔	۱۹۹
۲۲۴	اللہ کے نام کو ڈھال مت بناؤ	"
۲۲۵	بلا ارادہ قسم پر گرفت نہیں ہے	"
۲۲۶	"ایلاء" کی مدت چار مہینے ہے	۲۰۰
۲۲۷	ایلاء کی مدت کے بعد طلاق بائن واقع ہو جائیگی	"
۲۲۸	طلاق کی عدت	۲۰۲
۲۲۹	رجعی طلاق دو مرتبہ ہے	۲۰۴
۲۳۰	تیسری طلاق مغلظہ ہے	۲۰۵
۲۳۱	رجعی طلاق سے رجوع کرنے میں بدنیتی نہیں ہونی چاہئے	۲۰۷
۲۳۲	"طلاق" معاشرتی مسئلے کا ایک معقول حل	"
۲۳۳	بچہ ہے تو طلاق کے بعد اس کا انتظام بھی شریفانہ طریقہ پر کیا جائے	۲۰۹
۲۳۴	عدت وفات	۲۱۰
۲۳۵	عدت کے دوران خفیہ عہد و پیمان نہ ہوں	۲۱۲
۲۳۶	متاعِ طلاق	"
۲۳۷	معاشرتی معاملات میں رویہ فیاضانہ ہونا چاہئے نہ کہ تنگ دلانہ	۲۱۴
۲۳۸	نماز اطاعت الٰہی کا نشان	"
۲۳۹	عبادت کا طریقہ خود ایجاد نہیں کیا جا سکتا	"
۲۴۰	تمہارے مرنے کے بعد تمہاری بیوی بے سہارا نہ رہے	۲۱۵

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۴۱	عورتوں کو ان کے حق سے بڑھ کر بھی کچھ دیں	۲۱۷
۲۴۲	اللہ تعالیٰ کے احکام بالکل واضح ہیں	〃
۲۴۳	خوف قومی موت ہے	〃
۲۴۴	جہاد انسانیت کے تحفظ کے لئے ہے	۲۱۸
۲۴۵	مالی قربانی مال کو گھٹاتی نہیں ہے	〃
۲۴۶	قومی زندگی کے لئے روح شجاعت کو تازہ رہنا چاہیئے	۲۲۰
۲۴۷	قیادت کے لئے علمی اور عملی قوت کی ضرورت ہے	۲۲۳
۲۴۸	متبرک صندوق کی واپسی	〃
۲۴۹	جنگ میں ثابت قدمی کی ضرورت ہوتی ہے	۲۲۵
۲۵۰	طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جنگ	۲۲۷
۲۵۱	دین کا راہبانہ تصور صالح نظام قائم نہیں کرسکتا	〃
۲۵۲	ان واقعات کا بیان حضرت محمدﷺ کی صداقت کی دلیل ہے۔	〃
	پارہ ۳	۲۲۹
۲۵۳	اللہ کی طرف سے عمل کی آزادی امتحان کے لئے ہے	۲۳۰
۲۵۴	کامیاب وہی ہے جو عمل کی آزادی کا صحیح استعمال کرے	۲۳۱
۲۵۵	قرآن کی سب سے افضل آیت جس میں اللہ کی صفات کا بیان ہے۔	۲۳۳
۲۵۶	اللہ کے دین میں کوئی زبردستی نہیں	۲۳۵
۲۵۷	اہل ایمان کا مددگار اللہ ہے	۲۳۶
۲۵۸	حضرت ابراہیمؑ نمرود کے دربار میں	۲۳۹
۲۵۹	موت کے بعد زندگی کیسے ملتی ہے؟	〃
۲۶۰	مردے کیسے زندہ ہوتے ہیں؟	۲۴۱
۲۶۱	اللہ کے راستے میں خرچ کرنا نفع کا سودا ہے	〃
۲۶۲	مال خرچ کرکے احسان نہ جتائے	۲۴۲
۲۶۳	اللہ تعالیٰ تمہارے محتاج نہیں ہیں	〃
۲۶۴	نیک نیتی کے ساتھ عمل کی مثال	۲۴۴
۲۶۵	نیت خالص کا نتیجہ۔	〃

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۶۶	کھوٹی نیت سب کچھ برباد کردیتی ہے	۲۴۵
۲۶۷	اللہ کے حضور میں بہترین چیز پیش کرو	۲۴۶
۲۶۸	شیطان مفلسی سے ڈراتا ہے	۲۴۷
۲۶۹	آخرت کی فکر دانائی کی بات ہے	〃
۲۷۰	اللہ تمہاری نیتوں کو خوب جانتے ہیں۔	۲۴۸
۲۷۱	فرض کے اظہار میں کوئی حرج نہیں	۲۴۹
۲۷۲	غیرمسلم بھی ہماری مدد کے مستحق ہیں	۲۵۰
۲۷۳	جو دین کے کاموں میں مشغول ہیں وہ تمہاری مدد کے مستحق ہیں	۲۵۱
۲۷۴	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بہترین اجر سے نوازا جائے گا۔	〃
۲۷۵	سود سماج کے لئے عذاب سے کم نہیں	۲۵۱
۲۷۶	سود میں کوئی نشوونما نہیں ہے	۲۵۶
۲۷۷	زکوٰۃ سے دل مال کی محبت سے پاک ہوجاتا ہے	〃
۲۷۸	سود کی ناپاکی سے بچو	〃
۲۷۹	سود اللہ اور رسول کے خلاف اعلانِ جنگ ہے	〃
۲۸۰	فیاضی بھی ایمان کی صفت ہے	۲۵۷
۲۸۱	مال دنیا میں صرف ایک وسیلہ ہے	〃
۲۸۲	معاملات صاف ہونے چاہئیں	۲۶۱
۲۸۳	سفر میں اگر معاملات کی لکھا پڑھی نہ ہو تو گروی رکھ کر قرض دیا جاسکتا ہے	۲۶۳
۲۸۴	ہر چیز اللہ کی ملک ہے	〃
۲۸۵	اسلامی عقیدوں کی بنیاد پر انسان کا طرز عمل	۲۶۴
۲۸۶	اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے	۲۶۶
	سورۃ آل عمران	۲۶۷
	نام	〃
	مرکزی مضمون	〃
	پس منظر	〃
	مضامین	۲۶۸

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱	الف، لام، میم	۲۶۹
۲	اللہ کے سوا کوئی حقیقی الٰہ نہیں ہے	″
۳	یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے	″
۴	اللہ کو سزا دینے سے کوئی نہیں روک سکتا	۲۷۰
۵	اللہ مکمل اختیار کا مالک ہے	۲۷۱
۶	اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے	″
۷	قرآن مجید کا مطالعہ محکم آیتوں کی روشنی میں کرنا چاہیئے	۲۷۳
۸	ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے	۲۷۵
۹	ایک دن سب کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے	″
۱۰	دل سے اللہ کی اطاعت کرو	۲۷۷
۱۱	نافرمانوں کے انجام سے عبرت حاصل کرو	″
۱۲	اللہ کے نافرمان ذلیل و خوار ہونگے	″
۱۳	غلبے کے لئے تعداد کی کمی بیشی کوئی معنیٰ نہیں رکھتی	۲۷۹
۱۴	دنیا چند روزہ ہے	″
۱۵	اللہ کی جنت اللہ کے فرماں برداروں کے لئے ہے	۲۸۰
۱۶	اہل ایمان ثابت قدم رہتے ہیں	۲۸۱
۱۷	اہل ایمان صابر و شاکر ہوتے ہیں	″
۱۸	اللہ بغیر واسطے کے ہر چیز کا علم رکھتا ہے	۲۸۲
۱۹	انسان کے لئے صحیح راہِ عمل اللہ کی اطاعت ہے	۲۸۳
۲۰	حق بالکل واضح ہے	۲۸۴
۲۱	نافرمانوں کو دردناک سزا کی بشارت دیدو	۲۸۵
۲۲	وہ راہ جو بربادی کی طرف لے جاتی ہے	۲۸۷
۲۳	یہ اپنی کتابوں کو نہیں مانتے تو اس کتاب کو کیا مانیں گے	″
۲۴	یہودی اپنے آپ کو چہیتا سمجھتے ہیں	″
۲۵	اللہ کے یہاں نسلی امتیاز کوئی چیز نہیں ہے	۲۸۹
۲۶	اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے	″
۲۷	رات اور دن کی طرح پریشانیاں بھی آتی جاتی رہتی ہیں۔	۲۹۰
۲۸	اللہ کے دشمنوں سے دوستی نہیں ہوسکتی	۲۹۱
۲۹	انسان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے	″
۳۰	فیصلے کا دن آکر رہیگا۔	۲۹۳

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۳۱	اللہ سے محبت عقل اور فطرت کا تقاضہ ہے	۲۹۴
۳۲	رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	″
۳۳	نصاریٰ کی بنیادی گمراہی یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کو	۲۹۵
	اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔	″
۳۴	اللہ کے رسولوں میں الوہی صفات نہیں ہوتیں	″
۳۵	حضرت عمران کی نذر	۲۹۷
۳۶	حضرت عمران کی بیوی نے کہا یہ لڑکی ہوئی اب نذر کا کیا ہوگا	″
۳۷	اللہ نے عمران کی بیوی کی نذر (حضرت مریم) کو قبول کیا	۲۹۹
۳۸	حضرت زکریا کی اولاد کے لئے تمنا	۳۰۲
۳۹	حضرت زکریا کو اولاد کی بشارت	″
۴۰	یہ کیسے ہوگا میں بوڑھا ہوں اور بیوی بانجھ ہے	″
۴۱	اللہ کی طرف سے غیر معمولی نشانی	″
۴۲	حضرت مریم کی پاکیزگی	۳۰۳
۴۳	حضرت مریم کی شکر گزاری	″
۴۴	یہ غیب کی باتیں نبیؐ کی صداقت کی دلیل ہیں	۳۰۴
۴۵	حضرت مریم کو اولاد کی بشارت	۳۰۵
۴۶	حضرت مسیح اللہ کی نشانی ہیں	″
۴۷	بغیر باپ کے بچہ کیسے ہوگا؟	۳۰۶
۴۸	حضرت عیسیٰؑ حکیمانہ انداز میں اللہ کے دین کی تعلیم دینگے	″
۴۹	حضرت عیسیٰ اللہ تعالےٰ کے رسول ہونگے۔	۳۰۸
۵۰	حضرت عیسیٰ نے توراۃ کی تصدیق کی	۳۰۹
۵۱	سب کا رب اللہ ہے	۳۱۱
۵۲	حضرت عیسیٰؑ نے دین کی نصرت کے لئے پکارا	″
۵۳	شہادت حق کے گواہ	″
۵۴	حضرت عیسیٰؑ کی مخالفت	۳۱۲
۵۵	حضرت عیسیٰؑ کے خلاف سازش	″
۵۶	انکار کرنے والے بچ نہیں سکیں گے	۳۱۵
۵۷	ایمان و عمل کا اجر ضرور ملے گا	″
۵۸	ان تذکروں میں حکمت ہے۔	″

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۵۹	حضرت آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے	۳۱۶
۶۰	حضرت مسیح نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے	〃
۶۱	نجران کے پادریوں کو مباہلے کی دعوت	۳۱۸
۶۲	سچائی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے	۳۱۹
۶۳	نجران کے عیسائی مباہلے سے پھر گئے	〃
۶۴	آؤ ہم سب مل کر توحید پر متفق ہو جائیں	۳۲۰
۶۵	کیا ابراہیم یہودی یا عیسائی تھے	۳۲۲
۶۶	تم حضرت ابراہیم کی شریعت کو نہیں جانتے	〃
۶۷	حضرت ابراہیم خالص موحِّد تھے	〃
۶۸	امتِ محمدیہ حقیقت میں ملتِ ابراہیمی ہے	۳۲۳
۶۹	اہل کتاب کی باتوں میں مت آنا	〃
۷۰	نبیؐ کی زندگی سچائی کی دلیل ہے	۳۲۶
۷۱	حق پر باطل کا رنگ مت چڑھاؤ	〃
۷۲	اِسلام کے خلاف ایک اور سازش	〃
۷۳	حق میں تنگ نظری نہیں ہوتی	〃
۷۴	ہدایت اللہ کے فضل سے ملتی ہے	۳۲۸
۷۵	اہل کتاب میں اچھے بُرے دونوں طرح کے لوگ تھے	〃
۷۶	جھوٹے لوگوں سے باز پُرس ہوگی	۳۳۰
۷۷	جھوٹے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں	〃
۷۸	اللہ کی کتاب میں ملاوٹ کرنے کا ایک طریقہ	〃
۷۹	رسول لوگوں کو اللہ کا بندہ بنانے کیلئے آتے ہیں	۳۳۱
۸۰	اسلام کی تعلیم صرف اللہ کی اطاعت کی ہے	۳۳۲
۸۱	رسول کی مدد کا عہد لیا جاتا رہا ہے	〃
۸۲	نبیؐ کی مخالفت عہد شکنی ہے	۳۳۴
۸۳	اپنے اختیار سے اللہ کی فرماں برداری کرو	〃
۸۴	ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں	۳۳۵
۸۵	اسلام کے علاوہ کوئی اور طریقۂ زندگی قابلِ قبول نہیں	۳۳۶
		〃
۸۶	یہودی علماء نبیؐ کی سچائی کو خوب جانتے تھے	〃
۸۷	بدبختوں کی سزا	۳۳۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۸۸	یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے	۳۳۷
۸۹	توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے	〃
۹۰	دوسروں کو بھی حق سے روکا	۳۳۹
۹۱	مال و دولت آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا	〃
	پارہ ۴	۳۴۱
۹۲	ایمان کا اعلیٰ درجہ۔ محبوب چیز اللہ کے راستے میں دینا	۳۴۲
۹۳	محبوب چیز چھوڑ دینا	〃
۹۴	من گھڑت باتوں کو اللہ کی طرف منسوب مت کرو	۳۴۲
۹۵	ابراہیم سچے خدا پرست تھے	〃
۹۶	سب سے پہلی عبادت گاہ، برکتوں کی آماجگاہ	۳۴۴
۹۷	اہلِ عالم کو حج بیت اللہ کا حکم	۳۴۵
۹۸	اہل کتاب کا کفر	〃
۹۹	دوسروں کو حق و صداقت سے روکنا	〃
۱۰۰	اہل کتاب سے چوکنا رہنے کی ہدایت	۳۴۹
۱۰۱	ایمان کے بعد پھر کفر میں آنے کا کیا موقعہ ہے	〃
۱۰۲	دِل کی پرہیزگاری	〃
۱۰۳	اللہ کے دین کو تھامے رہو	۳۵۱
۱۰۴	بھلائی کا حکم دینا برائی سے روکنا	〃
۱۰۵	اختلاف میں مت پڑ جانا	۳۵۳
۱۰۶	آخرت کا عذاب	〃
۱۰۷	اللہ کی رحمت کے مستحق	〃
۱۰۸	اللہ کی طرف سے حق کی ہدایت	〃
۱۰۹	ہر چیز کا مالک اللہ ہے	۳۵۵
۱۱۰	امتِ محمدیہ کی فضیلت	〃
۱۱۱	امتِ محمدیہ ہی غالب ہوگی	〃
۱۱۲	اہل کتاب کی ذلت	۳۵۷
۱۱۳	اہل کتاب میں صاحبِ ایمان بھی ہیں	〃
۱۱۴	صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی صفات	۳۵۸

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۱۵	صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی اللہ کے یہاں قدر و منزلت	۳۵۸
۱۱۶	کفر کا انجام	۳۶۰
۱۱۷	کفر کے ہوتے ہوئے کارِ خیر میں خرچ کرنا	″
۱۱۸	یہودیوں کی منافقانہ روش سے اہلِ ایمان محتاط رہیں۔	۳۶۲
۱۱۹	اہلِ ایمان پچھلی کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں	″
۱۲۰	اہلِ ایمان صبر و تقویٰ سے کام لیں	۳۶۳
۱۲۱	غزوۂ احد کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب	۳۶۵
۱۲۲	مسلمانوں کے دو قبیلوں کی کمزوری	۳۶۶
۱۲۳	اللہ نے بدر میں بھی مدد کی تھی	۳۶۷
۱۲۴	غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا	″
۱۲۵	تین ہزار کیا پانچ ہزار فرشتے بھی آسکتے ہیں	۳۶۹
۱۲۶	اصل نصرتِ الٰہی ہے	″
۱۲۷	جہاد کا مقصد	″
۱۲۸	فیصلے کا اختیار صرف اللہ کو ہے	۳۷۰
۱۲۹	ہر چیز کا مالک اللہ ہے	″
۱۳۰	سود کی ممانعت	۳۷۱
۱۳۱	سود کا عذاب	″
۱۳۲	اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت	۳۷۳
۱۳۳	جنت کی وسعتیں	″
۱۳۴	نیک بندوں کی صفات	″
۱۳۵	نیک بندے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے	″
۱۳۶	نیک بندوں کی جزا	۳۷۵
۱۳۷	تاریخ کا سبق	″
۱۳۸	سامانِ عبرت	″
۱۳۹	مومن ہی غالب رہیں گے	″
۱۴۰	یہ آزمائشیں کیوں پیش آتی ہیں؟	۳۷۶
۱۴۱	سونے کو بھٹی میں تپایا جاتا ہے	۳۷۷
۱۴۲	بلند مراتب مشکل سے حاصل ہوتے ہیں	″
۱۴۳	دشمن سے ٹکراؤ کی آرزو مت کرو	۳۷۹

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۴۴	اسلام میں رسول کی حیثیت	۳۷۹
۱۴۵	موت اللہ کے اختیار میں ہے	۳۸۰
۱۴۶	صبر و استقامت کی اہمیت	۳۸۲
۱۴۷	خدا پرستوں کا اپنے رب سے تعلق	″
۱۴۸	خدا پرستوں کو دنیا اور آخرت کی جزا	″
۱۴۹	دشمنانِ خدا کے مشوروں پر عمل مت کرو	۳۸۳
۱۵۰	اہلِ حق کا مددگار اللہ ہے	″
۱۵۱	شرک بے دلیل ہے	۳۸۴
۱۵۲	غزوۂ احد میں عارضی شکست کی وجہ	۳۸۶
۱۵۳	عارضی شکست کی ایک اور وجہ	۳۸۷
۱۵۴	اللہ کی طرف سے عجیب و غریب نصرت کا مظاہرہ	۳۹۰
۱۵۵	مخلصین کا معاملہ	۳۹۱
۱۵۶	موت کے بارے میں قضا و قدر کا فیصلہ اٹل ہے	۳۹۳
۱۵۷	شہادت کا اجر	″
۱۵۸	جانا سب کو اللہ کے پاس ہے	۳۹۵
۱۵۹	نبی ﷺ کی نرم خوئی	″
۱۶۰	سب کچھ اللہ کے قبضہ میں ہے	″
۱۶۱	نبی ﷺ کبھی خیانت نہیں کرسکتے	۳۹۶
۱۶۲	خائن اور امین برابر نہیں ہوسکتے	۳۹۸
۱۶۳	نیک و بد میں بڑا فرق ہے	″
۱۶۴	اللہ کے احسان کی قدر کرنی چاہیے	″
۱۶۵	مصائب پر شکوہ مت کرو	۳۹۹
۱۶۶	تمہارے نقصان میں بھی اللہ کی حکمت تھی	۴۰۱
۱۶۷	منافقت سامنے آہی گئی	″
۱۶۸	موت کو ٹال سکتے ہو تو ٹال کر دکھاؤ	۴۰۲
۱۶۹	شہید کا مرتبہ	″
۱۷۰	شہادت پُرلطف زندگی کا نام ہے	″
۱۷۱	شہداء اپنے بعد والوں کی حالت پر مطمئن ہونگے	۴۰۵
۱۷۲	رسول اللہ ﷺ کی پکار پر لبیک کہنے والے	″
۱۷۳	اہلِ ایمان کا اللہ پر بھروسہ	″

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۷۴	اللہ کے فضل سے مالی منافع	۴۰۶
۱۷۵	شیطان خوف پھیلاتا ہے	"
۱۷۶	منافقوں کی باتوں سے غمگین نہ ہوں	۴۰۷
۱۷۷	ایمان کے بدلے کفر نہ خریدیں	۴۰۸
۱۷۸	اللہ کی طرف سے ڈھیل کفار کی بھلائی کے لئے نہیں ہے	"
۱۷۹	اچھے اور برے کو الگ کرنے کا اللہ کا اپنا طریقہ ہے	۴۱۰
۱۸۰	اللہ کا دیا ہوا مال بچا بچا کر رکھنے کے لئے نہیں	"
۱۸۱	اللہ کی راہ میں دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تم ہمارے مال کے محتاج ہیں	۴۱۱
۱۸۲	عذاب الٰہی خود اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے	۴۱۲
۱۸۳	اہل کتاب کی بہانہ بازیاں	"
۱۸۴	اے نبی آپ دل شکستہ نہ ہوں	"
۱۸۵	اصل کامیابی آخرت کی ہے	۴۱۴
۱۸۶	دنیا کی زندگی کی آزمائشیں	۴۱۵
۱۸۷	اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا	۴۱۶
۱۸۸	دنیا پرست اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکیں گے	۴۱۷
۱۸۹	مجرم اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے	۴۱۸
۱۹۰	ہر چیز میں اللہ کی نشانی موجود ہے	"
۱۹۱	اللہ کی تخلیق پر غور کرنے والے	۴۱۹
۱۹۲	دوزخ بڑی رسوائی کی جگہ ہے	۴۲۱
۱۹۳	رسول پر ایمان	"
۱۹۴	مومنین کی دعا	"
۱۹۵	اللہ کے یہاں کسی کا عمل ضائع نہیں جائیگا	۴۲۳
۱۹۶	نافرمانوں کی چلت پھرت سے دھوکہ نہ ہو	۴۲۶
۱۹۷	دنیا چند روزہ ہے	"
۱۹۸	پرہیزگاروں کے لئے جنت کی بہاریں ہیں	"
۱۹۹	اہل کتاب کے نیک لوگ	"
۲۰۰	اہل ایمان کے لئے قیمتی نصیحت	"
	سورۂ نساء	۴۲۷

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱	سب انسانوں کی اصل ایک ہے	۴۲۹
۲	یتیم کا حق	"
۳	چار شادیوں کی اجازت مگر عدل کی شرط کے ساتھ	۴۳۲
۴	عورتوں کے مہر خوشدلی سے ادا کرو	"
۵	یتیم کے مال کی حفاظت	"
۶	یتیم کی خیر خواہی	۴۳۴
۷	وراثت کی تقسیم	"
۸	میت کے وارث غریبوں کا بھی خیال رکھیں	۴۳۵
۹	اگر یہ یتیم تمہارے بچے ہوتے	"
۱۰	یتیموں کا مال کھانے کی سزا	۴۳۸
۱۱	میراث کے حصے	"
۱۲	زوجین اور اخیافی بھائی	۴۴۱
۱۳	فرماں برداروں کا انعام	۴۴۲
۱۴	نافرمانوں کو سزا	"
۱۵	بدکار عورت کی سزا	۴۴۳
۱۶	بدکار مرد اور عورت کی سزا	۴۴۴
۱۷	کن کی توبہ قبول ہوتی ہے	۴۴۷
۱۸	کن لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی	"
۱۹	گھریلو زندگی کے احکام	"
۲۰	عورت کو دیا ہوا مال واپس نہیں لینا چاہیئے	"
۲۱	نکاح ایک مضبوط عہد ہے	۴۵۰
۲۲	باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے	"
۲۳	کن کن عورتوں سے نکاح حرام ہے	"
	پارہ ۵	۴۵۱
۲۴	دوسرے کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے	۴۵۲
۲۵	لونڈیوں سے نکاح کے احکام	۴۵۵
۲۶	اللہ کے احکام کی اہمیت	۴۵۷
۲۷	ان احکام میں بھی اللہ کی رحمت ہے	"

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۲۸	اللہ کے یہاں کمزوروں کی بھی رعایت ہے	۴۵۷
۲۹	رزق حلال کی تاکیـد	۴۵۸
۳۰	مالِ حرام دوزخ میں لے جائیگا	۴۵۹
۳۱	بڑے گناہوں سے بچنے کی تاکید	״
۳۲	انسانوں میں فرق مراتب	۴۶۰
۳۳	وارثوں کے حصے مقرر ہیں	۴۶۱
۳۴	مرد عورتوں پر نگراں ہیں	۴۶۳
۳۵	زوجین کے جھگڑے میں ثالثی کا تقرر	۴۶۴
۳۶	حقوق اللہ اور حقوق العباد	۴۶۶
۳۷	سخاوت ایک اچھی عادت ہے	״
۳۸	اللہ کو ریاکاری پسند نہیں	۴۶۹
۳۹	ایمان اور انفاق کا فائدہ	״
۴۰	اللہ تعالیٰ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے	״
۴۱	آخرت میں نبی کی شہادت	״
۴۲	آخرت میں پچھتاوا	״
۴۳	شراب کی حرمت۔ نماز اور پاکی کے کچھ مسائل	۴۷۲
۴۴	اہل کتاب کی گمراہی	۴۷۳
۴۵	اللہ کی مدد پر بھروسہ کرو	״
۴۶	یہودیوں کی شرارت	۴۷۶
۴۷	اہل کتاب کو دعوت ایمانی	״
۴۸	شرک کسی حال میں معاف نہیں ہے	۴۷۷
۴۹	حقیقی پاکیزگی	״
۵۰	اللہ پر بہتان طرازی	۴۷۹
۵۱	علمائے یہود کی خباثت	״
۵۲	یہودیوں پر لعنت	״
۵۳	اللہ کی سلطنت میں کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے	۴۸۰
۵۴	آخر حسد کیوں؟	״
۵۵	آلِ ابراہیم کے مومن و کافر	۴۸۱
۵۶	عذاب دوزخ کی کیفیت	״
۵۷	اہل ایمان کے لئے جنت کی نعمتیں	۴۸۲

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۵۸	امانت داری اور عدل و انصاف کا حکم	۴۸۳
۵۹	اسلامی نظام کی بنیادی دفعات	۴۸۶
۶۰	دعویٰ ایمان کا مگر اطاعت طاغوت کی	״
۶۱	نبی ﷺ کے فیصلے سے منافقین کی روگردانی	״
۶۲	نبی کا فیصلہ آخری ہوتا ہے	۴۸۸
۶۳	آپ ان کو اچھی نصیحت فرمائیں	״
۶۴	رسول اطاعت کے لئے ہی ہوتا ہے	״
۶۵	ایمان کا فیصلہ رسول کی اطاعت پر ہے	۴۹۰
۶۶	ایمان میں تذبذب نہیں ثابت قدمی کی ضرورت ہے	״
۶۷	شریعت پر عمل اجر عظیم کا موجب ہے	״
۶۸	یقین سیدھا راستہ دکھاتا ہے	״
۶۹	ایمان والوں کو نیک بندوں کی رفاقت میسر آئیگی	۴۹۲
۷۰	اچھے لوگوں کی رفاقت اللہ کا خاص فضل ہے	״
۷۱	اپنی حفاظت کا دھیان رکھو	״
۷۲	منافقین سے چوکنا رہو	۴۹۴
۷۳	منافق تمہاری کامیابی پر خوش نہیں ہوتے	״
۷۴	جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت	״
۷۵	جہاد ظالم کے ظلم کا زور توڑنے کے لئے ہے	۴۹۶
۷۶	جہاد کا مقصد بہت بلند ہے	״
۷۷	جہاد قربانی کا آخری مرحلہ ہے	۴۹۸
۷۸	موت آکر رہے گی	۵۰۰
۷۹	اللہ تعالیٰ خالق افعال ہیں	״
۸۰	رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	۵۰۲
۸۱	منافقین کا مکر و فریب	״
۸۲	قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے	״
۸۳	افواہوں سے بچنے کی ہدایت	۵۰۴
۸۴	اللہ کے راستے میں قتال کا حکم	۵۰۵
۸۵	نیکی اور بدی اپنے اپنے نصیب کی بات ہے	۵۰۷
۸۶	اچھائی کا جواب اچھائی سے دو	״
۸۷	سب کو ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے	״

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۸۸	قدرت کے باوجود دارالاسلام کیطرف ہجرت نہ کرنے والے	۵۰۸
۸۹	یہ تو تمہیں بھٹکانا چاہتے ہیں	۵۰۹
۹۰	دوسری قسم کے منافقوں کا حکم	۵۱۲
۹۱	تیسری قسم کے منافق	〃
۹۲	قتل خطا کے احکام	۵۱۵
۹۳	مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا	۵۱۶
۹۴	بغیر تحقیق کئے کسی کی جان مت لو	۵۱۸
۹۵	جہاد فرض کفایہ ہے	۵۲۰
۹۶	مجاہد کے ہاتھوں کوئی مسلمان نادانستہ مارا جائے تو معاف ہے	〃
۹۷	بلا مجبوری دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا جرم ہے	۵۲۲
۹۸	کمزور مجرم نہیں ہیں	〃
۹۹	کمزوروں کے لئے معافی کی امید	۵۲۴
۱۰۰	مہاجر کے رتبے بلند ہیں	〃
۱۰۱	سفر میں نماز کے قصر کرنے کا حکم	〃
۱۰۲	خوف کی حالت میں نماز	۵۲۷
۱۰۳	ذکر و نماز کی پابندی	〃
۱۰۴	تمہارے سامنے آخرت کے فائدے ہیں	۵۲۸
۱۰۵	انصاف کے معاملے میں کوئی تعصب نہیں ہونا چاہیئے	۵۲۹
۱۰۶	اللہ سے استغفار کرتے رہو	〃
۱۰۷	گنہگار کی سفارش مت کرو	۵۳۱
۱۰۸	اللہ تعالےٰ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے	〃
۱۰۹	قیامت میں کون تمہاری طرف سے جھگڑے گا	〃
۱۱۰	گناہوں کا علاج توبہ ہے	۵۳۲
۱۱۱	گناہ کا وبال گناہ کرنے والے پر پڑتا ہے	〃
۱۱۲	بہتان تراشی بہت بڑا گناہ ہے	۵۳۵
۱۱۳	آنحضرت ﷺ پر اللہ کی خاص عنایت	〃
۱۱۴	بیکار کی سرگوشیوں کے بجائے اللہ کی رضا مطلوب ہونی چاہیئے	〃
۱۱۵	رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کی مخالفت کا وبال	۵۳۶
۱۱۶	شرک ناقابل معافی ہے	۵۳۷
۱۱۷	دیوی دیوتاؤں کو معبود بنانا	〃

آیت نمبر	عنوان	صفحہ
۱۱۸	شرک کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں	۵۳۹
۱۱۹	شرک کرنے والے شیطان کے بہکاوے میں ہیں	〃
۱۲۰	شیطان کے جھوٹے وعدے	〃
۱۲۱	جہنم جس سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے	〃
۱۲۲	اہل ایمان پر اللہ کے انعامات	۵۴۱
۱۲۳	معاملہ تمناؤں کا نہیں حقائق کا ہے	〃
۱۲۴	جنت عمل سے ملے گی	〃
۱۲۵	سب سے بہتر راستہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے	۵۴۲
۱۲۶	ہر چیز کا مالک اللہ ہے	〃
۱۲۷	یتیموں کے حقوق کی دوبارہ تاکید	۵۴۵
۱۲۸	عورتوں کے حقوق	〃
۱۲۹	بیویوں کے درمیان مساوات کا مطلب	۵۴۶
۱۳۰	میاں بیوی میں علیحدگی	۵۴۸
۱۳۱	اللہ کی اطاعت برحق ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے	〃
۱۳۲	اللہ ہی سب کا وکیل ہے	〃
۱۳۳	اللہ اس پر قادر ہے کہ تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے	۵۴۹
۱۳۴	دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے اللہ کے پاس ہیں	〃
۱۳۵	حق و صداقت کے علم بردار بنو	۵۵۲
۱۳۶	اہل ایمان ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں	〃
۱۳۷	جو لوگ ایمان لانے میں سنجیدہ نہیں ہیں اللہ کو بھی انکی ضرورت نہیں ہے	〃
۱۳۸	منافقین کے لئے عذاب کی بشارت ہے	۵۵۳
۱۳۹	حقیقی عزت اللہ کی اطاعت میں ہے	〃
۱۴۰	ان مجلسوں میں شرکت جہاں اللہ کے دین کا مذاق اڑایا جا رہا ہو	۵۶
۱۴۱	منافق کی نظر صرف اپنے فائدے پر رہتی ہے	〃
۱۴۲	منافقین کی دغابازیاں	۵۵۹
۱۴۳	ہدایت طلب کے بغیر نہیں ملتی	〃
۱۴۴	باطل پرستوں کی سرپرستی سے بچو	〃
۱۴۵	منافقین کا کوئی مددگار نہ ہوگا	〃
۱۴۶	توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیا جائے گا	۵۶۱
۱۴۷	اللہ تعالیٰ بہت قدرداں ہیں	〃

قرآن ـــــ خدا کی آواز

اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے کسی انسان کو منتخب کر لیتا ہے ـــــ اس پر اپنا کلام اتارتا ہے اور اس کے ذریعے سے تمام انسانوں کو اپنی مرضی سے باخبر کرتا ہے۔

اس کو وحی کہتے ہیں۔

لغت میں وحی کے کئی معنی آتے ہیں ـــ اشارہ کرنا، پیغام بھیجنا، بتانا

اسلام کی اصطلاح میں وحی" اس غیبی ذریعے کا نام ہے جس میں غور وفکر، کسب ونظر اور تجربہ واستدلال کے بغیر خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے فضل ولطفِ خاص سے کسی نبی کو کوئی علم حاصل ہوتا ہے۔"

وحی میں نبی کو پورا شعور ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے آرہی ہے، اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کا پورا یقین ہوتا ہے وہ عقائد، احکام اور قوانین وہدایت پر مشتمل ہوتی ہے اور اسے نازل کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ نبی اس کے ذریعے نوعِ انسانی کی رہنمائی کرے۔

○ وحی کی دو قسمیں ہیں ـــــ وحیِ متلو ـــ تلاوت کی جانے والی اور پڑھی جانے والی وحی، جو مع الفاظ کے آتی ہے۔
دوسرے وحی غیر متلو ـــــ غیر لفظی وحی، جس میں صرف مدعا القا ہوتا ہے۔

○ وحی غیبی ذریعہ مواصلت ہے جس میں وہ ذریعہ جس پر سفر کر کے خدا کا پیغام انسان تک پہنچتا ہے ـــــ دکھائی نہیں دیتا۔

○ ہمارے سامنے اس دنیا میں کتنے ہی معلوم حقائق ہیں جو یہ بتلاتے ہیں کہ اپنی محدود سماعت کے دائرے سے باہر کتنی ہی چیزوں کو ہم اخذ کر سکتے ہیں وہ چیزیں جو معمولی حواس کے ذریعہ ناممکن ہیں۔ انسانی ایجادات نے ان کو ممکن بنا دیا ہے ـــــ میلوں دور ایک مکھی کے چلنے کی آواز اسی طرح سنی جا سکتی ہے جیسے وہ آپ کے کان کے پاس رینگ رہی ہو۔

○ ایک مادہ پتنگے (MOTH) کو کھلی کھڑکی کے پاس رکھ دیجئے، وہ کچھ مخصوص اشارے کرے گی جس کو نر پتنگے کافی فاصلے سے سن لیں گے اور ان کا جواب دیں گے۔

○ جھینگر اپنے پر یا پاؤں کو ایک دوسرے سے رگڑتا ہے، رات کے سناٹے میں یہ آواز نصف میل دور تک سنائی دیتی ہے۔ اس کی مادہ جو بظاہر خاموش ہوتی ہے، پراسرار طور پر کوئی ایسا جواب دیتی ہے جو نر تک پہنچ جاتا ہے، نر اس پُراسرار جواب کو جسے کوئی بھی نہیں سنتا حیرت انگیز طریقے پر سن لیتا ہے اور مادہ تک پہنچ جاتا ہے۔

اسی طرح کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ ایسے ذرائع مواصلات ممکن ہیں جو بظاہر نظر نہ آتے ہوں مگر اس کے باوجود وہ بطور واقعہ موجود ہوں۔ ان حالات میں اگر ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے ایسی آوازیں سنائی دیتی ہیں جن کو عام لوگ نہیں سنتے تو اس میں اچنبھے کی کیا بات ہے ـــ اگر یہاں ایسی پیغام رسانی ہو رہی ہے جس کو ایک مخصوص جانور تو سن لیتا ہے مگر دوسرا نہیں سنتا تو ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت کے تحت بعض مخفی ذرائع سے ایک انسان تک اپنا پیغام بھیجے اور اس کے اندر ایسی صلاحیت پیدا کر دے کہ وہ اس کو اخذ کر سکے اور اس کو پوری طرح سمجھ کر قبول کر لے۔

○ رسول جس چیز سے باخبر کرتا ہے وہ آدمی کی شدید ترین ضرورت ہے مگر وہ خود اپنی کوشش سے اسے حاصل نہیں کر سکتا ـــــ انسان کا آغاز وانجام کیا ہے؟ ـــ وہ کیوں دنیا میں آیا ہے، کیا اسے کرنا ہے؟ ـــ خیر کیا ہے اور شر کیا ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جس کا جواب صرف کلام الٰہی دے سکتا ہے اور دوسرا کوئی ذریعہ ہمارے پاس معلومات کا نہیں ہے۔

○ وحی کو ممکن اور ضروری تسلیم کرلینے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جو شخص دعویٰ کر رہا ہے، وہ واقعتاً صاحبِ وحی ہے یا نہیں۔ آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے دعویٰ نبوت کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ:۔

۱ ـــ آپ غیر معمولی طور پر ایک معیاری سیرت کے انسان تھے۔

۲ ـــ دوسرے جو کلام "قرآن مجید" اللہ تعالیٰ نے پیش کیا وہ ایسے پہلوؤں سے بھرا ہوا ہے جو ایک انسان کے بس سے باہر ہیں۔

یہ ماننے بغیر چارہ نہیں کہ یہ قرآن جو ہمارے سامنے ہے من وعن اللہ کا کلام ہے۔

قرآن کی تفسیر

ذہنی استعداد اور صلاحیت کے اعتبار سے تمام انسان ایک جیسے نہیں ہیں ـــ مخاطب کی ذہنی سطح اور سمجھ کے اعتبار سے بات کی وضاحت کرنی پڑتی ہے، اس کو سمجھانا پڑتا ہے ـــ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اس کا کلام سنائیں بھی، اسکو سکھائیں بھی اور اس کو سمجھائیں بھی۔

قرآن میں اصولی باتیں بتادی گئیں ہیں احکام کی تفصیلی صورت کے لئے تفسیر کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں دراصل قرآن کے احکام کی تفسیر اور تشریح ہیں۔

فَسَّرَ سے باب تفعیل کا مصدر تفسیر ہے اس کے معنی کسی عبارت کے مطلب کو واضح کرنے یا کلام کے معنی بیان کرنے کے ہیں۔

تفسیر کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ـــ وہ علم جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب (قرآن) سمجھی جاتی ہے جسے اس نے اپنے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا ہے اور اس علم کے ذریعے قرآن کے معانی کا بیان، اس کے احکام کا استخراج معلوم کیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں لغت، نحو، صرف، علم معانی وبیان وغیرہ سے مدد لی جاتی ہے، اس میں اسباب نزول اور ناسخ ومنسوخ کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرآن سیکھنے کے ساتھ اس کی تفسیر سیکھنے کا حکم بھی دیا تھا ـــ ایک حدیث میں ہے سورۂ حدید اور اس کی تفسیر سیکھو ایک موقعہ پر آپ نے حضرت ابن عباس رض کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ـــ "وہ تو قرآن کا کیا اچھا ترجمان ہے"

آپ کے بعد اور صحابہ کے دور میں بھی تفسیر و تشریح قرآن کا فریضہ انجام دیا جاتا رہا۔ ان کے باقاعدہ مختلف جگہوں پر درس قرآن کے حلقے ہوتے تھے اور وہ شاگردوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رض کوفہ میں درس دیتے تھے اور اسی طرح دوسرے صحابہ کے درس کے حلقے تھے۔

صحابہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین اور اس کے بعد ہر دور میں تفسیر قرآن کا سلسلہ جاری رہا جو آج تک قائم ہے معلوم ہوا کہ تفسیر کرنا سنت بھی ہے کہ آپ سے ثابت شدہ ہے اور آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا ہے اور اس کی تحسین کی ہے۔ پھر صحابہ کا عمل بھی ہے اور ان کے بعد تابعین و تبع تابعین کے اس سلسلے میں روشن کارنامے ہیں۔

تفسیر کا علم ایک مقدس و متبرک علم ہے جو تفسیر کرنے والے سے احتیاط اور احساس ذمہ داری کا مطالبہ کرتا ہے۔ تفسیر کا موضوع "قرآن" ہے اور اس کی غایت اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کے احکام کا پورا علم حاصل کرکے اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرسکے اور دنیا و آخرت کی کامیابی اور سعادت سے ہم کنار ہوسکے۔

اَلسُّوْرَة

○ "سورۃ" کا لفظ "سُور" سے بنا ہے، سور کے معنی فصیل اور شہر پناہ کے ہیں، فصیل کے ساتھ ذہن میں رفعت و بلندی کا تصور خود بخود آجاتا ہے۔ عربی زبان میں سورۃ کے معنی رفعت و عظمت کے ہیں ـــ قرآن مجید کی سورت کو سورت اس لئے کہا گیا ہے کہ جس طرح فصیل کی وجہ سے ایک شہر زمین کے دوسرے حصوں سے ممتاز اور علیحدہ ہوجاتا ہے، اسی طرح قرآن کی ایک سورت قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصوں سے ممتاز اور علیحدہ کرتی ہے، لفظ سورۃ کا استعمال قرآن مجید میں سات دفعہ ہوا ہے۔

○ قرآن مجید میں کل سورتیں ایک سو چودہ (۱۱۴) ہیں۔

- سورتوں کے نام خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق رکھے ہیں۔
سورتوں کے نام بعض اوقات محض سورۃ کے پہلے لفظ سے ہی ماخوذ ہیں جیسے طٰہٰ، یٰسین اور قٓ وغیرہ۔
بعض اوقات سورۃ کے اندر سے کوئی نمایاں لفظ لے کر سورت کا نام تجویز ہوا ہے مثلاً بقرہ، عنکبوت، زخرف، نمل وغیرہ
اور بعض اوقات سورۃ کے اندر بیان کردہ کسی اہم بحث کا نام لیا گیا ہے جیسے آل عمران، نور وغیرہ۔
بہر حال سورتوں کے یہ نام صرف علامت ہیں عنوان نہیں ہیں۔
- سورتوں کی یہ ترتیب بھی توقیفی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت ربانی کے مطابق ترتیب دی ہیں۔

اَلْآيَةُ

آیت کے لغوی معنیٰ "نشانی" کے ہوتے ہیں۔ راستے کے نشانات جو سفر کی سہولت کے لئے قائم کئے جاتے ہیں انھیں بھی آیت کہتے ہیں۔ آیت کی جمع آیات آتی ہے۔
قرآن کی آیت کو اس لئے آیت کہتے ہیں کہ یہ ہماری منزل مقصود (اللہ) تک ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

- آیت کی بناوٹ میں جملوں کی بناوٹ اور تکمیل پیش نظر نہیں رہی ـــــ قرآن کریم کے بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ ایک جملہ کئی آیات کے بعد مکمل ہوتا ہے ـــــ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی آیت میں کئی مکمل جملے آجاتے ہیں ـــــ آیت کی حدبندی میں زور کلام اور آہنگ کو مدنظر رکھا گیا ہے ـــــ آیت کے ختم پر قافیہ اور آہنگ کا ایک عجیب پرلطف احساس ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی روایت کے مطابق قرآن مجید کی آیتوں کی تعداد چھ ہزار چھ سو سولہ (۶۶۱۶) ہے

آیتوں کی تعداد میں بعض اوقات جو اختلاف نظر آتا ہے اس کی وجہ حسابی ہے مثلاً بعض لوگوں نے بسم اللہ کو ہر جگہ آیت شمار کیا ہے، بعض نے پورے قرآن میں صرف ایک دفعہ، بعض لوگ چند جملوں کو ایک آیت تصور کرتے ہیں۔ بہر حال قرآن مجید کی پوری عبارت پر پوری امت کا اجماع ہے قرآن کے متن میں کوئی لفظ نہ کم ہوا نہ زیادہ۔

اَلْجُزْءُ

جزء فارسی میں پارہ کسی چیز کے ایک حصے کو کہا جاتا ہے، جزء کی جمع اجزاء آتی ہے۔ قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کی تقسیم تو منجانب اللہ تھی لیکن بعد میں لوگوں کی آسانی کے لئے پورے قرآن کو تیس حصوں میں تقسیم کر دیا گیا جس کو پارہ یا جزء کہتے ہیں۔ سی کے معنی فارسی میں تیس کے ہیں۔ اردو والے "سیپارہ" اسی لئے بول دیتے ہیں یعنی تیس حصوں میں سے ایک حصہ ـــــ ایک جزء یا پارہ میں پندرہ سے بیس تک رکوع ہوتے ہیں۔

رُكُوع

رُکُوع کا لفظ رَکَعَ (فتح) رَکْعًا، رُکُوْعًا سے ہے جس کے معنی ہیں سر جھکانا، پشت خم کرنا ـــــ رَکْعَۃ جو نماز کی رکعت کے لئے آتا ہے وہ رَکَعَ کا اسم مرۃ ہے جو ایک مرتبہ جھکنے کو بتاتا ہے ـــــ ایک رکعت میں عموماً جتنی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اس کے لئے رکوع کا لفظ مقرر کر دیا گیا ـــــ کم و بیش دس آیتیں ایک رکوع میں ہوتی ہیں۔ رکوع کی تقسیم میں معنی کا آیتوں کی تعداد اور مضمون تینوں کا لحاظ رکھا

گیا ہے۔ یہ تقسیم علماء نے بعد میں کی ہے اس لیے رکوع کی علامت کے لیے "ع" باہر حاشیہ پر لکھا جاتا ہے۔

- ○ پورے قرآن میں پانچسو چالیس (۵۴۰) رکوع ہیں۔
- ○ رکوع کی علامت کے طور پر قرآن مجید کے متن سے باہر حاشیہ میں ع لکھا ہے۔ اس ع میں اوپر سورت کے رکوع کی تعداد ہے۔ نیچے پارے (جز) کی رکوع کی تعداد ہے اور عین کے بیچ میں آیتوں کی تعداد ہے۔

اَلْمَنْزِلُ

○ مَنْزِلٌ کے معنی ہیں اترنے کی جگہ، اس کی جمع مَنَازِل آتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی سات منزلیں متعین فرمائی ہیں۔

۱۔ سورۂ فاتحہ ـــــ تا ـــــ سورۂ نساء
۲۔ سورۂ مائدہ ـــــ تا ـــــ سورۂ توبہ
۳۔ سورۂ یونس ـــــ تا ـــــ سورۂ نحل
۴۔ سورۂ بنی اسرائیل (اسراء) ـــــ تا ـــــ سورۂ فرقان
۵۔ سورۂ شعراء ـــــ تا ـــــ سورۂ یٰسین
۶۔ سورۂ والصّٰفّٰت ـــــ تا ـــــ سورۂ حجرات
۷۔ سورۂ ق ـــــ تا ـــــ سورۂ الناس

علامات

(رموزِ اوقاف)

زبان والے خطاب اور بات چیت کرتے ہیں تو کہیں رک جاتے ہیں، کہیں نہیں رکتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں، کہیں زیادہ ٹھہرتے ہیں ـــ اس رکنے نہ رکنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بڑا دخل ہے۔

اردو میں اس کو ایک مثال سے سمجھیں ـــ کسی کو کہنا ہو کہ "اٹھو ـــ مت بیٹھو"

اس جملے میں اٹھنے کو کہا جا رہا ہے۔ بیٹھنے سے روکا گیا ہے ـــ اگر "اٹھو" پر نہ رکیں اور اٹھو کے بجائے "مت" پر رکیں تو مطلب بالکل الٹا ہو جائے گا۔

اسی طرح قرآن مجید کی عبارت بھی خطاب اور گفتگو کے انداز میں ہے ـــ اہل علم نے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کردی ہیں ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) ○ یہ گول دائرہ یا ۃ کی سی شکل جو آیت کوفی ہے حقیقت میں گول ۃ ہے، اس کا مطلب وقفِ تام ـــ سانس توڑ کر ٹھہرنا۔ اس پر رُکنا چاہیے آیت ختم ہوگئی ہے۔ جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ○ لِيْنَ

(۲) مـ اس کا مطلب وقفِ لازم، سانس توڑ کر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ جیسے مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا مـ لا
یا مـ آیت ○ کے اوپر ہو تب بھی ٹھہرنا چاہیے جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ مـ نِيْنَ

(۳) ط وقفِ مطلق ـــ اس پر سانس توڑ کر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت ـــ وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ ط

یا آیت کے اوپر ط ہو جیسے اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ ط

(۴) ج وقف جائز۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے جیسے وَرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ج
بَرْقٌ اور بَرْقٌ دونوں طرح جائز ہے۔ بہتر ہے بَرْقٌ پڑھے۔

(۵) ز وقف مجوز۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔ اگرچہ ٹھہرنا بھی جائز ہے جیسے ۔ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
ٹھہر کر غِشَاوَةْ بھی پڑھ سکتے ہیں مگر بہتر ہے غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ پڑھے۔

(۶) ص وقف مرخص۔ ملا کر پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے جیسے
سورۂ بقرہ کی آیت ۲۲ وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔

(۷) صلے یعنی اَلْوَصْلُ اَوْلٰى ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

(۸) لا کے معنی نہیں ـــــ یہ علامت لا اگر دائرے کے اوپر ہو یا اندر ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یا ہ یان والی شکل کے اوپر ہو جیسے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۵ لا اس میں اختیار ہے چاہو ٹھہرو یا نہ ٹھہرو
لیکن اگر لا کی علامت عبارت کے اندر ہو جیسے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ لا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا تو ہرگز مت ٹھہرو۔

(۹) ق یعنی قِیْلَ عَلَیْهِ الْوَقْفُ۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں پر وقف ہے۔ اس پر ٹھہرنا نہیں چاہیے جیسے، اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(۱۰) سکتہ۔ جہاں سکتہ لکھا ہوا ہو یا صرف چھوٹا سا سین (س) بنا ہوا ہو وہاں بغیر سانس توڑے ذرا سا ٹھہر جائیں۔

(۱۱) قف۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ٹھہرنا بہتر ہے جیسے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بقرہ۔۸۳)
اللّٰہ
وقفہ میں سکتہ سے زیادہ ٹھہرتے ہیں۔

(۱۲) معانقہ یا مع۔ کہیں تین نقطے (∴) بنے ہوتے ہیں اور ایک یا کئی لفظوں کے بعد اسی طرح تین نقطے دوبارہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ دو جگہوں پر اس قسم کے تین نقطوں کو معانقہ کہتے ہیں۔ اکثر حاشیہ پر لفظ معانقہ یا صرف مع لکھا بھی ہوتا ہے دو جگہوں پر اس طرح کے تین نقطے آیت کو تین حصوں میں بانٹ دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو جگہوں پر جو تین نقطے بنے ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک جگہ کے تین نقطوں پر ٹھہر جاؤ اور دوسری جگہ کے تین نقطوں پر نہ ٹھہرو۔ اس کا نام معانقہ ہے۔ جیسے سورۂ قدر (اِنَّآ اَنْزَلْنَا) کے آخر میں اَمْرٍ کے بعد تین نقطے بنے ہیں، اس کے بعد لفظ سَلٰمٌ ہے اور پھر تین نقطے بنے ہوئے ہیں۔ اس کو پڑھنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اَمْرٍ کے بعد جو تین نقطے ہیں ان پر ٹھہر جاؤ اور اس طرح پڑھو مِنْ كُلِّ اَمْرْ (MIN KULLI AMR)
پھر سَلٰمٌ کے بعد تین نقطوں پر نہ ٹھہرو بلکہ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى سے آخر تک پوری آیت پڑھو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اَمْرٍ کے بعد تین نقطوں پر نہ ٹھہرو بلکہ سَلٰمٌ کے بعد جو تین نقطے ہیں ان پر ٹھہر جاؤ اور یوں پڑھا جائے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمْ۔
سَلٰمْ

ترتیب

① ــــــ قرآن مجید، مکمل متن

② ــــــ ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ } جناب حافظ نذر احمد صاحب
③ ــــــ مسلسل بامحاورہ ترجمہ

④ ــــــ جلالین عربی مع اعراب و آیت نمبر — علامہ جلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی مصریؒ
(۷۹۱ھ ــــ ۸۶۴ھ)
(تفسیر سورۂ فاتحہ اور سورۂ کہف سے الناس تک)
علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن ابن ابی بکر سیوطی شافعیؒ
(۸۹۴ھ ــــ ۹۱۱ھ)
(از سورۂ بقرہ ــ تا ــ اسراء)

⑤ ــــــ جلالین کا اردو ترجمہ مع آیت نمبر — فقیہ اعظم مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ
مفتیٔ اول دارالعلوم دیوبند
(۱۲۷۵ھ ــــ ۱۳۴۷ھ)

⑥ ــــــ تفسیر روح القرآن — آیت نمبر کی ترتیب سے تفسیری حواشی ــ مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی
سابق مدرس دارالعلوم دیوبند ــ مفتی دارالافتاء ۔ مالیر کوٹلہ

⑦ ــــــ سورت کے آغاز میں اس کا مکمل تعارف، پس منظر، خلاصہ مضامین، ترتیب تلاوت و نزول
تعداد حروف و الفاظ وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

(جلال الدین سیوطیؒ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا مُوَافِيًا لِنِعَمِهٖ مُكَافِيًا لِمَزِيْدِهٖ[1] ــــ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَجُنُوْدِهٖ

اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا مَا اشْتَدَّتْ اِلَيْهِ حَاجَةُ الرَّاغِبِيْنَ فِيْ تَكْمِلَةِ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَلَّفَهُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ الْمُحَقِّقُ الْمُدَقِّقُ جَلَالُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحَلِّيُّ الشَّافِعِيُّ ــــ وَتَتْمِيْمُ مَا فَاتَهٗ وَهُوَ ـ ـ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْاِسْرَاءِ ـ ــ بِتَتِمَّةٍ عَلٰى نَمَطِهٖ مِنْ ذِكْرِ مَا يُفْهَمُ بِهٖ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاِعْتِمَادُ عَلٰى اَرْجَحِ الْاَقْوَالِ وَاِعْرَابُ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ ــــ وَتَنْبِيْهٌ عَلَى الْقِرَاءٰتِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَشْهُوْرَةِ عَلٰى وَجْهٍ لَطِيْفٍ وَتَعْبِيْرٍ وَجِيْزٍ، وَتَرْكُ التَّطْوِيْلِ بِذِكْرِ اَقْوَالٍ غَيْرِ مَرْضِيَّةٍ، وَاَعَارِيْبَ مَحَلُّهَا كُتُبُ الْعَرَبِيَّةِ،

وَاللّٰهَ اَسْاَلُ النَّفْعَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَاَحْسَنَ الْجَزَاءِ عَلَيْهِ فِي الْعُقْبٰى بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ

آغاز اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ــــ وہ تعریفیں جو اس کی نعمتوں کے ہم پلہ ہوں اور اس کے مزید احسانات کی تلافی کرسکیں ــــ ۔ اور درود وسلام ہو ہمارے سرتاج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب اور جماعتِ مجاہدین پر

حمد وصلوٰۃ کے بعد ــــ یہ کتاب علامۂ محقق ومدقق جلال الدین بن محمد بن احمد محلی شافعی کی کتاب تفسیر القرآن کا تکملہ اور ان کی باقی ماندہ تفسیر کا تتمہ ہے جس کی ضرورت اہل شوق کی طرف سے شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی تھی۔ (میری یہ تفسیر) سورۂ بقرہ کے آغاز سے لیکر سورۂ اسراء کے آخر تک ہے، ان ہی کے طرز پر اس کی تکمیل کی گئی ہے۔

- ○ وہ چیزیں بیان کی گئی ہیں جن سے کلام الٰہی کی تفہیم میں مدد ملے۔
- ○ راجح اقوال پر اعتماد کیا گیا ہے۔
- ○ ضروری اعراب ظاہر کئے گئے ہیں۔
- ○ مختلف مشہور قرأتوں پر لطیف انداز اور مختصر عبارت میں توجہ دلائی گئی ہے۔
- ○ غیر راجح اقوال اور غیر ضروری اعراب کو بیان کرکے کلام کو طول نہیں دیا گیا۔ کیونکہ ان (اعراب کی مفصل بحثوں) کا اصل مقام عربی زبان (کے قواعد) کی کتابیں ہیں۔

میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے لطف و کرم سے اس کتاب کو نافع بنائے اور آخرت میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے ــــ (ترجمہ فضیل الرحمٰن)

---

[1] ایک حدیث کے الفاظ ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُوَافِيْ نِعَمَهٗ وَيُكَافِئُ مَزِيْدَهٗ علامہ سیوطیؒ کے خطبہ میں حدیث کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	
اَلْحَمْدُ	لِلّٰہِ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں	

اَلْفَاتِحَۃ

ترتیب تلاوت	۱	ترتیب نزول	۵
مکی / مدنی	مکی	تعداد رکوع	۱
تعداد آیات	۷	تعداد حروف	۱۲۴
تعداد الفاظ	۲۵		

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ سَبْعُ اٰیَاتٍ بِالْبَسْمَلَۃِ اِنْ کَانَتْ مِنْہَا وَالسَّابِعَۃُ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اِلٰی اٰخِرِھَا وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ مِنْہَا فَالسَّابِعَۃُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ اِلٰی اٰخِرِھَا وَیُقَدَّرُ فِیْ اَوَّلِہَا قُوْلُوْا لِیَکُوْنَ مَاقَبْلَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ مُنَاسِبًا لَہٗ بِکَوْنِہٖ مِنْ مَقُوْلِ الْعِبَادِ۔

ترجمہ

سورۃ الحمد مکہ میں اُتری یعنی ہجرت سے پہلے۔ مع بسم اللہ سات آیتیں ہیں۔ جب بسم اللہ الحمد میں داخل ہو تو اس صورت میں ساتویں آیت صراط الذین سے آخر تک ہے اور جو داخل نہ ہو تو ساتویں آیت غیر المغضوب سے آخر تک۔ اور الحمد سے پہلے "قولوا" یعنی تم یوں کہو مانا جائیگا تاکہ بندوں کی زبان سے ہونے میں "ایاک نعبد" اور اس سے پہلے آیتیں موافق ہو جائیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جُمْلَۃٌ خَبَرِیَّۃٌ قُصِدَ بِہَا الثَّنَاءُ

(۱) شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحمت والا اور نہایت مہربان ہے

(۲) اللہ پاک تمام تعریفوں کا مالک اور

اَلْفَاتِحَۃ

نام "فاتحہ" جس سے کسی چیز کا افتتاح اور آغاز کیا جائے، قرآن مجید کی ترتیب میں یہ پہلی سورت ہے اور اسی مناسبت سے اس کا نام (الفاتحہ) ہے۔

زمانۂ نزول سب سے پہلی مکمل سورت ــــ جو سورۂ علق، سورۂ مزمل، سورۂ مدثر کی متفرق آیتوں کے بعد نازل ہوئی یہی سورت ہے۔

مضمون سورۂ فاتحہ قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے ــــ قرآن مجید کے مضامین و مقاصد کیا ہیں؟ توحید کا بیان۔ مومنین و مخلصین، فرمانبرداروں کیلئے وعدہ و بشارت، نافرمانوں کو ان کے انجام سے باخبر کرنا۔ اللہ کی عبادت و اطاعت۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ۔ ان لوگوں کے واقعات جنھوں نے اللہ کی اطاعت کی اور کامیابی حاصل کی۔ ان قوموں اور افراد کے قصے جو اللہ کی نافرمانی کرکے اپنے انجام بد کو پہنچے ذلیل و رسوا ہوئے ــــ سورۂ فاتحہ اجمالی اور اشاراتی انداز میں ان تمام مضامین کو سمیٹے ہوئے ہے اس لئے اس سورۃ کا ایک نام "ام الکتاب" بھی ہے۔ اس سورۃ میں بندوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ جب ہمارے دربار میں حاضر ہو تو ہم سے یوں سوال کیا کرو اسلئے اس سورۃ کا نام "تعلیم مسئلہ" بھی ہے۔

سورۂ فاتحہ ایک دعا ہے بندے کیطرف سے اور قرآن مجید دعا کا جواب ہے اس کے رب کی طرف سے۔ بندہ اللہ سے رہنمائی کا طلبگار ہوتا ہے اے اللہ مجھے ہدایت دے زندگی کے پُر پیچ راستوں میں صحیح رہنمائی عطا فرما ــــ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں قرآن مجید سامنے رکھدیتا ہے کہ لو یہ ہے وہ سیدھا راستہ۔

تشریح

(۱) ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے | یہ تعلیم ہے کہ بندہ اپنے ہر کام کا آغاز اللہ کے نام سے کرے۔

(۲) مانگنے کے آداب | مہذب طریقہ ہے کہ جس سے مانگ رہے ہو پہلے اس کی خوبی کا، اس کے مرتبے کا اور اس کے احسانات کا اعتراف کرو۔ دنیا میں جہاں بھی کوئی خوبی اور کمال ہے اس کا سرچشمہ اللہ رب العلمین کی ذات ہے اسلئے تعریف کا مستحق وہی ہے ــــ یہاں کر مخلوق پرستی کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

رب کے معنیٰ مالک و آقا کے بھی آتے ہیں ــــ اللہ ہی ساری کائنات کا مالک اور آقا ہے۔

رب کے معنیٰ پروردگار، پرورش کرنے والے، خبرگیری اور نگہبانی کرنے والے کے بھی آتے ہیں ــــ اللہ ہی ساری کائنات کی خبرگیری کرنے والا ہے۔

رب کے معنیٰ حاکم، مدبر اور منتظم کے بھی آتے ہیں ــــ اللہ ہی ساری کائنات کا حاکم و منتظم ہے۔

لہٰذا تعریف کا مستحق ہے تو وہ خالق کائنات، پروردگا اور ہمارا آقا و مالک ہے جس کے ہم گن گاتے ہیں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣						
رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	اَلرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ	مٰلِكِ	يَوْمِ	الدِّيْنِ
رب	تمام جہان	جو بہت مہربان	رحم کرنے والا	مالک	دن	بدلہ
جو تمام جہانوں کا رب ہے، بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے، بدلہ کے دن کا مالک ہے۔						

عَلَى اللّٰهِ بِمَضْمُوْنِهَا مِنْ اَنَّهٗ تَعَالٰى مَالِكٌ
لِجَمِيْعِ الْحَمْدِ مِنَ الْخَلْقِ اَوْ مُسْتَحِقٌّ لِاَنْ
يُحْمَدَهٗ وَاَللّٰهُ عَلَمٌ عَلَى الْمَعْبُوْدِ بِحَقٍّ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَىْ مَالِكِ جَمِيْعِ الْخَلْقِ
مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالدَّوَابِّ
وَغَيْرِهِمْ وَكُلٌّ مِنْهُمْ يُطْلَقُ عَلَيْهِ عَالَمٌ
يُقَالُ عَالَمُ الْاِنْسِ وَعَالَمُ الْجِنِّ اِلٰى غَيْرِ
ذٰلِكَ وَغُلِّبَ فِىْ جَمْعِهٖ بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ
اُولُوا الْعِلْمِ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَهُوَ مِنَ
الْعَلَامَةِ لِاَنَّهٗ عَلَامَةٌ عَلٰى مُوْجِدِهٖ

مستحق ہے سب کو اسی کی حمد و ثنا
کرنی چاہیے۔

مالک اور مربی تمام مخلوق کا آدمی ہوں
یا فرشتہ یا جنات یا جانور وغیرہ
ان میں سے ہر ایک کو عالم کہتے ہیں جیسے
جنوں کا عالم انسان کا عالم وغیرہ وغیرہ
اور عالمین کو یے و نون کے ساتھ جمع لانا جو
عقل والوں کی جمع کے لئے مخصوص ہے اس وجہ
سے ہے کہ عقل والے بھی انہیں ہیں انھیں کو غلبہ دیا۔ عالم علامت سے
بنایا گیا کہ عالم بھی اپنے صانع پر نشان ہے۔

(۳) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَىْ ذِى الرَّحْمَةِ
وَهِىَ اِرَادَةُ الْخَيْرِ لِاَهْلِهٖ۔

(۳) بھلائی والوں کے لئے بھلائی چاہنے
والا ان پر رحمت والا۔

(۴) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اَىِ الْجَزَاءِ وَ
هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَخُصَّ بِالذِّكْرِ لِاَنَّهٗ
لَامُلْكَ ظَاهِرًا فِيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى
بِدَلِيْلِ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ وَمَنْ
قَرَاَ مَالِكِ فَمَعْنَاهُ مَالِكُ الْاَمْرِ كُلِّهٖ
فِىْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَىْ هُوَ مَوْصُوْفٌ بِذٰلِكَ
دَائِمًا كَغَافِرِ الذَّنْبِ فَصَحَّ وُقُوْعُهٗ صِفَةً لِلْمَعْرِفَةِ

(۴) مالک قیامت کے دن کا کہ اس دن سب
اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے (یعنی اس کی یہ
صفت دائمی ہے)
یہی وجہ ہے کہ لفظ "مالک یوم الدین" معرفہ کی
صفت واقع ہوگیا جیسے غافر الذنب میں بھی
یہی تاویل کی گئی ہے۔

تشریح

(۳) اللہ سرچشمۂ رحمت | رحمت اس کی دائمی صفت ہے، وہ سرچشمۂ رحمت ہے، چھوٹی اور بڑی تمام نعمتیں اسی کا عطیہ ہیں ــــ اسکی بے حد وحساب رحمت کا حق ایک لفظ "رحمان" سے ادا نہ ہوا تو دوسرا لفظ "رحیم" لایا گیا۔
اپنی بے پایاں صفتِ رحمت کی وجہ سے وہ سوال کرنے سے خفا نہیں ہوتا بلکہ خوش ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالےٰ منصف بھی | جہاں اس کی رحمتیں بے پناہ ہیں، وہ منصف وعادل بھی ہے ــــ ایسا بااختیار منصف کہ حساب کے دن کوئی اس کے حساب کی راہ میں حارج نہ ہوسکے گا ــــ دنیا کی ظاہری حکومتیں اور بادشاہتیں بھی اس دن مٹ جائیں گی۔

ع إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٤﴾ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٥﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿٦﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾

إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	إِيَّاكَ	نَسْتَعِينُ	اهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيمَ	صِرَاطَ	الَّذِينَ	أَنْعَمْتَ	عَلَيْهِمْ	غَيْرِ	الْمَغْضُوبِ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	الضَّالِّينَ
فقط تیری ہی	عبادت کرتے ہیں	اور	فقط تجھ ہی سے	ہم مدد چاہتے ہیں	ہمیں ہدایت دے	راستہ	سیدھا	راستہ	ان لوگوں کا	تو نے انعام کیا	ان پر	نہ	عتاب کیا گیا	ان پر	اور نہ ہی	بھٹکے ہوئے

ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ۔ نہ عتاب کیا گیا ان پر اور نہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

۵ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ أَيْ نَخُصُّكَ بِالْعِبَادَةِ مِنْ تَوْحِيدٍ وَغَيْرِهِ وَنَطْلُبُ مِنْكَ الْمَعُونَةَ عَلَى الْعِبَادَةِ وَغَيْرِهَا

۶ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ أَيْ أَرْشِدْنَا إِلَيْهِ وَيُبْدَلُ مِنْهُ

۷ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ بِالْهِدَايَةِ وَيُبْدَلُ مِنَ الَّذِينَ بِصِلَتِهِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَهُمُ الْيَهُودُ وَلَا وَغَيْرِ الضَّالِّينَ وَهُمُ النَّصَارَى وَنُكْتَةُ الْبَدَلِ إِفَادَةُ أَنَّ الْمُهْتَدِينَ لَيْسُوا يَهُودَ وَلَا نَصَارَى

(تفسیر سورۂ فاتحہ جلال الدین محلی رح)

ترجمہ

۵ ہم صرف تجھ کو ذات و صفات میں یگانہ جانتے ہیں تجھی کو پوجتے ہیں اور عبادتوں اور سب کاموں میں تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

۶ ہم کو سیدھے راستے کا پتہ بتلا

۷ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا اور ان کو راستہ دکھلایا نہ راہ یہود کی جن پر تیرا قہر نازل ہوا۔ اور نہ عیسائیوں کی جو راستے سے بہکے ہوئے ہیں۔ غیر المغضوب علیہم الخ کے ذکر سے یہ فائدہ ہوا کہ جو ٹھیک راہ پر ہیں وہ عیسائی اور یہودی نہیں۔

تشریح

۵ بندگی و حاجت مندی صرف اللہ سے | ہم آپ کے ہی پرستار ہیں، آپ کے فرماں بردار اور غلام ہیں —— آپ ساری کائنات کے تنہا مالک ہیں، سب کے حاجت روا ہیں اسلئے ہاتھ پھیلائے آپکی بارگاہ میں درخواست لئے حاضر ہیں۔ عبادت کی حقیقت تعظیم ہے۔ ایک تعظیم وہ ہے جو اللہ نے اپنے لئے خاص کرلی ہے جیسے نماز، روزہ، حج۔ دوسروں کی تعظیم جیسے ماں باپ کی، بزرگوں کی، یہ بھی اسلئے کہ اللہ کا حکم ہے اس کی مرضی ہے۔ اسلئے کی جاری ہے۔ اس طرح تعظیم کی ساری صورتیں اللہ کے لئے ہی ہوجاتی ہیں۔ یہی معاملہ اعانت کا ہے۔ ایک اعانت وہ ہے جو اللہ کے لئے خاص ہے جیسے رزق، اولاد کہ نہ کسی کے اختیار میں ہیں نہ کسی سے ان کا سوال کرنا ہے۔ اعانت کی ظاہری صورتیں بھی آخر اسی کی طرف لوٹ جاتی ہیں۔

۶ سیدھے راستے کی طلب | درخواست یہ ہے کہ حق و خیر اور سعادت کا سیدھا راستہ ہمیں بتا دیجئے —— ہمیں بتا دیجئے کہ ان بے شمار پگڈنڈیوں کے درمیان فکر و عمل کی سیدھی اور صاف شاہراہ کونسی ہے۔ ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی سے نواز دیجئے۔

۷ آپکے منظور نظر بندوں کا راستہ | وہی سیدھا بے غبار، بے خطا راستہ جس پر قدیم ترین زمانے سے آپکے فرماں بردار منظور نظر لوگ چلتے رہے ہیں جن کو آپنے ہدایت و رضا کے حقیقی اُخروی انعامات سے سرفراز فرمایا تھا نہ کہ وہ عارضی اور نمائشی انعامات والے جو آپکے غیظ و غضب کے مستحق بنے، گمراہ ہوئے، راہ حق سے بھٹک گئے۔ یہودیوں نے جان بوجھ کر اللہ کی نافرمانی کی راہ اختیار کی، وہ اللہ کے غیظ و غضب کے مستحق ہوئے، نصاریٰ لاعلمی میں راہ حق سے بھٹک گئے۔

◎ اس سورت کے ختم پر "آمین" کہنا سنت ہے۔ یعنی یا اللہ ایسا ہی ہو —— مقبول بندوں کی پیروی اور نافرمانوں سے علیحدگی میسر ہو۔ "آمین" قرآن کا لفظ نہیں ہے

البقرۃ

○ ترتیب تلاوت ــــ ۲ ○ ترتیب نزول ــــ ۸۷ ○ مکی/مدنی ــــ مدنی
○ تعداد آیات ــــ ۲۸۶ ○ تعداد حروف ــــ ۲۶۷۹۲ ○ تعداد الفاظ ــــ ۶۲۱۲
○ تعداد رکوعات ــــ ۴۰

نام کیونکہ اس سورت میں ایک جگہ گائے کا ذکر بھی آیا ہے اسلئے اس سورت کا نام "بقرہ" ہے ، یہ نام صرف علامت ہے ۔ مضمون کا عنوان نہیں ہے قرآن مجید کی سورتوں کے مضامین کیونکہ متفرق ہیں اسلئے کوئی ایک "عنوان" قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس سورت میں گائے ذبح کرنے کا واقعہ خاص اہمیت رکھتا ہے اس لئے یہ سورت اس واقعے کی طرف منسوب کر دی گئی ـــ بقرہ کا یہ واقعہ تین باتوں کی دلیل ہے :- (۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (۲) حضرت موسیٰ کی نبوت و رسالت ۔ (۳) مردوں کو زندہ کرنا اور قیامت ـــ جب گائے کے گوشت کا ٹکڑا لگانے سے مردہ زندہ ہو سکتا ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کیوں مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا ۔ ؟

زمانۂ نزول اس سورۃ کا زیادہ حصہ مدینہ طیبہ کی ہجرت کے بعد مدنی دور کے ابتدائی حصہ میں نازل ہوا ہے ۔ کچھ حصہ ابتدائی مدنی دور کے بعد کا ہے۔ آخری دور میں سود کی ممانعت کی آیت نازل ہوئی وہ بھی اس میں شامل ہے ۔ سورت کی آخری آیات مدنی دور سے پہلے کی دور کی ہیں مضمون کی مناسبت سے اس میں شامل ہیں ۔ ترتیب کے اعتبار سے یہ قرآن کی سب سے طویل سورت ہے ۔

مضمون جس بات پر سورۂ "فاتحہ" ختم ہوتی ہے ـــ سورۂ "بقرہ" سے اس کی تفصیل کا آغاز ہوتا ہے ـــ بتایا گیا ہے کہ :-
○ ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ قرآن ہے ۔

○ جن لوگوں کو اللہ کی رضا و خوشنودی کے انعامات سے نوازا گیا ان کا ذکر کیا گیا ہے ـــ وہ کون لوگ ہیں ، انکی صفات کیا ہیں ، ان کے کام کیا ہیں ۔ کفار و منافقین جو مغضوب و معتوب ہوئے ان کا ذکر کیا گیا ہے ۔
○ یہ سورۃ قرآن کی صداقت کا اعلان کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ قرآن کی دعوت بلاشک و شبہ کے حق و صداقت کی دعوت ہے ۔
○ پھر یہ سورت انسانوں کی تین قسموں کے بارے میں بتاتی ہے ۔ مومن ، کافر ، منافق ۔
○ صرف اور صرف "اللہ" ہی کی عبادت و اطاعت کی دعوت ـــ اس سے منہ موڑنے والوں کا انجام ـــ اور اس دعوت صادق کو قبول کرنیوالے سچے لوگوں کیلئے بشارت ۔
○ پھر کلام کا رُخ بنی اسرائیل کیطرف ہو گیا ہے انکی تاریخ کے بیان کے ذریعے نصیحت و عبرت کا پہلو نمایاں کیا گیا ہے ۔ اس ضمن میں بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے ۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کا واقعہ ، کعبہ کی تعمیر کا بیان ۔ سورۃ کے نصف تک یہ بیان چلا ہے ۔ ان واقعات و حالات کے دوران امت محمدیہ کو توجہ کیا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کیساتھ جو کچھ پیش آیا وہ اس سے سبق سیکھیں ۔
○ توجہ دلائی گئی ہے کہ حضرت ابراہیم کی فضیلت اور انکی پیشوائی پر امت موسیٰ اور امت محمدؐ کا اتفاق ہے اور یہی وہ دعوت ہے جو حضرت ابراہیم نے پیش فرمائی اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم کا بیت اللہ کی تعمیر کے مسائل کا بھی ذکر آیا ۔
○ ایام اللہ اور تاریخ کے حوالے سے نصیحت پذیری کے بعد کلام کا رخ آیات اللہ ، اللہ کی نشانیوں کے ذریعے توحید و ہدایت کی طرف مڑ گیا ہے ، شرک کے عقیدے کی تردید ، کھانے پینے کی چیزوں حرام و حلال کا بیان اور یہ کہ کسی چیز کو حرام یا حلال قرار دینا صرف اللہ کا حق ہے ـــ خود انسان کو اس فیصلہ کا کوئی حق نہیں ہے ۔ ایسا کرنا توحید کے تقاضے کے خلاف ہے ۔
○ اسکے علاوہ اس سورۃ میں نیکی کے بنیادی اصول زیر بحث آئے ہیں ۔ ○ نیز روزے کے بعض احکام ، وصیت اور یہ کہ لوگوں کا مال باطل اور غلط طریقے سے ہڑپ نہ کئے جائیں ۔
○ قصاص ، جنگ ، حج کے احکام ، شراب اور جوئے کی حرمت ، نکاح ، طلاق ، رضاعت اور عدت وغیرہ کے احکام ۔ ○ بنیادی عقائد جیسے توحید ، رسالت ، زندگی بعد موت ۔
○ انفاق فی سبیل اللہ کے علاوہ سود ، تجارت اور قرض کی دستاویز تحریر میں لانے کا حکم ۔
○ سورت کا خاتمہ مومنین کی جانب سے اللہ کے حضور اس دعا کے ساتھ ہوا ہے کہ وہ مومنین کو اپنی تائید اور نصرت سے نوازے ۔

سورۂ بقرہ اہم بنیادی اصول اور قواعد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

(۱) اللہ کی ہدایت کی صدق دلانہ پیروی اور اس کے دینی نظام کا قیام دنیا اور آخرت کی سعادت وفلاح کا موجب ہے ـــــ عقلمند انسان کے لئے زیبا نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو تو نیکی کی دعوت دے مگر اپنے آپ کو بھلا دے اور خود اس پر عمل پیرا نہ ہو ـــــ خیر کو شر پر اور اعلیٰ (آخرت) کو ادنیٰ (دنیا) پر ترجیح دینی چاہیے۔

(۲) دین کی تین بنیادیں ہیں ـــــ اللہ پر ایمان، موت کے بعد حیات، عمل صالح۔

(۳) ایمان اور عمل دونوں کی جزا ایک ساتھ ملے گی ـــــ ایمان کی شرط ہے اذعانِ نفسی اور ماجاء بہ الرسول پر تسلیمِ قلبی ـــــ کفار کو راضی رکھنے کے لئے ایمان و دین کی قربانی نہیں دی جاسکتی اور وہ اس کے بغیر راضی ہو نہیں سکتے۔

(۴) شرعی طور پر ولایتِ عامہ کا حق صاحبِ ایمان لوگوں کا ہے جو مخلوق خدا پر عادلانہ اور منصفانہ نظام قائم کریں ـــــ اللہ پر ایمان نہ لانے والے اور مخلوق پر ظلم کرنے والوں کا حق نہیں ہے۔ یہ مخلوق خدا پر ستم ہے کہ معاملات ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلے جائیں۔

دین خالص پر ایمان کا عین تقاضا وحدت واتفاق ہے ـــــ دین ہدایت سے ہٹ کر اختلاف وانتشار جنم لیتا ہے ـــــ اہم اور عظیم مقصد کے حصول کے لئے صبر واستقامت اور نماز سے مدد لینی چاہئے ـــــ اندھی تقلید باطل ہے، جو جہالت کا نتیجہ اور عصبیت کی جنم داتا ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے کھانے کی پاکیزہ چیزیں حلال فرمائی ہیں اور محدود نجس چیزیں ہیں جنکو حرام قرار دیا ہے ـــــ حلال وحرام کے فیصلے اللہ کے سوا کسی کو کرنے کا اختیار نہیں ہے ـــــ اضطرار اور انتہائی مجبوری کی حالت میں حرام چیزیں بقدر ضرورت حلال ہو جاتی ہیں ـــــ دین کی بنیاد آسانی اور تنگی کا نہ پیدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ بوجھ کسی پر نہیں ڈالتا ـــــ اپنے آپ کو اور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا حرام ہے ـــــ اسباب ووسائل اختیار کرنے ضروری ہیں ـــــ دین میں زبردستی نہیں ہے۔

(۶) جنگ کی اسلام میں درج ذیل مقاصد کے لئے اجازت دی گئی ہے ـــــ دفاع اور حفاظت کے لئے ـــــ دین کی آزادی برقرار رکھنے کے لئے ـــــ سوسائٹی میں اسلام کو غالب حیثیت میں لانے کے لئے۔

(۷) دین کا تقاضا ترکِ دنیا نہیں ہے۔ البتہ زندگی کا مقصد آخرت کی کامیابی ہے ـــــ سدِ ذریعہ جس راستے سے برائی داخل ہو ـــــ اور مصلحت وحکمت (تقریر مصالح) شریعت کے مقاصد میں شامل ہے

(۸) انسان کو جزا اس کے عمل کی ملے گی دوسرے کے عمل کا وہ ذمہ دار نہیں ہے ـــــ شریعت کے احکام میں جو حکمتیں ہیں وہ عقل سلیم کے عین مطابق ہیں اس لئے کہ تمام احکامِ شریعت میں صداقت وعدالت اور انسانوں کی بھلائی شامل ہے

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ

سورۂ بقرہ مدنی ہے یعنی بعد ہجرت کے نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

الٓمّٓ	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	هُدًى	لِّلْمُتَّقِيْنَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِالْغَيْبِ	وَيُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِنْ	مَا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ
الف لام میم	یہ	کتاب	نہیں شک	اسمیں	ہدایت	پرہیزگاروں کیلئے	جو لوگ	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور قائم کرتے ہیں	نماز	اور	سے	جو	ہم نے دیا	وہ خرچ کرتے ہیں

الٓمّٓ۔ یہ کتاب ہے، اسمیں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انھیں دیا، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(۱) الٓمّٓ ۝ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِكَ

(۲) ذٰلِكَ اَیْ هٰذَا الْكِتٰبُ الَّذِیْ یَقْرَءُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا رَيْبَ شَكَّ فِيْهِ ۛ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَجُمْلَةُ النَّفْیِ خَبَرٌ مُبْتَدَأُهٗ ذٰلِكَ وَالْاِشَارَةُ لِلتَّعْظِیْمِ هُدًى خَبَرٌ ثَانٍ هَادٍ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اَلصَّائِرِیْنَ اِلَى التَّقْوٰى بِامْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابِ النَّوَاهِیْ لِاِتِّقَائِهِمْ بِذٰلِكَ النَّارَ

(۳) اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِالْغَيْبِ بِمَا غَابَ عَنْهُمْ مِنَ الْبَعْثِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اَیْ یَاْتُوْنَ بِهَا بِحُقُوْقِهَا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اَعْطَیْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ

(۱) الٓمّٓ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے جو اس سے ارادہ کیا۔

(۲) یہ کتاب جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سناتے ہیں بیشک اللہ کے پاس سے آئی ہے۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ خبر ہے ذٰلِكَ مبتدا ہے۔ ہٰذا الکتاب نہ فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ فرمایا اسلئے کہ قرآن کا مرتبہ اونچا ہونا معلوم ہو جائے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ کتاب ان کو راہ بتاتی ہے جو خداوند کریم کے حکم مان کر اور نافرمانیوں سے بچکر آگ سے بچتے ہیں اور انجام کار پرہیزگار کہلاتے ہیں

(۳) وہ جو مرنے کے بعد جی کر اٹھنے اور بہشت و دوزخ پر ایمان رکھتے ہیں اور بے دیکھی چیزوں کو جو اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی سچا جانتے ہیں۔ اور نماز کو جیسا چاہیئے ویسا پڑھتے ہیں نماز کی ضروریات کی پوری رعایت رکھتے ہیں ظاہر و باطن کے سب حقوق کو ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انکو دیا ہمارے حکم سے جہاں ہم کہیں خرچ کرتے ہیں بے فائدہ گناہ کی جگہ مال نہیں لٹاتے۔

تشریح

(۱) الف لام میم | الف۔لام۔میم۔ یہ حروف قرآن کریم کے اعجاز کیطرف اشارہ کرتے ہیں کہ قرآن عربی زبان کے ان ہی حروف سے مرکب ہے جو عربی زبان میں استعمال ہوتے ہیں تاہم انسان قرآن کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ حروف جن کو حروف مقطّعات کہتے ہیں یہ اس دور کے عربی زبان کا ایک اسلوب بھی ہے۔ یہ حروف متوجہ کرنے کے لئے بھی ہیں کہ جو بات کہی جانے والی ہے اس کی طرف پورا دھیان ہو جائے۔

(۲) کتاب ہدایت بے غبار ہے مگر شرط اوّل ہے طلب | ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ کوئی عاقل و منصف انکار نہیں کرسکتا کہ یہ کتاب کامل اللہ کا نازل کیا ہوا کلام ہے اور اس سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ اس کتاب کی بیان کردہ حقیقتیں سچی ہیں اور اتنی مستحکم ہیں کہ جن میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

هُدًى۔ اس کتاب کامل میں مکمل ہدایت و رہنمائی موجود ہے۔ مگر اس کی ہدایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ پہلی شرط ہے طلب حق، اچھے برے کی تمیز۔ ضرر و نقصان اور اس کے اسباب سے بچنے کی خواہش۔ اگر انسان دل و دماغ کے دروازے بند کرکے بیٹھ رہے تو آفتاب ہدایت کی کرنیں کیسے داخل ہو سکیں گی۔؟

(۳) کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی دوسری اور تیسری اور چوتھی شرط غیب پر ایمان۔ جانی عبادت اور مالی عبادت کے لئے مستعد رہے۔ | يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ دوسری شرط اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کیلئے یہ ہے کہ انسان حواس سے ماوراء، انسانی نگاہوں سے اوجھل حقیقتوں کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہو۔ آخر ہم دنیا میں کتنی ہی ایسی چیزوں کو مانتے ہیں جنکو آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر سچے لوگوں پر اعتماد کرکے انکو تسلیم کرتے ہیں۔ اگر فرشتوں کے وجود اور عالم آخرت کے حالات کی صداقت، صادقین کے اعتماد پر تسلیم کرتے ہیں تو یہ کونسی عقل کے خلاف بات ہے۔ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ طلب حق اور ایمان بالغیب کے بعد تیسری شرط اس کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کیلئے یہ ہے کہ ماننا صرف ماننے کی حد تک اور علم و یقین کی حد تک ہی نہ رہے بلکہ انسان فوراً اس پر عمل کیلئے بھی آمادہ ہو۔ عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی عمل میں سب سے پہلے نماز کا مطالبہ اسکے سامنے ہے جو اسکے عمل کیلئے کسوٹی ہے اور پھر صرف اتنا ہی نہیں کہ بس وہ نماز پڑھ لیتا ہے بلکہ نماز کو قائم کرتا ہے پوری توجہ اور خشوع وخضوع دل کی حضوری کیساتھ نماز کو اسکے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرتا ہے۔ ادائے نماز ہی نہیں کرتا بلکہ نظام صلوٰۃ قائم کرتا ہے جسمیں نماز اپنی ظاہری اور باطنی تابانیوں کے ساتھ اسکی عملی زندگی کا ایک حصہ بنجاتی ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ بندگی رب کے عملی اقرار میں جانی عبادت کیساتھ مالی عبادت میں بھی وہ پیچھے نہیں رہتا۔ اللہ کا دیا ہوا مال و رزق اللہ کے راستے میں دینے کیلئے پوری طرح آمادہ ہے۔ یہ کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی چوتھی شرط ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ؃

وَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِمَا	اُنْزِلَ	اِلَیْکَ	وَمَا	اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِکَ ۚ	وَ	بِالْاٰخِرَۃِ	ھُمْ	یُوْقِنُوْنَ
اور	جو لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس کو جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور جو	نازل کیا گیا	سے	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں

اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؄

اُولٰٓئِکَ	عَلٰی	ھُدًی	مِّنْ	رَّبِّھِمْ	وَ اُولٰٓئِکَ	ھُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ
وہی لوگ	پر	ہدایت	سے	اپنا رب	اور وہی لوگ	وہ	کامیاب

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۴) وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ای القراٰن وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ ای التوراۃ والانجیل وغیرھما وَ
بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ یعلمون
(۵) اُولٰٓئِکَ الموصوفون بما ذکر عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ
وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ الفائزون
بالجنۃ الناجون من النار۔

ترجمہ

(۴) اور وہ جو ہمارے اُتارے ہوئے قرآن [illegible] توراۃ اور انجیل اور تمام آسمانی کتابوں کو سچا جانتے ہیں اور قیامت کا یوم یقینی جانتے ہیں۔

(۵) اولٰئک علٰی ہدی من ربہم الخ جن کا حال معلوم ہوا وہی ہیں اپنے مالک کی راہ پر اور وہی ہیں بہشت میں جانے والے دوزخ سے چھوٹنے والے۔

تشریح

(۴) وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۔ اور اسی طرح وہ آپ پر اتارے ہوئے اس قرآن اس قرآن کے احکام ہی کی تصدیق نہیں کرتا بلکہ آپ سے پہلے پیغمبروں پر جو کتابیں نازل کی گئیں تورات، انجیل وغیرہ ان سب کی صداقت کو تسلیم کرتا ہے کیونکہ اصولی طور پر ان سب کی دعوت ایک ہی ہے اور ان کا پیغام بھی ایک ہی ہے اس بنیادی صداقت کو تسلیم کرنے میں کسی طرح کا کوئی تعصب اس میں نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کیونکہ وہ کتابیں بنی اسرائیل کے پیغمبروں پر نازل ہوئیں اسلئے بنی اسمٰعیل کی امت انکو تسلیم کرنے میں ہچکچائے گی۔ یہ کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی پانچویں شرط ہے کہ کوئی نسلی گروہی اور ملکی تعصب سچائی کو قبول کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔ | کتاب ہدایت سے فائدہ اٹھانے کی پانچویں شرط اور چھٹی شرط بے تعصبی اور آخرت پر ایمان۔

وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ اور چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ صرف اس دنیا کی کامیابی کو کامیابی نہ سمجھے بلکہ عالم آخرت، قیامت کا آنا، موت کے بعد زندہ ہونا، حساب کتاب جزا وسزا پر پورا یقین رکھتا ہو اور اپنی زندگی اس طرح استوار کرنے پر آمادہ ہو کہ دنیا و آخرت کی کامیابی اس کو حاصل ہو سکے۔ اوپر کی چھ باتوں میں سے تقویٰ یعنی طلب حق ایمان بالغیب، قرآن اور سابقہ کتب پر ایمان، آخرت پر ایمان۔ ان چار چیزوں کا تعلق دل سے ہے ۔ نماز کا تعلق بدن سے ہے، اور انفاق فی سبیل اللہ کا تعلق مال سے ہے۔ یہ تین قسم کی طاعتیں سب طاعتوں کی اصل ہیں۔

(۵) اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ جو لوگ ان مذکورہ بالا چھ صفات سے متصف ہیں اور بیان کردہ چھ شرطوں کو تسلیم کرتے ہیں تو سمجھ لو کہ وہ رب کی ہدایت و رہنمائی سے فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ صرف اور صرف یہی لوگ کامیاب و بامراد ہیں۔ ان لوگوں کو اپنی کوششوں کا پھل مل کر رہیگا ـــــ حکم کی تعمیل اور منع کردہ چیزوں سے انکے بچنے کی سعی رائیگاں نہیں جائیگی۔ | اوپر کی چھ شرطیں پوری کرنے پر سمجھو منزل ہدایت مل گئی

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ ٦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَ	اَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْهُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا	برابر	انکے لئے	خواہ	آپ انھیں ڈرائیں	یا	نہ	ڈرائیں	نہیں	ایمان لائینگے	مہر لگادی	اللہ نے	پر

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا، ان کے لئے برابر ہے آپ انھیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائینگے۔ اللہ نے ان کے

قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ ٧ ع ۱

قُلُوْبِهِمْ	وَعَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَعَلٰى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
ان کے دل	اور پر	ان کے کان	اور پر	ان کی آنکھیں	پردہ	اور	ان کیلئے	عذاب	عظیم

دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(٦) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَاَبِيْ جَهْلٍ وَّاَبِيْ لَهَبٍ وَنَحْوِهِمَا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ بِتَحْقِيْقِ الْهَمْزَتَيْنِ وَاِبْدَالِ الثَّانِيَةِ اَلِفًا وَتَسْهِيْلِهَا وَاِدْخَالِ اَلِفٍ بَيْنَ الْمُسَهَّلَةِ وَالْاُخْرٰى وَتَرْكِهٖ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ لِعِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُمْ ذٰلِكَ فَلَا تَطْمَعْ فِيْ اِيْمَانِهِمْ وَالْاِنْذَارُ اِعْلَامٌ مَعَ التَّخْوِيْفِ

(٧) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ طَبَعَ عَلَيْهَا وَاسْتَوْثَقَ فَلَا يَدْخُلُهَا خَيْرٌ وَّعَلٰى سَمْعِهِمْ اَيْ مَوَاضِعِهٖ فَلَا يَنْتَفِعُوْنَ بِمَا يَسْمَعُوْنَهٗ مِنَ الْحَقِّ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ غِطَاءٌ فَلَا يُبْصِرُوْنَ الْحَقَّ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ قَوِيٌّ دَائِمٌ

ترجمہ

(٦) جو کافر ہیں جیسے ابوجہل و ابولہب اور جنکی قسمت میں کافر ہونا لکھا گیا انکو دھمکانا اور ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ ان کو ایمان نصیب نہ ہوگا۔ پھر تم کیوں ان کے ایمان کی خواہش کرتے ہو۔ ءانذرتہم کے دونوں ہمزہ کو ثابت رکھنا یا دوسرے کو الف سے بدلنا یا بین بین پڑھنا اس ہمزہ مسہلہ اور دوسرے کے درمیان الف بڑھانا یا بین بین نہ پڑھنا سب صورتیں جائز ہیں۔

(٧) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ الخ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگائی اور اسکو مستحکم کردیا۔ اب ان میں بھلائی داخل نہ ہوگی اور سننے کی جگہ یعنی کانوں پر بھی مہر لگائی سو ان کو حق بات سنکر نفع نہ ہوگا اور انکی بینائی پر پردہ ہے سو وہ حق کو نہیں دیکھ سکتے اور وہ گرفتار ہونگے سخت ترمصیبت میں جو ہمیشہ رہیگی۔

تشریح

(٦) ہٹ دھرمی قبول حق کی صلاحیت چھین لیتی ہے | اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ مگر وہ لوگ جو اس صداقت کے منکر ہیں مذکورہ چھ شرطوں کو یا اُن میں سے کسی ایک کو نہیں مانتے اور اپنے انکار پر ایسے جمے ہیں کہ اب مڑ کر دیکھنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ تو ان کا یہ انکار یہ ناشکری اور اصرار انکے لئے حق و صداقت کی راہ میں ایسا حجاب بن گیا ہے جس نے اُن سے ایمان کی صلاحیت چھین لی ہے۔ اب انکا حال یہ ہے کہ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ اب انکو خواہ کتنا ہی ڈراؤ انہیں کوئی احساس نہیں۔ کہنا نہ کہنا برابر ہے۔ انکی صلاحیت قبولِ ایمان دم توڑ چکی ہے ــ جیسے ابوجہل وابولہب وغیرہ۔

(٧) ہٹ دھرمی دل پر مہر لگادیتی ہے | خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ۔ کفر پر اُن کے اصرار نے حق و صداقت کو قبول کرنیکی صلاحیت و استعداد ختم کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کرنے یا نہ کرنیکی جو آزادی عطا کی ہے اسکا انہوں نے صحیح استعمال نہیں کیا، کفر کی راہ پر چلتے رہے اسکے نتیجہ میں انکے دل پر گویا مہر لگ گئی ہے۔ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ دعوت حق کے سُننے سے انکے کان بہرے ہوچکے ہیں وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اللہ کی کھلی نشانیاں انکو نظر نہیں آتیں انکی آنکھوں پر پردہ پڑگیا ہے۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اب انکا انجام دردناک عذاب کے سوا کیا ہوسکتا ہے۔

آگے کی تیرہ آیتوں میں کافروں کی ایک قسم منافقین کا بیان ہے۔ مکہ مکرمہ کے کفار پورے اقتدار اور طاقت کے مالک تھے اس لئے کھلم کھلا اسلام کی دشمنی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ مدینہ طیبہ آکر اسلام کو بھی طاقت و شوکت میسر آنے لگی تو پہلے کی طرح علی الاعلان دشمنی کا حوصلہ نہ رہا اور عداوت کی شکل بدل دینی پڑی یہیں سے نفاق کی بنیاد قائم ہوگئی۔ بظاہر مسلمانوں کے ساتھ بنا اور اندرونی طور پر کفر کی ہمنوائی ـــــ تصدیق و اقرار ایمان کے دو رکن ہیں، تصدیق قلبی اور اقرار زبانی دونوں ہوں تو مومن ہے۔ اگر تصدیق و اقرار دونوں نہ ہوں تو کافر ہے اور اگر صرف اقرار زبانی ہو تصدیق قلبی نہ ہو تو منافق ہے۔ یہ کفر ہے اور کفر کی بدترین قسم۔ نفاق ایسے برے اعمال کا سرچشمہ ہے کہ اگر وہ اعمال کسی مومن سے بھی سرزد ہوجائیں تو اس پر نفاق کی تہمت لگ جائے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ يُخٰدِعُوْنَ											
وَ مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُوْلُ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ
اور سے	لوگ	جو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور نہیں	وہ	مومن	وہ دھوکہ دیتے ہیں

اور کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں اور وہ حقیقت میں مومن نہیں وہ دھوکہ دیتے ہیں

اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾

اللّٰهَ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا	يَخْدَعُوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَ مَا	يَشْعُرُوْنَ
اللہ	اور جو لوگ	ایمان لائے	اور	نہیں	دھوکہ دیتے	مگر	اپنے آپ	اور نہیں	سمجھتے ہیں۔

اللہ کو اور ایمان والوں کو، حالانکہ وہ نہیں دھوکہ دیتے، مگر اپنے آپ کو اور وہ نہیں سمجھتے۔

(۸) وَنَزَلَ فِی الْمُنَافِقِیْنَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لِاَنَّهٗ اٰخِرُ الْاَیَّامِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ رُوْعِیَ فِیْهِ مَعْنٰی مَنْ وَفِیْ ضَمِیْرِ یَقُوْلُ لَفْظُهَا۔

(۹) يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ بِاِظْهَارِ خِلَافِ مَا اَبْطَنُوْهُ مِنَ الْکُفْرِ لِیَدْفَعُوْا عَنْهُمْ اَحْکَامَهُ الدُّنْیَوِیَّةَ وَمَا یُخٰدِعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ لِاَنَّ وَبَالَ خِدَاعِهِمْ رَاجِعٌ اِلَیْهِمْ فَیَفْتَضِحُوْنَ فِی الدُّنْیَا بِاِطِّلَاعِ اللّٰهِ نَبِیَّهٗ عَلٰی مَا اَبْطَنُوْهُ وَیُعَاقَبُوْنَ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝ یَعْلَمُوْنَ اَنَّ خِدَاعَهُمْ لِاَنْفُسِهِمْ وَالْمُخَادَعَةُ هُنَا مِنْ وَاحِدٍ کَعَاقَبْتُ اللِّصَّ وَذِکْرُ اللّٰهِ فِیْهَا تَحْسِیْنٌ وَفِیْ قِرَاءَةٍ وَمَا یَخْدَعُوْنَ۔

ترجمہ

(۸) اور اللہ نے منافقوں کا حال بیان فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ الخ بعضے آدمی کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ مسلمان نہیں (لفظ مَنْ کے معنی جمع کے ہیں اس لحاظ سے وَمَاہُم ضمیر جمع لائی گئی اور یقول کو مفرد رکھا رعایتِ لفظ سے)

(۹) وہ لوگ اللہ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور جو اُن کے جی میں ہے اس کا خلاف ظاہر کر کے احکام دنیا اپنے اوپر سے دور کرنا چاہتے ہیں
اور حقیقت میں وہ اپنی جانوں ہی کو دھوکہ دیتے ہیں کہ وبال اس کا انکی گردنوں ... پر ہے سو وہ دنیا میں رسوا ہونگے کہ انکا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا اور آخرت میں گرفتار بلا ہونگے اور وہ نہیں سمجھتے کہ وبال اس دھوکہ کا انھیں پر پڑے گا (باب مفاعلۃ جو شرکت کے لئے ہوتا ہے اس جگہ ایک ہی جانب سے ہے جیسے عاقبت اللص یعنی پیچھا کیا میں نے چور کا) ہیں۔ اور اللہ کا ذکر صرف عمدگی کلام کے واسطے ہے ورنہ اللہ کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا

تشریح

(۸) دل میں کچھ زبان پہ کچھ | وَمِنَ النَّاسِ الخ ان منافقوں کی زبان پر وہ ہے جو دل میں نہیں ہے، ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں مگر یہ اپنے قول میں صادق نہیں ہیں۔ لہذا یہ جماعت مومنین میں شامل نہیں ہیں۔

(۹) خدا فریبی نہیں خود فریبی | يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ الخ یہ اپنے صرف زبانی اقرار سے مسلمانوں کو فریب دینا چاہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ اللہ تعالے کو بھی فریب دے سکتے ہیں جو دلوں کے حال سے اچھی طرح واقف ہے، یہ دراصل ان کی خود فریبی ہے اور اس کا نقصان جلد یا بدیر خود ان کو ہی پہونچے گا۔ مگر سوچیں جب نہ۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ⑩ وَاِذَا قِيْلَ

فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	فَزَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ	وَاِذَا	قِيْلَ
میں	انکے دل (جمع)	بیماری	سو بڑھادی انکی	اللہ	بیماری	اور انکے لئے	عذاب	دردناک	کیونکہ	وہ جھوٹ بولتے ہیں	اور جب	کہا جاتا ہے
ان کے دلوں میں بیماری ہے، سو اللہ نے ان کی بیماری بڑھادی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور جب انھیں کہا جاتا ہے												

لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ⑪ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ⑫

لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا	فِي الْاَرْضِ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ	وَلٰكِنْ	لَّا يَشْعُرُوْنَ
انہیں	نہ فساد پھیلاؤ	زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم	اصلاح کرنے والے	سُن رکھو	بیشک وہ	وہی	فساد کرنے والے	اور لیکن	نہیں سمجھتے۔
کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ سُن رکھو بیشک وہی لوگ فساد کرنیوالے ہیں اور لیکن نہیں سمجھتے۔												

(۱۰) فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ شَكٌّ وَنِفَاقٌ فَهُوَ يُمْرِضُ قُلُوْبَهُمْ اَيْ يُضْعِفُهَا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ بِمَا اَنْزَلَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِكُفْرِهِمْ بِهٖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ مُؤْلِمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○ بِالتَّشْدِيْدِ اَيْ نَبِيَّ اللّٰهِ وَبِالتَّخْفِيْفِ اَيْ فِيْ قَوْلِهِمْ اٰمَنَّا

ترجمہ

(۱۰) ان کے دلوں میں شک اور نفاق ہے جو دلوں کو بیمار اور ضعیف کرتا ہے سو اللہ نے ان کی بیماری کو بڑھایا اسطرح کہ جو احکام اللہ نے اتارے وہ اس کے منکر ہوئے اور ان کو ان کے جھوٹ بولنے اور نبی کے جھٹلانے کی وجہ سے سخت عذاب ہونے والا ہے

(۱۱) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَيْ لِهٰٓؤُلَآءِ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بِالْكُفْرِ وَالتَّعْوِيْقِ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○ وَلَيْسَ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ بِفَسَادٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ

(۱۱) اور جب انکو کہا جاتا ہے کہ لوگوں کو ایمان سے روک کر اور کفر کر کے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سنوار رہے ہیں جو ہم کرتے ہیں وہ فساد نہیں اللہ انکی بات رد فرماتا ہے۔

(۱۲) اَلَآ لِلتَّنْبِيْهِ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○ بِذٰلِكَ

(۱۲) الآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ الخ آگاہ رہو وہی ہیں فسادی مگر وہ اس کو نہیں سمجھتے۔

تشریح

(۱۰) حسد اور کینہ قبول حق میں رکاوٹ | عقیدے کے فساد کیساتھ انکے دلوں میں حسد اور کینے کی بیماری ہے۔ اسلام اور اہل ایمان کی نصرت سے اللہ نے انکی بیماری کو اور بڑھادیا کہ اسلام کی ترقی دیکھ کر ان کی دشمنی کی آگ اور بھڑک رہی ہے۔ ان کا یہ نفاق کہ ان کا دل سے انکار اور زبانی اقرار آخر کار دنیا اور آخرت میں ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کر کے رہے گا۔ وقتی طور پر اللہ کی طرف سے ڈھیل سے یہ نہ سمجھیں کہ وہ اپنی چالوں میں کامیاب ہیں۔

(۱۱) دعویٰ اصلاح کا حقیقت میں فساد | ہدایت کرنیوالا جب ان منافقین سے کہتا ہے کہ اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکنا، فتنہ پھیلانا، جنگ کی آگ بھڑکانا، زمین میں فساد برپا کرنا ہے تم ایسا نہ کرو۔ تو انتہائی اکڑ کر ان کا جواب ہوتا ہے۔ ہم۔ جناب ہم تو اصلاح کرنیوالے ہیں۔ ہر مفسد و مغرور اپنے فساد کو اصلاح کا عنوان دیتا آیا ہے۔

(۱۲) ان کے شر سے بچتے رہنا | اَلَآ اِنَّهُمْ الخ اے مومنو! آگاہ رہو شر و فساد پھیلانے والے یہی لوگ ہیں۔ اپنے غرور و تکبر کیوجہ سے انکو اس کا احساس اور شعور نہیں ہے اور نہ انکو اپنے اس انجام بد کی خبر ہے جس سے اس منافقانہ روش کی وجہ سے یہ دوچار ہونے والے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ⑬

وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَآ	اٰمَنَ	النَّاسُ	قَالُوْا	اَنُؤْمِنُ	كَمَآ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ	وَلٰكِنْ	لَّا	يَعْلَمُوْنَ
اورجب	کہاجاتاہے	انھیں	تم ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	لوگ	وہ کہتے ہیں	کیا ہم ایمان لائیں	جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	سُن رکھو	خود وہ	وہی	بیوقوف	اور لیکن	نہیں	جانتے

اورجب انھیں کہا جاتا ہے تم ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے تو وہ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے. سُن رکھو خود وہی بیوقوف ہیں۔ لیکن وہ جانتے نہیں.

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ⑭

وَاِذَا لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَاِذَا	خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِهِمْ	قَالُوْا	اِنَّا	مَعَكُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ
اورجب ملتے ہیں	جو لوگ	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور جب	اکیلے ہوتے ہیں	پاس	اپنے شیطان	کہتے ہیں	ہم	تمہارے ساتھ	محض	ہم	مذاق کرتے ہیں

اورجب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اورجب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو محض مذاق کرتے ہیں۔

(۱۳) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ الْجُهَّالُ اَيْ لَا نَفْعَلُ كَفِعْلِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ذٰلِكَ

(۱۴) وَاِذَا لَقُوْا اَصْلُهٗ لَقِيُوْا حُذِفَتِ الضَّمَّةُ لِلْاِسْتِثْقَالِ ثُمَّ الْيَاءُ لِالْتِقَائِهَا سَاكِنَةً مَعَ الْوَاوِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا مِنْهُمْ رَجَعُوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ رُؤَسَائِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ فِي الدِّيْنِ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ بِهِمْ بِاِظْهَارِ الْاِيْمَانِ

ترجمہ

(۱۳) اورجب انکو کہا جاتا ہے کہ تم بھی ویسا ہی ایمان لاؤ جیسا صحابۂ کرام ایمان لائے وہ کہتے ہیں کیا ہم ان جاہلوں بیوقوفوں کا سا ایمان لاویں ہم ہرگز ایسا نہ کریں گے اللہ نے ان کا جواب فرمایا، آگاہ رہو وہی ہیں بے وقوف جاہل گو وہ نہ سمجھیں۔

(۱۴) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا اورجب وہ منافقین ایمان والوں سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب لوٹ کر اپنے سرداروں سے ملتے ہیں ان سے کہتے ہیں کہ ہم دین میں تمہارے ساتھ اور تم جیسے ہیں مسلمانوں پرہنسی سے ہم نے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کر رکھا ہے (لَقُوْا اصل میں لَقِيُوْا تھا یے کا پیش حذف کرکے قاف کو دیا پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے یے گر گئی)

تشریح

(۱۳) نفاق کی روش کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی | زندگی کا ایک نظریہ اور اس نظریے کے ساتھ مخلصانہ وابستگی، یہ بات جب ان منافقین کو بھائی جاتی ہے تو وہ مخلص مومنین کو احمق سمجھتے ہیں جو حق وصداقت پر قائم رہنے کی وجہ سے ہر دکھ سہہ رہے ہیں ـــــ احمق خود یہ منافق ہیں نہیں سمجھتے کہ نفاق کی روش کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتی ہے نہ دنیا میں کہ یہاں اس کا اعتماد اور اعتبار ختم ہوجاتا ہے۔ اور نہ آخرت میں کہ وہاں بھی اس کا کوئی حصہ نہیں ہے

(۱۴) سمجھتے ہیں یہی منافقانہ روش ٹھیک ہے | اپنی اس منافقانہ روش کو ٹھیک سمجھتے ہوئے اہل ایمان کو یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دعوتِ رسول کو حق سمجھتے ہوئے تمہارے ساتھ ہیں اور جب اپنے ان فتنہ پرور شیطان صفت لوگوں سے تنہائیوں میں کانا پھوسی کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو دل وجان سے آپ کے ساتھ ہیں مسلمانوں سے تو ہم صرف مذاق کرتے ہیں.

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ⑮ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا

اَللّٰہُ	یَسْتَھْزِئُ	بِھِمْ	وَیَمُدُّھُمْ	فِیْ طُغْیَانِھِمْ	یَعْمَھُوْنَ	اُولٰٓئِکَ	الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا
اللہ	مذاق کرتا ہے	ان سے	اور بڑھاتا ہے انکو	ان کی سرکشی میں	اندھے ہورہے ہیں	یہی لوگ	جنھوں نے	مول لی

اللہ ان سے مذاق کرتا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں بڑھاتا ہے وہ اندھے ہورہے ہیں، یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے

الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ⑯

الضَّلٰلَۃَ	بِالْھُدٰی	فَمَا رَبِحَتْ	تِّجَارَتُھُمْ	وَمَا کَانُوْا	مُھْتَدِیْنَ
گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نہ فائدہ دیا	ان کی تجارت	اور نہ تھے	وہ ہدایت پانے والے

گمراہی مول لی۔ تو ان کی تجارت نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اور نہ وہ ہدایت پانے والے تھے۔

⑮ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ یُجَازِیْھِمْ بِاسْتِھْزَائِھِمْ
وَیَمُدُّھُمْ یُمْھِلُھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ تَجَاوُزِھِمُ
الْحَدَّ بِالْکُفْرِ یَعْمَھُوْنَ ○ یَتَرَدَّدُوْنَ تَحَیُّرًا
حَالٌ۔

⑯ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی
اِسْتَبْدَلُوْھَا بِہٖ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ اَیْ مَا
رَبِحُوْا فِیْھَا بَلْ خَسِرُوْا لِمَصِیْرِ ھِمْ اِلَی النَّارِ
الْمُؤَبَّدَۃِ عَلَیْھِمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ○
فِیْمَا فَعَلُوْا۔

ترجمہ

⑮ اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ الخ اللہ ان کو ان کی ہنسی کا بدلہ دیوے گا اور ان کو ڈھیل دیوے گا کہ کفر میں رہ کر سرکشی میں حد سے بڑھیں اور حیرانی و پشیمانی میں رہیں۔

⑯ وہی ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدل گمراہی خریدی سو وہ اس میں ٹوٹے میں رہے کچھ نفع نہ اٹھایا کہ ہمیشہ کو دوزخ میں ٹھکانا کیا

تشریح

⑮ دیر ہے اندھیر نہیں ہے | وہ کسی سے کیا مذاق کریں گے، اللہ کے مذاق کا نشانہ تو وہ خود بنے ہوئے ہیں کہ اس کی ڈھیل کی وجہ سے یہ اپنی سرکشی کی تاریکیوں میں ڈوبتے چلے جارہے ہیں۔

⑯ گمراہی کو چنا، گھٹیا مال خریدا | ہدایت اور گمراہی میں سے گمراہی کو چننا، ایسا ہی ہے جیسے کوئی تاجر خراب، ناقص اور گھٹیا مال خرید کر یہ سمجھے کہ میری تجارت کامیاب ہوجائے گی ——— ایسی تجارت میں نفع تو کیا ہونا ہے اصل سرمایہ بھی ضائع ہوجائیگا ان کی یہ روش کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ

مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ	الَّذِىْ	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ	مَا حَوْلَهٗ	ذَهَبَ
ان کی مثال	جیسے مثال	وہ جس نے	بھڑکائی	آگ	پھر جب	روشن کردیا	اس کا اردگرد	چھین لی

ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ بھڑکائی، پھر آگ نے اس کا اردگرد روشن کردیا، تو اللہ نے چھین لی انکی.

اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾

اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَتَرَكَهُمْ	فِىْ	ظُلُمٰتٍ	لَا يُبْصِرُوْنَ	صُمٌّ	بُكْمٌ	عُمْىٌ	فَهُمْ	لَا يَرْجِعُوْنَ
اللہ	انکی روشنی	اور انھیں چھوڑ دیا	میں	اندھیرے	وہ نہیں دیکھتے	بہرے	گونگے	اندھے	سو وہ	نہیں لوٹیں گے

روشنی اور انھیں اندھیروں میں چھوڑ دیا، وہ نہیں دیکھتے وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے

(۱۷) مَثَلُهُمْ صِفَتُهُمْ فِىْ نِفَاقِهِمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ اَوْقَدَ نَارًا ۚ فِىْ ظُلْمَةٍ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ اَنَارَتْ مَا حَوْلَهٗ فَاَبْصَرَ وَاسْتَدْفَاَ وَاَمِنَ مَا يَخَافُهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ اَطْفَاَهٗ وَجَمْعُ الضَّمِيْرِ مُرَاعَاةً بِمَعْنَى الَّذِىْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ○ مَا حَوْلَهُمْ مُتَحَيِّرِيْنَ عَنِ الطَّرِيْقِ خَائِفِيْنَ فَكَذٰلِكَ هٰؤُلَاۗءِ اٰمَنُوْا بِاِظْهَارِ كَلِمَةِ الْاِيْمَانِ فَاِذَا مَاتُوْا جَآءَهُمُ الْخَوْفُ وَالْعَذَابُ

(۱۸) هُمْ صُمٌّ عَنِ الْحَقِّ فَلَا يَسْمَعُوْنَهٗ سَمَاعَ قَبُوْلٍ بُكْمٌ خُرْسٌ عَنِ الْخَيْرِ فَلَا يَقُوْلُوْنَهٗ عُمْىٌ عَنْ طَرِيْقِ الْهُدٰى فَلَا يَرَوْنَهٗ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ عَنِ الضَّلَالَةِ

ترجمہ

(۱۷) نفاق میں ان کے ایسی مثال ہے جیسے کوئی اندھیرے میں آگ جلائے اور اس کی روشنی میں دیکھے اور سینکے۔ اور خوف سے مامون ہو جائے ناگاہ اللہ اس کو بجھا دے اور اس کو اندھیرے میں چھوڑ دے کہ وہ راستے سے حیران رہ جائے خوف کے مارے اور کچھ نہ دیکھ سکے۔ پس ایسا ہی ان کا حال ہے کہ ایمان کا کلمہ پڑھ کر دنیا میں نجیت ہو گئے مرنے کے بعد وہی خوف و عذاب درپیش ہے۔

(۱۸) وہ حق سے بہرے ہیں سنکر قبول نہیں کرتے خیر سے گونگے ہیں بھلائی کا کلمہ زبان سے نہیں نکالتے۔ ہدایت کی راہ سے اندھے ہیں اسکو نہیں دیکھتے سو وہ گمراہی سے نہیں نکلیں گے۔

تشریح

(۱۷) ہدایت زبردستی تھوپی نہیں جاتی | ان منافقوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک اللہ کے بندے نے روشنی پھیلائی اور حق و باطل، صحیح اور غلط کو الگ الگ کر کے رکھ دیا، حق کی اس روشنی میں ہدایت اور گمراہی بالکل واضح ہو گئی۔ اللہ نے ہدایت کے تمام راستے ان کے سامنے کھول دیے۔ اب یہ چاہتے تو لپک کر حق کو قبول کر لیتے مگر نفس پرستی میں اندھے ان منافقین کو راستہ نہ سوجھا۔ اللہ کا یہ قانون نہیں ہے کہ ہدایت کسی پر زبردستی تھوپے۔ انہوں نے خود ہی روشنی کو چھوڑ کر باطل کے اندھیروں کو قبول کیا تو اللہ نے اسی کی توفیق دیدی۔ جو خود حق کا طالب نہیں ہوتا اللہ اس کا نور بصیرت سلب کر لیتا ہے۔

(۱۸) سچائی کی بات کیلئے یہ لوگ بہرے، اندھے اور گونگے ہو گئے ہیں | جو اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے وہ گویا بہرے ہیں کہ حق بات سننا اور قبول کرنا نہیں چاہتے، ان کی زبانیں گویا گونگی ہو گئی ہیں کہ حق بات ان کے منہ سے نہیں نکلتی آنکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھے ہیں کہ سچائی سامنے ہے اور انکو نظر نہیں آتی اب یہ حق کی طرف نہ پلٹیں گے۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ج يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

اَوْ	كَصَيِّبٍ	مِّنَ	السَّمَآءِ	فِيْهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّرَعْدٌ	وَّبَرْقٌ	يَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَهُمْ	
یا	جیسے بارش	سے	آسمان	اس میں	اندھیرے	اور گرج	اور بجلی کی چمک	وہ ٹھونس لیتے ہیں	اپنی انگلیاں	

یا جیسے آسمان سے بارش ہو، اس میں اندھیرے ہوں اور گرج اور بجلی وہ اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

فِيْٓ	اٰذَانِهِمْ	مِّنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ	الْمَوْتِ	وَاللّٰهُ	مُحِيْطٌ	بِالْكٰفِرِيْنَ	
میں	اپنے کان	سبب	کڑک (بجلی)	ڈر	موت	اور اللہ	گھیرے ہوئے	کافروں کو	

میں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

(۱۹) اَوْ مَثَلُهُمْ كَصَيِّبٍ اَیْ كَاَصْحَابِ مَطَرٍ وَاَصْلُهٗ صَيْوِبٌ مِنْ صَابَ يَصُوْبُ اَیْ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اَیِ السَّحَابِ فِيْهِ اَیِ السَّحَابِ ظُلُمٰتٌ مُتَكَاثِفَةٌ وَّرَعْدٌ هُوَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ وَقِيْلَ صَوْتُهٗ وَبَرْقٌ ج لَمَعَانُ سَوْطِهِ الَّذِیْ يَزْجُرُهٗ بِهٖ يَجْعَلُوْنَ اَیْ اَصْحَابُ الصَّيِّبِ اَصَابِعَهُمْ اَیْ اَنَامِلَهَا فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ اَجْلِ الصَّوَاعِقِ شِدَّةِ صَوْتِ الرَّعْدِ لِئَلَّا يَسْمَعُوْهَا حَذَرَ خَوْفَ الْمَوْتِ مِنْ سِمَاعِهَا كَذٰلِكَ هٰٓؤُلَآءِ اِذَا نُزِّلَ الْقُرْاٰنُ وَفِيْهِ ذِكْرُ الْكُفْرِ الْمُشَبَّهِ بِالظُّلُمَاتِ وَالْوَعِيْدُ عَلَيْهِ الْمُشَبَّهِ بِالرَّعْدِ وَالْحُجَجُ الْبَيِّنَةُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْبَرْقِ يَسُدُّوْنَ اٰذَانَهُمْ لِئَلَّا يَسْمَعُوْهُ فَيَمِيْلُوْا اِلَى الْاِيْمَانِ وَتَرْكِ دِيْنِهِمْ وَهُوَ عِنْدَهُمْ مَوْتٌ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ○ عِلْمًا وَّقُدْرَةً فَلَا يَفُوْتُوْنَهٗ

ترجمہ

(۱۹) یا ان کی مثال بارش والوں کی سی ہے کہ ابر سے برسے اور گھٹا چھائی ہوئی ہو اور بجلی کی چمک اور کڑک کی وجہ سے انگلیوں کی پوریں کانوں میں کریں کہ کڑک سن کر مر نہ جائیں۔
ایسا ہی ان لوگوں کا حال ہے کہ جب قرآن اُترتا ہے کہ جس میں کفر کا ذکر ہے جو اندھیریوں کے مشابہ ہے اور کفر پر دھمکی جو رعد کے مشابہ ہے اور دلائل ظاہرہ بجلی کے مشابہ تو وہ کان بند کر لیتے ہیں کہ کہیں اس کو سنکر اپنے مذہب کو چھوڑنے اور ایمان لانے کی طرف متوجہ نہ ہو جاویں کہ یہ ان کے گمان میں موت ہے اور اللہ کا علم اور قدرت انکو گھیرے ہوئے ہیں اس سے بچ نہیں سکتے۔

تشریح

(۱۹) حق پر مشکلات کی پرواہ نہیں ہوتی | بارش سے مراد اللہ کا دین ہے جو انسانیت کے لئے رحمت کی طرح برسا۔ اندھیری گھٹا کڑک اور چمک سے مراد مشکلات ہیں جو جاہلیت کی کش مکش اور مقابلے میں پیش آرہی ہیں۔ حق و باطل کی کش مکش۔ حق پسندی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ مشکلات کی پروا کئے بغیر حق کا ساتھ دیا جائے مشکلات کے بادل ایک دن چھٹ جاتے ہیں ـــــ مشکلات سے بچنے کا یہ راستہ نہیں ہوتا کہ موت کے ڈر سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی جائیں۔ اللہ کے دین کا معاملہ اس ذات کے ساتھ ہے جو اپنے علم اور قدرت کے ساتھ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ حق کے منکر اس سے کہاں بچ سکتے ہیں؟ یہ دل میں ان کا قطعی انکار اور مصلحت پرستانہ اور بزعم مدبرانہ اقرار انکو بچا نہیں سکتا۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ڎ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ

يَكَادُ	الْبَرْقُ	يَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ	كُلَّمَآ	اَضَآءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِيْهِ	وَاِذَآ	اَظْلَمَ	عَلَيْهِمْ
قریب ہے	بجلی	اُچک لے	ان کی نگاہیں	جب بھی	وہ چمکی	ان پر	چل پڑے	اس میں	اورجب	اندھیرا ہوا	ان پر

قریب ہے کہ بجلی ان کی نگاہیں اُچک لے ، جب بھی وہ ان پر چمکی وہ اس میں چل پڑے ، اورجب ان پر اندھیرا ہوا

قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑳ ع

قَامُوْا	وَلَوْ	شَآءَ اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَاَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰي	كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
وہ کھڑے ہو	اور اگر	چاہتا اللہ	چھین لیتا	انکی شنوائی	اور انکی آنکھیں ،	بیشک	اللہ	پر	ہر چیز	قادر

وہ کھڑے ہو گئے اور اگر اللہ چاہتا تو چھین لیتا ان کی شنوائی اور انکی آنکھیں ، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

ع ۲

⑳ يَكَادُ يَقْرُبُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ
يَاْخُذُهَا بِسُرْعَةٍ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ
مَّشَوْا فِيْهِ ق اَیْ فِیْ ضَوْئِهٖ وَاِذَآ
اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَقَفُوْا تَمْثِيْلٌ لِاِزْعَاجِ
مَا فِی الْقُرْاٰنِ مِنَ الْحُجَجِ قُلُوْبَهُمْ وَ
تَصْدِيْقِهِمْ بِمَا سَمِعُوْا فِيْهِ مِمَّا يُحِبُّوْنَ
وَوُقُوْفِهِمْ عَمَّا يَكْرَهُوْنَ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ بِمَعْنٰی اَسْمَاعِهِمْ
وَاَبْصَارِهِمْ الظَّاهِرَةِ كَمَا ذَهَبَ بِالْبَاطِنَةِ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَاءَهٗ قَدِيْرٌ ع
وَمِنْهُ اِذْهَابُ مَا ذُكِرَ

ترجمہ

⑳ قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی کو جلدی سے اچک لے۔ جب وہ بجلی کچھ روشنی کرتی ہے اس میں کچھ چلتے ہیں اور جب وہ اندھیرا کرتی ہے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ یہ مثال ہے اس کی کہ دلائل قرآن ان کے دلوں کو برانگیختہ کرتے ہیں وہ اس میں سے جس کو اچھا سمجھتے ہیں اس کو سنکر تصدیق کرتے ہیں اور جس کو برا جانتے ہیں اس سے رُکتے ہیں اور اگر اللہ چاہے ان کے کانوں اور ظاہری بینائیوں کو بھی کھو دے جیسے باطن کی بینائیوں کو کھو دیا اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور کھو دینا ان کے سمع و بصر کا اسکی قدرت میں ہے۔

تشریح

⑳ مشکلات سے گھبرا کر قدم پیچھے ہٹا لیتے ہیں | یہ بھی منافقین ہی کی مثال ہے ـــــ اسلام کی حقانیت کی روشن دلیلیں دیکھ کر کچھ قدم بڑھانا چاہتے ہیں۔ "چلتا ہوں چند قدم راہ رو کے ساتھ" مگر اندرونی اور بیرونی مشکلات سامنے آتی ہیں تو پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں ـــــ جتنا وہ دیکھنا چاہتے ہیں اللہ ان کو دکھا دیتا ہے ـــــ اللہ چاہتا تو انھیں بھی بالکل اندھا کر دیتا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے مگر یہ اس کا دستور نہیں ہے۔ بندہ جتنا دیکھنا سُننا چاہتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا موقعہ دیتا ہے۔

یہاں تک مومن، کافر اور منافق انسانوں کا بیان تھا۔ اب پھر اصل دعوت کی طرف کلام کا رُخ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾

يَا أَيُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوا	رَبَّكُمُ	الَّذِي	خَلَقَكُمْ	وَالَّذِينَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُونَ.
اے	لوگو	تم عبادت کرو	اپنے رب	جس نے	تمھیں پیدا کیا	اور وہ لوگ جو	سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیزگار ہو جاؤ

اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ

الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمُ	الْأَرْضَ	فِرَاشًا	وَالسَّمَاءَ	بِنَاءً	وَ	أَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَاءِ	مَاءً	فَأَخْرَجَ
جس نے	بنایا	تمہارے لئے	زمین	فرش	اور آسمان	چھت	اور	اتارا	سے	آسمان	پانی	پھر نکالا

جس نے تمھارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس کے ذریعہ پھل

بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

بِهِ	مِنَ	الثَّمَرَاتِ	رِزْقًا	لَكُمْ	فَلَا	تَجْعَلُوا	لِلَّهِ	أَنْدَادًا	وَأَنْتُمْ	تَعْلَمُونَ
اسکے ذریعہ	سے	پھل (جمع)	رزق	تمھارے لئے	سو نہ	ٹھہراؤ	اللہ کیلئے	کوئی شریک	اور تم	جانتے ہو

نکالے تمھارے لئے رزق سو اللہ کے لئے کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اور تم جانتے ہو

(۲۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيْ أَهْلُ مَكَّةَ
اعْبُدُوا وَحِّدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ أَنْشَأَكُمْ وَلَمْ تَكُونُوا
شَيْئًا وَخَلَقَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ بِعِبَادَتِهِ
عِقَابَهُ وَلَعَلَّ فِي الْأَصْلِ لِلتَّرَجِّي وَفِي كَلَامِهِ تَعَالَى لِلتَّحْقِيقِ
(۲۲) الَّذِي جَعَلَ خَلَقَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا حَالٌ بِسَاطًا
يُفْتَرَشُ لَا غَايَةَ لَهَا فِي الصَّلَابَةِ أَوِ اللُّيُونَةِ فَلَا يُمْكِنُ الْاِسْتِقْرَارُ
عَلَيْهَا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً سَقْفًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ
مِنْ أَنْوَاعِ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ تَأْكُلُونَهُ وَتَعْلِفُونَ بِهِ
دَوَابَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا شُرَكَاءَ فِي الْعِبَادَةِ وَ
أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ أَنَّهُ الْخَالِقُ وَلَا يَخْلُقُونَ وَلَا يَكُونُ إِلٰهًا إِلَّا مَنْ يَخْلُقُ

ترجمہ

(۲۱) اے مکہ والو اس خدا کی توحید بیان کرو جس نے تم کو اور تم سے
پہلوں کو عدم سے بنایا تاکہ تم اس کی عبادت کر کے اس کے عذاب
سے بچو (لعل دراصل امید کے لئے ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام
میں ثبوت یقینی اس سے مراد ہے) کہ جس نے تمھارے لئے
(۲۲) زمین ایسا بچھاؤنا کیا کہ نہ بہت سخت نہ بہت نرم کہ اس پر
ٹھہر نہ سکیں اور آسمان کو چھت کر دیا اور ابر سے پانی
برسایا۔ پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے تمھارے
کھانے کو اور تمھارے جانوروں کے چارے کو پس اس
کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو
کہ وہی خالق ہے بت خالق نہیں اور لائق عبادت خالق ہی ہوتا ہے

تشریح

(۲۱) پوری زندگی میں اللہ کے بندے بن جاؤ قرآن کی اصل دعوت بندگیٔ رب کی دعوت ہے یعنی انسان اپنی پوری زندگی میں اللہ کا بندہ بنکر رہے اسکی عبادت و اطاعت کرے اپنی خواہش و اختیار سے اس کے احکام بجا لائے۔ تمام انسانوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اے انسانو اپنی پوری زندگی میں اپنے رب کے بندے مطیع و فرمانبردار بنو۔ کیونکہ وہ تمہارا اور تم سے پہلے گذرے ہوئے تمام انسانوں اور ساری کائنات کا خالق ہے اس لئے وہی اور صرف وہی عبادت و اطاعت کا مستحق ہے۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے تمہارے لئے دنیا میں غلط کاری سے اور آخرت میں برے انجام سے بچنے کا کہ اپنے خالق کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی طرف رجوع کرو۔

(۲۲) اللہ ہی خالق ہے اس لئے اصل معبود بھی وہی ہے بتاؤ اس کے سوا کون خالق ہو سکتا ہے؟ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھا کر تمہارے لئے گہوارہ تیار کیا ہے آسمان کی چھت تمہارے سروں پر قائم کر دی۔ اوپر سے پانی برساتا ہے جو تمہارے لئے سامانِ زندگی ہے۔ یہ سب جانتے ہوئے۔ پھر اپنی فطرت سے ہٹ کر فطرت کے اس تقاضے کو جان کر اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا اور وہ رویہ جو اپنے خالق کے ساتھ ہونا چاہیے دوسرے کے ساتھ اختیار کرنا کس طرح درست ہے۔؟

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِ نَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

وَ اِنْ	كُنْتُمْ	فِیْ	رَیْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰی	عَبْدِ نَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ
اور اگر	تم ہو	میں	شک	سے جو	ہم نے اتارا	پر	اپنا بندہ	تو لے آؤ	ایک سورۃ

اور اگر تمہیں اس (کلام) میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اُتارا تو اس جیسی ایک

مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِنْ	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا	شُهَدَآءَكُمْ		مِّنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ
سے	اس جیسی	اور	بلالو	اپنے مددگار		سے	سوا	اللہ

سورۃ لے آؤ اور بلالو اپنے مددگار اللہ کے سوا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ
اگر	تم ہو	سچے

اگر تم سچے ہو

(۲۳) وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ شَكٍّ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی
عَبْدِنَا مُحَمَّدٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ○ اَیِ الْمُنَزَّلِ
وَمِنْ لِلْبَیَانِ اَیْ هِیَ مِثْلُهٗ فِی الْبَلَاغَةِ
وَحُسْنِ النَّظْمِ وَالْاِخْبَارِ عَنِ الْغَیْبِ وَالسُّوْرَةُ
قِطْعَةٌ لَهَا اَوَّلٌ وَاٰخِرٌ وَاَقَلُّهَا ثَلٰثُ اٰیَاتٍ
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ اٰلِهَتَكُمُ الَّتِیْ تَعْبُدُوْنَهَا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَیْ غَیْرِهٖ لِتُعِیْنَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ○ فِیْ اَنَّ مُحَمَّدًا قَالَهٗ مِنْ عِنْدِ
نَفْسِهٖ فَافْعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّكُمْ عَرَبِیُّوْنَ فُصَحَاءُ
مِثْلُهٗ

ترجمہ

(۲۳) اور اگر تم کو قرآن کے کلام خدا ہونے میں شک ہے تو تم اپنے سب معبودوں اور مددگاروں کو بلاکر ایک سورہ تو ایسی لاؤ جو فصاحت اور خوبی نظم وخبرغیب میں قرآن کی مثل ہو (سورہ وہ ہے جس کا اول و آخر ہو کم سے کم تین آیتیں اس میں ہوتی ہیں) تو اگر تم سچے ہو اپنے اس دعویٰ میں کہ یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی کلام ہے تو ایسا کر دکھاؤ کہ آخر تم بھی ویسے ہی عربی فصیح و بلیغ ہو۔

تشریح

(۲۳) قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے | عقل، فطرت اور مشاہدے ہر چیز سے ثابت ہوگیا کہ صرف اللہ ہی بلاشرکت غیرے ہماری اطاعت وعبادت کا مستحق ہے یہ ماننے کے بعد ضرورت ہوئی کہ انسان اللہ کی ہدایت معلوم کرے۔ اس کا قابل اعتماد ذریعہ پیغمبر ہیں۔ پیغمبر اپنی صداقت کے لئے قرآن اس دعوے کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اگر اس دعوے میں تمہیں کوئی شک ہے تو اس قرآن جیسی ایک سورت بنا کر لے آؤ۔ قرآن کی بلاغت قرآن کے احکام، قرآن کی واضح ہدایت جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے تمہارے سامنے پورے چیلنج کے ساتھ موجود ہے۔ اکیلے نہیں کر سکتے تو اللہ کو چھوڑ کر اپنے سارے سہم نواؤں کو اکٹھا کر لو تم اپنے اس شبہ میں اگر ذرا بھی سچے ہو تو اس چیلنج کو قبول کرو۔

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا

فَاِنۡ	لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا	وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا	فَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِىۡ	وَقُوۡدُهَا
پھر اگر	تم نہ کرسکو	اور ہرگز نہ کرسکوگے	تو ڈرو	آگ	جس کا	ایندھن

پھر اگر تم نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝۲۴

النَّاسُ	وَ	الۡحِجَارَةُ	اُعِدَّتۡ	لِلۡكٰفِرِيۡنَ
آدمی	اور	پتھر	تیار کی گئی	کافروں کے لئے

آدمی اور پتھر ہیں، کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے

(۲۴) وَلَمَّا عَجَزُوْا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى. فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا مَا ذُكِرَ بِعَجْزِكُمْ وَلَنْ تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ اَبَدًا لِظُهُوْرِ اِعْجَازِهٖ اِعْتِرَاضٌ فَاتَّقُوْا بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ الْبَشَرِ النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ الْكُفَّارُ وَالْحِجَارَةُ كَاَصْنَامِهِمْ مِنْهَا يَعْنِىْ اِنَّهَا مُفْرِطَةُ الْحَرَارَةِ تَتَّقِدُ بِمَا ذُكِرَ لَا كَنَارِ الدُّنْيَا تَتَّقِدُ بِالْحَطَبِ وَنَحْوِهٖ اُعِدَّتْ هُيِّئَتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ يُعَذَّبُوْنَ بِهَا جُمْلَةٌ مُسْتَاْنِفَةٌ اَوْحَالٌ لَازِمَةٌ.

ترجمہ

(۲۴) اور جب وہ اس سے عاجز ہوئے حق تعالیٰ نے فرمایا اگر تم اس کے کرنے سے عاجز ہو (اور بالیقین عاجز ہو) تو اس بات پر یقین کرو کہ یہ قرآن کلام آدمی کا نہیں اور اللہ پر ایمان لاکر بچو اس آگ سے جس کا ایندھن کافر اور بت ودیگر احجار ہیں کیونکہ وہ آگ بوجہ تیزی حرارت کے دنیا کی آگ کی برابر نہیں کہ جس میں لکڑی وغیرہ جلتی ہے بلکہ اس میں آگ اور پتھر بجائے ایندھن کے ڈالے جاتے ہیں وہ تیار کی گئی ہے کافروں کے عذاب دینے کو (یہ جملہ علیحدہ ہے یا حال لازم ہے)

تشریح

(۲۴) قرآن کی رہنمائی کو قبول کرنا ہی بہتر ہے | اگر تم قرآن جیسی ایک سورت بنا کر نہیں لاسکتے ــــــ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تمہارے بس میں ہے بھی نہیں۔ کیونکہ قرآن خالق کا کلام ہے کوئی مخلوق اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ــــــ تو پھر قرآن کی ہدایت اور دعوت قبول کرو اور گمراہی کے ان اسباب سے بچو جن کا نتیجہ آخرت کا عذاب ہے ــــــ آخرت کا عذاب دوزخ کی وہ آگ ہے جس کا ایندھن انسان ہی نہیں پتھر کے وہ بُت بھی بنیں گے جن کو تم اپنا معبود بنائے بیٹھے ہو۔ تم دیکھو گے کہ یہی بت تمہارے ساتھ ہی آگ میں جل رہے ہوں گے۔ وہاں تم دیکھ لوگے کہ خدائی میں ان کا کتنا دخل ہے۔ اللہ کی ہدایت قبول کرنے سے انکار کرنے والوں ہی کے لئے یہ آگ تیار کی گئی ہے۔

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا

وَ بَشِّرِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا	مِنْهَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِّزْقًا	قَالُوْا	هٰذَا
اور خوشخبری دو	جو لوگ	ایمان لائے	اور انھوں نے عمل کئے	نیک	کہ	انکے لئے	باغات	بہتی ہیں	سے	انکے نیچے	نہریں	جب بھی	کھانے کو دیا گیا	اس	سے	کوئی پھل	رزق	کہنے لگے	یہ

اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب بھی انھیں اس سے کوئی پھل کھانے کو دیا

الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

الَّذِیْ	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَ اُتُوْا	بِهٖ	مُتَشَابِهًا	وَلَهُمْ	فِیْهَآ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّهُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ
وہ جو کہ	ہمیں کھانے کو دیا گیا	سے	پہلے	حالانکہ انھیں دیا گیا	اس کے	ملتا جلتا	اور انکے لئے	اسمیں	بیویاں	پاکیزہ	اور وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

جائیگا وہ کہیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے کھانے کو دیا گیا حالانکہ انھیں اس سے ملتا جلتا دیا گیا اور انکے لئے اسمیں بیویاں ہیں پاکیزہ، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۵) وَبَشِّرْ اَخْبِرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَدَّقُوْا بِاللّٰهِ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الْفُرُوْضِ وَالنَّوَافِلِ اَنَّ اَیْ بِاَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ حَدَائِقَ ذَاتَ
شَجَرٍ وَّمَسَاكِنَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا اَیْ تَحْتَ اَشْجَارِهَا وَ
قُصُوْرِهَا الْاَنْهٰرُ اَیِ الْمِیَاهُ فِیْهَا وَالنَّهْرُ الْمَوْضَعُ الَّذِیْ
یَجْرِیْ فِیْهِ الْمَاءُ لِاَنَّ الْمَاءَ یَنْهَرُهٗ اَیْ یَحْفِرُهٗ وَاِسْنَادُ الْجَرْیِ
اِلَیْهِ مَجَازٌ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا اُطْعِمُوْا مِنْ تِلْكَ الْجَنّٰتِ مِنْ
ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ اَیْ مِثْلُ مَا رُزِقْنَا مِنْ
قَبْلُ اَیْ قَبْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ لِتَشَابُهِ ثِمَارِهَا بِقَرِیْنَةِ وَاُتُوْا
بِهٖ جِیْئُوْا بِالرِّزْقِ مُتَشَابِهًا یُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا لَوْنًا
وَّیَخْتَلِفُ طَعْمًا وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مِّنَ الْحُوْرِ وَغَیْرِهَا
مُّطَهَّرَةٌ مِّنَ الْحَیْضِ وَكُلِّ قَذَرٍ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ
مَاكِثُوْنَ اَبَدًا لَا یَفْنَوْنَ وَلَا یَخْرُجُوْنَ

ترجمہ

(۲۵) اور ان لوگوں کو خبر دو جنھوں نے اللہ کو مانا اور فرائض و نوافل ادا کئے کہ ان کے لئے ہیں باغ جن میں درخت و مکانات ہیں اور ان درختوں اور مکانات کے نیچے نہروں میں پانی چلتا ہے جب وہ کوئی پھل کھلائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایسا تو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں اور ان کو ایسے پھل ملیں گے جو صورت و رنگ میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور مزے میں جُدے۔ اور وہاں ان کے لئے ایسی حوریں ہیں جو حیض و پلیدی سے پاک ہیں اور جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکالے جائیں گے۔

تشریح

(۲۵) آخرت کا بہترین انجام | منکرین حق کے مقابلہ میں جو عذابِ دوزخ میں مبتلا ہونگے مومنین کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ تو جو لوگ سچے دل سے اللہ پر ایمان لائے، اللہ کے رسول اور ان پر نازل کی گئی کتاب پر یقین رکھا بلا کسی تذبذب اور شک و شبہ کے اللہ، اللہ کے رسول اور کتاب اللہ کو حق و صداقت کا معیار تسلیم کیا اور پاکیزہ نیک اعمال کرکے اپنی عملی زندگی کو اسی سانچے میں ڈھالا تو آپ ان کو یہ خوش کن خبر پہنچادیں کہ اللہ نے ان کے لئے جنت کے محلات اور باغات تیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہوں گی۔ اس جنت کے باغوں کے پھل جب ان کو کھانے کے لئے پیش کئے جائیں گے تو دیکھنے میں تو وہ دنیا کے پھلوں جیسے ہونگے مگر اپنی لذت اور ذائقے کے اعتبار سے دنیاوی پھلوں سے کہیں بڑھے ہوئے ہونگے۔ خود جنت کے پھل باہم ایک شکل و صورت کے ہونگے مزا جدا جدا ہوگا۔ وہاں ان کے لئے پاکیزہ عورتیں ہونگی جو ظاہری نجاست اور اخلاقی گندگی سے پاک وصاف ہونگی اور اس جنت میں یہ مومنین صالحین ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ـــ آیت میں اَزْوَاج آیا ہے زَوْج کی جمع اَزْوَاج ہے جس کے معنی ہیں جوڑے، شوہر اور بیوی دونوں کے لئے زوج آتا ہے، شوہر کے لئے بیوی زوج ہے اور بیوی کے لئے شوہر اس کا زوج ہے، جنت میں یہ جوڑے پاکیزگی کی صفت کے ساتھ ہوں گے۔ اگر دنیا میں کوئی مرد نیک ہے اور اسکی بیوی نیک نہیں ہے تو آخرت میں یہ رشتہ باقی نہیں رہیگا۔ اسی طرح بُرے مرد سے نیک عورت وہاں چھٹکارا پالے گی اور وہاں نیک عورت کے لئے نیک مرد عطا ہوگا۔ اور اگر دونوں نیک و صالح ہیں تو جنت میں ان کا یہ رشتہ باقی رہیگا۔ ○ مبدأ ـــ معاش ـــ اور معاد تینوں چیزوں کا بیان یہاں تک آگیا۔

مبدأ ـــ یعنی کہاں سے آئے تھے اور کیا تھے! ـــ معاش ـ یعنی کیا کھائیں اور کہاں رہیں؟ ـــ معاد ـ یعنی ہمارا انجام کیا ہوگا؟

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا

إِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَسْتَحْيٖٓ	اَنْ	يَّضْرِبَ	مَثَلًا	مَّا	بَعُوْضَةً	فَمَا	فَوْقَهَا	فَاَمَّا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَيَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَاَمَّا
بیشک	اللہ	نہیں شرماتا	کہ	وہ بیان کرے	کوئی مثال	جو	مچھر	خواہ جو	اس کے اوپر	سو جو لوگ	ایمان لائے	وہ جانتے ہیں	کہ وہ	حق	سے	انکے رب	[illegible]

بیشک اللہ نہیں شرماتا کہ کوئی مثال بیان کرے جو مچھر جیسی ہو خواہ اس کے اوپر (بڑھ کر) سو جو لوگ ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ وہ ان کے رب کی طرف سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَيَقُوْلُوْنَ	مَاذَآ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	مَثَلًا	يُضِلُّ	بِهٖ	كَثِيْرًا	وَّيَهْدِيْ	بِهٖ	كَثِيْرًا	وَمَا يُضِلُّ	بِهٖٓ	اِلَّا	الْفٰسِقِيْنَ
لوگوں نے	کفر کیا	وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ	اس سے	مثال	وہ گمراہ کرتا ہے	اس سے	بہت لوگ	اور ہدایت دیتا ہے	اس سے	بہت لوگ	اور نہیں گمراہ کرتا	اس سے	مگر	نافرمان

حق ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں اللہ نے اس مثال سے کیا ارادہ کیا؟ وہ اس سے بہت لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس سے بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور اس سے نافرمانوں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔

(۲۶) وَنَزَلَ رَدًّا لِقَوْلِ الْيَهُوْدِ لَمَّا ضَرَبَ اللّٰهُ الْمَثَلَ بِالذُّبَابِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا، وَالْعَنْكَبُوْتِ مَا اَرَادَ اللّٰهُ بِذِكْرِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الْخَسِيْسَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ يَجْعَلَ مَثَلًا مَفْعُوْلٌ اَوَّلٌ مَّا نَكِرَةٌ مَوْصُوْفَةٌ بِمَا بَعْدَهَا مَفْعُوْلٌ ثَانٍ اَيْ اَيَّ مَثَلٍ كَانَ اَوْ زَائِدَةٌ لِتَاكِيْدِ الْخِسَّةِ فَمَا بَعْدَهَا الْمَفْعُوْلُ الثَّانِيْ بَعُوْضَةً مُفْرَدُ بَعُوْضٍ وَهُوَ صِغَارُ الْبَقِّ فَمَا فَوْقَهَا اَيْ اَكْبَرَ مِنْهَا اَيْ لَا يَتْرُكُ بَيَانَهٗ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْحِكَمِ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَيِ الْمَثَلُ الْحَقُّ الثَّابِتُ الْوَاقِعُ مَوْقِعَهٗ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا تَمْيِيْزٌ اَيْ بِهٰذَا الْمَثَلِ وَمَا اِسْتِفْهَامُ اِنْكَارٍ مُبْتَدَاٌ وَذَا بِمَعْنَى الَّذِيْ بِصِلَتِهٖ خَبَرُهٗ اَيْ اَيُّ فَائِدَةٍ فِيْهِ قَالَ تَعَالٰى فِيْ جَوَابِهِمْ يُضِلُّ بِهٖ اَيْ بِهٰذَا الْمَثَلِ كَثِيْرًا عَنِ الْحَقِّ لِكُفْرِهِمْ بِهٖ وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِتَصْدِيْقِهِمْ بِهٖ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ○ الْخَارِجِيْنَ

(۲۶) یہود نے جب کہا کہ اللہ نے مکھی اور مکڑی جیسی حقیر چیز کی مثال کیوں بیان کی تو اللہ تعالیٰ نے انکے جواب میں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ الخ کہ کیسی ہی حقیر چیز کیوں نہ ہو اللہ اس کی مثال دینا حیا کی وجہ سے نہیں چھوڑتا کہ اس میں حکمتیں ہیں وہ شے مچھر ہو یا اس سے بڑی یا چھوٹی۔ سو جو لوگ مومن ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ٹھیک اپنے موقع پر ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جو لوگ کافر ہوئے وہ اعتراض سے کہتے ہیں کہ اس میں کیا فائدہ اللہ نے سوچا۔

(اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا)

اس مثال سے وہ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت کرتا ہے۔

جو ایمان کی وجہ سے اس کو ٹھیک سمجھتے ہیں۔

اور گمراہ انہیں کو کرتا ہے جو اس کے حکم سے نکلے ہوئے ہیں۔

تشریح

(۲۶) قرآن مجید کی ہر مثال اپنی جگہ درست ہے انسان اللہ کی ہدایت کا محتاج ہے ہدایت کا قابل عمل ذریعہ پیغمبر ہیں پیغمبر کی صداقت کیلئے قرآن ہے اور قرآن کی سچائی کی دلیل یہ ہے کہ کوئی انسان اس جیسا کلام پیش نہیں کر سکتا۔ بڑے بڑے ادیب و شاعر قرآن کی نظیر لانے سے عاجز ہے تو یہ راہ نکالی کہ اگر قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے تو اللہ کے کلام میں یہ حقیر چیزیں مکھی مچھر جیسی چیزوں کا ذکر کیوں؟ اس اعتراض کا ذکر نہیں ہے مگر جواب بتا رہا ہے کہ اعتراض یہی تھا قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اعتراض کا ذکر کئے بنا جواب دیا گیا ہے اور جواب کا انداز خود سوال کو ظاہر کر دیتا ہے۔ جواب دیا گیا ہے کہ اصل بات دیکھنے کی یہ ہے کہ جس چیز کی جو مثال دی جارہی ہے وہ کتنی فٹ ہے مثلاً عقیدے کی کمزوری کے جالے کی مثال لائی گئی تو وہ اس جگہ پر کتنی صحیح بیٹھتی ہے ان چیزوں کو دیکھ کر صحیح نقطہ نظر والے سمجھ لیتے ہیں کہ یقیناً یہ اللہ کا کلام ہے اور جن کے فکر و نظر میں ٹیڑھ ہے وہ ایسے بے تکے اعتراض کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مکھی مچھر اور اس سے کم درجے کی چیزوں کی مثال لانے سے بھی ایسے اعتراضات کی وجہ سے شرماتا نہیں کہ دنیا کو اپنا مقصد قرار دینے کو مچھر سے بھی کم درجہ کہا گیا ہے کہ اللہ کی نظر میں اس کی مچھر برابر بھی حیثیت نہیں ہے۔ ضرورت ہوگی تو ایسی مثالیں ضرور دلائی جائیں گی۔ صحیح نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہی ایک بات کتنوں کیلئے ہدایت کا سامان بن جاتی ہے اور غلط نقطہ نظر سے یہی بات گمراہی کی طرف لیجاتی ہے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ

الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ	مِيْثَاقِهٖ	وَيَقْطَعُوْنَ
جو لوگ	توڑتے ہیں	وعدہ	اللہ	سے ۔ بعد	پختہ اقرار	اور کاٹتے ہیں

جو لوگ اللہ کا وعدہ توڑتے ہیں اس سے پختہ اقرار کرنے کے بعد ۔ اور اس کو کاٹتے ہیں

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ

مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖ	اَنْ	يُّوْصَلَ	وَيُفْسِدُوْنَ	فِي	الْاَرْضِ
جس	حکم دیا	اللہ	اس سے	کہ	وہ جوڑے رکھیں	اور وہ فساد کرتے ہیں	میں	زمین

جس کا اللہ نے حکم دیا تھا کہ وہ اسے جوڑے رکھیں ، اور وہ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
وہی لوگ	وہ	نقصان اٹھانے والے

وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

(۲۷) الَّذِيْنَ نَعْتٌ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مَا عَهِدَهٗ اِلَيْهِمْ
فِي الْكُتُبِ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ تَوْكِيْدِهٖ عَلَيْهِمْ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ مِنَ الْاِيْمَانِ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّحِمِ
وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَاَنْ بَدَلٌ مِنْ ضَمِيْرِ بِهٖ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِالْمَعَاصِيْ وَالتَّعْوِيْقِ
عَنِ الْاِيْمَانِ اُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ لِمَصِيْرِهِمْ اِلَى النَّارِ
الْمُؤَبَّدَةِ عَلَيْهِمْ

ترجمہ

(۲۷) ان کو جو کچھ اللہ نے حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیو وہ اس کا خلاف کرتے ہیں اور پکے وعدے کرکے توڑتے ہیں اور اللہ نے جس چیز کے ملانے کا حکم فرمایا اس کو کاٹتے ہیں یعنی صلہ رحمی نہیں کرتے رسول خدا پر ایمان نہیں لاتے (" مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ " میں بہ کی ضمیر سے اَنْ يُّوْصَلَ بدل واقع ہوا ہے ۔) اور لوگوں کو ایمان سے روک کر اور ہر قسم کے گناہ کرکے زمین میں فساد کرتے ہیں جن کا یہ حال ہے وہی ہیں ٹوٹے والے کہ ٹھکانا ان کا ہمیشہ کو آگ ہے ۔

تشریح

(۲۷) شرک خلاف فطرت ہے: ایک اللہ ہی ہمارا رب ہے ۔ ہمارا خالق و مالک ہے ۔ یہ بات انسان کی فطرت میں داخل ہے خالق و مخلوق کے درمیان ایک فطری رابطہ اور ایک عہد قائم ہے پیغمبر کی رسالت اس فطری تقاضے کا اظہار ہوتی ہے فطرت کے اس عہد کو توڑنے کا نتیجہ دنیا کی زندگی میں بھی انتشار کی صورت میں نکلتا ہے —— خدا پرستی کے بجائے مادہ پرستی اور شرک و کفر انسان کے دل سے مؤدت و رحمت کے وہ لطیف جذبات ختم کر دیتے ہیں جن سے انسانی زندگی میں حسن و جمال پیدا ہوتا ہے ۔ زمین پر بگاڑ اور فساد پھیل جاتا ہے ۔ دُنیا میں یہ گھاٹے کا سودا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا ۔ " حذر اے دوستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں ۔ "

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَاَحْيَاكُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ
کسطرح	تم کفر کرتے ہو	اللہ کا	اور	تم تھے	بے جان	تو اس نے تمہیں زندگی بخشی	پھر	تمہیں ماریگا	پھر	تمہیں جلائیگا	پھر	اسکی طرف	تم لوٹائے جاؤگے	وہ	جس نے	پیدا کیا

تم کس طرح اللہ کا کفر کرتے ہو، اور تم بے جان تھے سو اس نے تمہیں زندگی بخشی پھر وہ تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا، پھر اسکی طرف لوٹائے جاؤگے۔ وہ جس نے پیدا

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

لَكُمْ	مَّا	فِي	الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	ثُمَّ	اسْتَوٰى	اِلَى	السَّمَآءِ	فَسَوّٰهُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَهُوَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
تمہارے لئے	جو	میں	زمین	سب	پھر	قصد کیا	طرف	آسمان	انکو ٹھیک بنادیا	سات	آسمان	اور وہ	ہر	چیز	جاننے والا

کیا تمہارے لئے جو زمین میں ہے سب کا سب، پھر اس نے آسمان کیطرف قصد کیا، پھر ان کو ٹھیک بنادیا سات آسمان اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

ترجمہ

(۲۸) كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ بِاللّٰهِ وَقَدْ كُنْتُمْ
اَمْوَاتًا نُطَفًا فِي الْاَصْلَابِ فَاَحْيَاكُمْ فِي الْاَرْحَامِ
وَالدُّنْيَا بِنَفْخِ الرُّوْحِ فِيْكُمْ وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّعَجُّبِ
مِنْ كُفْرِهِمْ مَعَ قِيَامِ الْبُرْهَانِ اَوْ لِلتَّوْبِيْخِ ثُمَّ
يُمِيْتُكُمْ عِنْدَ انْتِهَاءِ اٰجَالِكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ بِالْبَعْثِ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ تُرَدُّوْنَ بَعْدَ الْبَعْثِ
فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى دَلِيْلًا عَلَى الْبَعْثِ لَمَّا اَنْكَرُوْهُ

(۲۸) کیونکر تم اے مکے والو اللہ کے منکر ہو حالانکہ اس نے تم کو نطفۂ مردہ سے رحم مادر میں زندہ کیا اور روح ڈال کر دنیا میں لایا (پھر حیف ہے کہ ایسی دلیل کے بعد کفر کرتے ہو) پھر جب تمہارا وقت پورا ہو جائیگا تم کو ماریگا پھر زندہ کرکے اٹھائے گا پھر اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے سو وہ بدلہ دے گا تم کو تمہارے عملوں کا

(۲۹) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ اَيِ الْاَرْضَ وَمَا
فِيْهَا جَمِيْعًا لِتَنْتَفِعُوْا بِهِ وَتَعْتَبِرُوْا ثُمَّ اسْتَوٰى
بَعْدَ خَلْقِ الْاَرْضِ اَيْ قَصَدَ اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ
الضَّمِيْرُ يَرْجِعُ اِلَى السَّمَآءِ لِاَنَّهَا فِيْ مَعْنَى الْجَمْعِ الْاٰئِلَةِ
اِلَيْهِ اَيْ صَيَّرَهَا كَمَا فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ مُجْمَلًا وَمُفَصَّلًا
اَفَلَا تَعْتَبِرُوْنَ اَنَّ الْقَادِرَ عَلٰى خَلْقِ ذٰلِكَ ابْتِدَاءً وَهُوَ
اَعْظَمُ مِنْكُمْ قَادِرٌ عَلٰى اِعَادَتِكُمْ

(۲۹) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ الخ اللہ تعالٰی نے دلیل حشر میں فرمایا جب کافروں نے اس کا انکار کیا وہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے نفع کے لئے اور عبرت پکڑنے کو پیدا کیا وہ جو زمین میں ہے سب۔ پھر زمین بنا کر ارادہ کیا طرف بنانے آسمان کے سو انکو سات آسمان کردیا (ضمیر جمع کی، طرف سماء کے راجع ہے کہ وہ باعتبار انجام کے جمع ہے) اور اللہ ہر شے اجمالاً و تفصیلاً جانتا ہے کیا تم اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے کہ جس نے اول ہی ایسے بڑے آسمانوں کو بنایا وہ تمہارے دوبارہ زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔

تشریح

(۲۸) موت و حیات اللہ کے قبضے میں ہے | اللہ تمہیں عدم سے وجود میں لایا، تمہیں زندگی عطا کی، تمہیں جسمانی دلکشی اور سلیم فطرت سے نوازا، پھر وہی تمہیں مقررہ مدت پر موت سے ہمکنار کریگا، موت کے بعد پھر تمہیں دوبارہ زندگی دیگا اور پھر تم اس کے حضور میں پیش ہوگے اور تمہارا حساب کتاب ہوگا۔ موت و حیات کے ان تمام مرحلوں میں کیا تمہیں ایک اللہ کے سوا کسی کا دخل نظر آتا ہے، پھر بتاؤ کیا جواز ہے تمہارے پاس تمہارے اس منکرانہ اور باغیانہ رویہ کا۔

(۲۹) ہر چیز کا خالق اللہ ہے | روئے زمین کی تمام نعمتیں تمہارے نفع اور فائدے کیلئے پیدا کرنیوالا وہی ہے۔ اور یہ زمین ہی نہیں اوپر تلے سات آسمان اسی نے بنائے ہیں۔ بتاؤ ان سب کی تخلیق میں تمہیں کسی اور کا کوئی دخل نظر آتا ہے؟ ان سب چیزوں کو پیدا کرکے اس نے چھوڑ نہیں دیا بلکہ ذرے ذرے کا علم رکھتا ہے کوئی چیز اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے۔ زندگی کا صاف راستہ تمہیں اس علم کی روشنی میں نظر آسکتا ہے جس کا سرچشمہ ذاتِ الٰہی ہے۔ پھر کیا وہی تمہاری سپاس گذاریوں کا مستحق نہیں ہے۔؟

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ

وَإِذْ	قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	إِنِّيْ	جَاعِلٌ	فِي	الْأَرْضِ
اور جب	کہا	تمہارا رب	فرشتوں سے	کہ میں	بنانے والا	میں	زمین

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔

خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ

خَلِيْفَةً	قَالُوْٓا	أَتَجْعَلُ	فِيْهَا	مَنْ	يُّفْسِدُ	فِيْهَا	وَيَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَنَحْنُ
ایک نائب	انھوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کریگا	اس میں	اور بہائیگا	خون	اور ہم

انھوں نے کہا کیا تو اس میں بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا؟ اور ہم

نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ إِنِّيْٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ	وَنُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	إِنِّيْٓ	أَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ
بے عیب کہتے ہیں	تیری تعریف کیساتھ	اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں	تیری	اس نے کہا	بیشک	میں جانتا ہوں	جو	تم نہیں جانتے۔

تیری تعریف کے ساتھ تجھ کو بے عیب کہتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اس نے کہا بیشک میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

(۳۰) وَاذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ يَخْلُفُنِيْ فِيْ تَنْفِيْذِ أَحْكَامِيْ فِيْهَا وَهُوَ آدَمُ قَالُوْٓا أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا بِالْمَعَاصِيْ وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ يُرِيْقُهَا بِالْقَتْلِ كَمَا فَعَلَ بَنُو الْجَانِّ وَكَانُوْا فِيْهَا فَلَمَّا أَفْسَدُوْا أَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَطَرَدُوْهُمْ إِلَى الْجَزَائِرِ وَالْجِبَالِ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ مُتَلَبِّسِيْنَ بِحَمْدِكَ أَيْ نَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ نُنَزِّهُكَ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِكَ فَاللَّامُ زَائِدَةٌ وَالْجُمْلَةُ

ترجمہ

(۳۰) اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ مجھ کو زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانا ہے جو میرے احکام جاری کرے (وہ آدم ہیں) فرشتوں نے عرض کیا کہ زمین میں کیا ایسے کو خلیفہ بناتا ہے جو گناہ کرکے اس میں فساد کرے اور قتل کرکے خون بہادے جیسے اولاد جن نے کیا (یہ پہلے سے زمین میں تھے سو جب انھوں نے فساد برپا کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف فرشتوں کو بھیجا انہوں نے جنوں کو پہاڑوں اور جزیروں میں نکال دیا) اور حالانکہ ہم تیری تسبیح وحمد کرتے ہیں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں اور جو بات تیرے لائق نہیں اس سے تجھے پاک سمجھتے ہیں اس لئے ہم

حَالٌ اَیْ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْاِسْتِخْلَافِ
قَالَ تَعَالٰی اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
مِنَ الْمَصْلِحَةِ فِیْ اِسْتِخْلَافِ اٰدَمَ وَ
اَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ فِیْهِمُ الْمُطِیْعُ وَالْعَاصِیْ
فَیَظْهَرَ الْعَدْلُ بَیْنَهُمْ فَقَالُوْا
لَنْ یَّخْلُقَ رَبُّنَا خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَیْهِ
مِنَّا وَلَا اَعْلَمُ لِسَبْقِنَا لَهٗ وَرُؤْیَتِنَا
مَا لَمْ یَرَهٗ فَخَلَقَ تَعَالٰی اٰدَمَ مِنْ
اَدِیْمِ الْاَرْضِ اَیْ وَجْهِهَا بِاَنْ قَبَضَ
مِنْهَا قَبْضَةً مِنْ جَمِیْعِ اَلْوَانِهَا
وَعُجِنَتْ بِالْمِیَاهِ الْمُخْتَلِفَةِ وَسَوَّاهُ
وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ فَصَارَ حَیَوَانًا
حَسَّاسًا بَعْدَ اَنْ كَانَ جَمَادًا

زیادہ مستحق خلافت کے ہیں۔ (لک میں لام زیادہ ہے اور جملہ حال ہے۔) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تحقیق میں اس مصلحت کو جو آدم کے خلیفہ بنانے میں ہے تم سے زیادہ جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اولادِ آدم بعض فرماں بردار ہونگے بعض نافرمان ان میں انصاف پورا ظاہر ہوگا۔ فرشتوں نے کہا کہ ہمارے رب نے ہم سے زیادہ بزرگ و عالم کسی کو نہیں بنایا ہم سب سے پہلے ہیں اور ہم نے وہ دیکھا جو کسی نے نہیں دیکھا پس اللہ تعالیٰ نے روئے زمین کی ہر قسم سے مٹی بھر کر اور سب طرح کے پانی سے اس کو گوندھ کر آدم کو بنایا اور برابر کیا اور اس میں روح ڈالی سو وہ ہوگیا جاندار حس والا اور اس سے پہلے وہ بیجان مٹی تھا۔

تشریح

(۳۰) انسان کا زمین پر خلیفہ ہونا اللہ کے حاکم ہونے کی دلیل ہے | اس حیثیت سے بھی وہی عبادت کا مستحق ہے کہ وہ تمہارا خالق ہے —— اور اس حیثیت سے بھی کہ وہ زمین آسمان کی تمام موجودات کا خالق ہے۔ اور اس حیثیت سے بھی کہ اس نے تمہیں اس زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے، نائب کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے اصل حاکم کے احکام بجا لائے —— حاکم سے بغاوت نائب کا کام نہیں ہوتا زمین کی خلافت عطا کرتے ہوئے ہر ہر چیز کو تمہاری اطاعت کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ وہ فرشتے جو امور زمین سے متعلق ہیں ان سے بھی تمہاری اطاعت کا عہد لیا۔

خلیفہ جو کسی کی ملک میں اس کے تفویض کردہ اختیارات اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرے۔ خلیفہ اصل مالک کا نائب ہوتا ہے اس کے اختیارات ذاتی نہیں ہوتے بلکہ مالک کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ اس کا کام مالک کے منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے۔

لفظِ خلیفہ سے فرشتے یہ سمجھ گئے تھے کہ اس مخلوق انسان کو زمین پر کچھ اختیارات سپرد کئے جانے والے ہیں مگر یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ اللہ کی سلطنت کے نظام میں یہ گنجائش کیسے ہوسکتی ہے کہ کسی مخلوق کو کچھ اختیارات بھی ہوں —— اس لئے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور بطور استفہام عرض کیا کہ کہیں اس سے انتظام میں بگاڑ تو پیدا نہ ہوگا —— ؟ جہاں تک آپ کے احکام کی تعمیل کا تعلق ہے تو ہم خدام مرضی مبارک بجالانے میں سرگرم ہیں۔ سارا جہاں پاک وصاف رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہم خدام ادب آپ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس بھی کرتے ہیں اور سرگرمی اور انہماک کے ساتھ فرامین کی تعمیل میں لگے ہوئے ہیں

ارشاد ہوا کہ خلیفہ مقرر کرنے کی ضرورت و مصلحت ہم جانتے ہیں تم اسے نہیں سمجھ سکتے اپنی جن خدمات کا تم ذکر کر رہے ہو ان سے بڑھ کر کچھ مطلوب ہے۔ اس لئے ایسی مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے جس کو کچھ اختیارات بھی عطا ہوں گے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ

وَعَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى	الْمَلٰٓئِكَةِ	فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِيْ	بِاَسْمَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	اِنْ
اور سکھائے	آدم	نام	سب چیزیں	پھر	انھیں سامنے کیا	پر	فرشتے	پھر کہا	مجھ کو بتلاؤ	نام	ان	اگر

اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر انھیں فرشتوں کے سامنے کیا، پھر کہا مجھ کو ان کے نام بتلاؤ، اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	لَا عِلْمَ	لَنَا	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ
تم ہو	سچے	انھوں نے کہا	تو پاک ہے	علم نہیں	ہمیں	مگر	جو	تو نے ہمیں سکھایا	بیشک تو	تو	جاننے والا	حکمت والا

تم سچے ہو، انھوں نے کہا تو پاک ہے، ہمیں کوئی علم نہیں مگر صرف وہ جو تو نے ہمیں سکھا دیا بیشک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔

ترجمہ

(۳۱) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ اَيْ اَسْمَاءَ الْمُسَمَّيَاتِ كُلَّهَا حَتَّى الْقَصْعَةَ وَالْقُصَيْعَةَ وَالْفَسْوَةَ وَالْفُسَيَّةَ وَالْمِغْرَفَةَ بِاَنْ اَلْقٰى فِيْ قَلْبِهٖ عِلْمَهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ اَيِ الْمُسَمَّيَاتِ وَفِيْهِ تَغْلِيْبُ الْعُقَلَاءِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ لَهُمْ تَبْكِيْتًا اَنْۢبِـُٔوْنِيْ اَخْبِرُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ الْمُسَمَّيَاتِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فِيْ اَنِّيْ لَا اَخْلُقُ اَعْلَمَ مِنْكُمْ اَوْ اَنَّكُمْ اَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ وَجَوَابُ الشَّرْطِ دَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهٗ

(۳۱) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو سب چیزوں کے نام بتلائے یہاں تک کہ بڑا پیالہ اور چھوٹا پیالہ اور چمچہ ان سب چیزوں کی پہچان آدم کے جی میں ڈال دی پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے کیا اور دھمکا کر فرمایا ان چیزوں کے نام بتلاؤ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ میں نے تم سے زیادہ کسی کو عالم نہیں بنایا یا تم زیادہ مستحق خلافت کے ہو۔

(۳۲) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ تَنْزِيْهًا لَكَ عَنِ الْاِعْتِرَاضِ عَلَيْكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِيَّاهُ اِنَّكَ اَنْتَ تَاكِيْدٌ لِلْكَافِ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ الَّذِيْ لَا يَخْرُجُ شَيْءٌ عَنْ عِلْمِهٖ وَحِكْمَتِهٖ

(۳۲) فرشتوں نے کہا تو اعتراض سے پاک ہے ہم کو کچھ خبر نہیں مگر جو تو نے بتلایا البتہ تو بہت جاننے والا حکمت والا ہے تیرے علم و حکمت سے کوئی چیز خارج نہیں۔

تشریح

(۳۱) اللہ نے انسان کو علم دیا | اللہ تعالیٰ نے آدم کو چیزوں کے ناموں کے ذریعہ اس کی خاصیتیں بتائیں تاکہ وہ اور ان کی اولاد زمین پر رہ کر ان چیزوں سے فائدہ اٹھائے۔ پھر ان چیزوں کے نام اور خواص فرشتوں سے پوچھے کہ اگر تم اپنے اس خیال میں کہ خلافتِ آدم انتشار کا سبب بنے گی سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ — گویا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جتا دیا کہ اختیارات کے ساتھ آدمی کو علم بھی دیا جا رہا ہے۔ اس علم سے کام لیکر انسان اختیارات کا صحیح استعمال کرے، اصلاح کا یہی پہلو ہے جس کی وجہ سے آدم کو خلافت اور اختیارات سے نوازا گیا ہے۔

(۳۲) انسان کا علم فرشتوں سے بڑھ کر ہے | فرشتوں کا علم اپنے متعلقہ شعبوں تک محدود ہے، ان کے علم میں جامعیت نہیں ہے، وہ قوتِ مدرکہ معلوم سے غیر معلوم کو حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں ہے جو انسان کو ہے۔ فرشتوں نے اپنے عجز کا اظہار کیا، اور عرض کیا کہ بیشک آپ کا ہر فعل بے عیب اور حکیمانہ ہے، رموزِ مملکت ہم کیا سمجھ سکتے ہیں۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ							
قَالَ	يٰٓاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآئِهِمْ	فَلَمَّآ	اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآئِهِمْ	قَالَ
اس نے فرمایا	اے آدمؑ	انھیں بتادے	ان کے نام	سوجب	اس نے انھیں بتلائے	ان کے نام	اس نے فرمایا
اس نے فرمایا اے آدمؑ انھیں ان کے نام بتلائیے سوجب اس نے ان کے نام بتلائے اس نے فرمایا							

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ											
اَلَمْ	اَقُلْ	لَّكُمْ	اِنِّىْٓ	اَعْلَمُ	غَيْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَاَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ
کیا نہیں	میں نے کہا	تمھیں	کہ میں	جانتا ہوں	چھپی ہوئی باتیں	آسمان (جمع)	اور	زمین	اور میں جانتا ہوں	جو	تم ظاہر کرتے ہو
کیا میں نے نہیں کہا تھا؟ کہ میں جانتا ہوں چھپی ہوئی باتیں آسمانوں اور زمین کی، اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر											

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ						
وَمَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ	وَاِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ
اور جو	تم چھپاتے ہو	اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں کو	تم سجدہ کرو	آدمؑ کو
کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا تم آدمؑ کو سجدہ کرو تو						

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾							
فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَاسْتَكْبَرَ	وَكَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِيْنَ
تو انھوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس	اس نے انکار کیا	اور تکبر کیا	اور ہوگیا	سے	کافر
ابلیس کے سوائے انھوں نے سجدہ کیا، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں سے ہو گیا۔							

(۳۳) قَالَ تعالیٰ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ اي الملٰئكة بِاَسْمَآئِهِمْ اي المسمّيات فسمّٰى كل شيء باسمه وذكر حكمته التي خلق لها فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ تعالیٰ لهم موبّخًا اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ما غاب فيهما وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ تظهرون من قولكم اتجعل فيها الخ

ترجمہ

(۳۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم ان چیزوں کے نام فرشتوں کو بتلا۔ آدمؑ نے ہر چیز کا نام اور جس کام کے لئے وہ بنائی گئی بتلایا۔ جب آدم نے ان کو سب نام بتلادئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو دھمکا کر فرمایا۔ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ جو کچھ زمین و آسمان میں پوشیدہ ہے اس کو میں ہی جانتا ہوں اور جو تم نے آدم کی خلافت پر اعتراض کہا

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ نُسِرُّوْنَ مِنْ قَوْلِكُمْ لَنْ يَخْلُقَ رَبُّنَا خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنَّا وَلَا أَعْلَمَ.

اور اپنی بزرگی اور زیادتی کا اعتقاد جی میں جما یا یہ سب میں جانتا ہوں۔

(۳۴) وَاذْكُرْ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سُجُوْدَ تَحِيَّةٍ بِالْاِنْحِنَاءِ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ هُوَ اَبُو الْجِنِّ كَانَ بَيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اَبٰى اِمْتَنَعَ مِنَ السُّجُوْدِ وَاسْتَكْبَرَ تَكَبَّرَ عَنْهُ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

(۳۴) اور یاد کر جبکہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو جھک کر بطور سلام کے سجدہ کرو۔ سو سوا شیطان کے سب نے سجدہ کیا اور وہ سجدہ سے رکا اور تکبر سے کہا میں آدم سے بہتر ہوں (ابلیس جن تھا فرشتوں میں رہتا تھا) اور علم الٰہی میں وہ کافر تھا۔

تشریح

(۳۳) فرشتوں کے سامنے انسان کی علمی فضیلت کا اظہار | اب آدم کو حکم ہوا کہ تم ان چیزوں کے نام اور خاصیتیں بتاؤ ــــــ آدم نے بتا کر علم کے اعتبار سے فرشتوں پر افضل ہونا ظاہر کر دیا، ارشاد ہوا۔ ہم نے کہا نہیں تھا کہ زمین و آسمان کی ایک ایک چیز کا ہمیں علم ہے۔ جو تم اپنے الفاظ میں ظاہر کرتے ہو اور جو تمہارے دلوں میں ہوتا ہے، ہم اس سے باخبر ہیں۔

(۳۴) ابلیس نے خلافت آدم کو تسلیم نہیں کیا | علم کے اعتبار سے آدم کی فضیلت اور خلافت کا استحقاق ثابت ہونے کے بعد حکم ہوا کہ فرشتے اور جنات آدم کو قبلۂ سجود بنائیں۔ ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے ان کی تعظیم کے لئے جھک جائیں، امور خلافت انجام دینے کے لئے ان کی اطاعت کا اقرار کریں۔ اس واقعہ نے ثابت کر دیا کہ عبادت پر علم کو فضیلت ہے۔ عبادت مخلوق کی خاصیت ہے اور علم اللہ کی اعلیٰ صفت ہے ــــ نائب میں اپنے اصل کے کمال کا پرتو ہونا چاہئے۔ فرشتوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی ــــــ مگر ابلیس جن نے انکار کر دیا۔

ابلیس کے لفظی معنی "انتہائی مایوس" کے آتے ہیں، اسی کو الشیطان کہتے ہیں، شیطان کا لفظ شطن سے بنا ہے جس کے معنی بَعُدَ دُور ہُوا کے ہیں یعنی اللہ کی رحمت سے دور، سرکشی اور نافرمانی بھی اس کے معنیٰ ہیں۔ شیطان اس جن کا نام ہے جس نے اللہ کے حکم کے باوجود آدم اور اولادِ آدم کی خلافت و اطاعت سے انکار کر دیا۔ ابلیس اور شیطان انسان کی طرح ایک صاحب تشخص ہستی ہے زمین کی پیدائش کے بعد چند ہزار سال سے خالی زمین پر جنات دندنا رہے تھے، جب ان میں خوں ریزی اور فساد بڑھا تو اللہ کے حکم سے فرشتوں نے کچھ کو قتل کیا اور کچھ کو پہاڑوں جنگلوں میں اور مختلف جزیروں میں منتشر کر دیا ــــ ابلیس نامی جن ان میں بڑا عالم و عابد تھا۔ اس نے جنات کے فساد سے اپنے آپ کو لاتعلق ظاہر کیا، فرشتوں کی سفارش سے یہ بچ گیا اور فرشتوں ہی میں رہنے لگا ــــ اور اس امید پر کہ زمین میں اب جنوں کی جگہ مجھے متصرف بنایا جائے عبادت میں کوشش کرتا رہا، آدم اور اولادِ آدم کی خلافت کے اعلان نے اس کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا مایوس و دل گرفتہ ہو کر آدم سے حسد پیدا ہوا اور اللہ کا حکم ماننے سے انکار و سرکشی پر ہمیشہ کے لئے اللہ کی رحمت سے دور اور ملعون ہوا۔ کَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کے الفاظ سے مفہوم ہوتا ہے کہ علم الٰہی میں وہ پہلے سے ہی کافر و سرکش تھا اس کا اظہار اعلانِ خلافت کے موقعہ پر ہو گیا۔ آیت کے مذکورہ الفاظ سے یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ اس موقعہ پر ابلیس کے ساتھ جنوں کی ایک جماعت انکار کرنے والوں میں شامل ہو گئی اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ پہلے سے جنوں کی ایک جماعت سرکش تھی۔

وَ قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ

وَ	قُلْنَا	يٰٓاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَزَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَكُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا	حَيْثُ
اور	ہم نے کہا	اے آدمؑ	تم رہو	تم	اور تمہاری بیوی	جنت	اور تم دونوں کھاؤ	اس سے	اطمینان سے	جہاں

اور ہم نے کہا اے آدمؑ تم رہو اور تمہاری بیوی جنت میں، اور تم دونوں اس میں سے کھاؤ جہاں سے

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

شِئْتُمَا	وَلَا	تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ
تم چاہو	اور نہ	قریب جانا	اس	درخت	پھر تم ہو جاؤ گے	سے	ظالم (جمع)

چاہو اطمینان سے، اور نہ قریب جانا اس درخت کے (ورنہ) تم ہو جاؤ گے ظالموں میں سے۔

(۳۵) وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ تَاكِيْدٌ لِلضَّمِيْرِ
الْمُسْتَتِرِ لِيَعْطِفَ عَلَيْهِ وَزَوْجُكَ حَوَّاءُ
بِالْمَدِّ وَكَانَ خَلَقَهَا مِنْ ضِلْعِهِ الْاَيْسَرِ
الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا اَكْلًا رَغَدًا وَاسِعًا
لَا حَجْرَ فِيْهِ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ بِالْاَكْلِ مِنْهَا وَهِيَ الْحِنْطَةُ
اَوِ الْكَرْمُ اَوْ غَيْرُهُمَا فَتَكُوْنَا مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ○ الْعَاصِيْنَ۔

ترجمہ

(۳۵) اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری بیوی حوار (یہ لفظ مد کے ساتھ ہے۔ حوار آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں) جنت میں رہو اور کھاؤ جنت سے فراغت کے ساتھ بغیر روک ٹوک کے جہاں چاہو اور اس گیہوں یا انگور کے درخت کے پاس نہ جاؤ کہ ہو جاؤ گے تم نافرمان۔

تشریح

(۳۵) <u>زمین پر بھیجنے سے پہلے جنت میں آدم وحوا کی آزمائش</u> | حضرت آدمؑ کی پیدائش کے بعد اللہ نے ان ہی سے ان کا جوڑا حوا کو بنایا وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (سورۃ النساء-۱) برائے خلافت زمین پر بھیجنے سے پہلے ان کو امتحان کی غرض سے جنت میں رکھا گیا تاکہ ان کے رجحانات کی آزمائش ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ شیطانی ترغیبات کے مقابلہ میں یہ دونوں کہاں تک حکم کی پیروی پر قائم رہتے ہیں —— اس آزمائش کے لئے ایک درخت چن لیا گیا کہ اس کے قریب بھی مت پھٹکنا اور اس کا انجام بھی بتا دیا گیا کہ ایسا کرو گے تو ہماری نظروں میں تم ظالم قرار پاؤ گے۔

وہ درخت کونسا تھا یہ بحث غیر ضروری ہے اس لئے اللہ نے درخت کے نام اور خاصیت کا کوئی ذکر نہیں فرمایا، منع کرنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ درخت کی خاصیت میں کوئی ایسی خرابی تھی جس سے ان کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ منع کرنے کی وجہ صرف امتحان تھا امتحان گاہ جنت کو بنایا گیا تاکہ یہ بات ذہن نشین ہو جائے کہ تمہارے مرتبہ انسانیت کے لحاظ سے موزوں ترین مقام جنت ہے لیکن اگر اللہ کی فرمانبرداری کے راستے سے ہٹ گئے تو جس طرح ابتداء میں جنت سے محروم ہو گئے آخر میں بھی محروم رہ جاؤ گے۔ اس فردوس گمشدہ میں دوبارہ واپسی کے لئے تمہیں آزمائش سے گذرنا ہوگا اور کامیاب ہو کر واپس آؤ گے تو پھر یہی جنت تمہاری منتظر ہے۔

"ظلم" اصل میں حق تلفی کو کہتے ہیں، حق تلف کرنے والا ظالم ہے —— نافرمانی کرنا تین بڑے حق تلف کرنا ہے۔ اللہ کا حق، کیونکہ وہ فرمانبرداری کا مستحق ہے۔ ان چیزوں کا حق جن کو نافرمانی میں استعمال کیا۔ خود اپنا حق، اپنی ذات کا حق یہ ہے کہ اسکو تباہی و بربادی سے بچائے۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

فَاَزَلَّهُمَا	الشَّيْطٰنُ	عَنْهَا	فَاَخْرَجَهُمَا	مِمَّا	كَانَا فِيْهِ	وَقُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ
پھر ان دونوں کو پھسلایا	شیطان	اس سے	پھر انھیں نکلوا دیا	سے جو	وہ تھے اس میں	اور ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	تمھارے بعض

پھر شیطان نے ان دونوں کو پھسلایا اس سے پھر انھیں نکلوا دیا اس جگہ سے جہاں وہ تھے، اور ہم نے کہا تم اتر جاؤ تمھارے بعض

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ	وَلَكُمْ	فِي	الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَمَتَاعٌ	اِلٰى	حِيْنٍ
بعض کے	دشمن	اور تمھارے لئے	میں	زمین	ٹھکانہ	اور سامان	تک	وقت

بعض کے دشمن ہیں اور تمھارے لئے زمین ٹھکانہ ہے اور ایک وقت تک سامان (زیست) ہے

ترجمہ

(۳۶) فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ اِبْلِيْسُ اَذْهَبَهُمَا وَ فِيْ
قِرَاۃٍ فَاَزَالَهُمَا نَحَاهُمَا عَنْهَا اَيِ الْجَنَّةِ بِاَنْ
قَالَ لَهُمَا هَلْ اَدُلُّكُمَا عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَقَاسَمَهُمَا
بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَهُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ فَاَكَلَا مِنْهَا
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۚ مِنَ النَّعِيْمِ
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا اِلَى الْاَرْضِ اَيْ اَنْتُمَا بِمَا
اشْتَمَلْتُمَا عَلَيْهِ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمَا بَعْضُكُمْ
بَعْضُ الذُّرِّيَّةِ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ مِنْ ظُلْمِ بَعْضِهِمْ
بَعْضًا وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ مَوْضِعُ قَرَارٍ وَّمَتَاعٌ
مَا تَتَمَتَّعُوْنَ بِهٖ مِنْ نَبَاتِهَا اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَقْتَ انْقِضَاءِ اٰجَالِكُمْ

(۳۶) سو شیطان نے انکو جنت سے نکالا اور دور کیا یہ کہکر کہ میں تم کو بتر بتا دیتا ہوں ہمیشگی کے درخت کا اور قسم کھائی کہ میں تمھارا خیر خواہ ہوں۔ سو انھوں نے کھالیا اور شیطان نے ان کو اس نعمت سے کہ جس میں وہ آرام سے تھے نکالا اور کہا ہم نے کہ تم مع اپنی اولاد کے جنت سے نکلو بعض تمھارا بعض کا دشمن ہوگا اور ظلم کریگا اور تمھارے لئے زمین میں ٹھہرنے کی جگہ اور مدۃ العمر اس کی پیداوار سے فائدہ اٹھانا ہے۔

تشریح

(۳۶) شیطان بہکاتا کسطرح ہے | فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ الخ اَزَلَّهُمَا تثنیہ کا صیغہ ہے یعنی شیطان نے آدم و حوا دونوں کو بہکایا ــــ شیطان کس طرح بہکاتا ہے ــــ اس کا ہمارے نفس کے ساتھ ربط کس نوعیت کا ہے؟ انسان کی فطرت یعنی ساخت اور بناوٹ ــــ انسان کی صلاحیتیں اور قوتیں جو اسکی ساخت میں موجود ہیں دو طرح کی ہیں ایک تو اس کی فطرت بحیثیت مجموعی جو پوری نوع انسانی میں پائی جاتی ہے ــــ ایک فطرت ہر ہر انسانی فرد کی جدا جدا بھی ہے جس سے ہر انسان کی الگ ایک مستقل شخصیت وانفرادیت کی تشکیل ہوتی ہے ــــ انسانی فطرت میں وہ قوتیں اور صلاحیتیں موجود ہیں جنکو استعمال کرکے اپنے آپ کو درست کرنے یا اپنے آپ کو بگاڑنے اور دوسروں کے مفید یا مضر اثرات قبول کرنے یا رد کرنے کی قدرت انسان کو حاصل ہوتی ہے ــــ وہ اپنی قوت فکر و فہم، قوت تمیز اور قوت ارادی سے کام لیکر کسی چیز کو قبول یا رد کرتا ہے۔ شیطان کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ ہمارے جسم پر قبضہ کرکے بالجبر کوئی کام کرائے البتہ جس وقت ہم اپنے اندر ایک کشمکش میں مبتلا ہوتے ہیں اور خیر و شر میں سے کسی ایک کے انتخاب کا فیصلہ نہیں کر پاتے تو کوئی بعید نہیں کہ شیطان اپنی قوت تمثیل کے ذریعے غیر محسوس خارجی مؤثر کے طور پر ہمارے رجحانات شر کو تقویت پہنچا سکے۔ ہمارے داخلی عوامل کے ساتھ یہ خارجی مؤثر رہتا ہے جسکو بہکانا کہتے ہیں۔ قرآن کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہکانے اور پھسلانے کا عمل آدم و حوا دونوں کے ساتھ ہوا۔

آخر حکم ہوا کہ اب تم سب یعنی آدم و حوا اور شیطان یہاں سے اترو تم اور تمھاری اولاد مقررہ وقت تک زمین پر رہیگی، سامان زیست وہیں سے ملیگا۔ شیطان تمھارا دشمن ہے کہ تمھیں بہکانے کی کوشش کرتا رہیگا اور تم شیطان کے دشمن ہو کہ تمھاری انسانیت شیطان سے دشمنی کا ہی تقاضا کرتی ہے۔

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ

فَتَلَقّٰٓی	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ	فَتَابَ	عَلَيْهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	مِنْهَا	جَمِيْعًا
پھر حاصل کرلئے	آدمؑ	سے	اپنا رب	کچھ کلمے	پھر اسنے توبہ قبول کی	اسکی	بیشک	وہ	توبہ قبول کرنے والا	رحم کرنے والا	ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	یہاں سے	سب

پھر آدم نے حاصل کرلئے اپنے رب سے کچھ کلمے پھر اس نے توبہ قبول کی اس کی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے کہا تم سب یہاں

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

فَاِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ	مِّنِّىْ	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ	هُدَاىَ	فَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ
پس جب	تمھیں پہنچے	میری طرف سے	کوئی ہدایت	سو جو	چلا	میری ہدایت	تو نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے۔

سے اتر جاؤ، پس جب تمھیں میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے، سو جو چلا میری ہدایت پر، نہ اس پر کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۳۷) فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ اَلْهَمَهٗ اِيَّاهَا
وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِنَصْبِ اٰدَمَ وَرَفْعِ كَلِمٰتٍ اَیْ جَاءَتْهُ
وَهِیَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الْاٰيَةَ فَدَعَا بِهَا فَتَابَ
عَلَيْهِ ط قَبِلَ تَوْبَتَهٗ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ عَلٰی
عِبَادِهٖ الرَّحِيْمُ ۝ بِهِمْ

(۳۸) قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا مِنَ الْجَنَّةِ جَمِيْعًا ج كَرَّرَهٗ
لِيَعْطِفَ عَلَيْهِ فَاِمَّا فِيْهِ اِدْغَامُ نُوْنِ اِنِ الشَّرْطِيَّةِ
فِیْ مَا الْمَزِيْدَةِ يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى كِتَابٌ وَّ
رَسُوْلٌ فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ اَیْ فَاٰمَنَ بِیْ وَعَمِلَ
بِطَاعَتِیْ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ فِی
الْاٰخِرَةِ بِاَنْ يَّدْخُلُوا الْجَنَّةَ

ترجمہ

(۳۷) پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمہ سیکھ لئے حق تعالیٰ نے آدم کے دل میں انکو ڈالدیا وہ کلمات جو آدم کو حاصل ہوئے اور اس نے انکے ساتھ دعا کی یہ تھے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا آخر تک سو اللہ نے انکی توبہ قبول کی وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان پر رحمت کرتا ہے

(۳۸) ہم نے کہا اترو جنت سے سب (اس کو پھر بیان کیا تاکہ اگلی آیت کا اس پر عطف آجائے۔ اِمَّا میں نون کا ادغام مَا میں ہوا ہے) پس اگر آوے تمھارے پاس میری طرف سے کتاب اور پیغمبر تو جو مجھ پر ایمان لائے اور میری بندگی کرے ان پر کچھ ڈر نہیں اور وہ بلا رنج و غم جنت میں رہیں گے۔

تشریح

(۳۷) آدم کی توبہ قبول ہوئی | آدم کو جب اپنے قصور کا احساس ہوا تو انہیں معافی کے لئے الفاظ نہ ملتے تھے اللہ نے انکے حال پر رحم فرما کر وہ الفاظ بتادئے جن سے وہ خطا بخشی کے لئے دعا کر سکتے تھے۔ فَتَابَ عَلَيْهِ۔ تاب توبہ کے معنی رجوع کرنے اور پلٹنے کے ہیں۔ بندے کیطرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ سرکشی سے باز آکر طریق بندگی کی طرف پلٹ آیا اور توبہ کی نسبت اللہ کیطرف ہو تو مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے شرمسار غلام کیطرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوا اور پھر نظر عنایت مائل ہوگئی اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ قرآن کے الفاظ اس نظریہ کی تردید کرتے ہیں کہ گناہ کی سزا گناہ کا طبعی نتیجہ ہے جو انسان کو بھگتنی ہوگی بلکہ جزا اور سزا خالص اللہ کے اختیار میں ہے۔ البتہ اسکی رحمت اسکی حکمت کے ساتھ ہم رشتہ ہے اور معافی کا انعام اس کے عدل و انصاف کے خلاف نہیں ہے بڑے سے بڑے مجرم کے لئے مایوسی اور ناامیدی کا کوئی موقعہ نہیں ہے۔

(۳۸) دارالامتحان کیطرف روانگی | حضرت آدم کی توبہ قبول ہوگئی، گناہ کا داغ انکے دامن سے دھل گیا نہ یہ داغ انکے دامن پر رہا اور نہ انکی نسل کے دامن پر کہ کسی کفارے کی ضرورت پیش آئے صرف یہی نہیں کہ حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی بلکہ اسکے بعد انکو نبوت سے بھی سرفراز فرمایا گیا تاکہ وہ اپنی نسل کو سیدھا راستہ بتا کر جائیں۔ قبول توبہ کا یہ مقتضیٰ نہ تھا کہ آدم کو جنت میں ہی رہنے دیا جائے۔ انکو زمین کی خلافت دیگئی تھی، زمین انکے لئے دارالعذاب نہ تھی بلکہ انکی نسل کیلئے دارالامتحان بھی اور اس امتحان میں کامیاب ہونیوالوں کیلئے پھر وہی جنت گم گشتہ تھی۔ يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى، معلوم ہوا کہ انسان اللہ کی ہدایت اور رہنمائی سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور اس کے بغیر اپنا مقصد وجود پورا نہیں کرسکتا۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ کسی واقعہ کے پیش آنے سے پہلے جو اندیشے کا احساس ہوتا ہے اسے خوف کہتے ہیں اور واقعہ کے بعد جو رنج و غم کا احساس ہوتا ہے اسے حزن کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے انکے لئے اس اندیشہ کی گنجائش نہیں ہے کہ نتیجہ کیا ہوگا اور نہ بعد میں وہ غمگین یا محزون ہونگے کیونکہ اس ہدایت کی پیروی کا جو نتیجہ سامنے آئیگا وہ بھی بالکل ٹھیک ہوگا اسلئے بےفکر ہو کر اس ہدایت کی پیروی کریں۔ آخرت میں ایسے لوگ ہر رنج و غم سے بےفکر رہیں گے اور جو خوف ہوگا وہ رب کا خوف نہ ہوگا بلکہ ہیبت سلطانی ہوگی۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اَصْحٰبُ	اُولٰٓئِكَ	بِاٰيٰتِنَآ	كَذَّبُوْا	وَ	كَفَرُوْا	وَ الَّذِيْنَ
والے	وہی	ہماری آیات	جھٹلایا	اور	کفر کیا	اور جن لوگوں نے

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخ والے

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

	خٰلِدُوْنَ	فِيْهَا	هُمْ	النَّارِ	
	ہمیشہ رہیں گے	اس میں	وہ	دوزخ	

ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ترجمہ

(۳۹) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
كُتُبُنَا ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ع مَاكِثُوْنَ
اَبَدًا لَا يَفْنُوْنَ وَلَا يُخْرَجُوْنَ

(۳۹) اور جنھوں نے کفر کیا اور میری کتابوں
کو جھٹلایا وہی ہیں دوزخی وہ اس میں ہمیشہ
رہیں گے نہ مریں گے نہ نکالے
جاویں گے۔

تشریح

(۳۹) بندہ اور خلیفہ دونوں حیثیتوں کا تقاضا ہے اللہ کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا اور جو لوگ اللہ کے رسولوں اور کتابوں کو ماننے سے انکار کریں گے اور ان کو جھٹلائیں گے تو ان کا انجام دوزخ ہوگا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکل سکیں گے اور نہ موت ہی آئے گی۔ "مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے۔"

اٰیات، آیت کی جمع ہے جس کے معنی نشان اور علامت کے ہیں، کہیں آیت کے معنی صرف نشانی اور علامت کے آتے ہیں، آثارِ کائنات کو بھی آیت کہا گیا ہے کیونکہ وہ بھی انسان کی اپنے خالق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ معجزات کو بھی آیت کہا گیا ہے کیونکہ وہ رسول کے سچے ہونے کی دلیل ہوتے ہیں۔ قرآن کے جملوں کو بھی آیت کہا گیا ہے وہ بھی حق و صداقت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔

قرآن مجید کی دو ٹوک دعوت یہ ہے کہ انسان کا کام خود اپنا راستہ تجویز کرنا نہیں ہے۔ اللہ کا بندہ ہونا اور اللہ کا خلیفہ ہونا ان دونوں حیثیتوں سے اس پر لازم ہے کہ وہ اس راستے کی پیروی کرے جو اس کا رب اس کے لئے تجویز کرے۔ رب کی رضا کا راستہ معلوم ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ براہ راست یا کسی ذریعے سے اس کے سوا کوئی تیسری صورت نہیں ہے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا

يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتِيَ	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَاَوْفُوْا
اے اولاد	یعقوب	تم یاد کرو	میری نعمت	جو	میں نے بخشی	تمھیں	اور پورا کرو

اے بنی اسرائیل (اولادِ یعقوب) میری نعمت یاد کرو، جو میں نے تمھیں بخشی اور پورا کرو

بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾

بِعَهْدِيْٓ	اُوْفِ	بِعَهْدِكُمْ	وَ	اِيَّايَ	فَارْهَبُوْنِ
میرا وعدہ	میں پورا کروں گا	تمھارا وعدہ	اور	مجھ ہی سے	ڈرو

میرا وعدہ، میں تمھارا وعدہ پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو

(۴۰) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَوْلَادَ يَعْقُوْبَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيْ عَلٰى اٰبَاۗىِٕكُمْ مِنَ الْاِنْجَاۗءِ مِنْ فِرْعَوْنَ وَفَلْقِ الْبَحْرِ وَتَظْلِيْلِ الْغَمَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ بِاَنْ تَشْكُرُوْهَا بِطَاعَتِيْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ الَّذِيْ عَهِدْتُهٗٓ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ الَّذِيْ عَهِدْتُهٗٓ اِلَيْكُمْ مِنَ الثَّوَابِ عَلَيْهِ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ خَافُوْنِ فِيْ تَرْكِ الْوَفَاۗءِ بِهٖ دُوْنَ غَيْرِيْ۔

ترجمہ

(۴۰) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الخ اے یعقوب کی اولاد یاد کرو میری ان نعمتوں کو جو میں نے تمھارے باپ دادوں پر کی فرعون سے بچایا، دریا میں راستہ نکالا، ابر کا سایہ کیا اور سوا اس کے سب نعمتوں کا شکر کرو اس طرح کہ میری عبادت کرو اور جو میں نے تم سے وعدہ لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اسکو پورا کرو کہ میں اس وعدے کو پورا کروں جو تم سے کیا داخل کرنے جنت کا اور مجھی سے ڈرو وعدے کے توڑنے میں۔

تشریح

(۴۰) بنی اسرائیل کو رہنمائی کا منصب دیا گیا تھا آیت ۲۱ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کے ذریعہ عام انسانوں کو خطاب کیا گیا اور دو حیثیتوں سے تمام انسانوں کو بندگیٔ رب کی دعوت دی گئی۔ ایک اللہ کا بندہ ہونے کی حیثیت سے دوسرے اللہ کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے۔ اب خطاب کا رُخ بنی اسرائیل کی طرف ہے۔ "اسرائیل" جس کے لفظی معنی ہیں "اللہ کا بندہ" حضرت ابراہیم کے پوتے اور حضرت اسحاق کے صاحبزادے حضرت یعقوب کا لقب تھا اور یہ لقب انکو اللہ نے عطا فرمایا تھا۔ انکی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک چار ہزار نبی اس نسل میں مبعوث ہو چکے تھے نسل انسانی پر عمومی انعامات کے تذکرے کے بعد بنی اسرائیل پر کئے گئے خصوصی انعامات انکو یاد دلائے جا رہے ہیں۔ بنی اسرائیل پر اللہ کا سب سے بڑا انعام اور فضل یہ تھا کہ انکو دنیا کی امامت اور رہنمائی کے شرف سے نوازا گیا تھا، اس نعمت کے شکر کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس عہد اور وعدے کو یاد رکھیں جو انھوں نے ایمان، عمل صالح اور حضرت موسیٰ اور ان کے بعد تمام پیغمبروں کی تصدیق کرنے کی صورت میں کیا تھا اور اللہ کا وعدہ یہ تھا کہ اگر تم اس عہد پر قائم رہے تو دنیا اور دین میں سرخرو ہو گے مگر بنی اسرائیل اس وعدے کو فراموش کر بیٹھے اور دنیا طلبی میں لگ گئے، جبکہ تمام عرب کی نظریں ان پر لگی ہوئی تھیں کہ پیغمبروں کے یہ وارث سب سے آگے بڑھکر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور دین کی اس دعوت کو تھامیں گے وہ اپنی برتری کے ختم ہونے اور دنیا کے نقصان کے خوف میں پھنس کر رہ گئے جنھیں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہونا چاہیئے تھا وہ دنیاوی منافع کے کھو جانے کے ڈر میں مبتلا ہو گئے۔

○ خاص طور پر بنی اسرائیل کو خطاب کرنے کا ایک منشا تو یہ ہے کہ ان پیغمبروں کی امتوں میں جو صالح عنصر ہے وہ دعوتِ اسلامی کی حقیقت کو سمجھ لے اور اسکو قبول کرے اور انمیں جو بگاڑ پیدا ہوا ہے اسکی اصلاح ہو سکے۔ دوسرا منشا یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر حجت تمام ہو جائے اور انکی دینی اور اخلاقی حالت کھول کر رکھدی جائے تاکہ دوسرے لوگ دیکھ لیں کہ جنکی طرف تمھاری نظریں لگی ہوئی ہیں وہ خود پستی کے کس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ تیسرا امت محمدیہ یہ سمجھ لے کہ وہ کیا غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے بنی اسرائیل اس پستی کے گڑھے میں گر گئے اور یہ امت ان غلطیوں سے بچی رہے۔ جن جن راستوں سے بگاڑ آیا ان کی واضح نشاندہی ہو جائے۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ

وَ اٰمِنُوْا	بِمَآ	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَكُمْ	وَلَا	تَكُوْنُوْٓا	اَوَّلَ	كَافِرٍۢ	بِهٖ
اور تم ایمان لاؤ	اس پرجو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	تمہارے پاس	اور نہ	ہوجاؤ	پہلے	کافر	اسکے
اور اس پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا ، اسکی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے ، اور اس کے پہلے کافر نہ ہوجاؤ										

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

وَ	لَا تَشْتَرُوْا	بِاٰيٰتِىْ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	وَّ اِيَّایَ	فَا تَّقُوْنِ	
اور	عوض نہ لو	میری آیات	قیمت	تھوڑی	اور مجھ ہی سے	ڈرو	
اور میری آیات کے عوض تھوڑی قیمت نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرو							

(۴۱) وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِنَ التَّوْرٰىةِ
بِمُوَافَقَتِهٖ لَهٗ فِى التَّوْحِيْدِ وَالنُّبُوَّةِ وَلَا تَكُوْنُوْٓا
اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ
لِاَنَّ خَلْفَكُمْ تَبَعٌ لَّكُمْ فَاِثْمُهُمْ عَلَيْكُمْ
وَلَا تَشْتَرُوْا تَسْتَبْدِلُوْا بِاٰيٰتِىْ الَّتِىْ
فِىْ كِتَابِكُمْ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنًا قَلِيْلًا عِوَضًا يَسِيْرًا
مِنَ الدُّنْيَا اَىْ لَا تَكْتُمُوْهَا خَوْفَ فَوَاتِ مَا
تَاْخُذُوْنَهٗ مِنْ سُفْلَتِكُمْ وَاِيَّایَ فَاتَّقُوْنِ
خَافُوْنِ فِىْ ذٰلِكَ دُوْنَ غَيْرِىْ۔

ترجمہ

(۴۱) اور قرآن جو میں نے اتارا اس پر ایمان لاؤ جو تمھاری توراۃ کے موافق ہے بیان توحید و رسالت میں۔ اور اسکی تصدیق کرتا ہے۔ اہل کتاب سے پہلے تمہیں کافر نہ ہوکر پچھلے تمھاری پیروی کریں گے تو ان کا گناہ بھی تمھاری گردن پر رہیگا اور صفت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو تمھاری کتاب میں میری نشانی ہے اس کو دنیا کے تھوڑے عوض سے نہ بدلو اور اس خوف سے اس کو نہ چھپاؤ کہ جو تم کمینوں سے لیتے ہو وہ نہ ملے گا
اور اس بارے میں مجھ سے ڈرو

تشریح

(۴۱) اللہ کی تمام کتابوں کی دعوت ایک ہے | قرآن مجید پچھلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے تکذیب نہیں کرتا ـــــ بنیادی عقائد جن پر دین کی تعمیر ہوتی ہے ایک ہیں ـــــ بعض جزوی احکام کی تبدیلی تصدیق کے خلاف نہیں ہے۔ اس لیئے بنی اسرائیل کو توسب سے پہلے اس کتاب کی اور پیغمبر کی تصدیق کرنی چاہیئے تھی۔ مگر وہ سب سے آگے بڑھ کر اس کے منکر بن گئے۔ کیوں ؟ صرف تھوڑے سے دنیوی فائدے کے لئے جو چاہے کتنا بھی ہو آخرت کے دائمی نفع کے مقابلے میں حقیر ہی ہے ـــــ مشرکین کا انکار لاعلمی اور بے خبری کے سبب تھا اور بنی اسرائیل کا انکار دیدہ و دانستہ ـــــ دیدہ و دانستہ انکار زیادہ سخت بات ہے جس کی سخت سزا سے بچو۔

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۴۲ وَاَقِيۡمُوا

وَلَا	تَلۡبِسُوا	الۡحَقَّ	بِالۡبَاطِلِ	وَتَكۡتُمُوا	الۡحَقَّ	وَ اَنۡتُمۡ	تَعۡلَمُوۡنَ	وَاَقِيۡمُوا
اور نہ	ملاؤ	حق	باطل سے	اور (نہ) چھپاؤ	حق	جبکہ تم	جانتے ہو۔	اور قائم کرو

اور نہ ملاؤ حق کو باطل سے اور حق کو نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے ہو۔ اور تم قائم کرو

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ۝۴۳

الصَّلٰوةَ	وَ اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارۡكَعُوۡا	مَعَ	الرّٰكِعِيۡنَ
نماز	اور ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ	رکوع کرنے والے

نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ

ترجمہ

(۴۲) وَلَا تَلۡبِسُوا تَخۡلِطُوا الۡحَقَّ الَّذِيۡ اَنۡزَلۡتُ
عَلَيۡكُمۡ بِالۡبَاطِلِ الَّذِيۡ تَفۡتَرُوۡنَهٗ وَلَا تَكۡتُمُوا
الۡحَقَّ نَعۡتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَ
اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ اَنَّهٗ حَقٌّ

(۴۲) وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ الخ اور نہ ملاؤ حق الامر کو جو میں نے اتارا جھوٹی باتوں سے جو تم نے بنالیں اور نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھپاؤ جان بوجھ کر۔

(۴۳) وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ
ارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ○ صَلُّوۡا
مَعَ الۡمُصَلِّيۡنَ مُحَمَّدٍ وَاَصۡحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيۡ عُلَمَآئِهِمۡ وَقَدۡ كَانُوۡا
يَقُوۡلُوۡنَ لِاَقۡرِبَآئِهِمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ اثۡبُتُوۡا عَلٰى
دِيۡنِ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهٗ حَقٌّ

(۴۳) اور نماز کو پوری طرح ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور نماز پڑھو ہمراہ نمازیوں کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کے۔ علماء یہود کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو جو مسلمان تھے کہتے تھے کہ دینِ محمد حق ہے اس پر جمے رہو۔

تشریح

(۴۲) **یہودیوں کی چالاکی** عرب کے لوگ عام طور پر ان پڑھ تھے، یہودیوں میں تعلیم کا چرچا زیادہ تھا اور اہل عرب پر ان کا علمی رعب بھی تھا خاص طور پر مدینہ اور اس کے آس پاس یہودی قبیلوں کی آبادیاں تھیں جن سے اہل مدینہ متاثر تھے۔ جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی دعوت کے متعلق ان لوگوں سے دریافت کرتے تو یہ اس طرح حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر پیش کرتے کہ پیغمبر اور پیغمبر اسلام کے متعلق ان کے دل میں وسوسے اور شبہات پیدا ہو جائیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ پیغمبر برحق خاتم الانبیاء ہیں اور انکی تعلیم حق ہے اس بات کو چھپاتے تھے۔

(۴۳) **یہ تعلیم وہی ہے جو حضرت موسیٰ کی تھی** توحید، رسالت اور آخرت کی اس سچی تعلیم کو جو وہی تعلیم ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی تھی تمہیں آگے بڑھ کر قبول کرنا چاہیئے۔ ایمان کی دولت حاصل کر کے تمہیں اپنی عملی زندگی ایمانی اصولوں پر ڈھالنی چاہیئے۔ جانی اور مالی عبادت میں مشغول ہونا چاہیئے، نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کرنی چاہیئے اور اللہ کے سامنے جھکنے والوں کے ساتھ جھک جانا چاہیئے۔ مگر قوم یہود میں نہ صرف یہ کہ نماز کا نظام درہم برہم ہو گیا تھا بلکہ انفرادی نماز سے بھی اکثریت غافل تھی، زکوٰۃ دینے کے بجائے سود کھانے لگے تھے اور اس طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں اللہ کی اطاعت سے غافل تھے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا

اَتَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبِرِّ	وَتَنْسَوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَ اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	اَفَلَا
کیا تم حکم دیتے ہو	لوگ	نیکی کا	اور تم بھول جاتے ہو	اپنے آپ	حالانکہ تم	پڑھتے ہو	کتاب	کیا پھر نہیں

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب۔ کیا پھر تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

تَعْقِلُوْنَ	وَ	اسْتَعِيْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَالصَّلٰوةِ	وَاِنَّهَا	لَكَبِيْرَةٌ	اِلَّا	عَلَى	الْخٰشِعِيْنَ
تم سمجھتے	اور	تم مدد حاصل کرو	صبر سے	اور نماز	اور وہ	بڑی (دشوار)	مگر	پر	عاجزی کرنے والے

سمجھتے نہیں؟ اور تم مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے اور وہ بڑی (دشوار) ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر (نہیں)

ترجمہ

(۴۴) اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ بِالْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ تَتْرُكُوْنَهَا فَلَا تَاْمُرُوْنَهَا بِهٖ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ التَّوْرٰةَ وَفِيْهِ الْوَعِيْدُ عَلٰى مُخَالَفَةِ الْقَوْلِ الْعَمَلَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ سُوْءَ فِعْلِكُمْ فَتَرْجِعُوْنَ فَجُمْلَةُ النِّسْيَانِ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِيْ

(۴۴) اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ الخ کیا تم اور لوگوں کو ایمان کا حکم کرتے ہو اور اپنی جانوں کو نہیں کرتے بھولے جاتے ہو حالانکہ تم توراۃ پڑھتے ہو اور اس میں ڈرایا ہے اس سے کہ کہنے کے موافق عمل نہ ہو۔ کیا تم اپنے انجام بد کو نہیں سمجھتے کہ اس سے لوٹو۔ (استفہام انکاری کا محل جملہ وتنسون الخ ہے)

(۴۵) وَاسْتَعِيْنُوْا اُطْلُبُوا الْمَعُوْنَةَ عَلٰى اُمُوْرِكُمْ بِالصَّبْرِ الْحَبْسِ لِلنَّفْسِ عَلٰى مَا تَكْرَهُ وَالصَّلٰوةِ اَفْرَدَهَا بِالذِّكْرِ تَعْظِيْمًا لِشَاْنِهَا وَفِي الْحَدِيْثِ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ بَادَرَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقِيْلَ الْخِطَابُ لِلْيَهُوْدِ لَمَّا عَاقَهُمْ عَنِ الْاِيْمَانِ الشَّرَهُ وَحُبُّ الرِّيَاسَةِ فَاُمِرُوْا بِالصَّبْرِ وَهُوَ الصَّوْمُ لِاَنَّهٗ يَكْسِرُ الشَّهْوَةَ وَالصَّلٰوةِ لِاَنَّهَا تُوْرِثُ الْخُشُوْعَ وَتَنْفِي الْكِبْرَ وَاِنَّهَا اَيِ الصَّلٰوةَ لَكَبِيْرَةٌ ثَقِيْلَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ السَّاكِنِيْنَ اِلَى الطَّاعَةِ

(۴۵) اور اپنے کاموں میں مدد چاہو نفس کو خواہش سے روکنے اور نماز ادا کرنے سے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر اہم پیش آتا نماز کی طرف جلدی کرتے۔ اور بعض نے کہا خطاب اس آیت میں یہود کو ہے جب ان کو حرص اور محبت ریاست نے ایمان سے روکا تو روزہ اور نماز کا حکم کئے گئے کہ روزہ شہوت کو کھوتا ہے اور نماز سے انکسار و عاجزی پیدا ہوتی ہے تکبر زائل ہوتا ہے اور البتہ نماز بھاری ہے انھیں کو آسان ہے جو عبادت سے آرام کرتے ہیں۔

تشریح

(۴۴) توراۃ قول و عمل میں یکسانیت کی تعلیم دیتی ہے | توراۃ میں بھی یہ تنبیہ موجود تھی کہ قول اور عمل میں موافقت ہونی چاہیئے مگر علمائے یہود زبانی نصیحتیں تو خوب کرتے تھے مگر ان کا عمل اپنے قول کے مطابق نہ تھا۔ واعظ کے قول اور عمل میں مطابقت ہونی چاہیئے مگر سننے والے کا کام یہ ہے کہ اچھی بات کو قبول کر لے چاہے کہنے والا خود اس پر عامل نہ ہو

(۴۵) نیکی کے راستے پر چلنے میں صبر اور نماز مددگار ہیں۔ | نیکی کے راستے پر چلنے میں دشواری کا علاج صبر اور نماز ہے۔ صبر ارادے کی پختگی اور عزم کی مضبوطی جس کے ذریعہ ایک شخص اندرونی ترغیبات اور بیرونی مشکلات کے مقابلے میں اپنے ضمیر کی آواز پر بڑھتا چلا جاتا ہے اس اخلاقی صفت کے پیدا کرنے کیلئے روزہ کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ اندر کی طاقت کے لئے صبر اور باہر قوت پہنچانے کیلئے نماز کی پابندی کردی جس کا مقابلہ نہیں ہوتی ہے اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں بھاری معلوم ہوتی ہیں مگر دل میں اللہ کی محبت اور اس کا ڈر ہو تو مشکل نہیں رہتیں۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَاَنَّهُمْ	اِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ	يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	اذْكُرُوْا
وہ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	روبرو ہونیوالے	اپنے رب	اور یہ کہ وہ	اس کی طرف	لوٹنے والے	اے اولاد	یعقوب	تم یاد کرو

وہ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے روبرو ہونے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسکی طرف لوٹنے والے ہیں اے بنی اسرائیل (اولاد یعقوب) تم میری نعمت

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ

نِعْمَتِيَ	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَاَنِّيْ	فَضَّلْتُكُمْ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ	وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا تَجْزِيْ	نَفْسٌ
میری نعمت	جو	میں نے بخشی	تم پر	اور یہ کہ میں نے	تمہیں فضیلت دی	پر	زمانے والے	اور ڈرو	اس دن	نہ بدلہ بنے گا	کوئی شخص

یادکرو جو میں نے تمہیں بخشی، اور یہ کہ میں نے تمہیں فضیلت دی زمانہ والوں پر ۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی

عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾

عَنْ	نَّفْسٍ	شَيْـًٔا	وَّلَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا	شَفَاعَةٌ	وَّلَا	يُؤْخَذُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّلَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ
سے	کسی	کچھ	اور نہ	قبول کیجائیگی	اس سے	کوئی سفارش	اور نہ	لیا جائیگا	اس سے	کوئی معاوضہ	اور نہ	ان	مدد کی جائے گی

کا کچھ بدلہ نہ بنے گا اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

(٤٦) اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ يُوْقِنُوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ
بِالْبَعْثِ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ فِي الْاٰخِرَةِ
فَيُجَازِيْهِمْ۔

(٤٧) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ
عَلَيْكُمْ بِالشُّكْرِ عَلَيْهَا بِطَاعَتِيْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ
اَيْ اٰبَاءَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ عَالَمِيْ زَمَانِهِمْ

(٤٨) وَاتَّقُوْا خَافُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ فِيْهِ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَيْـًٔا هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُقْبَلُ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ
مِنْهَا شَفَاعَةٌ اَيْ لَيْسَ لَهَا شَفَاعَةٌ فَتُقْبَلُ فَمَا لَنَا
مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ فِدَاءٌ وَّلَا
هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ يُمْنَعُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

ترجمہ

(٤٦) اور یقین کرتے ہیں کہ ہم زندہ ہوکر اپنے رب سے ملیں گے اور اسی کی طرف لوٹیں گے وہی ہم کو بدلہ دیگا۔

(٤٧) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا الخ اے بنی اسرائیل یادکرو میرے اس انعام کو جو میں نے تم پر کیا بدیں طور کہ اس کا شکر کرو میری بندگی کرکے اور میں نے بزرگی دی تمہارے باپ دادوں کو انکے زمانے کے موجودات پر۔

(٤٨) اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کفایت کرے گا کوئی کسی کی طرف سے کچھ (وہ قیامت کا دن ہے) اور نہ قبول کی جاوے گی سفارش کسی کی (کیونکہ سفارش ہوہی گی نہیں جو قبول ہو جیسا فرمایا اللہ تعالٰی نے کفار کا مقولہ (سو ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والے نہیں) اور نہ لیا جاویگا کسی نفس سے عوض اور نہ وہ بچائے جائیں گے عذاب الٰہی سے۔

تشریح

(٤٦) ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے | جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اُن کیلئے مشکلات پر صبر کرنا اور نماز کی پابندی کرنا دشوار نہیں ہے معلوم ہوا کہ آخرت کے عقیدے کا صبر اور نماز کے ساتھ تعلق ہے، اور صبر اور نماز ہمارے اخلاق کی تعمیر میں مدد دیتے ہیں۔

(٤٧) اے بنی اسرائیل میں نے تمہیں قوموں کا امام بنایا | اس وقت دنیا کی تمام قوموں میں ایک بنی اسرائیل ہی تھے جن کے پاس اللہ کا دیا ہوا علم تھا اور انہیں رہنمائی کا مقام حاصل تھا۔

(٤٨) بنی اسرائیل کے بگاڑ کا ایک سبب یہ تھا کہ وہ عمل سے غافل ہوگئے تھے | یہ بنی اسرائیل کے بگاڑ کا ایک بڑا سبب تھا کہ اپنے عمل کے بجائے اپنی نسبت اور بزرگانِ دین کے دامن سے وابستگی پر تکیہ کر بیٹھے تھے۔ ان غلط سہاروں نے انہیں عمل سے غافل کردیا تھا ـــــ کوئی بھی نسبت اور وابستگی بغیر عمل کے قدر و قیمت نہیں رکھتی

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

وَاِذْ	نَجَّيْنٰكُمْ	مِّنْ	اٰلِ	فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	يُذَبِّحُوْنَ
اور جب	ہم نے تمھیں رہائی دی	سے	آل	فرعون	وہ تمھیں دکھ دیتے تھے	برا	عذاب	وہ ذبح کرتے تھے

اورجب ہم نے تمھیں آل فرعون سے رہائی دی ، وہ تمھیں دکھ دیتے تھے برُا عذاب ۔ اور وہ تمھارے بیٹوں کو

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾

اَبْنَآءَكُمْ	وَيَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَفِيْ	ذٰلِكُمْ	بَلَاۗءٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	عَظِيْمٌ
تمھارے بیٹے	اور زندہ چھوڑدیتے تھے	تمھاری عورتیں	اور میں	اس	آزمائش	سے	تمھارا رب	بڑی

ذبح کرتے تھے اور وہ تمھاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ۔

ترجمہ

۴۹ وَاذْكُرُوْا اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ اَىْ اٰبَآءَكُمْ وَالْخِطَابُ
بِهٖ وَبِمَا بَعْدَهٗ اَلْمَوْجُوْدِيْنَ فِىْ زَمَنِ نَبِيِّنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرُوْا بِمَا اَنْعَمَ عَلٰى
اٰبَآئِهِمْ تَذْكِيْرًا لَهُمْ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ لِيُؤْمِنُوْا
مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ يُذِيْقُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ اَشَدَّهٗ وَالْجُمْلَةُ حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ
نَجَّيْنٰكُمْ يُذَبِّحُوْنَ بَيَانٌ لِمَا قَبْلَهٗ اَبْنَآءَكُمْ
الْمَوْلُوْدِيْنَ وَيَسْتَحْيُوْنَ يَسْتَبْقُوْنَ
نِسَآءَكُمْ لِقَوْلِ بَعْضِ الْكَهَنَةِ لَهٗ
اَنَّ مَوْلُوْدًا يُوْلَدُ فِىْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ يَكُوْنُ
سَبَبًا لِذَهَابِ مُلْكِكَ وَفِيْ ذٰلِكُمْ الْعَذَابِ
اَوِ الْاِنْجَاءِ بَلَاۗءٌ اِبْتِلَاءٌ وَاِنْعَامٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ○

۴۹ اور یاد کرو جبکہ ہم نے تمھارے باپوں کو نجات دی فرعون کے لوگوں سے ۔ خطاب اس آیت کا اور اس کے مابعد کا ان لوگوں کو ہے جو ہمارے نبی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کے زمانے میں موجود تھے ان نعمتوں پر جو انکے باپ دادوں پر ہوئیں تاکہ وہ نعمتوں الٰہی کو یاد کرکے ایمان لادیں ۔ چکھاتے تھے تمکو سخت تر عذاب (اور یہ جملہ ضمیر نجینکم سے حال واقع ہوا ہے) ذبح کرتے تھے تمھارے بیٹوں کو جو پیدا ہوتے تھے (یہ ماقبل کا بیان ہے) اور باقی رکھتے تھے تمھاری عورتوں کو (کہ فرعون کو بعض نجومیوں نے خبر دی تھی کہ ایک لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا جو باعث زوال ملک کا ہوگا) اور اس عذاب یا نجات دینے میں بڑی آزمائش اور عذاب تمھارے رب کا ۔

تشریح

۴۹ اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ تمہیں کس طرح فرعون کے چنگل سے چھڑایا | ہماری نعمت میں سے اس نعمت کو یاد کرو کہ جب ہم نے تمہیں فرعونیوں کے ظلم سے چھٹکارا دلایا، جو اس خیال کی وجہ سے کہ بنی اسرائیل کا کوئی لڑکا فرعون کی حکومت کے لیے خطرہ بنے گا، تمہارے لڑکوں کو قتل کردیتے تھے اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے رکھ لیتے تھے ، پوری قوم کے لئے یہ کتنا سخت امتحان تھا ، یہ آزمائش تھی کہ مصیبت کی اس بھٹی سے سونا بنکر نکلتے ہو یا نرے کھوٹ بنکر رہ جاتے ہو اور اس کی آزمائش تھی کہ اتنی بڑی مصیبت سے نجات پاکر شکر گذار بنتے ہو یا نہیں ؟

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنٰكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾

وَإِذْ	فَرَقْنَا	بِكُمُ	الْبَحْرَ	فَأَنْجَيْنٰكُمْ	وَأَغْرَقْنَا	آلَ	فِرْعَوْنَ	وَ	أَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ
اور جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لئے	دریا	پھر تمہیں بچا لیا	اور ہم نے ڈبو دیا	آل	فرعون	اور	تم	دیکھ رہے تھے

اور جب ہم نے تمہارے لئے پھاڑ دیا دریا، پھر ہم نے تمہیں بچا لیا ، اور آل فرعون کو ڈبو دیا اور تم دیکھ رہے تھے.

وَإِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰی أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَإِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰی	أَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْ بَعْدِهٖ	وَأَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ
اور جب	ہم نے وعدہ کیا	موسیٰؑ	چالیس	رات	پھر	تم نے بنا لیا	بچھڑا	ان کے بعد	اور تم	ظالم (جمع)

اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا پھر تم نے بچھڑے کو ان کے بعد (معبود) بنا لیا اور تم ظالم ہوئے

(۵۰) وَاذْكُرُوْا إِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ بِسَبَبِكُمُ الْبَحْرَ
حَتّٰى دَخَلْتُمُوْهُ هَارِبِيْنَ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَأَنْجَيْنٰكُمْ
مِنَ الْغَرَقِ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ قَوْمَهٗ
مَعَهٗ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ إِلَى انْطِبَاقِ
الْبَحْرِ عَلَيْهِمْ۔

(۵۱) وَإِذْ وٰعَدْنَا بِأَلِفٍ وَدُوْنِهَا مُوْسٰی أَرْبَعِيْنَ
لَيْلَةً نُعْطِيْهِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا التَّوْرٰىةَ لِتَعْمَلُوْا
بِهَا ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ الَّذِيْ صَاغَهٗ
لَكُمُ السَّامِرِيُّ إِلٰهًا مِنْ بَعْدِهٖ أَيْ بَعْدَ
ذَهَابِهٖ إِلٰى مِيْعَادِنَا وَأَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝
بِاتِّخَاذِهٖ لِوَضْعِكُمُ الْعِبَادَةَ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهَا۔

ترجمہ

(۵۰) اور یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے سبب دریا کو چیرا تاکہ تم دشمن سے بھاگ کر اس میں داخل ہو جاؤ سو ہم نے تم کو ڈوبنے نہ دیا اور ڈبو دیا قوم فرعون کو مع فرعون کے اور تم دیکھتے تھے دریا کے مل جانے کو ان پر

(۵۱) وَإِذْ وٰعَدْنَا الف کے ساتھ اور بغیر الف کے۔ اور جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے کہ چالیس رات گذرنے کے بعد ان کو توراۃ دینگے کہ تم اس پر عمل کرو۔ پھر تم نے معبود بنایا بچھڑے کو جو تمہارے لئے سامری نے ڈھالا تھا۔ موسیٰ کے جانے کے بعد ہماری وعدہ گاہ کی طرف اور تم اس کے بنانے میں ظالم تھے کہ تم نے عبادت کو غیر جگہ رکھا۔

تشریح

(۵۰) حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے پانی میں راستہ بنا دیا گیا | بنی اسرائیل کے لئے معجزانہ طریقے پر پانی میں راستہ بنا دیا گیا اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر پار اُتر گئے، ادھر پیچھا کرتا ہوا فرعون اس راستے کے بیچوں بیچ آکر تمہاری آنکھوں کے سامنے مع لشکر کے غرقاب ہو گیا۔

(۵۱) بنی اسرائیل پھر شرک میں مبتلا ہوئے | مصر سے نجات پاکر جب بنی اسرائیل جزیرہ نمائے سینا میں پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کے لئے کوہ طور پر طلب فرمایا تاکہ اس آزاد شدہ قوم کو قوانینِ شریعت عطا کئے جائیں۔ توراۃ کی شکل میں عملی زندگی کے لئے ہدایات لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو دیکھا کہ رب حقیقی کو چھوڑ کر جس نے انہیں فرعونیوں سے نجات دی تھی بنی اسرائیل کے ایک طبقے نے گائے اور بیل کی پرستش شروع کر دی ہے اور سامری نے اپنی جادوگری سے سونے کا جو بچھڑا بنایا تھا اس کو معبود بنا کر شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اللہ جو اُن کا خالق اور نجات دہندہ تھا اس کو چھوڑ کر بچھڑا پرستی کتنا بڑا ظلم یہ قوم کر رہی تھی۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ

ثُمَّ	عَفَوْنَا	عَنْكُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَاِذْ
پھر	ہم نے معاف کردیا	تم سے	اس کے بعد	یہ	تاکہ تم	احسان مانو	اور جب

پھر ہم نے تمھیں اس کے بعد معاف کر دیا تاکہ تم احسان مانو اور

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَالْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ
ہم نے دی	موسیٰ	کتاب	اور جدا جدا کرنے والے احکام	تاکہ تم	ہدایت پا لو

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور جدا جدا کرنے والے احکام تاکہ تم ہدایت پالو۔

ترجمہ

﴿۵۲﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مَحَوْنَا ذُنُوْبَكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ الْاِتِّخَاذِ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ نِعْمَتَنَا
عَلَيْكُمْ

﴿۵۲﴾ پھر ہم نے تمھارے گنا مٹا دئے اس بنانے کے بعد تاکہ تم شکر کرو ہمارے انعام کا جو تم پر ہوا۔

﴿۵۳﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ التَّوْرٰىةَ
وَالْفُرْقَانَ عَطْفُ تَفْسِيْرٍ اَیِ
الْفَارِقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ○ بِهٖ مِنَ الضَّلَالِ

﴿۵۳﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ الخ اور جبکہ ہم نے موسیٰ کو توریت دی اور فرقان کہ جو فرق کردے حق و باطل اور حلال و حرام میں (والفرقان کا عطف الکتاب پر تفسیری ہے) تاکہ تم ہدایت پاؤ اس کے سبب گمراہی سے۔

تشریح

﴿۵۲﴾ اللہ نے انکے جرم کو معاف کردیا | گائے اور بیل کی پرستش و پوجا کرنا کوئی معمولی جرم نہ تھا مگر اس جرم کی معافی بھی بارگاہِ الٰہی سے ہوگئی کہ شاید اب بھی شکرگذار بن کر رہیں، اور اپنے معبودِ حقیقی کی طرف پلٹ آئیں۔

﴿۵۳﴾ حضرت موسیٰ کو کتاب شریعت دی گئی | ادھر بنی اسرائیل کے کچھ لوگ عجل پرستی کی گمراہی میں پھنسے تھے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اپنی کتاب اور وہ کسوٹی عطا فرمائی جس سے حق، اور باطل کا فرق بالکل نمایاں ہوجائے اور اس کے ذریعہ انسان سیدھا راستہ پاسکے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی

وَاِذْ	قَالَ	مُوْسٰی	لِقَوْمِہٖ	یٰقَوْمِ	اِنَّکُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَکُمْ	بِاتِّخَاذِکُمُ	الْعِجْلَ	فَتُوْبُوْٓا	اِلٰی
اور جب	کہا	موسیٰ	اپنی قوم سے	ای قوم	بیشک تم	تم نے ظلم کیا	اپنے اوپر	تم نے بنالیا	بچھڑا	سوتم رجوع کرو	طرف

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے قوم! بیشک تم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ بچھڑے کو (معبود) بناکر، سو تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف

بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ ط اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾

بَارِئِکُمْ	فَاقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَکُمْ	ذٰلِکُمْ	خَیْرٌ	لَّکُمْ	عِنْدَ	بَارِئِکُمْ	فَتَابَ	عَلَیْکُمْ	اِنَّہٗ	ھُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ
پیدا کرنیوالا	سوتم ہلاک کرو	اپنی جانیں	یہ	بہتر	تمھارے لئے	نزدیک	تمھارا پیدا کرنیوالا	اس نے توبہ قبول کی	تمھاری	بیشک	وہ	توبہ قبول کرنیوالا	رحم کرنیوالا

رجوع کرو، اپنوں کو ہلاک کرو یہ تمھارے لئے بہتر ہے تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک سواس نے تمھاری توبہ قبول کرلی بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا رحم کرنیوالا ہے۔

﴿۵۴﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ الَّذِیْنَ عَبَدُوا الْعِجْلَ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ اِلٰھًا فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ خَالِقِکُمْ مِنْ عِبَادَتِہٖ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اَیْ لِیَقْتُلَ الْبَرِیُّ مِنْکُمُ الْمُجْرِمَ ذٰلِکُمُ الْقَتْلُ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ ط فَوَفَّقَکُمْ لِفِعْلِ ذٰلِکَ وَاَرْسَلَ عَلَیْکُمْ سَحَابَۃً سَوْدَآءَ لِئَلَّا یُبْصِرَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَیَرْحَمَہٗ حَتّٰی قُتِلَ مِنْکُمْ نَحْوَ سَبْعِیْنَ اَلْفًا فَتَابَ عَلَیْکُمْ قَبِلَ تَوْبَتَکُمْ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ ○

ترجمہ

﴿۵۴﴾ اورجبکہ کہا موسیٰ نے اپنی اس قوم کو جنھوں نے بچھڑے کی عبادت کی تھی اے میری قوم تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا بچھڑے کو معبود بناکر سو اس کی عبادت سے توبہ کرو اپنے خالق کی طرف اس طرح سے کہ جو اس گناہ سے بری ہے وہ گنہ گار کو مارڈالے یہ قتل تمھارے خالق کے نزدیک بہتر ہے۔ سو اللہ نے تم کو اس فعل کی توفیق دی اور تم پر ایک ابرسیاہ بھیجا کہ بعض تمھارا بعض کو دیکھ کر رحم نہ کرے یہاں تک کہ ستر ہزار کے قریب اس میں مارے گئے، پس اللہ نے تمھاری توبہ قبول کی تحقیق وہ توبہ قبول کرنے والا رحم والا ہے۔

تشریح

﴿۵۴﴾ بنی اسرائیل کو شرک کرنے پر سزا سنائی گئی | جب موسیٰ یہ نعمت لیکر پلٹے اور بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کو اس حال میں پایا تو فرمایا کہ یہ تو تم نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے کہ سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کو معبود بناکر بیٹھ گئے۔ اب اللہ کے حضور توبہ کرو اور اپنے ان لوگوں کو جنھوں نے گوسالہ کو معبود بناکر پرستش کی تھی انھیں قتل کرو۔ ظالموں کو قرار داد واقعی سزا دینا ہی تمھارے حق میں بہتر ہے۔ بنی اسرائیل میں ایک وہ لوگ تھے جنھوں نے خود گاؤ پرستی کی اور دوسروں کو روکا بھی، دوسرے وہ تھے جنھوں نے خود ایسا نہیں کیا مگر دوسروں کو روکا نہیں ان کے اس فعل پر توبہ کا حکم ہوا کہ برائی کو روکنے کے لئے انھیں آگے بڑھنا چاہئے تھا۔ تیسرے اس کو کرنے والے تھے ان کے قتل کا حکم ہوا۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ

وَاِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوْسٰى	لَنْ نُّؤْمِنَ	لَكَ	حَتّٰى	نَرَى	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْكُمُ
اور جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہرگز نہ مانیں گے	تجھے	جب تک	ہم دیکھ لیں	اللہ	کھلم کھلا	پھر تمھیں آ لیا

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ! ہم تجھے ہرگز نہ مانیں گے جب تک اللہ کو ہم کھلم کھلا نہ دیکھ لیں۔ پھر تمھیں بجلی کی

الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

الصّٰعِقَةُ	وَاَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ	ثُمَّ	بَعَثْنٰكُمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ
بجلی کی کڑک	اور تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے تمھیں زندہ کیا	سے	بعد	تمھاری موت	تاکہ تم	احسان مانو

کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر ہم نے تمھیں تمھاری موت کے بعد زندہ کیا، تاکہ تم احسان مانو۔

ترجمہ

(۵۵) وَاِذْ قُلْتُمْ وَقَدْ خَرَجْتُمْ مَعَ مُوْسٰى لِتَعْتَذِرُوْا
اِلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِجْلِ وَسَمِعْتُمْ كَلَامَهٗ
يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ
جَهْرَةً عِيَانًا فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ الصَّيْحَةُ
فَمُتُّمْ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ مَا حَلَّ بِكُمْ
(۵۶) ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ اَحْيَيْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ نِعْمَتَنَا
بِذٰلِكَ

(۵۵) اور جبکہ تم نے کہا دراں حالیکہ تم نکلے تھے ساتھ موسیٰ کے کہ معذرت کرو طرف اللہ کی بچھڑے کی پرستش سے اور تم نے کلام خدا کو سنا اے موسیٰ ہم نہ ایمان لاویں گے یہاں تک کہ اللہ کو ظاہر دیکھ لیں سو تم کو لیا آواز سخت نے پس تم مرگئے اور حالانکہ تم دیکھتے تھے جو کچھ اترا تم پر

(۵۶) پھر ہم نے تم کو زندہ کیا تمھارے مرنے کے بعد تاکہ تم ہمارے اس انعام کا شکر کرو

تشریح

(۵۵) بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی کہ ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ چالیس دن رات کی قرارداد پر جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو یہ حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل کے ستر نمائندے اپنے ساتھ لیکر آئیں، پھر جب اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو کتاب توریت اور احکام شریعہ عطا فرمائے تو بعض لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے اس بیان پر کیسے یقین کرلیں کہ اللہ تمہارے ساتھ ہم کلام ہوا ہے۔ جب تک اپنی آنکھوں سے علانیہ اللہ کو تمہارے ساتھ باتیں کرتے نہ دیکھ لیں ـــــ اس پر اللہ کا غضب ان لوگوں پر نازل ہوا اور بجلی کی ایک زبردست کڑک سے یہ لوگ بے جان ہوکر گر گئے۔

(۵۶) بنی اسرائیل کے مُردہ نمایندوں کو دوبارہ زندہ کیا گیا۔ موت کے بعد اللہ نے اُن کو دوبارہ زندگی دی کہ شاید اب بھی سنبھلیں اور اس کے اطاعت گذار بنکر رہیں۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

وَظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْغَمَامَ	وَاَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا مِنْ
اور ہم نے سایہ کیا	تم پر	بادل	اور ہم نے اتارا	تم پر	من	اور	سلویٰ	تم کھاؤ سے

اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلوا اتارا وہ پاک چیزیں کھاؤ

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَلٰكِنْ	كَانُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ
پاک	جو	ہم نے تمھیں دیا	اور	نہیں نقصان کیا	اور لیکن	تھے	اپنی جانیں	وہ ظلم کرتے تھے

جو ہم نے تمھیں دیں ، اور ہم نے نقصان نہیں کیا اور لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

ترجمہ

۵۷ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ سَتَرْنَاكُمْ بِالسَّحَابِ الرَّقِيْقِ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ فِي التِّيْهِ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ فِيْهِ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى هُمَا التَّرَنْجَبِيْنُ وَالطَّيْرُ السُّمَانٰى بِتَخْفِيْفِ الْمِيْمِ وَالْقَصْرِ وَقُلْنَا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَدَّخِرُوْا فَكَفَرُوا النِّعْمَةَ وَادَّخَرُوْا فَقُطِعَ مِنْهُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ لِاَنَّ وَبَالَهُ عَلَيْهِمْ

۵۷ اور ہم نے تم پر پہلے سے بادل کا سایہ کردیا کہ اس جنگل میں دھوپ نہ لگے اور ترنجبین اور پرند کا گوشت تمھارے واسطے اتارا اور کہا کہ کھاؤ اس عمدہ روزی سے جو ہم نے تم کو دیا اور ذخیرہ نہ کرو سو انھوں نے ناشکری کی اور ذخیرہ کیا اس لئے من وسلوا ان سے منقطع ہوگیا اور انھوں نے کچھ ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنی جانوں کو بلا میں ڈالا

تشریح

۵۷ اللہ تعالٰی کے انعامات | فرعون سے بچ کر بنی اسرائیل لاکھوں کی تعداد میں مصر سے نکل کر شام کی طرف چلے اور جزیرہ نما سینا میں جمع ہوئے۔ ان کے لئے وہاں دھوپ سے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ان کے خیمے پھٹ چکے تھے۔ اللہ تعالٰی نے ان کے لئے بادلوں کو سایہ فگن کردیا ـــــ اس کے بعد اتنی بڑی تعداد کے لئے خورد ونوش کا مسئلہ تھا۔ اللہ تعالٰی نے آسمان سے ان کے لئے من وسلویٰ اتارا۔ من دھنیئے کے سے دانے ہوتے ترنجبین کے مشابہ وہ رات کو اوس کی طرح برستے اور ان کے ڈھیر لگ جاتے۔ یہ ایک نہایت شیریں غذا تھی۔ سلوا بٹیر کی طرح کا پرندہ ہوتا۔ شام کو جمع ہوجاتے۔ اس کو پکڑ کر کباب بناتے۔ اس طرح اللہ تعالٰی نے ان کے کھانے پینے کا انتظام فرمادیا اور ان کو بھوکوں مرنے سے بچایا۔ قوت کے اعتبار سے یہ بہترین غذا تھی جس میں پروٹین کافی مقدار میں ہوتے تھے۔ چالیس سال تک لاکھوں انسانوں کو یہ قدرتی غذائیں ملتی رہیں مگر یہ لوگ پھر بھی شکر گذار نہ ہوئے ـــــ اب تمہارے گذرے ہوؤں کی یہ باتیں خود انہی کے حق میں نقصان دہ تھیں۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا

وَاِذْ	قُلْنَا	ادْخُلُوْا	هٰذِهِ	الْقَرْيَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ	شِئْتُمْ	رَغَدًا	وَّادْخُلُوْا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَّقُوْلُوْا
اور جب	ہم نے کہا	تم داخل ہو	اس	بستی	پھر کھاؤ	اس سے	جہاں	تم چاہو	بافراغت	اور تم داخل ہو	دروازہ	سجدہ کرتے ہوئے	اور کہو

اور جب ہم نے کہا تم داخل ہو اس بستی میں ، پھر اس میں سے جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ اور دروازے سے داخل ہو سجدہ

حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ

حِطَّةٌ	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطٰيٰكُمْ	وَسَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ	فَبَدَّلَ	الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ
بخش دے	ہم بخش دینگے	تمہیں	تمہاری خطائیں	اور عنقریب زیادہ دینگے	نیکی کرنے والے	پھر بدل ڈالا	جن لوگوں نے ظلم کیا (ظالم)	بات	دوسری

کرتے ہوئے اور کہو بخش دے، ہم تمہیں تمہاری خطائیں بخش دینگے اور عنقریب زیادہ دینگے نیکی کرنے والوں کو۔ پھر ظالموں نے دوسری بات سے اس بات کو بدل ڈالا

ع

الَّذِیْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۳ ۶

الَّذِیْ	قِيْلَ	لَهُمْ	فَاَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
وہ جو کہ	کہی گئی	انھیں	پھر ہم نے اتارا	پر	جن لوگوں نے ظلم کیا (ظالم)	عذاب	سے	آسمان	کیونکہ	وہ نافرمانی کرتے تھے۔

جو کہی گئی تھی انھیں۔ پھر ہم نے ظالموں پر آسمان سے عذاب اتارا ، کیوں کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

(۵۸) وَاِذْ قُلْنَا لَهُمْ بَعْدَ خُرُوْجِهِمْ مِنَ التِّيْهِ ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ اَوْ اَرِيْحَا فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا اَیْ وَاسِعًا لَا حَجْرَ فِيْهِ وَّادْخُلُوا الْبَابَ اَیْ بَابَهَا سُجَّدًا مُنْحَنِيْنَ وَّقُوْلُوْا مَسْئَلَتُنَا حِطَّةٌ اَیْ اَنْ تَحُطَّ عَنَّا خَطَايَانَا نَّغْفِرْ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ مَبْنِيًّا لِلْمَفْعُوْلِ فِيْهِمَا لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بِالطَّاعَةِ ثَوَابًا

(۵۹) فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهُمْ فَقَالُوْا حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ وَّدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فِيْهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمُضْمَرِ مُبَالَغَةً فِیْ تَقْبِيْحِ شَانِهِمْ رِجْزًا عَذَابًا طَاعُوْنًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ بِسَبَبِ فِسْقِهِمْ اَیْ خُرُوْجِهِمْ عَنِ الطَّاعَةِ فَهَلَكَ مِنْهُمْ فِیْ سَاعَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ اَقَلُّ

ترجمہ

(۵۸) اور جب ہم نے ان کو اس میدان سے نکلنے کے بعد کہا کہ بیت المقدس یا اریحا میں چلے جاؤ وہاں جو چاہو فراغت سے کھاؤ کچھ روک نہیں اور دروازہ میں جھک کر گھسو اور کہو ہماری طلب یہ ہے کہ ہمارے گناہ معاف کئے جائیں تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دینگے اور جو ہمارے فرماں بردار ہیں ان پر زیادہ انعام کرینگے۔

(۵۹) پس ان ظالموں نے اس کو بدل دیا جو اُن سے کہا گیا تھا اور یہ کہا کہ ہماری طلب یہ ہے کہ دانہ خوشہ میں ہم کو ملے اور سُرینوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے سو ہم نے ان ظالموں پر ایک وبا آسمان سے بھیجی جیسیں ستر ہزار یا کم اسی وقت مر گئے۔ کیونکہ وہ ہماری اطاعت سے نکلے ہوئے تھے۔

تشریح

(۵۸) بنی اسرائیل کو صحرا نوردی کے بعد مستقل ٹھکانا ملا | چالیس سال کی اس صحرا نوردی کے بعد جو اُن کی تربیت کے لئے ضروری تھی حضرت موسیٰ نے انکو ایک بڑی بستی میں داخل ہونے کا حکم دیا اور وہاں بکثرت سامانِ زیست موجود تھا۔ چالیس سال کی خانماں برباد زندگی کے بعد یہ کتنی بڑی راحت تھی کہ اب مستقل ٹھکانا میسر آگیا تھا مگر حکم ہوا کہ اتراتے اکڑتے ہوئے نہیں بلکہ متواضع طریقے پر داخل ہو۔ زبان و عمل سے شکر گذاری کا اظہار کرتے ہوئے۔

(۵۹) مگر اپنی حرکت سے باز پھر بھی نہ آئے | مگر جو کہا گیا تھا اس کے اُلٹ کیا ، اور مذاقًا حِطَّۃٌ کی جگہ حِنْطَۃٌ کہتے ہوئے چلے ، شہر میں آئے تو بدکاریاں پھیلائیں اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور ہزاروں آدمی ہلاک ہوگئے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ

وَاِذِ	اسْتَسْقٰى	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْفَجَرَتْ
اور جب	پانی مانگا	موسیٰ	اپنی قوم کے لئے	پھر ہم نے کہا	مارو پر	اپنا عصا	پتھر	تو پھوٹ پڑے

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا، پھر ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مارو تو پھوٹ پڑے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كُلُوْا	وَاشْرَبُوْا
اس سے	بارہ	چشمے	جان لیا	ہر	قوم	اپنا گھاٹ	تم کھاؤ	اور پیو

اس سے بارہ چشمے، ہر قوم نے اپنا گھاٹ جان لیا، تم کھاؤ اور پیو

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾

مِنْ	رِّزْقِ	اللّٰهِ	وَلَا تَعْثَوْا	فِى	الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ
سے	رزق	اللہ	اور نہ پھرو	میں	زمین	فساد مچاتے

اللہ کے رزق سے اور زمین میں نہ پھرو فساد مچاتے۔

ترجمہ

(۶۰) وَاذْكُرْ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى اَىْ طَلَبَ
السُّقْيَا لِقَوْمِهٖ وَقَدْ عَطِشُوْا فِى التِّيْهِ
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ وَهُوَ
الَّذِىْ فَرَّ بِثَوْبِهٖ خَفِيْفٌ مُرَبَّعٌ
كَرَاْسِ رَجُلٍ رُخَامٍ اَوْ كَذَّانٍ فَضَرَبَهٗ
فَانْفَجَرَتْ اِنْشَقَّتْ وَسَالَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا بِعَدَدِ الْاَسْبَاطِ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
اُنَاسٍ سِبْطٍ مِّنْهُمْ مَّشْرَبَهُمْ ۭ مَوْضِعَ
شُرْبِهِمْ فَلَا يُشْرِكُهُمْ فِيْهِ غَيْرُهُمْ وَقُلْنَا
لَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ حَالٌ مُؤَكِّدَةٌ
لِعَامِلِهَا مِنْ عَثِىَ بِكَسْرِ الْمُثَلَّثَةِ اَفْسَدَ

(۶۰) اور یادکرو جبکہ اس جنگل میں موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا سو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار، یہ وہی پتھر تھا جو موسیٰؑ کے کپڑے لے بھاگا تھا، نرم چوکھونٹا جیسے آدمی کا سر۔ سو اس نے مارا پس بارہ چشمے جتنے وہ گروہ تھے اس میں سے نکل کر بہنے لگے ہر ایک جماعت نے اپنے گھاٹ یعنی پانی پینے کی جگہ کو جان لیا اس میں کوئی دوسرا ان کا شریک نہ ہوسکتا تھا۔ اور ہم نے کہا کہ کھاؤ اور پیو جو خدا نے تم کو دیا اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

تشریح

(۶۰) بنی اسرائیل کیلئے بارہ چشمے جاری ہوئے | جزیرہ نما سینا (تیہ) میں بادلوں کے سائے اور من وسلویٰ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے پانی کا انتظام بھی فرمایا حضرت موسیٰؑ کو حکم ہوا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مار دیجئے، لاٹھی مارنے سے بارہ چشموں کی دھاریں پھوٹ نکلیں، بارہ قبیلوں کے لئے الگ چشمے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

وَاِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوْسٰى	لَنْ نَّصْبِرَ	عَلٰى	طَعَامٍ	وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
اور جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہرگز صبر نہ کرینگے	پر	کھانا	ایک	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	نکالے ہمارے	لئے	اس سے جو	اگاتی ہے	زمین

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کریں ہمارے لئے نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ

مِنْ	بَقْلِهَا	وَقِثَّآئِهَا	وَفُوْمِهَا	وَعَدَسِهَا	وَبَصَلِهَا	قَالَ	اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِیْ	هُوَ	اَدْنٰى	بِالَّذِیْ	هُوَ
سے کچھ	ترکاری	اور ککڑی	اور گندم	اور مسور	اور پیاز	اس نے کہا	کیا تم بدلنا چاہتے ہو	جو کہ	وہ	ادنیٰ	اس سے جو	وہ

کچھ ترکاری اور ککڑی اور گندم اور مسور اور پیاز۔ اس نے کہا کیا تم بدلنا چاہتے ہو؟ وہ جو ادنیٰ ہے اس سے جو

خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

خَيْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا	فَاِنَّ	لَكُمْ	مَّا سَاَلْتُمْ	وَضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الذِّلَّةُ
بہتر	تم اترو	شہر	پس بیشک	تمہارے لئے	جو تم مانگتے ہو	اور ڈالدی گئی	ان پر	ذلت

بہتر ہے، تم شہر میں اُترو بیشک تمہارے لئے ہوگا جو تم مانگتے ہو، اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال

وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

وَالْمَسْكَنَةُ	وَبَآءُوْا	بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ
اور محتاجی	اور وہ لوٹے	غضب کیساتھ	سے	اللہ	یہ	اسلئے کہ وہ	تھے	جو انکار کرتے	آیتوں کا

دی گئی اور وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ، یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے

اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

اللّٰهِ	وَيَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَّكَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ
اللہ	اور قتل کرتے	نبیوں کو	ناحق	یہ	اسلئے کہ	انھوں نے نافرمانی	اور تھے	حد سے بڑھتے۔

اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے، یہ اسلئے ہوا کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھتے تھے۔

(۶۱) وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى
طَعَامٍ اَىْ شَیْءٍ مِّنْهُ وَّاحِدٍ وَّهُوَ
الْمَنُّ وَالسَّلْوٰى فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُخْرِجْ لَنَا شَيْئًا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

ترجمہ

(۶۱) وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى الخ اور جب تم نے
کہا اے موسیٰ ہم صرف ایک قسم کا کھانا مَن
وسلویٰ نہیں کھاسکتے سو تم دعا کرو اللہ سے
کہ زمین سے ہمارے واسطے ساگ اور ککڑی اور

مِنۡ بِنَبَاتٍ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا
حِنۡطَتِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ
لَهُمۡ مُوۡسٰى اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ
اَدۡنٰى اَخَسُّ بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ ؕ اَشۡرَفُ
اَىۡ تَاخُذُوۡنَهٗ بَدَلَهٗ وَالۡهَمۡزَةُ لِلۡاِنۡكَارِ
فَاَبَوۡا اَنۡ يَّرۡجِعُوۡا فَدَعَا اللّٰهَ فَقَالَ
تَعَالٰى اِهۡبِطُوۡا اَنۡزِلُوۡا مِصۡرًا مِّنَ
الۡاَمۡصَارِ فَاِنَّ لَكُمۡ فِيۡهِ مَّا سَاَلۡتُمۡ ؕ
مِنَ النَّبَاتِ وَضُرِبَتۡ جُعِلَتۡ عَلَيۡهِمُ
الذِّلَّةُ الذُّلُّ وَالۡهَوَانُ وَالۡمَسۡكَنَةُ اَىۡ
اَثَرُ الۡفَقۡرِ مِنَ السُّكُوۡنِ وَالۡخِزۡىِ فَهِىَ
لَازِمَةٌ لَهُمۡ وَاِنۡ كَانُوۡا اَغۡنِيَآءَ لُزُوۡمَ
الدِّرۡهَمِ الۡمَضۡرُوۡبِ لِسِكَّتِهٖ وَبَآءُوۡ
رَجَعُوۡا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ اَىِ الۡعَتۡرِبُ
وَالۡغَضَبُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ اَىۡ بِسَبَبِ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا
يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ
النَّبِيّٖنَ كَزَكَرِيَّا وَيَحۡيٰى بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ
اَىۡ ظُلۡمًا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّكَانُوۡا
يَعۡتَدُوۡنَ ﴿٤﴾ يَتَجَاوَزُوۡنَ الۡحَدَّ فِى
الۡمَعَاصِىۡ وَكَرَّرَهٗ لِلتَّاكِيۡدِ

گیہوں اور مسور اور پیاز نکالے۔ موسے نے ان سے کہا کیا تم کمتر اور نکمی چیز بہتر اور عمدہ سے بدلتے ہو۔ انھوں نے نہ مانا۔ موسیٰ نے دعا کی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اِهۡبِطُوۡا جاؤ تم کسی شہر میں وہاں تم کو وہ ملیگا جو تم نے از قسم نباتات مانگا اور ان پر ذلت و رسوائی اور خواری کی مہر لگ گئی اور ان سے کبھی جدا نہ ہوگی اگرچہ وہ تونگر بھی ہو جاویں جیسے درہم پس سکہ اس کا جدا نہیں ہوتا اور ان پر اُترا غصہ خدا کا یہ رسوائی اور ان پر خدا کا غصہ اس وجہ سے کہ وہ آیاتِ الٰہی کا انکار کرتے تھے اور زکریا اور یحیےٰ جیسے نبیوں کو انہوں نے ناحق قتل کیا۔ یہ سزا ان کی نافرمانی اور گناہوں میں حد سے بڑھنے کی ہے۔

تشریح

(۶۱)۔ جو خود نہیں بدلتا اللہ تعالیٰ بھی اسکو نہیں بدلتے | جزیرہ نما سینا (تیہ) میں بنی اسرائیل کی یہ صحرا نوردی ان کو ایک بڑے مقصد کے واسطے تیار کرنے کے لئے تھی۔ صدیوں کی غلامی نے ان کے مزاج کو بگاڑ کر رکھدیا تھا، اب ان کو تمام دنیا کی قوموں میں باعزت حیثیت دلانے، ان کو رہنمائی کی پوزیشن پر لانے کے لئے ان کی تربیت کرنے کی ضرورت تھی —— گویا یہ صحرائے سینا ان کی تعلیمی تربیتی اقامتی درسگاہ تھی —— کھانے پینے کا انتظام ان طلبا کے لئے کر دیا گیا تھا تاکہ اطمینان کے ساتھ اپنے اصل کام میں لگے رہیں —— اس اصل مقصد کو بھول کر ان کو کام و دہن کے ذائقے یاد آرہے تھے۔ یہ تھا ایک بہتر چیز کو چھوڑ کر ان کا ادنیٰ چیزوں کی فرمائش کرنا —— ان کی ان حرکتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان پر ذلت و خواری مسلط ہوگئی۔ جو خود کو بدلنا نہ چاہے اللہ بھی اس کو زبردستی نہیں بدلتے۔

یہودیوں کی تاریخ یہ رہی ہے کہ اپنی قوم کے رہنماؤں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو قتل کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے اور اس قوم کے فاسق و فاجر سرداری کا مقام حاصل کرتے رہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

إِنَّ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَالَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَالنَّصٰرٰى	وَالصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَعَمِلَ
بیشک جو لوگ	ایمان لائے	اور جو لوگ	یہودی ہوئے	اور نصاریٰ	اور صابی	جو ایمان لائے	اللہ پر	اور روز آخرت	اور عمل کرے

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصرانی اور صابی، جو ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور نیک عمل

صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

صَالِحًا	فَلَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ
نیک	تو انکے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کا رب	اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہونگے	اور	جب	ہم نے لیا	تم سے اقرار

کرے تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے، اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾

وَرَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَآ اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَّاذْكُرُوْا	مَا فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ
اور ہم نے اٹھایا	تمہارے اوپر	کوہ طور	پکڑو	جو ہم نے تمہیں دیا	مضبوطی سے	اور یاد رکھو	جو اس میں	تاکہ تم	پرہیزگار ہو جاؤ

اور ہم نے تمہارے اوپر کوہ طور اٹھایا، جو ہم نے تمہیں دیا ہے وہ مضبوطی سے پکڑو، اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

ترجمہ

(۶۲) إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلُ وَالَّذِيْنَ هَادُوْا
هُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِئِيْنَ طَائِفَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ
اَوِ النَّصَارٰى مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فِيْ زَمَنِ نَبِيِّنَا وَعَمِلَ صَالِحًا بِشَرِيْعَتِهٖ فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
اَيْ ثَوَابُ اَعْمَالِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ رُوْعِيَ فِيْ ضَمِيْرِ اٰمَنَ وَعَمِلَ لَفْظُ
مَنْ وَفِيْمَا بَعْدَهٗ مَعْنَاهَا۔

(۶۳) وَاذْكُرْ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ عَهْدَكُمْ بِالْعَمَلِ
بِمَا فِي التَّوْرٰىةِ وَقَدْ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ الْجَبَلَ اقْتَلَعْنَاهُ
مِنْ اَصْلِهٖ عَلَيْكُمْ لَمَّا اَبَيْتُمْ قَبُوْلَهَا وَقُلْنَا خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ بِالْعَمَلِ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ○ النَّارَ اَوِ الْمَعَاصِيَ۔

(۶۲) إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ تحقیق جو لوگ انبیاء پر پہلے سے ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصرانی اور نئے مذہب والے یہودیوں یا نصاریٰ میں کے جو ان میں سے اللہ پر اور دن آخرت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایمان لایا اور انکی شریعت کے موافق عمل کیا انکو انکے عملوں کا بدلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گا اور ان پر کچھ ڈر نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے (آمن اور عمل کی ضمیر میں مَنْ کے لفظ کی رعایت اور اس کے مابعد میں اس کے معنی کی)

(۶۳) اور یاد کرو جبکہ ہم نے تم سے توراۃ پر عمل کرنے کا وعدہ لیا اور جب تم نے قبول کرنے سے انکار کیا تو جبل طور کو نیچے سے اکھاڑ کر تمہارے اوپر اٹھایا اور یہ کہا کہ جو ہم نے تم کو دیا ہے اس کو قوت و کوشش سے پکڑو اور جو اس میں ہے یاد کر کے اس پر عمل کرو تاکہ تم گناہوں سے بچو اور آگ سے چھٹکارا پاؤ۔

تشریح

(۶۲) اصل معیار ایمان اور عمل صالح ہے | بتانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں معیار ایمان اور عمل صالح ہے نجات کے لئے کسی گروہ کی اجارہ داری نہیں ہے اور نہ اللہ کے ساتھ کسی کا کوئی خصوصی رشتہ ہے۔

(۶۳) شریعت کے احکام قبول کرو | پہاڑ کے دامن میں بنی اسرائیل سے میثاق لیا گیا تو ایسی صورت پیدا کر دی ان کو ایسا لگتا تھا کہ یہ پہاڑ ہمارے اوپر گر پڑے گا۔ یہ زبردستی منوانا نہیں تھا۔ بنی اسرائیل کی طرف سے خود یہ تقاضا ہوتا تھا کہ ہمیں تفصیل احکام کے لئے کتاب چاہیے، جب کتاب آگئی تو اس کے احکام کی سختی کی شکایت کرنے لگے ـــــ ان کی اس کج روی کے انداز کو دیکھتے ہوئے ان کے قبول دین کے بعد احکام شرعیہ کے لئے یہ صورت پیدا ہوئی۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾

ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَلَوْلَا	فَضْلُ	اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَرَحْمَتُهٗ	لَكُنْتُمْ	مِّنَ	الْخٰسِرِيْنَ
پھر	تم پھر گئے	بعد	اس	پس اگر نہ	فضل	اللہ	تم پر	اور اس کی رحمت	تو تم تھے	سے	نقصان اٹھانے والے

پھر اس کے بعد تم پھر گئے، پس اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تم پر، اور اس کی رحمت تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے تھے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿٦٥﴾

وَلَقَدْ	عَلِمْتُمُ	الَّذِيْنَ	اعْتَدَوْا	مِنْكُمْ	فِي السَّبْتِ	فَقُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِئِيْنَ
اور البتہ	تم نے جان لیا	جنھوں نے	زیادتی کی	تم سے	ہفتہ کے دن میں	تب ہم نے کہا	ان سے	تم ہو جاؤ	بندر	ذلیل

اور البتہ تم نے (ان لوگوں کو) جان لیا جنھوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تب ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔

ترجمہ

(۶۴) ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اَعْرَضْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ الْمِيْثَاقِ عَنِ الطَّاعَةِ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُمْ بِالتَّوْبَةِ اَوْ تَاْخِيْرِ الْعَذَابِ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ الْهَالِكِيْنَ۔

(۶۴) پھر اس عہد کے بعد بھی تم نے ہماری اطاعت سے منہ پھیرا سو اگر خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت سے عذاب موخر نہ ہوتا یا تم کو توفیق توبہ نہ ہوتی تو تم ہلاک ہو جاتے

(۶۵) وَلَقَدْ لَامُ قَسَمٍ عَلِمْتُمُ عَرَفْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا تَجَاوَزُوا الْحَدَّ مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ بِصَيْدِ السَّمَكِ وَقَدْ نَهَيْنَاكُمْ عَنْهُ وَهُمْ اَهْلُ اِيْلَةَ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ○ مُبْعَدِيْنَ فَكَانُوْهَا وَهَلَكُوْا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

(۶۵) اور البتہ قسم ہے کہ تم جانتے ہو ان کو جنہوں نے باوجود ممانعت کے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کر کے حد سے تجاوز کیا وہ لوگ۔ ایلہ کے رہنے والے تھے سو ہم نے ان کو کہا تم بندر ہو جاؤ رحمت سے دور سو وہ ہو گئے اور تین روز کے بعد مر گئے۔

تشریح

(۶۴) اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو موقع دیتے رہے | مگر اس کے باوجود بھی ان کی روش نہ بدلی۔ یہ تو اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تھی جو بار بار ان کو موقع دیا جا رہا تھا ورنہ فرعون کی طرح وہ بھی ختم ہو چکے ہوتے۔

(۶۵) ان کو بندر بنا دیا گیا | بنی اسرائیل کی تربیت اور ان کی آزمائش کے لئے یہ قانون مقرر کیا گیا تھا کہ وہ ہفتہ کو آرام اور عبادت کے لئے مخصوص رکھیں اس روز کوئی کاروبار نہ کریں۔ اس قانون کا توڑنے والا واجب القتل تھا، لیکن جب بنی اسرائیل کی اخلاقی اور دینی حالت میں بگاڑ آیا تو وہ کھلم کھلا اس دن کی حرمت کو پامال کرنے لگے اور کھلے عام کاروبار ہونے لگا۔ اس کے نتیجہ میں ان پر عذاب آیا اور ان کو مسخ کر کے بندروں کی صورت بنا دیا گیا ——— یہ واقعہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت داؤد کے زمانے کا ہے۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ

فَجَعَلْنٰهَا	نَكَالًا	لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا	وَمَا خَلْفَهَا	وَمَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ	وَاِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖٓ	اِنَّ اللّٰهَ
پھر ہم نے اسے بنایا	عبرت	سامنے والوں کے لئے	اور اس کے پیچھے	اور نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور جب	کہا	موسیٰ	اپنی قوم سے	بیشک اللہ

پھر ہم نے اسے سامنے والوں کے لئے اور پیچھے آنیوالوں کے لئے عبرت بنایا اور نصیحت پرہیزگاروں کے لئے ۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾

يَاْمُرُكُمْ	اَنْ	تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْٓا	اَتَتَّخِذُنَا	هُزُوًا	قَالَ	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ	اَنْ اَكُوْنَ	مِنَ الْجٰهِلِيْنَ
تمہیں حکم دیتا ہے	کہ	تم ذبح کرو	ایک گائے	وہ کہنے لگے	کیا تم کرتے ہو ہم سے	مذاق	اس نے کہا	میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی	کہ ہو جاؤں	جاہلوں سے

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، وہ کہنے لگے کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟ اس نے کہا میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ میں جاہلوں سے ہو جاؤں۔

ترجمہ

(۶۶) فَجَعَلْنٰهَا اَیْ تِلْكَ الْعُقُوْبَةَ نَكَالًا عِبْرَةً مَانِعَةً مِنَ ارْتِكَابِ مِثْلِ مَا عَمِلُوْا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا اَیْ لِلْاُمَمِ الَّتِیْ فِیْ زَمَانِهَا وَبَعْدَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اللّٰهَ وَخُصُّوْا بِالذِّكْرِ لِاَنَّهُمُ الْمُنْتَفِعُوْنَ بِهَا بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ

(۶۶) پس ہم نے اس عذاب کو ان کے زمانے کے اور پچھلے لوگوں کے واسطے عبرت کا سامان کر دیا کہ وہ ایسا نہ کریں اور پرہیزگاروں کے لئے اس میں نصیحت ہو گئی ۔

(۶۷) وَ اذْكُرْ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ وَقَدْ قُتِلَ لَهُمْ قَتِيْلٌ لَا يُدْرٰی قَاتِلُهٗ وَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّدْعُوَ اللّٰهَ اَنْ يُّبَيِّنَهٗ لَهُمْ فَدَعَاهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا مَهْزُوًّا بِنَا حَيْثُ تُجِيْبُنَا بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ اَعُوْذُ اَمْتَنِعُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ

(۶۷) اور یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا (کہ انمیں سے کوئی شخص مارا گیا تھا اس کا مارنے والا معلوم نہ تھا اور قوم نے موسیٰ سے کہا کہ اللہ سے دعا کرے کہ مارنے والے کو بتلا دے) البتہ اللہ تم کو حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو انہوں نے کہا تو ہمکو جو ایسا جواب دیتا ہے کیا ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ موسیٰ نے کہا اللہ مجھے بچائے کہ میں جاہلوں ہنسی کرنیوالوں میں سے ہوں۔

تشریح

(۶۶) صورت کے مسخ کرنے میں دوسروں کیلئے عبرت تھی | مسخ صورت کا یہ واقعہ اس وقت کے اور آنیوالے لوگوں کیلئے باعث عبرت اور خوف خدا رکھنے والوں کیلئے باعث نصیحت بنا دیا گیا۔

(۶۷) گائے کی تقدیس کو دلوں سے نکالا گیا | ہمسایہ قوموں سے بنی اسرائیل کو یہ چھوت کی بیماری لگ چکی تھی کہ انکے اندر گائے کی تقدیس اور عظمت پیدا ہوئی اور اس کے نتیجے میں گائے پرستی کرنے لگے حضرت موسیٰ کے سمجھانے پر اگرچہ انھوں نے گائے پرستی ترک کر دی مگر ابھی دلوں میں اس کی تقدیس کا احساس باقی تھا اس بیماری کا علاج ضروری تھا۔ ادھر بنی اسرائیل کے ایک شخص مال کے قتل کا واقعہ پیش آگیا جس کے قاتل کا پتہ نہ لگتا تھا۔ اللہ کیطرف سے حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اسکا ایک ٹکڑا مقتول کے بدن کو لگاؤ تو وہ جی اٹھے گا اور اپنے قاتل کا پتہ خود بتائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مقتول نے زندہ ہو کر بتا دیا کہ اس کے وارثوں نے ہی اس کو مال کے لالچ میں قتل کیا تھا۔ مگر گائے کے ذبح کرنے میں بنی اسرائیل کی ہچکچاہٹ نے ان کے لئے مشکلات پیدا کر دیں ۔ حضرت موسیٰ نے جب ان کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنایا تو انھوں نے حیران ہو کر کہا کہ کیا آپ مذاق کر رہے ہیں؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مذاق اور وہ بھی شریعت کے احکام میں ؟ یہ جاہلوں اور نادانوں کا کام ہے ۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ

قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا هِيَ	قَالَ	إِنَّهُ	يَقُولُ	إِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَا فَارِضٌ
انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	بتلائے	ہمیں	کیسی ہے وہ	اس نے کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ بوڑھی

انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کریں کہ وہ ہمیں بتلائے وہ کیسی ہے؟ اس نے کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہے اور

وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

وَلَا	بِكْرٌ	عَوَانٌ	بَيْنَ	ذٰلِكَ	فَافْعَلُوا	مَا	تُؤْمَرُونَ	قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ
اور نہ	چھوٹی عمر	جوان	درمیان	اس	پس کرو	جو	تمھیں حکم دیا جاتا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	وہ بتلادے

نہ چھوٹی عمر کی اسکے درمیانی جوان ہے، پس تمھیں جو حکم دیا جاتا ہے کرو۔ انہوں نے کہا ہمارے لئے دعا کریں اپنے رب سے کہ وہ ہمیں بتلادے

لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

لَنَا	مَا	لَوْنُهَا	قَالَ	إِنَّهُ	يَقُولُ	إِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ	لَوْنُهَا	تَسُرُّ	النّٰظِرِيْنَ
ہمیں	کیسا	اس کا رنگ	اس نے کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	ایک گائے	زرد رنگ	گہرا	اس کا رنگ	اچھی لگتی	دیکھنے والے۔

اس کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے زرد رنگ کی اس کا رنگ خوب گہرا ہے دیکھنے والوں کو اچھی لگتی ہے۔

(٦٨) فَلَمَّا عَلِمُوْا اَنَّهٗ عَزْمٌ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَنَا مَا هِيَ اَیْ مَا سِنُّهَا قَالَ مُوْسٰى اِنَّهٗ اَیِ اللّٰهُ
يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ مُسِنَّةٌ وَّلَا بِكْرٌ
صَغِيْرَةٌ عَوَانٌ نَصَفٌ بَيْنَ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ
مِنَ السِّنِيْنَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ○
بِهٖ مِنْ ذَبْحِهَا۔

(٦٩) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا شَدِيْدُ الصُّفْرَةِ تَسُرُّ
النّٰظِرِيْنَ ○ اِلَيْهَا بِحُسْنِهَا اَیْ تُعْجِبُهُمْ۔

ترجمہ

(٦٨) ان کی قوم نے جب جانا کہ یہ ہنسی سے نہیں کہا تو یہ کہا کہ اپنے پروردگار سے اس گائے کی عمر دریافت کر دے موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بہت بوڑھی اور نہ بن بیائی بچی بلکہ درمیانی ہو سو اس کو ذبح کرو۔

(٦٩) انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے پوچھ اس کا رنگ کیا ہے موسیٰ نے کہا کہ بہت زرد رنگ جس کی خوبی دیکھنے والوں کو خوش آوے۔

تشریح

(٦٨) حکم کی تعمیل میں ٹال مٹول کہ گائے کیسی ہے؟ گائے کے بارے میں دریافت کرنا کہ وہ کیسی ہے تحقیق کے لئے نہ تھا بلکہ اس حکم کو ٹالنے کے لئے تھا اور گائے کو ذبح کرنے میں ان کو جو تردد تھا اسکو ظاہر کرنا تھا حضرت موسیٰ نے بتا کر کہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ جوان، فرمایا کہ اب تعمیل حکم کر ڈالو۔

(٦٩) گائے کا رنگ کیسا ہے؟ اب دوسرا سوال کھڑا کر دیا کہ گائے کا رنگ کیسا ہے؟ معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی اندر سے ان کی طبیعتیں اس کام کے لئے آمادہ نہیں ہو رہی ہیں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝۷۰

قَالُوْا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَنَا	مَاهِيَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَيْنَا	وَاِنَّآ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَمُهْتَدُوْنَ
انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنا رب	وہ بتلادے	ہمیں	وہ کیسی	کیونکہ	گائے	اشتباہ ہوگیا	ہم پر	اور بیشک ہم	اگر	چاہا	اللہ	ضرور ہدایت پالیں گے

انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کریں وہ ہمیں بتلادے وہ کسی ہے ؟ کیونکہ گائے میں ہم پر اشتباہ ہوگیا ، اور اگر اللہ نے چاہا تو بیشک

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ج مُسَلَّمَةٌ لَا

قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَّا ذَلُوْلٌ	تُثِيْرُ	الْاَرْضَ	وَلَا	تَسْقِي	الْحَرْثَ	مُسَلَّمَةٌ	لَّا
اس نے کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	ایک گائے	نہ سدھی ہوئی	جوتتی	زمین	اور نہ	پانی دیتی	کھیتی	بے عیب	نہیں

ہم ضرور ہدایت پالیں گے۔ اس نے کہا بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ سدھی ہو نہ زمین جوتتی نہ کھیتی کو پانی دیتی ' بے عیب ہے اس

ع
شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝۷۱ ع ۸

شِيَةَ	فِيْهَا	قَالُوْا	الْئٰنَ	جِئْتَ	بِالْحَقِّ	فَذَبَحُوْهَا	وَمَا كَادُوْا	يَفْعَلُوْنَ
کوئی داغ	اسمیں	وہ بولے	اب	تم لائے	ٹھیک بات	پھر انہوں نے ذبح کیا اسکو	اور وہ لگتے نہ تھے	وہ کریں

میں کوئی داغ نہیں وہ بولے اب تم ٹھیک بات لائے ۔ پھر انہوں نے اسے ذبح کیا ' اور وہ لگتے نہ تھے کہ وہ (ذبح) کریں

۷۰ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ أَسَائِمَةٌ أَمْ عَامِلَةٌ إِنَّ الْبَقَرَ أَيْ جِنْسَهُ الْمَنْعُوتَ بِمَا ذُكِرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا لِكَثْرَتِهِ فَلَمْ نَهْتَدِ إِلَى الْمَقْصُودَةِ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ○ إِلَيْهَا فِي الْحَدِيثِ لَوْ لَمْ يَسْتَثْنُوا لَمَا بُيِّنَتْ لَهُمْ آخِرَ الْأَبَدِ

۷۱ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ غَيْرُ مُذَلَّلَةٍ بِالْعَمَلِ تُثِيرُ الْأَرْضَ تُقَلِّبُهَا لِلزِّرَاعَةِ وَالْجُمْلَةُ صِفَةُ ذَلُولٍ دَاخِلَةٌ فِي النَّفْيِ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ الْأَرْضَ الْمُهَيَّأَةَ لِلزَّرْعِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوبِ وَآثَارِ الْعَمَلِ لَا شِيَةَ لَوْنَ فِيهَا غَيْرَ لَوْنِهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ بِالْبَيَانِ التَّامِّ فَطَلَبُوهَا فَوَجَدُوهَا عِنْدَ الْفَتَى الْبَارِّ بِأُمِّهِ فَاشْتَرَوْهَا بِمِلْءِ مَسْكِهَا ذَهَبًا فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ○ لِغَلَاءِ ثَمَنِهَا وَفِي الْحَدِيثِ لَوْ ذَبَحُوا أَيَّ بَقَرَةٍ كَانَتْ لَأَجْزَأَتْهُمْ وَلَكِنْ شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ

۷۰ انھوں نے کہا اپنے رب سے پوچھ کہ وہ چرنے والی ہو یا اس سے کام لیا جاتا ہو البتہ وہ گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے جو مراد ہے وہ معلوم نہیں ہوتی اور اگر خدا چاہے گا تو اب ہم اس کی طرف راہ پادیں گے' حدیث میں ہے کہ اگر وہ انشاءاللہ نہ کہتے تو قیامت تک ان سے صاف بات نہ کہی جاتی۔

۷۱ موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ نہ کام کرنے سے ضعیف ہوئے ہو کہ زمین کو کھیتی کے لئے تیار کرتے ہو۔ اور زمین کھیتی والے کو پانی دیتی ہے جملہ عیوب اور کاموں کے اثر سے درست وسالم ہو اس میں سوا اس کے رنگ کے دوسرا رنگ نہ ہو۔ انھوں نے کہا اب تو نے پورا بیان کیا سو انہوں نے اس کو ڈھونڈا ایک جوان کے پاس جو اپنی ماں کے حکم میں تھا اس کو پایا جس قدر اس کی کھال میں سونا آوے دیکر خرید لیا پھر ذبح کیا اور گرانی قیمت کی وجہ سے وہ قریب تھے کہ ذبح کریں اور حدیث میں ہے کہ اگر وہ کوئی سی گائے کو ذبح کر لیتے انکو کفایت کرتا مگر انہوں نے اپنے اوپر سختی کی اللہ نے بھی ان پر سختی کی ۔)

تشریح

۷۰ ذرا تفصیل سے بتادیں اب یہ تیسرا سوال اٹھایا کہ ذرا تفصیل سے گائے کے بارے میں بتاویں۔

۷۱ مجبوراً گائے کو ذبح کرگیا ــــــ ان کی ٹال مٹول ان کی اندرونی کیفیت کو ظاہر کر رہی تھی۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۷۲ۚ فَقُلْنَا

وَاِذْ	قَتَلْتُمْ	نَفْسًا	فَادّٰرَءْتُمْ	فِيْهَا	وَاللّٰهُ	مُخْرِجٌ	مَّا كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ	فَقُلْنَا
اور جب	تم نے قتل کیا	ایک آدمی	پھر تم جھگڑنے لگے	اسمیں	اور اللہ	ظاہر کرنیوالا	جو تم تھے	چھپاتے	پھر ہم نے کہا

اور جب تم نے ایک آدمی کو قتل کیا پھر تم اس میں جھگڑنے لگے اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا

اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۷۳

اضْرِبُوْهُ	بِبَعْضِهَا	كَذٰلِكَ	يُحْيِ	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى	وَيُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ
اسے مارو	اس کا ٹکڑا	اس طرح	زندہ کریگا	اللہ	مردے	اور تمھیں دکھاتا ہے	اپنے نشان	تاکہ تم	غور کرو

تم اس (مقتول) کو گائے کا ایک ٹکڑا مارو، اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کریگا۔ وہ تمھیں دکھاتا ہے اپنے نشان تاکہ تم غور کرو۔

(۷۲) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ
فِي الْاَصْلِ فِي الدَّالِ اَيْ تَخَاصَمْتُمْ وَتَدَافَعْتُمْ
فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مُظْهِرٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝
مِنْ اَمْرِهَا وَهٰذَا اِعْتِرَاضٌ وَهُوَ اَوَّلُ الْقِصَّةِ
(۷۳) فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ اَيِ الْقَتِيْلَ بِبَعْضِهَا فَضُرِبَ بِلِسَانِهَا
اَوْ عَجْبِ ذَنَبِهَا فَحَيِيَ وَقَالَ قَتَلَنِيْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ
لِاِبْنَيْ عَمِّهٖ وَمَاتَ فَحُرِمَا الْمِيْرَاثَ وَقُتِلَا
قَالَ تَعَالٰى كَذٰلِكَ الْاِحْيَاءُ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ دَلَائِلَ قُدْرَتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۝ تَتَدَبَّرُوْنَ فَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ
الْقَادِرَ عَلٰى اِحْيَاءِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَادِرٌ
عَلٰى اِحْيَاءِ نُفُوْسٍ كَثِيْرَةٍ فَتُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ

(۷۲) اور یاد کرو جب کہ تم نے ایک آدمی کو مارا پھر اس میں جھگڑا کیا اور اللہ ظاہر کرنے والا ہے اس امر کو جس کو تم چھپاتے تھے (یہ جملہ معترضہ ہے شروع قصہ سے اس کا تعلق ہے)۔

(۷۳) پھر ہم نے کہا کہ اس مقتول سے اس گائے کی جیب یا دم کی ہڈی مارو انھوں نے مارا وہ زندہ ہوگیا اور اپنے دو چچا کے بیٹوں کی نسبت کہا کہ انھوں نے مجھ کو مارا ہے یہ کہکر مرگیا وہ دونوں اسکی میراث سے محروم رہے اور مارے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسا اللہ نے اسکو زندہ کیا اسی طرح مردوں کو زندہ کریگا وہ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ تم سوچو اور جان لو کہ جو ایک کو زندہ کرسکتا ہے وہ بہتوں کو جلا سکتا ہے یہ سمجھ لو تو ایمان لے آؤ۔

تشریح

(۷۲) ایمان کی کمزوری سامنے آئی جو چیز یہ لوگ چھپا رہے تھے وہ قاتل کا نام تھا۔ ایک دوسرے پر الزام دھر رہے تھے مگر اصل قاتل کا نام معلوم نہ تھا، دوسری چیز جو یہ لوگ چھپا رہے تھے وہ ان کا ضعف ایمانی تھا اللہ تعالیٰ اس کو بھی ظاہر کردینا چاہتا تھا۔

(۷۳) بنی اسرائیل کی اندرونی بیماری کا علاج گائے کے گوشت کا ایک حصہ مقتول کے بدن سے لگاؤ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے مقتول زندہ ہوگیا اس نے قاتل کا نام بتادیا اور پھر مردہ ہوکر گرپڑا، یہ بھی حضرت موسیٰ کا کھلا معجزہ تھا ——— اس طرح ایک واقعہ سے تین مقصد حاصل کیے گئے۔ گائے کی محبت دل سے نکالنے کی تدبیر، اصل قاتل کا نام اور حضرت موسیٰ کے ہاتھوں اللہ کی اس قدرت کا اظہار کہ وہ کس طرح مُردوں کو زندگی دے سکتا ہے

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ؕ

ثُمَّ	قَسَتْ	قُلُوْبُكُمْ	مِنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَهِيَ	كَالْحِجَارَةِ	أَوْ	أَشَدُّ	قَسْوَةً ؕ
پھر	سخت ہوگئے	تمہارے دل	بعد	اس	سو وہ	پتھر جیسے	یا	اس سے زیادہ	سخت

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے سو وہ پتھر جیسے ہو گئے ، یا اس سے زیادہ سخت ،

وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهٰرُ ؕ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ؕ

وَإِنَّ	مِنَ	الْحِجَارَةِ	لَمَا	يَتَفَجَّرُ	مِنْهُ	الْأَنْهٰرُ	وَإِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَاءُ
اوربیشک	سے	پتھر	البتہ	پھوٹ نکلتی ہیں	اس سے	نہریں	اوربیشک	اس سے بعض	البتہ جو	پھٹ جاتے ہیں	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی

اور بیشک بعض پتھروں سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بیشک ان میں سے بعض پھٹ جاتے ہیں تو نکلتا ہے ان سے پانی

وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَإِنَّ	مِنْهَا	لَمَا يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ۔
اوربیشک	اس سے	البتہ گرتا ہے	سے	ڈر اللہ	اور	نہیں	اللہ	بے خبر	سے جو	تم کرتے ہو ۔

اور ان میں سے بعض اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو ۔

(۷۴) ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ اَيُّهَا الْيَهُوْدُ صَلُبَتْ
عَنْ قَبُوْلِ الْحَقِّ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ
مِنْ اِحْيَاءِ الْقَتِيْلِ وَمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْاٰيَاتِ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ فِي الْقَسْوَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ
مِنْهَا وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فِيْهِ اِدْغَامُ
التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الشِّيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ؕ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ يَنْزِلُ مِنْ عُلْوٍ اِلٰى سِفْلٍ
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقُلُوْبُكُمْ لَا تَتَاَثَّرُ وَلَا تَلِيْنُ
وَلَا تَخْشَعُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
وَاِنَّمَا يُؤَخِّرُكُمْ لِوَقْتِكُمْ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالتَّحْتَانِيَّةِ وَفِيْهِ
اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْخِطَابِ

ــــ ترجمہ ــــ

(۷۴) پھر بھی اس قتیل کے زندہ کرنے اور دیگر نشانیوں کے بعد اے یہود تمہارے دل حق ماننے سے سخت ہوگئے سو وہ دل پتھر بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگئے اور البتہ بعض پتھر ایسے ہیں جن سے نہریں نکلتی ہیں اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی بہتا ہے اور بعض خوفِ خدا سے اوپر سے نیچے گر جاتے ہیں ۔ اور تمہارے دل نہ نرم ہوں نہ ان کچھ اثر ان پر ہو نہ خدا کے سامنے عاجز ہوں اور اللہ تمہارے عملوں سے غافل نہیں تمہارے وقت پورا ہونے تک تم کو چھوڑ رکھا ہے ۔

ــــ تشریح ــــ

(۷۴) پھر بھی دل پتھر بن گئے | یہ ساری کھلی کھلی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہوگئے کہ قبول حق کے لئے اس میں کوئی نرم گوشہ نظر نہیں آتا ۔ پتھر بھی نرم پڑ جاتے ہیں ، پتھروں سے پانی کی دھاریں پھوٹ پڑتی ہیں ، پتھر بھی اللہ کے خوف سے لرز اٹھتے ہیں مگر تمہارے دل ہیں تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے ہیں ۔

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا

أَفَتَطْمَعُونَ	أَنْ	يُؤْمِنُوا	لَكُمْ	وَقَدْ كَانَ	فَرِيقٌ	مِنْهُمْ	يَسْمَعُونَ	كَلَامَ اللّٰهِ	ثُمَّ	يُحَرِّفُونَهُ	مِنْ بَعْدِ
کیا پھر تم توقع رکھتے ہو	کہ	مان لیں گے	تمہارے لئے	اور تھا	ایک فریق	ان سے	وہ سنتے ہیں	اللہ کا کلام	پھر	وہ بدل ڈالتے ہیں اسکو	بعد

پھر کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وہ مان لیں گے تمہاری خاطر اور ان میں سے ایک فریق اللہ کا کلام سنتا ہے۔ پھر وہ اس کو بدل ڈالتے ہیں اسکو

عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ

مَا عَقَلُوهُ	وَهُمْ	يَعْلَمُونَ	وَإِذَا	لَقُوا	الَّذِينَ	آمَنُوا	قَالُوا	آمَنَّا	وَإِذَا	خَلَا	بَعْضُهُمْ	إِلَىٰ
جو انھوں نے سمجھ لیا	اور وہ	جانتے ہیں	اور جب	وہ ملتے ہیں	جو لوگ	ایمان لائے	وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور جب	اکیلے ہوتے ہیں	ان کے بعض	پاس

سمجھ لینے کے بعد اور وہ جانتے ہیں اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب ان کے بعض دوسروں کے پاس

بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾

بَعْضٍ	قَالُوا	أَتُحَدِّثُونَهُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ	لِيُحَاجُّوكُمْ	بِهِ	عِنْدَ	رَبِّكُمْ	أَفَلَا تَعْقِلُونَ
بعض	کہتے ہیں	کیا بتلاتے ہو انھیں	جو	ظاہر کیا	اللہ	تم پر	تاکہ وہ حجت لائیں	اسکے ذریعہ	سامنے	تمہارا رب	تو کیا تم نہیں سمجھتے۔

اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انھیں بتلاتے ہو جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا تاکہ وہ اس کے ذریعہ تمہارے رب کے سامنے حجت لائیں تو کیا تم نہیں سمجھتے۔ ؟

(۷۵) أَفَتَطْمَعُونَ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا أَيِ الْيَهُودُ
لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَحْبَارُهُمْ
يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ فِي التَّوْرَاةِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ يُغَيِّرُونَهُ
مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ فَهِمُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ أَنَّهُمْ
مُفْتَرُونَ وَالْهَمْزَةُ لِلْإِنْكَارِ أَيْ لَا تَطْمَعُوا فَلَهُمْ سَابِقَةٌ فِي الْكُفْرِ
(۷۶) وَإِذَا لَقُوا أَيْ مُنَافِقُوا الْيَهُودِ الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا
بِأَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ وَهُوَ الْمُبَشَّرُ بِهِ فِي كِتَابِنَا وَإِذَا خَلَا رَجَعَ
بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَيْ رُؤَسَاؤُهُمُ الَّذِينَ لَمْ
يُنَافِقُوا لِمَنْ نَافَقَ أَتُحَدِّثُونَهُمْ أَيِ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا فَتَحَ
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ أَيْ عَرَّفَكُمْ فِي التَّوْرَاةِ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَاجُّوكُمْ لِيُخَاصِمُوكُمْ وَاللَّامُ
لِلصَّيْرُورَةِ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَيُقِيمُوا
عَلَيْكُمُ الْحُجَّةَ فِي تَرْكِ اتِّبَاعِهِ مَعَ عِلْمِكُمْ بِصِدْقِهِ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ أَنَّهُمْ يُحَاجُّونَكُمْ إِذَا حَدَّثْتُمُوهُمْ فَتَنْتَهُوا

ترجمہ

(۷۵) اے مسلمانو کیا تم یہود کے ایمان کی حرص کرتے ہو حالانکہ ان کے علماء کی ایک جماعت توراۃ سنتی تھی اور اس کو سمجھ بوجھ کر بدل ڈالتی تھی اور اس افتراپردازی کو بھی جانتی تھی سو ان کیلئے ازل میں کفر لکھا گیا ان کے ایمان کی طمع فضول ہے۔

(۷۶) اور جب یہ یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور ہماری کتاب میں انہی کی بشارت ہے اور جب اپنے رئیسوں کے پاس جو ظاہر میں بھی مسلمان نہوئے تھے جاتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں کیا تم مسلمانوں کو وہ باتیں بتلاتے ہو جو تمہاری کتاب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف تم کو اللہ نے بتلائے ہیں تاکہ وہ قیامت میں تم سے جھگڑا کریں اور تم پر حجت قائم کریں کہ جب تم انکو سچا نبی جانتے تھے کیوں نہ ایمان لائے۔ کیا تم سمجھتے نہیں کہ تمہارے بتلانے سے وہ تمہیں سے جھگڑا کریں گے سو اس سے باز رہو۔

تشریح

(۷۵) کیا یہ لوگ ایمان لا سکتے ہیں | یہود کے ان حالات کو دیکھو، پھر کیا اے مسلمانو تم سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ایمان لا سکتے ہیں۔ ان کے مذہبی رہنما اور علماء کا یہ حال رہا ہے کہ اللہ کا کلام سنکر اور سمجھ کر پھر انھوں نے جان بوجھ کر اللہ کے کلام کو مسخ کیا ہے لفظی اور معنوی ہر طرح کی تبدیلی کر کے اپنے مطلب کے مطابق ڈھالا ہے۔

(۷۶) یہود کے دوسرے گروہ کی منافقت | یہود کے ایک دوسرے منافق گروہ کی کارستانیاں یہ تھیں کہ مسلمانوں سے ملتے تو ان کو اپنے ایمان کا یقین دلانے کی کوشش کرتے اور جب آپس میں تنہائیوں میں ملاقات ہوتی تو کہتے تھے کہ تورات میں نبی آخر الزماں کی جو علامتیں آئی ہیں وہ مسلمانوں کو مت بتاؤ اور توریت کے احکام کا جو علم اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے مسلمانوں کو باخبر مت کرو کہ اس کی روشنی میں وہ ہمارے اعمال پر گرفت کر سکیں اور قیامت میں ہم پر حجت لا سکیں۔

اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ

اَوَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَمَا	يُعْلِنُوْنَ	وَ مِنْهُمْ
کیا	نہیں وہ جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور ان میں

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ

اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾

اُمِّيُّوْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّآ	اَمَانِيَّ	وَاِنْ	هُمْ	اِلَّا	يَظُنُّوْنَ
اَن پڑھ	وہ نہیں جانتے	کتاب	سوائے	آرزوئیں	اور نہیں	وہ	مگر	گمان سے کام لیتے ہیں۔

اَن پڑھ ہیں جو کتاب نہیں جانتے سوائے چند آرزوؤں کے وہ صرف گمان سے کام لیتے ہیں۔

النصف

ترجمہ

(۷۷) قَالَ تَعَالٰى اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ الْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّقْرِيْرِ وَالْوَاوُ الدَّاخِلَةُ عَلَيْهَا لِلْعَطْفِ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ مَا يُخْفُوْنَ وَمَا يُظْهِرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ فَيَرْعَوُوْا عَنْ ذٰلِكَ

(۷۷) کیا یہود نہیں جانتے کہ اللہ کو ان کے ظاہر و باطن سب کی خبر ہے پھر بھی نہیں رُکتے۔

(۷۸) وَمِنْهُمْ اَيِ الْيَهُوْدِ اُمِّيُّوْنَ عَوَامُّ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ التَّوْرٰىةَ اِلَّآ لٰكِنْ اَمَانِيَّ اَكَاذِيْبَ تَلَقَّوْهَا مِنْ رُؤَسَائِهِمْ فَاعْتَمَدُوْهَا وَاِنْ مَا هُمْ فِيْ جَحْدِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهٖ مِمَّا يَخْتَلِقُوْنَهٗ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○ ظَنًّا وَلَا عِلْمَ لَهُمْ

(۷۸) وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ الخ
اور یہود میں سے بعض عام آدمی ہیں کہ وہ توراۃ کو نہیں سمجھتے جو اپنے بڑوں سے جھوتی باتیں سُن لیں اس پر اعتماد کیا اور وہ اس انکار نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں صرف اپنے گمان کے تابع ہیں اصل حال کی انکو کچھ خبر نہیں

تشریح

(۷۷) کیا یہ مکاریاں اللہ سے چھپ سکتی ہیں؟ کفر و نفاق کیسا عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ہر ظاہر اور پوشیدہ بات کو جانتا ہے کیا وہ اس سے اپنی یہ مکاریاں چھپا سکتے ہیں۔

(۷۸) ایک گمراہ کن عقیدہ علماء یہود نے یہ بتا رکھا تھا کہ نجات تو صرف یہودیوں کے لئے ہے ـــــ ایک ناواقف اور بے علم طبقہ ان ہی امیدوں پر جی رہا ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا

فَوَيْلٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ	بِاَيْدِيْهِمْ	ثُمَّ	يَقُوْلُوْنَ	هٰذَا
سو خرابی	ان کے لئے جو	لکھتے ہیں	کتاب	اپنے ہاتھوں سے	پھر	وہ کہتے ہیں	یہ

سو ان کے لئے خرابی ہے جو وہ کتاب لکھتے ہیں اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا

مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	لِيَشْتَرُوْا	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَوَيْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا
سے	پاس	اللہ	تاکہ وہ حاصل کریں	اس سے	قیمت	تھوڑی	سو خرابی	انکے لئے	اس سے جو

اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ حاصل کریں تھوڑی سی قیمت ، سو انکے لئے خرابی ہے

كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

كَتَبَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	وَيْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	يَكْسِبُوْنَ
لکھا	ان کے ہاتھ	اور	خرابی	انکے لئے	اس سے جو	وہ کماتے ہیں۔

اس سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا، اور ان کے لئے خرابی ہے اس سے جو وہ کماتے ہیں۔

(۷۹) فَوَيْلٌ شِدَّةُ عَذَابٍ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ اَیْ مُخْتَلِقًا مِّنْ عِنْدِهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ مِنَ الدُّنْيَا وَهُمُ الْيَهُوْدُ غَيَّرُوْا صِفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ وَاٰيَةَ الرَّجْمِ وَغَيْرَهَا وَكَتَبُوْهَا عَلٰى خِلَافِ مَا اُنْزِلَ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ مِنَ الْمُخْتَلَقِ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○ مِنَ الرُّشٰی

ترجمہ

(۷۹) سو سخت عذاب ہے ان کو جو تورات میں اپنی طرف سے بناکر لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تاکہ اس دجہ سے ان کو دنیا کا کچھ مال دمتاع ملجاوے۔(یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آیت رجم توراۃ میں سے بدل ڈالی تھی اور اس کو دوسری طرح لکھدیا تھا) سو ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر جو انھوں نے بناکر لکھا اور جو رشوت میں کچھ کمایا۔

تشریح

(۷۹) آخرت کے بدلے میں دنیا خریدنا | ان عالموں اور رہنماؤں پر بربادی جو اپنے ہاتھ سے لکھ کر غلط طور سے اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں تاکہ اس کے عوض یہ حقیر دنیا جو چاہے کتنی بھی ہو آخرت کے مقابلے میں ہیچ ہے حاصل کرسکیں۔ لعنت ہے ان کے لکھنے پر اور لعنت ہے اس کمائی پر۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ

وَقَالُوْا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّآ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدَةً	قُلْ	اَتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ	اللّٰهِ	عَهْدًا	فَلَنْ
اور انہوں نے کہا	ہرگز نہیں چھوئے گی	آگ	سوائے	دن	چند	کہدو	کیا تم نے لیا	پاس	اللہ	کوئی وعدہ	کہ ہرگز نہ

اور انہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی گنتی کے چند دن کے سوا۔ کہدو، کیا تم نے اس کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے

يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۰ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

يُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَهٗٓ	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ	سَيِّئَةً
خلاف کریگا	اللہ	اپنا وعدہ	کیا	تم کہتے ہو	پر	اللہ	جو	تم نہیں جانتے ؟	کیوں نہیں	جس نے	کمائی	کوئی برائی

کہ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے؟ کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی برائی

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۸۱

وَّاَحَاطَتْ	بِهٖ	خَطِيْٓئَتُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
اور گھیر لیا	اسکو	اسکی خطائیں	پس یہی لوگ	آگ والے (دوزخی)	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے ۔

اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ۔ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

(۸۰) وَقَالُوْا لَمَّا وَعَدَهُمُ النَّبِيُّ النَّارَ لَنْ تَمَسَّنَا
تُصِيْبَنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ اَرْبَعِيْنَ
يَوْمًا مُدَّةَ عِبَادَةِ اٰبَآئِهِمُ الْعِجْلَ ثُمَّ تَزُوْلُ قُلْ لَهُمْ
يَا مُحَمَّدُ اَتَّخَذْتُمْ حُذِفَ مِنْهُ هَمْزَةُ الْوَصْلِ
اِسْتِغْنَاءً بِهَمْزَةِ الْاِسْتِفْهَامِ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا
مِيْثَاقًا مِنْهُ بِذٰلِكَ فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ
بِهٖ لَا اَمْ بَلْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
(۸۱) بَلٰى تَمَسُّكُمْ وَتَخْلُدُوْنَ فِيْهَا مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً شِرْكًا وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ
بِالْاِفْرَادِ وَالْجَمْعِ اَیْ اِسْتَوْلَتْ عَلَيْهِ وَاَحْدَقَتْ بِهٖ مِنْ
كُلِّ جَانِبٍ بِاَنْ مَاتَ مُشْرِكًا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ رُوْعِيَ فِيْهِ مَعْنٰى مَنْ

ترجمہ

(۸۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو آگ کی دھمکی دی انہوں نے کہا کہ ہم کو صرف چالیس دن آگ میں رہنا ہے جتنی مدت ہمارے باپ دادوں نے بچھڑے کی پرستش کی پھر آگ ہم کو نہ لگے گی۔ ان سے کہدے اے محمد کہ کیا تم نے خدا سے کوئی پیمان لے لیا ہے کہ وہ اس کا خلاف نہ کریگا بلکہ تم یہ نادانی سے کہتے ہو

(۸۱) ضرور تم آگ میں رہو گے جس نے شرک کیا اور گناہوں نے اس کو گھیر لیا اور اس پر ہر طرف سے گناہ غالب ہو گئے یہاں تک کہ وہ مشرک مرا سو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (مَنْ کے معنی کی رعایت سے ضمیر لائی گئی)۔

تشریح

(۸۰) ہم دوزخ میں نہیں جائینگے | یہود کو یہ غلط فہمی تھی کہ ہم خواہ کتنے ہی گناہ کریں یہودی ہونے کی وجہ سے ہمیں دوزخ میں نہیں ڈالا جائیگا۔ اگر سزا دی بھی گئی تو چند روز کے لئے ہوگی اور پھر جنت میں بھیجدئے جائینگے ـــــ اے محمد آپ ان سے پوچھیں کہ کیا اللہ سے تمہارا کوئی وعدہ ہو چکا ہے کہ جس پر تم مطمئن بیٹھے ہو کہ وہ اس کے خلاف نہیں کریگا۔

(۸۱) نجات ایمان اور عمل پر ہے | اللہ نے تمام مخلوق کے لئے یہ ضابطہ بنا دیا ہے کہ یہودی ہو یا غیر یہودی ایمان و عمل پر نجات ہے نہ کہ ذات اور خاندان کی بنیاد پر۔ جو خطا کار ہے اور اس چکر میں پڑا رہیگا وہ دوزخ میں جائیگا اور ہمیشہ وہیں رہیگا۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۸۲) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ

وَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ	وَ اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ
اور جو لوگ	ایمان لائے	اور انھوں نے کئے	اچھے عمل	یہی لوگ	جنت والے	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے	اور جب	ہم نے لیا	پختہ عہد

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے یہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جب ہم نے لیا بنی اسرائیل

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	لَا تَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	اللّٰهَ قف	وَبِالْوَالِدَیْنِ	اِحْسَانًا	وَّ	ذِی الْقُرْبٰی	وَالْیَتٰمٰی	وَالْمَسٰكِیْنِ	وَقُوْلُوْا
بنی اسرائیل	تم عبادت نہ کرنا	سوائے	اللہ	اور ماں باپ سے	حسن سلوک	اور	قرابت دار	اور یتیم	اور مسکین	اور تم کہنا

سے پختہ عہد کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے حسن سلوک کرنا، اور قرابت داروں یتیموں اور مسکینوں سے اور تم کہنا

لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۸۳)

لِلنَّاسِ	حُسْنًا	وَّاَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَاٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ	تَوَلَّیْتُمْ	اِلَّا	قَلِیْلًا	مِّنْكُمْ	وَاَنْتُمْ	مُّعْرِضُوْنَ
لوگوں سے	اچھی بات	اور تم قائم کرنا	نماز	اور دینا	زکوٰۃ	پھر	تم پھر گئے	سوائے	چند ایک	تم میں سے	اور تم	پھر جانے والے

لوگوں سے اچھی بات اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا پھر تم پھر گئے تم میں سے چند ایک کے سوا، اور تم پھر جانے والے ہو۔

(۸۲) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
(۸۳) الْجَنَّةِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَ اذْكُرْ اِذْ
اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی التَّوْرٰىةِ وَقُلْنَا
لَا تَعْبُدُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْیَاءِ اِلَّا اللّٰهَ خَبَرٌ بِمَعْنَی النَّهْیِ
وَقُرِئَ لَا تَعْبُدُوْا وَ اَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا
بِرًّا وَّذِی الْقُرْبٰی الْقَرَابَةِ عَطْفٌ عَلَی الْوَالِدَیْنِ
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ قَوْلًا حُسْنًا مِنَ
الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصِّدْقِ فِیْ شَاْنِ مُحَمَّدٍ صَلْعَمْ
وَالرِّفْقِ بِهِمْ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ الْحَاءِ وَسُكُوْنِ السِّیْنِ مَصْدَرٌ
وُصِفَ بِهِ مُبَالِغَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
فَقَبِلْتُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اَعْرَضْتُمْ عَنِ الْوَفَاءِ بِهِ فِیْهِ
اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْغَیْبَةِ وَالْمُرَادُ اٰبَاؤُهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ
اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ عَنْهُ كَاٰبَائِكُمْ۔

ترجمہ

(۸۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنتی ہیں جنت میں ہمیشہ
(۸۳) رہیں گے — وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الخ
اور یاد کر جبکہ ہم نے بنی اسرائیل سے توراۃ میں عہد لیا اور یہ کہا
کہ تم سوائے اللہ کے کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے
پیش آؤ اور قریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرو اور یتیم محتاجوں
کی خبر لو اور لوگوں کو اچھی بات کہو نیک کام کا حکم کرو بری بات سے روکو
اور نرمی کرو ان پر، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں سچی
بات زبان سے نکالو اور نماز اچھی طرح پڑھتے رہو سو تم
نے اس کو مان لیا پھر اس وعدہ کے پورا کرنے سے
منہ پھیر لیا مگر تم میں سے تھوڑوں نے اس پر عمل کیا
اور تمہارا حال روگردانی میں ایسا ہے جیسا تمہارے
باپ دادوں کا۔

تشریح

(۸۲) اللہ کے یہاں ذات پات کوئی چیز نہیں ہے | ایمان و عمل والے کسی ذات کے ہوں جنت میں جائیں گے اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

(۸۳) بنی اسرائیل کی وعدہ فراموشی | تم اے بنی اسرائیل اپنے عہد اور وعدہ کو بھول گئے جو ہم نے توریت میں تم سے لیا تھا کہ تم سب صرف اللہ کے عبادت گذار بن کر رہو گے والدین اور رشتہ داروں کیساتھ حسن سلوک کرو گے، یتیموں مسکینوں کی خبر گیری کرو گے، لوگوں سے بھلی بات کرو گے، نماز قائم کرو گے، زکوٰۃ ادا کرو گے مگر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا یہ بات سب بھول گئے اور تمہیں یہودیت اور عیسائیت یاد رہ گئی۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	لَا تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَكُمْ	وَلَا	تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	مِّنْ	دِيَارِكُمْ	ثُمَّ
اور جب	ہم نے لیا	تم سے پختہ عہد	نہ تم بہاؤ گے	اپنوں کے خون	اور نہ	تم نکالو گے	اپنوں	سے	اپنی بستیاں	پھر

اور پھر جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ تم اپنوں کے خون نہ بہاؤ گے اور نہ تم اپنوں کو اپنی بستیوں سے نکالو گے ، پھر تم نے

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

اَقْرَرْتُمْ	وَاَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَتُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا
تم نے اقرار کیا	اور تم	گواہ ہو	پھر	تم	وہ لوگ	قتل کرتے ہو	اپنوں کو	اور تم نکالتے ہو	ایک فریق

اقرار کیا اور تم گواہ ہو پھر تم وہ لوگ ہو جو قتل کرتے ہو اپنوں کو اور اپنے ایک فریق کو ان کے

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى

مِّنْكُمْ	مِّنْ	دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْهِمْ	بِالْاِثْمِ	وَالْعُدْوَانِ	وَاِنْ	يَّاْتُوْكُمْ	اُسٰرٰى
اپنے سے	سے	ان کے وطن	تم چڑھائی کرتے ہو	ان پر	گناہ سے	اور سرکشی	اور اگر	وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی

وطن سے نکالتے ہو ، تم چڑھائی کرتے ہو ان پر گناہ اور سرکشی سے ، اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی آئیں

تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج

تُفٰدُوْهُمْ	وَهُوَ	مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَفَتُؤْمِنُوْنَ	بِبَعْضِ	الْكِتٰبِ	وَتَكْفُرُوْنَ	بِبَعْضٍ
تم بدلہ دیکر چھڑاتے ہو	حالانکہ وہ	حرام کیا گیا	تم پر	نکالنا ان کا	توکیا تم ایمان لاتے ہو	بعض حصہ	کتاب	اور انکار کرتے ہو	بعض حصہ

تو بدلہ دیکر انھیں چھڑاتے ہو حالانکہ ان کا نکالنا تم پر حرام کیا گیا تھا توکیا تم کتاب کے بعض حصہ پر ایمان لاتے ہو؟ اور بعض حصہ کا

فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

فَمَا	جَزَآءُ	مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ	فِي	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ
سو کیا	سزا	جو	کرے	یہ	تم میں سے	سوائے	رسوائی	میں	زندگی	دنیا	اور قیامت کے دن	وہ لوٹائے جائیں گے

انکار کرتے ہو؟ سو تم میں جو ایسا کرے اس کی کیا سزا ہے؟ سوائے اسکے کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی اور وہ قیامت کے دن سخت عذاب

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

اِلٰٓى	اَشَدِّ	الْعَذَابِ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ
طرف	سخت	عذاب	اور نہیں	اللہ	بے خبر .	اس سے جو	تم کرتے ہو .

کی طرف لوٹائے جائیں گے اور تم جو کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ۔

(۸۴) وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَقُلْنَا لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ
تُرِيقُونَهَا بِقَتْلِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ
مِنْ دِيَارِكُمْ لَا يُخْرِجُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا مِنْ دَارِهِ
ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ قَبِلْتُمْ ذٰلِكَ الْمِيثَاقَ وَأَنْتُمْ
تَشْهَدُونَ ○ عَلَى أَنْفُسِكُمْ

(۸۵) ثُمَّ أَنْتُمْ يَا هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ يَقْتُلُ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ
تَظَاهَرُونَ فِيهِ إِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْأَصْلِ فِي الظَّاءِ وَفِي
قِرَاءَةٍ بِالتَّخْفِيفِ عَلَى حَذْفِهَا تَتَعَاوَنُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ
الْمَعْصِيَةِ وَالْعُدْوَانِ الظُّلْمِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى
وَفِي قِرَاءَةٍ أَسْرَى تُفَادُوهُمْ وَفِي قِرَاءَةٍ تَفْدُوهُمْ تُنْقِذُوهُمْ
مِنَ الْأَسْرِ بِالْمَالِ أَوْ غَيْرِهِ وَهُوَ مِمَّا عُهِدَ إِلَيْهِمْ وَهُوَ أَيِ
الشَّأْنُ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ مُتَّصِلٌ بِقَوْلِهِ وَتُخْرِجُونَ
وَالْجُمْلَةُ بَيْنَهُمَا اعْتِرَاضٌ أَيْ كَمَا حُرِّمَ تَرْكُ الْفِدَاءِ وَ
كَانَتْ قُرَيْظَةُ حَالَفُوا الْأَوْسَ وَالنَّضِيرُ الْخَزْرَجَ فَكَانَ
كُلُّ فَرِيقٍ يُقَاتِلُ مَعَ حُلَفَائِهِ وَيُخَرِّبُ دِيَارَهُمْ وَيُخْرِجُهُمْ
فَإِذَا أُسِرُوا فَدَوْهُمْ وَكَانُوا إِذَا سُئِلُوا لِمَ تُقَاتِلُونَهُمْ
وَتَفْدُونَهُمْ قَالُوا أُمِرْنَا بِالْفِدَاءِ فَيُقَالُ فَلِمَ تُقَاتِلُونَهُمْ
فَيَقُولُونَ حَيَاءً أَنْ تُسْتَذَلَّ حُلَفَاؤُنَا قَالَ تَعَالَى أَفَتُؤْمِنُونَ
بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَهُوَ الْفِدَاءُ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ وَ
هُوَ تَرْكُ الْقَتْلِ وَالْإِخْرَاجِ وَالْمُظَاهَرَةِ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ هَوَانٌ وَذُلٌّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَقَدْ خُزُوا بِقَتْلِ قُرَيْظَةَ وَنَفْيِ النَّضِيرِ إِلَى الشَّامِ وَضَرْبِ
الْجِزْيَةِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ

ترجمہ

(۸۴) اور یاد کرو جبکہ ہم نے تم سے عہد لیا اور کہا کہ تم میں سے بعض بعض کو نہ مارنا اور خوں ریزی نہ کرنا اور ایک دوسرے کو ان کے گھروں سے نہ نکالے پھر تم نے اس کو مان لیا اور تم اس بات کے گواہ ہو۔

(۸۵) پھر تم اے وہی لوگو وہی رہے کہ بعض تمہارا بعض کو مارتا ہے اور اپنوں میں سے ایک جماعت کو ان کے گھروں سے نکالتا ہے۔ گناہ اور ظلم سے ان پر دوسروں کی مدد کرتے ہو اور اگر تمہارے پاس قیدی آتے ہیں ان کو قید سے مال وغیرہ دیکر چھڑا لیتے ہو۔ یہ چھڑا لینا قید سے حکم الٰہی تھا یہ کام وہ اچھا کرتے تھے مگر نکالنا ان کے گھروں سے اور مار ڈالنا خلاف حکم الٰہی تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور حال یہ ہے کہ جیسا چھڑانا قید سے حرام ہے ایسا ہی انکو نکالنا بھی تم پر حرام ہے پھر یہ کیا کرتے ہو کہ کچھ کتاب پر ایمان لاتے ہو (جیسے عوض دیکر چھڑا لانا) اور بعض احکام الٰہی کا انکار کرتے ہو (جیسے قتل نہ کرنا، نہ نکالنا انکے دشمنوں کی مدد نہ کرنا) پس سوائے رسوائی دنیا کے اور آخرت کے سخت عذاب کے اور کیا بدلہ مل سکتا ہے اسکو جو یہ کام کرے تم میں سے دتفصیل کلام یہ ہے کہ بنو قریظہ نے جو یہودیوں میں سے ایک قبیلہ ہے بنی اوس سے جو قبیلہ انصار کا ہے معاہدہ کر لیا تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تمہاری امداد کرینگے اسیطرح بنی نضیر (قبیلہ یہود) نے قبیلہ خزرج (انصار) سے معاہدہ کر لیا تھا سو انہیں سے یعنی یہودیوں کے قبیلوں میں سے ہر ایک جماعت اپنے ہم عہد کیساتھ ہو کر دوسری جماعت سے لڑتی تھی اور انکے گھروں کو ویران کرتی تھی اور ان کو نکال دیتی تھی سو جب فریق مقابل قید ہو جاتے تو عوض دیکر ان کو چھڑا لیتے اور جب ان سے کوئی پوچھتا کہ جب انکو چھڑاتے ہو تو لڑتے ہی کیوں ہو اور کیوں ان کو مارتے ہو وہ کہتے کہ چھڑانے کا ہمکو اللہ کا حکم ہے اور لڑتے اسوجہ ہیں کہ ہمارے ساتھی ہم عہد ذلیل نہ ہو جائیں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ بعض حکم کو ماننا بعض کو نہ ماننا بڑی رسوائی اور عذاب اخروی کا باعث ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے وہ سب جانتا ہے۔

تشریح

(۸۴) یہودیوں کی پالیسی لڑاؤ اور حکومت کرو | اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے مدینہ کے دو بڑے قبیلے اوس اور خزرج آپس میں دست و گریباں رہتے تھے۔ آس پاس کے یہودیوں نے بھی ان قبیلوں سے حلیفانہ تعلقات قائم کر رکھے تھے، جب اوس و خزرج میں جنگ ہوتی تھی تو انکے حلیف یہودی قبیلے بھی جنگ میں شریک ہوتے تھے، آپس میں خونریزی اور خانہ بربادی ہوتی تھی۔ یہ جنگ دین کی سربلندی اور حق و باطل کی جنگ نہ تھی۔ اس طرح کی جنگ سراسر توریت کے احکام کی خلاف ورزی تھی۔

(۸۵) اپنے مطلب کی ہو تو عمل کریں گے | ایک طرف احکام الٰہی کی یہ خلاف ورزی تھی دوسری طرف جب اسیران جنگ کا معاملہ آتا تھا تو یہی لوگ توریت کھول کر بیٹھ جاتے تھے اور فدیے کے لین دین کو جائز ٹھہرانے کیلئے توریت سے استدلال کرتے تھے۔ کتاب کے ایک حصّے کو ٹھکرانا اور دوسرے حصے پر عمل کرنا یہ کہاں کی دین داری تھی۔

ع ۱۰

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	اشْتَرَوُا	الْحَيَاةَ	الدُّنْيَا	بِالْآخِرَةِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَلَا	هُمْ	يُنْصَرُونَ	وَلَقَدْ آتَيْنَا
یہی لوگ	وہ جنھوں نے	خرید لیا	زندگی	دنیا	آخرت کے بدلے	سو ہلکا نہ کیا جائیگا	ان سے	عذاب	اور نہ	وہ	مدد کئے جائینگے	اور البتہ ہم نے دی

یہی لوگ ہیں جنھوں نے خرید لی آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی، سو ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مدد کئے جائیں گے اور البتہ ہم نے

مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا

مُوسَى	الْكِتَابَ	وَقَفَّيْنَا	مِنْ بَعْدِهِ	بِالرُّسُلِ	وَآتَيْنَا	عِيسَى	ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنَاتِ	وَأَيَّدْنَاهُ	بِرُوحِ الْقُدُسِ	أَفَكُلَّمَا
موسیٰ	کتاب	اور پے در پے بھیجے	اسکے بعد	رسول	اور ہم نے دی	عیسیٰ	مریم کا بیٹا	کھلی نشانیاں	اور اسکی مدد کی	روح القدس (جبرئیل) کے ذریعہ	کیا پھر جب

موسیٰ کو کتاب دی اور ہم نے اس کے بعد پے در پے بھیجے رسول اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور اس کی مدد کی جبرئیل کے ذریعہ کیا

جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿۸۷﴾

جَاءَكُمْ	رَسُولٌ	بِمَا لَا تَهْوَىٰ	أَنْفُسُكُمُ	اسْتَكْبَرْتُمْ	فَفَرِيقًا	كَذَّبْتُمْ	وَفَرِيقًا	تَقْتُلُونَ
آیا تمہارے پاس	کوئی رسول	اسکے ساتھ جو نہ چاہتے	تمہارے نفس	تم نے تکبر کیا	سو ایک گروہ	تم نے جھٹلایا	اور ایک گروہ	تم قتل کرنے لگے۔

پھر جب تمہارے پاس کوئی رسول اس کے ساتھ آیا جو تمہارے نفس نہ چاہتے تھے تو تم نے تکبر کیا سو ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو تم قتل کرنے لگے۔

ترجمہ

(۸۶) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ بِأَنْ آثَرُوهَا عَلَيْهَا فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ يُمْنَعُونَ مِنْهُ

(۸۷) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ التَّوْرَاةَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ أَيْ أَتْبَعْنَاهُمْ رَسُولًا فِي إِثْرِ رَسُولٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ الْمُعْجِزَاتِ كَإِحْيَاءِ الْمَوْتَىٰ وَإِبْرَاءِ الْأَكْمَهِ وَالْأَبْرَصِ وَأَيَّدْنَاهُ قَوَّيْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْ إِضَافَةِ الْمَوْصُوفِ إِلَى الصِّفَةِ أَيِ الرُّوحِ الْمُقَدَّسَةِ جِبْرِيلَ لِطَهَارَتِهِ يَسِيرُ مَعَهُ حَيْثُ سَارَ فَلَمْ تَسْتَقِيمُوا أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ تُحِبُّ أَنْفُسُكُمُ مِنَ الْحَقِّ اسْتَكْبَرْتُمْ عَنِ اتِّبَاعِهِ جَوَابُ كُلَّمَا وَهُوَ مَحَلُّ الِاسْتِفْهَامِ وَالْمُرَادُ بِهِ التَّوْبِيخُ فَفَرِيقًا مِنْهُمْ كَذَّبْتُمْ كَعِيسَىٰ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ الْمُضَارِعُ لِحِكَايَةِ الْحَالِ الْمَاضِيَةِ أَيْ قَتَلْتُمْ كَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ۔

(۸۶) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا الخ
وہی ہیں جنھوں نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کو پسند کیا سو اُن سے کبھی عذاب ہلکا نہ ہوگا نہ عذاب کوئی انکو چھڑا سکیگا نہ کوئی مددگار ہوگا۔

(۸۷) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ الخ اور البتہ بلاشک دی ہم نے موسیٰ کو توریت اور اس کے پیچھے اور پیغمبر یکے بعد دیگرے بھیجے اور عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزے دئے زندہ کرنا مُردوں کو اور اندھے مادر زاد جذامی کو اچھا کرنا اور ان کو قوت دی جبرئیل سے جہاں عیسیٰ چلتے تھے جبرئیل ان کے ساتھ ہوتے تھے سو تم پھر بھی سیدھے نہ رہے، کیا پھر جب تمہارے پاس کوئی پیغمبر تمہارے خلاف مرضی حکم لائے تم اس کے ماننے سے انکار کرتے ہو اور تکبر کرتے ہو۔ پس بعض پیغمبروں کو جھٹلاتے ہو جیسے عیسیٰ اور بعض کو قتل کرتے ہو جیسے زکریا اور یحییٰ۔

تشریح

(۸۶) اللہ کی کتاب سے کھلواڑ | اس طرح کتاب اللہ سے کھلواڑ آخرت کو دنیا کے بدلے بیچنا ہے۔ ایسے لوگوں کو سزا مل کر رہیگی۔

(۸۷) حضرت عیسیٰ اللہ کی نشانی تھے | حضرت موسیٰ کو مفصل احکام شریعت توراۃ کی شکل میں عطا ہوئے اس کے بعد بھی پے در پے پیغمبر آتے رہے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم روشن نشانیاں لیکر آئے۔ حضرت عیسیٰ کی ذات گرامی بذات خود روشن نشانی تھی کہ اللہ نے انکو بغیر باپ کے پیدا کر کے اپنی قدرت دکھائی تھی، اور علم جو اُن کو عطا ہوا اور مقدس فرشتے حضرت جبرئیل جو علم وحی لاتے تھے یہ انکی صداقت کی تاکید کرتے تھے مگر تمہارا اے بنی اسرائیل معاملہ یہ رہا کہ جس نبی نے تمہاری مرضی کے خلاف بات کی تم نے اس کی نہ مانی اور اس کو قتل تک کرنے کے درپے ہوگئے۔

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا

وَقَالُوا	قُلُوبُنَا	غُلْفٌ	بَلْ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ	فَقَلِيلًا	مَا يُؤْمِنُونَ	وَلَمَّا جَاءَهُمْ	كِتٰبٌ	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	وَكَانُوا
اور انہوں نے کہا	ہمارے دل	پردہ میں	بلکہ	ان پر لعنت	اللہ	انکے کفر کے سبب	سو تھوڑے	جو ایمان لاتے ہیں	اور جب انکے پاس آئی	کتاب	سے	پاس اللہ	تصدیق کرنیوالی	اسکی جو	انکے پاس	اور وہ تھے

اور انہوں نے کہا ہمارے دل پردہ میں ہیں، بلکہ ان پر انکے کفر کے سبب اللہ کی لعنت ہے، سو تھوڑے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور جب ان کے پاس اللہ کے پاس سے کتاب آئی اسکی تصدیق کرنیوالی

مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿۸۹﴾

مِنْ قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُونَ	عَلَى	الَّذِينَ	كَفَرُوا	فَلَمَّا جَاءَهُمْ	مَا عَرَفُوا	كَفَرُوا بِهٖ	فَلَعْنَةُ	اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰفِرِينَ
اس سے پہلے	فتح مانگتے	پر	جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	سو جب آیا انکے پاس	جو وہ پہچانتے تھے	اسکے منکر ہوگئے	سو لعنت	اللہ	پر	کافر (جمع)

جوان کے پاس ہے اور وہ اس سے پہلے کافروں پر فتح مانگتے تھے، سو جب انکے پاس وہ آیا جو وہ پہچانتے تھے وہ اسکے منکر ہوگئے۔ سو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۸۸) وَقَالُوا لِلنَّبِيِّ اسْتِهْزَاءً قُلُوبُنَا غُلْفٌ جَمْعُ اَغْلَفَ اَیْ مُغَشَّاةٌ
بِاَغْطِیَةٍ فَلَا نَعِیْ مَا تَقُوْلُ قَالَ تَعَالٰی بَلْ لِلْاِضْرَابِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ
اَبْعَدَهُمْ عَنْ رَحْمَتِهٖ وَخَذَلَهُمْ عَنِ الْقَبُوْلِ بِكُفْرِهِمْ وَلَيْسَ
عَدَمُ قَبُوْلِهِمْ لِخَلَلٍ فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ○ مَا
زَائِدَةٌ لِتَاكِیْدِ الْقِلَّةِ اَیْ اِیْمَانُهُمْ قَلِیْلٌ جِدًّا۔

(۸۹) وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ
مِنَ التَّوْرٰىةِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ قَبْلَ مَجِیْئِهٖ
يَسْتَفْتِحُونَ يَسْتَنْصِرُوْنَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا يَقُوْلُوْنَ
اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْهِمْ بِالنَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ
مَا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ وَهُوَ بِعْثَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَفَرُوا
بِهٖ حَسَدًا وَخَوْفًا عَلَى الرِّيَاسَةِ۔ وَجَوَابُ لَمَّا الْاُوْلٰی دَلَّ عَلَیْهِ جَوَابُ
الثَّانِیَةِ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ○

ترجمہ

(۸۸) اور وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردہ میں ہیں جو تم کہتے ہو وہ یاد نہیں رہتا اللہ تعالےٰ نے فرمایا بات یوں نہیں بلکہ انکو اللہ نے اپنی رحمت سے دور پھینکا اور انکو حکم الٰہی کے ماننے کے قابل نہ بنایا بسبب انکے کفر کے ان کا نہ ماننا بسبب اور کسی خرابی کے نہیں کہ جو انکے دلوں میں ہو اگر اللہ چاہتا یہی دل لائق قبول حق کے ہو جاتے سو ایمان انکا بہت ہی کم ہے۔

(۸۹) اور جب انکے پاس اللہ کے پاس سے قرآن اترا جو انکی کتاب توراۃ کی سچائی ثابت کرتا ہے انہیں نے انکار کیا اور قرآن کو نہ مانا اور حالانکہ وہ اسکے آنے سے پہلے کافروں پر اسکی برکت سے مدد اور غلبہ چاہتے تھے یہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ کافروں پر ہمکو غلبہ دے بہ برکت نبی آخر الزماں کے پھر جب آیا انکو وہ جسکو انہوں نے پہچانا حسد اور ریاست کے جاتے رہنے کے اندیشہ سے اسکا انکار کیا سو اللہ کی پھٹکار ہو کافروں پر۔

تشریح

(۸۸) یہ عقیدے کی تنگی نہیں بلکہ ہٹ دھرمی ہے تم اپنی اس ہٹ دھرمی کو عقیدے کی پختگی کا عنوان دیکر فخر کرتے ہو حالانکہ اس سے بڑھ کر عیب کوئی نہیں ہے کہ حق اپنے پورے دلائل کیساتھ سامنے ہو اور تم اسکو قبول نہ کرو۔

(۸۹) قومی تعصب قبول حق میں رکاوٹ بن گیا یہودی بڑی بے چینی سے خاتم الانبیاء کی آمد کے منتظر تھے اسلئے کہ ان کے نبیوں نے انکی آمد کی پیشین گوئیاں کی تھیں دعائیں مانگا کرتے تھے کہ وہ جلدی آئیں تاکہ کفر کا غلبہ ختم ہو خود اہل مدینہ کو ان ہی لوگوں کے ذریعہ معلوم ہوا تھا کہ عنقریب ایک نبی آنیوالے ہیں۔ وہ آئے اور یہودی انکی علامتوں سے انکو پہچان بھی گئے، مگر یہ عجیب ماجرا کہ دیکھ یہودی جو انکے آنیکے انتظار میں گھڑیاں گن رہے تھے سب سے آگے بڑھ کر ان پر ایمان لانے اور انکی تصدیق کرنے کے بجائے انکے سب سے بڑے مخالف بنکر کھڑے ہوگئے۔ کیوں؟ محض قومی تعصب کی وجہ سے، انکو امید تھی کہ بنی اسرائیل کے بجائے یہ نبی بنی اسماعیل سے ہونگے۔ ام المومنین حضرت صفیہؓ (اصل نام زینب) کی شہادت اس سلسلہ میں بڑی اہم ہے، حضرت صفیہ کے والد حیی بن اخطب قبیلہ بنو نضیر کے ایک بڑے عالم تھے، حیی کے چھوٹے بھائی بھی عالم تھے۔ حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میرے والد اور چچا آپ سے ملنے گئے واپس آنیکے بعد گھر میں جو انکی گفتگو ہوئی وہ حضرت صفیہ نے سنی،

چچا نے کہا۔ کیا یہ واقعی وہی نبی ہیں جن کی خبر ہماری کتابوں میں دی گئی ہے؟

والد نے کہا: بخدا وہی ہیں۔

چچا نے کہا: کیا آپ کو پورا یقین ہے؟ ——— والد نے کہا: بالکل پورا یقین ہے۔

چچا نے کہا: پھر کیا ارادہ ہے؟ ——— والد نے کہا۔ جب تک جان میں جان ہے اُن کی مخالفت کرونگا۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ

بِئْسَمَا	اشْتَرَوْا	بِهٖٓ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	يَّكْفُرُوْا	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بَغْيًا	اَنْ	يُّنَزِّلَ
برا ہے جو	بیچ ڈالا	اسکے بدلے	اپنے آپ	کر	وہ منکر ہوئے	اس سے جو	نازل کیا	اللہ	ضد	کر	نازل کرتا ہے

برا ہے جو انھوں نے بیچ ڈالا اپنے آپ کو اس کے بدلے کہ وہ اس کے منکر ہو گئے جو اللہ نے نازل کیا، اس ضد سے کہ اللہ نازل کرتا

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط

اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ	عِبَادِهٖ	فَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	عَلٰى	غَضَبٍ ط
اللہ	سے	اپنا فضل	پر	جو	وہ چاہتا ہے	سے	اپنے بندے	سو وہ کما لائے	غضب	پر	غضب

ہے اپنے فضل سے اپنے جس بندہ پر وہ چاہتا ہے ۔ سو کما لائے غضب پر غضب ۔ اور کافروں کے

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

وَلِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ	وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	بِمَآ	اَنْزَلَ اللّٰهُ	قَالُوْا
اور کافروں کیلئے	عذاب	رسوا کرنے والا	اور جب	کہا جاتا ہے	انھیں	تم ایمان لاؤ	اس پر جو	نازل کیا اللہ نے	وہ کہتے ہیں

لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ اس پر جو اللہ نے نازل کیا تو

نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ط

نُؤْمِنُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَيَكْفُرُوْنَ	بِمَا	وَرَآءَهٗ ق	وَهُوَ	الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمْ ط
ہم ایمان لاتے ہیں	اس پر	جو نازل کیا گیا	ہم پر	اور انکار کرتے ہیں	اس سے جو	اسکے علاوہ	حالانکہ وہ	حق	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	ان کے پاس

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل کیا گیا اور انکار کرتے ہیں اس کا جو اس کے علاوہ ہے ، حالانکہ وہ حق ہے اسکی تصدیق کرنیوالا

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

قُلْ	فَلِمَ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَلَقَدْ	جَآءَكُمْ
کہدیں	سو کیوں	قتل کرتے رہے	اللہ کے نبی	اس سے پہلے	اگر	تم ہو	مومن	اور البتہ	تمہارے پاس آئے

جو انکے پاس ہے آپ کہدیں سو کیوں اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے قتل کرتے رہے ہو ؟ اگر تم مومن ہو اور البتہ موسیٰ تمہارے پاس کھلی

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَاَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ
موسیٰ	کھلی نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے بنا لیا	بچھڑا	اس کے بعد	اور تم	ظالم (جمع)

نشانیوں کے ساتھ آئے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (معبود) بنا لیا اور تم ظالم ہو۔

(۹۰) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بَاعُوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَیْ
حَظَّهَا مِنَ الثَّوَابِ وَمَا نَكِرَةٌ بِمَعْنٰی شَیْئًا تَمْیِیْزٌ
لِفَاعِلِ بِئْسَ وَالْمَخْصُوْصُ بِالذَّمِّ اَنْ یَّكْفُرُوْا
اَیْ كُفْرُهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
بَغْیًا مَفْعُوْلٌ لَهٗ لِیَكْفُرُوْا اَیْ حَسَدًا عَلٰی اَنْ
یُّنَزِّلَ اللّٰهُ بِالتَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ مِنْ فَضْلِهٖ
اَلْوَحْیِ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ لِلرِّسَالَةِ مِنْ عِبَادِهٖ
فَبَآءُوْ رَجَعُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ بِكُفْرِهِمْ
بِمَا اَنْزَلَ وَالتَّنْكِیْرُ لِلتَّعْظِیْمِ عَلٰی غَضَبٍ اِسْتَحَقُّوْهُ
مِنْ قَبْلُ بِتَضْیِیْعِ التَّوْرٰىةِ وَالْكُفْرِ بِعِیْسٰی
وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ○ ذُوْ اِهَانَةٍ
(۹۱) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ
وَغَیْرَهٗ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا اَیِ التَّوْرٰىةِ
قَالَ تَعَالٰی وَیَكْفُرُوْنَ الْوَاوُ لِلْحَالِ بِمَا وَرَآءَهٗ
سِوَاهُ اَوْ بَعْدَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ الْحَقُّ حَالٌ مُصَدِّقًا
حَالٌ ثَانِیَةٌ مُؤَكِّدَةٌ لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ لَهُمْ
فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَیْ قَتَلْتُمْ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ
قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ بِالتَّوْرٰىةِ وَقَدْ
نُهِیْتُمْ فِیْهَا عَنْ قَتْلِهِمْ وَالْخِطَابُ لِلْمَوْجُوْدِیْنَ
فِیْ زَمَنِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَعَلَ
اٰبَآؤُهُمْ لِرِضَاهُمْ بِهٖ
(۹۲) وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ اَیِ الْمُعْجِزَاتِ
كَالْعَصَا وَالْیَدِ وَفَلْقِ الْبَحْرِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
اِلٰهًا مِنْ بَعْدِهٖ اَیْ بَعْدَ ذِهَابِهٖ اِلَی الْمِیْقَاتِ وَ
اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ بِاتِّخَاذِهٖ۔

ترجمہ

(۹۰) بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انھوں نے اپنا ثواب بیچا وہ ان کا انکار قرآن کے بارے میں ان حسد سے کہ خدا نے اپنی وحی کے ساتھ جس بندہ کو چاہا خاص کیا اور پیغمبر بنایا سو وہ اس انکار قرآن کے سبب اور اس سے پہلے توراۃ پر عمل نہ کرنے اور عیسیٰ کی نبوت کے انکار سے دوہرے غضب اور قہر الٰہی کے مستحق ہوئے اور ان پر غضب الٰہی متواتر نازل ہوا اور کافروں کو عذاب ذلت اور خواری کا ہے

(۹۱) اور جب ان کو کہا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن وغیرہ اتارا اس پر ایمان لاؤ وہ کہتے ہیں کہ ہم توراۃ پر جو ہم پر اتری ہے ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور حال ان کا یہ ہے کہ توراۃ کے سوا قرآن کا جو توراۃ کے بعد نازل ہوا انکار کرتے ہیں حالانکہ قرآن سچا ہے ان کی کتاب کی سچائی اس سے ثابت ہوتی ہے۔ اے محمد ان سے کہو اگر تم توراۃ پر ایمان رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ کے پیغمبروں کو پہلے سے کیوں مارتے چلے آئے حالانکہ توراۃ میں انکی ممانعت تم کو ہو چکی ہے (اس آیت میں خطاب اگرچہ انکو ہے جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اگرچہ انکی بھی ان افعال سے خوش ہی ہوا کئے

(۹۲) اور بیشک لائے تمہارے پاس موسیٰ معجزوں کو جیسے انکی لاٹھی اور ید بیضا اور دریا ... کو چیرنا۔ پھر جب موسیٰ کوہ طور پر گئے تو تم نے ان کے جانے کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اس میں تم مرتکب نا انصافی پر تھے

تشریح

(۹۰) اللہ کو جسے چاہا رسول بنایا | ان کا قومی تعصب اور عناد و حسد کتنی بری بلا ہے کہ قبول حق کی راہ میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ گویا منصب رسالت بھی ایسی چیز ہے کہ اس کا تقرر اللہ تعالیٰ کو انکے مشورے سے کرنا چاہیئے۔

(۹۱) خواہش نفس کی پیروی | جب انکو کلام حق قرآن مجید پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس کلام پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے بنی اسرائیل کے پیغمبروں پر نازل ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کی دعوت وہی ہے جو تورات و انجیل کی دعوت ہے اور قرآن توریت کی تصدیق کر رہا ہے۔ اصل بات یہ نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ یہ حق کے بجائے صرف اپنی خواہش کی پیروی چاہتے ہیں ورنہ اگر حق پر ایمان لانے والے ہوتے تو یہ خود بنی اسرائیل کے پیغمبروں کو کیوں قتل کرتے۔

(۹۲) انہوں نے حضرت موسیٰ کی بھی نہیں مانی | چنانچہ حضرت موسیٰ اللہ کی کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر انہوں نے ان کے پیٹھ موڑتے ہی پھر وہی گاؤ پرستی اور شرک شروع کر دیا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ										
وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ		وَرَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَآ اٰتَيْنٰكُمْ		بِقُوَّةٍ
اور جب	ہم نے لیا	تم سے پختہ عہد	اور ہم نے بلند کیا	تمہارے	اوپر	کوہِ طور	پکڑو	جو ہم نے	دیا تمہیں	مضبوطی سے
اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا اور تمہارے اوپر کوہِ طور بلند کیا (اور کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے مضبوطی سے پکڑو										

وَاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ								
وَاسْمَعُوْا	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَعَصَيْنَا	وَاُشْرِبُوْا	فِىْ	قُلُوْبِهِمُ	الْعِجْلَ	
اور سنو	وہ بولے	ہم نے سنا	اور نافرمانی کی	اور رچا دیا گیا	میں	ان کے دل	بچھڑا	
اور سنو، تو وہ بولے ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچا دیا گیا ان کے								

بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾								
بِكُفْرِهِمْ	قُلْ	بِئْسَمَا	يَاْمُرُكُمْ	بِهٖ	اِيْمَانُكُمْ	اِنْ كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	
بسبب انکے کفر	کہدیں	کیا ہی برا جو	تمہیں حکم دیتا ہے	اسکا	ایمان تمہارا	اگر تم ہو	مومن	
کفر کے سبب، کہدیں کیا ہی برا ہے جس کا تمہیں حکم دیتا ہے تمھارا ایمان اگر تم مومن ہو۔								

(۹۳) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِمَا فِى التَّوْرٰةِ
وَقَدْ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ الْجَبَلَ حِيْنَ
اِمْتَنَعْتُمْ مِنْ قَبُوْلِهَا لِيَسْقُطَ عَلَيْكُمْ وَقُلْنَا خُذُوْا
مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ وَّاسْمَعُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ
بِهٖ سِمَاعَ قَبُوْلٍ قَالُوْا سَمِعْنَا قَوْلَكَ وَعَصَيْنَا اَمْرَكَ
وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ اَىْ خَالَطَ حُبُّهٗ قُلُوْبَهُمْ
كَمَا يُخَالِطُ الشَّرَابُ بِكُفْرِهِمْ قُلْ لَّهُمْ بِئْسَمَا شَيْئًا
يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ بِالتَّوْرٰةِ عِبَادَةَ الْعِجْلِ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ بِهَا كَمَا زَعَمْتُمْ اَلْمَعْنٰى لَسْتُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ بِالتَّوْرٰةِ وَقَدْ كَذَّبْتُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِيْمَانُ بِهَا لَا يَاْمُرُ بِتَكْذِيْبِهٖ۔

ترجمہ

(۹۳) اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ توراۃ پر عمل کرو اور تم نے جب اسکے ماننے میں کچھ انکار و تامل کیا تو کوہِ طور کو ہم نے تمہارے اوپر اٹھایا کہ اگر تم انکار کرو تو پہاڑ تمہارے اوپر آ پڑے اور ہم نے کہا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی اس کو قوۃ اور مضبوطی سے پکڑو اور جو حکم کئے گئے ہو اسکو ماننے کی نیت سے سنو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے تمہاری بات سنی اور جو تم کہتے ہو اسکو ہم نہیں مانتے اور انکے دلوں میں محبت بچھڑے کی ایسی رچ گئی جیسے شراب اثر کرتی ہے انکے کفر کے باعث۔ تم ان سے کہدو بری چیز ہے بچھڑے کی پرستش جس کا حکم تم کو تمہارا توراۃ پر ایمان لانا کرتا ہے اگر تم توریت پر ایمان رکھتے ہو۔ حاصل یہ کہ تم ہرگز ایمان والے نہیں کہ ایمان بچھڑے کی پرستش کا حکم نہیں کرسکتا اور اس سے مراد انکے باپ دادے ہیں جو باوجود یکہ دعویٰ توراۃ پر ایمان لانے کا کرتے تھے اور پھر بچھڑے کو پوجتے تھے سو ایسے ہی تم بھی ہو کہ توراۃ پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے [illegible]

تشریح

(۹۳) کوہ طور کے دامن میں اقرار زبان کی حد تک تھا جب کوہ طور کے دامن میں ان سے اطاعت کا پختہ عہد لیا گیا تھا تو اس وقت اگرچہ انہوں نے ظاہری طور پر اقرار کر لیا تھا مگر ان کا عمل صاف بتا رہا تھا کہ کفر کی لعنت ابھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑ سکی۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ

قُلْ	اِنْ كَانَتْ	لَكُمُ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	خَالِصَةً
کہدیں	اگر ہے	تمہارے لئے	آخرت کا گھر	پاس	اللہ	خاص طور پر

کہدیں اگر تمہارے لئے ہے آخرت کا گھر اللہ کے پاس خاص طور پر دوسرے

دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۹۴) وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ

مِنْ دُوْنِ	النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ
سوائے	لوگ	تو تم آرزو کرو	موت	اگر	تم ہو	سچے	اور وہ ہرگز اس کی آرزو نہ کرینگے

لوگوں کے سوا، تو تم موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ اور وہ ہرگز کبھی موت کی آرزو نہ

اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ (۹۵)

اَبَدًا	بِمَا قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ
کبھی	بسبب جو آگے بھیجا	ان کے ہاتھ	اور اللہ	جاننے والا	ظالموں کو

کرینگے اس کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ ظالموں کو جاننے والا ہے۔

ترجمہ

(۹۴) قُلْ لَهُمْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ اَيِ الْجَنَّةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً خَاصَّةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ كَمَا زَعَمْتُمْ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ تَعَلَّقَ بِتَمَنِّيْهِ الشَّرْطَانِ عَلَى اَنَّ الْاَوَّلَ قَيْدٌ فِى الثَّانِيْ اَيْ اِنْ صَدَقْتُمْ فِيْ زَعْمِكُمْ اَنَّهَا لَكُمْ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ يُؤْثِرُهَا وَالْمُوْصِلُ اِلَيْهَا الْمَوْتُ فَتَمَنَّوْهُ

(۹۴) تم ان سے کہدو کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک جنت میں داخل ہونا خاص تمہارے واسطے ہے اور لوگ جنت میں نہ جائیں گے جیسا تمہارا گمان ہے تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ حاصل یہ کہ اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ جنت تمہارے ہی لئے ہے تو ضرور تم وہاں رہنا پسند کروگے اور جنت میں پہنچانے والی موت ہے تو موت کو بھی ضرور پسند کروگے (سو آرزو موت کی کرو)

(۹۵) وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ مِنْ كُفْرِهِمْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَلْزِمِ لِكِذْبِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ الْكَافِرِيْنَ فَيُجَازِيْهِمْ۔

(۹۵) اور وہ ہرگز موت کی آرزو نہ کرینگے بسبب ان حرکات ناشائستہ کے جو ان سے سرزد ہوئیں رسول خدا کا انکار کیا جو انکے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے اور اللہ کافروں ناانصافوں کو جانتا ہے انکو سزا دیگا۔

تشریح

(۹۴) اگر سچے ہو موت کی تمنا کرو | اُن کا یہ گمان کہ بغیر ایمان اور عمل صالح کے فقط یہودیت کی نسبت سے ہم جنت کے حقدار ہیں۔ اگر صحیح ہے تو ان سے کہو کہ اچھا موت کی تمنا کرو تاکہ جلدی سے مرکر جنت میں چلے جاؤ۔

(۹۵) جھوٹا بھرم | مگر اپنے اعمال کو دیکھ کر یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کرینگے معلوم ہوا کہ یہ صرف ان کا جھوٹا بھرم اور دل بہلاوا ہے کہ یہودی ہونے کی نسبت سے نجات مل جائیگی۔

منزل ۱

وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ

وَلَتَجِدَنَّهُمْ	اَحْرَصَ	النَّاسِ	عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ	وَمِنَ	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا ۚۛ
اور البتہ تم پاؤگے انھیں	زیادہ حریص	لوگ	زندگی پر	اور سے	جن لوگوں نے	شرک کیا (شرک)

اور البتہ تم انھیں دوسرے لوگوں سے زیادہ زندگی پر حریص پاؤگے اور مشرکوں سے (بھی زیادہ)

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ

يَوَدُّ	اَحَدُهُمْ	لَوْ يُعَمَّرُ	اَلْفَ	سَنَةٍ ۚ	وَمَا هُوَ	بِمُزَحْزِحِهٖ	مِنَ
چاہتا ہے	ان کا ہر ایک	کاش وہ عمر پائے	ہزار	سال	اور وہ نہیں	اسے دور کرنے والا	سے

ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کاش وہ ہزار سال کی عمر پائے اور اتنی عمر دیا جانا اسے عذاب سے دور

الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ⦗۹۶⦘ ع ۱۰

الْعَذَابِ	اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
عذاب	کہ وہ عمر دیا جائے	اور اللہ	دیکھنے والا	جو	وہ کرتے ہیں۔

کرنے والا نہیں اور اللہ دیکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(۹۶) وَلَتَجِدَنَّهُمْ لام قسم اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى
حَيٰوةٍ ۚ وَاَحْرَصَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا الْمُنْكِرِيْنَ
لِلْبَعْثِ عَلَيْهَا لِعِلْمِهِمْ بِاَنَّ مَصِيْرَهُمْ اِلَى النَّارِ دُوْنَ
الْمُشْرِكِيْنَ لِاِنْكَارِهِمْ لَهٗ يَوَدُّ يَتَمَنّٰى اَحَدُهُمْ
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ لَوْ مَصْدَرِيَّةٌ بِمَعْنٰى اَنْ
وَهِيَ بِصِلَتِهَا فِيْ تَاْوِيْلِ مَصْدَرٍ مَفْعُوْلِ
يَوَدُّ وَمَا هُوَ اَيْ اَحَدُهُمْ بِمُزَحْزِحِهٖ
مُبْعِدِهٖ مِنَ الْعَذَابِ النَّارِ اَنْ
يُّعَمَّرَ ؕ فَاعِلُ مُزَحْزِحِهٖ اَيْ تَعْمِيْرُهٗ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ بِالْيَاءِ
وَالتَّاءِ فَيُجَازِيْهِمْ۔

ترجمہ

(۹۶) اور قسم ہے کہ تم اے محمد ان کو زندگی پر سب سے زیادہ حریص پاؤگے اور مشرکوں سے بھی زیادہ جو قیامت کے منکر ہیں کیونکہ مشرک تو قیامت اور زندہ ہونے کے منکر ہیں ان کو ڈر دوزخ کا نہیں اور یہ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہمارا ٹھکانا دوزخ ہے ان میں سے ہر ایک یہ آرزو رکھتا ہے کہ ہزار برس کی عمر ہو تو اچھا ہے حالانکہ عمر دراز ہونا اس کو عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتا اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق بدلہ دیگا۔

تشریح

(۹۶) دنیا کے حریص بلکہ کسی نہ کسی طرح جئے جانے پر تم ان یہودیوں کو مشرکین سے بھی زیادہ حریص پاؤگے ــــ انہیں کا ایک ایک شخص ہزار برس جینے کی آرزو لئے ہوئے ہے۔ حالانکہ طویل عمری انکو عذاب سے رہائی نہیں دلا سکتی۔ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ	فَاِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى	قَلْبِكَ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ
کہدیں	جو	ہو	دشمن	جبرئیل کا	تو بیشک اس نے	یہ نازل کیا		تیرے دل پر	حکم سے	اللہ

کہدیں جو ہو دشمن جبرئیل کا تو بیشک اس نے یہ آپ کے دل پر نازل کیا ہے، اللہ کے حکم سے اس کی

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (۹۷) مَنْ كَانَ

مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ	يَدَيْهِ	وَهُدًى	وَّبُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	مَنْ	كَانَ
تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	اس سے	پہلے	اور ہدایت	اور خوشخبری	ایمان والوں کے لئے	جو	ہو

تصدیق کرنے والا جو اس سے پہلے ہے اور ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے جو دشمن ہو

عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ (۹۸)

عَدُوًّا	لِّلّٰهِ	وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَرُسُلِهٖ	وَجِبْرِيْلَ	وَمِيْكٰىلَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ
دشمن	اللہ کا	اور اس کے فرشتے	اور اسکے رسول	اور جبرئیل	اور میکائیل	تو بیشک	اللہ	دشمن	کافروں کا

اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل و میکائیل کا تو بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے

(۹۷) وَسَاَلَ ابْنُ صُوْرِيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَمَّنْ يَاْتِيْ بِالْوَحْيِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ هُوَ
عَدُوُّنَا يَاْتِيْ بِالْعَذَابِ وَلَوْ كَانَ مِيْكَائِيْلُ لَاٰمَنَّا لِاَنَّهٗ يَاْتِيْ بِالْخِصْبِ
وَالسِّلْمِ نَزَلَ قُلْ لَهُمْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ
فَلْيَمُتْ غَيْظًا فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ اَيِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ
بِاَمْرِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَبْلَهٗ مِنَ الْكُتُبِ وَ
هُدًى مِنَ الضَّلَالَةِ وَّبُشْرٰى بِالْجَنَّةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝
(۹۸) مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
بِكَسْرِ الْجِيْمِ وَفَتْحِهَا بِلَا هَمْزَةٍ وَبِهٖ بِيَاءٍ وَدُوْنَهَا وَمِيْكٰىلَ
عَطْفٌ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ عَطْفِ الْخَاصِّ عَلَى الْعَامِّ
وَفِيْ قِرَاءَةٍ مِيْكَائِيْلُ بِهَمْزَةٍ وَّيَاءٍ وَفِي اُخْرٰى بِلَا يَاءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اَوْقَعَهٗ مَوْقِعَ لَهُمْ
بَيَانًا لِحَالِهِمْ

ترجمہ

(۹۷) عبداللہ بن صوریا نے جو یہودیوں میں سے ایک عالم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ فرشتوں میں کون وحی لاتا ہے آپ نے فرمایا جبرئیل۔ عبداللہ بن صوریا نے کہا کہ جبرئیل ہمارا دشمن ہے عذاب لاتا ہے اور اگر میکائیل وحی لاتے تو ہم بھی ایمان لاتے کہ میکائیل فراخ سالی اور صلح لاتے ہیں اس پر آیت نازل ہوئی "قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ" الخ اے محمد ان سے کہدو جو کوئی جبرئیل سے دشمنی کرے وہ غصہ سے مر جائے پس بیشک انہوں نے قرآن تمہارے دل پر اتارا حکم الٰہی سے جو [illegible]

(۹۸) جو کوئی اللہ اور فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ کافروں کا دشمن ہے یعنی وہ شخص کافر ہے اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

تشریح

(۹۷) حضرت جبرئیل سے دشمنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن لانیوالے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں اسلئے یہود انکو بھی برا بھلا کہتے تھے کہ یہ رحمت کا نہیں عذاب کا فرشتہ ہے حالانکہ جبرئیل قرآن لاتے ہیں تو اللہ کے حکم سے لاتے ہیں اور یہ قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے تو تمہاری گالیوں کی زد کہاں کہاں پڑی اور پھر یہ قرآن ہدایت و رہنمائی کیلئے ہے اور اس کے ماننے پر کامیابی کی بشارت ہے۔

(۹۸) فرشتے اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں اللہ کے فرشتے جبرئیل میکائیل وغیرہ اللہ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں اسیطرح ہمارے فرستادہ پیغمبر بھی کہتے اور کرتے ہیں جو اُن سے کہا جاتا ہے اسلئے انکے ساتھ دشمنی کیا معنی؟ یہ تو اللہ کے ساتھ دشمنی اور عداوت ہوئی تو ایسے منکرین حق کا اللہ بھی دشمن ہے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ							
وَلَقَدْ	اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	اٰيٰتٍ	بَيِّنٰتٍ	وَمَا	يَكْفُرُ	بِهَآ
اور البتہ	ہم نے اتاریں	آپکی طرف	نشانیاں	واضح	اور نہیں	انکار کرتے	اس کا
اور البتہ ہم نے آپ کی طرف واضح نشانیاں اتاریں اور ان کا انکار صرف نافرمان							

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ							
اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ	اَوَ	كُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا	نَّبَذَهٗ	فَرِيْقٌ
مگر	نافرمان	کیا	جب بھی	انھوں نے عہد کیا	کوئی عہد	توڑ دیا اس کو	ایک فریق
کرتے ہیں۔ کیا (ایسا نہیں) جب بھی انھوں نے کوئی عہد کیا تو اس کو توڑ دیا انکے ایک فریق							

مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾			
مِّنْهُمْ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
ان سے	بلکہ	اکثر ان کے	ایمان نہیں رکھتے
نے بلکہ ان کے اکثر ایمان نہیں رکھتے۔			

(۹۹) وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ
وَاضِحَاتٍ حَالٌ رَدٌّ لِقَوْلِ ابْنِ صُوْرِيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتَنَا بِشَيْءٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا
(۱۰۰) الْفٰسِقُوْنَ ۝ كَفَرُوْا بِهَا اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا
اللّٰهَ عَهْدًا عَلَى الْاِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ اِنْ خَرَجَ
اَوِ النَّبِيَّ اَنْ لَّا يُعَاوِنُوْا عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ نَّبَذَهٗ
طَرَحَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِنَقْضِهِ جَوَابُ كُلَّمَا
وَهُوَ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِيِّ بَلْ لِلْاِنْتِقَالِ
اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ

(۹۹) اور بلاشک ہم نے اتاریں تمھاری طرف اے محمد آیتیں ظاہر اور ان کا انکار نہیں کرتے مگر کافر جو خدا سے پھرے ہوئے ہیں۔

(۱۰۰) اور کیا جس چیز کا وہ اللہ سے عہد کرینگے جیسے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم ایمان لادیں گے جب وہ آویں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا اقرار کریں گے کہ ہم تمہارے مقابلہ میں کافروں کا ساتھ نہ دینگے اسکو ایک جماعت انمیں توڑ دیگی بلکہ انمیں سے اکثر ایمان ہی نہیں لائے

تشریح

(۹۹) حضرت جبرئیل امانت میں خیانت نہیں کرتے | جبرئیل ہماری طرف سے جو آیات تمہارے پاس لیکر آرہے ہیں وہ صاف طور پر حق کا اظہار کرنیوالی ہیں، کوئی بات خلاف حق نہیں ہے، ایک طالب حق کیلئے انکو ماننے کے سوا اور کوئی گنجائش ہی نہیں ہے ـــــ لہٰذا ان آیات کے انکار کرنے والے فاسق نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟

(۱۰۰) یہود وعدے سے پھر جاتے ہیں | ان یہودیوں کا طریقہ یہی رہا ہے کہ جب کبھی انہوں نے اللہ سے یا اللہ کے رسول سے یا مومنین سے کوئی عہد و پیمان کیا ہے انکے ایک فریق نے اس کو بالائے طاق رکھدیا ہے ـــــ ان کے عقیدے، انکے ایمان، ان کے وعدے ہمیشہ ڈگمگاتے رہتے ہیں اس لئے ان میں سے اکثر لوگ وعدے کے تقدس کا پاس کبھی نہیں رکھ سکے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

وَلَمَّا	جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	نَبَذَ
اورجب	آیا - ان	ایک رسول	سے	طرف	اللہ	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	ان کے پاس	پھینک دیا

اور جب ان کے پاس ایک رسول آیا اللہ کی طرف سے، اس کی تصدیق کرنے والا جوان کے پاس ہے۔ تو پھینک دیا

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

فَرِيْقٌ	مِّنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا الْكِتٰبَ	كِتٰبَ اللّٰهِ	وَرَآءَ	ظُهُوْرِهِمْ
ایک فریق	سے	جنھیں	کتاب دی گئی (اہل کتاب)	اللہ کی کتاب	پیچھے	اپنی پیٹھ

ایک فریق نے اہل کتاب کے، اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ پیچھے گویا کہ وہ

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ

كَاَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	وَاتَّبَعُوْا	مَا	تَتْلُوا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ	سُلَيْمٰنَ
گویا کہ وہ	جانتے نہیں	اور انھوں نے پیروی کی	جو	پڑھتے تھے	شیطان	میں	بادشاہت	سلیمانؑ

جانتے ہی نہیں اور انھوں نے اس کی پیروی کی جو شیطان سلیمانؑ کی بادشاہت میں پڑھتے تھے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

وَمَا كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ	وَلٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ
اور کفر نہ کیا	سلیمان	لیکن	شیطان (جمع)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگ	جادو

اور کفر نہیں کیا سلیمانؑ نے لیکن شیطانوں نے کفر کیا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

وَمَآ اُنْزِلَ	عَلَى	الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَمَارُوْتَ	وَمَا يُعَلِّمٰنِ
اور جو نازل کیا گیا	پر	دو فرشتے	بابل میں	ہاروت	اور ماروت	اور وہ نہ سکھاتے

اور جو بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر نازل کیا گیا۔ اور وہ نہ سکھاتے

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ

مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ	فَلَا تَكْفُرْ	فَيَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا يُفَرِّقُوْنَ
کسی کو	یہاں تک	وہ کہہ دیتے	صرف	ہم	آزمائش	پس تو کفر نہ کر	سو وہ سیکھتے	ان دونوں سے	جس سے جدائی ڈالتے

کسی کو، یہاں تک کہ کہہ دیتے ہم تو صرف آزمائش ہیں پس تو کفر نہ کر پس وہ سیکھتے ان دونوں سے وہ کچھ جس سے

بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ

بِهٖ	بَيْنَ	الْمَرْءِ	وَزَوْجِهٖ	وَمَا هُمْ	بِضَآرِّيْنَ	بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ
اس سے	درمیان	خاوند	اور اس کی بیوی	اور وہ نہیں	نقصان پہنچانے والے	اس سے	کسی کو	مگر	حکم سے

خاوند اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے۔ اور وہ نقصان پہنچانے والے نہیں اس سے کسی کو مگر اللہ کے حکم سے

اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا

اللّٰهِ	وَيَتَعَلَّمُوْنَ	مَا يَضُرُّهُمْ	وَلَا	يَنْفَعُهُمْ	وَلَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ	اشْتَرٰىهُ	مَا
اللہ	اور وہ سیکھتے ہیں	جو انھیں نقصان پہنچائے	اور نہ	انھیں نفع دے	اور وہ	جان چکے	جس نے	یہ خریدا	نہیں

اور وہ سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچائے اور انھیں نفع نہ دے اور وہ جان چکے ہیں جس نے یہ خریدا اس

لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

لَهٗ	فِى الْاٰخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا شَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
اس کیلئے	آخرت میں	کوئی حصہ	اور	البتہ برا	جو انھوں نے بیچ دیا	اس سے	اپنے آپ کو	کاش	وہ جانتے ہوتے

کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور البتہ برا ہے جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ دیا کاش وہ جانتے ہوتے

(۱۰۱) وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ اَيِ التَّوْرٰىةَ وَرَآءَ
ظُهُوْرِهِمْ اَيْ لَمْ يَعْمَلُوْا بِمَا فِيْهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بِالرَّسُوْلِ وَغَيْرِهٖ
كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ مَا فِيْهَا مِنْ اَنَّهٗ نَبِيٌّ حَقٌّ اَوْ اَنَّهَا كِتَابُ اللّٰهِ
(۱۰۲) وَاتَّبَعُوْا عَطْفٌ عَلٰى نَبَذَ مَا تَتْلُوْا اَيْ تَلَتِ الشَّيٰطِيْنُ
عَلٰى عَهْدِ مُلْكِ سُلَيْمَانَ مِنَ السِّحْرِ وَكَانَتْ دَفَنَتْهُ تَحْتَ
كُرْسِيِّهٖ لَمَّا نُزِعَ مُلْكُهٗ اَوْ كَانَتْ تَسْتَرِقُ السَّمْعَ وَتَضُمُّ اِلَيْهِ
اَكَاذِيْبَ وَتُلْقِيْهِ اِلَى الْكَهَنَةِ فَيُدَوِّنُوْنَهٗ وَفَشَا ذٰلِكَ وَشَاعَ اَنَّ
الْجِنَّ تَعْلَمُ الْغَيْبَ فَجَمَعَ سُلَيْمَانُ الْكُتُبَ وَدَفَنَهَا فَلَمَّا مَاتَ
دَلَّتِ الشَّيَاطِيْنُ عَلَيْهَا النَّاسَ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَوَجَدُوْا فِيْهَا السِّحْرَ
فَقَالُوْا اِنَّمَا مَلَكَكُمْ بِهٰذَا فَتَعَلَّمُوْهُ وَرَفَضُوْا كُتُبَ اَنْبِيَائِهِمْ قَالَ
تَعَالٰى تَبْرِئَةً لِسُلَيْمَانَ وَرَدًّا عَلَى الْيَهُوْدِ فِيْ قَوْلِهِمْ اُنْظُرُوْا اِلٰى
مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ سُلَيْمَانَ فِي الْاَنْبِيَاءِ وَمَا كَانَ اِلَّا سَاحِرًا وَمَا
كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اَيْ لَمْ يَعْمَلِ السِّحْرَ لِاَنَّهٗ كُفْرٌ وَلٰكِنَّ

ترجمہ

(۱۰۱) اور جب ان کے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے جو انکی کتاب کو سچا کہتے ہیں تو ایک جماعت نے اہل کتاب سے توراۃ کو پس پشت ڈالا اور اسمیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور ان پر ایمان لانے کا حکم تھا اس پر عمل نہ کیا گویا وہ اسکو جانتے ہی نہیں جو توراۃ میں نبی کے سچے ہونیکا ذکر تھا گویا توراۃ کا کتاب الہٰی ہونا نہیں جانتے۔

(۱۰۲) اور پیروی کی انھوں نے جادو کی جس کو شیاطین سلیمان ؑ کی بادشاہت کے زمانے میں پڑھتے تھے اور لوگوں کو بہکاتے تھے اور جب سلیمان ؑ کا ملک ان سے چھینا گیا تو شیاطین نے سحر کو ان کے تخت کے نیچے چھپا دیا یا یہ کہ شیاطین جو آسمان سے کچھ باتیں چرا لاتے ہیں اور خفیہ سن آتے ہیں اور ان میں بہت سی جھوٹی باتیں ملا کر نجومیوں کو بتلاتے ہیں ان جھوٹی باتوں کو وہ کتاب میں لکھتے اور جمع کرتے تھے۔ یہ بات مشہور ہوئی اور پھیل گئی کہ جنات غیب داں ہیں تو سلیمان علیہ السلام نے وہ تمام کتابیں اکٹھی کر کے زمین میں چھپا دیں۔ جب انکی وفات ہو گئی شیطانوں نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا انہوں نے وہ کتابیں نکالیں دیکھا تو انمیں جادو تھا انہوں نے باہم کہا کہ سلیمان اسی علم سحر کے سبب تم پر حکومت کرتے تھے اور بادشاہ بنے تھے اس لئے انہوں نے

بالتشديد والتخفيف الشياطين كفروا يعلمون
الناس السحر الجملة حال من ضمير كفروا و
يعلمونهم ما أنزل على الملكين اى ألهماه من السحر
وقرئ بكسر اللام الكائنين ببابل بلد في سواد العراق
هاروت وماروت بدل او عطف بيان للملكين
قال ابن عباس هما ساحران كانا يعلمان السحر وقيل
ملكان أنزلا لتعليمه ابتلاء من الله الناس وما
يعلمان من زائدة أحد حتى يقولا له نصحا
إنما نحن فتنة بلية من الله للناس ليمتحنهم
بتعليمه فمن تعلمه كفر ومن تركه فهو مؤمن فلا
تكفر بتعلمه فإن أبى إلا التعلم علماه فيتعلمون
منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه بأن
يبغض كلا الى الآخر وما هم اي السحرة بضارين
به بالسحر من زائدة أحد إلا بإذن الله
بإرادته ويتعلمون ما يضرهم في الآخرة ولا
ينفعهم وهو السحر ولقد لام قسم علموا اي اليهود
لمن لام ابتداء معلقة لما قبلها من العمل ومن موصولة
اشتراه اختاره او استبدله بكتاب الله ما له في
الآخرة من خلاق نصيب في الجنة ولبئس ما
شروا باعوا به أنفسهم اي الشارين اي حظها
من الآخرة أن تعلموه حيث أوجب لهم النار لو كانوا
يعلمون ○ حقيقة ما يصيرون إليه من العذاب ما تعلموه

جادو نہیں سیکھا سکھلایا نہ اس پر عمل کیا ولیکن شیاطین کافر ہوئے کردہ لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ سکھلاتے تھے جو دو فرشتوں پر اترا اور وہ جو اُن کو الہام ہوا جادو (بعض قراتوں میں مَلِکَیْن لام کے زیر سے ہے جس کے معنی دو بادشاہ کے ہیں۔ جو رہتے تھے بابل میں یہ ایک شہر ہے عراق کی طرف نام ان کا ہاروت اور ماروت تھا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ وہ دو جادوگر تھے لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔ بعض نے کہا وہ دو فرشتے ہی تھے خدا تعالے نے بندوں کی آزمائش کو بھیجا تھا کہ تم جادو سکھلاؤ اور کہدو کہ جو سیکھے گا وہ کافر ہو جائیگا جو نہ سیکھے گا وہ مومن ہے وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ الخ اور وہ کسی کو جادو نہ سکھلاتے تھے یہاں تک کہ بوجہ خیر خواہی یہ کہدیتے تھے کہ ہم خدا کی طرف سے آزمائش کے لئے آئے ہیں اور از روئے امتحان جادو سکھلاتے ہیں جو اسکو سیکھے گا وہ کافر جو نہ سیکھے گا وہ مسلمان سو تو جادو سیکھ کر کافر نہو پھر اگر وہ شخص اصرار کرتا تو اسکو سکھلاتے پس آدمی ان دونوں سے وہ باتیں سیکھتے تھے جس سے خاوند بیوی میں جدائی کر دیں اور ایک کو دوسرے کا دشمن بنا دیں۔ اور نہیں ہیں جادوگر کہ جادو سے کسی کو بغیر حکم خدا تعالے کے نقصان پہنچا سکیں۔ اور سیکھتے تھے وہ جادو کہ جو انکو آخرت میں نقصان پہنچائے اور کچھ نفع نہ دے اور البتہ قسم ہے کہ جان لیا یہود نے کہ جو شخص جادو کو کتاب اللہ کے بدلے لیوے اور پسند کرے اس کو آخرت میں جنت کا کچھ حصہ نہیں اور برا ہے یہ سیکھنا جس کے عوض انہوں نے اپنے حصہ ثواب کو جو آخرت میں انکو ملتا بیچا اور اس کو بدل دیا بعوض سیکھنے جادو کے جس نے ان کے لئے دوزخ تیار کر دی۔ اگر وہ جانتے ہوتے اس عذاب کی کیفیت کو جو اُن پر آنے والا ہے تو جادو کو نہ سیکھتے۔

تشریح

(۱۰۱) یہ تورات بھی عامل نہیں ہیں جب انکے پاس اللہ کی طرف سے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے جنکے اوصاف اور جنکی تعلیم تورات کے عین مطابق ہے تو ان یہودیوں کی ایک جماعت نے خود تورات کو ایسا پس پشت ڈالدیا جیسے اس کتاب کو جانتے ہی نہیں۔

(۱۰۲) بنی اسرائیل ذہنی غلامی میں مبتلا ہو گئے تھے | بنی اسرائیل اخلاقی اور مادی دونوں لحاظ سے اتنے گر چکے تھے کہ انمیں کوئی بلند حوصلگی باقی نہیں رہی تھی۔ اب انکی توجہ جادو ٹونے اور عملیات کی طرف تھی کہ انکے سہارے بغیر کسی جدوجہد کے کام بن جائے، اس وقت شیطان نے انکو بہکایا کہ سلیمان علیہ السلام کی عظیم الشان سلطنت اور انکی طاقت کا راز کچھ منتر تھے۔ وہ یہ تو بھول گئے کہ حضرت سلیمان ع اللہ کے پیغمبر تھے اور کیا تعلیم لیکر آئے تھے، نہ ان کو کتاب اللہ سے دلچسپی رہی اور نہ کسی کی دعوت حق سے، بس جادو ٹونوں پر ٹوٹ پڑے۔

جس زمانے میں بنی اسرائیل بابل میں غلامی کی زندگی گذار رہے تھے اللہ تعالے نے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو انسانی شکل میں آزمائش کے لئے بھیجا۔ جس طرح قوم لوط کے پاس آزمائش کے لئے خوبصورت لڑکوں کی شکل بھیجے گئے تھے۔ یہ فرشتے ایک طرح سے اللہ کے بے وردی سپاہی تھے اور یہ فرشتے بتا بھی دیتے تھے کہ دیکھو ہم صرف آزمائش کے لئے بھیجے گئے ہیں، مگر قوم کی حالت اتنی گر چکی تھی کہ ان کو کچھ پروا نہ تھی۔ کھلم کھلا کفر و شرک کا ارتکاب ہو رہا تھا — اخلاقی زوال کی انتہا تھی کہ دوسرے کی بیوی کو اپنے سے لگانے کے لئے ایسے عملیات اور گندے تعویذوں کا سہارا لیتے تھے جس سے میاں بیوی میں جدائی ہو جائے۔

ع ۱۲ ۱۲

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

وَلَوْ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	وَاتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
اور اگر	وہ	ایمان لاتے	اور پرہیزگار بنجاتے	تو ٹھکانہ پاتے	سے	پاس	اللہ	بہتر	کاش	وہ جانتے ہوتے

اور اگر وہ ایمان لے آتے اور پرہیزگار بن جاتے تو اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ پاتے، کاش وہ جانتے ہوتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	رَاعِنَا	وَقُوْلُوا	انْظُرْنَا	وَاسْمَعُوْا	وَلِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	نہ کہو	راعنا	اور کہو	انظرنا	اور سنو	اور کافروں کے لئے	عذاب	دردناک

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (مومنو) رَاعِنَا نہ کہو اور اُنْظُرْنَا کہو اور سنو، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۰۳) وَلَوْ اَنَّهُمْ اَيِ الْيَهُوْدَ اٰمَنُوْا بِالنَّبِيِّ وَالْقُرْاٰنِ
وَاتَّقَوْا عِقَابَ اللّٰهِ بِتَرْكِ مَعَاصِيْهِ كَالسِّحْرِ
وَجَوَابُ لَوْ مَحْذُوْفٌ اَيْ لَاُثِيْبُوْا دَلَّ عَلَيْهِ لَمَثُوْبَةٌ
ثَوَابٌ وَهُوَ مُبْتَدَاٌ وَاللَّامُ فِيْهِ لِلْقَسَمِ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خَيْرٌ ۭ خَبَرُهُ مِمَّا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّهُ خَيْرٌ لَمَا اٰثَرُوْهُ عَلَيْهِ
(۱۰۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا لِلنَّبِيِّ
اَمْرٌ مِنَ الْمُرَاعَاةِ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ ذٰلِكَ وَهِيَ
بِلُغَةِ الْيَهُوْدِ سَبٌّ مِنَ الرُّعُوْنَةِ فَسُرُّوْا بِذٰلِكَ
وَخَاطَبُوْا بِهَا النَّبِيَّ فَنُهِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ عَنْهَا وَقُوْلُوا
بَدَلَهَا انْظُرْنَا اَيِ انْظُرْ اِلَيْنَا وَاسْمَعُوْا مَا
تُؤْمَرُوْنَ بِهٖ سَمَاعَ قَبُوْلٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ

ترجمہ

(۱۰۳) اور البتہ اگر یہودی نبی علیہ السلام اور قرآن کو سچا سمجھ کر ایمان لاتے اور جادو وغیرہ تمام گناہوں اور نافرمانیوں کو چھوڑ کر عذاب الٰہی سے بچتے تو ان کو اس کا بدلہ دیا جاتا البتہ بدلہ خداتعالیٰ کا جو اُن کو ملتا بہتر ہے اس سے جو انہوں نے سیکھا اور اس کو سیکھ کر ثواب کھویا اگر وہ ثواب الٰہی کے عمدہ ہونے کو جانتے تو کبھی جادو کو اس پر پسند نہ کرتے۔

(۱۰۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الخ اے ایمان والو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا نہ کہو (معنی اس لفظ کے یہ کہ ہماری مراعات کرو اور ہمارا خیال رکھو) تو صحابہ اس لفظ کو اچھی نیت اور نیک خیال سے کہتے تھے مگر یہ لفظ یہود کی زبان میں رعونت مراد لیا جاتا تھا اور اس سے برا کہنا مقصود ہوتا تھا جب صحابہ اس لفظ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب میں بولنے لگے یہود خوش ہوئے اور دوسرے ارادہ سے حضرت کو اس لفظ سے پکارنے لگے اسلئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس لفظ کے بولنے سے ہی منع کر دیا کہ یہود کو گنجائش کہنے کی نہ رہے

تشریح

(۱۰۳) یہ لوگ گنڈے تعویذوں میں پھنس گئے تھے | نیکی کی جڑ ایمان اور تقویٰ تھا، اسکے بجائے گنڈے تعویذوں کے چکر میں پھنسے تھے، کاش یہ حقیقی نفع اور نقصان کو سمجھتے۔

(۱۰۴) یہودیوں کی چالوں میں مت آؤ | یہود کے ماضی و حال سے پردہ اٹھا کر اب مسلمانوں کو انکی شرارتوں سے خبردار کیا جا رہا ہے اور ان شبہات کا جواب دیا جا رہا ہے جو یہ لوگ پیدا کرتے تھے اور سیدھے سادے لوگوں کو مذہبی بحثوں میں الجھانے کی کوشش کرتے تھے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آکر یہ لوگ مختلف طریقوں سے اپنی دلی عداوت کا اظہار کرتے تھے انہیں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو دھیان سے سنا تو چاہتے نہیں تھے اور اپنے خیالات میں الجھے رہتے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے دوران یہ کہنے کی ضرورت پیش آتی کہ ٹھہریئے ہمیں یہ بات سمجھ لینے دیجئے تو اسکے لئے رَاعِنَا کا لفظ استعمال کرتے جس کا ظاہری مفہوم تو یہ ہے کہ ہماری رعایت کیجئے، ہماری بات سن لیجئے مگر اس لفظ میں دوسرے معنی کے احتمالات بھی تھے، عبرانی میں رَاعِنَا سے ملتا جلتا ایک لفظ ہے جسکے معنی ہیں "سن تو بہرا ہو جائے" عربی میں راعنا کے ایک معنی صاحب رعونت جاہل اور احمق کے بھی ہیں۔ ذرا سا زبان کو لچکا دے کر راعنا کی جگہ راعینا کہا جائے تو اسکے معنی "ہمارے چرواہے" کے آتے ہیں۔

مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اول تو تم نبی کی بات کو غور سے سنا کرو اور جہاں وضاحت کی ضرورت ہو تو راعنا کی جگہ اُنْظُرْنَا کہا کرو

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ

مَا يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ	اَهْلِ الْكِتَابِ	وَلَا	الْمُشْرِكِيْنَ	اَنْ
نہیں چاہتے	جن لوگوں نے	کفر کیا	سے	اہل کتاب	اور نہ	مشرک	کہ

اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ نہیں چاہتے اور نہ مشرک کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی

يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

يُنَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَاللّٰهُ	يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ
نازل کی جائے	تم پر	سے	بھلائی	سے	تمہارا رب	اور اللہ	خاص کرلیتا ہے	اپنی رحمت سے

بھلائی نازل کی جائے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (۱۰۵)

مَنْ يَّشَاۗءُ	وَاللّٰهُ	ذُوالْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ	
جسے چاہتا ہے	اور اللہ	فضل والا	بڑا	

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۱۰۵) مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الْعَرَبِ
عَطْفٌ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ وَمِنْ لِلْبَيَانِ
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَائِدَةٌ
خَيْرٍ وَحْيٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ حَسَدًا
لَكُمْ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ بِنُبُوَّتِهٖ
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ

(۱۰۵) جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب سے اور مشرکین عرب وہ از راہ حسد و عداوت نہیں چاہتے کہ تمہاری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے اور اللہ اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے خاص کرے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

تشریح

(۱۰۵) یہود جو چاہتے تھے وہ نہیں ہوا | خیر سے مراد قرآن مجید ہے۔ یہ کافر خواہ اہل کتاب یہودی ہوں یا مکہ کے مشرک، اس کو پسند نہیں کرتے کہ نبی آخر الزماں تم میں سے ہوں اور ان پر اللہ کا کلام جو سراسر خیر ہے نازل ہو، یہود چاہتے تھے کہ نبی آخر الزماں بنی اسرائیل میں سے ہوں۔ مگر یہ تو اللہ کے فضل کی بات ہے جس کو چاہے نواز دے۔

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ

مَا	نَنۡسَخۡ	مِنۡ اٰيَةٍ	اَوۡ نُنۡسِهَا	نَاۡتِ	بِخَيۡرٍ	مِّنۡهَاۤ	اَوۡ
جو	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا اسے بھلا دیتے ہیں	لے آتے ہیں	بہتر	اس سے	یا

کوئی آیت جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے ہم بھلا دیتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے

مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۶﴾

مِثۡلِهَا	اَلَمۡ	تَعۡلَمۡ	اَنَّ اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَىۡءٍ	قَدِيۡرٌ
اس جیسا	کیا نہیں	تو جانتا	کہ اللہ	پر	ہر	شے	قادر

ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

ترجمہ

(۱۰۶) وَلَمَّا طَعَنَ الْكُفَّارُ فِى النَّسْخِ وَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا يَاْمُرُ اَصْحَابَهُ الْيَوْمَ بِاَمْرٍ وَيَنْهٰى عَنْهُ غَدًا نَزَلَ مَا شَرْطِيَّةٌ نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَىْ نُزِلُ حُكْمَهَا اِمَّا مَعَ لَفْظِهَا اَوْ لَا وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ النُّوْنِ مِنْ اَنْسَخَ اَىْ نَاْمُرُكَ اَوْجِبْرِيْلُ بِنَسْخِهَا اَوْ نُنْسِهَا نُؤَخِّرْهَا فَلَا نُزِلْ حُكْمَهَا وَنَرْفَعُ تِلَاوَتَهَا اَوْ نُؤَخِّرُهَا فِى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِلَا هَمْزَةٍ مِنَ النِّسْيَانِ اَىْ نُنْسِهَا وَنَمْحُهَا مِنْ قَلْبِكَ وَجَوَابُ الشَّرْطِ نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَنْفَعَ لِلْعِبَادِ فِى السُّهُوْلَةِ اَوْ كَثْرَةِ الْاَجْرِ اَوْ مِثْلِهَا فِى التَّكْلِيْفِ وَالثَّوَابِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمِنْهُ النَّسْخُ وَالتَّبْدِيْلُ وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّقْرِيْرِ

(۱۰۶) اور جب کافروں نے بعض احکام کے منسوخ ہونے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج ایک بات کا حکم کرتے ہیں پھر کل کو اس سے منع کر دیتے ہیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ما ننسخ من اٰیۃ الخ اور ہم جو کسی آیت کا حکم منسوخ کر دیتے ہیں اور اٹھا لیتے ہیں یا جبرئیل کو حکم کرتے ہیں یا تم کو کہ اس آیت کو منسوخ سمجھو (خواہ اس طرح کہ لفظ بھی باقی نہ رکھیں یا لفظ باقی رہیں صرف حکم زائل کریں) یا اس کی تلاوت اٹھا لیتے ہیں حکم باقی رکھتے ہیں یا لوح محفوظ سے نہیں اتارتے (جس قرأت میں بغیر ہمزہ کے ہے معنی یہ ہیں کہ یا تمہارے دل سے اس کو بھلا دیتے ہیں اور مٹا دیتے ہیں) تو اس کے بدلے ایسی آیت اتارتے ہیں جو بندوں کے نفع پہنچانے اور آسانی اور زیادتی ثواب میں اس سے زیادہ ہو یا تکلیف و اجر میں اس کی برابر ہو۔ کیا تم اے محمد نہیں جانتے یعنی ضرور جانتے ہو کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے کسی آیت کا منسوخ کر دینا اور بدل ڈالنا بھی اس کی قدرت میں داخل ہے۔

تشریح

(۱۰۶) کیا قرآن اور پچھلی کتابوں میں فرق ہے؟ قرآن اللہ کا کلام ہے اس میں شک پیدا کرنے کیلئے یہودی ایک بات یہ بھی کہتے تھے کہ جب تم یہ کہتے ہو کہ پچھلی کتابیں بھی اللہ کی طرف سے آئی تھیں اور یہ قرآن بھی اللہ کا کلام ہے تو ان کے بعض احکام کی جگہ دوسرے احکام کیوں دیئے گئے ہیں، ایک ہی خدا کی طرف سے مختلف احکام کیسے ہو سکتے ہیں دوسری بات وہ یہ کہتے تھے کہ تم لوگ کہتے ہو یہودی اور عیسائی اس تعلیم کے ایک حصے کو بھول گئے جو انکو دی گئی تھی، خدا کی تعلیم حافظوں سے محو کیسے ہو سکتی ہے؟ ان دونوں باتوں کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے کہ حاکم وقت کے مطابق احکام صادر کرتا ہے۔ اس وقت میں وہ حکم مناسب تھا اور اب یہ دوسرا حکم مناسب ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ حافظے سے کسی چیز کو مٹاتا ہے تو اس میں بھی خیر کا پہلو ہوتا ہے کہ اس سے بہتر چیز اس کی جگہ عطا فرماتا ہے۔ جیسے یہ قرآن کہ اس میں ہر زمانے اور وقت کے لائق مناسب اور معتدل احکام دیئے گئے ہیں جو چیزیں خاص علاقے اور قوم کے لئے تھیں اب پوری دنیا کے لئے ہیں۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ										
اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَمَا	لَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ
کیا تو نہیں جانتا	کہ	اللہ	اسکے لئے	بادشاہت	آسمانوں	اور زمین	اور نہیں	تمہارے لئے	سے	سوائے
کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ کے لئے ہے آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت، اور تمہارے لئے نہیں اللہ کے سوا کوئی حامی										

اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ									
اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِیٍّ	وَّلَا نَصِیْرٍ	اَمْ تُرِیْدُوْنَ	اَنْ تَسْـَٔلُوْا	رَسُوْلَكُمْ	كَمَا	سُئِلَ	
اللہ	کوئی	حامی	اور نہ مددگار	کیا تم چاہتے ہو	کہ سوال کرو	اپنا رسول	جیسے	سوال کئے گئے	
اور نہ مددگار۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو جیسے سوال کئے گئے اس سے پہلے									

مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾									
مُوْسٰی	مِنْ قَبْلُ	وَمَنْ	یَّتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	فَقَدْ ضَلَّ	سَوَآءَ	السَّبِیْلِ۔	
موسیٰ	اس سے پہلے	اور جو	اختیار کرلے	کفر	ایمان کے بدلے	سو وہ بھٹک گیا	سیدھا	راستہ	
موسیٰ سے، اور جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرلے سو وہ بھٹک گیا سیدھے راستے سے۔									

ترجمہ

(۱۰۷) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَفْعَلُ فِیْهَا مَا یَشَاءُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَیْ غَیْرِهٖ مِنْ زَائِدَةٌ وَّلِیٍّ یَحْفَظُكُمْ وَّلَا نَصِیْرٍ ○ یَمْنَعُ عَذَابَهٗ عَنْكُمْ اِنْ اَتَاكُمْ۔

(۱۰۷) کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے وہ چاہے انہیں تصرف فرمائے اور تمہارا حافظ اور عذاب سے بچانے والا اے لوگو اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

(۱۰۸) وَنَزَلَ لَمَّا سَاَلَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ یُّوَسِّعَهَا وَیَجْعَلَ الصَّفَا ذَهَبًا اَمْ بَلْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰی اَیْ سَاَلَهٗ قَوْمُهٗ مِنْ قَبْلُ مِنْ قَوْلِهِمْ اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً وَّغَیْرَ ذٰلِكَ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ اَیْ یَاْخُذْهُ بَدَلَهٗ بِتَرْكِ النَّظَرِ فِی الْاٰیَاتِ الْبَیِّنَاتِ وَاقْتِرَاحِ غَیْرِهَا فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ○ اَخْطَاَ الطَّرِیْقَ الْحَقَّ وَالسَّوَاءُ فِی الْاَصْلِ الْوَسَطُ۔

(۱۰۸) اور جب مکہ والوں نے حضرت سے سوال کیا کہ مکہ میں وسعت ہو جائے اور صفا پہاڑ سونے کا ہو جائے تو یہ آیت اتری ام تریدون الخ بلکہ تم چاہتے ہو کہ اپنے نبی سے ایسی چیزیں مانگو جیسی اس سے پہلے موسیٰ سے انکی قوم نے طلب کی یہ کہا کہ ہمکو اللہ کو دکھلا دے ظاہراً اور اس کے سوا اسی قسم کے سوالات کئے سو تم ہرگز ایسا نہ کرو اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر کو اختیار کرے کہ دلائل ظاہرہ کو جو ایمان والوں کے لئے کافی ہیں چھوڑ کر اور نشانیاں طلب کرے سو اس نے سو وہ سیدھے راستے سے ہٹ گیا

تشریح

(۱۰۷) اللہ تعالیٰ بندوں کی مصلحت کا خیال رکھتے ہیں | اللہ کی قدرت اور ملکیت اور پھر سب بندوں پر اس کی حد درجہ عنایت ——— اس کا تقاضا یہی ہے کہ بندوں کے منافع اور مصالح کا لحاظ رکھا جائے۔ اس سے بڑھ کر اپنی مخلوق کا خیرخواہ کون ہو سکتا ہے۔

(۱۰۸) بلا وجہ کے سوالات مت کیا کرو | دور از کار اور بلا وجہ کے سوالات پیدا کر کے یہودی مسلمانوں کو اکساتے تھے کہ تم اپنے نبی سے یہ پوچھو اور وہ پوچھو۔ ان سوالات کا منشا عمل کرنا نہیں تھا بلکہ عمل سے ہٹانا تھا اور شکوک و شبہات پیدا کرنے تھے، بلا وجہ کے شبہات ایمان کی راہ سے ہٹا کر کفر تک لے جاتے ہیں۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ

وَدَّ	كَثِيْرٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ	مِّنْ	بَعْدِ	اِيْمَانِكُمْ
چاہا	بہت	سے	اہل کتاب	کاش تمھیں لوٹا دیں	سے	بعد	تمہارے ایمان

بہت سے اہل کتاب نے چاہا کہ وہ کاش تمھیں لوٹا دیں تمہارے ایمان کے بعد کفر

كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

كُفَّارًا	حَسَدًا	مِّنْ عِنْدِ	اَنْفُسِهِمْ	مِّنْ بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمُ	الْحَقُّ	فَاعْفُوْا
کفر میں	حسد	وجہ سے	اپنے دل	بعد	جبکہ	واضح ہوگیا	ان پر	حق	پس تم معاف کردو

میں ، اپنے دل کی حسد کی وجہ سے ، اس کے بعد جب کہ ان پر حق واضح ہو گیا پس تم

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾

وَاصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
اور درگزر کرو	یہانتک	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز	قادر

معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۰۹) وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ مَصْدَرِيَّةٌ
يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا
مَفْعُوْلٌ لَّهٗ كَائِنًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اَيْ حَمَلَتْهُمْ
عَلَيْهِ اَنْفُسُهُمُ الْخَبِيْثَةُ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
فِي التَّوْرٰىةِ الْحَقُّ ۚ فِيْ شَانِ النَّبِيِّ فَاعْفُوْا
عَنْهُمْ اَيْ اُتْرُكُوْهُمْ وَاصْفَحُوْا اَعْرِضُوْا
فَلَا تُجَازُوْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ
فِيْهِمْ مِنَ الْقِتَالِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ○

ترجمہ

(۱۰۹) بہت سے اہل کتاب اپنی خباثت اور شرارت سے ازراہِ حسد یہ چاہتے ہیں کہ تم کو ایمان سے نکال کر کافر بنادیں بعد اس کے کہ ان کو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت توریت میں ظاہر ہو چکی ہے ۔ سو تم ان سے منھ پھیرو اور ان کو چھوڑو معاف کرو اس کا بدلہ نہ لو جب تک کہ اللہ پاک ان سے لڑنے کا حکم نہ فرما دے بعد حکم آنے کے ان سے لڑو اور بدلہ لو بیشک اللہ کو سب قدرت ہے۔

تشریح

(۱۰۹) مسلمانوں کو ہدایت کہ صبر اور ضبط سے کام لو! نبی کی صداقت اور قرآن کی حقانیت یہودیوں پر واضح ہوجانے کے باوجود وہ حسد اور بغض وعناد کی وجہ سے تمھیں راہ حق سے ہٹانا چاہتے ہیں تم مشتعل نہ ہو اور بلاوجہ کی بحث ومباحثے میں پڑکر اپنا وقت ضائع نہ کرو، دیکھتے رہو اللہ اپنی قدرت سے کیا کرتا ہے۔ جب تک ہمارا حکم نہ آئے صبر وضبط سے کام لو، ان کی اشتعال انگیزیوں سے مشتعل نہ ہو۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ

وَاَقِیْمُوا	الصَّلٰوۃَ	وَاٰتُوا	الزَّکٰوۃَ	وَمَا	تُقَدِّمُوْا	لِاَنْفُسِکُمْ	مِّنْ خَیْرٍ
اور تم قائم کرو	نماز	اور دیتے رہو	زکوٰۃ	اور جو	آگے بھیجوگے	اپنے لئے	بھلائی سے

اور نماز قائم کرو، اور دیتے رہو زکوٰۃ، اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجوگے تم اسے پالوگے

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ	وَقَالُوْا	لَنْ یَّدْخُلَ	الْجَنَّةَ
تم پالوگے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	جو کچھ تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور انھوں نے کہا	ہرگز داخل نہ ہوگا	جنت

اللہ کے پاس بیشک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھنے والا ہے اور انہوں نے کہا ہرگز داخل نہ ہوگا جنت

اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿١١١﴾

اِلَّا	مَنْ	كَانَ	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی	تِلْكَ	اَمَانِیُّهُمْ	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ
سوائے	جو	ہو	یہودی	یا	نصرانی	یہ	جھوٹی آرزوئیں	کہدیجئے	تم لاؤ	اپنی دلیل	اگر	تم ہو	سچے

میں سوائے اس کے جو یہودی ہو یا نصرانی، یہ ان کی جھوٹی آرزوئیں ہیں کہدیجئے تم لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

(١١٠) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ طاعۃٍ کصلوٰۃٍ وصدقۃٍ تَجِدُوْهُ ای ثوابہ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ فیجازیکم بہ

(١١١) وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا جمع ھائدٍ اَوْ نَصٰرٰی قال ذلک یھود المدینۃ ونصاری نجران لما تناظروا بین یدی النبی صلعم ای قال الیھود لن یدخلھا الا الیھود وقال النصاری لن یدخلھا الا النصاری تِلْكَ المقولۃ اَمَانِیُّهُمْ شھواتھم الباطلۃ قُلْ لھم هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ حجتکم علی ذلک اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ فیہ

ترجمہ

(١١٠) اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی نماز اور صدقہ تم اپنے نفع کے واسطے آگے بھیجوگے اس کا ثواب تم کو ملیگا اللہ کے پاس سے بے شک اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو سو تم کو بدلہ اس کا دے گا۔

(١١١) اور جب مدینہ کے یہودیوں اور نجران کے نصرانیوں میں بحث وگفتگو ہوئی۔ یہود نے کہا کہ یہود کے سوا جنت میں کوئی نہ جائیگا اور نصرانیوں نے کہا کہ سوائے ہمارے کوئی داخل جنت نہ ہوگا۔ یہ بات صرف انکے جھوٹے خیالات اور انکی خواہشیں ہیں اے محمد ان سے کہو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو کوئی اس کی دلیل پیش کرو۔

تشریح

(١١٠) اپنے اعمال درست کرو نیت کی اصلاح کرو | تم اپنے اعمال کو درست کرو، جانی اور مالی عبادت میں لگے رہو، یہ آخرت کی کمائی ہے جس کا اجر تمہیں وہاں ملیگا نیتوں میں اخلاص پیدا کرو جو کچھ جس نیت سے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی نظر میں ہے۔

(١١١) جنت کی ٹھیکیداری کسی کی نہیں ہے | یہودیوں کا یہ کہنا کہ جنت میں صرف یہودی جائیں گے اور عیسائیوں کا یہ کہنا کہ جنت میں صرف عیسائی جائیں گے۔ یہ ان کی آرزوئیں ہیں جو قومی تعصب سے پیدا ہوئی ہیں جس کو وہ واقعے کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔ آخر ان کے دعوے کی سچائی کی دلیل کیا ہے۔

بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص

بَلٰی	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَهُوَ	مُحْسِنٌ	فَلَهٗٓ	اَجْرُهٗ	عِنْدَ	رَبِّهٖ
کیوں نہیں	جس	جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کیلئے	اور وہ	نیکوکار	تو اسکے لئے	اس کا اجر	پاس	اس کا رب

کیوں نہیں ؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکادیا اور وہ نیکوکار ہو تو اس کے لئے اس کا اجر اس

وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ ع ۱۳/۹/۱۴

وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَقَالَتِ	الْيَهُوْدُ	لَيْسَتِ
اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہوں گے	اور کہا	یہود	نہیں

کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے اور یہود نے کہا نصاریٰ کسی چیز پر نہیں

النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ص وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ لا

النَّصٰرٰی	عَلٰی	شَیْءٍ	وَّقَالَتِ	النَّصٰرٰی	لَيْسَتِ	الْيَهُوْدُ	عَلٰی	شَیْءٍ
نصاریٰ	پر	کسی چیز	اور کہا	نصاریٰ	نہیں	یہود	پر	کسی چیز

اور نصارے نے کہا یہودی کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ کتاب

وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ

وَّهُمْ	يَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ
حالانکہ وہ	پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	جو لوگ	علم نہیں رکھتے

پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اِن لوگوں نے اُن جیسی بات کہی جو علم نہیں رکھتے

مِثْلَ قَوْلِهِمْ ج فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

مِثْلَ	قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا
جیسی	ان کی بات	سو اللہ	فیصلہ کرے گا	انکے درمیان	قیامت کے دن	جس میں

سو اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جس (بات) میں

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

كَانُوْا	فِيْهِ	يَخْتَلِفُوْنَ
وہ تھے	اس میں	اختلاف کرتے۔

وہ اختلاف کرتے تھے۔

(۱۱۲) بَلٰی یَدْخُلُ الْجَنَّةَ غَیْرُهُمْ مَنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ اَیْ اِنْقَادَ لِاَمْرِهٖ وَخَصَّ
الْوَجْهَ لِاَنَّهٗ اَشْرَفُ الْاَعْضَاءِ فَغَیْرُهٗ
اَوْلٰی وَهُوَ مُحْسِنٌ مُوَحِّدٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ اَیْ ثَوَابُ عَمَلِهِ الْجَنَّةُ وَلَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ فِی الْاٰخِرَةِ

ترجمہ

(۱۱۲) بلکہ داخل جنت ان کے سوا اور لوگ ہونگے جو کوئی
خدا تعالےٰ کے حکم کے تابع ہو جائے اور اپنے چہرے
کو جھکادے اللہ کے لئے اور وہ اللہ کو ایک جانتا ہو تو اس کے
لئے خدا تعالےٰ کے پاس ثواب اور اس کے عمل کا بدلہ
ہے اور آخرۃ میں ان کو کچھ غم اور ڈر نہیں

(۱۱۳) وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی
شَیْءٍ مُعْتَدٍّ بِهٖ وَكَفَرَتْ بِعِیْسٰی وَّقَالَتِ
النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مُعْتَدٍّ
بِهٖ وَكَفَرَتْ بِمُوْسٰی وَّهُمْ اَیِ الْفَرِیْقَانِ
یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَلْمُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ وَفِیْ
كِتَابِ الْیَهُوْدِ تَصْدِیْقُ عِیْسٰی وَفِیْ كِتَابِ
النَّصَارٰی تَصْدِیْقُ مُوْسٰی وَالْجُمْلَةُ
حَالٌ كَذٰلِكَ كَمَا قَالَ هٰٓؤُلَاءِ قَالَ
الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اَیِ الْمُشْرِكُوْنَ
مِنَ الْعَرَبِ وَغَیْرِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ
بَیَانٌ لِمَعْنٰی ذٰلِكَ اَیْ قَالُوْا لِكُلِّ ذِیْ
دِیْنٍ لَیْسُوْا عَلٰی شَیْءٍ ۙ لَیْسُوْا عَلٰی شَیْءٍ
فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا
كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○ مِنْ اَمْرِ الدِّیْنِ
فَیُدْخِلُ الْمُحِقَّ الْجَنَّةَ وَالْمُبْطِلَ النَّارَ

(۱۱۳) وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ الخ
اور یہودیوں نے کہا کہ نصرانیوں کا مذہب کچھ قابل اعتبار نہیں
اور عیسیٰ کے منکر ہوئے اور نصرانیوں نے یہود کو بھی
کہا کہ ان کا دین اعتبار کے قابل نہیں وہ موسیٰ کے منکر
ہوئے اور حالانکہ یہ دونوں جماعتیں اپنی اپنی کتاب
کو جو اُن پر اتری ہے پڑھتے ہیں اور یہود کی کتاب میں
عیسیٰ کا سچا ہونا لکھا ہوا ہے اور نصاریٰ کی کتاب
میں موسیٰ کی تصدیق ہے جیسا انھوں نے کہا ایسا ہی
عرب کے مشرکین وغیرہ نے انہیں کے سے کلام کہے
کہ کوئی مذہب معتبر نہیں۔ سو اللہ قیامت کو ان میں فیصلہ
کر دیگا جو کچھ وہ دین کے بارے میں اختلاف کرتے
ہیں پس سچے دین والے کو جنت میں پہنچا دیگا اور باطل
مذہب والے کو دوزخ میں ڈالے گا۔

تشریح

(۱۱۲) حق وصداقت پر چلنے والے کو کوئی خوف نہیں ہے | جس نے اللہ کے احکام کو مانا اور ان پر عمل کیا خواہ وہ اللہ کے احکام کسی پیغمبر کے ذریعے آئے ہوں وہ اللہ کے یہاں اجر کا مستحق ہے۔ حق وصداقت کی یہ روش اختیار کرنے والے کو نہ یہاں دنیا میں یہ ڈر ہونا چاہیئے کہ نہ جانے یہ راستہ صحیح بھی ہے یا نہیں؟ اور نہ اس کو آخرت میں غم ہوگا اسلئے کہ وہ طالب حق رہا ہے کوئی قومی اور ملکی تعصب اس کو صداقت سے دور نہیں کر سکا۔

(۱۱۳) حق و باطل کا فیصلہ قیامت کے روز ہو جائیگا | یہودی عیسائیوں کو اور عیسائی یہودیوں کو دونوں ایک دوسرے کو جھٹلا رہے ہیں، ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہے ہیں حالانکہ یہ دونوں توراۃ اور انجیل پڑھتے ہیں کیا ان کو معلوم نہیں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنا کر راہ حق سے ہٹے اور یہودی حضرت عیسیٰ کی رسالت پر ایمان نہ لا کر حق چھوڑ بیٹھے۔ یہی بے دلیل دعویٰ مشرکین عرب کا ہے جن کے پاس کتاب نہیں ہے وہ اپنے اُلٹے سیدھے خیالات ورسومات کو ہی حق سمجھے بیٹھے ہیں ــــــــ حق کیا ہے، باطل کیا ہے، اس کا فیصلہ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز فرمائینگے اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ تمہارے قومی تعصبات کیا ہیں جن کی وجہ سے راہِ حق سے ہٹے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى

وَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	يُّذْكَرَ	فِيْهَا	اسْمُهٗ	وَسَعٰى
اور کون	بڑا ظالم	سے۔جو	روکا	اللہ کی مسجدیں	کہ	ذکر کیا جائے	اس میں	اس کا نام	اور کوشش کی

اور اس سے بڑا ظالم کون؟ جس نے اللہ کی مسجدوں سے روکا کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور اس کی

فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ

فِيْ	خَرَابِهَا	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ	لَهُمْ	اَنْ	يَّدْخُلُوْهَآ	اِلَّا	خَآئِفِيْنَ	لَهُمْ
میں	اس کی ویرانی	یہ لوگ	نہ	تھا	انکے لئے	کہ	وہاں داخل ہوتے	مگر	ڈرتے ہوئے	انکے لئے

ویرانی کی کوشش کی، ان لوگوں کے لئے (حق) نہ تھا کہ وہاں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّلَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
دنیا میں	رسوائی	اور انکے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا

لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

ترجمہ

(۱۱۴) وَمَنْ اَظْلَمُ اَیْ لَا اَحَدٌ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّسْبِيْحِ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ بِالْهَدْمِ اَوِ التَّعْطِيْلِ نَزَلَتْ اِخْبَارًا عَنِ الرُّوْمِ الَّذِيْنَ خَرَّبُوا الْبَيْتَ الْمُقَدَّسَ اَوْ فِي الْمُشْرِكِيْنَ لَمَّا صَدُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ عَنِ الْبَيْتِ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ خَبَرٌ بِمَعْنَى الْاَمْرِ اَیْ اَخِيْفُوْهُمْ بِالْجِهَادِ فَلَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ اٰمِنًا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ هَوَانٌ بِالْقَتْلِ وَالسَّبْيِ وَالْجِزْيَةِ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ هُوَ النَّارُ

(۱۱۴) اور اس سے زیادہ کوئی ناانصاف نہیں جو مسجدوں میں ذکر الٰہی کرنے نماز و تسبیح کہنے سے روکے اور مسجدوں کی ویرانی اور بیکار رکھنے میں کوشش کرے (یہ آیت یا روم کا حال بیان کرنے کے لئے اتری ہے جنھوں نے بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا یا مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چھٹے سال ہجرت میں خانہ کعبہ سے روکا اور عمرہ نہ کرنے دیا سوائے مسلمانوں ان پر جہاد کرو اور ان کو ڈراؤ کہ ان میں سے کوئی مسجد میں امن سے نہ آسکے ان کے لئے دنیا میں رسوائی اور ذلت ہے ساتھ قید اور جزیہ اور مار ڈالنے کے اور آخرۃ میں انکو دوزخ میں سخت عذاب پہونچنے والا ہے

تشریح

(۱۱۴) عبادتگاہوں کے متولی خدا ترس لوگ ہونے چاہئیں | عبادت گاہیں اللہ کی عبادت کیلئے ہیں ان کے متولی خدا ترس لوگ ہونے چاہئیں تاکہ شریر لوگ وہاں جائیں بھی تو شرارت کرنے پر سزا کا خوف لئے ہوئے جائیں۔ عیسائیوں نے یہودیوں سے جنگ کر کے توراۃ کو جلایا اور بیت المقدس کی توہین کی، مشرکین کرنے مسلمانوں کو بیت اللہ میں عبادت کرنے سے روکا اور صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عمرہ کرنے نہیں دیا۔ اسلئے عبادت گاہوں پر اقتدار خدا پرست لوگوں کے ہاتھوں میں ہونا چاہیئے۔ اللہ کی عبادت سے روکنے والے لوگ عزت کے نہیں دنیا میں بھی ذلت کے مستحق ہیں ایسے لوگ آخرت میں بھی عذاب میں مبتلا ہونگے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ

وَ لِلّٰهِ	الْمَشْرِقُ	وَالْمَغْرِبُ	فَاَيْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ اللّٰهِ
اور اللہ کیلئے	مشرق	اور مغرب	سو جس طرف	تم منہ کرو	تو اس طرف	اللہ کا سامنا

اور اللہ کے لئے مشرق اور مغرب، سو جس طرف تم منہ کرو اسی طرف اللہ کا سامنا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ

اِنَّ	اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ	وَقَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ
بیشک	اللہ	وسعت والا	جاننے والا	اور انہوں نے کہا	بنالیا	اللہ	بیٹا	وہ پاک ہے

بیشک اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے۔ اور انہوں نے کہا اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے، وہ پاک ہے

بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

بَلْ لَّهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	كُلٌّ	لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ
بلکہ اس کے لئے	جو	آسمانوں میں	اور زمین	سب	اسکے لئے	زیر فرمان

بلکہ اسی کے لئے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے، سب اس کے زیر فرمان ہیں۔

(۱۱۵) وَنَزَلَ لَمَّا طَعَنَ الْيَهُوْدُ فِيْ نَسْخِ الْقِبْلَةِ اَوْ فِيْ صَلٰوةِ
النَّافِلَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ وَلِلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اَيِ الْاَرْضُ كُلُّهَا لِاَنَّهُمَا
نَاحِيَتَاهَا فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ بِاَمْرِهٖ
فَثَمَّ هُنَاكَ وَجْهُ اللّٰهِ قِبْلَتُهُ الَّتِيْ رَضِيَهَا اِنَّ اللّٰهَ
وَاسِعٌ يَسَعُ فَضْلُهٗ كُلَّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ بِتَدْبِيْرِ خَلْقِهٖ
(۱۱۶) وَقَالُوْا بِوَاوٍ وَدُوْنَهَا اَيِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى وَمَنْ زَعَمَ
اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ بَنَاتُ اللّٰهِ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا قَالَ تَعَالٰى
سُبْحٰنَهٗ ۭ تَنْزِيْهًا لَهٗ عَنْهُ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ مِلْكًا وَخَلْقًا وَعَبِيْدًا وَالْمِلْكِيَّةُ تُنَافِي الْوِلَادَةَ وَعَبَّرَ
بِمَا تَغْلِيْبًا لِمَا لَا يَعْقِلُ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ مُطِيْعُوْنَ كُلٌّ بِمَا يُرَادُ
مِنْهُ وَفِيْهِ تَغْلِيْبُ الْعَاقِلِ

ترجمہ

(۱۱۵) اور جب یہود نے قبلہ کے منسوخ ہونے یا سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر جائز ہونے پر جسطرف سواری متوجہ ہو اعتراض کیا یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ کے ہے واسطے مشرق اور مغرب یعنی کل زمین سو تم جس طرف اسکے حکم سے اپنا منہ نماز میں کر دو پس اسی طرف اللہ کا قبلہ ہے جسکو اس نے پسند فرمایا ہے بیشک اللہ کا فضل سب میں پھیلا ہوا ہے مخلوق کے کاموں کی درستی کو وہ خوب جانتا ہے۔

(۱۱۶) یہود اور نصرانیوں نے اور اس نے جو خدا تعالیٰ کے واسطے بیٹیوں کا ہونا خیال کرتا ہے یہ کہا کہ اللہ کے بھی اولاد ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا سُبْحٰنَهٗ وہ اس سے پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب اسی کی ملک، اسی کے بندے اسی کے بنائے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے کہ مملوک ہونا اولاد ہونے کے مخالف ہے کہ ولد مملوک اور غلام والد کا نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز اس کے حکم میں ہے جو چاہے اس سے کام لیوے۔

تشریح

(۱۱۵) ایک مت کی پابندی ڈسپلن کے لئے ہے اللہ شرقی ہے نہ غربی وہ تمام سمتوں کا مالک ہے اور خود کسی سمت میں مقید نہیں ہے اسکی عبادت کے لئے ایک سمت مقرر کرنیکے یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ اسی طرف ہے، سمت کا تعین محض نظم اور ڈسپلن کیلئے ہے۔ یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں کہ پہلے ادھر منہ کرتے تھے اب ادھر کیوں کرلیا اسکی خدائی وسیع ہے اور وہ نیتوں کا حال بھی خوب جانتا ہے۔

(۱۱۶) انسانی رشتوں سے اللہ تعالیٰ پاک ہیں یہودی کہتے تھے کہ حضرت عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کو اللہ کا بیٹا کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب رشتوں سے پاک ہے، حقیقت یہ ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی ملک ہے اور سب چیزیں اللہ کی مطیع و فرماں بردار ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾

بَدِيْعُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَاِذَا	قَضٰٓى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ
پیدا کرنے والا	آسمانوں	اور زمین	اور جب	وہ فیصلہ کرتا	کوئی کام	تو بہی	کہتا ہے	اسے	ہوجا	تو وہ ہو جاتا ہے ۔

وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے "ہوجا" تو وہ ہوجاتا ہے ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

وَقَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	لَوْلَا	يُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ	تَاْتِيْنَآ	اٰيَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
اور کہا	جو لوگ	علم نہیں رکھتے	کیوں نہیں	ہم کلام کرتا ہے	اللہ	یا	ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	جو لوگ

اور جو لوگ علم نہیں رکھتے انھوں نے کہا اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی ؟ اسی طرح ان سے پہلے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾

مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّثْلَ	قَوْلِهِمْ	تَشَابَهَتْ	قُلُوْبُهُمْ	قَدْ بَيَّنَّا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ
ان سے پہلے	جیسی	انکی بات	ایک جیسے ہوگئے	ان کے دل	ہم نے واضح کردیں	نشانیاں	لوگوں کیلئے	یقین رکھتے ہیں ۔

لوگوں نے ان جیسی بات کہی ان کے دل ایک جیسے ہو گئے ہم نے یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں ۔

ترجمہ

(۱۱۷) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مُوْجِدُهُمَا لَا عَلٰى مِثَالٍ سَبَقَ وَاِذَا قَضٰٓى اَرَادَ اَمْرًا اَیْ اِیْجَادَهٗ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ اَیْ فَهُوَ يَكُوْنُ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالنَّصْبِ جَوَابًا لِلْاَمْرِ

(۱۱۷) اس نے آسمانوں اور زمین کو بدون مثال کے بنایا اور جب وہ کسی شے کو بنانا چاہتا ہے پس یہی فرما دیتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہوجاتی ہے ۔

(۱۱۸) وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَیْ كُفَّارُ مَكَّةَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا هَلَّا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ مِمَّا اقْتَرَحْنَاهُ عَلٰى صِدْقِكَ كَذٰلِكَ كَمَا قَالَ هٰٓؤُلَاۗءِ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ كُفَّارِ الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ لِاَنْبِيَاۗئِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ مِنَ التَّعَنُّتِ وَطَلَبِ الْاٰيَاتِ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ فِی الْكُفْرِ وَالْعِنَادِ فِيْهِ تَسْلِيَةٌ لِلنَّبِیِّ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا اٰيَةٌ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهَا فَاقْتِرَاحُ اٰيَةٍ مَعَهَا تَعَنُّتٌ ۔

(۱۱۸) اور کفار مکہ نے جو محض جاہل اور بے خبر ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا اللہ ہم سے کیوں نہیں کہہ دیتا کہ تو اس کا پیغمبر ہے اور کوئی نشانی تیرے سچے ہونے کی جو ہم مانگتے ہیں کیوں نہیں آتی جیسا انہوں نے کہا ایسا ہی کہا تھا پہلے امتوں کے کافروں نے اپنے پیغمبروں سے ان سب کافروں کے دل کفر اور دشمنی میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (اسمیں حضرت کو تسلی فرمائی کہ تم غمگین نہ ہو ہمیشہ سے کافروں کا یہی دستور چلا آیا ہے کوئی نئی بات نہیں) بیشک ہم نے بیان کردیں نشانیاں انکے لئے جو یقین جانتے ہیں کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں سو وہ ان پر ایمان لاتے ہیں پس باوجود ایسی

تشریح

(۱۱۷) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے | وہ زمین و آسمان کا موجد و خالق ہے، ہر چیز اس کے فیصلے کے سامنے سر جھکائے ہے ۔

(۱۱۸) اللہ کی بیشمار نشانیاں ہیں | نادانوں کا مطالبہ یہ تھا کہ اللہ ہمارے سامنے آکر کیوں نہیں کہتا کہ یہ میری کتاب اور میرے احکام ہیں ۔ براہ راست ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا پھر ہمیں کوئی ایسی نشانی دکھلائے جس سے ہمیں یقین آجائے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہے ۔ اسی طرح کی باتیں اس سے پہلے بھی لوگ کرتے رہے ہیں ــــــ اللہ کے براہ راست بات کرنے کی بات اس قدر مہمل اور احمقانہ ہے کہ اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا، دوسری بات نشانیوں کی، فرمایا گیا کہ نشانیاں تو بے شمار ہیں جو ماننا ہی نہ چاہے اس کا کیا علاج ہے ۔

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى

إِنَّآ	أَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ نَذِيْرًا	وَّلَا تُسْئَلُ	عَنْ	أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ	وَلَنْ تَرْضٰى
بیشک ہم	آپ کو بھیجا	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور ڈرانے والا	اور نہ آپ سے پوچھا جائیگا	سے	دوزخ والے	اور ہرگز راضی نہ ہونگے

عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَئِنِ

عَنْكَ	الْيَهُوْدُ	وَلَا	النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ	مِلَّتَهُمْ	قُلْ	إِنَّ	هُدَى	اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَلَئِنِ
آپ سے	یہودی	اور نہ	نصاریٰ	جب تک	آپ پیروی نہ کریں	ان کا دین	کہہ دیں	بیشک	ہدایت	اللہ	وہی	ہدایت	اور اگر

اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

اتَّبَعْتَ	أَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِيْ	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	مَا لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِيٍّ	وَّلَا	نَصِيْرٍ
آپ نے پیروی کی	ان کی خواہشات	بعد	وہ جو کہ جبکہ	آپ کے پاس آگیا	سے	علم	نہیں آپ کے لئے	اللہ سے	کوئی	حمایت کرنیوالا	اور نہ	مددگار

(۱۱۹) إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحَقِّ بِالْهُدٰى بَشِيْرًا مَنْ
أَجَابَ إِلَيْهِ بِالْجَنَّةِ وَنَذِيْرًا مَنْ لَمْ يُجِبْ إِلَيْهِ بِالنَّارِ
وَلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ النَّارِ أَيِ الْكُفَّارِ
مَا لَهُمْ لَمْ يُؤْمِنُوْا إِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِجَزْمِ تُسْئَلْ
نَهْيًا۔
(۱۲۰) وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ
مِلَّتَهُمْ دِيْنَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ الْإِسْلَامَ هُوَ
الْهُدٰى وَمَا عَدَاهُ ضَلَالٌ وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اتَّبَعْتَ
أَهْوَآءَهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَكَ إِلَيْهَا فَرْضًا بَعْدَ الَّذِيْ
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ الْوَحْيِ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكَ مِنَ
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ يَحْفَظُكَ وَلَا نَصِيْرٍ ○ يَمْنَعُكَ مِنْهُ

ترجمہ

(۱۱۹) بیشک ہم نے تم کو اے محمد راہ بتلانے کے لئے بھیجا جو تمہاری بات مانے اس کو تم جنت کی خوشخبری سناتے ہو اور جو نہ مانے اسکو دوزخ سے ڈراتے ہو اور تم سے کافروں کا حال نہ پوچھا جاویگا کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے تمہارا کام پہنچانا ہے

(۱۲۰) اور یہود و نصاریٰ تم سے کبھی خوش نہ ہونگے جب تک تم انکے مذہب کی پیروی نہ کرو۔ کہدو کہ اسلام لانا ہی سیدھی راہ ہے اور اس کے سواسب گمراہی ہے۔ اور البتہ قسم ہے کہ اگر بالفرض تم نے ان کی خواہش کو مانا جس طرف وہ بلاتے ہیں بعد اسکے کہ اللہ نے تم کو خبر کردی اور تم پروحی بھیجی تو پھر تمہارا کوئی نگہبان اور مددگار نہیں جو اس کے عذاب سے بچاوے۔

تشریح

(۱۱۹) حضرت محمدؐ کی بے داغ شخصیت بھی اللہ کی نشانی ہے | سب سے نمایاں نشانی تو تمہارے سامنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت ہے۔ انکی نبوت سے پہلے کی پاک و صاف زندگی اور پھر نبوت کے بعد وہ کارنامہ جو آپ نے انجام دیا اس سے بڑھ کر روشن نشانی کیا ہوسکتی ہے۔

(۱۲۰) اللہ کی ہدایت کسی کی خواہش کے تابع نہیں ہے | ان لوگوں کی ناراضگی کا سبب یہ نہیں ہے کہ یہ سچے طالب حق ہیں اور تم نے ان کے سامنے حق کی وضاحت میں کچھ کمی کی بلکہ ان کی ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اللہ کے دین کو انکی خواہشات کے تابع کیوں نہ کر دیا ——— ہر زمانے میں معتبر ہدایت وہی ہے جو اس زمانے کا نبی لے کر آئے۔ اس ہدایت کے بعد اپنی خواہشات چھوڑ کر اسی ہدایت کی پیروی کرنی ہوگی۔

ع ۱۴ ۱۴

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰھُمُ	الْکِتٰبَ	یَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ	تِلَاوَتِهٖ	اُولٰٓئِکَ	یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ	وَمَنْ	یَّکْفُرْ بِهٖ	فَاُولٰٓئِکَ	ھُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
جنھیں	ہم نے دی	کتاب	اسکی تلاوت کرتے ہیں	حق	اسکی تلاوت	وہی لوگ	ایمان رکھتے ہیں اس پر	اور جو	انکار کریں اسکا	وہی	وہ	خسارہ پانیوالے

ہم نے جنھیں کتاب دی وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسے تلاوت کا حق ہے۔ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اس کا انکار کریں وہی خسارہ پانے والے ہیں

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ	اذْکُرُوْا	نِعْمَتِیَ	الَّتِیْٓ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْکُمْ	وَاَنِّیْ	فَضَّلْتُکُمْ	عَلَی	الْعٰلَمِیْنَ
اے بنی اسرائیل	تم یاد کرو	میری نعمت	جو کہ	میں نے انعام کی	تم پر	اور یہ کہ میں نے	تمھیں فضیلت دی	پر	زمانے والے

اے بنی اسرائیل میری نعمت یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور یہ کہ میں نے تمھیں زمانے والوں پر فضیلت دی۔

(۱۲۱) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ مُبْتَدَا یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اَیْ یَقْرَءُوْنَهٗ کَمَا اُنْزِلَ وَالْجُمْلَةُ حَالٌ وَحَقَّ نُصِبَ عَلَی الْمَصْدَرِ وَالْخَبَرُ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ نَزَلَتْ فِیْ جَمَاعَةٍ قَدِمُوْا مِنَ الْحَبْشَةِ وَاَسْلَمُوْا وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ اَیْ بِالْکِتَابِ الْمُؤْتٰی بِاَنْ یُّحَرِّفَهٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ لِمَصِیْرِھِمْ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَیْھِمْ

(۱۲۲) یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ تَقَدَّمَ مِثْلُهٗ

ترجمہ

(۱۲۱) جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جو حق پڑھنے کا ہے یعنی جیسی وہ کتاب اتاری گئی ویسی ہی پڑھتے ہیں تغیر تبدل نہیں کرتے وہی اس پر ایمان لاتے ہیں (یہ آیت ان اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آئے تھے اور مسلمان ہو گئے) اور جو کوئی اس کتاب کا جو انکو ملی انکار کرے اور بدل ڈالے سو وہی ہیں ٹوٹے والے اس کا ٹھکانا ہمیشہ کے لئے آگ ہے۔

(۱۲۲) یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا الخ اے اولاد یعقوب ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیں ان نعمتوں کے شکر میں میری بندگی کرو اور میں نے تمہارے باپ دادوں کو ان کے ہم عصروں پر بڑائی دی۔

تشریح

(۱۲۱) اہل کتاب میں نیک لوگ بھی ہیں | اہل کتاب میں ایک صالح عنصر بھی تھا، اس آیت میں انکی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ اللہ کی کتاب کو طالب حق کی طرح پڑھتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ نقصان خود ان لوگوں کا ہے جو حق کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۲۲) امامت کسی کی میراث نہیں ہے | ان آیتوں سے جو سلسلۂ کلام شروع ہو رہا ہے ان کا پس منظر یہ ہے کہ اللہ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جن کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسلام کی عالمگیر دعوت کے لئے منتخب کیا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے دو شاخیں نکلی تھیں ایک بڑے بیٹے ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد جو عرب میں رہی۔ دوسری شاخ ان کے دوسرے بیٹے حضرت اسحٰق کی اولاد، حضرت اسحٰق کے بیٹے حضرت یعقوب کا نام اسرائیل تھا اسلئے یہ نسل بنی اسرائیل کہلائی۔ حضرت اسحٰق کی اولاد میں حضرت یعقوب کے علاوہ حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت یحیٰی، حضرت عیسیٰ اور بہت سے نبی پیدا ہوئے۔ ان کی تبلیغ سے بہت سی قوموں نے اللہ کا دین قبول کیا اور مذہبی طور پر بنی اسرائیل میں مدغم ہو گئے۔ اس شاخ میں جب پستی کا دور آیا تو پہلے یہودیت اور پھر عیسائیت پیدا ہوئی۔

حضرت ابراہیم کو دنیا کی امامت اور پیشوائیت کا منصب عطا ہوا، ان کے بعد یہ منصب ان کے بیٹے حضرت اسحٰق اور حضرت اسحٰق کے بیٹے حضرت یعقوب (اسرائیل) کو ملا اور پھر اس نسل بنی اسرائیل میں انبیاء پیدا ہوتے رہے۔

لیکن یہ منصب امامت کوئی نسلی حق نہیں تھا اور ابراہیم کی اولاد کی میراث نہیں تھا بلکہ یہ اس بچی اطاعت اور فرماں برداری کی وجہ سے تھا جس کا اعلیٰ نمونہ حضرت ابراہیم نے دکھایا تھا اور جب تک انکی نسل میں یہ خصوصیت باقی رہی اللہ نے انکی اولاد کو منصب امامت پر قائم رکھا مگر جب یہ اہلیت اور صلاحیت گم ہو گئی تو یہ منصب بھی ان سے چھن گیا اور اب یہ منصب بنی اسمٰعیل کے سلسلہ میں آگیا۔

بنی اسرائیل کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ اللہ نے تم پر کیا کیا انعامات نہیں کئے تمھیں دنیا کی رہنمائی عطا کی مگر تم نے قدر نہ کی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ

وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	لَّا تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ نَّفْسٍ	شَيْـًٔا	وَّلَا يُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّلَا	تَنْفَعُهَا	شَفَاعَةٌ	وَّ
اور ڈرو	وہ دن	بدلہ نہ ہوگا	کوئی شخص	کسی شخص سے	کچھ	اور قبول کیا جائیگا	اس سے	کوئی معاوضہ	اور نہ	اسے نفع دیگی	کوئی سفارش	اور

اور اس دن سے ڈرو (جس دن) کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دیگی

لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ

لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَاِذِ	ابْتَلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّىْ
نہ	ان	مدد کی جائے گی	اور جب	آزمایا	ابراہیم	انکا رب	چند باتوں سے	وہ پوری کر دیں	اسنے فرمایا	بیشک میں

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں سے آزمایا تو انھوں نے وہ پوری کر دیں اس نے فرمایا بیشک میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا	قَالَ	وَمِنْ	ذُرِّيَّتِىْ	قَالَ	لَا يَنَالُ	عَهْدِى	الظّٰلِمِيْنَ
تمھیں بنانے والا ہوں	لوگوں کا	امام	اس نے کہا	اور سے	میری اولاد	اس نے فرمایا	نہیں پہنچتا	میرا عہد	ظالم (جمع)

تمھیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں' اس نے کہا اور میری اولاد کو بھی؟) اس نے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہونچتا۔

(۱۲۳) وَاتَّقُوْا اخافوا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ تغني نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
فيه شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ فداء وَّلَا تَنْفَعُهَا
شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ يمنعون من عذاب الله.
(۱۲۴) وَاذكر اِذِ ابْتَلٰٓى اختبر اِبْرٰهٖمَ وفي قراءة ابراهام
رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ باوامر ونواهٍ كلفه بها قيل هي مناسك
الحج وقيل المضمضة والاستنشاق والسواك وقص
الشارب وفرق الرأس وقلم الاظفار ونتف الابط وحلق
العانة والختان والاستنجاء فَاَتَمَّهُنَّ اداهن كاملات
قَالَ تعالى له اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قدوة في
الدين قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ اولادي اجعل ائمة قَالَ
لَا يَنَالُ عَهْدِى بالامامة الظّٰلِمِيْنَ ○ الكافرين
منهم دل على انه ينالها غير الظالم

ترجمہ

(۱۲۳) اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی کسی کے کام نہ آوے گا اور عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ کچھ عوض لیکر کسی کو عذاب سے رہائی ہوگی نہ کسی کے سفارش کام آوےگی اور نہ وہ عذاب الٰہی سے بچ سکیں گے

(۱۲۴) اور اے محمد یاد کرو جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں جانچا (مراد ان چند باتوں سے احکام شریعت ہیں) جن کا اللہ نے حکم فرمایا اور جن سے منع کیا یا مراد ان سے حج کے احکام ہیں اور بعض نے کہا مراد یہ ہیں کلی کرنا، ناک میں پانی پہنچانا، مسواک کرنا، لبیں ترشوانا، مانگ نکالنا، ناخن کٹروانا، بغل کے بال دور کرنا، موئے زیرناف دور کرنا، ختنہ کرانا، استنجا کرنا۔ سو ابراہیم نے ان کو پورا ادا کیا۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا بے شک میں تم کو لوگوں کا پیشوا اور دین میں مقتدا بناؤں گا۔ ابراہیم نے عرض کیا میری اولاد کو بھی پیشوا بنا۔ اللہ نے فرمایا میں ظالموں، کافروں کو پیشوا نہیں بناتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ جو ظالم نہ ہوگا وہ پیشوا بنیگا)

تشریح

(۱۲۳) اللہ کا انصاف سب کے ساتھ ایک جیسا ہے | یہ اللہ کا قانون عدل ہے جو سب کیلئے یکساں ہے، بنی اسرائیل کے ساتھ کوئی خصوصی معاملہ نہ ہوگا۔

(۱۲۴) امامت کا وعدہ ہدایت کیساتھ مشروط ہے | حضرت ابراہیم ہر طرح کی آزمائشوں سے گذرے اور ہر طرح کی قربانی پیش کی، ان قربانیوں اور آزمائشوں سے گذر کر وہ نوع انسانی کے رہبر قرار دئے گئے۔ انکی صالح اولاد کیلئے اللہ نے وعدہ کیا کہ انکو رہبری کا مقام ملے گا۔ یہودی اگر گمراہ ہو جائیں اور بنی اسماعیل اگر شرک میں مبتلا ہو جائیں تو اللہ کا یہ وعدہ انکے لئے نہیں ہے۔ اللہ کا یہ وعدہ مشروط ہے، غیر مشروط نہیں ہے۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ

وَاِذْ	جَعَلْنَا	الْبَيْتَ	مَثَابَةً	لِّلنَّاسِ	وَاَمْنًا	وَاتَّخِذُوْا	مِنْ	مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّى	وَعَهِدْنَآ
اور جب	بنایا	خانہ کعبہ	اجتماع کی جگہ	لوگوں کے لئے	اور امن کی جگہ	اور تم بناؤ	سے	مقام ابراہیمؑ	نماز کی جگہ	اور ہم نے حکم دیا

اور جب میں نے خانہ کعبہ کو بنایا لوگوں کے لئے (باربار) لوٹنے (اجتماع) کی جگہ اور امن کی جگہ اور "مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے حکم دیا۔

اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۱۲۵)

اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	اَنْ	طَهِّرَا	بَيْتِىَ	لِلطَّآئِفِيْنَ	وَالْعٰكِفِيْنَ	وَالرُّكَّعِ	السُّجُوْدِ
ابراہیم کو	اور اسمٰعیل کو	کہ وہ	پاک رکھیں	میرا گھر	طواف کرنیوالوں کیلئے	اور اعتکاف کرنیوالے	اور رکوع کرنیوالے	سجدہ کرنے والے

ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف کرنے والوں، اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے

ترجمہ

(۱۲۵) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ الْكَعْبَةَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ مَرْجِعًا يَثُوْبُوْنَ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَاَمْنًا ۭ مَأْمَنًا لَهُمْ مِنَ الظُّلْمِ وَالْاِغَارَاتِ الْوَاقِعَةِ فِيْ غَيْرِهٖ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقٰى قَاتِلَ اَبِيْهِ فِيْهِ فَلَا يُهَيِّجُهٗ وَاتَّخِذُوْا اَيُّهَا النَّاسُ مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِيْ قَامَ عَلَيْهِ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَيْتِ مُصَلًّى ۭ مَكَانَ صَلٰوةٍ بِاَنْ تُصَلُّوْا خَلْفَهٗ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْخَاءِ خَبَرٌ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَمَرْنَاهُمَا اَنْ اَيْ بِاَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ مِنَ الْاَوْثَانِ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْهِ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ جَمْعُ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ الْمُصَلِّيْنَ

(۱۲۵) اور یاد کرو جب ہم نے کعبہ کو لوگوں کے لئے جائے پناہ بنایا کہ ہر طرف سے وہاں آدمی آتے ہیں اور [illegible] اور ظلم سے جو اور شہروں میں ہوئے ہیں وہاں امن رکھا یہاں تک کہ اگر کعبہ میں کوئی شخص اپنے باپ کے مارنے والے سے ملتا تھا تو اس کے قتل کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا اور اے لوگو اس پتھر کو جس پر ابراہیمؑ وقت تعمیر کرنے بیت اللہ کے کھڑے ہوتے تھے نماز کی جگہ بناؤ اس طور سے کہ اس کے پیچھے دو رکعت طواف کی پڑھا کرو اور ہم نے ابراہیمؑ و اسمٰعیل کو یہ حکم کیا کہ میرے گھر کو بتوں سے پاک کرو طواف کرنے والوں اور وہاں ٹھہرنے والوں اور نمازیوں کے لئے۔

تشریح

(۱۲۵) امامت کی تبدیلی کے ساتھ قبلے کی تبدیلی | بنی اسرائیل نے حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں بیت المقدس کو قبلہ اور مرکز امامت بنایا تھا، جب بنی اسرائیل اپنی پستی کی وجہ سے منصب امامت سے ہٹائے گئے تو مرکز امامت بھی تبدیل ہونا تھا، قدرتی طور پر وہی مقام دین الٰہی کا مرکز ہونا چاہیے جہاں سے اس دعوت کا ظہور ہوا تھا اور ابتداء میں حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کا مرکز یہی تھا۔

بیت اللہ کو اجتماع کی جگہ بنایا گیا کہ ہر سال لوگ حج کے لئے اکھٹے ہوتے ہیں، حج کے دوران امن و امان سے رہنے کا حکم ہے کہ کسی پر کوئی زیادتی نہ ہو اور جو حج کرتا ہے وہ حج قبول ہو جائے تو عذاب دوزخ سے مامون ہو جاتا ہے۔ تو دنیا میں بھی یہ جگہ دارالامن ہے اور آخرت میں بھی باعث امن ہے۔

جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی تھی وہ مقام ابراہیم ہے، اس پتھر کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے اور اصل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم کی پیروی کی جائے۔

اللہ کے گھر کی اصل پاکی یہ ہے کہ وہاں اللہ کا نام بلند ہو نہ کہ وہاں شرک کیا جائے اور شرک سے اس پاک رہنے والی جگہ کو آلودہ کیا جائے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

وَاِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّارْزُقْ	اَهْلَهٗ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ	مَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ
اور جب	کہا	ابراہیم	اے میرے رب	بنا	یہ	شہر	امن والا	اور روزی دے	اسکے رہنے والے	سے	پھل (جمع)	جو	ایمان لائے	ان سے	اللہ پر	اور آخرت کا

اور جب ابراہیم ؑ نے کہا اے میرے رب ! اس شہر کو بنا امن والا اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں کی روزی دے جو ان میں سے ایمان لائے اللہ پر

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

الْاٰخِرِ	قَالَ	وَمَنْ	كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗٓ	اِلٰى	عَذَابِ النَّارِ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ
دن	اس نے فرمایا	اور جو	اس نے کفر کیا	اسے نفع دونگا	تھوڑا	پھر	مجبور کرونگا اسکو	طرف	دوزخ کا عذاب	اور بُری	لوٹنے کی جگہ

اور آخرت کے دن پر، اس نے فرمایا جس نے کفر کیا اس کو تھوڑا سا نفع دونگا پھر اسکو مجبور کرونگا دوزخ کے عذاب کی طرف اور وہ لوٹنے کی بُری جگہ ہے

(۱۲۶) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا المكان بَلَدًا اٰمِنًا ذا امن وقد اجاب الله دعاءه فجعله حرما لا يسفك فيه دم انسان ولا يظلم فيه احد ولا يصاد صيده ولا يختلى خلاه وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ وقد فعل بنقل الطائف من الشام وكان اقفر لا زرع به ولا ماء مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بدل من اهله وخصهم بالدعاء لهم موافقة لقوله لا ينال عهدي الظلمين قَالَ تعالى وَارزق مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ بالتشديد والتخفيف في الدنيا بالرزق قَلِيْلًا مدة حياته ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ الجئه في الاخرة اِلٰى عَذَابِ النَّارِ فلا يجد عنها محيصا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ المرجع هي

ترجمہ

(۱۲۶) اور یاد کرو جب عرض کیا ابراہیم نے اے میرے رب اس جگہ کو شہر امن والا کر۔ اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی سو خانہ کعبہ کو بزرگی والا کر دیا جس میں نہ کسی کا خون گرایا جاوے نہ کسی پر ظلم کیا جاوے نہ وہاں کا جانور شکار کیا جاوے نہ تر گھاس کاٹی جاوے) اور مکہ کے رہنے والوں کو میوے اور پھل عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے انکی دعا سے طائف کو جو شام کے ملک میں تھا مکہ کی طرف منتقل فرمایا اور مکہ میں اس سے پہلے نہ کھیتی تھی نہ پانی ایک چٹیل میدان تھا پھل ان کو عطا فرمائے جو اُن میں اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے ہیں (ابراہیم نے دعا خاص مومنین کے لئے اسوجہ سے کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میرا عہد و اقرار امامت کا ظالموں کے لئے نہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں کافروں کو پھل وغیرہ روزی دونگا کہ وہ تھوڑے دن بقدر زندگی کے ان سے نفع اٹھائیں پھر ان کو چار و ناچار دوزخ کے عذاب میں گرفتار کرونگا سو وہ کوئی بھاگنے کی جگہ اس سے نہ پاویں گے اور نہ بچ سکیں گے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے۔

تشریح

(۱۲۶) حضرت ابراہیم ؑ کی دعا: مرکز امامت کی باطنی اور ظاہری پاکی اور صفائی کے علاوہ اس کے گرد آباد ہونے والا شہر ، امن کا گہوارہ بھی بنا رہے اور اس بے آب و گیاہ علاقے میں رزق کی بھی فراوانی رہے ـــــــ حضرت ابراہیم ؑ کی اس دُعا کے جواب میں جہاں تک رزق دینے کا تعلق ہے اس میں مومن و کافر سب کو شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ امامت صالحہ کا وعدہ فرماں برداروں اور مومنوں کے لئے تھا۔ رزق کی فراوانی کی وجہ سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ پیشوائی اور امامت کا مستحق بھی وہی ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

وَ اِذْ	يَرْفَعُ	اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَيْتِ	وَ اِسْمٰعِيْلُ	رَبَّنَا	تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِيْعُ
اورجب	اٹھاتے تھے	ابراہیمؑ	بنیادیں	سے	خانۂ کعبہ	اور اسمٰعیل	اے ہمارے رب	قبول فرمالے	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا

اورجب اٹھاتے تھے ابراہیمؑ اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں (یہ دعا کرتے تھے) اے ہمارے پروردگار ہم قبول فرمالے بیشک تو سننے

الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪

الْعَلِيْمُ	رَبَّنَا	وَاجْعَلْنَا	مُسْلِمَيْنِ	لَكَ	وَمِنْ	ذُرِّيَّتِنَآ	اُمَّةً	مُّسْلِمَةً	لَّكَ
جاننے والا	اے ہمارے رب	اور ہمیں بنادے	فرمانبردار	اپنا	اور سے	ہماری اولاد	امت	فرماں بردار	اپنی

والا، جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! اور ہمیں اپنا فرماں بردار بنادے اور ہماری اولاد میں سے ایک اپنی فرماں بردار امت بنا۔

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

وَاَرِنَا	مَنَاسِكَنَا	وَتُبْ عَلَيْنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ
اور ہمیں دکھا	حج کے طریقے	اور ہماری توبہ قبول فرما	بیشک	تو	توبہ قبول کرنیوالا	رحم کرنے والا

اور ہمیں حج کے طریقے سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ

(۱۲۷) وَاذْكُرْ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ الْاُسُسَ
اَوِالْجُدُرَ مِنَ الْبَيْتِ يَبْنِيْهِ مُتَعَلِّقٌ بِيَرْفَعُ وَاِسْمٰعِيْلُ
عَطْفٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِنَاءَ نَا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ لِلْقَوْلِ الْعَلِيْمُ ○ بِالْفِعْلِ رَبَّنَا
(۱۲۸) وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ مُنْقَادَيْنِ لَكَ وَاجْعَلْ مِنْ
ذُرِّيَّتِنَا اَوْلَادِنَا اُمَّةً جَمَاعَةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَمِنْ لِلتَّبْعِيْضِ
وَاَتٰى بِهٖ لِتَقَدُّمِ قَوْلِهٖ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ وَاَرِنَا
عَلِّمْنَا مَنَاسِكَنَا شَرَائِعَ عِبَادَتِنَا اَوْ حَجِّنَا وَتُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ سَاَلَاهُ التَّوْبَةَ
مَعَ عِصْمَتِهِمَا تَوَاضُعًا وَتَعْلِيْمًا لِذُرِّيَّتِهِمَا

(۱۲۷) اور یاد کرو جس وقت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے تھے اور دیواریں تعمیر کرتے تھے اور دعا کرتے جاتے تھے اے ہمارے رب یہ ہمارا خانہ کعبہ کو بنانا قبول فرما البتہ تو بات سنتا ہے ہر ایک کا کام جانتا ہے۔

(۱۲۸) اے ہمارے رب ہمکو اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت کو اپنے حکم کا تابع پکا مسلمان بنا اور ہم کو ہمارے حج کے احکام اور عبادتوں کے طریقے سکھلا اور ہماری توبہ قبول فرما ہمکو اپنی طرف متوجہ کر بے شک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا رحمت والا (ابراہیم واسماعیل نے باوجود گناہوں سے محفوظ و پاک ہونے کے گناہوں سے توبہ کی دعا مانگی انکساری کی راہ سے اور اس وجہ سے کہ انکی اولاد اسکو سیکھے اور توبہ کرے)

تشریح

(۱۲۷) بیت اللہ بنائے آدم پر تعمیر کیا گیا | بیت اللہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے! اس سے اشارہ ملتا ہے کہ بنائے آدم کی بنیادوں پر دیواروں کی تعمیر ہوئی۔

(۱۲۸) اللہ کی بندگی کا طریقہ پیغمبر سکھاتے ہیں | اَرِنَا مَنَاسِكَنَا ہمیں اپنی عبادت کا طریقہ بتلادے ـــــ انسان فطرتاً اپنے پروردگار مالک وآقا کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کی بندگی کرنا اور اس کے سامنے سرِ نیاز خم کرنا چاہتا ہے ـــــ مگر اس کی رضا کا راستہ کیا ہے؟ بندگی کا طریقہ کیا ہے؟ یہ اس کو صرف اللہ کے پیغمبروں کی تعلیم سے معلوم ہو سکتا ہے۔

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَ

رَبَّنَا	وَابۡعَثۡ	فِيۡهِمۡ	رَسُوۡلًا	مِّنۡهُمۡ	يَتۡلُوۡا	عَلَيۡهِمۡ	اٰيٰتِكَ	وَيُعَلِّمُهُمُ	الۡكِتٰبَ	وَالۡحِكۡمَةَ	وَ
اے ہمارے رب	اور بھیج	ان میں	ایک رسول	ان سے	وہ پڑھے	ان پر	تیری آیتیں	اور انھیں تعلیم دے	کتاب	اور حکمت (دانائی)	اور

اے ہمارے رب! اور ان میں ایک رسول بھیج ان میں سے، وہ ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انھیں کتاب اور حکمت (دانائی) کی تعلیم دے اور

يُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ

يُزَكِّيۡهِمۡ	اِنَّكَ	اَنۡتَ	الۡعَزِيۡزُ	الۡحَكِيۡمُ	وَمَنۡ	يَّرۡغَبُ	عَنۡ	مِّلَّةِ	اِبۡرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنۡ	سَفِهَ	نَفۡسَهٗ
انھیں پاک کرے	بیشک	تو	غالب	حکمت والا	اور کون	منھ موڑے	سے	دین	ابراہیم	سوائے	جسنے	بیوقوف بنایا	اپنے آپ

انھیں پاک کرے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔ اور کون ہے جو منھ موڑے ابراہیمؑ کے دین سے؟ سوائے اس کے جس نے اپنے آپ کو

وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾

وَلَقَدِ	اصۡطَفَيۡنٰهُ	فِى الدُّنۡيَا	وَ	اِنَّهٗ	فِى الۡاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِيۡنَ
اور بیشک	ہم نے اسے چن لیا	دنیا میں	اور	بیشک وہ	آخرت میں	سے	نیکوکار (جمع)

بیوقوف بنایا اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا اور بیشک وہ آخرت میں نیکو کاروں میں سے ہے۔

(۱۲۹) رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ اَىۡ اَهۡلِ الۡبَيۡتِ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ
مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَقَدۡ اَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ بِمُحَمَّدٍ صلعم يَتۡلُوۡا
عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ الۡقُرۡاٰنَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ الۡقُرۡاٰنَ وَ
الۡحِكۡمَةَ مَا فِيۡهِ مِنَ الۡاَحۡكَامِ وَيُزَكِّيۡهِمۡ يُطَهِّرُهُمۡ مِنَ الشِّرۡكِ
اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَالِبُ الۡحَكِيۡمُ ﴿ع﴾ فِىۡ صُنۡعِهٖ
(۱۳۰) وَمَنۡ اَىۡ لَا يَرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ فَيَتۡرُكُهَا اِلَّا
مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ، جَهِلَ اَنَّهَا مَخۡلُوۡقَةٌ لِلّٰهِ يَجِبُ عَلَيۡهَا
عِبَادَتُهٗ اَوِ اسۡتَخَفَّ بِهَا وَامۡتَهَنَهَا وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ
اَخۡتَرۡنَاهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ بِالرِّسَالَةِ وَالۡخُلَّةِ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ
لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ○ اَلَّذِيۡنَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الۡعُلٰى۔

ترجمہ

(۱۲۹) اور بھیج اے ہمارے رب مکہ والوں میں ایک پیغمبر ان میں سے (اللہ نے انکی دعا قبول فرمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا) ایسے پیغمبر کو بھیج جو اُن پر تیری آیتیں پڑھیں اور تیرے حکم سنا دیں۔ اور قرآن اور عمدہ باتیں سکھلا دیں اور شرک سے ان کو پاک کریں بیشک تو غالب کام سنوارنے والا ہے۔

(۱۳۰) وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ الخ اور طریق و مذہب ابراہیم کو وہی چھوڑتا ہے جو اپنے آپ کو ذلیل و خوار کرے اور اس بات سے بے خبر و جاہل ہے کہ میرا نفس خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا اسی کی عبادت کے لئے پیدا ہوا ہے اور بے شک ہم نے ابراہیم کو دنیا میں اپنا دوست بنایا اور پیغمبری کیلئے پسند کیا اور بالیقین وہ آخرت میں ان لوگوں میں سے ہیں جن کے لئے بڑے بڑے درجے ہونگے۔

تشریح

(۱۲۹) حضرت محمدؐ کی بعثت دعائے ابراہیم کا جواب ہے | وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا۔ خود ان ہی کی قوم سے ایک رسول اٹھائیو، جس کی زندگی اور عادت و اطوار سے یہ خوب واقف ہوں۔ يُزَكِّيۡهِمۡ جو اُن کی زندگیاں سنوارے۔ ان کے اخلاق و عادات، معاشرت، تمدن، سیاست ہر چیز کو سنوارے، انکی دنیا و آخرت بنائے ـــــ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور اسی دعائے خلیل کا جواب ہے۔ "ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ÷ دعائے خلیل و نوید مسیحا۔"

(۱۳۰) حضرت ابراہیم کی ممتاز شخصیت | حضرت ابراہیم کی زندگی اور انکی خدمات پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی احمق اور جاہل ہی ابراہیمؑ کے طریقے سے نفرت کر سکتا ہے۔ دنیا میں بھی ان کی شخصیت ممتاز اور منتخب تھی اور آخرت میں بھی وہ اللہ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں شامل ہیں۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى

إِذْ	قَالَ	لَهُ	رَبُّهُ	أَسْلِمْ	قَالَ	أَسْلَمْتُ	لِرَبِّ	الْعٰلَمِينَ	وَ وَصّٰى
جب	کہا	اس کو	اس کا رب	سر جھکادے	اس نے کہا	میں نے سر جھکادیا	رب کیلئے	تمام جہان	اور وصیت کی

جب اس کو اس کے رب نے کہا تو سر جھکادے، اس نے کہا میں نے تمام جہانوں کے رب کے لئے سر جھکادیا۔ اور ابراہیمؑ

بِهَآ إِبْرٰهِمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۔ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ

بِهَآ	إِبْرٰهِمُ	بَنِيهِ	وَيَعْقُوبُ	يٰبَنِيَّ	إِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّينَ
اس کی	ابراہیمؑ	اپنے بیٹے	اور یعقوبؑ	میرے بیٹو	بیشک	اللہ	چن لیا	تمہارے لئے	دین

نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ کو اسی کی وصیت کی، اے میرے بیٹو! اللہ نے چن لیا ہے تمہارے لئے دین،

فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾

فَلَا تَمُوتُنَّ	إِلَّا	وَ	أَنْتُمْ	مُسْلِمُونَ
پس تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور	تم	مسلمان

پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان

ترجمہ

(۱۳۱) وَ اذْكُرْ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ انْقَدْ لِلّٰهِ وَأَخْلِصْ لَهُ دِينَكَ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ○

(۱۳۲) وَوَصّٰى وَفِي قِرَاءَةٍ وَأَوْصٰى بِهَا بِالْمِلَّةِ إِبْرٰهِمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ بَنِيهِ قَالَ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ دِينَ الْإِسْلَامِ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○ نَهْيٌ عَنْ تَرْكِ الْإِسْلَامِ وَأَمْرٌ بِالثَّبَاتِ عَلَيْهِ إِلٰى مُصَادَفَةِ الْمَوْتِ۔

(۱۳۱) اور یاد کرو جب کہا ابراہیم کو اس کے رب نے کہ اللہ کا فرماں بردار ہوجا اور خالص اسی کی عبادت کر، ابراہیم نے عرض کیا میں پروردگار جہانوں کا فرمانبردار ہوا اور خالص مسلمان ہوا۔

(۱۳۲) اور ابراہیم نے اپنے اس مذہب کی نصیحت اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت کی یہ کہا کہ بیشک اللہ نے تمہارے واسطے مذہب اسلام کو پسند کیا ہے سو تم مرتے دم تک اسلام پر ہی رہو

تشریح

(۱۳۱) اسلام ابتدائے آفرینش سے اللہ کا دین ہے | مُسْلِمْ جو اپنے رب اللہ کے سامنے سر اطاعت جھکادے۔ پورے طور پر اپنے آپ کو اپنے رب کے سپرد کردے اور اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرے، اسی طرز عمل کا نام اسلام ہے جو ابتدائے آفرینش سے تمام نبیوں کا دین ہے۔

(۱۳۲) اسلام ایک دین ہے نہ کہ مذہب | اس طرز زندگی اسلام کی تعلیم اور اس پر چلنے کی ہدایت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اور اپنی اولاد میں سے حضرت یعقوبؑ کو بھی کی تھی بنی اسرائیل براہ راست حضرت یعقوبؑ کی اولاد ہیں اسلئے انکا نام احترام لیا گیا پھر بنی اسرائیل کا اپنے دادا کے طریقے اسلام کو چھوڑنا اور اسکی مخالفت کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔؟

اسلام کے لئے دین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے نہ کہ مذہب اور دھرم کا۔ اسلام مذہب نہیں دین ہے یعنی وہ ایک طریق زندگی اور نظام حیات ہے وہ ایک ایسا آئین ہے جس پر انسان دنیا میں اپنے پورے طرز فکر اور طرز عمل کی بنیاد رکھتا ہے یہ مفہوم لفظ مذہب میں پورا نہیں ہوتا۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ

اَمْ كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا تَعْبُدُوْنَ
کیا تم تھے	موجود	جب	آئی	یعقوب ؑ	موت	جب اس نے کہا	اپنے بیٹوں کو	کس کی تم عبادت کروگے

کیا تم تھے موجود ؟ جب یعقوب ؑ کو موت آئی، جب اس نے اپنے بیٹوں کو کہا میرے بعد تم کس کی عبادت

مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

مِنْۢ بَعْدِیْ	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ اِلٰهَ	اٰبَآئِكَ	اِبْرٰهٖمَ	وَ اِسْمٰعِيْلَ
میرے بعد	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرینگے	تیرا معبود	اور معبود	تیرے باپ دادا	ابراہیم ؑ	اور اسماعیل ؑ

کروگے ؟ انہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے تیرے معبود کی اور تیرے باپ دادا ابراہیم ؑ اور اسماعیل ؑ

وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

وَ اِسْحٰقَ	اِلٰهًا	وَّاحِدًا	وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ
اور اسحٰق ؑ	معبود	(واحد)ایک	اور	ہم	اسی کے	فرماں بردار

اور اسحٰق ؑ کے معبود واحد کی اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔

(۱۳۳) وَلَمَّا قَالَ الْيَهُوْدُ لِلنَّبِیِّ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنَّ يَعْقُوْبَ يَوْمَ مَاتَ اَوْصٰى بَنِيْهِ بِالْيَهُوْدِيَّةِ نَزَلَ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ حُضُوْرًا اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ بَدَلٌ مِنْ اِذْ قَبْلَهٗ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ بَعْدَ مَوْتِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَدُّ اِسْمَاعِيْلَ مِنَ الْاٰبَاءِ تَغْلِيْبٌ وَلِاَنَّ الْعَمَّ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج بَدَلٌ مِنْ اِلٰهَكَ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ وَاَمْ بِمَعْنٰى هَمْزَةِ الْاِنْكَارِ اَیْ لَمْ تَحْضُرُوْهُ وَقْتَ مَوْتِهٖ فَكَيْفَ تَنْسِبُوْنَ اِلَيْهِ مَا لَا يَلِيْقُ بِهٖ۔

ترجمہ

(۱۳۳) اور جب یہودیوں نے حضرت ؐ سے کہا کہ کیا تم کو خبر نہیں کہ یعقوب ؑ نے بوقت موت اپنے بیٹوں کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی یہ آیت اتری "اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ الخ" کیا تم اے یہود اس وقت موجود تھے جس وقت یعقوب موت کے قریب ہوئے اور انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے مرنے کے بعد کس کو پوجوگے بیٹوں نے کہا ہم اسی معبود کی عبادت کریں گے جو تیرا معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا معبود ہے اکیلا (اسماعیل کو بھی باپ شمار کیا اس وجہ سے کہ چچا باپ کے رتبہ میں ہوتا ہے یا اسحٰق وابراہیم کے ساتھ انکو بھی تغلیبًا باپ کہدیا گیا۔) اور ہم اسی کے فرماں بردار اسی پر ایمان لائے ہیں (حاصل یہ ہے کہ اے یہود تم یعقوب کی موت کے وقت کہاں موجود تھے جو خلاف واقع کو انکی طرف نسبت کرکے کہتے ہو کہ یعقوب نے یہودی ہونے کی نصیحت کی تھی۔

تشریح

(۱۳۳) حضرت یعقوب ؑ کی اپنی اولاد کو وصیت | حضرت یعقوب کو اپنی وفات کے وقت جس چیز کی فکر تھی وہ یہ کہ میری اولاد اس راہِ راست اسلام سے نہ ہٹ جائے۔ انہوں نے اس کی وصیت کی اور اس پر قائم رہنے کا عہد لیا —— تلمود میں بھی آپ کی اس وصیت کا ذکر ہے اور اس کا مضمون قرآن کے مضمون سے مشابہ ہے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ

تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ لَكُمْ	مَّا كَسَبْتُمْ	وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ
یہ	ایک امت	گذر گئی	اسکے لئے	جو	اس نے کمایا	اور تمہارے لئے	جو تم نے کمایا	اور تم سے نہ پوچھا جائیگا

یہ ایک امت تھی جو گذر گئی ، اس کے لئے جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا، اور تم سے اس کے بارے میں

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ

عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	وَقَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا
اسکے بارے میں	جو وہ کرتے تھے	اور انہوں نے کہا	ہو جاؤ	یہودی	یا	نصرانی	تم ہدایت پالوگے

نہ پوچھا جائے گا جو وہ کرتے تھے اور انہوں نے کہا تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا لوگے

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ	اِبْرٰهٖمَ	حَنِيْفًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ
کہدیجئے	بلکہ	دین	ابراہیم	ایک اللہ کے ہوجانے والے	اور نہ	تھے	سے	مشرکین۔

کہدیجئے بلکہ (ہم پیروی کرتے ہیں) ایک اللہ کے ہوجانے والے ابراہیم کے دین کی اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

ترجمہ

(۱۳۴) تِلْكَ مُبْتَدَأٌ وَالْاِشَارَةُ اِلَى اِبْرٰهِيْمَ وَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِمَا وَاُنِّثَ بِتَانِيْثِ خَبَرِهٖ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ سَلَفَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ مِنَ الْعَمَلِ اَىْ جَزَاءُهٗ اِسْتِينَافٌ وَلَكُمْ اَلْخِطَابُ لِلْيَهُوْدِ مَا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ كَمَا لَا يُسْـَٔلُوْنَ عَنْ عَمَلِكُمْ وَالْجُمْلَةُ تَاكِيْدٌ لِمَا قَبْلَهَا

(۱۳۴) ابراہیم اور یعقوب اور انکے بیٹے ایک ایسی جماعت ہے جو گذر چکی ان کو ان کے عملوں کا بدلہ ملیگا اور تم کو تمہارے اعمال زشت کی سزا ملیگی اور تم ان کے عملوں سے سوال نہ کئے جاؤگے جیسے کہ وہ تمہارے کاموں سے نہ پوچھے جاویں گے۔

(۱۳۵) وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ اَوْ لِلتَّفْصِيْلِ وَقَائِلُ الْاَوَّلِ يَهُوْدُ الْمَدِيْنَةِ وَالثَّانِىْ نَصَارٰى نَجْرَانَ قُلْ لَهُمْ بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا حَالٌ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ مَائِلًا عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(۱۳۵) اور یہود نے کہا کہ تم سب یہودی ہو جاؤ، عیسائیوں نے کہا عیسائی بنو، اے محمد تم ان سے کہدو بلکہ ہم تو ابراہیم کے مذہب کے پیرو ہیں جو سب ٹیڑھے مذہبوں سے پھر کر مذہب اسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ مشرک نہ تھے پورے موحد تھے۔

تشریح

(۱۳۴) بنی اسرائیل کا عمل باپ دادا کے خلاف ہے | تم اے بنی اسرائیل اور اے مشرکین مگر انکی اولاد ہوتے ہوئے بھی انکے طریقے پر نہیں ہو۔ اللہ کے یہاں تمہارا عمل دیکھا جائیگا نہ کہ تمہارا نسب۔

(۱۳۵) حضرت ابراہیم توحید خالص کے حامل تھے | حضرت ابراہیم جنکو یہودی، عیسائی اور مشرکین مکہ سبھی ہدایت یافتہ مانتے ہیں ایک اللہ کے سوا نہ کسی کو معبود مانتے تھے نہ انکی اطاعت کرتے تھے، انہوں نے اللہ کی صفات اور خصوصیات میں کسی اور کو کسی طرح شریک نہیں ٹھہرایا اور اپنی پوری زندگی میں صرف اللہ کی بے میل فرماں برداری کرتے رہے جبکہ یہودیت اور عیسائیت دونوں میں شرک کی آمیزش ہو چکی ہے اگر ہدایت یافتہ ہونیکے لئے یہودی یا عیسائی ہونا ضروری ہے تو ابراہیم نہ یہودی تھے نہ عیسائی۔ معلوم ہوا کہ ہدایت یافتہ ہونیکا مدار ان فرقوں پر نہیں ہے بلکہ اس عالمگیر صراط مستقیم اختیار کرنے پر ہے جس سے ہر زمانے میں انسان ہدایت پاتا رہا ہے۔ اور وہی عالمگیر ہدایت لیکر یہ آخری نبی آئے ہیں۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

قُوْلُوْٓا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَ
کہدو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	طرف	ابراہیم ؑ	اور اسمٰعیل ؑ	اور اسحٰق ؑ	اور

کہدو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو نازل کیا گیا ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ اور

يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

يَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطِ	وَمَآ	اُوْتِيَ	مُوْسٰى	وَعِيْسٰى	وَمَآ	اُوْتِيَ	النَّبِيُّوْنَ
یعقوب ؑ	اور اولاد یعقوب ؑ	اور جو	دیا گیا	موسیٰ ؑ	اور عیسیٰ ؑ	اور جو	دیا گیا	نبیوں

یعقوب ؑ اور اولادِ یعقوب ؑ کی طرف اور جو دیا گیا موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

مِنْ رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ	اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَنَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ
ان کے رب سے	ہم فرق نہیں کرتے	درمیان	کسی ایک	ان سے	اور ہم	اسی کے	فرماں بردار

رب کیطرف سے ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں:

(۱۳۶) قُوْلُوْٓا خِطَابٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ مِنَ الصُّحُفِ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اَوْلَادِهٖ
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنَ التَّوْرٰىةِ وَعِيْسٰى مِنَ الْاِنْجِيْلِ وَمَآ
اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ مِنَ الْكُتُبِ
وَالْاٰيَاتِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
فَنُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ كَالْيَهُوْدِ
وَالنَّصٰرٰى وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

ترجمہ

(۱۳۶) اے ایمان والو تم یہ کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور قرآن پر اور جو ..... صحیفے ابراہیم پر اترے اور جو احکام اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ اور یعقوب ؑ اور ان کی اولاد پر آئے اور توراۃ پر جو موسیٰ ؑ کو دی گئی اور انجیل پر جو عیسیٰ ؑ پر اتری اور ان آیتوں اور کتابوں پر جو تمام پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے عطا ہوئیں۔ ہم کسی نبی میں یہ فرق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لادیں اور بعض کا انکار کریں جیسے یہود اور نصاریٰ نے کیا اور ہم اللہ کے فرماں بردار ہیں۔

تشریح

(۱۳۶) اسلام عالمگیر صداقت ہے | عالمگیر صداقت "اسلام" ہی ہے، حضرت آدم ؑ دنیا کے پہلے انسان اور پہلے پیغمبر تھے، انھوں نے اِسی صراطِ مستقیم اسلام کی نشاندہی کی تھی۔ حضرت ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ سب پیغمبر اسی کی تعلیم دیتے رہے۔ لہٰذا اس حق وصداقت کی تعلیم دینے میں ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ

فَإِنْ	اٰمَنُوْا	بِمِثْلِ	مَآ اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	فَقَدِ اهْتَدَوْا	وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	هُمْ
پس اگر	وہ ایمان لائیں	جیسے	تم ایمان لائے	اس پر	تو وہ ہدایت پاگئے	اور اگر	انہوں نے منہ پھیرا	تو بیشک وہی	وہ

پس اگر وہ ایمان لے آئیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر انھوں نے منہ پھیرا تو بیشک وہی

فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ

فِيْ	شِقَاقٍ	فَسَيَكْفِيْكَهُمُ	اللّٰهُ	وَهُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ	صِبْغَةَ
میں	ضد	پس عنقریب انکے مقابلے میں آپکے لئے کافی ہوگا	اللہ	اور وہ	سننے والا	جاننے والا	رنگ

ضد میں ہیں، پس عنقریب انکے مقابلے میں آپکے لئے اللہ کافی ہوگا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (ہم نے لیا) رنگ

اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اللّٰهِ	وَمَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ	اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	عٰبِدُوْنَ
اللہ کا	اور کس	اچھا	سے	اللہ	رنگ	اور	ہم	اسی کی	عبادت کرنے والے۔

اللہ کا اور کس کا اچھا ہے رنگ اللہ سے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(۱۳۷) فَاِنْ اٰمَنُوْا اَيِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى بِمِثْلِ مِثْلُ
زَائِدَةٌ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
تَوَلَّوْا عَنِ الْاِيْمَانِ بِهٖ فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ
شِقَاقٍ ۚ خِلَافٍ مَعَكُمْ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ
يَا مُحَمَّدُ شِقَاقَهُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ لِاَقْوَالِهِمْ الْعَلِيْمُ
بِاَحْوَالِهِمْ قَدْ كَفَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُمْ بِقَتْلِ قُرَيْظَةَ
وَنَفْيِ النَّضِيْرِ وَضَرْبِ الْجِزْيَةِ عَلَيْهِمْ۔
(۱۳۸) صِبْغَةَ اللّٰهِ مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِاٰمَنَّا وَنَصْبُهٗ بِفِعْلٍ مُقَدَّرٍ
اَيْ صَبَغَنَا اللّٰهُ وَالْمُرَادُ بِهَا دِيْنُهُ الَّذِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهِ
لِظُهُوْرِ اَثَرِهٖ عَلٰى صَاحِبِهٖ كَالصَّبْغِ فِي الثَّوْبِ وَمَنْ اَيْ
لَا اَحَدَ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً تَمْيِيْزٌ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ۝

ترجمہ

(۱۳۷) سو اگر یہود اور نصاریٰ بھی اسی پر ایمان لاویں جس پر تم ایمان لائے تو وہ راہ پر آئے اور اگر ایمان سے منہ پھیریں تو اسکی وجہ یہ ہے کہ انکو تمہارے ساتھ مخالفت اور بغض ہے سو اے محمد اللہ تمہاری طرف سے ان کے خلاف کا بدلہ لیگا اور وہ انکی باتیں سنتا ہے ان کے حالات جانتا ہے (اللہ نے انکو بدلہ دیا قریظہ مارے گئے اور بنی نضیر جلا وطن کئے گئے اور ان پر جزیہ مقرر ہوا۔

(۱۳۸) اے مسلمانو تم کہو ہم کو اللہ نے اپنے رنگ سے رنگ دیا یعنی اپنا دین پاک ہمکو عطا فرمایا اور اللہ کے دین سے کونسا رنگ بہتر ہے اور ہم اللہ ہی کو پوجتے ہیں۔

تشریح

(۱۳۷) اسلام ہی صراطِ مستقیم ہے اس عالمگیر صراطِ مستقیم سے ہٹ کر یہودیت، عیسائیت ہٹ دھرمی کی باتیں ہیں تم اپنا اس حق پر ڈٹے رہو تمہارے لئے اللہ کافی ہے جو سب کچھ جانتا ہے۔

(۱۳۸) اسلام اللہ کے رنگ میں رنگ جانے کا نام ہے یہودی بننے والے کو غسل دیا کرتے تھے، یہی چیز عیسائیوں میں اصطباغ بپتسمہ کے عنوان سے آئی ہے، فرماتے ہیں اس رسمی رنگ دینے میں کیا رکھا ہے؟ اللہ کا رنگ اختیار کرو جو اللہ کی بندگی کے طریقے سے چڑھتا ہے نہ کہ کسی رنگ سے۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ

قُلْ	اَتُحَآجُّوْنَنَا	فِى اللّٰهِ	وَهُوَ	رَبُّنَا	وَرَبُّكُمْ	وَلَنَآ	اَعْمَالُنَا	وَلَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	وَنَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ	اَمْ
کہدیجئے	کیا تم ہم سے جھگڑا کرتے ہو	اللہ کے بارے میں	حالانکہ وہ	ہمارا رب	اور تمہارا رب	اور ہمارے لئے	ہمارے عمل	اور تمہارے لئے	تمہارے عمل	اور ہم	اسی کے	خالص	کیا

کہدیجئے کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو اللہ کے بارے میں حالانکہ وہی ہے ہمارا رب اور تمہارا رب اور ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل، اور ہم خالص اسی کے ہیں

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ

تَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطَ	كَانُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ
تم کہتے ہو	کہ	ابراہیمؑ	اور اسمٰعیلؑ	اور اسحٰقؑ	اور یعقوبؑ	اور اولاد یعقوب	تھے	یہودی	یا	نصرانی	کہدیجئے	کیا تم	زیادہ جاننے والے

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ یہودی تھے یا نصرانی تھے کہدیجئے کیا تم زیادہ جاننے

اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

اَمِ اللّٰهُ	وَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ
یا اللہ	اور کون	بڑا ظالم	اس سے جس	چھپائی	گواہی	اسکے پاس	اللہ سے	اور نہیں	اللہ	بے خبر	اس سے جو	تم کرتے ہو

والے ہو یا اللہ؟ اور کون ہے بڑا ظالم؟ اس سے جس نے وہ گواہی چھپائی جو اللہ کی طرف سے اسکے پاس تھی اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم کرتے ہو

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ

تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَلَكُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ	وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ
یہ	ایک امت	گذر چکی	اسکے لئے	جو	اس نے کمایا	اور تمہارے لئے	جو	تم نے کمایا	اور تم سے نہ پوچھا جائیگا

یہ ایک امت تھی جو گذر چکی اس کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا اور تم سے اس کے بارے میں نہ

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
اس سے جو	وہ کرتے تھے

پوچھا جائیگا جو وہ کرتے تھے

ترجمہ

(۱۳۹) قَالَ الْيَهُوْدُ لِلْمُسْلِمِيْنَ نَحْنُ اَهْلُ الْكِتَابِ الْاَوَّلِ وَقِبْلَتُنَا
اَقْدَمُ وَلَمْ يَكُنِ الْاَنْبِيَاءُ مِنَ الْعَرَبِ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَكَانَ
مِنَّا فَنَزَلَ قُلْ لَهُمْ اَتُحَآجُّوْنَنَا تُخَاصِمُوْنَنَا فِى اللّٰهِ اَنِ اصْطَفٰى
نَبِيًّا مِنَ الْعَرَبِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ فَلَهٗ اَنْ يَصْطَفِىَ مِنْ عِبَادِهٖ
مَنْ يَشَاءُ وَلَنَا اَعْمَالُنَا نُجَازٰى بِهَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ تُجَازَوْنَ

(۱۳۹) یہودیوں نے مسلمانوں سے بطور مباحثہ یہ کہا کہ ہم کو تم سے پہلے کتاب
ملی ہے اور ہمارا قبلہ پرانا ہے اور اہل عرب میں کوئی پیغمبر نہیں ہوا اگر محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوتے تو ہم میں سے ہوتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی
اے محمدؐ ان سے کہدو کہ کیا تم اس بات میں ہم سے جھگڑتے ہو کہ اللہ نے ایک
نبی عرب سے بھیجا حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور تمہارا رب ہے اس کو اختیار ہے

بِهَا فَلَا يَبْعُدُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ اَعْمَالِنَا مَا نَسْتَحِقُّ بِهِ الْاِكْرَامَ وَنَحْنُ
لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ اَلدِّيْنَ وَالْعَمَلَ دُوْنَكُمْ فَنَحْنُ اَوْلٰى بِالْاِصْطِفَاءِ
وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ وَالْجُمَلُ الثَّلٰثُ اَحْوَالٌ

جس بندہ کو چاہے برگزیدہ فرماوے اور پیغمبر بنا دے اور ہم کو ہمارے عملوں کا بدلہ ملیگا اور تم کو تمہارے عملوں کا عوض دیا جائیگا سو کیا عجب کہ ہمارا کوئی عمل حق تعالیٰ کو پسند آیا ہو جسکی وجہ سے ہم انعام و اکرام کے مستحق ہوئے اور ہم جو کام کرتے ہیں خالص اللہ کے لئے کرتے ہیں اور خاص اسی کی پرستش کرتے ہیں اور تم ایسے نہیں تو ہم اسکے زیادہ لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو برگزیدہ کرے

(۱۴۰) اَمْ بَلْ تَقُوْلُوْنَ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ اَيِ
اللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ بَرَّاَ مِنْهُمَا اِبْرَاهِيْمَ بِقَوْلِهٖ مَا كَانَ
اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَالْمَذْكُوْرُوْنَ مَعَهٗ تَبَعٌ لَهُمْ
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ اَخْفٰى مِنَ النَّاسِ شَهَادَةً
عِنْدَهٗ كَائِنَةً مِنَ اللّٰهِ ؕ اَيْ لَا اَحَدَ اَظْلَمُ مِنْهُ هُمُ
الْيَهُوْدُ كَتَمُوْا شَهَادَةَ اللّٰهِ فِي التَّوْرٰىةِ لِاِبْرَاهِيْمَ
بِالْحَنِيْفِيَّةِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
تَهْدِيْدٌ لَهُمْ۔

(۱۴۰) بلکہ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد یہودی یا نصرانی تھے ہر ایک اپنی طرف نسبت کرتا ہے یہودی کہتے ہیں کہ ہم جیسے تھے نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم جیسے اے محمد ان سے کہدو تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے اور اس نے اپنے کلام پاک میں ابراہیم کی صفائی اور سوائے دین اسلام کے سب دینوں سے بیزاری بیان فرمائی کہ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی، اور اسمٰعیل اور اسحق اور یعقوب وغیرہم ملت میں ابراہیمؑ کے تابع ہیں سو وہ بھی یہودیت اور نصرانیت سے بیزار ہیں ابراہیمؑ کی بیزاری ان سب کی بیزاری ہے اور اس سے زیادہ کون ناانصاف جو اللہ کی گواہی کو چھپاوے جسکی اسکو خبر ہے اور وہ گواہی اور اقرار حق تعالیٰ کا اسکے پاس موجود ہے یہ لوگ یہود ہیں جنکے پاس توریت میں اللہ تعالیٰ کی گواہی اس امر کی موجود ہے کہ ابراہیم ملت اسلام اور دین مستقیم کے پیرو ہیں یہودی اور نصرانی نہ تھے پھر باوجود اس شہادت کے جاننے کے اسکو چھپاتے ہیں اور ابراہیم اور انکے اتباع پر تہمت یہودی ہونے کی لگاتے ہیں سو یہ لوگ بڑے ظالم اور حد سے بڑھنے والے ہیں اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے۔

(۱۴۱) تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
تَقَدَّمَ مِثْلُهٗ

(۱۴۱) بیشک یہ انبیاء مذکورین ایک جماعت ہے کہ گذر چکی۔ انکو انکے عملوں کا ثواب اور تم کو تمہارے کاموں کی سزا ملے گی اور تم نہ پوچھے جاؤ گے کہ وہ کیا کرتے تھے اور نہ وہ پوچھے جاویں گے کہ تم نے کیا کیا۔

تشریح

(۱۳۹) سب کا رب ایک ہے کیا یہ بھی جھگڑے کی بات ہے | ایک اللہ ہی ہمارا تمہارا سب کا رب ہے اور اسی کی فرماں برداری ہونی چاہیئے۔ کیا یہ بات بھی ایسی ہے جس پر جھگڑا کیا جائے اگر انسان اس اقرار اور عمل میں مخلص ہو تو یہ جھگڑے کی کوئی بات ہی نہیں۔ جھگڑا تو نفسانیت سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱۴۰) یہ یہودیت اور عیسائیت کہاں سے آئی | یہودیت اور عیسائیت اپنی موجودہ خصوصیات کے ساتھ بعد کی پیداوار ہیں، حضرت ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق اور یعقوب وغیرہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی یہ عالمگیر صراط مستقیم اسلام کے پیغمبر تھے۔ انکے علماء اس حقیقت سے واقف تھے مگر اس کو چھپاتے تھے اور عوام کو غلط فہمی میں ڈال رکھا تھا۔

(۱۴۱) تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا | بہرحال اللہ کے یہاں تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہو گا۔ تم خود اس کے ذمہ دار ہو نگے یہ گذرے لوگ ذمہ دار نہ ہونگے۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا

سَيَقُوْلُ	السُّفَهَآءُ	مِنَ	النَّاسِ	مَا + وَلّٰهُمْ	عَنْ	قِبْلَتِهِمُ	الَّتِیْ	كَانُوْا
اب کہیں گے	بیوقوف	سے	لوگ	کس نے انہیں (مسلمانوں کو) پھیر دیا	سے	ان کا قبلہ	وہ جس	وہ تھے

اب بیوقوف کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا وہ جس پر تھے

عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾

عَلَيْهَا	قُلْ	لِّلّٰهِ	الْمَشْرِقُ	وَالْمَغْرِبُ	يَهْدِیْ	مَنْ يَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ
اس پر	آپ کہدیں	اللہ کیلئے	مشرق	اور مغرب	وہ ہدایت دیتا ہے	جس کو چاہتا ہے	طرف	راستہ	سیدھا

آپ کہدیں کہ مشرق اور مغرب اللہ (ہی) کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے سیدھے راستے کی طرف

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ

وَكَذٰلِكَ	جَعَلْنٰكُمْ	اُمَّةً	وَّسَطًا	لِّتَكُوْنُوْا	شُهَدَآءَ	عَلَى	النَّاسِ	وَ
اور اسی طرح	ہم نے تمہیں بنایا	اُمّت	معتدل	تاکہ تم ہو	گواہ	پر	لوگ	اور

اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم ہو لوگوں پر گواہ ، اور

يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ

يَكُوْنَ	الرَّسُوْلُ	عَلَيْكُمْ	شَهِيْدًا	وَمَا	جَعَلْنَا	الْقِبْلَةَ	الَّتِیْ	كُنْتَ	عَلَيْهَآ
ہو	رسول	تم پر	گواہ	اور نہیں	مقرر کیا ہم نے	قبلہ	وہ جس	آپؐ تھے	اس پر

رسول تم پر گواہ ہو۔ اور ہم نے مقرر نہیں کیا تھا وہ قبلہ جس پر آپ تھے ،

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ

اِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	يَّتَّبِعُ	الرَّسُوْلَ	مِمَّنْ	يَّنْقَلِبُ	عَلٰى	عَقِبَيْهِ	وَاِنْ	كَانَتْ
مگر	تاہم معلوم کرلیں	کون	پیروی کرتا ہے	رسول	اس سے جو	پھر جاتا ہے	پر	اپنی ایڑیاں	اور بیشک	یہ تھی

مگر (اسلئے) تاکہ ہم معلوم کرلیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے، اس شخص سے جو پھر جاتا ہے اپنی ایڑیوں پر (اُلٹے پاؤں) اور بے شک یہ

لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ

لَكَبِيْرَةً	اِلَّا	عَلَى	الَّذِيْنَ	هَدَى	اللّٰهُ	وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُضِيْعَ
بھاری بات	مگر	پر	جنہیں	ہدایت دی	اللہ	اور نہیں ہے	اللہ	کہ وہ ضائع کرے

بھاری بات تھی مگران پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ (ایسا) نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کردے

اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اِيْمَانَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ
تمہارا ایمان	بیشک	اللہ	لوگوں کے ساتھ	بڑا شفیق	رحم کرنے والا

بے شک اللہ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق رحم کرنے والا ہے۔

(۱۴۲) سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ الْجُهَّالُ مِنَ النَّاسِ اَيِ
الْيَهُوْدُ وَالْمُشْرِكِيْنَ مَا وَلّٰهُمْ اَيُّ شَيْءٍ صَرَفَ النَّبِيَّ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا عَلٰى اسْتِقْبَالِهَا فِي
الصَّلٰوةِ وَهِيَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَالْاِتْيَانُ بِالسِّيْنِ الدَّالَّةِ عَلَى
الْاِسْتِقْبَالِ مِنَ الْاِخْبَارِ بِالْغَيْبِ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ
الْمَغْرِبُ ؕ اَيِ الْجِهَاتُ كُلُّهَا فَيَاْمُرُ بِالتَّوَجُّهِ اِلٰى اَيِّ
جِهَةٍ شَاءَ لَا اعْتِرَاضَ عَلَيْهِ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ هِدَايَتَهٗ
اِلٰى صِرَاطٍ طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَيْ
وَمِنْهُمْ اَنْتُمْ ۔ دَلَّ عَلٰى هٰذَا
(۱۴۳) وَكَذٰلِكَ كَمَا هَدَيْنَاكُمْ اِلَيْهِ جَعَلْنٰكُمْ يَا اُمَّةَ
مُحَمَّدٍ اُمَّةً وَّسَطًا خِيَارًا عُدُوْلًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّ رُسُلَهُمْ بَلَّغَتْهُمْ وَيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ اَنَّهٗ بَلَّغَكُمْ وَمَا جَعَلْنَا
صَيَّرْنَا الْقِبْلَةَ لَكَ الْاٰنَ الْجِهَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ
اَوَّلًا وَهِيَ الْكَعْبَةُ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا
فَلَمَّا هَاجَرَ اُمِرَ بِاسْتِقْبَالِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ تَاَلُّفًا لِلْيَهُوْدِ
فَصَلّٰى اِلَيْهِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ حُوِّلَ اِلَّا
لِنَعْلَمَ عِلْمَ ظُهُوْرٍ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ فَيُصَدِّقُهٗ
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ اَيْ يَرْجِعُ اِلَى الْكُفْرِ شَكًّا
فِي الدِّيْنِ وَظَنًّا اَنَّ النَّبِيَّ فِيْ حَيْرَةٍ مِّنْ اَمْرِهٖ وَقَدْ
ارْتَدَّ لِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ وَاِنْ مُخَفَّفَةٌ مِّنَ الثَّقِيْلَةِ
وَاسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَيْ وَاِنَّهَا كَانَتْ اَيِ التَّوْلِيَةُ اِلَيْهَا
لَكَبِيْرَةً شَاقَّةً عَلَى النَّاسِ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ
هَدَى اللّٰهُ ؕ مِنْهُمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ
اِيْمَانَكُمْ اَيْ صَلَاتَكُمْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ
بَلْ يُثِيْبُكُمْ عَلَيْهِ لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا السُّؤَالُ
عَمَّنْ مَاتَ قَبْلَ التَّحْوِيْلِ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
الْمُؤْمِنِيْنَ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فِيْ عَدَمِ
اِضَاعَةِ اَعْمَالِهِمْ وَالرَّاْفَةُ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ
وَقُدِّمَ الْاَبْلَغُ لِلْفَاصِلَةِ ۔

(۱۴۲) سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ الخ عنقریب جاہل آدمی یعنی یہود اور
مشرکین کہیں گے کس چیز نے رسول اور مومنین کو اس
قبلہ سے پھیر دیا جس کی طرف یہ نماز پڑھتے تھے (وہ
بیت المقدس ہے ۔ اور سین مضارع پر جو علامت
استقبال ہے اس واسطے لایا گیا کہ حق تعالٰے نے یہ خبر
غیب کی دی سو ایسا ہی واقع ہوا) کہدو تمام جانبیں اللہ ہی
کیلئے ہیں جس طرف چاہے نماز میں منہ پھیرنے کا حکم فرمادے۔ اس
پر کچھ اعتراض نہیں جس کو چاہے دین اسلام کی ہدایت
فرمادے جیسا مسلمانوں کو۔

(۱۴۳) اور ہم نے تم کو اے امتِ محمدؐ ہدایت کے ساتھ بہتر اور ثقہ
گروہ بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو کہ اُن کے پیغمبروں نے انکو
احکامِ الٰہی پہنچادئے اور نبی کریمؐ تم پر احکام پہنچاویں گے گواہ
ہوں اور اب ہم نے تم کو پھر خانہ کعبہ کیطرف متوجہ ہونیکا حکم اسواسطے
کیا کہ ہم ظاہر جان لیں کہ رسول کا پیرو کون ہے اور دین اسلام میں
شک کرکے کون کافر ہوتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے
پہلے کعبہ کیطرف نماز پڑھتے تھے۔ ہجرت کے بعد بیت المقدس
کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا تاکہ یہود خوش ہو کر مسلمان ہوجائیں
سولہ یا سترہ ماہ تک حضرتؐ نے بیت المقدس کی طرف نماز
پڑھی پھر کعبہ کی طرف توجہ کا حکم ہوگیا اور اسمیں ایک گروہ
دینِ اسلام سے پھر گیا کہ رسول اللہ کو خود اپنے دین میں حیرانی ہے۔
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً الخ اور البتہ یہ پھرنا کعبہ کی طرف لوگوں کو
دشوار ہے مگر جن کو اللہ نے راہ بتائی۔ لوگوں نے
حضرت سے پوچھا کہ جو لوگ کعبہ کیطرف منہ پھرنے سے پہلے
مرگئے ان کا کیا حال ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ الخ اور اللہ تمہاری نمازوں کو جو بیت المقدس
کی طرف پڑھی گئیں نہ کھووے گا بلکہ ثواب دیگا البتہ
اللہ مسلمانوں پر نہایت مہربان اور رحمت کرنے والا
ہے وہ ان کے عملوں کو خراب نہ کرے گا۔

تشریح

(۱۴۲) اسلام تسلیم و رضا کا نام ہے | کعبہ عرب کے شہر مکہ میں وہ مرکزی مقام ہے جو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا (اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ

بِبَكَّةَ) کعبہ طوفانِ نوح میں منہدم ہوگیا تھا، پھر دوبارہ اس کو اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بڑے لڑکے ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مل کر سابقہ بنیادوں پر بنایا، اور کعبہ اہل اسلام کا قبلہ قرار پایا۔

اس کے تیرہ سو برس بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں "بیت المقدس" تعمیر ہوا اور ان ہی کے زمانے میں بیت المقدس اہلِ اسلام کا قبلہ قرار پایا (ملاحظہ ہو بائبل ۲، آیت ۲۹ - ۳۰) کافی عرصہ تک دنیا کے مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھی ہے۔ ہجرت مدینہ کے سولہ یا سترہ مہینے بعد رجب یا شعبان ۲ھ میں اللہ کیطرف سے حکم ہوا کہ اب بیت المقدس کے بجائے جو کہ مدینے سے شمال کیطرف ہے۔ کعبے کی طرف جو کہ مدینہ سے جنوب کیطرف ہے منہ کرکے نماز پڑھو ــــ اسلام میں پرستش نہ بیت المقدس کی ہے نہ بیت اللہ کی، بلکہ اللہ کی ہے ــــ اسلام میں خودرائی نہیں۔ یہ تسلیم و رضا اور اللہ کے حکم کی تعمیل کا نام ہے۔ حکم ہوا تو بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے، جب حکم ہوا تو کعبے کی طرف پھر گئے۔ رخ جدھر کو بھی کرو وہیں اللہ ہے۔ وہ شرقی ہے نہ غربی، وہ تمام سمتوں کا مالک ہے۔ مگر سب کو ایک سمت دینے میں ڈسپلن ہے، ایک مرکز سے وابستگی اور یک جہتی ہے اور یہی مقصد نماز میں سمتِ کعبہ کیطرف منہ کرنے کا ہے۔ اس لئے تحویلِ قبلہ پر یہود و منافقین کے اس طرح کے سطحی اعتراضات حماقت کے سوا اور کیا ہے۔ ؟

قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ۔ یہ اعتراض کرنیوالوں کے اعتراض کا پہلا جواب ہے کہ عبادت کی روح تعمیلِ حکم ہے نہ کہ کوئی خاص سمت یا کوئی خاص مقام، شرق و غرب کا مالک اللہ ہے لہٰذا اس مالک کے حکم کی تعمیل ہی بندگی ہے۔ سیدھی راہ یہی ہے کہ انسان اللہ کے حکم کی تعمیل کیلئے کمربستہ رہے، اس پر بے چون و چرا عمل کرے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت بخش دیتا ہے وہ سمتوں اور مقاموں کی تنگ نظریوں سے بالاتر ہوتے ہیں اور ان کے لئے عالمگیر حقیقتوں کے ادراک کی راہیں کھل جاتی ہیں۔

(۱۴۳) یہ قبلے کا بدلنا نہیں مرکزی امامت کا بدلنا ہے | وَكَذٰلِكَ ــــ اور اسی طرح ــــ کس طرح ؟۔ اس لفظ سے ایک اشارہ تو اس رہنمائی کیطرف ہے جس کے ذریعہ پیروانِ محمدی ﷺ کو سیدھی راہ معلوم ہوئی اور وہ اس سیدھی راہ کو پاکر اس مقام پر پہنچے کہ ان کو دنیا کا امام و رہنما بنا یا گیا۔ اس لفظ سے دوسرا اشارہ تحویلِ قبلہ کی طرف ہے کہ نادان اس معاملے کو ایک سمت سے دوسری سمت پھر جانا سمجھ رہے ہیں۔ حالاں کہ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ بنی اسرائیل کو پیشوائی کے منصب سے باقاعدہ معزول کرکے امتِ محمدیہ کو اس پر فائز کردیا گیا ہے، یہ مرکزِ امامت اور امارت دونوں کی تبدیلی ہے۔

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا۔ سب سے اعلیٰ، افضل اور بہترین چیز کو وَسَطْ کہا جاتا ہے۔ امتِ وَسط سے مراد وہ اعلیٰ و اشرف گروہ ہے جو عدل و انصاف اور توسط و اعتدال کی روش پر قائم ہو، جس کا امتیاز یہ ہو کہ وہ دنیا کی قوموں کے درمیان حق و راستی کا علم بردار ہو۔ یہ امتِ وسط، امت محمدیہ دنیا اور آخرت میں ایک میزان کی طرح ہے۔ جس کے اعمال، کردار، اخلاق ہر چیز میں ایک اعتدال اور توازن پایا جاتا ہے، اُسے خود بھی متوازن رہنا ہے اور دنیا کی قوموں کو بھی متوازن رکھنا ہے۔

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ۔ تمہیں اس لئے امتِ وسط بنایا گیا ہے کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو یعنی فکرِ صحیح، عملِ صالح اور نظامِ عدل کی جو تعلیم ہم نے رسول کو دی ہے وہ ہمارے ذمہ دار نمائندے کی حیثیت سے پوری کی پوری کسی کمی بیشی کے بغیر تمہیں پہنچا دے اور عملاً اسکو قائم کرکے دکھادے۔ اور رسول نے جو کچھ تم کو پہنچایا ہے اس کے قائم مقام کی حیثیت سے تم وہ عام انسانوں کو پہنچاؤ اور اپنی اس ذمہ داری کے ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کرو ــــ گویا اس فضیلت کے ساتھ کہ تمہیں امتِ وسط اور قوموں کا امام و رہنما بنایا گیا ہے، ذمہ داری کا بارگراں بھی تمہارے کاندھوں پر ہے۔ میدانِ حشر میں بھی رسول کی اور تمہاری یہ گواہی ہوگی کہ اس ذمہ داری کو تم کہاں تک ادا کرکے آئے ہو۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا۔ بیت المقدس کو قبلہ بنانا اور پھر بدل کر بیت اللہ کو قبلہ قرار دینا اہلِ عرب اور بنی اسرائیل دونوں کے لیے کٹھن آزمائش تھی۔ اہل عرب کے وطنی اور نسلی تمرد کے لئے سخت امتحان تھا کہ کعبہ کی مسلمہ مرکزیت کے باوجود بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھیں۔ بنی اسرائیل کے نسل پرستی کے غرور کے لئے آبائی قبلے کو چھوڑ کر کعبہ کو قبلہ بنانا ان کے لئے آزمائش تھی۔ عربیت اور اسرائیلیت دونوں کے پرستاروں کے لئے امتحان کی گھڑی تھی کہ وہ ہر پرستش کو چھوڑ کر خدا پرستی کو اختیار کرتے ہیں یا نہیں ؟ اس امتحان میں کامیاب ہونے والوں کے ایمان کو اللہ ضائع نہیں کرسکتا، کیونکہ وہ لوگوں کے حق میں نہایت شفیق و رحیم ہے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً

قَدْ + نَرٰی	تَقَلُّبَ	وَجْهِكَ	فِی	السَّمَآءِ	فَلَنُوَلِّیَنَّكَ	قِبْلَةً
ہم دیکھتے ہیں	باربار پھرنا	آپ کا منہ	میں (طرف)	آسمان	تو ضرور ہم پھیر دیں گے آپکو	قبلہ

ہم دیکھتے ہیں باربار آپؐ کا منہ آسمان کی طرف پھیرنا تو ضرور ہم آپکو اس قبلہ کی طرف پھیر دینگے

تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا

تَرْضٰىهَا	فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَحَیْثُ مَا
اُسے آپ پسند کرتے ہیں	پس آپ پھیرلیں	اپنا منہ	طرف	مسجد	حرام (خانۂ کعبہ)	اور جہاں کہیں

جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ پس آپ اپنا منہ مسجد حرام (خانۂ کعبہ) کی طرف پھیر لیں اور جہاں کہیں تم

كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	شَطْرَهٗ	وَاِنَّ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوْا + الْكِتٰبَ
تم ہو	تو پھیرلو	اپنے منہ	اسکی طرف	اور بیشک	جنھیں	دی گئی کتاب (اہل کتاب)

ہو پھیرلیا کرو اپنے منہ اس کی طرف۔ اور بے شک اہل کتاب ضرور

لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

لَیَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
وہ ضرور جانتے ہیں	کہ یہ	حق	سے	ان کا رب	اور نہیں	اللہ	بے خبر	اُس سے جو

جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو

یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

یَعْمَلُوْنَ	وَلَئِنْ	اَتَیْتَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوْا + الْكِتٰبَ
وہ کرتے ہیں	اور اگر	آپ لائیں	جنہیں	دی گئی کتاب (اہل کتاب)

وہ کرتے ہیں اور اگر آپؐ لائیں اہل کتاب کے پاس تمام

بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ

بِكُلِّ	اٰیَةٍ	مَّا + تَبِعُوْا	قِبْلَتَكَ	وَمَآ	اَنْتَ	بِتَابِعٍ	قِبْلَتَهُمْ
تمام	نشانیاں	وہ پیروی نہیں کرینگے	آپ کا قبلہ	اور نہ	آپ	پیروی کرنیوالے	ان کا قبلہ

نشانیاں وہ (پھر بھی) آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ آپ ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ

وَمَا	بَعْضُهُمْ	بِتَابِعٍ	قِبْلَةَ	بَعْضٍ	وَلَئِنِ	اتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَهُمْ
اور نہیں	اُن سے کوئی	پیروی کرنیوالا	قبلہ	کسی	اور اگر	آپنے پیروی کی	انکی خواہشات

اور ان میں سے کوئی کسی (دوسرے) کے قبلہ کی پیروی کرنے والا نہیں ۔ اور اگر آپ نے انکی خواہشات کی پیروی کی

مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

وقف لازم

مِّنْۢ بَعْدِ	مَا جَآءَكَ	مِنَ ۔ الْعِلْمِ	اِنَّكَ	اِذًا	لَّمِنَ	الظّٰلِمِيْنَ
اس کے بعد	کہ آچکا آپکے پاس	علم	بیشک آپ	اب	سے	بے انصاف

اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا تو اب بے شک آپ بے انصافوں میں سے ہونگے

﴿۱۴۴﴾ قَدْ لِلتَّحْقِيْقِ نَرٰى تَقَلُّبَ تَصَرُّفَ
وَجْهِكَ فِي جِهَةِ السَّمَآءِ مُتَطَلِّعًا اِلَى
الْوَحْيِ وَمُتَشَوِّقًا لِلْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ
وَكَانَ يَوَدُّ ذٰلِكَ لِاَنَّهَا قِبْلَةُ اِبْرٰهِيْمَ وَلِاَنَّهُ
اَدْعٰى اِلٰى اِسْلَامِ الْعَرَبِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
نُحَوِّلَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا تُحِبُّهَا فَوَلِّ
وَجْهَكَ اِسْتَقْبِلْ فِي الصَّلٰوةِ شَطْرَ نَحْوَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَيِ الْكَعْبَةِ وَحَيْثُ
مَا كُنْتُمْ خِطَابٌ لِلْاُمَّةِ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
فِي الصَّلٰوةِ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اَنَّهُ اَيِ التَّوَلِّيَ اِلَى الْكَعْبَةِ
الْحَقُّ الثَّابِتُ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ لِمَا فِي كُتُبِهِمْ
مِنْ نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
اَنَّهُ يَتَحَوَّلُ اِلَيْهَا وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ بِالتَّاءِ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ
مِنِ امْتِثَالِ اَمْرِهٖ وَبِالْيَاءِ اَيِ الْيَهُوْدُ
مِنْ اِنْكَارِ اَمْرِ الْقِبْلَةِ ۔

﴿۱۴۴﴾ البتہ ہم تم کو دیکھتے ہیں کہ وحی کے شوق میں اپنا منہ بار بار آسمان کی طرف کرتے ہو کہ کعبہ کی طرف توجہ کا حکم ہو جائے۔ اور حضرت کو یہ اس وجہ سے مرغوب تھا کہ کعبہ حضرت ابراہیم کا قبلہ تھا اور اسمیں اہل عرب کے اسلام کی زیادہ امید تھی۔ سو ہم تم کو اسی جانب منہ کرنے کا حکم کر دینگے جو تم کو پسند ہے۔ سو پھیر لو منہ اپنا نماز میں کعبہ کی طرف۔ اور جہاں کہیں ہو تم اے امتِ محمد اپنا منہ اسی طرف پھیرو۔
البتہ اہل کتاب جانتے ہیں کہ کعبہ کی طرف پھرنا ٹھیک اور حکم الٰہی سے ہے کہ ان کی کتاب میں نبی کریم کا کعبہ کی طرف پھرنا مذکور ہے اور اللہ غافل نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

﴿۱۴۵﴾ وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ عَلٰى صِدْقِكَ فِي اَمْرِ
الْقِبْلَةِ مَّا تَبِعُوْا اَيْ لَا يَتَّبِعُوْنَ قِبْلَتَكَ

﴿۱۴۵﴾ اے مسلمانو! یعنی کہ تم حکم الٰہی بجالاتے ہو اور جو یہودی کرتے ہیں یعنی اس میں جو کچھ ردوقدح کرتے ہیں۔ اور اگر تم اپنی سچائی کی تمام نشانیاں قبلہ کے

عِنَادًا وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ قَطْعٌ لِطَمْعِهِ فِيْ اِسْلَامِهِمْ وَطَمْعِهِمْ فِيْ عَوْدِهِ اِلَيْهَا وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ اَيِ الْيَهُوْدُ قِبْلَةَ النَّصَارٰى وَبِالْعَكْسِ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ الَّتِيْ يَدْعُوْنَكَ اِلَيْهَا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ الْوَحْيِ اِنَّكَ اِذًا اِنِ اتَّبَعْتَهُمْ فَرْضًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

بارے میں اہل کتاب کو دو تو وہ دشمنی سے کبھی تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کرینگے اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کروگے اور نہ یہود و نصاریٰ باہم ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی کریں گے۔ سو ان کے اسلام لانے کی امید نہ کرو۔ اور اگر بالفرض وحی آنے کے بعد بھی تم ان کے کہنے کو مانو تو ظالم ٹھیرو۔

تشریح

(۱۴۴) آخر کعبے کو قبلہ قرار دے دیا گیا | قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محسوس فرمارہے تھے کہ چونکہ اب بنی اسرائیل کی امامت و پیشوائی کا دور رخصت ہوچکا ہے اور امت محمدیہ پیشوائی کے منصب پر مامور کی جارہی ہے اسلئے مرکز امامت بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قرار دیا جائیگا۔ آپ محسوس فرمارہے تھے کہ حکم بس آیا ہی چاہتا ہے اور بار بار نگاہیں آسمان کیطرف اٹھتی تھیں۔ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ چنانچہ وہ حکم آپہنچا جس کا انتظار بھی تھا اور تمنا بھی۔ تمنا اور دُعا اسلئے کہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ کا قبلہ ہے جن پر اہل کتاب اور عرب سب ہی متفق ہیں۔ یہ قبلۂ جامعہ ہے۔ حکم ہوا کہ اپنا رُخ مسجد حرام کیطرف کرلو۔ مسجد حرام حرمت اور عزت والی مسجد۔ اس سے مراد وہ مسجد ہے جو کعبہ کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے اور جس کے وسط میں کعبہ ہے۔

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ مسجد حرام کی سمت، ان الفاظ میں بڑی وسعت ہے۔ اگر کعبہ نگاہوں کے سامنے نہ ہو تو عین کعبہ کی بجائے مسجد کی سمت رُخ کرنے سے استقبال کعبہ کا حکم پورا ہوجائیگا۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ ۔ اور اے اہل ایمان تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف کرلو۔ اہل کتاب جانتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا یہ حکم برحق ہے، اللہ کا حکم ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ خاتم الانبیاء کی اُمت کا قبلہ کعبہ ہوگا مگر اس کے باوجود اعتراض اٹھا اٹھا کر تمہارے دین میں شک و شبہات پیدا کرنے چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان حرکتوں سے غافل نہیں ہے۔

(۱۴۵) پیغمبروں کا کام کج بحثی نہیں اپنا فرض منصبی ادا کرنا ہے۔ | قبلے کی تبدیلی کے بارے میں مخالفین کی بحثیں اور اعتراضات اس لئے نہیں ہیں کہ اطمینان بخش دلیل کی کمی ہے۔ اگر دلائل کے انبار بھی لگا دو تو یہ ماننے والے نہیں ہیں کیونکہ اس کی تہہ میں ہٹ دھرمی اور تعصب ہے اس وجہ سے یہ کسی دلیل سے بھی اپنا قبلہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ویسے بھی یہ کسی ایک قبلے پر متفق نہیں ہیں، ہر گروہ اپنا الگ قبلہ اختیار کئے ہوئے ہے، یہود، نصاریٰ کے قبلے کو نہیں مانتے اور نصاریٰ، یہود کے قبلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ تم ان کا قبلہ اختیار کر نہیں سکتے اور کرلو تو بھی سب کو راضی نہیں کرسکتے۔ اور تمہارا کام یہ ہے بھی نہیں کہ سب کو راضی کرتے پھرو اور کچھ لے اور کچھ دے کر معاملات کرو، پیغمبر کی حیثیت سے تمہارا کام یہ ہے کہ جو علم صحیح ہم نے تمہیں دیا ہے اس کی روشنی میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں مخالفت موافقت سے بے پرواہ ہوکر ثابت قدم رہو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو اپنی منصبی ذمہ داری پر ایک طرح سے ظلم کروگے۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ط

الَّذِينَ	آتَيْنَاهُمُ	الْكِتَابَ	يَعْرِفُونَهُ	كَمَا	يَعْرِفُونَ	أَبْنَاءَهُمْ
اور جنہیں	ہم نے دی	کتاب	وہ اُسے پہچانتے ہیں	جیسے	وہ پہچانتے ہیں	اپنے بیٹے

اور جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴۶﴾ الْحَقُّ

وَإِنَّ	فَرِيقًا	مِّنْهُمْ	لَيَكْتُمُونَ	الْحَقَّ	وَهُمْ	يَعْلَمُونَ	الْحَقُّ
اور بیشک	ایک گروہ	اُن سے	وہ چھپاتے ہیں	حق	حالانکہ وہ	جانتے ہیں	حق

اور بیشک اُن میں سے ایک گروہ حق کو چھپاتا ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں (یہ) حق ہے

ع ۱۷ / ۱

مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۴۷﴾

مِن	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُونَنَّ	مِنَ	الْمُمْتَرِينَ
سے	آپ کا رب	پس آپ ہو جائیں	سے	شک کرنے والے

آپ کے رب کی طرف سے پس آپ نہ ہو جائیں شک کرنے والوں سے۔

(۱۴۶) الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ أَيْ مُحَمَّدًا كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ بِنَعْتِهِ فِي كِتَابِهِمْ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ لَقَدْ عَرَفْتُهُ حِينَ رَأَيْتُهُ كَمَا أَعْرِفُ ابْنِي وَمَعْرِفَتِي لِمُحَمَّدٍ أَشَدُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ نَعْتَهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ هٰذَا الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ

(۱۴۷) الْحَقُّ كَائِنًا مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ○ الشَّاكِّينَ فِيهِ أَيْ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فَهُوَ أَبْلَغُ مِنْ لَا تَمْتَرِ

(۱۴۶) الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ الخ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی۔ وہ محمدؐ کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو کہ انکی کتاب میں محمدؐ کی صفت موجود ہے (عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھ کر اپنے بیٹے سے بھی اچھی طرح پہچانا) یہ روایت بخاری میں ہے اور البتہ ایک جماعت اہل کتاب سے محمد کی نعت چھپاتے ہیں اور وہ تمہارے دین کے حق ہونے کو جانتے ہیں۔

(۱۴۷) یہ خدا کی طرف سے ہے سو تم شک کرنے والوں کی جماعت میں سے نہ ہو۔

تشریح

(۱۴۶) اہل کتاب سچائی کو خوب جانتے ہیں | آدمی جس چیز کو بغیر کسی شبہ کے یقینی طور پر جانتا پہچانتا ہو عرب کے محاورے میں اسکے لئے کہتے ہیں کہ وہ اس چیز کو اسطرح پہچانتا ہے جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتا ہے ـــــ اہل کتاب خوب سمجھتے ہیں کہ بیت اللہ کو قبلہ بنانے کا حکم برحق ہے اور ان کی کتابوں میں نبی آخر الزماں ؐ کی یہ علامت دی گئی ہے کہ وہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ اس لئے وہ اس مقام قبلہ کو اور نبی آخر الزماں ؐ کی شخصیت کو خوب اچھی طرح پہچانتے ہیں مگر دنیاوی فائدوں، اپنی چودھراہٹ، نسلی تعصب کی وجہ سے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور انہیں سے ایک گروہ جان بوجھ کر اس اصلیت کو چھپا رہا ہے۔

(۱۴۷) حق وہی ہے جو اللہ نے اُتارا ہے | حق وہی ہے جو اللہ کی طرف سے تمہارے لئے صادر ہوا ہے نہ کہ وہ جو اہل کتاب باور کرا کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر طرح کے اعتراضات سے بے پروا ہو کر پورے یقین کے ساتھ اس پر جمے رہو۔

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ

وَلِكُلٍّ	وِجْهَةٌ	هُوَ + مُوَلِّيهَا	فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرَاتِ	أَيْنَ + مَا	تَكُونُوا	يَأْتِ	بِكُمُ	اللَّهُ
اور ہر ایک کیلئے	ایک سمت	وہ اسطرف رُخ کرتا ہے	پس تم سبقت لیجاؤ	نیکیاں	جہاں کہیں	تم ہوگے	لے آئیگا	تمہیں	اللہ

اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جسطرف وہ رُخ کرتا ہے پس تم نیکیوں میں سبقت لیجاؤ جہاں کہیں تم ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر لے گا۔

جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

جَمِيعًا	إِنَّ	اللَّهَ	عَلَىٰ	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيرٌ	وَمِنْ + حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ	وَجْهَكَ
اکٹھا	بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	اور جہاں سے	آپ نکلیں	پس کرلیں	اپنا رخ

بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور جہاں سے آپ نکلیں اپنا رُخ مسجد

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۹﴾

شَطْرَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَإِنَّهُ	لَلْحَقُّ	مِنْ	رَبِّكَ	وَمَا + اللَّهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ
طرف	مسجد	حرام	اور بیشک یہی	حق	سے	آپکے رب	اور نہیں اللہ	بے خبر	اس سے جو	تم کرتے ہو۔

حرام کی طرف کرلیں اور بیشک آپ کے رب (کیطرف) سے یہی حق ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

(۱۴۸) وَلِكُلٍّ مِنَ الْأُمَمِ وِجْهَةٌ قِبْلَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا وَجْهَهُ فِي صَلَاتِهِ وَفِي قِرَاءَةٍ مُوَلَّاهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ بَادِرُوا إِلَى الطَّاعَاتِ وَقَبُولِهَا أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا يَجْمَعُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجَازِيكُمْ بِأَعْمَالِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(۱۴۹) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ لِسَفَرٍ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ تَقَدَّمَ مِثْلُهُ وَكَرَّرَهُ لِبَيَانِ تَسَاوِي حُكْمِ السَّفَرِ وَغَيْرِهِ

(۱۴۸) وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ الخ اور ہر ایک امت کا ایک قبلہ ہے وہ ادہر ہی نماز میں منھ کرتا ہے سو تم فرمانبرداری میں جلدی کرو اور حکم الہٰی کو مانو جہاں کہیں تم ہوگے اللہ تم سب کو قیامت میں جمع کردیگا اور تمہارے عملوں کا بدلہ دیگا۔ البتہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۱۴۹) اور جس جگہ تم سفر میں جاؤ کعبہ ہی کی طرف نماز میں منھ کرو اور البتہ یہ ٹھیک ہے اور اللہ تمہارے اور ان کے عملوں سے غافل نہیں۔

تشریح

(۱۴۸) فضیلت کسی مقام کی نہیں فرمانبرداری کی ہے | کعبہ جس کو ہم نے تمہارا اور تمہاری امت کا قبلہ بنایا ہے۔ اسی طرح سابقہ امتوں کے لئے انکی شریعت کے مطابق کسی مقام کو قبلہ قرار دیا گیا۔ افضلیت فی نفسہ اس مقام کی نہیں ہے۔ فضیلت تو اصل میں فرماں برداری اور اطاعت کی ہے نیک عمل اور اخلاص کی قدر و قیمت ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو کیونکہ اللہ تم سب انسانوں کو جمع کرکے اس کا حساب لے گا۔ تمہاری موت و حیات اور ہر چیز اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

(۱۴۹) نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف رکھنا | تم جہاں بھی ہو سفر میں یا حضر میں، نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف ہی رکھنا، یہی حکم برحق اور تمہارے رب کی حکمت و مصلحت کے مطابق ہے۔ تمہارے ہر عمل سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ

وَمِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَحَيْثُ	مَا كُنْتُمْ
اور جہاں سے	آپ نکلیں	پس کرلیں	اپنا رُخ	طرف	مسجد حرام	اور جہاں کہیں	تم ہو

اور جہاں کہیں سے آپ نکلیں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف کر لیں۔ اور تم جہاں کہیں ہو

فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۙ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۖ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا

فَوَلُّوا	وُجُوهَكُمْ	شَطْرَهُ	لِئَلَّا	يَكُونَ	لِلنَّاسِ	عَلَيْكُمْ	حُجَّةٌ	إِلَّا	الَّذِينَ	ظَلَمُوا
سوکرلو	اپنے رُخ	اسکی طرف	تاکہ نہ	رہے	لوگوں کیلئے	تم پر	کوئی دلیل	سوائے	وہ جو کہ	بے انصاف

سو کرلو اپنے رُخ اُس کی طرف تاکہ لوگوں کے لئے تم پر کوئی دلیل نہ رہے سوائے انکے لئے جو ایں

مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۚ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا

مِنْهُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَاخْشَوْنِي	وَلِأُتِمَّ	نِعْمَتِي	عَلَيْكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُونَ	كَمَا
ان سے	سو تم نہ ڈرو ان سے	اور ڈرو مجھ سے	تاکہ میں پوری کردوں	اپنی نعمت	تم پر	اور تاکہ تم	ہدایت پاؤ	جیسا کہ

سے بے انصاف ہیں سو تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کردوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ جیسا کہ

أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

أَرْسَلْنَا	فِيكُمْ	رَسُولًا	مِنْكُمْ	يَتْلُو	عَلَيْكُمْ	آيَاتِنَا	وَيُزَكِّيكُمْ	وَيُعَلِّمُكُمُ	الْكِتَابَ	وَالْحِكْمَةَ
ہم نے بھیجا	تم میں	ایک رسول	تم میں سے	وہ پڑھتے ہیں	تم پر	ہمارے حکم	اور پاک کرتے ہیں تمہیں	اور سکھاتے ہیں تم کو	کتاب	اور حکمت

ہم نے تم میں ایک رسول تم میں سے بھیجا وہ تم پر ہمارے حکم پڑھتے ہیں اور وہ تمہیں پاک کرتے ہیں اور تمہیں کتاب و حکمت (دانائی) سکھاتے ہیں

وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

وَيُعَلِّمُكُمْ	مَا	لَمْ	تَكُونُوا	تَعْلَمُونَ	
اور سکھاتے ہیں تمہیں	جو	نہیں	تم تھے	جانتے	

اور تمہیں وہ سکھاتے ہیں جو تم جانتے نہ تھے۔

(۱۵۰) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۙ كَرَّرَهُ لِلتَّاكِيْدِ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ اَلْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اَيْ مُجَادَلَةٌ فِي التَّوَلِّيْ اِلٰى غَيْرِهَا اَيْ لِيَنْتَفِيَ مُجَادَلَتُهُمْ لَكُمْ مِنْ قَوْلِ الْيَهُوْدِ يَجْحَدُ دِيْنَنَا وَيَتَّبِعُ قِبْلَتَنَا

(۱۵۰) اور اے امتِ محمدؐ جس جگہ تم جاؤ سب اپنا منہ کعبہ ہی کی طرف کرو تاکہ یہود اور مشرکوں کا لڑائی جھگڑا تم سے دور ہو۔ بجز ان ناانصاف ضدیوں کے جو یہ کہتے ہیں کہ کعبہ کی طرف اس لئے متوجہ ہوئے کہ اپنے آباء و اجداد کے مذہب کی رغبت ہوئی۔ یہود کہتے تھے کہ جب ہمارے دین کو نہیں مانتا تو ہمارے

وَقَوْلِ الْمُشْرِكِيْنَ يَدَّعِيْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ
وَيُخَالِفُ قِبْلَتَهٗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ فَ بِالْعِنَادِ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ
مَا تَحَوَّلَ اِلَيْهَا اِلَّا مَيْلًا اِلٰى دِيْنِ
اٰبَائِهٖ وَالْاِسْتِثْنَاءُ مُتَّصِلٌ وَالْمَعْنٰى
لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ عَلَيْكُمْ كَلَامٌ اِلَّا كَلَامُ
هٰٓؤُلَآءِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ تَخَافُوْا
جِدَالَهُمْ فِي التَّوَلِّيْ اِلَيْهَا وَاخْشَوْنِيْ
بِامْتِثَالِ اَمْرِيْ وَلِاُتِمَّ عَطْفٌ عَلٰى
لِئَلَّا يَكُوْنَ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ بِالْهِدَايَةِ
اِلٰى مَعَالِمِ دِيْنِكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○
اِلَى الْحَقِّ۔

قبلہ کی طرف کیوں متوجہ ہے۔ اور مشرک کہتے تھے، ابراہیم کی اتباع کا دعویٰ کرتا ہے اور قبلہ میں انکی مخالفت ہے

سو نہ ڈرو ان کے جھگڑے سے، کعبہ کی طرف پھرنے میں۔ اور مجھ سے ڈرو۔ میرا حکم مانو۔ اور یہ حکم اس واسطے کہ کہ احکام دین تم کو بتلاؤں اور انعام پورا کروں اور تا کہ تم راہ پر رہو۔

(۱۵۱) كَمَآ اَرْسَلْنَا مُتَعَلِّقٌ بِاُتِمَّ اَيْ اِتْمَامًا كَاِتْمَامِهَا
بِاِرْسَالِنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا الْقُرْاٰنَ وَ
يُزَكِّيْكُمْ يُطَهِّرُكُمْ مِنَ الشِّرْكِ وَيُعَلِّمُكُمُ
الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ وَالْحِكْمَةَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ
وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

(۱۵۱) جیسا ہم نے تم پر انعام کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تم میں نبی بنا کر بھیجا وہ تم کو قرآن سناتے ہیں اور شرک سے پاک کرتے ہیں اور قرآن اور شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں اور جو تم نہیں جانتے تھے وہ بتلاتے ہیں۔

تشریح

(۱۵۰) استقبال قبلہ کے حکم کی پوری پابندی کرنا | استقبالِ قبلہ کے اس حکم کی ہر حال میں پابندی کرنا، کہیں لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ مل جائے کہ یہ کیسے حق پرست ہیں جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اگر تم نے اس کے خلاف کیا تو یہود کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائیگا کہ بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز کیسے پڑھتے ہیں جبکہ ہماری کتابوں میں نبی آخرالزماں ﷺ کے اوصاف یہ بتائے گئے ہیں کہ ان کا قبلہ کعبہ ہوگا۔ عرب کے مشرکین کہیں گے کہ محمد ملتِ ابراہیمی ہونے کے دعویدار ہیں اور ان کے قبلے کے خلاف کرتے ہیں۔ رہے حق سے روگردانی کرنے والے ظالم لوگ وہ یہی الزام تو لگائیں گے کہ کعبہ کو قبلہ بنانے کی وجہ تمہاری اپنی قوم کی طرف رغبت اور اپنے شہر کی محبت ہے۔ ایسے لوگوں کی پرواکرنے کی ضرورت نہیں تمہیں ہم سے ڈرنا چاہیئے۔ اس راست روی کے ثمرے میں ہم قوموں کی رہنمائی اور امامت کی نعمت کی تکمیل تم پر کردینا چاہتے ہیں۔ تحویلِ قبلہ کا یہ حکم دراصل تمہاری سرفرازی کا نشان ہے۔ نافرمانی اور ناشکری کرکے یہ منصب کہیں تم سے چھن نہ جائے۔ اس کی پیروی کروگے تو یہ نعمت تم پر مکمل کردی جائے گی۔ ہمارے حکم کی پیروی کرتے ہوئے یہ امید رکھو کہ فلاحِ دنیا و آخرت سے سرفراز کئے جاؤگے۔

(۱۵۱) ہم نے تمہاری فلاح کے لئے رسول کو بھیجا ہے۔ | جس طرح تمہیں اس چیز سے فلاح نصیب ہوئی کہ ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیتیں سناتا ہے اور عملی طور پر تمہارے نفوس کو شرک اور برے اخلاق و عادات سے پاک کرتا ہے اور قرآن کے معارف و حقائق سے آگاہ کرتا ہے اور تمہیں وہ علم حقیقت دیتا ہے جس سے تم اس سے پہلے بے بہرہ تھے۔ غرض علمی اور عملی ہر طریقے سے تم کو کامل بناتا ہے۔

ع ۱۸ ۵ ۲

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

فَاذْكُرُوْنِيْٓ	اَذْكُرْكُمْ	وَاشْكُرُوْا + لِيْ	وَلَا تَكْفُرُوْنِ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
سو یاد کرو مجھے	میں یاد رکھوں گا تمہیں	اور تم شکر کرو میرا	اور نہ ناشکری کرو میری	اے	جو کہ

سو مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان

اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

اٰمَنُوْا	اسْتَعِيْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَالصَّلٰوةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ
ایمان لائے	تم مدد مانگو	صبر سے	اور نماز	بیشک	اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے

والو! تم صبر اور نماز سے مدد مانگو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۱۵۲) فَاذْكُرُوْنِيْٓ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّسْبِيْحِ وَنَحْوِهٖ اَذْكُرْكُمْ قِيْلَ مَعْنَاهُ اُجَازِيْكُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنِ اللّٰهِ مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْ مَلَئِهٖ وَاشْكُرُوْا لِيْ نِعْمَتِيْ بِالطَّاعَةِ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○ بِالْمَعْصِيَةِ۔

(۱۵۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْاٰخِرَةِ بِالصَّبْرِ عَلَى الطَّاعَةِ وَالْبَلَاءِ وَالصَّلٰوةِ خَصَّهَا بِالذِّكْرِ لِتَكَرُّرِهَا وَعِظَمِهَا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ بِالْعَوْنِ

(۱۵۲) سو مجھے نماز تسبیح و تہلیل سے یاد کرو۔ میں تم کو اس کا بدلہ دونگا۔ حدیث قدسی میں ہے جو مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے میں اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھ کو مجمع میں یاد کرتا ہے میں اسکو اس کے مجمع سے اچھے مجمع میں یاد کرتا ہوں۔ اور میری نعمت کا شکر اس طرح کرو کہ میری عبادت کرو اور گناہ کرکے میری نافرمانی نہ کرو۔

(۱۵۳) اے ایمان والو! امور آخرت پر مدد چاہو نماز سے اور مصیبت پر صبر کرکے اور بندگی پر جم کر (خاص نماز کو ذکر فرمایا اس کی بڑائی کی وجہ سے) اللہ صبر کرنے والوں کی مدد میں ہے۔

تشریح

(۱۵۲) ہماری نعمتوں کے شکرگزار بن کر رہو | جب ہماری طرف سے تکمیلِ ہدایت اور اتمامِ نعمت کا سامان ہوچکا تو اب تمہیں بھی لازم ہے کہ تم ہمیں زبان سے، دل سے یاد رکھو، ہمارا ذکر فکر رکھو اور ہماری اطاعت کرتے رہو تاکہ ہماری اور رحمتیں اور عنایتیں تم پر ہوتی رہیں۔ ہماری نعمتوں کے شکرگزار رہو، ہماری معصیت سے بچتے رہو۔

(۱۵۳) دین کی راہ میں مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو | امتِ محمدیہؐ کے اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر مامور فرمایا اس منصب کی ذمہ داری کا تقاضا یہ ہے کہ امت خود بھی حق کی پیروکار رہے، حق کی حمایت کرتی رہے اور دین حق کو ایک زندہ عملی نظام کی حیثیت سے نافذ و قائم کرنے کی جدوجہد کرتی رہے، اس راہ میں جن تکالیف سے، جن مشقتوں سے، جن مصائب سے اور جن نقصانات اور محرومیوں سے انسان کو واسطہ پیش آتا ہے اس کے لئے ثابت قدمی اور صبر کی ضرورت ہے اور اللہ کے ساتھ وہ تعلق ضروری ہے جس کی وجہ سے انسان ہر پریشانی کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ نماز اللہ کے ساتھ وہ تعلق پیدا کرتی ہے اور ہر آزمائش کی گھڑی میں اس کو صبر و ثبات کی طاقت دیتی ہے۔ ایسے لوگ ہر دم اللہ کی نصرت و اعانت اپنے ساتھ پاتے ہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ

وَلَا	تَقُوْلُوْا	لِمَنْ	يُّقْتَلُ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	اَمْوَاتٌ	بَلْ	اَحْيَآءٌ	وَّلٰكِنْ
اور نہ	کہو	اُسے جو	مارے جائیں	میں	راستہ	اللہ	مُردہ	بلکہ	زندہ	اور لیکن

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو ، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (اس کا)

لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ

لَّا تَشْعُرُوْنَ	وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَیْءٍ	مِّنَ	الْخَوْفِ	وَالْجُوْعِ	وَنَقْصٍ	مِّنَ
تم شعور نہیں رکھتے	اور ضرور ہم تمہیں آزمائینگے	کچھ	سے	خوف	اور بھوک	اور نقصان	سے

شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف سے اور بھوک سے اور مال و جان

الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ

الْاَمْوَالِ	وَالْاَنْفُسِ	وَالثَّمَرٰتِ	وَبَشِّرِ	الصّٰبِرِيْنَ	الَّذِيْنَ	اِذَآ
مال (جمع)	اور جان (جمع)	اور پھل (جمع)	اور خوشخبری دیں	صبر کرنے والے	وہ جو	جب

اور پھلوں کے نقصان سے۔ اور خوش خبری دیں صبر کرنے والوں کو وہ جنہیں جب کوئی مصیبت

اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ

اَصَابَتْهُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَالُوْٓا	اِنَّا + لِلّٰهِ	وَاِنَّآ	اِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	عَلَيْهِمْ
پہنچے اُنہیں	کوئی مصیبت	وہ کہیں	ہم اللہ کے لئے	اور ہم	اسکی طرف	لوٹنے والے	یہی لوگ	ان پر

پہونچے تو وہ کہیں ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر

صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

صَلَوٰتٌ	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَرَحْمَةٌ	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُهْتَدُوْنَ
عنایتیں	سے	ان کا رب	اور رحمت	اور یہی لوگ	وہ	ہدایت یافتہ

ان کے رب کی طرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۱۵۴ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هُمْ
اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ هُمْ اَحْيَآءٌ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ
حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ
شَآءَتْ حَدِيْثٌ بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ لَّا
تَشْعُرُوْنَ ○ تَعْلَمُوْنَ مَا هُمْ فِيْهِ

۱۵۴ اوران کو جو خدا کی راہ میں مارے گئے یہ نہ کہو کہ وہ مُردہ ہیں
بلکہ وہ جیتے ہیں ان کی روحیں سبز جانوروں کے پوٹوں میں
ہیں جنت میں جہاں چاہیں چگتے ہیں لیکن تم کو اُن کے
حال کی خبر نہیں۔

۱۵۵ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ لِلْعَدُوِّ
وَالْجُوْعِ الْقَحْطِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ بِالْهَلَاكِ

۱۵۵ اور البتہ ہم تم کو آزمائیں گے ساتھ کسی قدر خوف
دشمن کے اور خشک سالی کی وجہ سے بھوکا رہ کر اور مالوں کے

وَالْاَنْفُسِ بِالْقَتْلِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْمَوْتِ
وَالثَّمَرٰتِ ۭ بِالْجَوَائِحِ اَیْ لَنَخْتَبِرَنَّکُمْ
فَنَنْظُرَ اَتَصْبِرُوْنَ اَمْ لَا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ○
عَلَی الْبَلَاءِ بِالْجَنَّةِ۔
(۱۵۶) هُمُ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ بَلَاءٌ
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ مِلْکًا وَعَبِیْدًا یَفْعَلُ بِنَا مَا
یَشَاءُ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ○ فِی الْاٰخِرَةِ
فَیُجَازِیْنَا۔ فِی الْحَدِیْثِ مَنِ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ
الْمُصِیْبَةِ اَجَرَهُ اللّٰهُ فِیْهَا وَاَخْلَفَ عَلَیْهِ خَیْرًا
وَفِیْهِ اَنَّ مِصْبَاحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
طُفِئَ فَاسْتَرْجَعَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض اِنَّمَا هٰذَا
مِصْبَاحٌ فَقَالَ کُلُّ مَا سَاءَ الْمُؤْمِنَ فَهُوَ مُصِیْبَةٌ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِیْ مَرَاسِیْلِهٖ۔
(۱۵۷) اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ ۣ نِعْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○
اِلَی الصَّوَابِ۔

کھونے اور جانوں کے مارے جانے اور بیماری سے
اور پھلوں پر آفتیں بھیجکر۔ سو ہم دیکھیں تم اس پر صبر
کرتے ہو یا نہیں۔ اور جو مصیبت پر صبر کرتے ہیں انکے
لئے جنت کی خوش خبری ہے۔
(۱۵۶) جب ان کو کوئی مصیبت پہونچتی ہے کہتے ہیں ہم اللہ
کی ملک ہیں اس کے بندے ہیں جو چاہے ہمارے ساتھ
کرے اور ہم آخرت میں اسی کی طرف پھر کر جائیں گے۔
سو وہ ہم کو بدلہ دلوئیگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی وقت
مصیبت کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہے اس کے بدلے میں
اللہ اس کو اس سے بہتر دیگا اور ثواب دیگا اور یہی حدیث
میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ گل ہو گیا آپؐ
نے اِنَّا لِلّٰہِ الخ پڑھا۔ عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ چراغ کے
گل ہونے پر آپ پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو چیز مسلمان کو تکلیف دے وہی مصیبت ہے۔
(۱۵۷) اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ الخ وہی لوگ ہیں جن پر خدا کی نعمت
اور بخشش ہے اور وہی ٹھیک راہ پر ہیں۔

تشریح

(۱۵۴) شہادت حیاتِ جاوداں ہے | حق پر ثابت قدمی فلاحِ دارین کی ضمانت ہے۔ حق کو غالب کرنے کی جدوجہد میں، ظلم کی طاقت توڑنے میں جانوں کا نذرانہ دینا پڑتا ہے، موت کا خوف دل سے نکالنا پڑتا ہے۔ شہید فی سبیل اللہ جو لوگ اس راہ میں اپنی جانیں دیتے ہیں وہ مرتے نہیں ہیں۔ ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کی زندگی، حیاتِ جاوداں پاتے ہیں چاہے تم ان کی اس زندگی کو محسوس نہ کر سکتے ہوں۔ یہ حقیقت ہے اور اس کے ادراک سے روحِ شجاعت تازہ رہتی ہے۔

(۱۵۵) تمہیں مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا | امامت کی یہ سرفرازی، عزت و عظمت کے ساتھ کتنی ذمہ داریاں لیکر آرہی ہے۔ اس کو بھی سمجھ لو، ایمان کی پرکھ کے لئے تمہیں طرح طرح سے آزمایا جائیگا۔ خوف و قحط، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات، آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کیا جائیگا تاکہ حق و باطل کا فرق اور حق پر ثابت قدم رہنے والوں کا کردار نکھر کر دنیا کے سامنے آجائے کہ یہ ہے وہ حق کی علم بردار جماعت جو انسانوں کی فلاح کا پرچم لہرانے کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دے سکتی ہے ہر طرح کے مصائب سہہ سکتی ہے۔

(۱۵۶) ہماری ہر چیز اللہ کی امانت ہے | یہ ثابت قدم صابر و شاکر اہل ایمان وہ ہیں جو دل سے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں ہماری جو چیز بھی اللہ کی راہ میں قربان ہوئی وہ گویا اپنے ٹھیک ٹھیک مصرف میں صرف ہوئی، اور وہ سمجھتے ہیں کہ دیر سویر ہمیں اللہ ہی کے حضور جانا ہے۔ لہذا کیوں نہ اس کی راہ میں جان لڑا کر سرخ رو ہو کر حاضر ہوں۔

صابر اور شاکر لوگوں پر اللہ کی خاص رحمتیں ہونگی | ان صابر و شاکر اللہ کی راہ میں خوشی خوشی قربانی دینے والے اہل ایمان کو خوش خبری دے دو
(۱۵۷) کہ ان پر اُن کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہونگی، اس کی رحمت ان پر سایہ فگن ہوگی اور یہی لوگ راست رو ہیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

اِنَّ	الصَّفَا	وَالْمَرْوَةَ	مِنْ	شَعَآئِرِ	اللّٰهِ	فَمَنْ	حَجَّ	الْبَيْتَ	اَوِ	اعْتَمَرَ	فَلَا
بیشک	صفا	اور مروہ	سے	نشانات	اللہ	پس جو	حج کرے	خانہ کعبہ	یا	عمرہ کرے	تو نہیں

بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانات سے ہیں۔ پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج کرے یا عمرہ تو اس پر

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (۱۵۸)

جُنَاحَ	عَلَيْهِ	اَنْ	يَّطَّوَّفَ	بِهِمَا	وَمَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَاكِرٌ	عَلِيْمٌ
کوئی حرج	اس پر	کہ	وہ طواف کرے	ان دونوں	اور جو	خوشی سے کرے	کوئی نیکی	تو بیشک	اللہ	قدردان	جاننے والا

کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو بے شک اللہ قدردان جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْتُمُوْنَ	مَآ	اَنْزَلْنَا	مِنَ	الْبَيِّنٰتِ	وَالْهُدٰى	مِنْ	بَعْدِ	مَا بَيَّنّٰهُ
بیشک	جو لوگ	چھپاتے ہیں	جو	نازل کیا ہم نے	سے	کھلی نشانیاں	اور ہدایت	سے	بعد	ہم نے واضح کردیا

بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو اللہ نے کھلی نشانیاں اور ہدایت نازل کی اس کے بعد کہ ہم نے اُسے

لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (۱۵۹)

لِلنَّاسِ	فِى	الْكِتٰبِ	اُولٰٓئِكَ	يَلْعَنُهُمُ	اللّٰهُ	وَيَلْعَنُهُمُ	اللّٰعِنُوْنَ
لوگوں کیلئے	میں	کتاب	یہی لوگ	لعنت کرتا ہے ان پر	اللہ	اور لعنت کرتے ہیں ان پر	لعنت کرنے والے

کتاب میں لوگوں کے لئے واضح کردیا۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہیں۔

(۱۵۸) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ جَبَلَانِ بِمَكَّةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَعْلَامُ دِيْنِهٖ جَمْعُ شَعِيْرَةٍ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ اَیْ تَلَبَّسَ بِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ وَ اَصْلُهُمَا الْقَصْدُ وَالزِّيَارَةُ فَلَا جُنَاحَ اِثْمَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الطَّاءِ بِهِمَا بِاَنْ يَّسْعٰى بَيْنَهُمَا سَبْعًا۔ نَزَلَتْ لَمَّا كَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ بِهِمَا وَعَلَيْهِمَا صَنَمَانِ يَمْسَحُوْنَهُمَا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ السَّعْیَ غَيْرُ فَرْضٍ لِمَا اَفَادَهٗ رَفْعُ الْاِثْمِ مِنَ التَّخْيِيْرِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَغَيْرُهٗ رُكْنٌ وَبَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْبَهٗ بِقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْیَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ وَغَيْرُهٗ

(۱۵۸) تحقیق صفا اور مروہ مکہ کے دو پہاڑ دین خدا تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں پہاڑوں کے بیچ میں دوڑے (یہ آیت اس وجہ سے اتری کہ مسلمان وہاں دوڑنا بُرا سمجھتے تھے کہ ان پر کافروں کے بُت تھے اور وہ وہاں بتوں کی وجہ سے دوڑتے تھے اور بتوں کو ہاتھ لگاتے تھے)
ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ یہ دوڑنا فرض نہیں کہ گناہ نہ ہونے سے اختیار کرنے نہ کرنے کا سمجھا گیا اور شافعی وغیرہ فرماتے ہیں دوڑنا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم پر دوڑنا فرض کیا اور نیز آپ نے صفا سے دوڑنا شروع کیا کہ اللہ نے بھی اول صفا کو ہی ذکر فرمایا

وَقَالَ اِبْدَءُوْا بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ يَعْنِيْ الصَّفَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالتَّحْتَانِيَّةِ وَتَشْدِيْدِ الطَّاءِ مَجْزُوْمًا وَفِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِيْهَا خَيْرًا اَيْ بِخَيْرٍ اَيْ فَعَلَ مَا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ مِنْ طَوَافٍ وَغَيْرِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ لِعَمَلِهٖ بِالْاِثَابَةِ عَلَيْهِ عَلِيْمٌ ○ بِهٖ

اور جس نے نفلی طواف وغیرہ کارِ خیر کیا سو اللہ اسکے عمل کا اچھا بدلہ دینے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

(۱۵۹) وَنَزَلَ فِي الْيَهُوْدِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ النَّاسَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى كَاٰيَةِ الرَّجْمِ وَنَعْتِ مُحَمَّدٍ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ التَّوْرَاةِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ يُبْعِدُهُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ كُلُّ شَيْءٍ بِالدُّعَاءِ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنَةِ۔

(۱۵۹) اور یہودیوں کے بارے میں نازل ہوا۔ البتہ جو لوگ چھپاتے ہیں آدمیوں سے وہ جو ہم نے ہدایتیں اور احکام اتارے جیسے رجم کی آیت اور صفتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، بعد اس کے کہ ہم نے تورات میں ان لوگوں پر ظاہر کر دیا ان کو اللہ اپنی رحمت سے دور کرتا ہے اور فرشتہ اور مسلمان آدمی اور ہر چیز ان پر لعنت کرتی ہے۔

تشریح

(۱۵۸) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہیں | مسجدِ حرام کو قبلہ مقرر کرنے کے موقع پر یہ بھی ہوا کہ حج بیت اللہ اور عمرے میں مسجد حرام کے قریب واقع صفا اور مروہ نام کی پہاڑیوں کی سعی کے سلسلے میں ایک غلط فہمی کو صاف کر دیا جائے۔ صفا اور مروہ کی سعی حج کے ان مناسک میں شامل تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو سکھلائے تھے، مگر جب بعد میں مشرکانہ طریقے مکہ مکرمہ اور آس پاس کے علاقوں میں پھیل گئے تو قبیلہ بنو جرہم نے صفا پہاڑی پر "اساف بن بغی" اور مروہ پہاڑی پر "نائلہ بنتِ ویک" کے بت نصب کر کے ان کے استھان بنا دئے اور ان کے گرد طواف ہونے لگا، اہلِ مدینہ "مناۃ" کے معتقد تھے اور اساف و نائلہ کو نہیں مانتے تھے ان کے دلوں میں ان کے لئے پہلے سے ناپسندیدگی موجود تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اسلام کی روشنی پھیلی تو مسلمانوں کے دل میں یہ سوال کھٹکنے لگا کہ صفا اور مروہ کی سعی اصل مناسکِ حج میں سے ہے یا زمانہ شرک کی ایجاد ہے۔ اس لئے یہ بات واضح فرما دی گئی کہ حج اور عمرے میں صفا اور مروہ کی سعی اصل مناسکِ حج میں شامل ہے اور اسمیں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا کہ اللہ کے حکم کی تعمیل دل کی رضا و رغبت سے کرو گے تو اس کی قدر کی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی قدر دان نہیں ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ یہ کام برضا و رغبت کیا جا رہا ہے یا بس حکم بجالانے کے لئے۔

(۱۵۹) اچھائی پھیلانا اور برائی سے روکنا امتِ محمدیہ کا فریضہ ہے | امتِ محمدیہ کو منصب امامت پر اس لئے فائز کیا گیا ہے کہ وہ خود بھی اللہ کے بھیجے ہوئے دین حق کی پیروکار ہے اور اس ہدایتِ ربانی کو دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچائے، اسکی طرف لوگوں کو دعوت دے، اس کے نظامِ عدل و حق کو قائم کرے، منکرات سے روکنا اور بھلائی کا حکم دینا اس امت کا فرضِ منصبی ہے۔ قوم یہود میں ایک بڑی کمزوری یہ پیدا ہو گئی تھی کہ انہوں نے کتاب اللہ کے علم کو ایک مخصوص طبقے تک محدود کر کے رکھ دیا تھا، عوام الناس کو اس کی ہوا لگنے نہ دیتے تھے۔ اور جب عام جہالت کے باعث خرابیاں پھیلیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ توریت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل اور تحویلِ قبلہ کا حکم اس کو بھی انھوں نے چھپا رکھا تھا امتِ محمدیہ کو منصبِ امامت عطا کرتے ہوئے یہود کی اس کمزوری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ امت اس کمزوری سے بچی رہے کتاب و سنت کی ضروری باتیں مناسب انداز میں لوگوں تک پہنچاتی رہے۔ کتمانِ حق پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ یہ معمولی جرم نہیں ہے۔ خود اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے، جن و انس تمام مخلوقاتِ الٰہی ایسے لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ حق پوشی کی بدولت اللہ کی کتنی مخلوق گمراہی میں پڑ جاتی ہے۔ ان سب کا وبال ان چھپانے والوں پر ہوتا ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ

إِلَّا	الَّذِينَ	تَابُوا	وَأَصْلَحُوا	وَبَيَّنُوا	فَأُولَٰئِكَ	أَتُوبُ	عَلَيْهِمْ	وَأَنَا	التَّوَّابُ
سوائے	وہ لوگ جو	انھوں نے توبہ کی	اور اصلاح کی	اور واضح کیا	پس یہی لوگ ہیں	میں معاف کرتا ہوں	انھیں	اور میں	معاف کرنے والا

سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور واضح کیا پس یہی لوگ ہیں جنھیں میں معاف کرتا ہوں اور میں معاف

الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ

الرَّحِيمُ	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	وَمَاتُوا	وَهُمْ	كُفَّارٌ	أُولَٰئِكَ
رحم کرنے والا	بیشک	جو لوگ	کافر ہوئے	اور وہ مر گئے	اور وہ	کافر	یہی لوگ

کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور وہ مر گئے ہی کافر یہی لوگ ہیں

عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

عَلَيْهِمْ	لَعْنَةُ	اللَّهِ	وَ	الْمَلَائِكَةِ	وَالنَّاسِ	أَجْمَعِينَ	
ان پر	لعنت	اللہ	اور فرشتے		اور لوگ	تمام	

جن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

(۱۶۰) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا رَجَعُوا عَنْ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا
عَمَلَهُمْ وَبَيَّنُوا مَا كَتَمُوهُ فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ
عَلَيْهِمْ أَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ وَأَنَا التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ○ بِالْمُؤْمِنِينَ
(۱۶۱) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ
كُفَّارٌ حَالٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○
أَيْ هُمْ مُسْتَحِقُّوا ذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَالنَّاسِ قِيلَ عَامٌّ وَقِيلَ الْمُؤْمِنُونَ

(۱۶۰) مگر جو اس سے لوٹے اور اچھے کام کئے اور جو چھپایا تھا اس کو ظاہر کر دیا۔ سو ان کی توبہ میں قبول کرتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا مسلمانوں پر مہربان ہوں۔

(۱۶۱) البتہ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں مر گئے وہ دنیا اور آخرت میں اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت کے مستحق ہیں۔

تشریح

(۱۶۰) اظہارِ حق کرنے والے اللہ کی رحمت کے حقدار ہیں | ہاں جو لوگ اس حق پوشی کی روش سے باز آ گئے، اپنی اصلاح کرلی، حق کا اظہار کر دیا تو ہم بجائے لعنت کے ان پر رحمت نازل فرماتے ہیں، ان کی معافی کو قبول کرتے ہیں۔ کیوں کہ ہم تواب ورحیم ہیں۔

(۱۶۱) حق پوشی اور حق کوشی سب سے بڑے جرم ہیں | سچے دل سے توبہ، سابقہ گناہوں کو معاف کر دیتی ہے۔ مگر جس نے حق پوشی اور حق کوشی کی روش نہ چھوڑی اور اسی حال میں دنیا سے چلا گیا، اور وہ لوگ جو اُن کی وجہ سے گمراہ ہوئے اور ان کو گمراہی سے توبہ کی توفیق نہ ہوئی تو وہ ہمیشہ کو ملعون اور جہنم رسید ہو گئے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	لَا یُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَلَا هُمْ	یُنْظَرُوْنَ	وَاِلٰهُكُمْ
ہمیشہ رہیں گے	اسمیں	نہ ہلکا ہوگا	ان سے	عذاب	اور نہ انہیں	مہلت دیجائیگی	اور معبود تمہارا

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سے عذاب ہلکا نہ ہو گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور تمہارا معبود

ع ۹ ۱۱ ۳ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ

اِلٰهٌ	وَّاحِدٌ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ	اِنَّ	فِیْ	خَلْقِ
معبود	یکتا	نہیں	عبادت کے لائق	سوائے اس کے	نہایت مہربان	رحم کرنے والا	بیشک	میں	پیدائش

یکتا معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے بیشک زمین اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ

السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَاخْتِلَافِ	الَّیْلِ	وَالنَّهَارِ	وَالْفُلْكِ	الَّتِیْ
آسمانوں	اور زمین	اور بدلتے رہنا	رات	اور دن	اور کشتی	جو کہ

آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور (اس) کشتی میں جو

تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

تَجْرِیْ	فِیْ	الْبَحْرِ	بِمَا	یَنْفَعُ	النَّاسَ	وَمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ	السَّمَآءِ
بہتی ہے	میں	سمندر	ساتھ جو	نفع دیتی ہے	لوگ	اور جو کہ	اُتارا	اللہ	سے	آسمانوں

سمندر میں بہتی ہے (ان چیزوں کے) ساتھ جو لوگوں کو نفع دیتی ہیں اور جو اللہ نے آسمانوں سے

مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ

مِنْ	مَّآءٍ	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ + مَوْتِهَا	وَبَثَّ	فِیْهَا	مِنْ	كُلِّ
سے	پانی	پھر زندہ کیا	اس سے	زمین	اس کے مرنے کے بعد	اور پھیلائے	اسمیں	سے	ہر قسم

پانی اُتارا پھر اُس سے زمین کو زندہ کیا اس کے مرنے کے بعد اور اس میں ہر قسم کے جانور

دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ

دَآبَّةٍ	وَّتَصْرِیْفِ	الرِّیٰحِ	وَالسَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَیْنَ	السَّمَآءِ
جانور	اور بدلنا	ہوائیں	اور بادل	تابع	درمیان	آسمان

پھیلائے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور زمین و آسمان کے درمیان تابع بادلوں میں

وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

وَالْاَرْضِ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ
اور زمین	نشانیاں	لوگوں کیلئے	عقل والے

نشانیاں ہیں (ان) لوگوں کے لئے (جو) عقل والے ہیں۔

(۱۶۲) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ج اَیِ اللَّعْنَةِ اَوِ النَّارِ الْمَدْلُوْلِ
بِهَا عَلَیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ طَرْفَةَ
عَیْنٍ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ یُمْهَلُوْنَ لِتَوْبَةٍ
اَوْ مَعْذِرَةٍ
(۱۶۳) وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا صِفْ لَنَا رَبَّكَ وَاِلٰهُكُمْ
اَیِ الْمُسْتَحِقُّ لِلْعِبَادَةِ مِنْكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
لَا نَظِیْرَ لَهٗ فِیْ ذَاتِهٖ وَلَا فِیْ صِفَاتِهٖ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○
(۱۶۴) وَطَلَبُوْا اٰیَةً عَلٰی ذٰلِكَ فَنَزَلَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِمَا مِنَ
الْعَجَائِبِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِالذَّهَابِ
وَالْمَجِیْءِ وَالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالْفُلْكِ السُّفُنِ
الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ وَلَا تَرْسُبُ مُوْقَرَةً
بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ مِنَ التِّجَارَاتِ وَالْحَمْلِ وَ
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ مَطَرٍ
فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بِالنَّبَاتِ بَعْدَ مَوْتِهَا
یُبْسِهَا وَبَثَّ فَرَّقَ وَنَشَرَ بِهٖ فِیْهَا مِنْ
كُلِّ دَآبَّةٍ ص لِاَنَّهُمْ یَنْمُوْنَ بِالْخِصْبِ
الْكَائِنِ عَنْهُ وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ تَقْلِیْبِهَا
جُنُوْبًا وَشِمَالًا حَارَّةً وَبَارِدَةً وَالسَّحَابِ الْغَیْمِ
الْمُسَخَّرِ الْمُذَلَّلِ بِاَمْرِ اللّٰهِ یَسِیْرُ اِلٰی حَیْثُ
شَآءَ اللّٰهُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بِلَا عِلَاقَةٍ
لَاٰیٰتٍ دَالَّاتٍ عَلٰی وَحْدَانِیَّتِهٖ تَعَالٰی لِقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَ ○ یَتَدَبَّرُوْنَ

(۱۶۲) اس لعنت اور آگ میں ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب پلک جھپکنے کو ہلکا نہ ہوگا اور نہ ان کو توبہ اور عذر کرنے کی مہلت دی جائے گی۔

(۱۶۳) اور جب لوگوں نے حضرت سے کہا کہ اپنے پروردگار کی صفت بیان کرو یہ آیت نازل ہوئی ۔ وَاِلٰهُكُمْ الخ اور مستحق تمہاری عبادت کا ایک خدا ہے کوئی اسکی مانند ذات و صفات میں نہیں وہی معبود ہے بخشش والا مہربان اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۱۶۴) لوگوں نے اس کی دلیل پوچھی یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ الخ البتہ آسمان اور زمین اور انکی عجائبات کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے گھٹنے بڑھنے اور جانے آنے اور کشتیوں میں جو دریا میں لوگوں کو تجارت کا اور بوجھ اٹھانے کا نفع پہنچانے کو چلتی ہیں اور بارش میں جو اللہ نے آسمان سے اُتاری پھر اس سے زمین کی خشکی بعد سبزی جمائی اور اس سے ہر ایک قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کے سرد و گرم جنوب و شمال کی طرف چلانے میں اور ابر میں جو اللہ کے حکم سے آسمان و زمین کے بیچ لٹکے ہوئے ہیں اور جہاں وہ چاہے چلتے ہیں۔ بیشک خدا کے ایک ہونے کی بڑی نشانیاں ہیں ان کو جو سمجھیں۔

تشریح

(۱۶۲) حق فراموش عذاب میں مبتلا ہوں گے | ایسے حق پوش و حق فراموش بلا کسی تخفیف و مہلت اور وقفہ کے مسلسل عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

(۱۶۳) اللہ تمہیں عذاب سے بچانا چاہتا ہے | تم سب انسانوں کا معبود وہ ایک اللہ ہی ہے لہٰذا اسکی گرفت سے تم بچ نہیں سکتے۔ یہ تو ہے نہیں کہ ایک عذاب دے رہا ہے تو دوسرا پناہ دیدیگا اور عذاب سے بچالیگا، وہ معبود تم پر بڑا شفیق و مہربان ہے۔ وہ تمہیں عذاب سے بچانا چاہتا ہے اسلئے تمہیں ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ اور اس کے سایۂ رحمت میں آجاؤ۔

(۱۶۴) کائنات کا نظام اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے | تمہارا اِلٰہ اور معبود ایک اللہ ہی ہے اس حقیقت کو پہچاننے کے لئے اس کائنات کی بناوٹ اور اس کے نظام پر غور کرو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ یہ پوری کائنات ایک قادر مطلق حکیم کے زیر فرمان ہے اسمیں نہ کسی کی مداخلت کی کوئی گنجائش ہے نہ ذرا سی مشارکت کی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ

وَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّتَّخِذُ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	اَنْدَادًا	يُّحِبُّوْنَهُمْ	كَحُبِّ
اور سے	لوگ	جو	بناتے ہیں	سے	سوائے	اللہ	شریک	محبت کرتے ہیں اُن سے	جیسے محبت

اور جو لوگ اللہ کے سوائے کوئی شریک بناتے ہیں وہ ان سے محبت کرتے ہیں جیسے اللہ کی

اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ

اللّٰهِ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِّلّٰهِ	وَلَوْ يَرَى	الَّذِيْنَ
اللہ	اور جو لوگ	ایمان لائے	سب سے زیادہ	محبت	اللہ	اور اگر دیکھ لیں	وہ جنھوں نے

محبت اور جو لوگ ایمان لائے (انہیں) انھیں اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہے، اور اگر دیکھ لیں جنھوں نے

ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

ظَلَمُوْٓا	اِذْ	يَرَوْنَ	الْعَذَابَ	اَنَّ	الْقُوَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّاَنَّ	اللّٰهَ
ظلم کیا	جب	دیکھیں گے	عذاب	کہ	قوۃ	اللہ کیلئے	تمام	اور یہ کہ	اللہ

ظلم کیا (اسوقت کو) جب یہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام قوت اللہ کے لئے ہے اور یہ کہ اللہ کا

شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

شَدِيْدُ	الْعَذَابِ	اِذْ	تَبَرَّاَ	الَّذِيْنَ	اتُّبِعُوْا	مِنَ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْا
سخت	عذاب	جب	بیزار ہو جائینگے	وہ لوگ جو	پیروی کی گئی	سے	جنھوں نے	پیروی کی

عذاب سخت ہے۔ جب بیزار ہو جائیں گے وہ جن کی پیروی کی گئی ان سے جنھوں نے پیروی کی تھی

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾

وَرَاَوُا	الْعَذَابَ	وَتَقَطَّعَتْ	بِهِمُ	الْاَسْبَابُ
اور وہ دیکھیں گے	عذاب	اور کٹ جائیں گے	ان سے	وسائل

اور وہ عذاب دیکھ لیں گے اور ان سے تمام وسائل کٹ جائیں گے۔

﴿۱۶۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اَىْ غَيْرِهٖ اَنْدَادًا اَصْنَامًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
تَعْظِيْمِ وَالْخُضُوْعِ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ اَىْ كَحُبِّهِمْ لَهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ مِنْ حُبِّهِمْ
لِلْاَنْدَادِ لِاَنَّهُمْ لَا يَعْدِلُوْنَ عَنْهُ بِحَالٍ مَّا وَ
الْكُفَّارُ يَعْدِلُوْنَ فِى الشِّدَّةِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْ
يَرَى يُبْصِرُ يَا مُحَمَّدُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
بِاتِّخَاذِ الْاَنْدَادِ اِذْ يَرَوْنَ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ

﴿۱۶۵﴾ اور بعض آدمی ہیں کہ اللہ کی برابر بتوں کو کرتے ہیں
ان کی ایسی بڑائی اور محبت کرتے ہیں جیسے
اللہ کی۔
اور جو ایمان والے ہیں ان کو اللہ کی محبت اتنی
زیادہ ہے کہ کافروں کو بتوں کی نہیں کیونکہ
ایمان والے اللہ سے کبھی نہیں پھرتے اور
کافر سختی کے وقت بتوں کو چھوڑ کر اللہ کیطرف
جھکتے ہیں اور اگر اے محمد تو ان کو دیکھے جو بتوں کو شریک خدا کا

وَالْمَفْعُوْلِ يُبْصِرُوْنَ الْعَذَابَ لَـرَأَيْتَ
أَمْرًاعَظِيْمًا وَإِذْ بِمَعْنَى إِذَا أَنَّ أَىْ لِأَنَّ الْقُوَّةَ
اَلْقُدْرَةَ وَالْغَلَبَـةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا حَالٌ وَأَنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ○ وَفِيْ قِرَاءَةٍ
يَـرٰى بِالتَّحْتَانِيَّةِ وَالْفَـاعِـلُ فِيْـهِ
قِيْلَ ضَمِيْرُ السَّامِعِ وَقِيْلَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا فَهِىَ بِمَعْنَى يَعْلَمُ وَأَنَّ وَمَـا
بَعْدَهَا سُدَّتْ مَسَدَّ الْمَفْعُوْلَيْنِ وَجَوَابُ لَوْ
مَحْذُوْفٌ وَالْمَعْنَى لَوْعَلِمُوْا فِى الدُّنْيَـا
شِدَّةَ عَذَابِ اللّٰهِ وَأَنَّ الْقُدْرَةَ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ
وَقْتَ مُعَايَنَتِهِمْ لَهٗ وَهُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ لَمَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ أَنْدَادًا

بنا کرنا انصاف ہوئے جبکہ ان کو عذاب الٰہی پیش آئے تو بڑی بات کو دیکھے اس لئے کہ قدرت اور غلبہ سب اللہ کو ہے۔ اور اللہ سخت عذاب والا ہے اور جس قرأت میں یری ہے اس وقت معنیٰ آیت کے ہیں کہ اگر نا انصاف لوگ دنیا میں جان لیتے اللہ کے سخت عذاب کو اور اللہ اکیلے کی قدرت کو جب کہ وہ قیامت میں اس کو دیکھیں گے تو اللہ کے سوا کسی کو شریک نہ بناتے۔

(۱۶۶) إِذْ بَدَلٌ مِنْ إِذْ قَبْلَهٗ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ
اتُّبِعُوْا أَىِ الرُّؤَسَاءُ مِنَ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْا أَىْ أَنْكَرُوْا إِضْلَالَهُمْ وَرَأَوُا
الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ عُطِفَ عَلٰى تَبَرَّأَ
بِهِمُ عَنْهُمُ الْأَسْبَابُ ○ الْوُصَلُ الَّتِىْ
كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِى الدُّنْيَا مِنَ الْأَرْحَامِ
وَالْمَوَدَّةِ۔

(۱۶۶) جبکہ الگ ہوجاویں سردار اپنے ساتھیوں سے اور ان کو بہکانے سے انکار کریں، اور عذاب دیکھیں اور ٹوٹ جاویں ان کی وہ علامتیں جو دنیا میں تھیں. رشتہ داری اور دوستی۔

تشریح

(۱۶۵) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو | وحدتِ خداوندی کی ان کھلی نشانیوں کے باوجود کچھ لوگ دوسری ہستیوں کو اللہ کا مدمقابل اور ہمسر بناتے ہیں اور ان کے ساتھ وہ گرویدگی اور شیفتگی ظاہر کرتے ہیں جو صرف اللہ کے ساتھ ہونی چاہیئے ـــــ اللہ کی مخصوص صفات میں یا اس کے حقوق میں یا اس کی حدودِ عظمت میں دوسروں کو ساجھی بناتے ہیں. حالاں کہ حقیقت شناسی اور ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کی رضا ہر چیز پر مقدم ہو اور اللہ کی محبت پر ہر چیز قربان کردی جائے ـــــ کاش یہ حقیقت عذاب کو سامنے دیکھنے سے پہلے ہی ان ظالموں کی سمجھ میں آجائے. یہ وہ دیکھ ہی لیں گے کہ ساری طاقت، سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں، ان کے جھوٹے معبودوں کے قبضے میں کچھ بھی نہیں ہے اور جہاں اللہ رحیم و شفیق ہے سزا دینے میں سخت بھی ہے۔

(۱۶۶) حساب کے دن اللہ کے سوا کوئی کارساز نہ ہوگا | جن گمراہ رہناؤں کے پیچھے لگ کر یہ ناحق شناس گمراہ ہورہے ہیں، روزحساب دیکھیں گے کہ یہ رہنما خود بھی عذاب بھگتیں گے اور اپنے پیرو کاروں سے برأت کا اظہار کریں گے، اس وقت سارے اسباب منقطع ہو چکے ہوں گے اور کوئی حیلہ وسیلہ کام نہ آئے گا۔ یہ اس لئے بتایا جارہا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہوجائیں اور غلط رہبروں سے بچیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ

وَقَالَ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْا	لَوْ اَنَّ	لَنَا	كَرَّةً	فَنَتَبَرَّاَ	مِنْهُمْ	كَمَا	تَبَرَّءُوْا	مِنَّا
اور کہیں گے	وہ جنھوں نے	پیروی کی	کاش کہ	ہمارے لئے	دوبارہ	تو ہم بیزاری کرتے	اُن سے	جیسے	انھوں نے بیزاری کی	ہم سے

اور وہ کہیں گے جنھوں نے پیروی کی تھی کاش ہمارے لئے دوبارہ (دنیا میں لوٹ جانا ہوتا) تو ہم اُن سے بیزاری کرتے جیسے انھوں نے ہم سے بیزاری کی

ع ٢٠

كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾

كَذٰلِكَ	يُرِيْهِمُ	اللّٰهُ	اَعْمَالَهُمْ	حَسَرٰتٍ	عَلَيْهِمْ	وَمَا هُمْ	بِخٰرِجِيْنَ	مِنَ	النَّارِ
اسی طرح	انہیں دکھائیگا	اللہ	انکے عمل	حسرتیں	ان پر	اور نہیں وہ	نکلنے والے	سے	آگ

اسی طرح اللہ ان کے عمل انہیں حسرتیں بنا کر دکھائیگا اور وہ آگ سے نکلنے والے نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	كُلُوْا	مِمَّا	فِى	الْاَرْضِ	حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّلَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ	الشَّيْطٰنِ
اے	لوگ	تم کھاؤ	اس سے جو	میں	زمین	حلال	پاک	اور نہ پیروی کرو	قدم (جمع)	شیطان

اے لوگو! کھاؤ اس میں سے جو زمین میں ہے حلال اور پاک اور پیروی نہ کرو شیطان کے قدموں کی

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى

اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ	اِنَّمَا	يَاْمُرُكُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَالْفَحْشَآءِ	وَاَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى
بیشک وہ	تمہارا	دشمن	کھلا	صرف	تمہیں حکم دیتا ہے	برائی	اور بے حیائی	اور یہ کہ	تم کہو	پر

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں حکم دیتا ہے صرف برائی اور بے حیائی کا اور یہ کہ تم اللہ (کے بارے میں)

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا

اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ نَتَّبِعُ	مَاۤ اَلْفَيْنَا
اللہ	جو	تم نہیں جانتے	اور جب	کہا جاتا ہے	انھیں	پیروی کرو	جو اُتارا	اللہ	وہ کہتے ہیں	بلکہ ہم پیروی کرینگے	جو ہم نے پایا

کہو جو تم نہیں جانتے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو وہ کہتے ہیں بلکہ ہم اسکی پیروی کرینگے جس

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾

عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ	شَيْئًا	وَّ	لَا يَهْتَدُوْنَ	
اس پر	اپنے باپ دادا	بھلا اگرچہ ہوں	انکے باپ دادا	نہ سمجھتے ہوں	کچھ	اور	نہ ہدایت یافتہ ہوں	

ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ سمجھتے ہوں اور ہدایت یافتہ نہ ہوں۔

﴿١٦٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً رَجْعَةً اِلَى الدُّنْيَا فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ اَيِ الْمَتْبُوْعِيْنَ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا اَلْيَوْمَ وَلَوْ لِلتَّمَنِّيْ وَنَتَبَرَّاَ جَوَابُهٗ كَذٰلِكَ كَمَا اَرَاهُمْ شِدَّةَ عَذَابِهٖ وَتَبَرِّيْ

﴿١٦٧﴾ اور جو پیرو بنے تھے وہ کہیں گے کاش ہم دنیا میں پھر لوٹیں تو ہم الگ ہو جاویں ان سرداروں سے جیسے وہ آج ہم سے الگ ہو گئے جیسا اللہ نے ان کو اپنا سخت عذاب اور ایک دوسرے سے الگ ہو جانا دکھلایا

بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ يُرِيهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمُ
السَّيِّئَةَ حَسَرٰتٍ حَالٌ نَدَامَاتٍ عَلَيْهِمْ
وَمَا هُمْ بِخٰرِجِينَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ دُخُولِهَا
(۱۶۸) وَنَزَلَ فِيمَنْ حَرَّمَ السَّوَائِبَ وَنَحْوَهَا يٰأَيُّهَا
النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلٰلًا حَالٌ
طَيِّبًا صِفَةٌ مُؤَكِّدَةٌ أَوْ مُسْتَلِذًّا وَلَا تَتَّبِعُوا
خُطُوٰتِ طُرُقَ الشَّيْطٰنِ أَيْ تَزْيِينَهُ إِنَّهُ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ
(۱۶۹) إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ الْإِثْمِ وَالْفَحْشَاءِ
الْقَبِيحِ شَرْعًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُونَ ○ مِنْ تَحْرِيمِ مَا لَمْ يُحَرَّمْ وَغَيْرِهِ
(۱۷۰) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ أَيِ الْكُفَّارِ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ التَّوْحِيدِ وَتَحْلِيلِ الطَّيِّبَاتِ قَالُوا
لَا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
مِنْ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ وَتَحْرِيمِ السَّوَائِبِ وَ
الْبَحَائِرِ قَالَ تَعَالٰى أَيَتَّبِعُونَهُمْ وَلَوْ كَانَ
آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدِّينِ
وَلَا يَهْتَدُونَ ○ إِلَى الْحَقِّ وَالْهَمْزَةُ لِلْإِنْكَارِ

اسی طرح دکھاتا ہے ان کو ان کے برے کام پشیمانی اور افسوس دکھانے کو اور وہ دوزخ میں جاکر پھر نہ نکلیں گے۔

(۱۶۸) اور جنھوں نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑ کر اسکو حرام ٹھیرایا تھا انکے بارے میں یہ آیت اتری۔ اے لوگو کھاؤ زمین کی ان چیزوں میں جو حلال مزہ دار ہیں اور شیطان کے راستوں کی جو اس نے اچھے بنا کر دکھلائے ہیں پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۱۶۹) وہ تو گنہ اور بُرے کام ہی کا حکم کرتا ہے اور اس کا کہ اللہ پر جھوٹ بولو جس کی حلت و حرمت تم نہیں جانتے۔

(۱۷۰) اور جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو حکم خدا کے ایک ہونے اور پاک چیزوں کے حلال ہونے کا بتلایا ہے اس کی پیروی کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ نہ کریں گے بلکہ اسی کی پیروی کریں گے جو ہمارے باپ دادے کرتے تھے۔ بتوں کا پوجنا اور ان کے نام پر جانور چھوڑنا اور جانوروں کے کان چیرنا۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا کیا اگر انکے باپ دادے دین کی باتوں کو کچھ نہ سمجھتے ہوں اور ٹھیک راہ پر نہ ہوں جب بھی ان ہی کی پیروی کریں گے۔

تشریح

(۱۶۷) حساب کے دن مشرکین کی حسرت | جب انکے رہبر اپنے پیروکاروں سے برأت ظاہر کرینگے تو اُس وقت ان کے پیروکار کہیں گے کاش ہمیں ایک موقعہ اور مل جائے تو جس طرح آج یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں ہم بھی ان سے بیزار ہو کر دکھادیں اور ان کی رہبری خاک میں ملادیں۔ یہ حسرتیں اور پریشانیاں ہونگی مگر بچنے کی راہ کوئی نہ ہوگی۔

(۱۶۸) حرام و حلال کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لینا بھی شرک ہے | شرک کی خرابی بیان ہوئی کہ وہ کس طرح آخرت میں خُسران و حسرت کا موجب ہوگا۔ بت پرستی اور بتوں کے نام پر جانور چھوڑنا اور ان سے فائدہ اٹھانے کو اپنے اوپر حرام کرلینا یہ بھی شرک کا شاخسانہ ہے جس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے اپنی طرف سے اس کو اپنے اوپر حرام کرلینا شیطان کی پیروی ہے۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(۱۶۹) اپنی طرف سے احکام کا تراشنا شیطانی حرکت ہے | اپنی طرف سے احکام تراش لینا یہ بھی شیطان کی پیروی ہے، وہمی رسموں اور پابندیوں کو یہ سمجھنا کہ یہ خدا کی طرف سے تعلیم کئے گئے مذہبی امور ہیں، یہ شیطانی خیالات ہیں۔ شیطان برائیوں اور فاحشات میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷۰) صرف اللہ کے احکام کی پیروی کرو | باپ دادا کی طرف سے چلے آرہے وہ پرانے رسوم و رواج جو بے عقلی اور لاعلمی کیوجہ سے کہیں راہ پا گئے ان سے چمٹے رہنا اور انکے مقابلہ میں اللہ کے نازل کئے ہوئے کھلے احکام کو نظر انداز کرنا اتباعِ حق نہیں ہے۔ اتباعِ حق یہ ہے کہ اللہ کے احکام کی پیروی کیجائے اور جو چیز اللہ کے احکام سے ٹکراتی ہے اس کو چھوڑ دیا جائے ـــــ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ چونکہ ہمارے باپ دادے کرتے چلے آرہے ہیں لہذا ہم بھی کرینگے۔ ضروری نہیں ہے کہ باپ دادانے سمجھ داری سے کام لیا ہی ہو اور انہوں نے راہِ راست پائی ہو۔ "یوں ہی ہوتا چلا آیا ہے" ـــــ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً

وَمَثَلُ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	کَمَثَلِ	الَّذِیْ	یَنْعِقُ	بِمَا	لَا یَسْمَعُ	اِلَّا	دُعَآءً	وَّنِدَآءً
اور مثال	جن لوگوں نے	کفر کیا	مانند حالت	وہ جو	پکارتا ہے	اسکو جو	نہیں سنتا	سوائے	پکارنا	اور چلّانا

اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کی مثال اس شخص کی حالت کے مانند ہے جو اُس کو پکارتا ہے جو نہیں سنتا سوائے پکارنے اور چلّانے

صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ

صُمٌّۢ	بُکْمٌ	عُمْیٌ	فَهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	کُلُوْا	مِنْ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں سمجھتے	اے	جو لوگ	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے

(کی آواز کے) وہ بہرے گونگے اندھے ہیں، پس وہ نہیں سمجھتے۔ اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو تم پاکیزہ چیزوں میں سے

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

طَیِّبٰتِ	مَا رَزَقْنٰکُمْ	وَاشْکُرُوْا	لِلّٰهِ	اِنْ	کُنْتُمْ	اِیَّاهُ	تَعْبُدُوْنَ
پاک	جو ہم نے تمہیں دیا	اور شکر کرو	اللہ کا	اگر	تم ہو	صرف اسکی	بندگی کرتے ہو

کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اس کی بندگی کرتے ہو۔

(۱۷۱) وَمَثَلُ صِفَةِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَنْ یَدْعُوْهُمْ
اِلَی الْهُدٰی کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ یُصَوِّتُ بِمَا لَا
یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً اَیْ صَوْتًا لَا یَفْهَمُ مَعْنَاهُ
اَیْ هُمْ فِیْ سِمَاعِ الْمَوْعِظَةِ وَعَدَمِ تَدَبُّرِهَا کَالْبَهَائِمِ
تَسْمَعُ صَوْتَ رَاعِیْهَا وَلَا تَفْهَمُهُ، هُمْ صُمٌّۢ
بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ الْمَوْعِظَةَ
(۱۷۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ حَلَالَاتِ
مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ عَلٰی مَا اُحِلَّ لَکُمْ
اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

(۱۷۱) اور مثال اُن کی جو کافر ہوئے اور ان کی جو کافروں کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں ایسی ہے جیسے وہ جانور کہ اپنے چرواہے کی آواز سنتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے وہ بہرے گونگے اندھے ہیں نصیحت کو نہیں سمجھتے۔

(۱۷۲) اے ایمان والو جو ہم نے حلال روزی دی وہ کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہارے لئے اسکو حلال کیا اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

تشریح

(۱۷۱) انسان کب جانور بن جاتا ہے | انسان کو اللہ نے عقل و سمجھ دی ہے وہ کوئی جانور تو نہیں ہے کہ جانوروں کی طرح چرواہے کی ہانک پکار کے سوا کچھ سنتا سمجھتا نہ ہو۔ مگر جب انسان میں راہِ حق کی طلب نہیں ہوتی تو وہ ایسا ہی جانور جیسا ہو جاتا ہے۔ بہرا گونگا اندھا کچھ سمجھتا ہی نہیں۔

(۱۷۲) پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں | اے ایمان والو جب کہ تم ایمان لا کر حق کے پیرو بن چکے ہو تو ان تمام بے جا پابندیوں کو توڑ ڈالو جن میں تم ایمان لانے سے پہلے جکڑے ہوئے تھے جو اللہ نے حرام کیا ہے اس سے تو بچو۔ مگر جو تمہارے لئے پاکیزہ اور حلال قرار دیا ہے اُسے بے تکلف کھاؤ پیؤ اس کا شکر بجا لاؤ۔ بندگیٔ رب کا تقاضا یہی ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

إِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةَ	وَالدَّمَ	وَلَحْمَ	الْخِنْزِيرِ	وَمَا	أُهِلَّ	بِهِ	لِغَيْرِ اللَّهِ
درحقیقت	حرام کیا	تم پر	مُردار	اور خون	اور گوشت	سوُر	اور جو	پکارا گیا	اُس پر	اللہ کے سوا

درحقیقت ہم نے تم پر حرام کیا ہے مُردار اور خون اور سوُر کا گوشت۔ اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) لیا گیا ہو

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۷۳﴾

فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ + بَاغٍ	وَلَا عَادٍ	فَلَا	إِثْمَ	عَلَيْهِ	إِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ	
پس جو	لاچار ہوئے	نہ سرکشی کرنے والے	اور نہ حد سے بڑھنے والے	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا	

پس جو لاچار ہو جائے مگر نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا

إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْتُمُونَ	مَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	مِنَ	الْكِتَابِ	وَيَشْتَرُونَ	بِهِ	ثَمَنًا
بیشک	جو لوگ	چھپاتے ہیں۔	جو	اُتارا	اللہ	سے	کتاب	اور وصول کرتے ہیں	اس سے	قیمت

بیشک جو لوگ وہ چھپاتے ہیں جو اللہ نے (بصورت) کتاب نازل کیا ہے۔ اور اس سے وصول کرتے ہیں تھوڑی

قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ

قَلِيلًا	أُولَٰئِكَ	مَا يَأْكُلُونَ	فِي	بُطُونِهِمْ	إِلَّا	النَّارَ	وَلَا يُكَلِّمُهُمُ	اللَّهُ	يَوْمَ
تھوڑی	یہی لوگ	نہیں کھاتے	میں	اپنے پیٹ (جمع)	مگر (صرف)	آگ	اور نہ بات کریگا اُن سے	اللہ	دن

قیمت۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھرتے ہیں اور ان سے بات نہیں کریگا اللہ قیامت

الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۷۴﴾

الْقِيَامَةِ	وَلَا	يُزَكِّيهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ
قیامت	اور نہ	پاک کریگا (انہیں)	۔ اور	ان کیلئے	عذاب	دردناک

کے دن اور نہ انھیں پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۷۳) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ أَيْ أَكْلَهَا إِذِ الْكَلَامُ فِيهِ وَكَذَا مَا بَعْدَهَا وَهِيَ مَا لَمْ تُذَكَّ شَرْعًا وَأُلْحِقَ بِهَا بِالسُّنَّةِ مَا أُبِينَ مِنْ حَيٍّ وَخُصَّ مِنْهَا السَّمَكُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَ أَيِ الْمَسْفُوحَ كَمَا فِي الْأَنْعَامِ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ خُصَّ اللَّحْمُ لِأَنَّهُ مُعْظَمُ الْمَقْصُودِ وَغَيْرُهُ تَبَعٌ لَهُ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ أَيْ ذُبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهِ تَعَالَى وَالْإِهْلَالُ رَفْعُ الصَّوْتِ وَكَانُوا يَرْفَعُونَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ لِآلِهَتِهِمْ فَمَنِ اضْطُرَّ أَيْ أَلْجَأَتْهُ الضَّرُورَةُ إِلَى أَكْلِ شَيْءٍ مِمَّا

(۱۷۳) اللہ نے تم پر مُردار کا ہی کھانا حرام کیا ہے (یہ تخصیص اسوجہ سے فرمائی کہ ذکر مُردار کا ہی تھا ورنہ اور چیزیں بھی حرام ہیں) اور مُردار وہ ہے جو شرعی طریق سے ذبح نہ ہو اور حدیث سے وہ بھی اس میں داخل ہوا جو زندہ جانور سے ٹکڑا گوشت کا کاٹ لیا جائے اور مُرداروں میں سے مچھلی اور ٹڈی نکل گئی (حدیث سے) اور حرام کیا خون بہتا ہوا اور سوُر کا گوشت اور تمام اجزا اس کے اور وہ جو ذبح کیا گیا غیر خدا کے نام پر (اہلال کے معنی آواز بلند کرنا کافر لوگ ذبح کے وقت بتوں کے نام آواز بلند سے کہتے تھے سو جس کو ان چیزوں حرام میں سے کسی چیز کی کھانے کی سخت حاجت ہو اور لاچار

مِمَّا ذَكَرْنَا لَهٗ كُلُّهٗ غَيْرَ بَاغٍ خَارِجٍ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
وَلَا عَادٍ مُتَعَدٍّ عَلَيْهِمْ بِقَطْعِ الطَّرِيْقِ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ فِيْ اَكْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لِاَوْلِيَائِهٖ
رَّحِيْمٌ ○ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ حَيْثُ وَسَّعَ لَهُمْ
فِيْ ذٰلِكَ وَخَرَجَ الْبَاغِيْ وَالْعَادِيْ وَيَلْحَقُ بِهِمَا
كُلُّ عَاصٍ بِسَفَرِهٖ كَالْاٰبِقِ وَالْمَكَّاسِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ
اَكْلُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَمْ يَتُوْبُوْا وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ
۱۷۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ الْكِتٰبِ الْمُشْتَمِلِ عَلٰى نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَيَشْتَرُوْنَ
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا مِنَ الدُّنْيَا يَاْخُذُوْنَهٗ
بَدَلَهٗ مِنْ سَفَلَتِهِمْ فَلَا يُظْهِرُوْنَهٗ خَوْفَ
فَوْتِهٖ عَلَيْهِمْ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ
بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ لِاَنَّهَا مَآلُهُمْ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غَضَبًا عَلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ
يُطَهِّرُهُمْ مِنْ دَنَسِ الذُّنُوْبِ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ○ مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ.

ہوجاوے اس پراس نے کچھ انمیں سے کھالیا بشرطیکہ کسی سے چھینا جھپٹا نہ ہو اور نہ کسی پر زیادتی کی ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں انکے کھانے میں۔ بیشک اللہ اپنے دوستوں کو بخشتا ہے اور جو اسکی بندگی کریں ان پر مہربان ہے کہ انکو ایسی تنگی کے وقت اجازت مُردار کھانے کی دیدی۔ اور شافعی رح کے نزدیک باغی اور زیادتی کرنیوالے کے حکم میں ہے ہر وہ شخص جو گناہ کا سفر کرے جیسے غلام اپنے آقا سے کہے بھاگ جائے اور وہ جو سوداگروں سے ازراہ ظلم کچھ لیوے سو انکو مردار حلال نہیں کسی حالت میں جب تک توبہ نہ کریں۔

۱۷۴ البتہ یہود نے جو نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کو تورات میں سے چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے کچھ دنیا کا اسباب رذیلوں سے لے لیتے ہیں اور اس کے جاتے رہنے کے خوف سے حکم الٰہی ظاہر نہیں کرتے وہی لوگ ہیں کہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اسلئے کہ انجام اس کا آگ ہے اور قیامت کے دن اللہ ان سے غصہ کیوجہ سے کلام نہ کرے گا اور نہ گناہوں کے مَیل سے پاک کرے گا اور ان کو آگ تکلیف دینے والی کا عذاب ہوگا۔

تشریح

۱۷۳ وہ چیزیں جو تمہارے لئے حرام ہیں مگر مجبوری کی صورت میں تمہیں اجازت ہے | اللہ کی طرف سے کھانے پینے کی جن چیزوں کی پابندی ہے انمیں سے کچھ یہ ہیں: مُردہ جانور چاہے خود مرا ہو یا کسی ضرب سے مارا جائے، رگوں سے بہنے والا خون، خنزیر کا گوشت اور کوئی بھی کھانے پینے کی ایسی چیز جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ہو، چاہے غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ ہو یا اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر بطور نذر و نیاز کوئی چیز۔ اصل بات یہ ہے کہ منعم حقیقی (نعمت دینے والا) صرف اللہ ہے، اعتراف نعمت یا صدقہ یا نذر نیاز کے طور پر اگر کسی کا نام لیا جائے تو وہ غیر اللہ کا نام ہے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لینے کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اسکو بھی منعم نعمت دینے والا سمجھ رہے ہیں اللہ کیساتھ اسکی بھی برتری کو مان رہے ہیں جبکہ نعمت دینے والا رزق دینے والا بالاتر صرف اللہ ہے۔ البتہ اللہ کے نام پر ذبیحہ یا صدقہ کرکے اس کا ملنے والا ثواب کسی مردہ یا زندہ کو بخشنے کی اللہ سے درخواست کی جاسکتی ہے۔

ان حرام چیزوں کے استعمال کی اجازت تین شرطوں کے ساتھ دی گئی ہے اولاً انتہائی مجبوری کہ جان پر بن آئی ہو اور حلال چیز میسر نہ ہو۔ دوسرے دل سے اللہ کا قانون توڑنے کی خواہش اور ارادہ نہ ہو۔ تیسرے ضرورت سے زیادہ اس حرام چیز کا استعمال نہ ہو۔ اگر حرام چیز کے چند لقمے، چند قطرے، چند گھونٹ جان بچا سکتے ہیں تو اس سے زیادہ اس کا استعمال ہونے نہ پائے۔

۱۷۴ دین فروشوں نے خود ساختہ رسمیں پھیلائیں | یہ توہمات یہ بے ہودہ رسمیں جو مذہب کے نام پر پھیلی ہیں ان کی ذمہ داری ان علماء پر ہے جنکے پاس کتاب اللہ کا علم تھا مگر انہوں نے عام لوگوں تک اس کو پہونچایا نہیں اپنے دنیوی فائدوں کے لئے غلط رسموں کو مٹایا نہیں دنیا کے چند ٹکوں کے لئے کتاب اللہ کے احکام پر پردہ ڈالے رکھا۔ ایسے لوگ دنیا کا مال کھانے والے، دین فروش، اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھر رہے ہیں۔ ان کا یہ سارا ظاہری تقدس دھرا رہ جائے گا جب قیامت میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بے رخی برتیں گے اور ان کو دردناک سزا ملے گی۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	اشْتَرَوُا	الضَّلَٰلَةَ	بِالْهُدَىٰ	وَالْعَذَابَ	بِالْمَغْفِرَةِ
یہی لوگ	جنھوں نے	مول لی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	اور عذاب	مغفرت کے بدلے

یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور مغفرت کے بدلے عذاب

فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَ

فَمَا أَصْبَرَهُمْ	عَلَى	النَّارِ	ذَٰلِكَ	بِأَنَّ	اللَّهَ	نَزَّلَ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ	وَ
سو کسقدر صبر کرنے والے وہ	پر	آگ	یہ	اسلئے کہ	اللہ	نازل کی	کتاب	حق کے ساتھ	اور

سو کس قدر وہ آگ پر صبر کرنے والے ہیں ۔ یہ اس لئے کہ اللہ نے حق کے ساتھ کتاب نازل کی اور

ع ۲۱ ۹ ۵

إِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿١٧٦﴾

إِنَّ	الَّذِينَ	اخْتَلَفُوا	فِي	الْكِتَابِ	لَفِي	شِقَاقٍ	بَعِيدٍ
بیشک	جو لوگ	اختلاف کیا	میں	کتاب	میں	ضد	دور

بیشک جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پڑے ہیں۔

(١٧٥) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ أَخَذُوهَا بَدَلَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ الْمُعَدَّةِ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ لَوْ لَمْ يَكْتُمُوا فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ أَيْ مَا أَشَدَّ صَبْرَهُمْ وَهُوَ تَعْجِيبٌ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنْ اِرْتِكَابِهِمْ مُوجِبَاتِهَا مِنْ غَيْرِ مُبَالَاةٍ وَإِلَّا فَأَيُّ صَبْرٍ لَهُمْ

(١٧٥) وہی ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اختیار کی اور جو ان کے لئے آخرت میں بخشش تیار تھی اگر وہ نہ چھپاتے اس کے عوض عذاب پسند کیا سو وہ کیسے صبر کرنے والے ہیں عذاب پر کہ بے پرواہ ہو کر وہ کام کرتے ہیں جس سے عذاب کے مستحق ہوں

(١٧٦) ذَٰلِكَ الَّذِي ذُكِرَ مِنْ أَكْلِهِمُ النَّارَ وَمَا بَعْدَهُ بِأَنَّ بِسَبَبِ أَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُتَعَلِّقٌ بِنَزَّلَ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ حَيْثُ آمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ بِكَتْمِهِ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ بِذَٰلِكَ وَهُمُ الْيَهُودُ وَقِيلَ الْمُشْرِكُونَ فِي الْقُرْآنِ حَيْثُ قَالَ بَعْضُهُمْ شِعْرٌ وَبَعْضُهُمْ سِحْرٌ وَبَعْضُهُمْ كَهَانَةٌ لَفِي شِقَاقٍ خِلَافٍ بَعِيدٍ ۝ عَنِ الْحَقِّ

(١٧٦) یہ جو کچھ ان کے لئے آگ کا کھانا وغیرہ عذاب ذکر ہوا اس وجہ سے کہ اللہ نے سچی کتاب اتاری انھوں نے اسمیں اختلاف کرکے کسی کو مانا اور کسی کو چھپایا اور جو کتاب میں ایسا اختلاف کریں وہ حق سے بہت دور ہیں (یہ اختلاف کرنے والے یا یہودی ہیں یا مشرک کہ قرآن کو بعض نے شعر بتلایا اور بعض نے جادو اور بعض نے علم نجوم

تشریح

(١٧٥) دین فروشوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خریدی | اللہ نے انکو اپنی ہدایت و راہ نمائی سے نوازا تھا، انہوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خرید لی، اللہ کی ہدایت ان کے لئے سامانِ مغفرت و بخشش تھی انہوں نے اسکے بدلے میں عذاب مول لے لیا۔ ان کا بل بوتہ اور حوصلہ تو دیکھئے کہ جہنم کا عذاب بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔

(١٧٦) دین فروشوں نے دین میں اختلاف پیدا کیا | اللہ نے اپنی کتاب ہدایت نازل کی تو اسمیں حق بالکل واضح اور صاف تھا مگر یہ لوگ انکی الٹی سیدھی تعبیریں اور تفسیریں کرکر کے اختلافات میں پڑ گئے اور حق سے بہت دور نکل گئے۔ یہ سب اختلافات ان کے پیدا کردہ تھے حق میں کوئی اختلاف نہ تھا۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ

لَیْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	قِبَلَ	الْمَشْرِقِ	وَ الْمَغْرِبِ
نہیں	نیکی	کہ	تم کرلو	اپنے منھ	طرف	مشرق	اور مغرب

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منھ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

وَ لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَالْمَلٰٓئِكَةِ
اور لیکن	نیکی	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور فرشتے

مگر نیکی یہ ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر اور فرشتوں

وَالْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ

وَ الْكِتٰبِ	وَالنَّبِیّٖنَ	وَاٰتَى	الْمَالَ	عَلٰى + حُبِّهٖ	ذَوِی + الْقُرْبٰى	وَ
اور کتاب	اور نبی (جمع)	اور دے	مال	اس کی محبت پر	رشتہ دار	اور

اور کتابوں پر اور نبیوں پر اور اس کی محبت پر مال دے رشتہ داروں کو اور

الْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ لا وَ السَّآئِلِیْنَ وَ

الْیَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَابْنَ + السَّبِیْلِ	وَ	السَّآئِلِیْنَ	وَ
یتیم (جمع)	اور	مسکین (جمع)	اور مسافر	اور	سوال کرنے والے	اور

یتیموں اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور

فِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ

فِی	الرِّقَابِ	وَاَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَاٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ	الْمُوْفُوْنَ
میں	گردنوں	اور قائم کرے	نماز	اور ادا کرے	زکوٰۃ	اور	پورا کرنے والے

گردنوں کے آزاد کرانے میں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے، اور جب وہ وعدہ کریں

بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ

بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا	وَالصّٰبِرِیْنَ	فِی	الْبَاْسَآءِ	وَالضَّرَّآءِ
اپنے وعدے	جب	وہ وعدہ کریں	اور صبر کرنے والے	میں	سختی	اور تکلیف

تو اسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں

وَحِیْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

وَحِیْنَ	الْبَاْسِ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِیْنَ	صَدَقُوْا	وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ
اور وقت	جنگ	یہی لوگ	وہ جو کہ	انھوں نے سچ کہا	اور یہی لوگ	وہ	پرہیزگار

اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

(۱۷۷) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
فِي الصَّلٰوةِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ نَزَلَ رَدًّا عَلَى الْيَهُوْدِ
وَالنَّصَارٰى حَيْثُ زَعَمُوْا ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ وَقُرِئَ الْبَارُّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الْكِتٰبِ اَيِ الْكُتُبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى
الْمَالَ عَلٰى مَعَ حُبِّهٖ لَهٗ ذَوِي الْقُرْبٰى
الْقَرَابَةِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَ
ابْنَ السَّبِيْلِ الْمُسَافِرِ وَالسَّآئِلِيْنَ
الطَّالِبِيْنَ وَفِي فَكِّ الرِّقَابِ الْمُكَاتِبِيْنَ
وَالْاَسْرٰى وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى
الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَمَا قَبْلَهٗ
فِي التَّطَوُّعِ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا اللّٰهَ اَوِ النَّاسَ وَالصّٰبِرِيْنَ
نَصَبٌ عَلَى الْمَدْحِ فِي الْبَاْسَآءِ شِدَّةِ الْفَقْرِ
وَالضَّرَّآءِ الْمَرَضِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ
وَقْتَ شِدَّةِ الْقِتَالِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
اُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ
الَّذِيْنَ صَدَقُوْا فِي اِيْمَانِهِمْ اَوْ
اِدِّعَاءِ الْبِرِّ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○
اللّٰهَ۔

(۱۷۷) نیکی البر الخ بھلائی یہی نہیں کہ نماز میں مشرق ومغرب کی طرف منہ پھیرو۔
(یہود یہی گمان کرتے تھے اُن کے رَد کے لئے یہ آیت نازل ہوئی) لیکن بھلائی والا وہ ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاوے۔ اور باوجود محبت کے مال رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیوے۔ اور مکاتبوں اور قیدیوں کے چھڑانے میں صرف کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃِ فرض ادا کرے۔
(پہلے صدقہ نفلی کا بیان تھا)
اور پورا کرنے والے اپنے وعدہ کو جب اللہ اور آدمیوں سے وعدہ کریں۔ اور میں تعریف کرتا ہوں صبر کرنے والوں کی تنگدستی اور بیماری میں اور خدا کی راہ میں لڑنے کے وقت جن کا یہ حال ہے وہی ہیں اپنے ایمان اور بھلائی کے دعوے میں سچے اور وہی ہیں اللہ سے ڈرنے والے۔

تشریح

(۱۷۷) چند ظاہری رسموں کا نام دین نہیں اب ان کا مذہب کیا رہ گیا چند ظاہری رسموں کو ادا کر دینا اور ضابطے کی خانہ پُری — رُخ مشرق کو ہو یا مغرب کو، کیا یہ جھگڑے مذہب کے ہیں۔ مذہب کی اصلیت تو ان حقیقتوں کو تسلیم کرتا ہے۔ جن پر عقیدے اور عمل کی بنیاد ہے، پھر اللہ کی اطاعت اور محبت کا اتنا غالب ہونا کہ اپنا مال اس کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اللہ کو راضی کرنے کے لئے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں کی مدد کرے۔ مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں اور غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے خرچ کرے۔ نماز قائم کرے۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرے، پاسِ عہد رکھے، تنگی اور معصیت کے وقت حق و باطل کے معرکوں میں صبر و ہمت رکھے۔ غرض ہر پہلو سے اس کی زندگی، بندگی اور اطاعت کے سانچوں میں ڈھل جائے۔ ایسے لوگ راست باز اور تقویٰ شعار ہیں۔ نہ کہ چند مذہبی رسومات اور تقویٰ کی چند معروف ظاہری شکلوں کے پابند۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ

يَاأَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِصَاصُ	فِي الْقَتْلَى	الْحُرُّ	بِالْحُرِّ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	فرض کیا گیا	تم پر	قصاص	مقتولوں میں	آزاد	آزاد کے بدلے

اے ایمان والو تم پر فرض کیا گیا قصاص مقتولوں (کے بارے) میں آزاد کے بدلے آزاد

وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ

وَالْعَبْدُ	بِالْعَبْدِ	وَالْأُنْثَىٰ	بِالْأُنْثَىٰ	فَمَنْ	عُفِيَ	لَهُ	مِنْ	أَخِيهِ	شَيْءٌ
اور غلام	غلام کے بدلے	اور عورت	عورت کے بدلے	پس جسے	معاف کیا جائے	اسکے لئے	سے	اسکا بھائی	کچھ

اور غلام کے بدلے غلام، اور عورت کے بدلے عورت پس جسے اُس کے بھائی کیطرف سے کچھ معاف کیا جائے

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ

فَاتِّبَاعٌ	بِالْمَعْرُوفِ	وَأَدَاءٌ	إِلَيْهِ	بِإِحْسَانٍ	ذَٰلِكَ	تَخْفِيفٌ	مِنْ	رَبِّكُمْ	وَ
تو پیروی کرنا	مطابق دستور	اور ادا کرنا	اُسے	اچھا طریقہ	یہ	آسانی	سے	تمہارا رب	اور

تو دستور کے مطابق پیروی کرے اور اُسے اچھے طریقے سے ادا کرے، یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت

رَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ

رَحْمَةٌ	فَمَنِ	اعْتَدَىٰ	بَعْدَ	ذَٰلِكَ	فَلَهُ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ	وَلَكُمْ	فِي	الْقِصَاصِ
رحمت	پس جو	زیادتی کی	بعد	اس	تو اسکے لئے	عذاب	دردناک	اور تمہارے لئے	میں	قصاص

ہے پس جس نے زیادتی کی اس کے بعد تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے　اور تمہارے لئے قصاص میں

حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾

حَيَاةٌ	يَا أُولِي + الْأَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُونَ	
زندگی	اے عقل والو	تاکہ تم	پرہیزگار ہو جاؤ	

زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

(۱۷۸) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ فُرِضَ عَلَيْكُمُ
الْقِصَاصُ الْمُمَاثَلَةُ فِي الْقَتْلَى وَصْفًا وَ
فِعْلًا الْحُرُّ يُقْتَلُ بِالْحُرِّ وَلَا يُقْتَلُ بِالْعَبْدِ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ وَ
بَيَّنَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الذَّكَرَ يُقْتَلُ بِهَا وَأَنَّهُ
تُعْتَبَرُ الْمُمَاثَلَةُ فِي الدِّينِ فَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ
وَلَوْ عَبْدًا بِكَافِرٍ وَلَوْ حُرًّا فَمَنْ عُفِيَ لَهُ
مِنَ الْقَاتِلِينَ مِنْ دَمِ أَخِيهِ الْمَقْتُولِ شَيْءٌ
بِأَنْ تُرِكَ الْقِصَاصُ مِنْهُ وَتَنْكِيرُ شَيْءٍ يُفِيدُ سُقُوطَ

(۱۷۸) اے ایمان والو تم پر فرض ہوئی برابری مارے گؤں میں
جسطرح کوئی مارے اسی طرح مارا جائے۔ آزاد بدلے آزاد کے
مارا جاوے نہ بدلے غلام کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت
بدلے عورت کے اور حدیث نے ظاہر کر دیا کہ مرد بدلے
عورت کے مارا جاوے اور یہ کہ مذہب میں برابری بھی ضرور ہے
سو مسلمان اگرچہ غلام ہو کافر کے بدلے نہ مارا جائے اگرچہ وہ آزاد
ہو اور جس مارنے والے کو اس کے بھائی مارے گئے کے خون
کا بدلہ کچھ معاف کر دیا جائے تو معاف کرنے والا مارنے والے
سے بہ نرمی دیت مانگے سختی نہ کرے اور مارنے والے کو چاہیے

الْقِصَاصِ بِالْعَفْوِ عَنْ بَعْضِهٖ وَمِنْ بَعْضِ الْوَرَثَةِ
وَفِيْ ذِكْرِ اَخِيْهِ تَعَطُّفٌ دَاعٍ اِلَى الْعَفْوِ وَاِيْذَانٌ بِاَنَّ
الْقَتْلَ لَا يَقْطَعُ اُخُوَّةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ مُبْتَدَأٌ شَرْطِيَّةٌ
اَوْ مَوْصُوْلَةٌ وَالْخَبَرُ فَاتِّبَاعٌ اَيْ فَعَلَى الْعَافِيْ اِتِّبَاعُ
الْقَاتِلِ بِالْمَعْرُوْفِ بِاَنْ يُطَالِبَهٗ بِالدِّيَةِ بِلَا عُنْفٍ
وَتَرْتِيْبُ الْاِتِّبَاعِ عَلَى الْعَفْوِ يُفِيْدُ اَنَّ الْوَاجِبَ اَحَدُهُمَا
وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ وَالثَّانِيْ الْوَاجِبُ الْقِصَاصُ
وَالدِّيَةُ بَدَلٌ عَنْهُ فَلَوْ عَفَا وَلَمْ يُسَمِّهَا فَلَا شَيْئَ وَرُجِّحَ
وَعَلَى الْقَاتِلِ اَدَاۤءٌ لِلدِّيَةِ اِلَيْهِ اِلَى الْعَافِيْ وَهُوَ الْوَارِثُ
بِاِحْسَانٍ بِلَا مَطْلٍ وَلَا بَخْسٍ ذٰلِكَ الْحُكْمُ الْمَذْكُوْرُ
مِنْ جَوَازِ الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ عَنْهُ عَلَى الدِّيَةِ تَخْفِيْفٌ
تَسْهِيْلٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةٌ بِكُمْ حَيْثُ
وَسَّعَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُحَتِّمْ وَاحِدًا مِنْهُمَا كَمَا حَتَّمَ عَلَى
الْيَهُوْدِ الْقِصَاصَ وَعَلَى النَّصَارٰى الدِّيَةَ فَمَنِ اعْتَدٰى
ظَلَمَ الْقَاتِلَ بِاَنْ قَتَلَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَيِ الْعَفْوِ فَلَهٗ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مُؤْلِمٌ فِي الْاٰخِرَةِ بِالنَّارِ اَوِ الدُّنْيَا
بِالْقَتْلِ۔

کہ اس کو جو کہ وارث ہے دیت دیوے بغیر ٹلانے اور کمی کے (شے
کے نکرہ لانے سے معلوم ہوا کہ بعض قصاص یا بعض وارث اگر معاف
کردیں کل قصاص معاف ہوجائیگا اور بھائی کہنے میں معافی کیطرف
بلانا ہے اور یہ بات بتلانا کہ مارنے سے ایمان سے نہیں نکلتا
اخوۃ ایمانی باقی رہتی ہے اور من شرطیہ ہو یا موصولہ مبتدا ہے اور
معاف کرنے پر جو دیت مانگنا فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ واجب
ایک ہی چیز ہے ایک قول شافعی کا یہ ہے اور دوسرا قول یہ ہے
کہ واجب اصلی قصاص ہی ہے۔ دیت اس کا بدل ہے سو اس
صورت میں اگر قصاص معاف کردے اور دیت کا نام بھی نہ لے تو کچھ نہ واجب
ہوگا اس قول شافعی کو ترجیح ہے) یہ حکم جو بیان ہوا کہ قصاص لے یا
معاف کر کے اسکے بدلے دیت لیوے آسانی ہے تم پر خدا تعالیٰ کی
طرف سے اور تم پر مہربانی ہے کہ اسمیں وسعت کردی اور کسی ایک
خاص کو واجب نہ کیا جیسے یہود پر قصاص ہی لازم کردیا اور نصاریٰ
پر دیت۔ سو بعد معافی کے جو مارنے والے کو مار ڈالے ظلم سے اسکے
لئے آخرت میں عذاب تکلیف دینے والا ہے یا دنیا میں وہ مارا
جائیگا۔

(۱۷۹) وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ اَيْ بَقَاۤءٌ عَظِيْمٌ يّٰاُولِي
الْاَلْبَابِ ذَوِي الْعُقُوْلِ لِاَنَّ الْقَاتِلَ اِذَا عَلِمَ اَنَّهٗ يُقْتَلُ
اِرْتَدَعَ فَاَحْيٰى نَفْسَهٗ وَمَنْ اَرَادَ قَتْلَهٗ فَشُرِعَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ○ الْقَتْلَ مَخَافَةَ الْقَوَدِ

(۱۷۹) اور تمہارے لئے اے عقل والو قصاص میں بڑی زندگی ہے
کیونکہ مارنے والا جب جانیگا کہ میں بھی مارا جاؤں گا تو مارنے ہی
سے رک جائیگا سو اس نے اپنی جان کو بچایا اور اس کو بھی جسکے
مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا یہ حکم اس لئے مقرر ہوا تاکہ تم بخوف قصاص اس سے بچو۔

تشریح

(۱۷۸) اسلام عدل و مساوات کا نام ہے | اس حکم الٰہی کا منشا اکرام انسانیت، مساواتِ انسانیت اور عدل و انصاف ہے۔ ہر انسان چاہے دنیا میں بلند مرتبہ ہو یا کم مرتبہ بحیثیت انسان کے اسکی جان مساوی قدر و قیمت رکھتی ہے۔ یہ نہیں کہ ایک بلند مرتبہ کے بدلے میں پچاس جانیں یا پوری قوم سے بدلہ لیا جائے ـــــــ دوسرے عدل و انصاف کا قیام ہے عدل کا تقاضا یہ ہے کہ قتل کا قصاص قاتل سے لیا جائے ـــــــ مقتول کے وارثوں کو خوں بہا لینے کا اختیار ہے فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ میں لفظ "اَخٌ" بھائی استعمال کر کے لطیف انداز میں نرمی کی سفارش کی گئی ہے۔ خوں بہا وصول کرلینے کے بعد انتقامی جذبات ٹھنڈے نہ ہوں یا قاتل خون بہا ادا کرنے میں ٹال مٹول کرے اس کو فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ سے تعبیر کیا گیا ہے کہ اتنی رعایت کے بعد شرافت سے بعید ہے کہ اس کے خلاف کیا جائے۔

(۱۷۹) قاتل کو سزا دینے میں ساری سوسائٹی کی زندگی ہے | انسانی جان بڑی محترم ہے، انسانی جان کا احترام نہ کرنے والے قاتل کو مجرم نہ سمجھنا آستین میں سانپ پالنا ہے سزائے موت کو نفرت انگیز سمجھنا ایک طرح سے قتل کی شہ دینا ہے، سوسائٹی کی زندگی اس پر موقوف ہے کہ ایک قاتل کی جان بچا کر بہت سے بے گناہ انسانوں کی جانیں خطرے میں نہ ڈالی جائیں۔ اہل دانش اس نکتہ کو سمجھیں اور اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کریں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ

كُتِبَ	عَلَيْكُمْ	إِذَا	حَضَرَ	أَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ	إِنْ	تَرَكَ	خَيْرًا	الْوَصِيَّةُ	لِلْوَالِدَيْنِ
فرض کیا گیا	تم پر	جب	آئے	تمہارا کوئی	موت	اگر	چھوڑا	مال	وصیت	ماں باپ کیلئے

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر وہ مال چھوڑے تو وصیت کرے ماں باپ کے لئے

وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا

وَالْأَقْرَبِينَ	بِالْمَعْرُوفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُتَّقِينَ	فَمَنْ	بَدَّلَهُ	بَعْدَ	مَا
اور رشتہ دار	دستور کے مطابق	لازم	پر	پرہیزگار	پھر جو	بدل دے اسکو	بعد	جو

اور رشتہ داروں کیلئے دستور کے مطابق یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر پھر جو کوئی اُسے بدلدے اس کے بعد

سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۸۱﴾

سَمِعَهُ	فَإِنَّمَا	إِثْمُهُ	عَلَى	الَّذِينَ	يُبَدِّلُونَهُ	إِنَّ	اللَّهَ	سَمِيعٌ	عَلِيمٌ
اسکو سنا	تو صرف	اسکا گناہ	پر	جو لوگ	اسے بدلا	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا

کہ اس نے سُنا اس کو تو اس کا گناہ صرف ان لوگوں پر ہے جنھوں نے اُسے بدلا۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۱۸۰) كُتِبَ فُرِضَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ أَيْ أَسْبَابُهُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا مَالًا الْوَصِيَّةُ مَرْفُوعٌ بِكُتِبَ وَمُتَعَلِّقٌ بِإِذَا إِنْ كَانَتْ ظَرْفِيَّةً وَدَالٌّ عَلَى جَوَابِهَا إِنْ كَانَتْ شَرْطِيَّةً وَجَوَابُ إِنْ مَحْذُوفٌ أَيْ فَلْيُوصِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ بِأَنْ لَا يَزِيدَ عَلَى الثُّلُثِ وَلَا يُفَضِّلَ الْغَنِيَّ حَقًّا مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِمَضْمُونِ الْجُمْلَةِ قَبْلَهُ عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ اللهَ وَهٰذَا مَنْسُوخٌ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ وَبِحَدِيثِ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(۱۸۰) تم پر فرض ہے وصیت کرنا ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے انصاف سے اس طرح کہ تہائی سے زیادہ نہ ہو اور امیر کو زیادہ وصیت نہ کرے جبکہ تم میں کسی کی موت قریب آجائے اور وہ مال چھوڑے۔ جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کو یوں ہی کرنا چاہیئے۔ یہ آیت میراث کی آیت سے اور اس حدیث ترمذی سے کہ "وارث کے لئے وصیت نہیں۔" منسوخ ہے۔

(۱۸۱) فَمَنْ بَدَّلَهُ أَيِ الْإِيصَاءَ مِنْ شَاهِدٍ وَوَصِيٍّ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ عَلِمَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ أَيِ الْإِيصَاءِ الْمُبَدَّلِ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ فِيهِ إِقَامَةُ الظَّاهِرِ مَقَامَ الْمُضْمَرِ إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ لِقَوْلِ الْمُوصِي عَلِيمٌ ۝ بِفِعْلِ الْوَصِيِّ فَمُجَازٍ عَلَيْهِ۔

(۱۸۱) سو جو گواہ یا وصی بعد جاننے کے وصیت کو بدل دیوے تو اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہے بیشک اللہ وصیت کرنے والے کی بات سنتا ہے اور جو وصی بعد میں کریگا اسکو جانتا ہے ہر ایک کو بدلہ اس کا دیگا۔

تشریح

(۱۸۰) غیر وارث کیلئے ایک تہائی کی وصیت درست ہے | قصاص کا قانون مرنے والے کی جان سے متعلق تھا اور وصیت کا قانون اسکے مال سے متعلق ہے۔ وراثت کا قانون آنیکے بعد وارثوں کے حق میں وصیت کا قانون باقی نہیں رہا مگر ایک تہائی مال کی حد تک غیر وارث کے حق میں وصیت کا قانون باقی ہے یہ ایک حق ہے جو متقی لوگوں پر اللہ کی طرف سے عائد کیا گیا ہے اور اس پر عمل کیا جائے تو میراث کے بارے میں الجھن ڈالنے والے بہت سے سوالات خود بخود حل ہو جاتے ہیں مثلاً ان پوتوں اور نواسوں کا معاملہ جن کے باپ دادا کی زندگی میں اور نواسے نانا کی زندگی میں قضا پاچکے ہیں انکے حق میں ایک تہائی مال میں سے وصیت کیجا سکتی ہے اس طرح بہت سے مستحق خاندان یا خاندان کے باہر اور رفاہِ عام کے کاموں میں اس وصیت کے ذریعے مدد کی جاسکتی ہے۔

(۱۸۱) منصفانہ وصیت پر عمل کرنا لازم ہے | مرنے والے نے انصاف کے ساتھ وصیت کی اور دینے والے نے اس وصیت پر عمل نہ کیا تو مرنے والے پر اس کا بار نہ ہوگا عمل نہ کرنیوالے گنہگار ہونگے ـــــ اللہ سب سُنتا ہے اور نیتوں کا حال جانتا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

فَمَنْ	خَافَ	مِنْ	مُّوْصٍ	جَنَفًا	اَوْ	اِثْمًا	فَاَصْلَحَ	بَيْنَهُمْ	فَلَاۤ اِثْمَ	عَلَيْهِ	اِنَّ اللّٰهَ
پس جو	خوف کرے	سے	وصیت کرنیوالا	طرفداری	یا	گناہ	پھر صلح کرادے	انکے درمیان	تو نہیں گناہ	اس پر	بیشک اللہ

پس جو کوئی وصیت کرنے والے سے طرفداری یا گناہ کا خوف کرے پھر صلح کرادے ان کے درمیان تو اس میں کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ع ۲۲ ۶

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الصِّيَامُ	كَمَا	كُتِبَ	عَلَى
بخشنے والا	رحم کرنیوالا	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	فرض کئے گئے	تم پر	روزے	جیسے	فرض کئے گئے	پر

بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (مومنو) تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ
جو لوگ	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیزگار بنجاؤ	چند دن	گنتی کے	پس جو	ہو	تم میں سے

فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ گنتی کے چند دن ہیں پس تم میں سے جو کوئی

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

مَّرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ اُخَرَ	وَعَلَى	الَّذِيْنَ	يُطِيْقُوْنَهٗ
بیمار	یا	پر	سفر	تو گنتی	سے	دوسرے (بعد کے) دن	اور پر	جو لوگ	طاقت رکھتے ہوں

بیمار ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرے بعد کے دنوں میں اور ان پر ہے جو طاقت رکھتے ہیں ایک

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

فِدْيَةٌ	طَعَامُ	مِسْكِيْنٍ	فَمَنْ	تَطَوَّعَ	خَيْرًا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّهٗ	وَاَنْ	تَصُوْمُوْا
بدلہ	کھانا	نادار	پس جو	خوشی سے کرے	کوئی نیکی	پس وہ	بہتر	اسکے لئے	اور اگر	تم روزہ رکھو

نادار کو کھانا کھلانا پس جو خوشی سے کوئی نیکی کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزہ رکھو

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
بہتر	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	جانتے ہو

تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

﴿۱۸۲﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ مُخَفَّفًا وَمُثَقَّلًا جَنَفًا مَيْلًا عَنِ الْحَقِّ خَطَاءً اَوْ اِثْمًا بِاَنْ تَعَمَّدَ ذٰلِكَ بِالزِّيَادَةِ عَلَى الثُّلُثِ اَوْ تَخْصِيْصِ غَنِيٍّ مَثَلًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ بَيْنَ الْمُوْصِيْ وَ الْمُوْصٰى لَهٗ بِالْاَمْرِ بِالْعَدْلِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع

﴿۱۸۲﴾ سو جس شخص کو وصیت کرنے والے کی غلطی یا گناہ کا ڈر ہو کہ وہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کردے یا امیر کو خاص کردے اس وجہ سے وہ درمیان وصیت کرنے والے کے اور جس کے لئے وصیت ہوئی فیصلہ کردے کہ وصیت کرنے والوں کو انصاف کا حکم کرے تو اس پر اس میں کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے

(۱۸۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْاُمَمِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝ الْمَعَاصِيَ فَاِنَّهٗ يَكْسِرُ الشَّهْوَةَ الَّتِيْ
هِيَ مَبْدَؤُهَا

(۱۸۴) اَيَّامًا نُصِبَ بِالصِّيَامِ اَوْ بِصُوْمُوْا مُقَدَّرًا مَّعْدُوْدٰتٍ اَيْ
قَلَائِلَ اَيْ مُؤَقَّتَاتٍ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ وَهِيَ رَمَضَانُ كَمَا سَيَاْتِيْ
وَقَلَّلَهٗ تَسْهِيْلًا عَلَى الْمُكَلَّفِيْنَ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ حِيْنَ
شُهُوْدِهٖ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَيْ مُسَافِرًا سَفَرَ الْقَصْرِ وَ
اَجْهَدَهُ الصَّوْمُ فِي الْحَالَيْنِ فَاَفْطَرَ فَعِدَّةٌ فَعَلَيْهِ عَدَدُ
مَا اَفْطَرَ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يَصُوْمُهَا بَدَلَهٗ وَعَلَى الَّذِيْنَ
لَا يُطِيْقُوْنَهٗ لِكِبَرٍ اَوْ مَرَضٍ لَا يُرْجٰى بُرْؤُهٗ فِدْيَةٌ
هِيَ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اَيْ قَدْرُ مَا يَاْكُلُهٗ فِيْ يَوْمٍ وَهُوَ مُدٌّ
مِنْ غَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ لِكُلِّ يَوْمٍ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِاِضَافَةِ فِدْيَةٍ
وَهِيَ لِلْبَيَانِ وَقِيْلَ لَا غَيْرُ مُقَدَّرَةٍ كَانُوْا مُخَيَّرِيْنَ فِيْ صَدْرِ
الْاِسْلَامِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْفِدْيَةِ ثُمَّ نُسِخَ بِتَعْيِيْنِ الصَّوْمِ
بِقَوْلِهٖ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ
اِلَّا الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ اِذَا اَفْطَرَتَا خَوْفًا عَلَى الْوَلَدِ فَاِنَّهَا بَاقِيَةٌ
بِلَا نَسْخٍ فِيْ حَقِّهِمَا فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا بِالزِّيَادَةِ عَلَى الْقَدْرِ
الْمَذْكُوْرِ فِي الْفِدْيَةِ فَهُوَ اَيِ التَّطَوُّعُ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ
تَصُوْمُوْا مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنَ الْاِفْطَارِ وَ
الْفِدْيَةِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّهٗ خَيْرٌ
لَّكُمْ فَافْعَلُوْهُ

(۱۸۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تم پر روزے فرض ہیں جیسے تم سے پہلی امتوں پر فرض ہوئے تاکہ گناہوں سے تم بچو کیونکہ روزہ خواہش کو توڑتا ہے جو گناہوں کی جڑ ہے۔

(۱۸۴) روزہ رکھو تھوڑے دنوں جن کا وقت اور گنتی معلوم ہے یعنی رمضان جیسا کہ آگے آتا ہے اور ان کو تھوڑا کیا تاکہ روزہ رکھنے والوں کو آسانی ہو سو جو کوئی تم میں سے رمضان میں بیمار ہو یا اتنے سفر کا ارادہ کر کے چلا ہو جس سے نماز میں قصر ہوتا ہے اور اس کو ان دونوں حال میں روزہ دشوار ہو اس وجہ سے روزہ نہ رکھے تو اس کے ذمہ اسی گنتی کے موافق اور دنوں میں روزہ اُن کے عوض میں اور ان پر جو بڑھاپے اور ایسی بیماری کی وجہ سے جس کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو روزہ نہ رکھ سکیں عوض روزہ کا ہے کہ وہ ایک مسکین کا ایک دن کا کھانا ہے اور وہ قریب پونے سیر کے ہے جس اناج سے اکثر اہل شہر کھاتے ہیں ایک روزہ کے عوض اور بعض قراتوں میں فدیہ کی اضافت طعام کی طرف اضافت بیانیہ ہے اور بعض نے فرمایا کہ 'یطیقونہ' سے پہلے 'لا' ماننے کی ضرورت نہیں۔ اس صورت میں مراد یہ ہے کہ شروع اسلام میں روزہ اور فدیہ کا اختیار تھا جو چاہیں کریں یہ منسوخ ہو کر روزے معین ہو گئے آیت فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی کو جن کو روزہ میں بچہ کا اندیشہ ہو ان کو اب بھی فدیہ دینا جائز ہے اور جو شخص بطور نفل کے مقدار معین سے زیادہ فدیہ دے سو وہ اسکے لئے بہتر ہے اور روزہ کا نہ رکھنے اور فدیہ دینے سے بہتر ہے اگر تم اس کے بہتر ہونے کو جانتے ہو تو کرو۔

تشریح

(۱۸۲) اگر وصیت میں کسی کی حق تلفی ہے تو وصیت تبدیل کی جا سکتی ہے | ہاں اگر وصیت کرنے والے نے جانے اَن جانے حق تلفی کی اور یہ وصیت کا سننے والا اہل وصیت اور وارثوں میں حکم شریعت کے مطابق صلح کرا دے اور اسکی وجہ وصیت میں کوئی تغیر و تبدل ہو جائے تو پھر شخص گنہگار نہیں ہے۔ اللہ تعالٰے تو گنہگاروں کو بھی بخشدیتا ہے یہ تو پھر اصلاح کی نیت رکھتا ہے۔

(۱۸۳) رمضان کے روزے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں | ہجرت مدینہ کے ڈیڑھ سال بعد ۱۰ شعبان ۲ھ میں جنگ بدر سے پہلے یہ حکم نازل ہوا کہ ہر سال رمضان کے ایک مہینے کے روزے ہر بالغ مکلف مسلمان مرد و عورت پر جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو فرض عین ہیں۔ اللہ تعالٰے کو حاضر و ناظر جان کر اس کے حکم کی پابندی کرتے ہوئے اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنا انسان کے اندر پرہیز گاری کی کیفیت ابھارتا ہے اور رمضان کے پورے مہینے یہ مشق جاری رہتی ہے۔ اخلاقی تربیت میں روزے کی اثر انگیزی کی وجہ سے روزہ پچھلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے اور امت محمدیہ پر بھی فرض کیا گیا ہے۔

(۱۸۴) ابتدا میں اختیار تھا کہ روزہ رکھیں یا فدیہ دیدیں | یہ روزے کی فرضیت کے بارے میں ابتدائی حکم ہے کہ روزہ رکھنے کی طاقت کے باوجود جو لوگ روزہ نہ رکھیں وہ لوگ ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى

شَهْرُ	رَمَضَانَ	الَّذِيْ	اُنْزِلَ	فِيْهِ	الْقُرْاٰنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَبَيِّنٰتٍ	مِّنَ	الْهُدٰى
مہینہ	رمضان	جس	نازل کیا گیا	اسمیں	قرآن	ہدایت	لوگوں کیلئے	اور روشن دلیلیں	سے	ہدایت

رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں

وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

وَالْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ	الشَّهْرَ	فَلْيَصُمْهُ	وَمَنْ	كَانَ	مَرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ
اور فرقان	پس جو	پائے	تم میں سے	مہینہ	چاہیئے کہ روزے رکھے	اور جو	ہو	بیمار	یا	پر	سفر

اور فرقان (حق کو باطل سے جدا کرنے والا) پس جو تم میں سے یہ مہینہ پائے اسے چاہیئے کہ روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ بعد

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ + اُخَرَ	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	بِكُمُ	الْيُسْرَ	وَلَا يُرِيْدُ	بِكُمُ	الْعُسْرَ	وَلِتُكْمِلُوا
تو گنتی پوری کرے	سے	بعد کے دن	چاہتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آسانی	اور نہیں چاہتا	تمہارے لئے	دشواری	اور تاکہ تم پوری کرو

کے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ

الْعِدَّةَ	وَلِتُكَبِّرُوا	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا هَدٰىكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَاِذَا	سَاَلَكَ
گنتی	اور تم بڑائی کرو	اللہ	پر	جو تمہیں ہدایت دی	اور تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور جب	آپ سے پوچھیں

پوری کرو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور جب میرے بندے آپ سے

عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ

عِبَادِيْ	عَنِّىْ	فَاِنِّىْ	قَرِيْبٌ	اُجِيْبُ	دَعْوَةَ	الدَّاعِ	اِذَا	دَعَانِ	فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	لِيْ
میرے بندے	میرے متعلق	تو میں	قریب	میں قبول کرتا ہوں	دعا	پکارنے والا	جب	مجھ سے مانگے	پس چاہیئے حکم مانیں	میرا

میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں۔ میں قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی دعا جب وہ مجھ سے مانگے پس چاہیئے کہ وہ میرا حکم مانیں

وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

وَلْيُؤْمِنُوْا	بِيْ	لَعَلَّهُمْ	يَرْشُدُوْنَ
اور ایمان لائیں	مجھ پر	تاکہ وہ	ہدایت پائیں۔

اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

---

(۱۸۵) تِلْكَ الْاَيَّامُ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ هُدًى حَالٌ هَادِيًا مِنَ الضَّلٰلَةِ لِلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ اٰيَاتٍ وَاضِحَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى مِمَّا يَهْدِيْ اِلَى

(۱۸۵) وہ دن مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف شب قدر میں اترا لوگوں کو گمراہی سے بچا کر راہ دکھلانے والا اور دلیلیں ظاہر احکام الہٰی کی طرف راہ بتانے کو اور حق و باطل میں تمیز کرنے کو سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے

الْحَقِّ مِنَ الْأَحْكَامِ وَمِنَ الْفُرْقَانِ مِمَّا يُفَرِّقُ
بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فَمَنْ شَهِدَ حَضَرَ
مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا
أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ تَقَدَّمَ
مِثْلُهُ وَكُرِّرَ لِئَلَّا يُتَوَهَّمَ نَسْخُهُ بِتَعْمِيمِ
مَنْ شَهِدَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ
لَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِذَا أَبَاحَ لَكُمُ
الْفِطْرَ فِي الْمَرَضِ وَالسَّفَرِ وَلِكَوْنِ ذَٰلِكَ فِي
مَعْنَى الْعِلَّةِ أَيْضًا لِلْأَمْرِ بِالصَّوْمِ عَطَفَ
عَلَيْهِ وَلِتُكْمِلُوا بِالتَّخْفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ الْعِدَّةَ
أَيْ عِدَّةَ صَوْمِ رَمَضَانَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عِنْدَ
إِكْمَالِهَا عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ أَرْشَدَكُمْ لِمَعَالِمِ
دِينِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اللَّهَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ

کو پاوے وہ اس میں روزہ رکھے اور جو مریض ہو یا مسافر اس کے ذمہ اور دنوں سے اس کی گنتی کے موافق روزے رکھنے ہیں۔ اللہ تم پر آسانی کیا چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا۔ اسی وجہ سے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی اور تم کو روزہ کا حکم آسانی کی وجہ سے ہے اور اسلئے کہ گنتی روزۂ رمضان کی پوری کرو اور جب پورے ہوجاویں اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو تمہارے مذہب کی نشانیاں بتلائیں اور تاکہ اس پر اللہ کا شکر کرو۔

(۱۸۶) وَسَأَلَ جَمَاعَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَقَرِيبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِيهِ أَمْ بَعِيدٌ فَنُنَادِيهِ
فَنَزَلَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي
قَرِيبٌ مِنْهُمْ بِعِلْمِي فَأَخْبِرْهُمْ بِذَٰلِكَ
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ بِإِنَالَتِهِ
مَا سَأَلَ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي دُعَائِي بِالطَّاعَةِ
وَلْيُؤْمِنُوا بِي يُدِيمُوا عَلَى الْإِيمَانِ بِي لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُونَ ۝ يَهْتَدُونَ

(۱۸۶) اور کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارا پروردگار آیا قریب ہے کہ اس سے اپنے جی میں مانگیں یا دُور ہے کہ پکاریں تو یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم سے میرے بندے میرا حال پوچھیں سو ان کو خبر دو کہ میرا علم ان سے قریب ہے مجھ سے جو کوئی کچھ مانگتا ہے اس کو دیتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ میرا کہا مانیں میری پرستش کریں اور ہمیشہ کو مجھی پر ایمان رکھیں تاکہ وہ راہ پاویں۔

تشریح

(۱۸۵) دوسرے مرحلے میں اختیار ختم ہوگیا اور روزہ لازم ہوگیا روزے کی فرضیت کے بارے میں یہ اگلا قدم ہے کہ اگر روزے کی طاقت ہے تو فدیہ کافی نہ ہوگا۔ رمضان کے جو روزے شرعی عذر کی وجہ سے رہ جائیں ان کے بدلے میں روزہ ہی رکھنا ہوگا اس نے تمہارے لئے یہ آسانی کا دروازہ کھول دیا ہے کہ بیمار، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت شرعی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے تو دوسرے دنوں میں انکی قضا کرکے رمضان کے روزوں کی گنتی پوری کرسکتے ہیں، روزے جہاں عبادت ہیں تقویٰ کی تربیت ہیں ان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو نعمت ہدایت قرآن کی شکل میں تمہیں ملی ہے اس پر عمل کرکے اور اسکے مطابق اپنے آپکو تیار کرکے اس نعمت کی عملی شکر گزاری کرو، نعمتِ قرآن کی یہ بڑی موزوں سپاس گزاری ہے۔

(۱۸۶) اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتے مگر وہ سمیع و بصیر ہے۔ اے نبیؐ! میرے بندے اگرچہ مجھے آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے، اپنے حواس سے محسوس نہیں کرسکتے، مگر ان کو نظر نہ آنے کے باوجود میں ان سے دور نہیں ہوں۔ وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی پکار سنتا ہوں ان کے دل کے احساسات تک سے باخبر رہتا ہوں مجھ سے عرض معروض کرنے کے لئے انہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے میں انکی معروضات سنتا ہوں اور نہ صرف سنتا ہوں بلکہ ان پر فیصلے کرتا ہوں لہٰذا بے اختیار بناوٹی معبودوں کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے جو راہ ہدایت میں نے انکے سامنے رکھی ہے اسکو قبول کریں، اس پر یقین کریں، شاید تمہارے ذریعے سے یہ حقیقت معلوم کرکے ان کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ صحیح رویے کی طرف آجائیں یہ اُن ہی کے لئے بھلا ہے۔

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ

أُحِلَّ	لَكُمْ	لَيْلَةَ	الصِّيَامِ	الرَّفَثُ	إِلَىٰ	نِسَائِكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَكُمْ	وَأَنْتُمْ	لِبَاسٌ
جائز کر دیا گیا	تمہارے لئے	رات	روزہ	بے پردہ ہونا	طرف	اپنی عورتوں	وہ	لباس	تمہارے لئے	اور تم	لباس

تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو

لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ

لَهُنَّ	عَلِمَ	اللّٰهُ	أَنَّكُمْ	كُنْتُمْ	تَخْتَانُونَ	أَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ	عَلَيْكُمْ	وَعَفَا	عَنْكُمْ	فَالْئٰنَ
ان کے لئے	جان لیا	اللہ	کہ تم	تم تھے	خیانت کرتے	اپنے تئیں	سو معاف کر دیا	تم کو	اور درگزر کی	تم سے	پس اب

اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم کو معاف کر دیا اور تم سے درگزر کی پس اب

بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ

بَاشِرُوهُنَّ	وَابْتَغُوا	مَا كَتَبَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَكُلُوا	وَاشْرَبُوا	حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ
ان سے ملو	اور طلب کرو	جو لکھ دیا	اللہ	تمہارے لئے	اور کھاؤ	اور پیو	یہاں تک کہ	واضح ہو جائے	تمہارے لئے	دھاری

ان سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ واضح ہو جائے تمہارے لئے فجر کی

الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا

الْأَبْيَضُ	مِنَ	الْخَيْطِ	الْأَسْوَدِ	مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	أَتِمُّوا	الصِّيَامَ	إِلَى	اللَّيْلِ	وَلَا
سفید	سے	دھاری	سیاہ	سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور نہ

سفید دھاری سیاہ دھاری سے پھر تم رات تک روزہ پورا کرو اور ان سے

تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ

تُبَاشِرُوهُنَّ	وَأَنْتُمْ	عٰكِفُونَ	فِي	الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ	حُدُودُ	اللّٰهِ	فَلَا تَقْرَبُوهَا
ان سے ملو	جبکہ تم	اعتکاف کرنے والے	میں	مسجدوں	یہ	حدیں	اللہ	پس ان کے قریب جاؤ

نہ ملو جب تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدوں میں (حالت اعتکاف میں) یہ اللہ کی حدیں ہیں پس ان کے قریب نہ جاؤ

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	اٰيٰتِهٖ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ
اسی طرح	واضح کرتا ہے	اللہ	اپنے حکم	لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیزگار ہو جائیں

اسی طرح واضح کرتا ہے اللہ لوگوں کے لئے اپنے حکم تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔

(۱۸۷) أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ بمعنى الافضاء إِلَىٰ نِسَائِكُمْ بالاجماع نزل نسخا لما كان في صدر الاسلام من تحريمه وتحريم الاكل والشرب بعد العشاء هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ كناية عن تعانقهما او احتياج كل منهما الى صاحبه عَلِمَ اللَّهُ

(۱۸۷) روزہ کی رات میں تم کو اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال ہے (شروع اسلام میں رات کو صحبت کرنا اور بعد عشاء کے کھانا پینا حرام تھا اس کے منسوخ کرنے کو یہ آیت اتری) عورتیں تم سے بدن ملاتی ہیں اور تم ان سے یا وہ تمہارے محتاج ہیں تم ان کے اللہ نے جان لیا کہ

اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ تَخُوْنُوْنَ اَنْفُسَكُمْ بِالْجِمَاعِ لَيْلَةَ الصِّيَامِ وَقَعَ
ذٰلِكَ لِعُمَرَ وَغَيْرِهٖ وَاعْتَذَرُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَابَ عَلَيْكُمْ قَبْلَ تَوْبَتِكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ
فَالْـٰٔنَ اِذَا اُحِلَّ لَكُمْ بَاشِرُوْهُنَّ جَامِعُوْهُنَّ
وَابْتَغُوْا اُطْلُبُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اَيْ اَبَاحَهٗ
مِنَ الْجِمَاعِ اَوْ قَدَّرَهٗ مِنَ الْوَلَدِ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
اللَّيْلَ كُلَّهٗ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ يَظْهَرَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ
اَيِ الصَّادِقِ بَيَانٌ لِلْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَبَيَانُ الْاَسْوَدِ
مَحْذُوْفٌ اَيْ مِنَ اللَّيْلِ شُبِّهَ مَا يَبْدُوْا مِنَ الْبَيَاضِ
وَمَا يَمْتَدُّ مَعَهٗ مِنَ الْغَبَشِ بِخَيْطَيْنِ اَبْيَضَ وَاَسْوَدَ
فِي الْاِمْتِدَادِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ مِنَ الْفَجْرِ اِلَى اللَّيْلِ
اَيْ اِلٰى دُخُوْلِهٖ بِغُرُوْبِ الشَّمْسِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ اَيْ
نِسَاءَكُمْ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ مُقِيْمُوْنَ بِنِيَّةِ الْاِعْتِكَافِ
فِي الْمَسٰجِدِ مُتَعَلِّقٌ بِعٰكِفُوْنَ نَهْيٌ لِمَنْ كَانَ يَخْرُجُ وَ
هُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُجَامِعُ امْرَاَتَهٗ وَيَعُوْدُ تِلْكَ الْاَحْكَامُ
الْمَذْكُوْرَةُ حُدُوْدُ اللّٰهِ حَدَّهَا لِعِبَادِهٖ لِيَقِفُوْا عِنْدَهَا
فَلَا تَقْرَبُوْهَا اَبْلَغُ مِنْ لَا تَعْتَدُوْهَا الْمُعَبَّرُ بِهٖ
فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ مَحَارِمَهٗ

اپنی جانوں پر خیانت کرتے رہے روزہ کی راتوں میں صحبت سے بچ نہ سکو گے (جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ کو یہ قصہ پیش آیا اور ان کو عذر کرنے کی نوبت آئی) سو تمہاری توبہ قبول کرکے تمہیں معاف کیا اب بیویوں سے صحبت کرو کہ تم کو حلال ہے اور جو کچھ اللہ نے صحبت اور اولاد کا ہونا لکھ دیا ہے اسکو طلب کرو اور کھاؤ پیو تمام رات یہاں تک کہ صبح صادق جو مثل سفید تاگے کے ہے صبح کاذب سے جو سیاہ تاگے کی مانند ہے کھل جائے پھر صبح سے آفتاب کے ڈوبنے تک روزہ پورا کرو اور نہ صحبت کرو اپنی بیویوں سے جبکہ تم اعتکاف کی نیت سے مسجدوں میں رُکے ہوئے ہو۔ (یہ اُن لوگوں کو منع کرنا ہے جو حالتِ اعتکاف میں نکل کر اپنی عورتوں سے صحبت کرتے تھے)

یہ حکم اللہ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر کردیئے ہیں تاکہ ان پر عمل کریں سو ان سے تجاوز نہ کرو جیسا یہ بیان کیا۔ ایسا ہے اللہ، لوگوں کے واسطے اپنے حکم بیان کرتا ہے تاکہ جس سے منع کیا اس سے بچیں۔

تشریح

(١٨٧) رمضان کی راتوں میں میاں بیوی کا تعلق درست ہے، مگر اعتکاف میں نہیں | رمضان کے روزوں میں سہولتوں اور رخصتوں کے باوجود بہرحال مشقت ہے، اسلئے رمضان کے روزوں کی مشقت کو آسان کرنیکے لئے مزید احکام بیان کرنے سے پہلے سابقہ آیت (نمبر ١٨٦) میں پروردگار عالم نے اپنے بندوں پر اپنی مخصوص عنایتوں کا تذکرہ فرمایا کہ میں ہر وقت اپنے بندوں کے قریب ہوں، انکی حاجتیں پوری کرتا ہوں، انکی دُعائیں قبول کرتا ہوں میرے بندوں کو بھی چاہیئے کہ میرے احکام کی تعمیل کریں اور اسمیں کچھ مشقت بھی ہے تو ان ہی کے فائدے کے لئے اسکو برداشت کریں اس کے بعد روزوں کے مزید احکام ارشاد فرمائے۔

رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے جسمانی تعلق جائز ہے یا نہیں؟ اس کے بارے میں کوئی واضح حکم نہیں تھا، اس کی وجہ سے کوئی ایسا کرتا تھا تو اس کو ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی چوری کا کام کر رہا ہے، اب حکم ہوا کہ تم قلب و ضمیر کی پوری طہارت کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو۔ غروب آفتاب سے لیکر صبح صادق تک تمہارے لئے کھانا پینا اور بیوی کے ساتھ شب باشی جائز ہے ـــــ روزے کے آغاز اور اختتام کے لئے وہ آثار قدرت مقرر فرمائے جس سے دنیا میں ہر وقت ہر تمدن کے لوگ ہر جگہ اوقات متعین کر سکتے ہیں۔ صبح و شام کے آثار وہاں بھی معلوم ہو جاتے ہیں جہاں کئی کئی مہینے سورج نہیں نکلتا۔

ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا کہ اعتکاف کی حالت میں شہوانی تعلق کی اجازت نہیں ہے اللہ نے جو حدیں مقرر کی ہیں ان کو پار کرنا تو کیا ان کے قریب بھی مت جانا کنارہ پر گھومنے سے خطرہ رہتا ہے کہیں انسان حد کو پار ہی نہ کر جائے۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ

وَلَا تَاْكُلُوْٓا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ	بِالْبَاطِلِ	وَتُدْلُوْا	بِهَآ	اِلَى	الْحُكَّامِ
اور نہ کھاؤ	اپنے مال	آپس میں	ناحق	اور (نہ) پہنچاؤ	اسے	تک	حاکموں

اور اپنے مال آپس میں نہ کھاؤ ناحق اور اس سے حاکموں تک رشوت نہ پہونچاؤ

لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع ۲۳ ۶

لِتَاْكُلُوْا	فَرِيْقًا	مِّنْ	اَمْوَالِ	النَّاسِ	بِالْاِثْمِ	وَاَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
تاکہ تم کھاؤ	کوئی حصہ	سے	مال	لوگ	گناہ سے	اور تم	جانتے ہو

تاکہ تم لوگوں کے مال سے کوئی حصہ کھاؤ گناہ سے (ناجائز طور پر) اور تم جانتے ہو۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَهِلَّةِ	قُلْ	هِىَ	مَوَاقِيْتُ	لِلنَّاسِ	وَالْحَجِّ
وہ آپ سے پوچھتے ہیں	سے	نئے چاند	آپ کہدیں	یہ	(پیمانہ) اوقات	لوگوں کے لئے	اور حج

وہ آپ سے نئے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہدیں یہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے (پیمانہ) اوقات ہیں

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ

وَلَيْسَ	الْبِرُّ	بِاَنْ	تَاْتُوا	الْبُيُوْتَ	مِنْ	ظُهُوْرِهَا	وَلٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنِ	اتَّقٰى
اور نہیں	نیکی	یہ کہ	تم آؤ	گھر (جمع)	سے	انکی پشت	اور لیکن	نیکی	جو	پرہیزگاری کرے

اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں آؤ ان کی پشت سے بلکہ نیک وہ ہے جو پرہیزگاری کرے

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

وَاْتُوا	الْبُيُوْتَ	مِنْ	اَبْوَابِهَا	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ
اور تم آؤ	گھر (جمع)	سے	دروازے	اور تم ڈرو	اللہ	تاکہ تم	کامیابی حاصل کرو

اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔

(۱۸۸) وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ اَيْ لَا يَاْكُلْ
بَعْضُكُمْ مَالَ بَعْضٍ بِالْبَاطِلِ اَيِ الْحَرَامِ
شَرْعًا كَالسَّرِقَةِ وَالْغَصْبِ وَلَا تُدْلُوْا
تُلْقُوْا بِهَآ اَيْ بِحُكُوْمَتِهَا اَوْ بِاَمْوَالٍ رِشْوَةً
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا بِالتَّحَاكُمِ فَرِيْقًا
طَائِفَةً مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ مُتَلَبِّسِيْنَ
بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّكُمْ
مُبْطِلُوْنَ۔

(۱۸۸) اور تم میں کے بعض آدمی بعض کا مال حرام طریقے سے نہ کھادیں چرا کر یا چھین کر۔ اور حاکموں کو رشوت دے کر لوگوں کے مال حرام طور سے نہ کھاؤ جان بوجھ کر جس میں تم گنہگار ہو۔

(۱۸۹) يَسْئَلُوْنَكَ يَا مُحَمَّدُ عَنِ الْاَهِلَّةِ جَمْعُ هِلَالٍ لِمَ تَبْدُو دَقِيْقَةً ثُمَّ تَزِيْدُ حَتّٰى تَمْتَلِئَ نُوْرًا ثُمَّ تَعُوْدُ كَمَا بَدَتْ وَلَا تَكُوْنُ عَلٰى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ كَالشَّمْسِ قُلْ لَهُمْ هِيَ مَوَاقِيْتُ جَمْعُ مِيْقَاتٍ لِلنَّاسِ يَعْلَمُوْنَ بِهَا اَوْقَاتَ زَرْعِهِمْ وَمَتَاجِرِهِمْ وَعِدَّةَ نِسَآئِهِمْ وَصِيَامِهِمْ وَاَفْطَارِهِمْ وَالْحَجِّ عَطْفٌ عَلَى النَّاسِ اَىْ يُعْلَمُ بِهَا وَقْتُهُ فَلَوِ اسْتَمَرَّتْ عَلٰى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُعْرَفْ ذٰلِكَ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا فِى الْاِحْرَامِ بِاَنْ تَنْقُبُوْا فِيْهَا نَقْبًا تَدْخُلُوْنَ مِنْهُ وَتَخْرُجُوْنَ وَتَتْرُكُوا الْبَابَ وَكَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ وَيَزْعُمُوْنَهُ بِرًّا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اَىْ ذَا الْبِرِّ مَنِ اتَّقٰى اللّٰهَ بِتَرْكِ مُخَالَفَتِهِ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا فِى الْاِحْرَامِ كَغَيْرِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تَفُوْزُوْنَ۔

(۱۸۹) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ الخ لوگ تم سے اے محمد چاند کا حال پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اول باریک دکھائی دیتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہو جاتا ہے پھر جیسا اول تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور سورج کی مانند ایک حال پر نہیں رہتا۔ کہہ دو ان سے کہ لوگ چاند سے اپنی کھیتی اور تجارت اور عورتوں کی عدت اور روزوں اور افطار کا وقت معلوم کرتے ہیں اور اس سے حج کا وقت معلوم کرتے ہیں۔ سو اگر ہمیشہ ایک حالت پر رہے تو یہ نہ معلوم ہو سکے۔ احرام کی حالت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ گھر میں دروازے سے نہ آتے تھے بلکہ پیچھے سے دیواریں توڑ کر گھر میں آتے تھے۔ اس پر اللہ نے فرمایا اور یہ ثواب کی بات نہیں کہ تم گھروں میں حالت احرام میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو دروازہ سے نہ ہو بلکہ نیکی والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اس کی مخالفت نہ کرے۔ اور حالت احرام ہو یا نہ ہو گھروں میں دروازوں ہی سے آؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ

تشریح

(۱۸۸) روزے میں حلال سے رکنے کی عادت پڑ گئی تو اب حرام سے بھی رکو | روزے کا اصل منشا اللہ کی اطاعت اور اس کی فرماں برداری کی عادت ڈالنا ہے اور اس کے لئے روزے کے وقت میں حلال چیزوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا ہے۔ جب انسان اس کا خوگر ہو گیا تو حرام چیزوں سے بدرجۂ اولیٰ پرہیز کرے گا۔ ارشاد ہوا کہ ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ اور نہ جان بوجھ کر غلط طور پر مال ہڑپنے کے لئے مقدمہ بازیوں کا سہارا لو۔ اگر کسی طرح تم نے عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ کروا بھی لیا اور اسطرح ناحق کوئی چیز حاصل بھی کر لی تو اس کے وبال سے بچ نہ سکو گے آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی۔

(۱۸۹) چاند ایک قدرتی جنتری ہے | چاند کے گھٹنے بڑھنے کے منظر نے ہر زمانے میں انسان کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے طرح طرح کے اوہام نے بھی جنم لیا ہے۔ جب اس کی حقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی گئی تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ چاند ایک قدرتی جنتری کے سوا کچھ نہیں ہے جس سے تاریخوں کا اور حج کے مہینوں کا تعین ہوتا ہے۔

خود ساختہ وہم و خیال ہی کی ایک نوعیت یہ تھی کہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اہل عرب گھر کے دروازے کے بجائے پچھواڑے سے داخل ہوتے تھے۔ اس وہم کو دور کیا گیا کہ یہ کوئی نیکی نہیں ہے، نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے اسی میں اس کی دنیوی اور اخروی فلاح ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا

وَقَاتِلُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ	الَّذِیْنَ	یُقَاتِلُوْنَكُمْ	وَلَا تَعْتَدُوْا
اور تم لڑو	میں	راستہ	اللہ	وہ جو کہ	تم سے لڑتے ہیں	اور نہ زیادتی کرو

اور تم اللہ کے راستہ میں اُن سے لڑو جو کہ تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْمُعْتَدِیْنَ	وَاقْتُلُوْهُمْ	حَیْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ
بیشک	اللہ	نہیں پسند کرتا	زیادتی کرنے والے	اور انہیں مار ڈالو	جہاں	تم اُنہیں پاؤ

بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور انہیں مار ڈالو جہاں تم انہیں پاؤ

وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ

وَاَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ	حَیْثُ	اَخْرَجُوْكُمْ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ
اور انھیں نکال دو	سے	جہاں	انھوں نے تمہیں نکالا	اور	فتنہ	زیادہ سنگین	سے	قتل

اور انہیں نکال دو جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہے۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ

وَلَا	تُقٰتِلُوْهُمْ	عِنْدَ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	حَتّٰی	یُقٰتِلُوْكُمْ	فِیْهِ	فَاِنْ
اور نہ	اُن سے لڑو	پاس	مسجد	حرام (خانۂ کعبہ)	یہاں تک کہ	وہ تم سے لڑیں	اس میں	پس اگر

اور ان سے مسجد حرام (خانۂ کعبہ) کے پاس نہ لڑو یہاں تک کہ وہ یہاں تم سے لڑیں پس اگر

قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾

قٰتَلُوْكُمْ	فَاقْتُلُوْهُمْ	كَذٰلِكَ	جَزَآءُ	الْكٰفِرِیْنَ
وہ تم سے لڑیں	تو تم ان سے لڑو	اسی طرح	سزا	کافر (جمع)

وہ تم سے لڑیں تو تم ان سے لڑو اسی طرح سزا ہے کافروں کی

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾

فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ
پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا

پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۱۹۰ وَلَمَّا صُدَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَیْتِ
عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ وَصَالَحَ الْكُفَّارَ عَلٰی اَنْ یَّعُوْدَ
الْعَامَ الْقَابِلَ وَیَخْلُوْا لَهٗ مَكَّةَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَ
تَجَهَّزَ لِعُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَخَافُوْا اَنْ لَّا تَفِیَ قُرَیْشٌ وَ

(۱۹۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صلح حدیبیہ
کے وقت کافروں نے مکہ میں داخل ہونے سے
روکا اور ان سے اس وعدہ پر صلح کی کہ اگلے
سال آکر عمرہ کریں۔ اس وقت تین دن مکہ ہمارے لئے

يُقَاتِلُوْهُمْ وَكَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ قِتَالَهُمْ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ نَزَلَ

خالی کر دیا جائے. آپ نے جب اگلے سال عمرہ کے قضا کرنے کا عزم کیا اور مسلمانوں کو ڈر ہوا کہ شاید کفار قریش اپنا وعدہ پورا نہ کریں تو نوبت لڑائی کی آوے اور اس کو وہ پسند نہ کرتے تھے کہ حرم میں حالتِ احرام میں اُن مہینوں میں کافروں سے لڑائی کی جائے جن میں لڑائی حرام ہے۔ اس پر یہ آیت اُتری۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلَا تَعْتَدُوْا عَلَيْهِمْ بِالْاِبْتِدَاءِ بِالْقِتَالِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ الْمُتَجَاوِزِيْنَ مَا حُدَّ لَهُمْ وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ بَرَاءَةٍ. اَوْ بِقَوْلِهٖ

اور خدا کے دین کو اونچا کرنے کے واسطے لڑو ان کافروں سے جو تم سے لڑیں اور تم ابتدا نہ کرو کہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (یہ آیت اگلی آیت سے منسوخ ہو گئی.)

(١٩١) وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَجَدْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اَيْ مِنْ مَّكَّةَ وَقَدْ فُعِلَ بِهِمْ ذٰلِكَ عَامَ الْفَتْحِ وَالْفِتْنَةُ الشِّرْكُ مِنْهُمْ اَشَدُّ اَعْظَمُ مِنَ الْقَتْلِ لَهُمْ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الَّذِيْ اسْتَعْظَمْتُمُوْهُ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَيْ فِي الْحَرَمِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فِيْهِ فَاقْتُلُوْهُمْ فِيْهِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِلَا اَلِفٍ فِي الْاَفْعَالِ الثَّلٰثَةِ كَذٰلِكَ الْقَتْلُ وَالْاِخْرَاجُ جَزَاءُ الْكٰفِرِيْنَ ○

(١٩١) اور مارو ان کو جہاں پاؤ اور نکالو ان کو مکہ سے جیسا انہوں نے تم کو نکالا (چنانچہ فتح مکہ کے سال انکو نکالدیا) اور حرم میں حالتِ احرام میں لڑنے سے جس کو تم بڑا سمجھتے ہو شرک کرنا زیادہ سخت اور بڑا ہے اور ان سے حرم کے اندر نہ لڑو جبتک وہ تم سے حرم میں نہ لڑیں اور جو وہ لڑیں تو اُن سے لڑو اور مارو ایسا ہی مار ڈالنا اور نکالنا کافروں کی سزا ہے۔

(١٩٢) فَاِنِ انْتَهَوْا عَنِ الْكُفْرِ وَاَسْلَمُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لَّهُمْ رَّحِيْمٌ ○ بِهِمْ

(١٩٢) پھر اگر وہ کفر سے رکیں اور مسلمان ہو جائیں تو اللہ انکو بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

تشریح

(١٩٠) جبر و ظلم کا مقابلہ کرو تم اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی کا نظام چاہتے ہو اس مقصد کی راہ میں جو لوگ روڑے اٹکاتے ہیں اور اسکے لئے جبر و ظلم کی طاقت استعمال کرتے ہیں انسانوں کو اپنا غلام بنا کر اللہ کی غلامی سے روکتے ہیں. تم بھی ان کو طاقت سے پیچھے دھکیل دو. مگر اس کا خیال رہے کہ جوش میں تمہاری طرف سے کوئی زیادتی نہ ہو جائے قوت کا استعمال وہاں تک ہو جہاں تک ناگزیر ہو اور اس حد تک کیا جائے جس حد تک ضروری ہو.

(١٩١) فتنہ فساد پھیلانا کہیں بڑا جرم ہے جنگ و جدال پسندیدہ نہیں ہے مگر فتنہ و فساد پھیلانا، لوگوں کو راہِ حق سے روکنا، ان کا استحصال کرنا، انسانوں کو انسان کا غلام بنانا اس سے کہیں زیادہ سخت چیز ہے. اس سے پوری انسانیت تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے، لہٰذا انسانی قدروں کو بچانے کے لئے جہاں کہیں ظالموں سے مقابلہ پیش آئے ڈٹ کر مقابلہ کرو. لیکن حتی الامکان مسجدِ حرام کے قریب لڑائی سے پرہیز کرنا کیونکہ یہ جگہ دارالامن ہے. مجبوراً لڑنا ہی پڑے اور مقابلہ کرنا پڑے تو اور بات ہے۔

(١٩٢) اگر وہ (حد نہیں اٹھاتے تم بھی ہاتھ مت اٹھاؤ) اگر منکرِ حق مزاحمت نہ کریں تو تم بھی ان پر ہاتھ نہ اٹھاؤ. اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے مجرم کو معاف کر دیتے ہیں تم میں بھی یہ ایمانی صفت ہونی چاہیئے

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ

وَقٰتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	وَّيَكُوْنَ	الدِّيْنُ	لِلّٰهِ	فَاِنِ
اور تم ان سے لڑو	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ	اور ہوجائے	دین	اللہ کیلئے	پس اگر

اور تم ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہوجائے۔ پس اگر

انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

انْتَهَوْا	فَلَا عُدْوَانَ	اِلَّا	عَلَى	الظّٰلِمِيْنَ	اَلشَّهْرُ	الْحَرَامُ
وہ باز آجائیں	تو نہیں زیادتی	سوائے	پر	ظالم (جمع)	مہینہ	حرمت والا

وہ باز آجائیں تو نہیں (کسی پر) زیادتی سوائے ظالموں کے۔ حرمت والا مہینہ بدلہ ہے حرمت والے

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ	وَالْحُرُمٰتُ	قِصَاصٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ	فَاعْتَدُوْا
بدلہ حرمت والا مہینہ	اور حرمتیں	بدلہ	پس جس	زیادتی کی	تم پر	تو تم زیادتی کرو

مہینہ کا اور حرمتوں کا بدلہ ہے پس جس نے تم پر زیادتی کی تو تم اس پر زیادتی

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

عَلَيْهِ	بِمِثْلِ	مَا اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ	وَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ
اس پر	جیسی	جو اس نے زیادتی کی	تم پر	اور تم ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	ساتھ

کرو جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ساتھ ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ

الْمُتَّقِيْنَ	وَاَنْفِقُوْا	فِىْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَلَا	تُلْقُوْا	بِاَيْدِيْكُمْ	اِلَى	التَّهْلُكَةِ
پرہیزگاروں	اور تم خرچ کرو	میں	راستہ	اللہ	اور نہ	ڈالو	اپنے ہاتھ	طرف (میں)	ہلاکت

پرہیزگاروں کے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور (اپنے آپ کو) اپنے ہاتھوں نہ ڈالو ہلاکت میں

وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

وَاَحْسِنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ
اور نیکی کرو	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	نیکی کرنے والے

اور نیکی کرو۔ بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۹۳) وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ تُوْجَدَ فِتْنَةٌ شِرْكٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ الْعِبَادَةُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا يُعْبَدُ سِوَاهُ فَاِنِ انْتَهَوْا عَنِ الشِّرْكِ فَلَا تَعْتَدُوْا عَلَيْهِمْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا فَلَا عُدْوَانَ اِعْتِدَاءَ

(۱۹۳) اور کافروں کو مارو اتنا کہ شرک جہاں میں نہ رہے اور اللہ ہی کی پرستش ہو اسکے سوا کسی کو کوئی نہ پوجے۔ سو اگر وہ شرک سے رکیں تو ان پر زیادتی نہ کرو کہ زیادتی یا بدلے کا ظلم کرنے والوں پر ہی ہونی چاہیئے اور شرک کرنیوالا ظالم

بِمَقْتَلٍ أَوْ غَيْرِهٖ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمَنْ انْتَهٰى فَلَيْسَ بِظَالِمٍ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيْهِ۔

نہیں ہے اس پر زیادتی نہ چاہئے۔

(۱۹۴) اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ الْمُحَرَّمُ مُقَابَلٌ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ فَكَمَا قَاتَلُوْكُمْ فِيْهِ فَاقْتُلُوْهُمْ فِيْ مِثْلِهٖ رَدٌّ لِاسْتِعْظَامِ الْمُسْلِمِيْنَ ذٰلِكَ وَالْحُرُمٰتُ جَمْعُ حُرْمَةٍ مَا يَجِبُ احْتِرَامُهٗ قِصَاصٌ اَیْ يُقْتَصُّ بِمِثْلِهَا إِذَا انْتُهِكَتْ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ بِالْقِتَالِ فِي الْحَرَمِ أَوِ الْإِحْرَامِ أَوِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ سُمِّيَ مُقَابَلَتُهٗ اعْتِدَاءً لِشَبَهِهَا بِالْمُقَابَلِ بِهٖ فِي الصُّوْرَةِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي الْاِنْتِصَارِ وَتَرْكِ الْاِعْتِدَاءِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○ بِالْعَوْنِ وَالنَّصْرِ۔

(۱۹۴) اور جب وہ حرمت کے مہینے میں تم سے لڑیں تو تم ان سے لڑو اور جن چیزوں کی بزرگی کرنی چاہئے ان کے بے تعظیمی کرنے میں بدلا ہے سو جو تم پر احرام کی حالت میں یا حرم میں یا حرمت کے مہینے میں زیادتی کرے تم بھی اسی پر اسی قدر زیادتی کرو اور اللہ سے ڈرو کہ بدلے میں زیادتی نہ کرو اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کی مدد میں ہے۔

(۱۹۵) وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ طَاعَتِهٖ الْجِهَادِ وَغَيْرِهٖ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ اَیْ أَنْفُسَكُمْ وَالْبَاءُ زَائِدَةٌ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ الْهَلَاكِ بِالْإِمْسَاكِ عَنِ النَّفَقَةِ فِي الْجِهَادِ أَوْ تَرْكِهٖ لِأَنَّهٗ يُقَوِّي الْعَدُوَّ عَلَيْكُمْ وَأَحْسِنُوْا ۛ بِالنَّفَقَةِ وَغَيْرِهَا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(۱۹۵) اور اللہ کے حکم کے موافق (جہاد وغیرہ میں) مال خرچ کرو اور جہاد میں خرچ نہ کرنے اور جہاد کو چھوڑ دینے سے اپنی جانوں کو ہلاکی میں نہ ڈالو اور خرچ کرکے بھلائی کرو کہ البتہ اللہ بھلائی کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیگا۔

أَیْ يُثِيْبُهُمْ۔

تشریح

(۱۹۳) اگر فتنہ ختم ہوجائے تو جنگ کی اجازت نہیں | مذہب کی، عقیدے کی، عبادت کی آزادی ہے اگر فتنہ فرو ہو جائے اور قبول حق میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے تو اب ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو حق قبول کریں یا دکریں ان کی مرضی ہے۔ ہاں جو حق دشمنی میں شرافت کی ساری حدیں پار کر گئے انکے ساتھ معاملہ جداگانہ ہے۔ انسانیت کے لیے ناسور کا نکال دینا ہی بہتر ہے۔

(۱۹۴) حرام مہینوں میں مخالف کی جنگ کا جواب دیا جاسکتا ہے | اشہر حرام - وہ حرمت والے چار مہینے جن میں جنگ اور قتل و غارتگری حرام تھی۔ یہ امن و امان کے مہینے تھے، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم یہ تین مہینے حج کیلئے خاص تھے اور رجب کا مہینہ عمرے کے لئے تھا تاکہ زائرین حرم ان مہینوں میں امن و سلامتی کے ساتھ حج اور عمرہ کے لئے سفر کرسکیں اہل عرب میں یہ قاعدہ حضرت ابراہیم ؑ کے زمانے سے چلا آرہا تھا ـــــ اہل عرب نے جنگ و جدل اور لوٹ مار کی خاطر "نسی" کا حیلہ گھڑ لیا تھا کہ حرام مہینوں میں سے کسی مہینہ میں جنگ اور لوٹ مار کرلیتے اور اس کے بدلے میں کسی دوسرے مہینے کو حرام قرار دیکر اس کا بدل پورا کرلیتے ـــــ مسلمانوں کے سامنے یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر کفار نسی کا حیلہ کام میں لاکر مسلمانوں کے ساتھ جنگ چھیڑ دیں تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے ؟ مذکورہ آیتوں میں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اگر کفار کسی حرام مہینہ میں جنگ کر بیٹھیں تو تم بھی اس کا جواب دو اور وہ حرمت کا لحاظ رکھیں تو تم بھی اس کا لحاظ رکھو مگر دھیان رہے کہ تمہاری طرف سے کوئی زیادتی نہ ہوجائے۔

(۱۹۵) دین کے لئے مالی قربانیاں بھی دو | تمہاری زندگی کا مقصد اللہ کے دین حق کا قیام اور اس کی سربلندی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمہیں مالی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ اگر اس کے بجائے تم اپنے ذاتی مفادات کو مقدم رکھو گے تو یہ تمہارے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اللہ کو تو وہ لوگ پسند ہیں جو اس خدمت کو اخلاص کے ساتھ لگن اور جذبے کے ساتھ انجام دیں۔ احسان میں قلبی لگاؤ اور محبت کے گہرے جذبات شامل ہو کر خدمت حق کو نکھارتے اور سنوارتے ہیں۔

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

وَ	اَتِمُّوا	الْحَجَّ	وَ	الْعُمْرَةَ	لِلّٰهِ	فَاِنْ	اُحْصِرْتُمْ	فَمَا	اسْتَيْسَرَ
اور	پورا کرو	حج	اور	عمرہ	اللہ کیلئے	پھر اگر	تم روک دئے جاؤ	تو جو	میسر آئے

اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لئے پھر اگر تم روک دئے جاؤ تو جو قربانی میسر

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

مِنَ	الْهَدْيِ	وَلَا	تَحْلِقُوْا	رُءُوْسَكُمْ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْهَدْيُ
سے	قربانی	اور نہ	منڈاؤ	اپنے سر	یہاں تک	پہنچ جائے	قربانی

آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی جگہ پہنچ جائے

مَحِلَّهٗ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ

مَحِلَّهٗ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	بِهٖٓ	اَذًى	مِّنْ	رَّاْسِهٖ	فَفِدْيَةٌ
اپنی جگہ	پس جو	ہو	تم میں سے	بیمار	یا	اسکے	تکلیف	سے	اس کا سر	تو بدلہ

پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ بدلہ دے

مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ٘ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

مِّنْ	صِيَامٍ	اَوْ	صَدَقَةٍ	اَوْ	نُسُكٍ	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ	اِلَى	الْحَجِّ
سے	روزہ	یا	صدقہ	یا	قربانی	پھر جب	تم امن میں ہو	تو جو	فائدہ اٹھائے	ساتھ عمرہ	تک	حج

روزے سے یا صدقہ سے یا قربانی سے۔ پھر جب تم امن میں ہو تو جو فائدہ اُٹھائے حج کیساتھ عمرہ (ملاکر)

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ

فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنَ	الْهَدْيِ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ	ثَلٰثَةِ	اَيَّامٍ	فِي	الْحَجِّ	وَسَبْعَةٍ
تو جو	میسر آئے	سے	قربانی	پھر جو	نہ پائے	تو روزے رکھے	تین	دن	میں	حج	اور سات

تو اُسے جو قربانی میسر آئے (دیدے) پھر جو نہ پائے تو وہ روزے رکھے تین دن کے حج (کے ایام) میں اور سات

اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ

اِذَا	رَجَعْتُمْ	تِلْكَ	عَشَرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ + يَكُنْ	اَهْلُهٗ
جب	تم واپس آجاؤ	یہ	دس	پورے	یہ	لئے جو	نہ ہوں	اس کے گھر والے

جب تم واپس آجاؤ یہ دس پورے ہوئے یہ اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام میں

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

حَاضِرِي	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا
موجود	مسجد	حرام	اور	تم ڈرو	اللہ	اور	جان لو

موجود نہ ہوں (نہ رہتے ہوں) اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو

ع ٢۴ ٨

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ ع

اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ
کہ	اللہ	سخت	عذاب

کہ اللہ سخت عذاب والا ہے۔

(١٩٦) وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اَدُّوْهُمَا
بِحُقُوْقِهِمَا فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ مُنِعْتُمْ عَنْ اِتْمَامِهِمَا
بِعَدُوٍّ اَوْنَحْوِهٖ فَمَا اسْتَيْسَرَ تَيَسَّرَ
مِنَ الْهَدْيِ عَلَيْكُمْ وَهُوَ شَاةٌ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ اَيْ لَا تَتَحَلَّلُوْا حَتّٰى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ الْمَذْكُوْرُ مَحِلَّهٗ حَيْثُ يَحِلُّ ذَبْحُهٗ وَهُوَ
مَكَانُ الْاِحْصَارِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَيُذْبَحُ فِيْهِ بِنِيَّةِ
التَّحَلُّلِ وَيُفَرَّقُ عَلٰى مَسَاكِيْنِهٖ وَيَحْلِقُ وَبِهٖ
يَحْصُلُ التَّحَلُّلُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖٓ
اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ كَقَمْلٍ وَصُدَاعٍ فَحَلَقَ فِي الْاِحْرَامِ
فَفِدْيَةٌ عَلَيْهِ مِّنْ صِيَامٍ لِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْصَدَقَةٍ
بِثَلٰثَةِ اٰصُعٍ مِنْ غَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ عَلٰى سِتَّةِ
مَسَاكِيْنَ اَوْنُسُكٍ اَيْ ذَبْحِ شَاةٍ وَاَوْ
لِلتَّخْيِيْرِ وَاُلْحِقَ بِهٖ مَنْ حَلَقَ بِغَيْرِ عُذْرٍ
لِاَنَّهٗ اَوْلٰى بِالْكَفَّارَةِ وَكَذَا مَنِ اسْتَمْتَعَ بِغَيْرِ
الْحَلْقِ كَالطِّيْبِ وَاللُّبْسِ وَالدُّهْنِ بِعُذْرٍ اَوْ
غَيْرِهٖ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ مِّنَ الْعَدُوِّ بِاَنْ ذَهَبَ اَوْ
لَمْ يَكُنْ فَمَنْ تَمَتَّعَ اسْتَمْتَعَ بِالْعُمْرَةِ
اَيْ بِسَبَبِ فَرَاغِهٖ مِنْهَا وَالتَّحَلُّلِ عَنْهَا بِمَحْظُوْرَاتِ
الْاِحْرَامِ اِلَى الْحَجِّ اَيِ الْاِحْرَامِ بِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ
اَحْرَمَ بِهَا فِيْ اَشْهُرِهٖ فَمَا اسْتَيْسَرَ تَيَسَّرَ مِنَ الْهَدْيِ
عَلَيْهِ وَهُوَ شَاةٌ يَذْبَحُهَا بَعْدَ الْاِحْرَامِ بِهٖ وَالْاَفْضَلُ يَوْمُ
النَّحْرِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ الْهَدْيَ لِفَقْدِهٖ اَوْفَقْدِ ثَمَنِهٖ
فَصِيَامُ اَيْ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
اَيْ فِيْ حَالِ اِحْرَامِهٖ فَيَجِبُ حِيْنَئِذٍ اَنْ يُّحْرِمَ قَبْلَ

(١٩٦) اور اللہ کے واسطے حج اور عمرہ کو جیسا چاہیئے
ویسا ادا کرو۔ سو اگر تم ان کے تمام کرنے سے دشمن وغیرہ
کی وجہ سے روکے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو (یعنی بکری) بھیجو،
اور سر منڈوا کر حلال نہ ہو یہاں تک کہ وہ قربانی اپنے
ذبح ہونے کی جگہ پہنچ جائے (شافعیؒ کے نزدیک وہ جگہ روکے جانے
کی ہے اسی جگہ قربانی ذبح کر کے فقیروں کو بانٹ دے اور سر
منڈوا کر حلال ہو جائے۔ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر
میں جوں ہوں یا درد سر کی تکلیف ہو اور اس وجہ
سے وہ احرام کی حالت میں سر منڈوائے تو اس
کے ذمہ بدلہ ہے تین دن کے روزے یا صدقہ کر دے
چھ فقیروں پر تین صاع اناج یا بکری ذبح کرے
(اور جو بغیر عذر کے سر منڈوائے یا خوشبو یا تیل لگائے یا سلا
ہوا کپڑا پہنے یا سر ڈھک لے اس کا بھی یہی حکم ہے) پھر
جب تم دشمن سے نڈر ہو جاؤ کہ وہ چلا گیا
یا پہلے سے ہی نہ تھا سو جو کوئی عمرہ سے حلال
اور فارغ ہو کر حج کا احرام حج کے
مہینوں میں باندھ لے تو اس کے ذمہ
ہے جو قربانی اس کو میسر ہو وہ کم سے
کم بکری ہے احرام حج کا باندھ کر اس
کو ذبح کرے۔ بہتر یہ ہے کہ دسویں تاریخ
ذی الحجہ کی ہو۔ سو جس کو قربانی نہ
میسر آوے اور نہ اس کے پاس اس
کی قیمت ہو تو اس کے ذمے تین روزے
احرام کی حالت میں (جس کی ابتدا ساتویں
ذی الحجہ سے اور چھٹے سے شروع کرنا عمدہ

السَّابِعِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَالْأَفْضَلُ قَبْلَ السَّادِسِ
لِكَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ لِلْحَاجِّ وَلَا يَجُوزُ صَوْمُهَا
أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عَلَى أَصَحِّ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ وَ
سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۚ إِلَى وَطَنِكُمْ مَكَّةَ أَوْ غَيْرِهَا
وَقِيلَ إِذَا فَرَغْتُمْ مِنْ أَعْمَالِ الْحَجِّ وَفِيهِ الْتِفَاتٌ
عَنِ الْغَيْبَةِ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ جُمْلَةٌ
تَأْكِيدٌ لِمَا قَبْلَهَا ذٰلِكَ الْحُكْمُ الْمَذْكُورُ مِنْ
وُجُوبِ الْهَدْيِ أَوِ الصِّيَامِ عَلَى مَنْ تَمَتَّعَ لِمَنْ
لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ بِأَنْ لَمْ يَكُونُوا عَلَى مَرْحَلَتَيْنِ
مِنَ الْحَرَمِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَإِنْ كَانَ
فَلَا دَمَ عَلَيْهِ وَلَا صِيَامَ وَإِنْ تَمَتَّعَ
وَفِي ذِكْرِ الْأَهْلِ إِشْعَارٌ بِاشْتِرَاطِ الْإِسْتِيطَانِ
فَلَوْ أَقَامَ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَمْ
يَسْتَوْطِنْ وَتَمَتَّعَ فَعَلَيْهِ ذٰلِكَ وَهُوَ
أَحَدُ الْوَجْهَيْنِ عِنْدَنَا وَالثَّانِي لَا
وَالْأَهْلُ كِنَايَةٌ عَنِ النَّفْسِ وَأُلْحِقَ
بِالْمُتَمَتِّعِ فِيمَا ذُكِرَ بِالسُّنَّةِ الْقَارِنُ
وَهُوَ مَنْ يُحْرِمُ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ
مَعًا أَوْ يُدْخِلُ الْحَجَّ عَلَيْهَا قَبْلَ الطَّوَافِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ وَيَنْهَاكُمْ عَنْهُ وَ
اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ لِمَنْ
خَالَفَهُ

ہے تاکہ نویں تاریخ روزہ نہ رہے کہ حاجی
کو یہ روزہ شافعی رح کے نزدیک اچھا نہیں۔
ایام تشریق ۱۱۔۱۲۔۱۳ ذی الحجہ میں یہ تین روز جائز نہیں
اور سات روزے اس وقت جب حج سے فارغ ہو جاؤ
یہ پورے دس روزے ہو گئے۔ یہ حکم قربانی
کا واجب ہونا اور روزوں کا تمتع کرنے
والے پر۔ ان پر ہے جن کے حرم والے
گھر سے دو منزل پر بھی نہ ہوں (سو اگر دو
منزل سے ورے اس کا گھر ہے تو گو وہ
تمتع کرے اس پر نہ قربانی نہ روزہ اور
اہل کے لفظ سے وطن بنا لینا مراد ہے سو
جو مکہ میں حج کے مہینوں سے پہلے آگیا اور
مکہ کو وطن نہ بنایا تو اگر وہ تمتع کرے
اس پر قربانی وغیرہ واجب ہو گی۔ ایک
قول شافعی رح کا یہ ہے اور دوسرا اس کے
خلاف۔ اور تمتع کے حکم میں قِران بھی ہے
یعنی ایک ساتھ حج و عمرہ کا احرام باندھنا
یا عمرہ کے طواف سے پہلے حج کا احرام اسمیں
داخل کر دے۔ اور اللہ کے حکم کو مانو اور
جس سے منع کیا اس سے بچو اور جان لو کہ
جو اس کے حکم کو نہ مانے وہ اس پر بڑی
مصیبت ڈالے گا۔

تشریح

(۱۹۶) حج کے بعد کے احکام | اسلام کے مطابق طریقہ زندگی کی روح جذبۂ طاعت، تقویٰ اور احسان ہے کہ انسان اپنا سب کچھ اس عظیم مقصد کی خاطر نچھاور کرنے کیلئے تیار رہے۔ حج مالی اور جانی دونوں طرح کی عبادت ہے۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب کے بعد حج کے احکام کا تذکرہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ جب حج اور عمرے کا ارادہ کرلو تو حتی الامکان اس کو پورا کرو اگر ایسی کوئی رکاوٹ پیش آجائے کہ آگے سفر نہ کرسکو تو جو جانور میسر آسکے اسکی قربانی کرو اور اسکے بعد سر منڈا کر احرام کھولدو۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قربانی کا جانور یا اسکی قیمت بھیجدی جائے تاکہ اسکی طرف سے حدود حرم میں قربانی کیجائے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک آیت کا مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی گھر جائے وہیں قربانی کردے۔ اگر کسی بیماری یا سر کی تکلیف کیوجہ سے سر کے بال منڈانے پڑیں تو اس صورت میں حدیث میں تشریح ہے کہ تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری ذبح کرو۔ سفر کی رکاوٹیں دور ہو جائیں، تمہیں امن نصیب ہو جائے اور حج کے دنوں سے پہلے مکہ پہنچ پاؤ تو باہر کے لوگوں کے لئے رعایت ہے کہ وہ اسی ایک حج کے سفر میں عمرہ بھی کریں اور عمرہ کا احرام کھول کر حج کے دن آنے پر دوبارہ حج کا احرام باندھ لیں جب عمرہ اور حج دونوں کئے جائیں تو جانور کی قربانی بھی کی جائے قربانی نہ ہوسکے تو دس روزے رکھے جائیں جس میں سے تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر واپس آکر رکھے جائیں یہ قربانی کا بدل ہوجائیگا حج کے سفر میں ان سب حدود کا خیال رکھنا حدود کی خلاف ورزی پر اللہ کی پکڑ بھی سخت ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا

اَلْحَجُّ	اَشْهُرٌ	مَّعْلُوْمَاتٌ	فَمَنْ	فَرَضَ	فِيْهِنَّ	الْحَجَّ	فَلَا	رَفَثَ	وَلَا
حج	مہینے	معلوم (مقرر)	پس جس نے	لازم کرلیا	ان میں	حج	تو نہ	بے پردہ	اور نہ

حج کے مہینے مقرر ہیں۔ پس جس نے انمیں حج لازم کرلیا تو وہ نہ بے پردہ ہو اور نہ

فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا

فُسُوْقَ	وَلَا	جِدَالَ	فِى	الْحَجِّ	وَمَا تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	يَّعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَتَزَوَّدُوْا
گالی	اور نہ	جھگڑا	میں	حج	اور جو تم کروگے	سے	نیکی	اسے جانتا ہے	اللہ	اور تم زادِراہ لے لیا کرو

گالی دے اور نہ جھگڑا کرے حج میں اور تم جو نیکی کروگے اللہ اُسے جانتا ہے اور تم زادِ راہ لے لیا کرو

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

فَاِنَّ	خَيْرَ	الزَّادِ	التَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوْنِ	يٰۤاُولِى + الْاَلْبَابِ	
پس بیشک	بہتر	زادِراہ	تقویٰ	اور	مجھ سے ڈرو	اے عقل والو	

پس بیشک بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو مجھ سے ڈرتے رہو۔

(۱۹۷) اَلْحَجُّ وَقْتُهٗ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ شَوَّالٌ وَّذُوالْقَعْدَةِ
وَعَشْرُ لَيَالٍ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ وَقِيْلَ كُلُّهٗ فَمَنْ فَرَضَ
عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْهِنَّ الْحَجَّ بِالْاِحْرَامِ بِهٖ فَلَا رَفَثَ
جِمَاعَ فِيْهِ وَلَا فُسُوْقَ مَعَاصِىَ وَلَا جِدَالَ
خِصَامَ فِى الْحَجِّ ؕ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْاَوَّلَيْنِ وَ
الْمُرَادُ فِى الثَّلٰثَةِ النَّهْىُ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ كَصَدَقَةٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ وَنَزَلَ
فِىْ اَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانُوْا يَحُجُّوْنَ بِلَا زَادٍ فَيَكُوْنُوْنَ
كَلًّا عَلَى النَّاسِ وَتَزَوَّدُوْا مَا يُبَلِّغُكُمْ لِسَفَرِكُمْ فَاِنَّ
خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى مَا يُتَّقٰى بِهٖ سُؤَالُ النَّاسِ وَغَيْرُهٗ
وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ○ ذَوِى الْعُقُوْلِ۔

(۱۹۷) اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ الخ حج کا وقت شوال، ذیقعد، دس دن ذی الحجہ کے (بعض نے کہا کُل ذی الحجہ) سو جو کوئی ان مہینوں میں حج کا احرام باندھے تو وہ حج میں نہ بیوی سے صحبت کرے نہ گناہ کرے نہ کسی سے لڑے اور جو تم صدقہ وغیرہ دوگے اللہ اسکو جانتا ہے بدلہ دیگا۔ یمن کے لوگ بغیر سامانِ سفر توشہ وغیرہ کے حج کو نکل کھڑے ہوتے تھے ان کا بوجھ اوروں پر ہوتا تھا اللہ نے فرمایا۔

وَتَزَوَّدُوْا الخ اور سفر کا سامان ساتھ لو کہ لوگوں سے نہ مانگنا عمدہ توشہ ہے۔

اور اے عقل والو مجھ سے ڈرو۔

تشریح

(۱۹۷) حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہ کرنا چاہیئے: حج کے مقررہ مہینے ہیں ان دنوں میں جو لوگ حج کریں انہیں ہر طرح کے شہوانی فعل بلکہ شہوانی رغبت والی گفتگو سے بچنا چاہیئے۔ اس عبادت کے دوران خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہو پاکیزگی اور وقار کے ساتھ یہ عبادت کی جائے۔ اصل توشہ یہی ہے حقیقی زادِ راہ یہی ہے جو سفرِ آخرت میں تمہارے کام آنے والا ہے اور اخلاق کی پاکیزگی جو حاصل ہوگی وہ نظامِ دنیا کو بھی مرتب رکھ سکے گی جس سے یہاں کی زندگی میں بھی انسانیت سکون سے ہم کنار ہوگی۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو یہی عقل و فہم کا تقاضا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ

لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَبْتَغُوْا	فَضْلًا	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	فَاِذَآ	اَفَضْتُمْ	مِّنْ
نہیں	تم پر	کوئی گناہ	اگر تم	تلاش کرو	فضل	سے	اپنا رب	پھر جب	تم لوٹو	سے

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو (تجارت کرو) پھر جب تم عرفات

عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ

عَرَفٰتٍ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	عِنْدَ	الْمَشْعَرِ - الْحَرَامِ	وَاذْكُرُوْهُ	كَمَا	هَدٰىكُمْ
عرفات	تو یاد کرو	اللہ	نزدیک	مشعر الحرام	اور اسے یاد کرو	جیسے	اس نے تمہیں ہدایت دی

سے لوٹو اللہ کو یاد کرو مشعر حرام کے نزدیک (مزدلفہ میں) اور اللہ کو یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت دی

وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ (۱۹۸)

وَاِنْ	كُنْتُمْ	مِّنْ - قَبْلِهٖ	لَمِنَ	الضَّآلِّيْنَ	
اور اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور سے	ناواقف	

اور اگرچہ اس سے پہلے تم ناواقفوں میں سے تھے۔

(۱۹۸) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِیْ اَنْ تَبْتَغُوْا اُطْلُبُوْا فَضْلًا
رِزْقًا مِّنْ رَّبِّكُمْ بِالتِّجَارَةِ فِی الْحَجِّ نَزَلَ
رَدًّا لِكَرَاهَتِهِمْ ذٰلِكَ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ دَفَعْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
بَعْدَ الْوُقُوْفِ بِهَا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ بَعْدَ الْمَبِيْتِ بِمُزْدَلِفَةَ
بِالتَّلْبِيَةِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
وَهُوَ جَبَلٌ فِیْ اٰخِرِ الْمُزْدَلِفَةِ يُقَالُ لَهٗ قُزَحُ وَفِی
الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِهٖ
يَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْهُ حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ لِمَعَالِمِ دِيْنِهٖ وَمَنَاسِكِ
حَجِّهٖ وَالْكَافُ لِلتَّعْلِيْلِ وَاِنْ مُخَفَّفَةٌ كُنْتُمْ
مِّنْ قَبْلِهٖ قَبْلَ هُدَاهُ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ○

(۱۹۸) اس کا کچھ ڈر نہیں کہ حج میں تجارت کر کے روزی ڈھونڈو (یہ اس واسطے فرمایا کہ وہ لوگ اس کو بُرا سمجھتے تھے، سو جب تم عرفات سے چلو وہاں ٹھہر کر تو مزدلفہ میں رات کو رہ کر لبیک الخ کہو اور دعا مانگو کلمہ پڑھو اس پہاڑ کے پاس جو مزدلفہ میں ہے جس کا نام قزح ہے (حدیث شریف میں ہے کہ آپ مزدلفہ میں ٹھہرے ذکر و دعا کرتے تھے یہاں تک کہ خوب چاندنا ہو گیا) اور جب اللہ نے تم کو تمہارے مذہب کی نشانیاں اور حج کے حکم بتلائے تو اسی کو یاد کرو۔ اور البتہ تم اس کی راہ بتانے سے پہلے گمراہوں میں تھے

تشریح

(۱۹۸) حج کے دوران تجارت کی اجازت ہے۔ حج کے دوران اصل چیز تو وہ تقویٰ ہے جو حج کی روح ہے لیکن اگر ساتھ ساتھ کسب معاش بھی کی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اپنے رب کی رضا کے لئے سفر کرتے ہوئے اس کا فضل بھی تلاش کیا جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اسلام میں دین کا تصور دنیا سے علیحدگی کا نہیں ہے بلکہ دیانت و امانت کا خیال رکھتے ہوئے ساتھ ساتھ تجارت، کسب معاش یہ بھی دین ہی ہے۔

پھر جب حج میں عرفات سے چل کر مزدلفہ پہنچو تو وہ پہلے والی مشرکانہ اور جاہلانہ باتیں جو تم وہاں کیا کرتے تھے وہ مت کرنا بلکہ اللہ کی ہدایت اور بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عبادت میں لگے رہنا۔

ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ثُمَّ	اَفِيضُوا	مِنْ	حَيْثُ	اَفَاضَ	النَّاسُ	وَاسْتَغْفِرُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
پھر	تم لوٹو	سے	جہاں	لوٹیں	لوگ	اور مغفرت چاہو	اللہ	بیشک	اللہ

پھر تم لوٹو جہاں سے لوگ لوٹیں اور اللہ سے مغفرت چاہو بے شک اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ

غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	فَاِذَا	قَضَيْتُمْ	مَّنَاسِكَكُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَذِكْرِكُمْ
بخشنے والا	رحم کرنیوالا	پھر جب	تم ادا کر چکو	حج کے مراسم	تو یاد کرو	اللہ	جیسی تمہاری یاد

بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ پھر جب تم حج کے مراسم ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو جیسے کہ تم اپنے باپ دادا

اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

اٰبَآءَكُمْ	اَوْ	اَشَدَّ	ذِكْرًا	فَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُولُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا	فِي	الدُّنْيَا
اپنے باپ دادا	یا	زیادہ	یاد	پس سے	آدمی	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے	میں	دنیا

کو یاد کرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔ پس کوئی آدمی کہتا ہے اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

وَمَا لَهٗ	فِي	الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُولُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا	فِي	الدُّنْيَا
اور نہیں اسکے لئے	میں	آخرت	کچھ	حصہ	اور ان سے	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے	میں	دنیا

اور اسکے لئے نہیں ہے آخرت میں کچھ حصہ۔ اور ان میں سے جو کوئی کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں دے دنیا میں

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

حَسَنَةً	وَّ	فِي	الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَّ	قِنَا	عَذَابَ	النَّارِ
بھلائی	اور	میں	آخرت	بھلائی	اور	ہمیں بچا	عذاب	آگ (دوزخ)

بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(۱۹۹) ثُمَّ اَفِيضُوا یاقریش مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ای من عرفۃ بان تقفوا بھا معھم وکانوا یقفون بالمزدلفۃ ترفعا عن الوقوف معھم وثم للترتیب فی الذکر وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ من ذنوبکم اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ للمؤمنین رَّحِيمٌ بھم

(۱۹۹) پھر اے قریش جہاں سے اور لوگ ٹھہر کر چلتے ہیں وہیں سے تم بھی چلو (یعنی عرفات پر سب کے ساتھ ٹھہرو وہاں سے مزدلفہ کو آؤ۔ قریش اپنی بڑائی میں آکر مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے تھے اس میں ہتک سمجھتے تھے کہ سب کے ساتھ عرفات پر جاکر ٹھہریں) اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو اور بیشک اللہ مسلمانوں کو بخشتا ہے ان پر مہربان ہے۔

(۲۰۰) فَاِذَا قَضَيْتُمْ ادیتم مَّنَاسِكَكُمْ عبادات

(۲۰۰) پھر جب تم احکام حج ادا کر چکو۔ کنکریاں مار چکو،

حَجِّكُمْ بِاَنْ رَمَيْتُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقْتُمْ وَطُفْتُمْ وَاسْتَقْرَرْتُمْ بِمِنًى **فَاذْكُرُوا اللّٰهَ** بِالتَّكْبِيْرِ وَالثَّنَاءِ **كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ** كَمَا كُنْتُمْ تَذْكُرُوْنَهُمْ عِنْدَ فَرَاغِ حَجِّكُمْ بِالْمَفَاخِرِ **اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا** مِنْ ذِكْرِكُمْ اِيَّاهُمْ وَنَصْبُ اَشَدَّ عَلَى الْحَالِ مِنْ ذِكْرًا الْمَنْصُوْبِ بِاذْكُرُوْا اِذْ لَوْ تَاَخَّرَ عَنْهُ لَكَانَ صِفَةً لَهٗ **فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا** نَصِيْبَنَا **فِى الدُّنْيَا** فَيُؤْتَاهُ فِيْهَا **وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ** نَصِيْبٌ

(۲۰۱) **وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً** نِعْمَةً **وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً** هِيَ الْجَنَّةُ **وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○** بِعَدَمِ دُخُوْلِهَا وَهٰذَا بَيَانٌ لِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُوْنَ وَلِحَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْقَصْدُ بِهِ الْحَثُّ عَلٰى طَلَبِ خَيْرِ الدَّارَيْنِ كَمَا وَعَدَ بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ بِقَوْلِهٖ

طواف زیارت کرچکو اور منیٰ میں ٹھیرو تو وہاں خوب اللہ کی بڑائی اور تعریف کرو جیسا کفر کی حالت میں حج سے فارغ ہوکر اپنے باپ دادوں کے فخر بیان کیا کرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ۔

بعض لوگوں میں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارا حصہ دنیا میں دیدے سو اللہ انکو دیتا ہے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (یہ کافروں کا حال ہے)

(۲۰۱) اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے — دنیا میں بھی نعمت دے اور آخرت میں جنت عطا فرما۔ اور دوزخ میں ہم کو نہ ڈال۔

تشریح

(۱۹۹) <u>حج میں مزدلفہ کا قیام بھی ضروری ہے</u> | سنت ابراہیمی کے برخلاف اہل قریش نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ ۹ ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات جانے اور عرفات سے واپس ہوکر رات کو مزدلفہ میں ٹھیرنے کے بجائے، مزدلفہ سے ہی پلٹ آتے تھے اور عام لوگوں کے ساتھ عرفات نہیں جاتے تھے، سب کے ساتھ عرفات جانا کسرشان سمجھتے تھے، بنی خزاعہ، بنی کنانہ اور قریش کے حلیف قبیلوں نے بھی یہی طریقہ اپنا لیا۔ اسلام نے ان کے اس جھوٹے فخر و غرور کو ختم کیا اور حکم ہوا کہ سب کے ساتھ منیٰ سے عرفات جاؤ اور وہاں سے لوٹ کر مزدلفہ میں ٹھیرو۔ اس جھوٹے کبر کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو، یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(۲۰۰) <u>حج سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی بڑائی بیان کرو</u> | حج سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ میں جلسے ہوتے تھے جن میں اپنے باپ دادا کے کارنامے بیان ہوتے تھے، فرمایا گیا کہ باپ دادا کے جھوٹے کارنامے بیان کرنے اور ڈینگیں مارنے کے بجائے اللہ کو یاد کرو بلکہ اللہ کا ذکر باپ دادا کے ذکر سے بڑھ کر کرو مگر اللہ کو یاد کرنے والوں میں بھی فرق ہے وہ لوگ جو اللہ سے صرف دنیا مانگتے ہیں ان کو بس دنیا ملتی ہے آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

(۲۰۱) <u>اللہ کو یاد کرنے والے دین و دنیا دونوں مانگتے ہیں</u> | دوسرے اللہ کو یاد کرنے والے وہ لوگ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور عذاب دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا

اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَاللّٰهُ	سَرِيْعُ	الْحِسَابِ	وَاذْكُرُوا
یہی لوگ	انکے لئے	حصہ	اس سے جو	انھوں نے کمایا	اور اللہ	جلد	حساب لینے والا	اور تم یاد کرو

یہی لوگ ہیں انکے لئے حصہ ہے اسمیں سے جو انھوں نے کمایا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور تم اللہ یاد

اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ

اللّٰهَ	فِيْٓ	اَيَّامٍ	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	تَعَجَّلَ	فِيْ	يَوْمَيْنِ	فَلَآ اِثْمَ	عَلَيْهِ	وَمَنْ
اللہ	میں	دن	گنتی کے	پس جو	جلد چلا گیا	میں	دو دن	تو نہیں گناہ	اس پر	اور جس

کرو گنتی کے چند (مقررہ) دنوں میں۔ پس جو دو دن جلدی چلا گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے

تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

تَاَخَّرَ	فَلَا	اِثْمَ	عَلَيْهِ	لِمَنِ	اتَّقٰى	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ
تاخیر کی	تو نہیں	گناہ	اس پر	لئے جو	ڈرتا رہا	اور تم ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ تم	اسکی طرف	جمع کئے جاؤ گے۔

تاخیر کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں (یہ اسکے لئے ہے) جو ڈرتا رہا، اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسکی طرف جمع کئے جاؤ گے۔

(۲۰۲) اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ ثَوَابٌ مِّمَّا كَسَبُوْا اَجْلِ عَمِلُوْا مِنَ الْحَجِّ وَالدُّعَاءِ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يُحَاسِبُ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِيْ قَدْرِ نِصْفِ نَهَارٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا لِحَدِيْثٍ بِذٰلِكَ

(۲۰۳) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ رَمْيِ الْجَمَرَاتِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ اَيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ الثَّلٰثَةِ فَمَنْ تَعَجَّلَ اَيْ اسْتَعْجَلَ بِالنَّفْرِ مِنْ مِنًى فِيْ يَوْمَيْنِ اَيْ فِيْ ثَانِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بَعْدَ رَمْيِ جِمَارِهٖ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ بِالتَّعْجِيْلِ وَمَنْ تَاَخَّرَ بِهَا حَتّٰى بَاتَ لَيْلَةَ الثَّالِثِ وَرَمٰى جِمَارَهٗ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ اَيْ هُمْ مُخَيَّرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ وَنَفْيُ الْاِثْمِ لِمَنِ اتَّقٰى اللّٰهَ فِيْ حَجِّهٖ لِاَنَّهُ الْحَاجُّ عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ فِي الْاٰخِرَةِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ۔

(۲۰۲) انہیں کو ہے بدلا اس کا جو انہوں نے حج کیا اور دعا مانگی اور اللہ خلقت کے حساب سے دنیا کے آدھے دن میں فراغت پالے گا۔

(۲۰۳) اور کنکریاں مارتے وقت اللہ اکبر کہو تین دن ایام تشریق میں سو جو کوئی دو دن میں کنکریاں مار کر منیٰ سے آجاوے اس پر گناہ نہیں اور جو تیسرے دن کنکریاں مار کر تیرہویں تاریخ کو (آئے) اس پر گناہ نہیں غرض اسمیں انکو اختیار ہے کسی پر گناہ نہیں جو حج میں اللہ سے ڈرتا ہے (کیونکہ حج اسی کا قبول ہے) اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم کو آخرت میں اسکے پاس جانا ہے وہ تم کو تمہارے عملوں کا بدلہ دے گا۔

تشریح

(۲۰۲) دنیا و آخرت کے طلبگار دونوں چیزیں پائینگے | یہ دوسری قسم کے لوگ جو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کے طلبگار ہیں یہ لوگ اپنی کمائی کے مطابق دونوں جگہ حصہ پائینگے اللہ کو حساب چکانے میں کیا دیر لگتی ہے۔

(۲۰۳) منیٰ میں قیام کے دن اللہ کی یاد میں گذارو | منیٰ میں قیام کے لئے گنتی کے یہ چند دن ہیں جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں۔ ایام تشریق میں منیٰ سے مکے کو واپسی خواہ ۱۲ ذی الحجہ کو ہو یا ۱۳ ذی الحجہ کو دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں ہے اہمیت دنوں کی گنتی کی نہیں ہے اہمیت اس کی ہے کہ جتنے دن بھی ٹھیرے وہ اللہ کے تعلق میں گذرے فکر آخرت میں بسر ہوئے یا یوں ہی گنوا دئے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ

وَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ . يُّعْجِبُكَ	قَوْلُهٗ	فِي	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَيُشْهِدُ	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا فِيْ
اور سے	لوگ	جو تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہے	اسکی بات	میں	زندگی	دُنیا	اور وہ گواہ بناتا ہے	اللہ	پر	جو میں

اور لوگوں میں (کوئی ایسا بھی ہے) کہ اس کی بات تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہے دنیوی زندگی (کے اُمور) میں اور وہ اللہ کو گواہ بناتا ہے اپنے دل کی بات

قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ

قَلْبِهٖ	وَهُوَ	اَلَدُّ	الْخِصَامِ	وَاِذَا	تَوَلّٰى	سَعٰى	فِي	الْاَرْضِ	لِيُفْسِدَ
اسکے دل	حالانکہ وہ	سخت	جھگڑالو	اور جب	وہ لوٹے	دوڑتا پھرے	میں	زمین	تاکہ فساد کرے

پر حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے ۔ اور جب وہ لوٹے تو زمین (ملک) میں دوڑتا پھرے تاکہ اس میں فساد

فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

فِيْهَا	وَيُهْلِكَ	الْحَرْثَ	وَالنَّسْلَ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	الْفَسَادَ	
اسمیں	اور تباہ کرے	کھیتی	اور نسل	اور	اللہ	ناپسند کرتا ہے	فساد	

کرے اور تباہ کرے کھیتی اور نسل اور اللہ فساد کو ناپسند کرتا ہے ۔

(۲۰۴) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَلَا يُعْجِبُكَ فِي الْاٰخِرَةِ لِمُخَالَفَتِهٖ لِاعْتِقَادِهٖ وَيُشْهِدُ اللّٰهَ
عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ اَنَّهٗ مُوَافِقٌ لِقَوْلِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ○
شَدِيْدُ الْخُصُوْمَةِ لَكَ وَلِاَتْبَاعِكَ لِعَدَاوَتِهٖ لَكَ وَهُوَ الْاَخْنَسُ
بْنُ شَرِيْقٍ كَانَ مُنَافِقًا حُلْوَ الْكَلَامِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ
اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ بِهٖ وَمُحِبٌّ لَهٗ فَيُدْنِيْ مَجْلِسَهٗ فَاَكْذَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ
وَمَرَّ بِزَرْعٍ وَحُمُرٍ لِبَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْرَقَهٗ وَعَقَرَهَا لَيْلًا
كَمَا قَالَ تَعَالٰى ۔
(۲۰۵) وَاِذَا تَوَلّٰى اِنْصَرَفَ عَنْكَ سَعٰى مَشٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ
فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ مِنْ جُمْلَةِ الْفَسَادِ وَ
اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ اَيْ لَا يَرْضٰى بِهٖ

(۲۰۴) وَمِنَ النَّاسِ الخ اور بعض آدمی ہیں کہ جنکی بات تجھ کو دنیا میں اچھی معلوم ہوتی ہے قیامت کو اچھی نہ لگے گی کہ وہ بات اسکے دل سے نہ تھی اور اللہ کو اپنے جی کی بات پر گواہ کرتا ہے کہ میری زبان دل کے موافق ہے حالانکہ وہ تمہاری پیروی کرنیوالوں کے اور تمہارے ساتھ سخت خصومت اور دشمنی رکھتا ہے اس منافق کا نام اخنس بن شریق ہے ظاہر میں حضرت سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا قسم کھا کر کہتا تھا کہ آپ کا دوست ہوں آپ پر ایمان لایا ہوں حضرت اسکو اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے اللہ نے اسکو جھوٹا فرمایا اور یہی منافق رات کے وقت بعض مسلمانوں کی کھیتی اور گدھوں کے پاس گزرا کھیتی جلادی اور گدھوں کے پیر کاٹ کر

(۲۰۵) اور یہ منافق جب تجھ سے جدا ہوتا ہے زمین میں فساد کرنے کو چلتا ہے اور لوگوں کے جانوروں اور کھیتی کو ہلاک و خراب کرتا ہے اور اللہ فساد سے خوش نہیں۔

تشریح

(۲۰۴) فراست مومنانہ بھی ضروری ہے | اس نظام خیر کو قائم کرنے کے لئے بھلائی کی رغبت دلانے کے ساتھ یہ بھی اہم ہے کہ چکنی چپڑی باتیں کرنے والوں سے ہوشیار رہا جائے ارشاد ہوا کہ تمہیں ایسی بھلی باتیں کرنیوالے بھی ملیں گے جن کی باتیں دل کو لبھانے والی ہوں گی، اپنی نیک نیتی پر بار بار قسمیں کھاتے ہوئے نظر آئیں گے مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق، جھوٹے، بدعہد اور ہر ٹیڑھی چال کو استعمال کرنے والے ہونگے۔

(۲۰۵) اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا | یہ دشمن حق زمین پر اپنے اقتدار کے طالب، اگر ان کو اقتدار مل جائے تو فساد پھیلائیں، کھیتوں اور انسانی نسل کو تباہ کریں۔ حالانکہ جس اللہ کو وہ بار بار اپنا گواہ بنا رہا ہے ہرگز فساد کو پسند نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ

وَاِذَا	قِيْلَ	لَهُ	اتَّقِ	اللّٰهَ	اَخَذَتْهُ	الْعِزَّةُ	بِالْاِثْمِ	فَحَسْبُهٗ	جَهَنَّمُ
اور جب	کہا جائے	اسکو	ڈر	اللہ	تو اسے آمادہ کرے۔	عزت (غرور)	گناہ پر	تو کافی ہے اسکو	جہنم

اور جب اس کو کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو اس کو عزت (غرور) گناہ پر آمادہ کرے تو اس کے لئے جہنم کافی ہے:

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ

وَلَبِئْسَ	الْمِهَادُ	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّشْرِيْ	نَفْسَهُ	ابْتِغَآءَ
اور البتہ بُرا	ٹھکانا	اور	سے	لوگ	جو	بیچ ڈالتا ہے	اپنی جان	حاصل کرنا

اور البتہ وہ بُرا ٹھکانہ ہے اور لوگوں میں (ایک وہ ہے) جو اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اللہ کی رضا

مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

مَرْضَاتِ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ
رضا	اللہ	اور	اللہ	مہربان	بندوں پر

حاصل کرنے کے لئے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(۲۰۶) وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْ فِعْلِكَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ حَمَلَتْهُ الْاَنَفَةُ وَالْحَمِيَّةُ عَلَى الْعَمَلِ بِالْاِثْمِ الَّذِيْ اُمِرَ بِاتِّقَائِهِ فَحَسْبُهٗ كَافِيْهِ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ اَلْفِرَاشُ هِيَ

(۲۰۶) اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ ایسا نہ کر، اللہ سے ڈر تو وہ ناک چڑھا کر اسی گناہ کو کرتا ہے۔ سو دوزخ اس کو بس ہے اور وہ بُرا بچھاونا ہے۔

(۲۰۷) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ يَبِيْعُ نَفْسَهُ اَيْ يَبْذُلُهَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ابْتِغَآءَ طَلَبَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ رِضَاهُ وَهُوَ صُهَيْبٌ لَمَّا اٰذَاهُ الْمُشْرِكُوْنَ هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَرَكَ لَهُمْ مَالَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ○ حَيْثُ اَرْشَدَهُمْ لِمَا فِيْهِ رِضَاهُ۔

(۲۰۷) اور بعض آدمی وہ ہیں جو اللہ کے خوش کرنے کو اپنی جان کو عبادت میں خرچ کرتے ہیں (جیسے صہیب رضی اللہ عنہ کہ جب انکو کافروں نے تکلیف دی اپنا مال سب انہیں کے پاس چھوڑ کر مدینہ کو چلے آئے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے کہ ان کو اپنی مرضی کا راستہ بتایا۔

تشریح

(۲۰۶) جھوٹی عزت کس کام کی | ایسے بدکردار دشمنِ حق کو جب اللہ کا خوف دلایا جاتا ہے، تو جھوٹی عزت و وقار کا خیال اُسے اپنی بُرائی پر جما دیتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے جہنم کافی ہے جو انتہائی بُرا ٹھکانا ہے۔

(۲۰۷) اللہ کی رضا پر جان قربان کرنیوالے | ایسے دشمنانِ حق کے مقابلے میں تمہیں انسانوں میں وہ کردار بھی نظر آئیں گے جو اپنے پروردگار کی رضا کے لئے جان کی بازی لگا دیں گے ایسے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	ادْخُلُوْا	فِي	السِّلْمِ	كَآفَّةً	وَّلَا	تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ
اے	جو لوگ	ایمان لائے	تم داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور نہ	پیروی کرو	قدم

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی

الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ	فَاِنْ	زَلَلْتُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا
شیطان	بیشک وہ	تمہارا	دشمن	کھلا	پھر اگر	تم ڈگمگا گئے	اسکے بعد	جو

نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پھر اگر تم اس کے بعد ڈگمگا گئے جبکہ تمہارے

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

جَآءَتْكُمُ	الْبَيِّنٰتُ	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ	
تمہارے پاس آئے	واضح حکم	تو جان لو	کہ	اللہ	غالب	حکمت والا	

پاس واضح حکم آ گئے تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۰۸) وَنَزَلَ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّاَصْحَابِهٖ لَمَّا عَظَّمُوا السَّبْتَ وَكَرِهُوا الْاِبِلَ وَاَلْبَانَهَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَكَسْرِهَا الْاِسْلَامِ كَآفَّةً حَالٌ مِّنَ السِّلْمِ اَيْ فِيْ جَمِيْعِ شَرَائِعِهٖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ طُرُقِ الشَّيْطٰنِ ۭ اَيْ تَزْيِيْنِهٖ بِالتَّفْرِيْقِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ۔

(۲۰۸) (اور عبداللہ بن سلام کے بارے میں اور انکے ساتھیوں کے بارے میں جنھوں نے ہفتہ کی تعظیم کا ارادہ کیا اور اونٹ کا گوشت کھانا اسلام کے بعد بھی بُرا سمجھا) نازل ہوا۔ اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور سب احکام کو مانو اور شیطان نے جن راستوں کو اچھا کر دکھایا ہے ان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے۔

(۲۰۹) فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِلْتُمْ عَنِ الدُّخُوْلِ فِيْ جَمِيْعِهٖ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ الْحُجَجُ الظَّاهِرَةُ عَلٰى اَنَّهٗ حَقٌّ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ لَا يُعْجِزُهٗ شَيْءٌ عَنْ اِنْتِقَامِهٖ مِنْكُمْ حَكِيْمٌ ۝ فِيْ صُنْعِهٖ

(۲۰۹) پھر اگر اسلام کے حق ہونے کی دلیلیں دیکھ کر بھی تم پورے اس میں داخل نہ ہو تو جان لو کہ اللہ کو کوئی چیز بدلہ لینے سے روک نہیں سکتی اس کے سب کاموں میں حکمتیں ہیں۔

تشریح

(۲۰۸) مطلوب پورا دین ہے | کسی ذہنی تحفظ کے بغیر اپنی پوری زندگی اللہ کے حوالے کر دو، اپنی پوری زندگی کو بندگی کے سانچے میں ڈھال لو، اسلام کے کچھ حصہ پر عمل کرنا اور کچھ حصہ کو چھوڑ دینا یہ شیطان کی پیروی ہے رحمان کی نہیں۔ اس سے بچو، شیطان تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۲۰۹) اللہ کی ہدایتوں پر جم جاؤ | ان واضح اور صاف صاف ہدایتوں کے باوجود اگر تم لڑکھڑا ئے تو سمجھ لو کہ اللہ زبردست طاقت رکھتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ مجرموں کو سزا کس طرح دی جائے۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ

هَلۡ	يَنۡظُرُوۡنَ	اِلَّاۤ	اَنۡ	يَّاۡتِيَهُمُ	اللّٰهُ	فِىۡ	ظُلَلٍ
کیا	وہ انتظار کرتے ہیں	سوائے (یہی)	کہ	آئے ان کے پاس	اللہ	میں	سائبانوں

کیا وہ صرف (یہ) انتظار کرتے ہیں کہ اللہ اُن کے پاس آئے سائبانوں میں

مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ

مِّنَ	الۡغَمَامِ	وَ	الۡمَلٰٓـئِكَةُ	وَ	قُضِىَ	الۡاَمۡرُ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ
سے	بادل	اور	فرشتے	اور	طے ہو جائے	قصہ	اور	طرف	اللہ

بادل کے اور فرشتے اور قصہ طے ہو جائے اور تمام کام اللہ

ع ۲۵/۹ ## تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ (۲۱۰) سَلۡ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ كَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ

تُرۡجَعُ	الۡاُمُوۡرُ	سَلۡ	بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	كَمۡ	اٰتَيۡنٰهُمۡ
لوٹیں گے	تمام کام	پوچھو	بنی اسرائیل	کس قدر	ہم نے انھیں دیں

کی طرف لوٹیں گے پوچھو بنی اسرائیل سے ہم نے نھیں کتنی کھلی

مِّنۡ اٰيَةٍ ۢ بَيِّنَةٍ‌ ؕ وَمَنۡ يُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ مِنۡ

مِّنۡ	اٰيَةٍ ۢ	بَيِّنَةٍ	وَ	مَنۡ	يُّبَدِّلۡ	نِعۡمَةَ	اللّٰهِ	مِنۡ
سے	نشانیاں	کھلی	اور	جو	بدل ڈالے	نعمت	اللہ	اس کے

نشانیاں دیں! اور جو اللہ کی نعمت بدل ڈالے اس کے بعد

بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ (۲۱۱)

بَعۡدِ	مَا	جَآءَتۡهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيۡدُ	الۡعِقَابِ
بعد	جو	آئی اسکے پاس	تو بیشک	اللہ	سخت	عذاب

کہ وہ اس کے پاس آگئی تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۲۱۰) هَلۡ مَا يَنۡظُرُوۡنَ يَنۡتَظِرُ التَّارِكُوۡنَ
الدُّخُوۡلَ فِيۡهِ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ
اَىۡ اَمۡرُهٗ كَقَوۡلِهٖ اَوۡ يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ
اَىۡ عَذَابُهٗ فِىۡ ظُلَلٍ جَمۡعُ ظُلَّةٍ
مِّنَ الۡغَمَامِ السَّحَابِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَقُضِىَ

(۲۱۰) جو لوگ اسلام میں پوری طرح داخل
نہیں ہوئے وہ اسی کے منتظر ہیں کہ عذاب
الٰہی اُن پر بادل کے سائبانوں میں
آجاوے اور فرشتے عذاب کے آپہنچیں
اوران کی ہلاکی کا حکم پورا ہو جائے اور

الْأَمْرُ ثُمَّ أَمْرُ إِهْلَاكِهِمْ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ○ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ فِي الْآخِرَةِ فَيُجَازِيْ

اللہ کی طرف سب کام لوٹتے ہیں سو وہ اُن کا بدلہ دے گا۔

(۲۱۱) سَلْ يَا مُحَمَّدُ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ تَبْكِيْتًا كَمْ آتَيْنَاهُمْ كَمْ اِسْتِفْهَامِيَّةٌ مُعَلِّقَةٌ لِسَلْ مِنَ الْمَفْعُوْلِ الثَّانِيْ وَهِيَ ثَانِيْ مَفْعُوْلَيْ آتَيْنَا وَمُمَيِّزُهَا مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ظَاهِرَةٍ كَفَلْقِ الْبَحْرِ وَ إِنْزَالِ الْمَنِّ وَالسَّلْوٰى فَبَدَّلُوْهَا كُفْرًا وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ أَيْ مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ مِنَ الْآيَاتِ لِأَنَّهَا سَبَبُ الْهِدَايَةِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ كُفْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ لَهُ

(۲۱۱) سَلْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ الخ اے محمدؐ بنی اسرائیل سے ذرا پوچھ تو کہ ان کے پاس کس قدر ظاہر نشانیاں آئیں، جیسے دریا کا چیرنا اور من و سلویٰ کا اُتارنا جس کو انھوں نے ناشکری سے بدل دیا اور جو اللہ کے انعام اور راہ بتلانے کو جو اس پر ہوا ناشکری سے بدلے تو تو البتہ خدا تعالےٰ کا عذاب اس کو سخت ہونے والا ہے۔

تشریح

(۲۱۰) جب حقیقت بے نقاب ہو جائے تو امتحان کی نہیں فیصلے کی گھڑی ہے | دلائل کی روشنی میں حقیقت کا ادراک اور اعتراف انسان کی عقل اور دانشمندی کا امتحان ہے —— اگر حقیقت بے نقاب ہوکر سامنے آجائے اور انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ رب ذوالجلال اپنے تختِ جلال پر متمکن ہے اور یہ فرشتے اس کے کارکنوں کے طور پر مشغول ہیں تو پھر اس ایمان کی قیمت ہی کیا رہ جاتی ہے —— انسان کی اخلاقی طاقت کی آزمائش اسی میں ہے کہ نافرمانی کا اختیار رکھنے کے باوجود فرماں برداری اختیار کرتا ہے۔ جب انسان بے بس کر کے اللہ کے سامنے پیش کردیا جائے تو اس کی اطاعت، اطاعت کہاں رہجاتی ہے —— انسان کی عقل اور اخلاقی قوت ان دونوں صلاحیتوں کا امتحان اور اس کی آزمائش اسی وقت تک ہے جب تک حقیقت بے نقاب ہوکر آنکھوں کے سامنے نہیں آجاتی ہے۔ اور جب بے نقاب ہوکر حقیقت سامنے آگئی تو پھر وہ امتحان کی نہیں فیصلہ کی گھڑی ہے تو کیا تم اس فیصلے کے وقت کے منتظر ہو۔

(۲۱۱) بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت حاصل کرو | بنی اسرائیل کی تاریخ اور اسکے حالات میں امتِ محمدیہ کیلئے عبرت و نصیحت کا بہترین سامان موجود ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کو کتاب اللہ اور نبوت سے سرفراز کرکے دنیا کی رہنمائی کے منصب پر مامور کیا گیا تھا۔ علم اور عمل کی گمراہیوں میں مبتلا ہوکر اس قوم نے اپنے آپ کو اس نعمت سے محروم کرلیا —— اور کیسے سخت عذاب میں مبتلا ہوئی

اب ان کے بعد امتِ محمدیہ کو رہنمائی کے عظیم منصب پر مامور کیا گیا ہے اسے اپنی پیش رو قوم بنی اسرائیل کی تاریخ سے سبق لینا چاہیئے اور ان چیزوں سے بچنا چاہیئے جس میں مبتلا ہوکر بنی اسرائیل کو زوال نصیب ہوا۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

زُيِّنَ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الْحَيٰوةُ	الدُّنْيَا	وَيَسْخَرُوْنَ	مِنَ	الَّذِيْنَ
آراستہ کی گئی	وہ لوگ جو	کفر کیا	زندگی	دنیا	اور وہ ہنستے ہیں	سے	جو لوگ

آراستہ کی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنستے ہیں ان پر جو

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ

اٰمَنُوْا	وَالَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	فَوْقَهُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	وَاللّٰهُ
ایمان لائے	اور جو لوگ	پرہیزگار ہوئے	ان سے بالا	دن	قیامت	اور اللہ

ایمان لائے اور جو پرہیزگار ہوئے وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے اور اللہ

يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ	حِسَابٍ
رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	بے	حساب

جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے بے شمار

(۲۱۲) زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا بِالتَّمْوِيْهِ فَاَحَبُّوْهَا
وَهُمْ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لِفَقْرِهِمْ كَعَمَّارٍ وَصُهَيْبٍ اَيْ يَسْتَهْزِءُوْنَ
بِهِمْ وَيَتَعَالَوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْمَالِ وَ
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا الشِّرْكَ وَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَوْقَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝ اَيْ رِزْقًا وَاسِعًا فِي الْاٰخِرَةِ اَوِ الدُّنْيَا بِاَنْ
يُمَلِّكَ الْمَسْخُوْرَ مِنْهُمْ اَمْوَالَ السَّاخِرِيْنَ وَرِقَابَهُمْ

(۲۱۲) جو لوگ کافر ہیں انکی دنیا کی زندگی اچھی کرکے دکھلائی گئی ہے اور وہ مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے افلاس کے سبب جیسے عمارؓ اور بلالؓ و صہیبؓ کہ کافر ان سے ہنسی کرتے تھے اور مال کی وجہ سے اپنے آپ کو اونچا جانتے تھے۔ اور یہ لوگ جو شرک سے بچے قیامت کو ان سے اونچے مرتبہ پر ہونگے اور اللہ جس کو چاہے فراغت کی روزی دیتا ہے آخرت میں اور دنیا میں اس طرح کہ جن سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے ٹھٹھا کرنے والوں کی جانوں اور مالوں کے مالک ہو جاویں۔

تشریح

(۲۱۲) حقیقی کامیابی زندگی کے مقصد کا شعور ہے | حقیقی کامیابی یہ نہیں ہے کہ دنیا کی خوشحالی حاصل ہو جائے۔ حقیقی کامیابی زندگی کے مقصد کا حصول ہے۔ زندگی کا مقصد آخرت کی کامیابی اور سرخروئی ہے۔ دنیا کی زندگی ایک آزمائش اور امتحان کی حیثیت رکھتی ہے۔ جن لوگوں نے اس دنیا کو ہی اپنا مقصد بنا لیا ہے وہ اسی میں مگن ہیں ان کے لئے دنیا کی یہ ناپائیدار زندگی محبوب و دل پسند بنا دی گئی ہے ہر وقت اسی کے جوڑ توڑ میں لگے رہتے ہیں یہ لوگ آخرت پسندوں کو دیکھ کر مذاق اڑاتے ہیں مگر ہوگا یہ کہ قیامت کے روز جب فیصلے کا دن ہوگا تو یہی آخرت پسند پرہیزگار لوگ عالی مقام ہونگے۔ دنیا کی وسعت اور خوش حالی کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق و خوش حالی عطا فرما دیتا ہے۔ دنیا کے رزق کی زیادتی پر نہ کامیابی کا مدار ہے نہ اس کی کمی پر۔ انسان کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے "حقیقی مقصد" پر نگاہ رکھے۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

كَانَ	النَّاسُ	أُمَّةً	وَّاحِدَةً	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	النَّبِيّٖنَ
تھے	لوگ	اُمت	ایک	پھر بھیجے	اللہ	نبی

لوگ ایک اُمت تھے۔ پھر اللہ نے نبی بھیجے،

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

مُبَشِّرِيْنَ	وَمُنْذِرِيْنَ	وَاَنْزَلَ	مَعَهُمُ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ
خوش خبری دینے والے	اور ڈرانے والے	اور نازل کی	انکے ساتھ	کتاب	برحق

خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی

لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ

لِيَحْكُمَ	بَيْنَ	النَّاسِ	فِيْمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	وَمَا	اخْتَلَفَ	فِيْهِ
تاکہ فیصلہ کرے	درمیان	لوگ	جسمیں	انہوں نے اختلاف کیا	اسمیں	اور نہیں	اختلاف کیا	اسمیں

تاکہ فیصلہ کرے لوگوں کے درمیان جسمیں انھوں نے اختلاف کیا اور جنھیں (کتاب) دی گئی تھی

اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

اِلَّا	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْهُ	مِنْ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
مگر	جنھیں	دی گئی	بعد	جوجب	آئے انکے پاس	واضح حکم

انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد جبکہ ان کے پاس واضح احکام آ گئے

بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ

بَغْيًا	بَيْنَهُمْ	فَهَدَى	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	مِنَ
ضد	انکے درمیان (آپس کی)	پس ہدایت دی	اللہ	جو لوگ	ایمان لائے	لئے جو	انہوں نے اختلاف کیا	اسمیں	سے

آپس کی ضد کی وجہ سے، پس اللہ نے ان لوگوں کو ہدایت دی جو ایمان لائے اس سچی بات کی جسمیں انھوں نے

الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ط وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

الْحَقِّ	بِاِذْنِهٖ	وَاللّٰهُ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ
سچ	اپنے حکم سے	اور اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	طرف	راستہ	سیدھا

اختلاف کیا تھا اپنے حکم سے اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔

(۲۱۳) كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً عَلَى الْاِيْمَانِ

(۲۱۳) سب آدمی اصل سے حالتِ ایمان پر تھے پھر اُن

فَاخْتَلَفُوْا بِاَنْ اٰمَنَ بَعْضٌ وَّكَـــفَرَ
بَعْضٌ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ اِلَيْهِمْ
مُبَشِّرِيْنَ مَنْ اٰمَــنَ بِالْجَنَّةِ وَ
مُنْذِرِيْنَ مَنْ كَفَرَ بِالنَّارِ وَ
اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِمَعْنَى
الْكُتُبِ بِالْحَقِّ مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلَ
لِيَحْكُمَ بِهٖ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ مِنَ الدِّيْنِ وَمَا
اخْتَلَفَ فِيْهِ اَىِ الدِّيْنِ اِلَّا الَّذِيْنَ
اُوْتُوْهُ اَىِ الْكِتٰبَ فَاٰمَنَ بَعْضٌ
وَّكَفَرَ بَعْضٌ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
الْبَيِّنٰتُ الْحُجَجُ الظَّاهِرَةُ عَلَى التَّوْحِيْدِ
وَمِنْ مُتَعَلِّقَةٌ بِاخْتَلَفَ وَهِىَ وَمَا
بَعْدَهَا مُقَدَّمٌ عَلَى الْاِسْتِثْنَاءِ فِى
الْمَعْنٰى بَغْيًاۢ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ بَيْنَهُمْ ۚ
فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ لِلْبَيَانِ الْحَقِّ
بِاِذْنِهٖ ؕ بِاِرَادَتِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِىْ
مَنْ يَّشَآءُ هِدَايَتَهُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ طَرِيْقِ الْحَقِّ

اختلاف ہوا ، بعض مسلمان رہے ، بعض کافر ہو گئے ۔ سو جو ایمان لائے ان کو اللہ نے پیغمبروں کے ذریعہ سے جنت کی خوش خبری دی اور کافروں کو آگ سے ڈرایا اور نبیوں کو سچے احکام کی کتابیں دیں تاکہ لوگوں نے مذہب میں جو اختلاف کر رکھا ہے اس کا فیصلہ کردے اور مذہب میں انھوں نے ہی اختلاف کیا جن کو کتاب دی گئی تھی ۔ بعض مسلمان ہو گئے بعض کافر ۔ یہ اس سے کہ ان کو وحدتِ خداوندی کی دلیلیں مل گئی تھیں ، ایک دوسرے کی ضد سے ۔

پھر اللہ نے ایمان والوں کو اپنے حکم سے اس سچی بات کی راہ دکھائی جس میں وہ جھگڑ رہے تھے ۔

اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ چلا دے ۔

تشریح

(۲۱۳) انسانی زندگی کا آغاز علم کی روشنی میں ہوا | دُنیا کا پہلا انسان دنیا میں آیا تو اس کی زندگی کا آغاز حق کی پوری روشنی میں ہوا ، ایک مدت تک نسلِ آدم ایک امت کی شکل میں ایک ہی مذہب حق پر قائم رہی ، اس کا مذہب ایک ہی تھا ، پھر دھیرے دھیرے اپنی اغراض کی وجہ سے لوگوں نے حق سے روگردانی شروع کی ، حقیقت کے علم کے باوجود نئے نئے راستے نکالنے شروع کئے تاکہ اپنے جائز حق سے زیادہ اپنے منافع حاصل کرسکیں ۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو اسی علم حق اور حقیقت کی طرف لائیں جہاں سے ان کا آغاز ہوا تھا ۔ پیغمبر اسلئے نہیں آئے تھے کہ ہر پیغمبر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالدے اور ایک نئی اُمت بنا ڈالے ۔ بلکہ مقصد وہی امتِ واحدہ کا عالمی تصور تھا جہاں سے انسان نے اپنی زندگی کا سفر شروع کیا تھا ۔

یہ بڑی اہم بات ہے جس سے مذہب کی تاریخ صحیح بنیادوں پر مرتب ہوتی ہے ۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

أَمْ	حَسِبْتُمْ	أَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	وَلَمَّا	يَأْتِكُمْ	مَثَلُ	الَّذِينَ	خَلَوْا	مِنْ	قَبْلِكُمْ
کیا	تم خیال کرتے ہو	کہ	تم داخل ہو جاؤ گے	جنت	اور جبکہ نہیں	آئی تم پر	جیسے	جو	گزرے	سے	تم پہلے

کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اور جبکہ (ابھی) تم پر (ایسی حالت) نہیں آئی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر گزری

مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ

مَسَّتْهُمُ	الْبَأْسَاءُ	وَالضَّرَّاءُ	وَزُلْزِلُوا	حَتَّىٰ	يَقُولَ	الرَّسُولُ	وَالَّذِينَ
پہنچی انہیں	سختی	اور تکلیف	اور وہ ہلا دیے گئے	یہانتک	کہنے لگے	رسول	اور وہ جو

انہیں پہنچی سختی اور تکلیف اور وہ ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو انکے ساتھ ایمان

آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ﴿۲۱۴﴾

آمَنُوا	مَعَهُ	مَتَىٰ	نَصْرُ اللَّهِ	أَلَا	إِنَّ	نَصْرَ اللَّهِ	قَرِيبٌ	
ایمان لائے	انکے ساتھ	کب	اللہ کی مدد	آگاہ رہو	بیشک	اللہ کی مدد	قریب	

لائے کہنے لگے اللہ کی مدد کب آئے گی؟ آگاہ رہو اللہ کی مدد قریب ہے۔

(۲۱۴) وَنَزَلَ فِي جُهْدٍ أَصَابَ الْمُسْلِمِينَ
أَمْ بَلْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا لَمْ يَأْتِكُمْ مَثَلُ شِبْهُ مَا أَتَى الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمِحَنِ فَتَصْبِرُوا كَمَا صَبَرُوا مَسَّتْهُمْ جُمْلَةٌ مُسْتَأْنِفَةٌ مُبَيِّنَةٌ لِمَا قَبْلَهَا الْبَأْسَاءُ شِدَّةُ الْفَقْرِ وَالضَّرَّاءُ الْمَرَضُ وَزُلْزِلُوا أُزْعِجُوا بِأَنْوَاعِ الْبَلَاءِ حَتَّىٰ يَقُولَ بِالنَّصْبِ وَالرَّفْعِ أَيْ قَالَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ اسْتِبْطَاءً لِلنَّصْرِ لِتَنَاهِي الشِّدَّةِ عَلَيْهِمْ مَتَىٰ يَأْتِي نَصْرُ اللَّهِ الَّذِي وُعِدْنَاهُ فَأُجِيبُوا مِنْ قِبَلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ○ إِتْيَانُهُ

(۲۱۴) مسلمانوں کو ایک تکلیف پہنچی اس میں یہ آیت اتری۔
اَمْ حَسِبْتُمْ الخ بلکہ تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں بغیر ان تکلیفوں کے اٹھائے پہنچ جاؤ جو تم سے پہلے مسلمانوں کو پہنچیں جنت میں جبھی جا سکتے ہو کہ تکلیفیں اٹھاؤ پھر ان پر صبر کرو جیسا پہلوں نے کیا کہ انکو کیسے کیسے تنگدستی اور بیماری پہونچی اور طرح طرح کی بلاؤں نے انکو ہلا ڈالا۔ یہانتک نوبت پہنچی کہ پیغمبر اور جو لوگ اس پر ایمان لائے مدد الٰہی کی تاخیر سے یہ کہنے لگے کہ اللہ کی مدد جس کا ہم سے وعدہ ہوا ہے کب آوے گی کہ اس سے زیادہ سخت جواب مسلمانوں پر ہے کوئی نہیں یہ ہی وقت مدد کا ہے۔ اس وقت انکی تسلی کی گئی اور یہ جواب ملا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ الخ کہ گھبراؤ نہیں بیشک اللہ کی مدد جلد آنے والی ہے۔

تشریح

(۲۱۴) دین کا راستہ کانٹوں بھرا ہے۔ دین حق "جس سے انسان نے اپنی زندگی کا سفر شروع کیا تھا، اپنی اغراض کی خاطر اس سے کٹنے والوں نے اس دین برحق پر چلنے والوں کے راستے میں روڑے اٹکانے شروع کئے۔ جب بھی کوئی پیغمبر انسان کو اسی ایک ہی حقیقی دین کی طرف بلانے کے لئے آیا منکرین حق نے اس پر ظلم و ستم ڈھائے۔ اس طرح حق کا راستہ کانٹوں سے بھرا رہا، باغی اور سرکش بندے فرماں بردار بندوں کے راستے میں کانٹے بچھاتے رہے، اسی کش مکش میں حق پسندوں کی استقامت کا امتحان تھا۔ ایسی ایسی سختیاں گذریں ایسی ایسی مصیبتیں آئیں کہ رسولِ وقت اور ان کے ساتھی چیخ اُٹھے کہ کب آئے گی اللہ کی مدد؟ —— اس وقت ان کو ڈھارس دیگئی کہ جمے رہو بس اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔ مکی دور میں بھی رسولِ برحق اور ان کے اصحاب اسی امتحان سے گذرے، اور آئندہ بھی شہادت گہہ الفت کے یہ امتحان جاری رہینگے۔ اب جو بھی اس راہ میں قدم رکھے وہ یہ سوچ کر رکھے کہ اربابِ وفا کے قدم اس راہ میں خون سے تر رہے ہیں آخرت کے بلند مرتبے اور انعامات یوں آسانی سے نہیں ملتے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۖ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

يَسْئَلُوْنَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَآ	اَنْفَقْتُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	فَلِلْوَالِدَيْنِ
وہ آپ سے پوچھتے ہیں	کیا کچھ	خرچ کریں	آپ کہدیں	جو	تم خرچ کرو	سے	مال	سو ماں باپ کیلئے

آپ سے پوچھتے ہیں کیا کچھ خرچ کریں؟ آپ کہدیں تم جو مال خرچ کرو سو ماں باپ کے لئے

وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا

وَالْاَقْرَبِيْنَ	وَالْيَتٰمٰى	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَابْنِ + السَّبِيْلِ	وَ	مَا
اور قرابت دار	اور یتیم (جمع)	اور محتاج (جمع)	اور مسافر	اور	جو

اور قرابت داروں کے لئے اور یتیموں کے لئے اور محتاجوں اور مسافروں کے لئے اور تم جو

تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (۲۱۵)

تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ
تم کروگے	کوئی	نیکی	توبیشک	اللہ	اسے	جاننے والا

نیکی کروگے تو بیشک اللہ اسے جاننے والا ہے۔

(۲۱۵) يَسْئَلُوْنَكَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا اَيِ الَّذِيْ يُنْفِقُوْنَ ؕ وَالسَّائِلُ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوْحِ وَكَانَ شَيْخًا ذَا مَالٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يُنْفِقُ وَعَلٰى مَنْ يُنْفِقُ قُلْ لَهُمْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ بَيَانٌ لِمَا شَامِلٌ لِلْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ وَفِيْهِ بَيَانُ الْمُنْفَقِ الَّذِيْ هُوَ اَحَدُ شِقَّيِ السُّؤَالِ وَاَجَابَ عَنِ الْمَصْرِفِ الَّذِيْ هُوَ الشِّقُّ الْاٰخَرُ بِقَوْلِهٖ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اَيْ هُمْ اَوْلٰى بِهٖ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اِنْفَاقٍ وَغَيْرِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ فَمُجَازٍ عَلَيْهِ

(۲۱۵) بعض آدمی تم سے اے محمدؐ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں (یہ پوچھنے والا عمرو بن الجموحؓ تھا اکی عمر زیادہ ہوگئی تھی اور آدمی مال والا تھا حضرؐ سے پوچھا کہ کیا خرچ کروں اور کس پر خرچ کروں۔ اے محمدؐ ان سے کہدو کہ جو کچھ تم خرچ کرو اچھی ہونی چاہیئے تھوڑی ہو یا زیادہ اسکا حرج نہیں اور دو تو بہتر یہ ہے کہ ماں باپ کو اور نزدیک رشتہ دار اور یتیم محتاج و مسافر کو دو اور جو کچھ تم اچھا کام کرو خواہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کردیا اور نیکی کا کام سو اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کا عوض دیگا۔

تشریح

(۲۱۵) دین قربانی مانگتا ہے | حق پر ایمان کا تقاضا ہوتا ہے کہ جان و مال سب کچھ اس کی راہ میں لگا دیا جائے ــــــ اور یہ سب اپنے مالکِ حقیقی اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔

انسانی زندگی میں مخلوق خدا کی خدمت اور کمزوروں کی نصرت بڑی اہمیت رکھتی ہے اس کے بغیر اچھا سماج نہیں بن سکتا، انسان اغراض کا بندہ بن کر انسانیت سے گر جاتا ہے، ایک اچھے سماج کے لئے یہ انسانی قدریں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ نقطۂ نظر مخلصانہ ہونا چاہیئے کہ یہ سب اللہ کے لئے ہو، شہرت، ناموری یا کسی اور غرض کے لئے نہ ہو ــــــ والدین پر، رشتہ داروں پر، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر اپنا مال اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرو۔ اپنے مال کو جمع کرکے صرف اپنے عیش کے لئے نہ رکھو۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ

كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	وَهُوَ	كُرْهٌ	لَّكُمْ	وَعَسَىٰ	أَن	تَكْرَهُوا	شَيْئًا	وَهُوَ
فرض کی گئی	تم پر	جنگ	اور وہ	ناگوار	تمہارے لئے	اور ممکن ہے	کہ	تم ناپسند کرو	ایک چیز	اور وہ

تم پر جنگ فرض کی گئی اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ

خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَعَسَىٰ	أَن	تُحِبُّوا	شَيْئًا	وَ	هُوَ	شَرٌّ	لَّكُمْ
بہتر	تمہارے لئے	اور ممکن ہے	کہ	تم پسند کرو	ایک چیز	اور	وہ	بری	تمہارے لئے

تمہارے لئے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کچھ پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو

ع ۲۶ ۹ ۱۰

وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾

وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنتُمْ	لَا	تَعْلَمُونَ
اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں	جانتے

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲۱۶) كُتِبَ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ لِلْكُفَّارِ وَهُوَ كُرْهٌ مَكْرُوهٌ لَّكُمْ طَبْعًا لِمَشَقَّتِهِ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ لِمَيْلِ النَّفْسِ إِلَى الشَّهَوَاتِ الْمُوجِبَةِ لِهَلَاكِهَا وَنُفُورِهَا عَنِ التَّكْلِيفَاتِ الْمُوجِبَةِ لِسَعَادَتِهَا فَلَعَلَّ لَكُمْ فِي الْقِتَالِ وَإِنْ كَرِهْتُمُوهُ خَيْرًا لِأَنَّ فِيهِ إِمَّا الظَّفَرُ وَالْغَنِيمَةُ أَوِ الشَّهَادَةُ وَالْأَجْرُ وَفِي تَرْكِهِ وَإِنْ أَحْبَبْتُمُوهُ شَرًّا لِأَنَّ فِيهِ الذُّلُّ وَالْفَقْرُ وَحِرْمَانُ الْأَجْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ذٰلِكَ فَبَادِرُوا إِلَىٰ مَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ

(۲۱۶) تم پر کافروں سے لڑنا ضروری ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ لڑنا مارنا مرنا تمہارے دلوں کو ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اور بہت دفعہ کسی کام سے گھبراتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہوتا ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ تمہاری تمنا کسی کام کے ہو جانے کی ہوتی ہے حالانکہ اس کا ہونا تمہارے حق میں برا ہوتا ہے کیونکہ نفس کی طبعی خواہش لذتوں کی طرف جھکنا اگرچہ وہ انکی ہلاکی اور خرابی کا سبب ہے۔ اور تکالیف شرعی سے گھبرانا باوجودیکہ وہ انکی بھلائی کا سامان ہے سو کیا عجب ہے کہ لڑائی میں تمہارے لئے بھلائی ہو گو وہ تم کو بری معلوم ہو کہ لڑائی میں یا فتح پاتا ہے اور مال غنیمت حاصل ہوگا یا شہید ہو کر اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرو گے اور لڑائی کے چھوڑنے میں اگرچہ نفس کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ کہیں ذلیل و محتاج ہو گے اور ثواب سے محروم رہو گے اور جو تمہارے واسطے بہتر ہے اسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے تم نہیں جانتے تو تم کو چاہیئے کہ جو اللہ حکم کرے فوراً اسکی تعمیل کرو۔

تشریح

(۲۱۶) جہاد انسانی زندگی کا تحفظ کرتا ہے | ظالموں کو ظلم سے روکنے، کمزوروں کو طاقتور والوں کے ستم سے بچانے اور حق کو غالب کرنے کیلئے جنگ بھی کرنی پڑتی ہے۔ حق اور باطل کی کشمکش میں یہ مرحلہ بھی آ کر رہتا ہے۔ جنگ انسان کو طبعاً پسند نہیں ہوتی انسان امن و سکون چاہتا ہے مگر امن و سکون کے لئے یہ ناگواری سہنی پڑتی ہے، کبھی اس ناگواری کے پیچھے ہی خیر چھپی ہوتی ہے۔ جنگ کو ڈاکٹر کے آپریشن کی طرح سمجھنا چاہیئے کہ جس میں مریض کی صحت مقصود ہوتی ہے اسی طرح انسانی سماج کے بدن سے فساد کا نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ اور کبھی پسندیدہ شے کے پیچھے شر کا پہلو ہوتا ہے۔ انسان کا علم محدود ہے اس لئے اس کا کام یہ ہے کہ اپنی پسند ناپسند کو اللہ کی پسند کے تابع کر دے اور مال و جان ہر طرح سے اپنے رب کا فرماں بردار بن جائے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِيْهِ	قُلْ	قِتَالٌ	فِيْهِ	كَبِيْرٌ
وہ آپ سے سوال کرتے ہیں	سے	مہینہ	حرمت والا	جنگ	اسمیں	آپ کہدیں	جنگ	اسمیں	بڑا

وہ آپ سے سوال کرتے ہیں حرمت والے مہینہ میں جنگ (کے بارےمیں) آپ کہدیں اس میں جنگ کرنا بڑا (گناہ) ہے

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَھْلِهٖ

وَصَدٌّ	عَنْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَكُفْرٌ	بِهٖ	وَالْمَسْجِدِ + الْحَرَامِ	وَاِخْرَاجُ	اَھْلِهٖ
اور روکنا	سے	راستہ	اللہ	اور نہ ماننا	اس کا	اور مسجد حرام	اور نکال دینا	اسکے لوگ

اور اللہ کے راستے سے روکنا اور اس کو (اللہ کو) نہ ماننا اور مسجد حرام (سے روکنا) اور اس کے لوگوں کو وہاں سے

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

مِنْهُ	اَكْبَرُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	وَالْفِتْنَةُ	اَكْبَرُ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَلَا يَزَالُوْنَ	يُقَاتِلُوْنَكُمْ
اس سے	بہت بڑا	نزدیک	اللہ	اور فتنہ	بہت بڑا	سے	قتل	اور وہ ہمیشہ رہیں گے	وہ تم سے لڑیں گے

نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے۔ اور فتنہ قتل سے (بھی) بڑا گناہ ہے اور وہ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے

حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ

حَتّٰى	يَرُدُّوْكُمْ	عَنْ	دِيْنِكُمْ	اِنِ	اسْتَطَاعُوْا	وَمَنْ	يَّرْتَدِدْ	مِنْكُمْ
یہانتک کہ	تمہیں پھیر دیں	سے	تمہارا دین	اگر	وہ کرسکیں	اور جو	پھر جائے	تم میں سے

یہاں تک کہ اگر وہ کرسکیں تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ اور تم میں سے جو پھر جائے اپنے

عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي

عَنْ	دِيْنِهٖ	فَيَمُتْ	وَھُوَ	كَافِرٌ	فَاُولٰۗىِٕكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِي
سے	اپنا دین	پھر مر جائے	اور وہ	کافر	تو یہی لوگ	ضائع ہوگئے	ان کے عمل	میں

دین سے اور وہ مر جائے (اس حال میں کہ) وہ کافر ہو تو یہی لوگ ہیں جن کے عمل ضائع ہوگئے۔ دنیا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۱۷

الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَاُولٰۗىِٕكَ	اَصْحٰبُ + النَّارِ	ھُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
دنیا	اور آخرت	اور یہی لوگ	دوزخ والے	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے

میں اور آخرت میں اور یہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے

(۲۱۷) وَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ سَرَايَاهُ وَ اَمَّرَ عَلَيْهَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ جَحْشٍ فَقَاتَلُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلُوا ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فِىْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ وَالْتَبَسَ عَلَيْهِمْ بِرَجَبَ فَعَيَّرَهُمُ الْكُفَّارُ

(۲۱۷) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ الخ وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر بھیجا سو وہ مشرکین سے لڑے انکو مارا۔ اور ابن الحضرمی ایک شخص کو جمادی الآخر کی آخر تاریخ میں ملا۔

بِاسْتِحْلَالِهٖ نَزَلَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ الْمُحَرَّمِ قِتَالٍ فِيْهِ بَدَلُ اِشْتِمَالٍ
قُلْ لَهُمْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ عَظِيْمٌ وِزْرًا
مُبْتَدَاٌ وَخَبَرٌ وَصَدٌّ مُبْتَدَاٌ مَنْعٌ لِلنَّاسِ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دِيْنِهٖ وَكُفْرٌۢ بِهٖ بِاللّٰهِ وَ
صَدٌّ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَيْ مَكَّةَ وَاِخْرَاجُ
اَهْلِهٖ مِنْهُ وَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَخَبَرُ الْمُبْتَدَاِ اَكْبَرُ اَعْظَمُ
وِزْرًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْقِتَالِ فِيْهِ وَالْفِتْنَةُ
الشِّرْكُ مِنْكُمْ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ لَكُمْ فِيْهِ وَلَا
يَزَالُوْنَ اَيِ الْكُفَّارُ يُقَاتِلُوْنَكُمْ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى كَيْ يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِلَى الْكُفْرِ
اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
بَطَلَتْ اَعْمَالُهُمْ الصَّالِحَةُ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ فَلَا اعْتِدَادَ بِهَا وَلَا ثَوَابَ عَلَيْهَا
وَالتَّقْيِيْدُ بِالْمَوْتِ عَلَيْهِ يُفِيْدُ اَنَّهُ لَوْ رَجَعَ
اِلَى الْاِسْلَامِ لَمْ يَبْطُلْ عَمَلُهُ فَيُثَابُ عَلَيْهِ وَلَا
يُعِيْدُهُ كَالْحَجِّ مَثَلًا وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ وَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اس تاریخ رجب کی پہلی تاریخ ہونے کا شبہ ہوا۔ اور رجب حرمت کے مہینوں میں سے ہے تو کافروں نے مسلمانوں پر طعن کیا کہ حرمت کے مہینے میں تم نے لڑائی کو حلال سمجھا۔ تم سے اے محمد حرمت کے مہینے میں قتل و قتال کرنے کو دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ لڑنا اسمیں سخت گناہ ہے لیکن مسلمانوں کو دین خدا سے روکنا اور کفر کرنا اور مکہ میں جانے سے روکنا اور مکہ والوں کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع و اصحاب کو مکہ سے نکالنا اس سے زیادہ گناہ ہے خدا تعالٰے کے نزدیک جو لڑائی میں ہے اور تمہارا مشرک ہونا انکو مار ڈالنے سے زیادہ برا ہے پس یہ نہایت حماقت ہے کہ شرک تو کئے جاؤ حرمت کے مہینے کا خیال نہ کرو اور لڑنے پر اور تم کو مار ڈالنے پر جو شرک سے بہت کم درجہ میں ہے اعتراض اور طعنہ کرو۔

وَلَا يَزَالُوْنَ الخ اور کافر تم سے اے مسلمانوں ہمیشہ لڑتے رہینگے تاکہ اگر انکا بس چلے تو تمکو تمہارا مذہب چھڑا کر کافر بنا دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے دین اسلام سے پھر جاوے، پھر کفر پر مرے تو ان کے سب اچھے عمل دنیا و آخرت میں باطل ہیں نہ آخرت میں ان پر ثواب نہ دنیا میں ان کا اعتبار اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے، کبھی نہ نکلیں گے۔ شافعیؒ کہتے ہیں کہ کفر پر مرنے کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر مرنے سے پہلے پھر مسلمان ہو جائے تو اس کے کام باطل نہ ہونگے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ مثلاً اگر حج پہلے کر چکا تھا تو دوبارہ حج کرنا لازم نہ ہوگا۔

تشریح

(۲۱۷) فتنہ فساد قتل سے بھی برا ہے | قتل و خونریزی بے شک کوئی اچھی چیز نہیں ہے مگر فتنہ و فساد پھیلانا سارے انسانی سماج کو برباد کر کے رکھ دینا اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس آیت کا ایک خاص پس منظر بھی ہے۔ رجب ۲ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ آدمیوں کا ایک دستہ "نخلہ" مقام کیطرف بھیجا جس کا مقصد قریش کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا تھا، راستہ میں قریش کا ایک چھوٹا سا تجارتی قافلہ مل گیا۔ اس دستے نے قافلے پر حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ رجب ختم ہو رہا تھا اور شعبان شروع ہو رہا تھا، اس میں شبہ تھا کہ رجب کا ماہِ حرام ختم ہو چکا تھا یا نہیں؟ بہرحال یہ ایک ناپسندیدہ واقعہ تھا۔ چنانچہ یہ دستہ مالِ غنیمت لے کر مدینہ واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ پر خود ناگواری کا اظہار فرمایا اور مالِ غنیمت میں سے بیت المال کا حصہ بھی نہیں لیا۔

اس واقعے کی آڑ میں قریش نے اور مدینہ کے منافقین نے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا اس کا جواب مذکورہ آیت میں دیا گیا ہے کہ جنہوں نے صرف اسلئے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے کہ وہ دینِ حق کے پیرو کیوں بن گئے۔ جنھوں نے مسلمانوں کے لئے مسجد حرام کے دروازے بند کر دیئے ان کا اس واقعہ میں منہ کھولنا کس طرح زیب دیتا ہے ؎ اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت ؛ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ الخ فرمایا کہ انکے اعتراضات کی تہہ میں دراصل حق دشمنی ہے، ان کا مقصد ہے کہ ان کا بس چلے تو تمہیں اس دین حق سے پھیر دیں۔ تمہاری آخرت برباد کر دیں۔ انکو معمولی دشمن مت سمجھو اور ان سے صلح صفائی کی امید مت رکھو یہ جان و مال کے نہیں ایمان کے دشمن ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَالَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ
بیشک	جو لوگ	ایمان لائے	اور وہ لوگ جو	انھوں نے ہجرت کی	اور انہوں نے جہاد کیا	میں	راستہ	اللہ

بیشک جو ایمان لائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا

اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

اُولٰٓئِكَ	یَرْجُوْنَ	رَحْمَتَ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ	یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ
یہی لوگ	امید رکھتے ہیں	رحمت	اللہ	اور اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	(بارہ میں)

یہی لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں

الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ

الْخَمْرِ	وَالْمَیْسِرِ	قُلْ	فِیْهِمَآ	اِثْمٌ	كَبِیْرٌ	وَّمَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَاِثْمُهُمَآ	اَكْبَرُ
شراب	اور جوا	آپ کہدیں	ان دونوں میں	گناہ	بڑا	اور فائدے	لوگوں کیلئے	اور ان دونوں کا گناہ	بہت بڑا

شراب اور جوئے کے بارہ میں، آپ کہدیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے فائدے (بھی) ہیں۔ (لیکن) ان کا گناہ ان کے فائدے

مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ

مِنْ	نَّفْعِهِمَا	وَیَسْـَٔلُوْنَكَ	مَاذَا	یُنْفِقُوْنَ	قُلِ	الْعَفْوَ	كَذٰلِكَ
سے	ان کا فائدہ	اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے	کیا کچھ	وہ خرچ کریں	آپ کہدیں	زائد از ضرورت	اسی طرح

سے بہت بڑا ہے۔ اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا کچھ خرچ کریں؟ آپ کہدیں زائد از ضرورت اسی طرح

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ ۙ

یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰیٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُوْنَ
واضح کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	احکام	تاکہ تم	غور و فکر کرو۔

اللہ تمہارے لئے احکام واضح کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

(۲۱۸) وَلَمَّا ظَنَّ السَّرِیَّةُ اَنَّهُمْ اِنْ سَلِمُوْا
مِنَ الْاِثْمِ فَلَا یَحْصُلُ لَهُمْ اَجْرٌ
نَزَلَ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ
هَاجَرُوْا فَارَقُوْا اَوْطَانَهُمْ
وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
لِاِعْلَاءِ دِیْنِهٖ اُولٰٓئِكَ
یَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ثَوَابَهٗ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمٌ۝
بهر

(۲۱۸) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ (اس آیت کے اترنے کی وجہ یہ ہوئی کہ لشکر مذکور کو بعد اترنے پہلی آیتوں کے گنہگار ہونے کا خیال اس لڑائی کی وجہ سے تو جاتا رہا لیکن اس کو ثواب بھی نہ سمجھا) البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر بار چھوڑے اور خدا تعالیٰ کا دین اونچا کرنے کو کافروں سے لڑے وہ لوگ ضرور خدا کی رحمت اور ثواب کے مستحق ہیں ان کو امیدوار ثواب کا رہنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کو بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

(۲۱۹) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الْقِمَارِ مَا حُكْمُهُمَا قُلْ لَهُمْ فِيْهِمَا أَيْ فِيْ تَعَاطِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْمُثَلَّثَةِ لِمَا يَحْصُلُ بِسَبَبِهِمَا مِنَ الْمُخَاصَمَةِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَقَوْلِ الْفُحْشِ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ بِاللَّذَّةِ وَالْفَرَحِ فِي الْخَمْرِ وَاِصَابَةِ الْمَالِ بِلَا كَدٍّ فِي الْمَيْسِرِ وَاِثْمُهُمَآ أَيْ مَا يَنْشَأُ عَنْهُمَا مِنَ الْمَفَاسِدِ اَكْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَلَمَّا نَزَلَتْ شَرِبَ قَوْمٌ وَامْتَنَعَ آخَرُوْنَ اِلٰى اَنْ حَرَّمَتْهُمَا آيَةُ الْمَائِدَةِ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ أَيْ مَا قَدْرُهُ قُلِ اَنْفِقُوا الْعَفْوَ أَيِ الْفَاضِلَ عَنِ الْحَاجَةِ وَلَا تُنْفِقُوْا مَا تَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ وَتُضَيِّعُوْا اَنْفُسَكُمْ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ بِتَقْدِيْرِ هُوَ كَذٰلِكَ كَمَا بُيِّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○

(۲۱۹) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ الخ تم سے اے محمد شراب کے پینے اور جُوا کھیلنے کا حال دریافت کرتے ہیں ان سے کہدو کہ ان افعال کے کرنے میں سخت گناہ ہے کہ ان میں لڑائی جھگڑا گالی دینا گالی کھانا بیحیائی کی باتیں بولنا پیدا ہوتا ہے اور انمیں دنیا کا یہ نفع بھی ہے کہ شراب جی کو بھلی لگتی ہے اور اس سے سرور حاصل ہوتا ہے اور جُوئے میں بلا محنت مال ہاتھ لگتا ہے مگر ان سے جو گناہ اور فساد کے کام پیدا ہوتے ہیں وہ نفع سے زیادہ ہیں۔ اس حکم کے اترنے پر بعض مسلمانوں نے ان کو بالکل چھوڑ دیا اور بعض نے نہ چھوڑا۔ جب سورۂ مائدہ میں قطعاً حرمت اُتری اُس وقت سب رُک گئے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ الخ اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کسقدر خرچ کریں کہدو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو وہ خرچ کرو جس کی تم کو خود حاجت ہو اس کو بانٹ کر اپنی جانوں کو تباہی میں نہ ڈالو۔ جیسا اللہ نے یہ حکم ذکر فرمایا ایسا ہی وہ اپنے احکام ظاہر کرتا ہے تاکہ سوچ سمجھ کر دین و دنیا کے کاموں میں اس کو لو۔

تشریح

(۲۱۸) ہجرت بڑی اہمیت رکھتی ہے | ایمان کی قدر و قیمت سمجھو، جن لوگوں نے اپنے ایمان کو بچانے کیلئے اپنے وطن کو خیرباد کہدیا، دین کے غلبہ کی دُھن میں اپنے پورے امکانی وسائل کے ساتھ جد وجہد میں لگے رہے وہ اللہ کی رحمت کے جائز امیدوار ہیں اگر ان سے بتقاضائے بشریت کوئی کوتاہی بھی سرزد ہوئی تو ان کی بخشش کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ لغزشوں کو معاف کرنے والا اور اپنی رحمتوں سے نوازنے والا ہے۔

(۲۱۹) وطن کو چھوڑنے کے ساتھ برائیوں کو بھی چھوڑا جائے | اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے نیکی کی طرف رغبت اور برائیوں سے بچنے کی ضرورت ہے جو چیزیں انسان کے کردار اور اس کے اخلاق کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہیں ان میں شراب اور جُوا سرِفہرست ہے ـــــ شراب کے بارے میں مذکورہ آیت پہلا قدم ہے جس میں شراب کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد شراب پی کر نماز پڑھنے کی ممانعت آئی۔ اور پھر شراب جوئے اور اس طرح کی دوسری چیزوں کو قطعی طور پر حرام قرار دے دیا گیا۔

مخرب اخلاق چیزوں سے بچنے کے ساتھ اپنا مال ان بُری چیزوں میں لگانے کے بجائے ضرورت سے زائد دولت راہ خدا میں لگانے کا حکم ہوا دنیا میں بھی شراب و جوا انسان کو تباہ کرتے ہیں اور اس کی آخرت بھی برباد کرتے ہیں۔ اللہ کی عطا کردہ دولت میں سے جو ممکن ہو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے، ضرورت مندوں کی مدد کی جائے، اللہ تعالیٰ ان واضح احکام کے ذریعے دین و دنیا دونوں کو سنوارتا ہے۔

فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّہُمۡ خَیۡرٌ ؕ

فِی	الدُّنۡیَا	وَالۡاٰخِرَۃِ	وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ	عَنِ	الۡیَتٰمٰی	قُلۡ	اِصۡلَاحٌ	لَّہُمۡ	خَیۡرٌ
میں	دنیا	اور آخرت	اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں	سے (بارہ میں)	یتیم (جمع)	آپ کہدیں	اصلاح	انکی	بہتر

دنیا میں اور آخرت میں اور وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہدیں انکی اصلاح بہتر ہے۔

وَاِنۡ تُخَالِطُوۡہُمۡ فَاِخۡوَانُکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ ؕ وَلَوۡ شَآءَ

وَاِنۡ	تُخَالِطُوۡہُمۡ	فَاِخۡوَانُکُمۡ	وَاللّٰہُ	یَعۡلَمُ	الۡمُفۡسِدَ	مِنَ	الۡمُصۡلِحِ	وَلَوۡ شَآءَ
اور اگر	ملالو ان کو	تو تمہارے بھائی	اور اللہ	جانتا ہے	خرابی کرنیوالا	سے اس کو	اصلاح کرنیوالا	اور اگر چاہتا

اور اگر ان کو ملالو تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خرابی کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو خوب جانتا ہے۔ اور اگر اللہ

اللّٰہُ لَاَعۡنَتَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ

اللّٰہُ	لَاَعۡنَتَکُمۡ	اِنَّ	اللّٰہَ	عَزِیۡزٌ	حَکِیۡمٌ	وَلَا تَنۡکِحُوا	الۡمُشۡرِکٰتِ	حَتّٰی	یُؤۡمِنَّ
اللہ	ضرور مشقت میں ڈالتا تم کو	بیشک	اللہ	غالب	حکمت والا	اور نہ نکاح کرو	مشرک عورتیں	یہانتک کہ وہ	ایمان لائیں

چاہتا تو تم کو ضرور مشقت میں ڈالدیتا بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں

وَلَاَمَۃٌ مُّؤۡمِنَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکَۃٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡکُمۡ ۚ وَلَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی

وَلَاَمَۃٌ	مُّؤۡمِنَۃٌ	خَیۡرٌ	مِّنۡ	مُّشۡرِکَۃٍ	وَّلَوۡ	اَعۡجَبَتۡکُمۡ	وَلَا تُنۡکِحُوا	الۡمُشۡرِکِیۡنَ	حَتّٰی
اور البتہ لونڈی	مسلمان	بہتر	سے	مشرک عورت	اگرچہ	وہ بھلی لگے تمہیں	اور نہ نکاح کرو	مشرکوں	یہانتک کہ وہ

اور البتہ مسلمان لونڈی کسی مشرک عورت سے بہتر ہے اگر تمہیں وہ بھلی لگے اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ

یُؤۡمِنُوۡا ؕ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ یَدۡعُوۡنَ

یُؤۡمِنُوۡا	وَلَعَبۡدٌ	مُّؤۡمِنٌ	خَیۡرٌ	مِّنۡ	مُّشۡرِکٍ	وَّلَوۡ	اَعۡجَبَکُمۡ	اُولٰٓئِکَ	یَدۡعُوۡنَ
ایمان لائیں	اور البتہ غلام	مسلمان	بہتر	سے	مشرک	اگرچہ وہ	بھلا لگے تمہیں	وہی لوگ	بلاتے ہیں

ایمان لائیں اور البتہ مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے اگرچہ وہ تمہیں بھلا لگے۔ وہی لوگ دوزخ کی طرف

اِلَی النَّارِ ۚۖ وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلَی الۡجَنَّۃِ وَالۡمَغۡفِرَۃِ بِاِذۡنِہٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ

اِلَی	النَّارِ	وَاللّٰہُ	یَدۡعُوۡۤا	اِلَی	الۡجَنَّۃِ	وَالۡمَغۡفِرَۃِ	بِاِذۡنِہٖ	وَیُبَیِّنُ	اٰیٰتِہٖ	لِلنَّاسِ
طرف	دوزخ	اور اللہ	بلاتا ہے	طرف	جنت	اور بخشش	اپنے حکم سے	اور واضح کرتا ہے	اپنے احکام	لوگوں کیلئے

بلاتے ہیں اور اللہ بلاتا ہے اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف اور لوگوں کے لئے اپنے احکام واضح کرتا ہے

ع لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲۱﴾ وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ ؕ قُلۡ ہُوَ اَذًی ۙ

لَعَلَّہُمۡ	یَتَذَکَّرُوۡنَ	وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ	عَنِ	الۡمَحِیۡضِ	قُلۡ	ہُوَ	اَذًی
تاکہ وہ	نصیحت پکڑیں	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	سے (بارہ میں)	حالت حیض	آپ کہدیں	وہ	گندگی

تاکہ وہ نصیحت پکڑیں وہ آپ سے حالت حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہدیں کہ وہ گندگی ہے۔

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ

فَاعْتَزِلُوْا	النِّسَآءَ	فِي	الْمَحِيْضِ	وَلَا	تَقْرَبُوْهُنَّ	حَتّٰى	يَطْهُرْنَ	فَاِذَا	تَطَهَّرْنَ
پس تم الگ رہو	عورتیں	میں	حالتِ حیض	اور نہ	قریب جاؤ انکے	یہانتک کہ	وہ پاک ہوجائیں	پس جب	وہ پاک ہوجائیں

پس تم عورتوں سے الگ رہو حالتِ حیض میں اور ان کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائیں۔ پس جب وہ پاک ہوجائیں

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

فَاْتُوْهُنَّ	مِنْ حَيْثُ	اَمَرَكُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	التَّوَّابِيْنَ	وَيُحِبُّ	الْمُتَطَهِّرِيْنَ
تو آؤ انکے پاس	جہاں سے	حکم دیا تمہیں	اللہ	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	توبہ کرنیوالے	اور دوست رکھتا ہے	پاک رہنے والے

تو تم ان کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

(۲۲۰) فِيْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ فَتَاْخُذُوْنَ بِالْاَصْلَحِ
لَكُمْ فِيْهِمَا وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى وَمَا
يَلْقَوْنَهٗ مِنَ الْحَرَجِ فِيْ شَاْنِهِمْ فَاِنْ وَاكَلُوْهُمْ
يَاْثَمُوْا وَاِنْ عَزَلُوْا مَا لَهُمْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَصَنَعُوْا
لَهُمْ طَعَامًا وَحْدَهُمْ فَحَرَجٌ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ
فِيْ اَمْوَالِهِمْ بِتَنْمِيَتِهَا وَمُدَاخَلَتِكُمْ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ
ذٰلِكَ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ اَيْ تَخْلِطُوْا نَفَقَتَهُمْ بِنَفَقَتِكُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ ۔ اَيْ فَهُمْ اِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمِنْ
شَاْنِ الْاَخِ اَنْ يُخَالِطَ اَخَاهُ اَيْ فَلَكُمْ ذٰلِكَ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ لِاَمْوَالِهِمْ بِمُخَالَطَتِهٖ
مِنَ الْمُصْلِحِ ۔ لَهَا فَيُجَازِيْ كُلًّا مِنْهُمَا وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ لَضَيَّقَ عَلَيْكُمْ بِتَحْرِيْمِ الْمُخَالَطَةِ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ حَكِيْمٌ ○
فِيْ صُنْعِهٖ ۔

(۲۲۱) وَلَا تَنْكِحُوْا تَتَزَوَّجُوْا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ
الْمُشْرِكٰتِ اَيِ الْكَافِرَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ
مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ حُرَّةٍ لِاَنَّ سَبَبَ
نُزُوْلِهَا الْعَيْبُ عَلٰى مَنْ تَزَوَّجَ اَمَةً مُّؤْمِنَةً وَالتَّرْغِيْبُ
فِيْ نِكَاحِ حُرَّةٍ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ لِجَمَالِهَا
وَمَالِهَا وَهٰذَا مَخْصُوْصٌ بِغَيْرِ الْكِتَابِيَّاتِ بِاٰيَةِ
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَلَا تُنْكِحُوا

(۲۲۰) جو تمہارے لئے دین و دنیا میں بہتر ہو۔ اور لوگ تم سے یتیموں سے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ انہیں دشواری پیش آتی ہے اگر ان کے ساتھ مل رل کر کھاتے ہیں تو گناہ کا خوف ہے کہ ان کے مال میں سے نہ کھالیں اور جو اُن کا مال علیحدہ رکھیں ان کے کھانے پینے کا جُدا انتظام کریں تو دشوار ہے۔ کہدو کہ انکے مالوں کو بڑھانا اور درستی کرنا نہ کرنے سے اچھا ہے اور جو تم ان کے خرچ کو اپنے خرچ میں ملا لو تو کچھ ڈر نہیں کہ تمہارے بھائی ہیں اور بھائی بھائی کا مال ملا ہی رہتا ہے اور جو کوئی فساد کی نیت سے ملا دے تاکہ کچھ یتیموں کا کھالے اس کو اللہ خوب جانتا ہے اور جو درستی کی نیت سے ملا دے اس کو بھی جانتا ہے ہر ایک کو بدلہ دیگا اور اگر اللہ چاہتا تو ملانا حرام کر دیتا اور تم کو تنگی میں ڈالتا مگر یہ اس کا فضل و احسان ہے کہ تنگی نہ کی بیشک اللہ غالب ہے حکم میں، کوئی اسکے حکم روک نہیں سکتا اور اس کے سب کاموں میں حکمت اور عمدگی ہے۔

(۲۲۱) اور اے مسلمانو، کافر عورتوں سے جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں نکاح نہ کرو مسلمان عورت اگرچہ باندی ہی ہو آزاد عورت کافرہ سے بہتر ہے پس عیب لگانا باندی مسلمہ کے نکاح سے اور آزاد کافرہ عورت کے نکاح کی رغبت دینا غلط اور خلاف حکم خدا ہے اس کو نہ مانو اگرچہ وہ کافر عورت مال والی اور خوبصورت ہو اور تمکو اچھی معلوم ہو۔ اس حکم سے یہود و نصاریٰ اہل کتاب کی عورتیں مستثنیٰ ہیں ان سے نکاح مسلمان مرد کو جائز ہے۔ اور مسلمان

تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ أَىِ الْكُفَّارَ الْمُؤْمِنَاتِ
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ لِمَالِهٖ وَ
جَمَالِهٖ اُولٰٓئِكَ اَىْ اَهْلُ الشِّرْكِ
يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ بِدُعَائِهِمْ
اِلَى الْعَمَلِ الْمُوْجِبِ لَهَا فَلَا تَلِيْقُ
مُنَاكَحَتُهُمْ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا عَلٰى لِسَانِ رُسُلِهٖ
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ اَىِ الْعَمَلِ الْمُوْجِبِ
لَهُمَا بِاِذْنِهٖ ۚ بِاِرَادَتِهٖ فَتَجِبُ اِجَابَتُهٗ
اَوْلِيَائِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ○ يَتَّعِظُوْنَ

عورتوں کا نکاح کافر مردوں سے نہ کرو جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور البتہ غلام مسلمان کا فر آزاد سے بہتر ہے اگرچہ تم کافر کو پسند کرو مال اور حسن کی وجہ سے۔ کافر لوگ ایسے کاموں کی طرف بلاتے ہیں جو آگ میں پہنچاویں تو ان سے نکاح کرنا کسی طرح زیبا نہیں اور اللہ اپنے رسولوں کی زبانی اپنے حکم سے ان کاموں کی طرف بلاتا ہے جو جنت میں پہنچاویں اور بخشش خدا کا مستحق کریں تو تم کو چاہیئے کہ اس کے حکم کو مانو نکاح انہیں سے کرو جو خدا کے دوست ہیں یعنی مسلمان اور اللہ لوگوں کو اپنے حکم بتلاتا ہے تاکہ وہ اس کی نصیحت پر عمل کریں۔

٢٢٢ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ اَىِ الْحَيْضِ
اَوْ مَكَانِهٖ مَاذَا يُفْعَلُ بِالنِّسَاءِ فِيْهِ قُلْ هُوَ
اَذًى ۙ قَذَرٌ اَوْ مَحَلُّهٗ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ اُتْرُكُوْا
وَطْيَهُنَّ فِى الْمَحِيْضِ ۙ اَىْ وَقْتِهٖ اَوْ مَكَانِهٖ
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ بِالْجِمَاعِ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ
بِسُكُوْنِ الطَّاءِ وَتَشْدِيْدِهَا وَالْهَاءِ وَفِيْهِ اِدْغَامُ
التَّاءِ فِى الْاَصْلِ فِى الطَّاءِ اَىْ يَغْتَسِلْنَ
بَعْدَ اِنْقِطَاعِهٖ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ بِالْجِمَاعِ
مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ بِتَجَنُّبِهٖ فِى الْحَيْضِ وَهُوَ
الْقُبُلُ وَلَا تَعْدُوْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ يُثِيْبُ وَ
يُكْرِمُ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○
مِنَ الْاَقْذَارِ

٢٢٢ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الخ اور تم سے اے محمد لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے کیا کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے۔ کہدو کہ حیض [illegible] ہے اس حالت میں عورتوں سے صحبت نہ کرو اور الگ رہو یہانتک کہ حیض سے پاک ہو کر غسل کرلیں۔

سو جب غسل کرلیں تو جس موقع کی صحبت کا تم کو حکم ہے اسی جگہ صحبت کرو اور جگہ صحبت نہ کرو۔ البتہ جو گناہ سے توبہ کریں اور پلیدیوں سے پاک رہیں ان کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

تشریح

(٢٢٠) یتیموں کے حقوق کو پہچانو | ایک اہم معاشرتی مسئلہ ہے یتیم بچوں کا۔ قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر یتیموں کے بارے میں شدت کے ساتھ حکم دیا گیا ہے کہ انکے مال کے پاس نہ پھٹکو۔ "ان کا مال کھانا آگ سے پیٹ کا بھرنا ہے"۔ مذکورہ آیت میں بتایا گیا ہے کہ اگر تمہارے زیر تربیت بچوں کا کھانا پینا، رہنا سہنا مشترک ہو اور تم انکی بہتری کے لئے ایسا کرتے ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے بھلائی کرنے والے اور برائی کرنے والے دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔

(٢٢١) نکاح تمہاری زندگی کی بنیاد ہے | دوسرا معاشرتی مسئلہ نکاح کا ہے۔ نکاح کا رشتہ صرف ایک شہوانی تعلق نہیں ہے بلکہ ایک گہرا تمدنی، اخلاقی، قلبی اور معاشرتی تعلق ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ ایک کے اخلاق کا اثر دوسرے پر اور آنیوالی نسلوں پر نہ پڑے، اسلئے مومنین کو مشرکین و کفار سے نکاح کا تعلق قائم کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

(٢٢٢) ناپاکی کی حالت میں صحبت کرنے سے روکا گیا ہے | زوجین کے تعلق سے یہ مسئلہ ہے کہ حالتِ حیض میں عورت سے صحبت نہ کی جائے۔ طبی لحاظ سے بھی یہ مضر ہے "لَا تَقْرَبُوْهُنَّ" ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ اس سے مراد صرف صحبت اور مباشرت ہے۔ ایک ساتھ کھانے پینے اور لیٹنے بیٹھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس حالت میں عورتوں کے ساتھ سب کام کرو سوائے مباشرت کے۔ (مسلم، مشکوٰۃ باب الحیض صفحہ ۱۵۱ ۔ نور محمدی)

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ط

نِسَآؤُكُمْ	حَرْثٌ	لَّكُمْ	فَأْتُوا	حَرْثَكُمْ	أَنّٰى	شِئْتُمْ	وَقَدِّمُوا	لِأَنْفُسِكُمْ
عورتیں تمہاری	کھیتی	تمہاری	سو تم آؤ	اپنی کھیتی	جہاں سے	تم چاہو	اور آگے بھیجو	اپنے لئے

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جہاں سے چاہو اور اپنے لئے آگے بھیجو (آگے کی تدبیر کرو)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (۲۲۳) وَلَا تَجْعَلُوا

وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوا	أَنَّكُمْ	مُّلٰقُوْهُ	وَبَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَلَا تَجْعَلُوا
اور ڈرو	اللہ	اور تم جان لو	کہ تم	ملنے والے اس سے	اور خوشخبری دیں	مومنین	اور نہ بناؤ

اور اللہ سے ڈرو اور تم جان لو کہ تم اللہ کو ملنے والے ہو۔ اور خوشخبری دیں ایمان والوں کو اور اپنی قسموں کے لئے

اللّٰهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ط وَ

اللّٰهَ	عُرْضَةً	لِّأَيْمَانِكُمْ	أَنْ	تَبَرُّوا	وَتَتَّقُوا	وَتُصْلِحُوا	بَيْنَ	النَّاسِ	وَ
اللہ	نشانہ	اپنی قسموں کے لئے	کہ	تم حسن سلوک کرو	اور پرہیزگاری کرو	اور صلح کراؤ	درمیان	لوگ	اور

اللہ (کے نام) کو نشانہ نہ بناؤ کہ تم حسن سلوک اور پرہیزگاری اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے (سے باز رہو) اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۲۴) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ

اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ	لَا يُؤَاخِذُكُمْ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْ	أَيْمَانِكُمْ	وَلٰكِنْ
اللہ	سننے والا	جاننے والا	نہیں پکڑتا تمہیں	اللہ	لغو (بیہودہ)	میں	قسمیں تمہاری	اور لیکن

اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ تمہیں نہیں پکڑتا اللہ تمہاری بیہودہ قسموں پر اور لیکن تمہیں

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (۲۲۵)

يُؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	كَسَبَتْ	قُلُوْبُكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ	
پکڑتا ہے تمہیں	پر جو	کمایا	دل تمہارے	اور اللہ	بخشنے والا	بردبار	

پکڑتا ہے اس پر جو تمہارے دلوں نے کمایا (ارادہ سے کیا) اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے

(۲۲۳) نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص أَيْ مَحَلُّ زَرْعِكُمْ
لِلْوَلَدِ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَيْ مَحَلَّهُ وَهُوَ الْقُبُلُ
أَنّٰى كَيْفَ شِئْتُمْ مِنْ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَاضْطِجَاعٍ
وَإِقْبَالٍ وَإِدْبَارٍ نَزَلَ رَدًّا لِقَوْلِ الْيَهُوْدِ مَنْ
أَتٰى امْرَأَتَهُ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ جِهَةِ دُبُرِهَا جَاءَ
الْوَلَدُ أَحْوَلَ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ط الْعَمَلَ
الصَّالِحَ كَالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْجِمَاعِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
فِيْ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط
بِالْبَعْثِ فَيُجَازِيْكُمْ بِأَعْمَالِكُمْ وَبَشِّرِ

(۲۲۳) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی کی جگہ ہیں تو کھیتی ہی کی
جگہ سے ہی صحبت کرو جس طرح چاہو اٹھ بیٹھ کر لیٹ
کرسیدھے، اُلٹے۔ یہ حکم اللہ نے اس واسطے فرمایا
کہ یہودی لوگ یہ کہتے تھے کہ اگر اُلٹا لٹا کر صحبت کرے
اگرچہ موضع معہود سے ہو تو بچہ بھینگا ہوتا ہے۔ اور
اپنے لئے اچھے عمل آگے بھیجو بوقت صحبت بسم اللہ کہہ
لیا کرو اور اللہ سے ڈرو، اس کے حکم مانو۔ جن
باتوں سے اس نے منع کیا ہے اس سے بچو اور جان
لو کہ بیشک تم اللہ سے ملو گے قیامت کو اٹھ کر سو وہ تمکو کام کا

الْمُؤْمِنِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اتَّقَوْهُ بِالْجَنَّةِ
(۲۲۴) وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ أَيِ الْحَلْفَ بِهٖ عُرْضَةً
لِّأَيْمَانِكُمْ أَيْ نُصُبًا لَهَا بِأَنْ تُكْثِرُوا الْحَلْفَ بِهٖ
أَنْ لَا تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ
فَتُكْرَهُ الْيَمِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُسَنُّ فِيْهِ الْحِنْثُ وَ
يُكَفِّرُ بِخِلَافِهَا عَلٰى فِعْلِ الْبِرِّ وَنَحْوِهٖ فَهِيَ
طَاعَةٌ اَلْمَعْنٰى لَا تَمْتَنِعُوْا مِنْ فِعْلِ مَا ذُكِرَ
مِنَ الْبِرِّ وَنَحْوِهٖ إِذَا حَلَفْتُمْ عَلَيْهَا بَلِ ائْتُوْهُ وَ
كَفِّرُوْا لِأَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا الْاِمْتِنَاعُ مِنْ
ذٰلِكَ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ لِّأَقْوَالِكُمْ عَلِيْمٌ ○
بِأَحْوَالِكُمْ۔
(۲۲۵) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ الْكَائِنِ
فِيْٓ أَيْمَانِكُمْ وَهُوَ مَا يَسْبِقُ إِلَيْهِ
اللِّسَانُ مِنْ غَيْرِ قَصْدِ الْحَلْفِ نَحْوَ لَا
وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ فَلَا إِثْمَ فِيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ
وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
قُلُوْبُكُمْ أَيْ قَصَدَتْهُ مِنَ الْأَيْمَانِ
إِذَا حَنِثْتُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لِّمَا كَانَ مِنَ
اللَّغْوِ حَلِيْمٌ ○ بِتَأْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ
عَنْ مُسْتَحِقِّهَا۔

بدلہ دیگا اور ان مسلمانوں کو جو اللہ سے ڈرتے ہیں جنت کی خوشخبری سنائیے
(۲۲۴) اور اللہ کی قسمیں زیادہ نہ کھاؤ اور اپنی قسموں کا اس کو نشانہ نہ بناؤ کر اچھے کاموں کے نہ کرنے پر اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے پر قسم کھا بیٹھو۔
ان کاموں کو نہ چھوڑو اور قسم توڑکر اس کا کفارہ دیدو۔

اور اللہ تمہاری باتیں سنتا ہے تمہارے حالات جانتا ہے۔
(۲۲۵) جو بلاارادہ تمہاری زبان سے قسم نکل جائے اس پر اللہ تم کو نہیں پکڑتا نہ اس میں گناہ نہ کفارہ لیکن اس میں پکڑ ہے جو تم ارادۂ دلی سے کھاؤ اور اس کو توڑ ڈالو۔
اور جو بلاارادہ قسم نکلے اس کو اللہ بخشتا ہے۔ وہ بُردبار ہے سزا میں جلدی نہیں کرتا جو سزا کے لائق ہیں ان کو بھی جلدی نہیں پکڑتا۔

تشریح

(۲۲۳) عورت اور مرد کے تعلق کی نوعیت کسان اور کھیت کی سی ہے | عورتیں مردوں کے سیرگاہ نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق کسان اور کھیت کا سا ہے، اور کھیت میں جانے کا مقصد پیداوار کا حصول ہوتا ہے۔ اپنی نسل برقرار رکھنے کے ساتھ ان کو اخلاق کے جوہر سے بھی آراستہ کرو، اگر اس ذمہ داری میں قصداً کوتاہی کروگے تو تم سے بازپرس کی جائے گی، آخر تمہیں ایک دن اپنے رب سے ملنا ہی ہے۔ نبی کے ذریعہ جو ہدایت دی جارہی ہیں جو لوگ ان کو مان لیں، اے نبی ان ماننے والوں کو فلاح وسعادت کا مژدہ سنادو۔
(۲۲۴) اللہ کے نام کو ڈھال مت بناؤ | اللہ کا نام بڑا اور پاکیزہ نام ہے، اللہ کے مقدس نام کو الٹی سیدھی قسمیں کھانے کیلئے بطور ڈھال استعمال کرنا غلط ہے کہ اس کے نام کی قسمیں کھاکر لوگوں کو نیکی اور بھلائی کے کاموں سے روکا جائے، اگر ایسی کوئی قسم کھالے اور بعد میں پتہ لگے کہ اس قسم کے توڑدینے میں ہی بھلائی ہے تو اس قسم کے توڑنے کا کفارہ ادا کرنا چاہیئے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر یہ سب میسّر نہ ہو تو تین دن کے مسلسل روزے رکھنا۔ کفارے سے قسم کی اہمیت کا نفسیاتی احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔
(۲۲۵) بلاارادہ قسم پر گرفت نہیں ہے | جو قسمیں بطور تکیۂ کلام بلاارادہ زبان سے نکل جاتی ہیں ان پر کوئی مواخذہ اور کفارہ نہیں ہے۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ

لِلَّذِيْنَ	يُؤْلُوْنَ	مِنْ	نِّسَآئِهِمْ	تَرَبُّصُ	اَرْبَعَةِ	اَشْهُرٍ	فَاِنْ
ان لوگوں کیلئے جو	قسم کھاتے ہیں	سے	عورتیں اپنی	انتظار	چار	مہینے	پھر اگر

ان لوگوں کے لئے جو اپنی عورتوں کے (پاس نہ جانے کی) قسم کھاتے ہیں انتظار کرنا ہے چار مہینے۔ پھر اگر وہ

فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۲۲۶) وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ

فَآءُوْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	وَاِنْ	عَزَمُوْا	الطَّلَاقَ
رجوع کریں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا	اور اگر	انھوں نے ارادہ کیا	طلاق

رجوع کریں تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر انھوں نے طلاق کا ارادہ کرلیا

فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۲۷)

فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
تو بیشک	اللہ	سُننے والا	جاننے والا

تو بیشک اللہ سُننے والا، جاننے والا ہے

(۲۲۶) لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ اَیْ يَحْلِفُوْنَ اَنْ لَّا يُجَامِعُوْهُنَّ تَرَبُّصُ اِنْتِظَارُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ رَجَعُوْا فِيْهَا اَوْ بَعْدَهَا عَنِ الْيَمِيْنِ اِلَى الْوَطْئِ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لَّهُمْ مَا اَتَوْهُ مِنْ ضَرَرِ الْمَرْاَةِ بِالْحَلْفِ رَّحِيْمٌ ○ بِهِمْ

(۲۲۷) وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ اَیْ عَلَيْهِ بِاَنْ لَّمْ يَفِيْئُوْا فَلْيُوْقِعُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ لِقَوْلِهِمْ عَلِيْمٌ ○ بِعَزْمِهِمْ اَلْمَعْنٰى لَيْسَ لَهُمْ بَعْدَ تَرَبُّصٍ مَا ذُكِرَ اِلَّا الْفَيْئَةُ اَوِ الطَّلَاقُ

(۲۲۶) جو لوگ اپنی عورتوں سے ایلاء کرتے ہیں یعنی چار مہینے تک صحبت نہ کرنے کی قسم کھاتے ہیں ان کو چار مہینے کے پورے ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے پھر اگر وہ اس مدت میں یا بعد میں یا بعد میں صحبت کریں تو اللہ ان کو بخشنے والا ہے جو انھوں نے قسم کھا کر بیویوں کو نقصان پہنچایا، ان پر مہربان ہے۔

(۲۲۷) اور اگر طلاق دینا چاہیں یعنی رجوع نہ کریں تو چاہیئے کہ طلاق دیدیں۔ اللہ ان کی بات سُنتا ہے اُن کے ارادہ کو جانتا ہے۔ یہی کریں کہ چار مہینے کے بعد یا رجوع کریں یا طلاق دیدیں۔

تشریح

(۲۲۶) "ایلاء" کی مدت چار مہینے ہے | اس آیت میں "ایلاء" کا مسئلہ بیان ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص قدرت کے باوجود بغیر کسی عذر کے یہ قسم کھالے کہ میں پورے چار مہینے یا اب کبھی بھی اپنی بیوی سے صحبت نہ کرونگا تو یہ ایلا ہے۔ شریعت اسکو پسند نہیں کرتی کہ میاں بیوی دونوں قانوناً تو میاں بیوی رہیں مگر عملاً ایک دوسرے سے جان بوجھ کر ایسے الگ رہیں گویا میاں بیوی ہیں ہی نہیں۔ ایسے بگاڑ کے لئے اللہ تعالٰے نے زیادہ سے زیادہ چار مہینے کی مدت مقرر کردی ہے اس دوران یا تو اپنے تعلقات درست کرلو، قسم کھالی ہے تو قسم توڑدو اور قسم کا کفارہ ادا کردو، اللہ تعالٰے تمہارے اس کفارے کو قبول کرلیگا اور تمہاری خطا معاف کردیگا کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

(۲۲۷) ایلاء کی مدت کے بعد طلاق بائن واقع ہوجائیگی | اور اگر چار مہینے پورے ہوگئے تو ایک طلاقِ بائن واقع ہوجائیگی، البتہ طلاق کے بعد دونوں کی رضامندی سے دوبارہ نکاح کی گنجائش ہے اللہ کو سب معلوم ہے کہ تم نے اپنی بیوی کو ناحق چھوڑا ہے، یا واقعی تمہارا طلاق کا فیصلہ درست ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ

وَالْمُطَلَّقٰتُ	يَتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	ثَلٰثَةَ	قُرُوْٓءٍ	وَلَا يَحِلُّ
اور طلاق یافتہ عورتیں	انتظار کریں	اپنے تئیں	تین	مدت حیض	اور جائز نہیں

اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے تئیں انتظار کریں تین حیض تک اور ان کے لئے جائز

لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

لَهُنَّ	اَنْ	يَّكْتُمْنَ	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	فِيْٓ	اَرْحَامِهِنَّ	اِنْ	كُنَّ
انکے لئے	کہ	وہ چھپائیں	جو پیدا کیا	اللہ	میں	انکے رحم (جمع)	اگر	ہوں وہ

نہیں کہ وہ چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ، اگر وہ اللہ پر

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

يُؤْمِنَّ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَبُعُوْلَتُهُنَّ	اَحَقُّ	بِرَدِّهِنَّ
ایمان رکھتی	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور خاوند انکے	زیادہ حقدار	واپسی اُن کی

اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوند ان کی واپسی کے زیادہ حقدار

فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ

فِيْ	ذٰلِكَ	اِنْ	اَرَادُوْٓا	اِصْلَاحًا	وَلَهُنَّ	مِثْلُ	الَّذِيْ
میں	اس	اگر	وہ چاہیں	بہتری (سلوک)	اور عورتوں کیلئے	جیسے	جو

ہیں اس (مدت) میں اگر وہ بہتری (حسن سلوک) کرنا چاہیں. اور عورتوں کیلئے (حق) ہے جیسے عورتوں پر

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ

عَلَيْهِنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	لِلرِّجَالِ	عَلَيْهِنَّ	دَرَجَةٌ
عورتوں پر (فرض)	دستور کے مطابق	اور	مردوں کیلئے	اُن پر	ایک درجہ

(مردوں کا) حق ہے دستور کے مطابق اور مردوں کا اُن پر ایک درجہ (برتری) ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع ۲۸ / ۱۲

وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ
اور اللہ	غالب	حکمت والا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے

(۲۲۸) وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ اَىْ لِيَنْتَظِرْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ عَنِ النِّكَاحِ. ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ تَمْضِيْ مِنْ حِيْنِ الطَّلَاقِ جَمْعُ قَرْءٍ بِفَتْحِ الْقَافِ وَهُوَ الطُّهْرُ اَوِ الْحَيْضُ قَوْلَانِ

(۲۲۸) اور جن عورتوں کو طلاق دیگئی وہ تین حیض یا تین طہر تک انتظار کریں اس مدت میں کہیں نکاح نہ کریں (یہ حکم ان عورتوں کا ہے جن سے صحبت ہو چکی اور جن سے صحبت نہیں ہوئی اُن پر کچھ عدت

وَهٰذَا فِي الْمَدْخُوْلِ بِهِنَّ أَمَّا غَيْرُهُنَّ فَلَا عِدَّةَ لَهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا وَفِيْ غَيْرِ الْاٰيِسَةِ وَالصَّغِيْرَةِ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَالْحَوَامِلُ فَعِدَّتُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ كَمَا فِيْ سُوْرَةِ الطَّلَاقِ وَالْإِمَاءُ فَعِدَّتُهُنَّ قُرْآنِ بِالسُّنَّةِ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ أَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْوَلَدِ أَوِ الْحَيْضِ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ أَيْ بِمُرَاجَعَتِهِنَّ وَلَوْ أَبَيْنَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْ فِيْ زَمَنِ التَّرَبُّصِ إِنْ أَرَادُوْا إِصْلَاحًا بَيْنَهُمَا لَا إِضْرَارَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ تَحْرِيْضٌ عَلٰى قَصْدِهٖ لَا شَرْطٌ لِجَوَازِ الرَّجْعَةِ وَهٰذَا فِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ وَأَحَقُّ لَا تَفْضِيْلَ فِيْهِ إِذْ لَا حَقَّ لِغَيْرِهِمْ فِيْ نِكَاحِهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَلَهُنَّ عَلَى الْأَزْوَاجِ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحُقُوْقِ بِالْمَعْرُوْفِ شَرْعًا مِنْ حُسْنِ الْعِشْرَةِ وَتَرْكِ الضِّرَارِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ فَضِيْلَةٌ فِي الْحَقِّ مِنْ وُجُوْبِ طَاعَتِهِنَّ لَهُمْ لِمَا سَاقُوْهُ مِنَ الْمَهْرِ وَالْإِنْفَاقِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ فِيْ مُلْكِهٖ حَكِيْمٌ ۝ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لِخَلْقِهٖ۔

نہیں اور جو عورت چھوٹی ہو یا زیادہ عمر کی ہو جس کو حیض نہ آوے اس کی عدت تین مہینے ہیں اور حاملہ عورت کی عدت جننا اور باندیوں کی عدت دو حیض یا دو طہر ہیں اور اگر وہ عورتیں جن کو طلاق دیگئی حاملہ ہوں یا ان کو حیض آتا ہو تو اس کو نہ چھپائیں اگر وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور عدت کے اندر ان کے خاوند ان کو پھر لوٹا سکتے ہیں اگر ان کا ارادہ نقصان پہنچانے کا نہ ہو۔ یعنی رجعی طلاق میں لوٹانے کا ان کو اختیار ہے مگر یہ مناسب نہیں کہ اس نیت سے لوٹا دیں کہ پھر طلاق دیدیں جس میں عورتوں کو نقصان پہونچے اور عورتوں کا مردوں پر وہی حق ہے جو مردوں کا ان پر کہ ان کے ساتھ بھلائی کریں اچھی طرح سے رکھیں ان کو نقصان نہ پہونچائیں اور مردوں کا حق عورتوں پر زیادہ ہے۔ مردوں کی فرماں برداری ان پر لازم ہے کہ انھوں نے مہر دیا اور ہر قسم کا خرچ ان کا اپنے ذمہ لیا اور اللہ اپنے ملک میں غالب ہے اور جو تدبیریں اپنی مخلوق کے واسطے کرتا ہے ان میں حکمتیں اور خوبیاں ہیں

تشریح

(۲۲۸) طلاق کی عدت | وہ طلاق یافتہ عورتیں جو حاملہ نہ ہوں اور ان کو ماہواری آتی ہو ان کی عدت تین ماہواری ہے، جب تیسری ماہواری پوری ہو کر نہالیں تو ان کی عدت پوری ہو گئی، اگر حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضعِ حمل ہے، اگر وہ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو اپنا حمل چھپانا نہ چاہیئے۔ اگر شوہر نے ایک دو طلاق صاف لفظوں میں دی ہیں تو یہ رجعی طلاق ہے اور عدت پوری ہونے سے پہلے اگر وہ اپنے تعلقات استوار رکھنا چاہتے ہیں تو شوہر کو طلاق سے رجوع کرنے کا اختیار ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے حقوق معروف طریقے پر ایک جیسے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے رفیق اور شریکِ زندگی ہیں۔ البتہ طلاق دینے کا حق اللہ نے اپنی حکمت اور مصلحت کے تحت مردوں کو دیا ہے اور اس اعتبار سے مرد کو بظاہر فوقیت ہے۔ اللہ تعالےٰ جو چاہے حکم دے سکتا ہے مگر اس کا ہر حکم بے پناہ حکمت لئے ہوتا ہے، طلاق کا اختیار مرد کو دینے میں بھی اس کی حکمت اور مصلحت پوشیدہ ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا

اَلطَّلَاقُ	مَرَّتٰنِ	فَاِمْسَاكٌ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	تَسْرِيْحٌ	بِاِحْسَانٍ	وَلَا
طلاق	دو بار	پھر روک لینا	دستور کے مطابق	یا	رخصت کرنا	حسن سلوک سے	اور نہیں

طلاق دو بار ہے پھر روک لینا ہے دستور کے مطابق یا رخصت کرنا حسن سلوک سے اور نہیں

يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا

يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَاْخُذُوْا	مِمَّآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	شَيْئًا	اِلَّا	اَنْ + يَخَافَا	اَلَّا
جائز	تمہارے لئے	کہ	تم لے لو	اس سے جو	تم نے دیا انکو	کچھ	سوائے	کہ دونوں اندیشہ کریں	کہ نہ

تمہارے لئے جائز کہ جو تم نے انہیں دیا ہے اس سے کچھ واپس لے لو، سوائے اسکے کہ دونوں اندیشہ کریں کہ

يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

يُقِيْمَا	حُدُوْدَ + اللّٰهِ	فَاِنْ	خِفْتُمْ	اَلَّا + يُقِيْمَا	حُدُوْدَ + اللّٰهِ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا
قائم رکھ سکیں گے	اللہ کی حدود	پھر اگر	تم ڈرو	کہ وہ قائم نہ رکھ سکینگے	اللہ کی حدود	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر

اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے پھر اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو گناہ نہیں ان دونوں پر۔

فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ

فِيْمَا	افْتَدَتْ	بِهٖ	تِلْكَ	حُدُوْدُ + اللّٰهِ	فَلَا	تَعْتَدُوْهَا	وَ	مَنْ
اسمیں جو	عورت بدلہ دے	اس کا	یہ	اللہ کی حدود	پس نہ	آگے بڑھو اس سے	اور	جو

کہ عورت اس کا بدلہ (فدیہ) دیدے۔ یہ اللہ کی حدود ہیں پس ان کے آگے نہ بڑھو اور جو

يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

يَتَعَدَّ	حُدُوْدَ + اللّٰهِ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمْ	الظّٰلِمُوْنَ
آگے بڑھتا ہے	اللہ کی حدود	پس وہی لوگ	وہ	ظالم (جمع)

اللہ کی حدود سے آگے بڑھتا ہے پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

(۲۲۹) اَلطَّلَاقُ اَیِ التَّطْلِيْقُ الَّذِیْ يُرَاجِعُ
بَعْدَهٗ مَرَّتٰنِ اَیْ اِثْنَتَانِ فَاِمْسَاكٌ اَیْ
فَعَلَيْكُمْ اِمْسَاكُهُنَّ بَعْدَهٗ بِاَنْ
تُرَاجِعُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ مِنْ غَيْرِ
ضِرَارٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ اَیْ اِرْسَالُهُنَّ بِاِحْسَانٍ
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَيُّهَا الْاَزْوَاجُ اَنْ تَاْخُذُوْا
مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ مِنَ الْمُهُوْرِ شَيْئًا اِذَا
طَلَّقْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّخَافَا اَیِ الزَّوْجَانِ

(۲۲۹) اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الخ جس طلاق کے بعد بلا نکاح عورت
کو عدت کے اندر لوٹا سکتے ہیں وہ دو مرتبہ ہے
اس کے بعد یا نیک نیتی کے ساتھ لوٹا لینا چاہیے یا
چھوڑ دینا چاہیے۔ اچھی طرح
اور تم کو اے خاوندو یہ حلال نہیں کہ جو
کچھ مہر عورتوں کو دیا ہے وہ طلاق کے وقت
مانگنے لگو۔ لیکن اس صورت میں کہ خاوند بی بی کو
یہ ڈر ہے کہ اگر نکاح رہے گا تو ہم سے نکاح

أَلَّا يُقِيمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۚ اَیْ لَا یَاتِیَا
بِمَا حَدَّہٗ لَهُمَا مِنَ الْحُقُوْقِ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ
یُخَافَا بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ فَاَنْ لَّا یُقِیْمَا
بَدَلُ اِشْتِمَالٍ مِّنَ الضَّمِیْرِ فِیْهِ وَقُرِئَ
بِالْفَوْقَانِیَّةِ فِی الْفِعْلَیْنِ فَإِنْ خِفْتُمْ
أَلَّا يُقِيمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ نَفْسَهَا مِنَ الْمَالِ
لِیُطَلِّقَهَا اَیْ لَا حَرَجَ عَلَی الزَّوْجِ فِیْ اَخْذِہٖ
وَلَا الزَّوْجَةِ فِیْ بَذْلِهٖ تِلْكَ الْاَحْكَامُ
الْمَذْكُوْرَةُ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

کے حق ادا نہ ہوں گے جو حکم الٰہی ہر ایک
کو دوسرے کے بارے میں ہے وہ
پورا نہ ہوگا۔

پھر اگر یہ اندیشہ ہو تو کچھ خوف نہیں کہ
عورت کچھ مال دے کر طلاق لے۔ اس میں
نہ خاوند کو لینے میں گناہ، نہ عورت کو
دینے میں۔
یہ حکم جو ذکر ہوئے اللہ کے مقرر کیے ہوئے
قاعدے ہیں۔ سو اُن سے تجاوز نہ کرو
اور جو اللہ کے بنائے ہوئے قاعدوں سے
آگے بڑھتے ہیں وہی ہیں گنہگار۔

تشریح

(۲۲۹) رجعی طلاق دو مرتبہ ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۔ طلاق دو بار ہے، اس حکم کے ذریعہ ایک معاشرتی خرابی کو دور کیا گیا ہے۔ وہ خرابی تھی بے حد و بے حساب بار بار طلاق دینا اور رجوع کرتے رہنا کہ نہ وہ اس کے گھر میں بیوی بن کر رہ سکے اور نہ آزاد ہی ہو سکے۔ اس حکم نے اس ظلم کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ حکم ہوا ہے کہ ایک مرد ایک رشتۂ نکاح میں زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ رجعی طلاق کا حق استعمال کر سکتا ہے اس کے بعد اگر کبھی بھی تیسری طلاق دیگا تو عورت اس سے مستقل جُدا ہو جائے گی اور شوہر کو طلاق واپس لینے کا حق نہیں رہے گا۔ دو دفعہ تک رجعی طلاق کا حق ہے۔ اب یا تو سیدھے طریقے سے بسایا جائے ورنہ بھلے طریقے سے رخصت کر دیا جائے ستانے کے لئے بار بار طلاق دینا اور واپس لینا یہ طریقہ اب نہیں چلے گا۔

اَلطَّلَاقُ میں لام جنس کے معنی میں ہے اور مَرَّتَان بمعنی ثِنْتَانِ دو عدد۔ یعنی وہ طلاق جس میں واپس لینے کی گنجائش ہے دو عدد طلاقیں ہیں۔

وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ ایسا کرنا تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم اپنی بیویوں کو مہر، زیور، کپڑا وغیرہ دے چکے ہو، رخصت کرتے وقت اس سے چھین لو۔ یہ بات اسلامی اخلاق کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ایک شوہر کے لئے یہ بڑی شرمناک بات ہے، اسلام نے یہ اخلاق سکھلایا ہے کہ آدمی جس عورت کو طلاق دے اسے رخصت کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ دے دلا کر رخصت کرے تاکہ طلاق کی چبھن حسن سلوک کے مرہم سے کچھ کم ہو جائے۔

اِلَّآ اَنْ یَّخَافَا البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کے حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے تو ان دونوں کے درمیان گھر کے گھر میں یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دیکر خلع حاصل کرے۔ خلع کی صورت میں جو طلاق ہوگی وہ بائنہ ہوگی شوہر کو رجوع کا حق نہ ہوگا۔ البتہ دونوں باہمی رضا سے پھر نکاح کرنا چاہیں تو ایسا کرنا انکے لئے بالکل جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے معاشرتی قوانین کی یہ کچھ حدیں مقرر کر دی ہیں ان حدود سے تجاوز کرنے والے ظالم شمار ہونگے۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ

فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا + تَحِلُّ	لَهٗ	مِنْۢ بَعْدُ	حَتّٰى	تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهٗ
پھر اگر	طلاق دی اسکو	تو جائز نہیں	اسکے لئے	اس کے بعد	یہاں تک کہ	وہ نکاح کرلے	خاوند	اسکے علاوہ

پھر اگر اس کو طلاق دیدی تو جائز نہیں اس کے لئے اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی (دوسرے) خاوند سے نکاح کرلے

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا

فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا + جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	اَنْ	يَّتَرَاجَعَآ	اِنْ	ظَنَّآ	اَنْ	يُّقِيْمَا
پھر اگر	طلاق دیدے اسکو	تو گناہ نہیں	ان دونوں پر	اگر	وہ رجوع کریں	بشرطیکہ	وہ خیال کریں	کہ	وہ قائم رکھینگے

پھر اگر وہ اسے طلاق دیدے تو گناہ نہیں ان دونوں پر اگر وہ رجوع کریں بشرطیکہ وہ خیال کریں کہ وہ اللہ کی حدود

حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾

حُدُوْدَ + اللّٰهِ	وَ تِلْكَ	حُدُوْدُ	اللّٰهِ	يُبَيِّنُهَا	لِقَوْمٍ + يَّعْلَمُوْنَ
اللہ کی حدود	اور یہ	حدود	اللہ	انہیں واضح کرتا ہے	جاننے والوں کے لئے

قائم رکھیں گے۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں وہ انہیں جاننے والوں کے لئے واضح کرتا ہے

(۲۳۰) فَاِنْ طَلَّقَهَا الزَّوْجُ بَعْدَ الثِّنْتَيْنِ فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ بَعْدَ الطَّلْقَةِ حَتّٰى تَنْكِحَ تَتَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَيَطَأُهَا كَمَا فِي الْحَدِيْثِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ فَاِنْ طَلَّقَهَا الزَّوْجُ الثَّانِيْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَيِ الزَّوْجَةِ وَالزَّوْجِ الْاَوَّلِ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِلَى النِّكَاحِ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْمَذْكُوْرَاتُ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ يَتَدَبَّرُوْنَ

(۲۳۰) پھر دو طلاق کے بعد اگر خاوند تیسری طلاق دے تو اس عورت سے نکاح درست نہیں جب تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے اور وہ خاوند صحبت بھی کرلے اس کے بعد اگر دوسرا خاوند طلاق دے تو ان دونوں کو کچھ گناہ نہیں کہ بعد گذرنے عدت کے پھر نکاح کرلیوے یعنی خاوند اول پھر نکاح اس عورت سے جس کو تین طلاق دے چکا تھا کرلیوے اگر دونوں کو یہ خیال ہو کہ اب کی مرتبہ ایک دوسرے کا حق پورا ادا ہوگا کچھ حق تلفی کسی کی نہ ہوگی جو حکم اللہ نے مقرر کردئے ان پر عمل ہوگا۔ یہ جو ذکر کئے گئے قاعدے اللہ کے ہیں ان لوگوں کے واسطے اللہ بیان فرماتا ہے جو سمجھ دار ہیں۔

تشریح

(۲۳۰) تیسری طلاق مغلظہ ہے | دو طلاقوں کے بعد اگر شوہر نے تیسری طلاق بھی دیدی تو یہ مغلظہ طلاق ہوگئی اور اب ان کی یکجائی حرام ہوگئی البتہ بعد عدت اس عورت نے کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلیا اور لطفِ صحبت کے بعد کسی وجہ سے دوسرے شوہر سے مفارقت ہوگئی، چاہے طلاق کی وجہ سے یا فسخ نکاح کی وجہ سے یا دوسرے شوہر کے انتقال کی وجہ سے تو اب پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ اگر ان دونوں کا خیال ہو کہ اب یہ حدود الٰہی پر قائم رہ سکیں گے۔ جو لوگ اللہ کی مقرر کردہ حدیں توڑنے کا انجام جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے لئے یہ سب باتیں واضح کرکے بتا رہا ہے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ

وَإِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَاءَ	فَبَلَغْنَ	أَجَلَهُنَّ	فَأَمْسِكُوهُنَّ	بِمَعْرُوفٍ	أَوْ	سَرِّحُوهُنَّ
اور جب	تم طلاق دو	عورتیں	پھر وہ پوری کرلیں	اپنی مدت	تو روکو ان کو	دستور کے مطابق	یا	رخصت کردو

اور جب عورتوں کو طلاق دیدو پھر وہ اپنی مدت پوری کرلیں تو ان کو دستور کے مطابق روکو یا دستور کے مطابق رخصت

بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ

بِمَعْرُوفٍ	وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ	ضِرَارًا	لِّتَعْتَدُوا	وَمَن	يَفْعَلْ	ذَٰلِكَ	فَقَدْ ظَلَمَ	نَفْسَهُ
دستور کے مطابق	اور نہ روکو انھیں	نقصان	تاکہ تم زیادتی کرو	اور جو	کرے گا	یہ	تو بیشک اس نے ظلم کیا	اپنی جان

کردو اور انہیں نقصان پہنچانے کے لئے نہ روکو تاکہ تم زیادتی کرو اور جو یہ کرے گا تو بیشک اس نے اپنے اوپر ظلم کیا

وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ

وَلَا	تَتَّخِذُوا	آيَاتِ اللَّهِ	هُزُوًا	وَاذْكُرُوا	نِعْمَتَ اللَّهِ	عَلَيْكُمْ	وَمَا أَنزَلَ	عَلَيْكُم	مِّنَ الْكِتَابِ
اور نہ	ٹھہراؤ	احکام، اللہ	مذاق	اور یاد کرو	نعمت، اللہ	تم پر	اور جو اس نے اتارا	تم پر	سے کتاب

اور اللہ کے احکام کو مذاق نہ ٹھہراؤ اور تم پر جو اللہ کی نعمت ہے اسے یاد کرو اور جو اس نے تم پر کتاب اور

ع ۲ ۱۲ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٣١﴾ وَإِذَا

وَالْحِكْمَةِ	يَعِظُكُم بِهِ	وَاتَّقُوا	اللَّهَ	وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيمٌ	وَإِذَا
اور حکمت	وہ نصیحت کرتا ہے تمہیں اس سے	اور تم ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	ہر	چیز	جاننے والا	اور جب تم

حکمت اتاری وہ اس سے تمہیں نصیحت کرتا ہے اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اور جب تم

طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا

طَلَّقْتُمُ	النِّسَاءَ	فَبَلَغْنَ	أَجَلَهُنَّ	فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ	أَن	يَنكِحْنَ	أَزْوَاجَهُنَّ	إِذَا
تم طلاق دو	عورتیں	پھر وہ پوری کرلیں	اپنی مدت (عدت)	تو نہ روکو انھیں	کہ	وہ نکاح کریں	خاوند اپنے	جب

عورتوں کو طلاق دیدو پھر وہ پوری کرلیں اپنی عدت تو انھیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ

تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

تَرَاضَوْا	بَيْنَهُم	بِالْمَعْرُوفِ	ذَٰلِكَ	يُوعَظُ	بِهِ	مَن	كَانَ	مِنكُمْ	يُؤْمِنُ	بِاللَّهِ	وَالْيَوْمِ
وہ راضی ہوں	آپس میں	دستور کے مطابق	یہ	نصیحت کیجاتی ہے	اس سے	جو	ہو	تم میں سے	ایمان رکھتا	اللہ پر	اور یوم

راضی ہوں آپس میں دستور کے مطابق یہ اس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور یوم

الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٢﴾

الْآخِرِ	ذَٰلِكُمْ	أَزْكَىٰ	لَكُمْ	وَأَطْهَرُ	وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنتُمْ	لَا تَعْلَمُونَ	
آخرت	یہی	زیادہ ستھرا	تمہارے لئے	اور زیادہ پاکیزہ	اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں جانتے۔	

آخرت پر۔ یہی تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

﴿٢٣١﴾ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ تا آخر

(۲۳۱) اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر انکی مدت قریب پہنچ جائے یا پوری ہوجائے تو

اِنْقِضَاءِ عِدَّتِہِنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِاَنْ تُرَاجِعُوْھُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ مِنْ غَیْرِ ضِرَارٍ اَوْسَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اُتْرُکُوْھُنَّ حَتّٰی یَنْقَضِیَ عِدَّتُھُنَّ وَّلَا تُمْسِکُوْھُنَّ
بِالرَّجْعَةِ ضِرَارًا مَفْعُوْلٌ لَّہٗ لِّتَعْتَدُوْا عَلَیْہِنَّ
بِالْاِلْجَاءِ اِلَی الْاِفْتِدَاءِ اَوِ التَّطْلِیْقِ وَتَطْوِیْلِ الْحَبْسِ وَمَنْ
یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ بِتَعْرِیْضِھَا اِلٰی عَذَابِ
اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا مَھْزُوًّا بِھَا
بِمُخَالَفَتِھَا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ بِالْاِسْلَامِ
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ الْقُرْاٰنِ وَالْحِکْمَةِ
مَافِیْہِ مِنَ الْاَحْکَامِ یَعِظُکُمْ بِہٖ بِاَنْ تَشْکُرُوْھَا بِالْعَمَلِ
بِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ ○ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ

(۲۳۲) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ اِنْقَضَتْ عِدَّتُھُنَّ
فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ خِطَابٌ لِّلْاَوْلِیَاءِ اَیْ لَا تَمْنَعُوْھُنَّ مِنْ اَنْ
یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَھُنَّ الْمُطَلِّقِیْنَ لَھُنَّ لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِھَا اَنَّ اُخْتَ
مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ طَلَّقَھَا زَوْجُھَا فَاَرَادَ اَنْ یُّرَاجِعَھَا فَمَنَعَھَا مَعْقِلٌ کَمَا
رَوَاہُ الْحَاکِمُ اِذَا تَرَاضَوْا اَیِ الْاَزْوَاجُ وَالنِّسَاءُ بَیْنَھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
شَرْعًا ذٰلِکَ النَّھْیُ عَنِ الْعَضْلِ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ لِاَنَّہُ الْمُنْتَفِعُ بِہٖ ذٰلِکُمْ اَیْ تَرْکُ الْعَضْلِ
اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْھَرُ لَکُمْ وَلَھُمْ لِمَا یُخْشٰی عَلَی الزَّوْجَیْنِ مِنَ
الرِّیْبَةِ بِسَبَبِ الْعَلَاقَةِ بَیْنَھُمَا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِیْہِ مِنَ الْمَصْلَحَةِ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ذٰلِکَ فَاتَّبِعُوْا اَمْرَہٗ

عدّت کے اندر اگر چاہو تو رجوع کرو نقصان پہنچانے کی غرض سے نہو یا چھوڑے رکھو یہانتک کہ عدت گذر جائے اور ان کو نقصان دینے کی غرض سے نہ لوٹاؤ کہ ان پر زیادتی کرو کہ وہ مجبور ہو کر مال دیکر طلاق لیویں. یا ان کو دوبارہ طلاق دیکر عدت کے دن بڑھائے جائیں اور جو ایسا کریگا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اپنے آپ کو عذاب الٰہی میں گرفتار کیا۔ اور اللہ کے حکموں پر ٹھٹھا نہ کرو خلاف کرکے روسیاہ دارین نہ ہو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں مسلمان بنایا اور تم پر قرآن اُتارا۔ اپنے احکام سکھلائے۔ تم کو اللہ نصیحت کرتا ہے کہ قرآن پر عمل کرو اور اس کے شکرگذار بن کے رہو اور اللہ سے ڈرو اور جانو کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اس کے علم سے کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

(۲۳۲) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ الخ اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو پھر انکی عدت پوری ہو جائے تو تم اے ولی عورتو انکو انکے نکاح سے نہ روکو اگر وہ اپنے پہلے خاوندوں سے جنہوں نے انکو طلاق دیدی تھی نکاح کرنا چاہیں جبکہ وہ عورتیں اور انکے پہلے خاوند نکاح پر راضی ہیں (معقل بن یسار کی بہن کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی تھی پھر نکاح کرنا چاہا معقل نے روکا اس پر یہ حکم اللہ نے فرمایا) یہ منع کرنا ولی کو انکارِ نکاح ہے۔ نصیحت ہے انکے لئے جو تم میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ اس کا نفع انھیں کو ہے انہیں نکاح ہو جانا تمہارے واسطے بہتر ہے اور انکے تمہارے پاک رکھنے کی عمدہ صورت ہے کیونکہ اگر نکاح نہ ہوا تو خوف زنا کا ہے کہ انہیں باہم تعلق و محبت ہے جس کی وجہ سے وہ نکاح کرنا چاہتی ہیں اور اللہ جانتا ہے جو انہیں بھلائی ہے اور تمہیں خبر نہیں جیسے اللہ فرما دے اس کا کہنا مانو۔

تشریح

(۲۳۱) رجعی طلاق کو کھیل نہیں بنانا چاہیئے | کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے اور عدت گذرنے سے پہلے محض اسلئے طلاق واپس لے کہ اسے ستانے کا موقعہ ہاتھ آجائے فی الواقع حسن سلوک سے بسر کرنیکا ارادہ نہیں ہے۔ یہ بات امت وسط کے ایک فرد کے کردار سے گری ہوئی ہے، جس امت کو اللہ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے چُنا ہے اس کے افراد کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ حیلے بازیوں اور قانونی موشگافیوں سے آیاتِ الٰہی کو ایک کھیل بنالیں۔ انھیں روح قانون کو سمجھنا چاہیئے نیکی اور راستی کا گواہ بنکر رہنا چاہیئے۔ بہرحال اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔

(۲۳۲) طلاق معاشرتی مسئلہ کا ایک معقول حل | طلاق "نباہ نہ ہونیکی صورت میں علیحدگی کا ایک مناسب طریقہ اور معاشرتی مسئلے کا ایک معقول حل" ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ تربیت دیتا ہے کہ وہ طلاق کو ستانے اور پریشان کرنیکا ذریعہ نہ بنائیں ـــــ اگر کسی عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی اور زمانہ عدت میں اس سے رجوع نہ کیا ہو۔ عدت گذرنے کے بعد وہ دونوں آپس میں پھر دوبارہ نکاح کرنے پر راضی ہوں تو عورت کے رشتہ داروں کو بلاوجہ اس میں رکاوٹ پیدا کرنی نہ چاہیئے ـــــ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ طلاق یافتہ عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے تو اب پہلے شوہر کو اس میں مانع نہ ہونا چاہیئے یہ کتنی کمینی بات ہے کہ جو عورت میری نہ ہو سکی وہ کسی اور کی بھی نہ ہو۔ شائستہ اور معقول طریقہ یہی ہے کہ عورت کیلئے سابقہ شوہر سے یا کسی دوسرے مرد سے دوبارہ نکاح کا دروازہ کھلا رہنا چاہیئے تاکہ کوئی عورت بلا شوہر کے رہنے پر مجبور نہ ہو۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ

وَالْوَالِدٰتُ	يُرْضِعْنَ	اَوْلَادَهُنَّ	حَوْلَيْنِ	كَامِلَيْنِ	لِمَنْ	اَرَادَ	اَنْ
اور مائیں	دودھ پلائیں	اپنی اولاد	دو سال	پورے	جو کوئی	چاہے	کہ

اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں جو کوئی دودھ پلانے کی مدت پوری

يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا

يُّتِمَّ	الرَّضَاعَةَ	وَعَلَى	الْمَوْلُوْدِ لَهٗ	رِزْقُهُنَّ	وَكِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	لَا
وہ پوری کرے	دودھ پلانے کی مدت	اور پر	جس کا بچہ (باپ)	ان کا کھانا	اور ان کا لباس	دستور کے مطابق	نہیں

کرنا چاہے۔ اور ان (ماؤں) کا کھانا اور ان کا لباس باپ پر (واجب ہے) دستور کے مطابق اور کسی کو

تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ

تُكَلَّفُ	نَفْسٌ	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَا تُضَآرَّ	وَالِدَةٌ	بِوَلَدِهَا	وَلَا	مَوْلُوْدٌ لَّهٗ
تکلیف دی جاتی	کوئی شخص	مگر	اسکی وسعت	نہ نقصان پہونچایا جائے	والدہ	اسکے بچہ کے سبب	اور نہ	جس کا بچہ (باپ)

نہیں تکلیف دی جاتی مگر اس کی وسعت (برداشت) کے مطابق۔ ماں کو نقصان نہ پہونچایا جائے اسکے بچہ کے سبب اور نہ باپ کو

بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ

بِوَلَدِهٖ	وَعَلَى	الْوَارِثِ	مِثْلُ	ذٰلِكَ	فَاِنْ	اَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ
اسکے بچہ کے سبب	اور پر	وارث	ایسا	یہ۔ اس	پھر اگر	دونوں چاہیں	دودھ چھڑانا	سے

اس کے بچہ کے سبب اور وارث پر بھی ایسا ہی (واجب) ہے پھر اگر وہ دونوں دودھ چھڑانا چاہیں آپس کی

تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

تَرَاضٍ	مِّنْهُمَا	وَتَشَاوُرٍ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَاِنْ	اَرَدْتُّمْ	اَنْ
آپس کی رضامندی	دونوں سے	اور باہم مشورہ	تو نہیں حرج	ان دونوں پر	اور اگر	تم چاہو	کہ

رضامندی سے اور مشورہ سے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ اپنی

تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ

تَسْتَرْضِعُوْٓا	اَوْلَادَكُمْ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	اِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَّآ	اٰتَيْتُمْ
تم دودھ پلاؤ	اپنی اولاد	تو گناہ نہیں	تم پر	جب	تم حوالہ کردو	جو	تم نے دیا تھا

اولاد کو دودھ پلاؤ تو تم پر کوئی گناہ نہیں جب تم دستور کے مطابق (ان کے حوالے) کردو

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

بِالْمَعْرُوْفِ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ
دستور کے مطابق	اور ڈرو	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	سے۔ جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا

جو تم نے دینا ٹھہرایا تھا اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھنے والا ہے۔

(۲۳۳) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَىْ لِيُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ عَامَيْنِ كَامِلَيْنِ صِفَةٌ مُؤَكِّدَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ
اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَلَا زِيَادَةَ عَلَيْهِ
وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اَىِ الْاَبِ رِزْقُهُنَّ
اِطْعَامُ الْوَالِدَاتِ وَكِسْوَتُهُنَّ ۚ عَلَى الْاِرْضَاعِ
اِذَا كُنَّ مُطَلَّقَاتٍ بِالْمَعْرُوْفِ بِقَدْرِ
طَاقَتِهٖ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا طَاقَتَهَا
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا بِسَبَبِهٖ بِاَنْ تُكْرَهَ عَلٰى
اِرْضَاعِهٖ اِذَا امْتَنَعَتْ وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ
اَىْ بِسَبَبِهٖ بِاَنْ يُّكَلَّفَ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَاِضَافَةُ
الْوَلَدِ اِلٰى كُلٍّ مِّنْهُمَا فِى الْمَوْضِعَيْنِ لِلْاِسْتِعْطَافِ
وَعَلَى الْوَارِثِ اَىْ وَارِثِ الْاَبِ وَهُوَ الصَّبِىُّ
اَىْ عَلٰى وَلِيِّهٖ فِىْ مَالِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ الَّذِىْ
عَلَى الْاَبِ لِلْوَالِدَةِ مِنَ الرِّزْقِ وَالْكِسْوَةِ فَاِنْ
اَرَادَا اَىِ الْوَالِدَانِ فِصَالًا فِطَامًا لَهٗ قَبْلَ
الْحَوْلَيْنِ صَادِرًا عَنْ تَرَاضٍ اِتِّفَاقٍ مِّنْهُمَا
وَتَشَاوُرٍ بَيْنَهُمَا لِيَظْهَرَ مَصْلَحَةُ الصَّبِىِّ فِيْهِ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۚ فِىْ ذٰلِكَ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
خِطَابٌ لِلْاٰبَاءِ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
مَرَاضِعَ غَيْرَ الْوَالِدَاتِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْهِ اِذَا سَلَّمْتُمْ اِلَيْهِنَّ مَّآ اٰتَيْتُمْ اَىْ
اَرَدْتُّمْ اِيْتَاءَهٗ لَهُنَّ مِنَ الْاُجْرَةِ بِالْمَعْرُوْفِ
بِالْجَمِيْلِ كَطِيْبِ النَّفْسِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ لَا يَخْفٰى
عَلَيْهِ شَىْءٌ مِّنْهُ.

(۲۳۳) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ الخ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں۔ جو کوئی چاہے کہ دودھ کی مدت پوری کرے وہ اس سے زیادہ نہ کرے اور باپ پر بچہ والیوں کا کھانا اور کپڑا ہے اس کی گنجائش کے موافق دودھ پلانے کے عوض جب وہ بچے والیاں طلاق دیگئی ہوں ہر ایک جان پر اسکی طاقت کے موافق بوجھ رکھا جاسکتا ہے۔ نہ ماں پر بچے کے سبب نقصان ڈالا جائے کہ اگر وہ دودھ پلانا نہ چاہے تو زبردستی اسکو دودھ پلانے کو کہا جائے۔ اور نہ جس کا بچہ ہے (یعنی باپ کو) اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف دی جائے اور باپ کے وارث یعنی لڑکے کے ذمہ بھی ماں کا وہی حق ہے جو اس کے باپ پر تھا کہ کھانا کپڑا دیوے (لڑکے کی طرف سے یہ کام اس کا ولی جس کے وہ سپرد ہے یعنی جو اس کی پرورش کرتا ہے، کریگا) اور اگر ماں باپ دو برس سے پہلے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں اپنے اتفاق اور باہمی مشاورت سے بچے کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال کر کے تو اس میں ان پر گناہ اور تنگی نہیں۔

اور اگر تم چاہو کہ اپنے بچوں کو ماں کے سوا اور عورتوں کا دودھ پلاؤ تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو اجرت دودھ پلانے والیوں سے ٹھہرائی ہے اور اس کے دینے کا ارادہ کرلیا ہے وہ بخوشی خاطر ان کو دے دو کچھ ڈھیل اور حجت نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور جانو کہ اللہ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔

تشریح

(۲۳۳) بچہ ہے تو طلاق کے بعد اس کا انتظام شریفانہ طریقہ پر کیا جائے | عورت اور مرد کی علیحدگی کے بعد شیر خوار بچے کا مسئلہ سامنے آسکتا ہے اگر باپ شیر خوارگی کی مدت دو سال مکمل کرانا چاہتا ہے تو اس صورت میں کھانا کپڑا مصارف وسعت کے مطابق باپ کے ذمے ہونگے، اگر باپ نہیں ہے تو بچے کے وارث کے ذمے مصارف ہونگے اس میں ایک فریق دوسرے کو تنگ نہ کرے دونوں کی رائے دودھ چھڑانے کی ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ماں کے علاوہ کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بہرحال یہ معاملات شائستہ اور معقول طریقے پر باہم طے ہونے چاہئیں اور انمیں دونوں کو تنگ دلی سے کام نہ لینا چاہیئے۔ انسان کا کوئی کام اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

وَالَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ	مِنْكُمْ	وَيَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا	يَّتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	اَرْبَعَةَ
اور جو لوگ	وفات پا جائیں	تم سے	اور چھوڑ جائیں	بیویاں	وہ انتظار رکھیں	اپنے آپ کو	چار

اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور چھوڑ جائیں بیویاں وہ (بیوائیں) اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں چار

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

اَشْهُرٍ	وَّعَشْرًا	فَاِذَا + بَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	فَعَلْنَ	فِيْٓ	اَنْفُسِهِنَّ
مہینے	اور دس (دن)	پھر جب وہ پہونچ جائیں	اپنی مدت (عدت)	تو نہیں گناہ	تم پر	میں جو	وہ کریں	میں	اپنی جانیں (اپنے حق)

مہینے اور دس دن۔ پھر جب وہ اپنی مدت کو پہونچ جائیں (مدت پوری کرلیں) تو ایں تم پر کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے حق میں کریں

بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾

بِالْمَعْرُوْفِ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ
دستور کے مطابق	اور اللہ	جو تم	کرتے ہو اس سے	باخبر

دستور کے مطابق، اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(٢٣٤) وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ يَمُوْتُوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ يَتْرُكُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ اَىْ لِيَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ بَعْدَهُمْ عَنِ النِّكَاحِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ مِّنَ اللَّيَالِىْ وَهٰذَا فِىْ غَيْرِ الْحَوَامِلِ اَمَّا الْحَوَامِلُ فَعِدَّتُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ بِاٰيَةِ الطَّلَاقِ وَالْاَمَةُ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ بِالسُّنَّةِ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ انْقَضَتْ مُدَّةُ تَرَبُّصِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْاَوْلِيَآءُ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنَ التَّزَيُّنِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْخُطَّابِ بِالْمَعْرُوْفِ شَرْعًا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ عَالِمٌ بِبَاطِنِهٖ كَظَاهِرِهٖ۔

(٢٣٤) اور تم میں سے جو مرد مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں تو ان کو چاہیئے کہ دس دن چار ماہ تک تمہارے مرنے کے بعد کسی سے نکاح نہ کریں رُکی رہیں (یہ عدت غیر حمل والی کی ہے۔ اور حمل والی عورت کی عدت جننا بچے کو اور دوسری آیت سے باندی کی عدت دو مہینے پانچ دن حدیث سے معلوم ہوئے) پھر جب وہ اپنی عدت پوری کرچکیں تو اے ان کے وارثو تم پر گناہ نہیں۔ اب اگر وہ زینت کریں اور پیام نکاح بھیجیں بشرطیکہ خلاف شریعت کوئی فعل نہ کریں۔

تشریح

(٢٣٤) عدتِ وفات | یہ عدتِ وفات کا بیان ہے ـــــ شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی چاہے اس سے خلوتِ صحیحہ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اگر حاملہ نہیں ہے تو اس کی عدتِ وفات پورے چار مہینے اور دس دن ہے ـــــ اگر حاملہ ہے تو عدتِ وفات وضع حمل ہے۔ عدت کے دوران نکاح کے علاوہ زیب و زینت بھی جائز نہیں، اہم اور شدید ضرورت ہو تو دن کے وقت باہر نکل سکتی ہے ورنہ اُسے گھر میں ہی رہنا چاہیئے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي

وَلَا + جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيمَا	عَرَّضْتُمْ	بِهِ	مِنْ + خِطْبَةِ	النِّسَاءِ	أَوْ	أَكْنَنْتُمْ	فِي
اور نہیں گناہ	تم پر	میں جو	اشارہ میں	اس کے	پیغام نکاح	عورتوں کو	یا	تم چھپاؤ	میں

اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارہ کنایہ میں عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں

أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ

أَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ	اللَّهُ	أَنَّكُمْ	سَتَذْكُرُونَهُنَّ	وَلَٰكِنْ	لَا تُوَاعِدُوهُنَّ
اپنے دلوں	جانتا ہے	اللہ	کہ تم	جلد ذکر کرو گے اُن سے	اور لیکن	نہ وعدہ کرو اُن سے

چھپاؤ اللہ جانتا ہے تم جلد اُن سے ذکر کرو گے لیکن ان سے چھپ کر (نکاح کا) وعدہ

سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

سِرًّا	إِلَّا	أَنْ	تَقُولُوا	قَوْلًا	مَعْرُوفًا	وَلَا	تَعْزِمُوا	عُقْدَةَ	النِّكَاحِ
چھپ کر	مگر	یہ کہ	تم کہو	بات	دستور کے مطابق	اور نہ	ارادہ کرو	گرہ	نکاح

نہ کرو مگر یہ کہ تم دستور کے مطابق بات کرو اور نکاح کی گرہ باندھنے کا ارادہ نہ کرو

حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

حَتَّىٰ	يَبْلُغَ	الْكِتَابُ	أَجَلَهُ	وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي	أَنْفُسِكُمْ
یہاں تک	پہنچ جائے	عدت	اسکی مدت	اور جان لو	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	میں	اپنے دل

یہاں تک کہ عدت اپنی مدت کو پہنچ جائے اور جان لو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ جانتا ہے

فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ ع ۱۴

فَاحْذَرُوهُ	وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	حَلِيمٌ	لَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	إِنْ	طَلَّقْتُمُ
سو ڈرو اس سے	اور جان لو	کہ	اللہ	بخشنے والا	تحمل والا	نہیں گناہ	تم پر	اگر	تم طلاق دو

سو تم اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو

النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ

النِّسَاءَ	مَا لَمْ	تَمَسُّوهُنَّ	أَوْ	تَفْرِضُوا	لَهُنَّ	فَرِيضَةً	وَمَتِّعُوهُنَّ	عَلَى	الْمُوسِعِ
عورتیں	جو نہ	تم نے انھیں ہاتھ لگایا	یا	مقرر کیا	ان کیلئے	مہر	اور انہیں خرچ دو	پر	خوش حال

طلاق دو جبکہ تم نے انھیں ہاتھ نہ لگایا ہو یا ان کے لئے مہر مقرر نہ کیا ہو اور انہیں خرچ دو خوشحال پر اسکی حیثیت

قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿۲۳۶﴾

قَدَرُهُ	وَعَلَى	الْمُقْتِرِ	قَدَرُهُ	مَتَاعًا	بِالْمَعْرُوفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُحْسِنِينَ
اسکی حیثیت	اور پر	تنگدست	اسکی حیثیت	خرچ	دستور کے مطابق	لازم	پر	نیکو کار

کے مطابق، اور تنگدست پر اس کی حیثیت کے مطابق خرچ دستور کے مطابق (دینا) نیکو کاروں پر لازم ہے۔

(۲۳۵) وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ لَوَّحْتُمْ
بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ
اَزْوَاجُهُنَّ فِى الْعِدَّةِ كَقَوْلِ الْاِنْسَانِ مَثَلًا
اِنَّكِ لَجَمِيْلَةٌ وَمَنْ يَّجِدُ مِثْلَكِ وَرُبَّ رَاغِبٍ
فِيْكِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ اَضْمَرْتُمْ فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ
مِنْ قَصْدِ نِكَاحِهِنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ
سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ بِالْخِطْبَةِ وَلَا تَصْبِرُوْنَ
عَنْهُنَّ فَاَبَاحَ لَكُمُ التَّعْرِيْضَ وَلٰكِنْ لَّا
تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اَىْ نِكَاحًا اِلَّآ
لٰكِنْ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اَىْ مَا
عُرِفَ شَرْعًا مِنَ التَّعْرِيْضِ فَلَكُمْ ذٰلِكَ وَ
لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ اَىْ عَلٰى عَقْدِهٖ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَىِ الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْعِدَّةِ
اَجَلَهٗ بِاَنْ يَّنْتَهِىَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ مِنَ الْعَزْمِ وَغَيْرِهٖ فَاحْذَرُوْهُ
اَنْ يُّعَاقِبَكُمْ اِذَا عَزَمْتُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
لِمَنْ يَّحْذَرُهٗ حَلِيْمٌ ۞ بِتَاْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ عَنْ مُسْتَحِقِّهَا

(۲۳۶) لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ
وَفِىْ قِرَاءَةٍ تُمَاسُّوْهُنَّ اَىْ تُجَامِعُوْهُنَّ اَوْ لَمْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ
فَرِيْضَةً ۚ مَا مَصْدَرِيَّةٌ ظَرْفِيَّةٌ اَىْ لَا تَبِعَةَ عَلَيْكُمْ فِى الطَّلَاقِ
زَمَنَ عَدَمِ الْمَسِيْسِ وَالْفَرْضِ بِاِثْمٍ وَلَا مَهْرٍ فَطَلِّقُوْهُنَّ وَ
مَتِّعُوْهُنَّ اَىْ اَعْطُوْهُنَّ مَا يَتَمَتَّعْنَ بِهٖ عَلَى الْمُوْسِعِ
الْغَنِىِّ مِنْكُمْ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ الضَّيِّقِ الرِّزْقِ قَدَرُهٗ
يُفِيْدُ اَنَّهٗ لَا نَظَرَ اِلٰى قَدْرِ الزَّوْجَةِ مَتَاعًا تَمْتِيْعًا بِالْمَعْرُوْفِ
شَرْعًا صِفَةُ مَتَاعًا حَقًّا صِفَةٌ ثَانِيَةٌ اَوْ مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ عَلَى
الْمُحْسِنِيْنَ ۞ الْمُطِيْعِيْنَ

(۲۳۵) اور اے لوگو تم پر گناہ نہیں اگر تم ان عورتوں سے جن کے خاوند مرگئے ہیں اور وہ عدت میں ہیں اشارہ کنایہ نکاح کا کرو اور ارادۂ نکاح کو ان پر اشارہ سے ظاہر کرو (جیسے عورت کو یہ کہنا کہ بیشک تو بھلی اور خوبصورت معلوم ہوتی ہے، اور تجھ سی عورتیں کس کے نصیب جسکو ملے، اور تیرے چاہنے والے بہت) یا اپنے جی میں ارادۂ نکاح پوشیدہ رکھو، اس میں بھی حرج نہیں۔ اللہ نے جانا کہ تم سے صبر نہ ہوسکے گا اور ضرور پیام نکاح ان سے کہو گے اسلئے اشارہ کنایہ سے کہنا مباح فرمادیا لیکن تم ان عورتوں سے وعدۂ نکاح یا ہم بستری کا نہ کر رکھو مگر اسی قدر کہدو جو شرعاً جائز ہے کہ کنایہ اور پردے سے ارادۂ نکاح ان پر ظاہر کردو یہ جائز ہے اور عقد نکاح پر پختہ نہ ہوجاؤ جب تک عدت مقررہ پوری نہ ہوجائے اور جانو کہ اللہ اسکو خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ارادۂ نکاح اور پختگی نکاح ہے سو اس سے ڈرو عقد نکاح عدت میں نہ کرو اور جانو کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے گناہ بخشتا ہے اور بردبار ہے لائق سزا کو بھی جلدی سے سزا نہیں دیتا۔

(۲۳۶) لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ الخ کچھ گناہ تم پر نہیں اگر تم عورتوں کو بلا صحبت طلاق دو یا بغیر مقرر کرنے مہر کے سوا اس صورت میں نہ تم پر گناہ ہے نہ تمہارے ذمہ مہر واجب ہے پس انکو طلاق دو اور وہ کپڑے دو جسکو وہ پہنیں رواج کے موافق (اس کو متعہ کہتے ہیں دولت مند پر اس کی قدرت کے موافق اور تنگ دست پر اسکی گنجائش کے مناسب یعنی عورت کے حال کا اس میں اعتبار نہیں۔ جو حکم الٰہی مانیں ان پر یہ امر لازم ہے۔

تشریح

(۲۳۵) عدت کے دوران خفیہ عہد و پیمان نہ ہوں | دورانِ عدت منگنی کے لئے اشارتاً کنایتاً اظہار کیا جاسکتا ہے مگر خفیہ عہد و پیمان باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اظہار و انداز میں شرافت ہونی چاہیے۔

(۲۳۶) متاعِ طلاق | وہ عورتیں جن سے خلوتِ صحیحہ یا عام معنی میں رخصتی کی نوبت نہیں آئی یا نکاح کے وقت مہر کا تعین نہیں ہوسکا اگر ان کو طلاق دیجائے تو حسب مقدرت اس کی تلافی "متاع" کسی نہ کسی تحفے کی شکل میں کردیں کیونکہ اس طرح رشتہ جڑنے کے بعد توڑ دینے سے کچھ نہ کچھ نقصان عورت کو پہنچا ہی ہے لہذا اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ لازم ہے کہ وہ کسی نہ کسی صورت میں اس کی تلافی کریں۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً

وَاِنْ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	وَقَدْ + فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً
اور اگر	تم انھیں طلاق دو	پہلے	کہ	انہیں ہاتھ لگاؤ	اور تم مقرر کرچکے ہو	انکے لئے	مہر

اور اگر تم انہیں طلاق دو اس سے پہلے کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو اور ان کے لئے تم مہر مقرر کرچکے ہو

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ

فَنِصْفُ	مَا	فَرَضْتُمْ	اِلَّآ	اَنْ	يَّعْفُوْنَ	اَوْ	يَعْفُوَا	الَّذِيْ	بِيَدِهٖ	عُقْدَةُ	النِّكَاحِ
تو نصف	جو	تم نے مقرر کیا	سوائے	یہ کہ	وہ معاف کردیں	یا	معاف کردے	وہ جو	اس کا ہاتھ	گرہ	نکاح

تو اس کا نصف (دیدو) جو تم نے مقرر کیا سوائے اس کے کہ وہ معاف کردیں یا وہ (وارث) معاف کردے جسکے ہاتھ عقدۂ نکاح ہے

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

وَاَنْ	تَعْفُوْٓا	اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَلَا	تَنْسَوُا	الْفَضْلَ	بَيْنَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا
اور اگر	تم معاف کرو	زیادہ قریب	پرہیزگاری کے	اور نہ	بھولو	احسان کرنا	باہم	بیشک	اللہ	اس سے جو

اور اگر تم معاف کرو تو یہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے اور باہم احسان کرنا نہ بھولو بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا

تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ	حٰفِظُوْا	عَلَى + الصَّلَوٰتِ	وَالصَّلٰوةِ	الْوُسْطٰى	وَقُوْمُوْا
تم کرتے ہو	دیکھنے والا	تم حفاظت کرو	نمازوں کی	اور نماز	درمیانی نماز	اور کھڑے رہو

دیکھنے والا ہے ۔ تم نمازوں کی حفاظت کرو (خصوصاً) درمیانی نماز کی ۔ اور اللہ کے لئے

لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا

لِلّٰهِ	قٰنِتِيْنَ	فَاِنْ	خِفْتُمْ	فَرِجَالًا	اَوْ	رُكْبَانًا	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَاذْكُرُوا
اللہ کیلئے	فرمانبردار (جمع)	پھر اگر	تمہیں ڈر ہو	تو پیادہ پا	یا	سوار	پھر جب	تم امن پاؤ	تو یاد کرو

فرماں بردار (بنکر) کھڑے رہو۔ پھر اگر تمہیں ڈر ہو تو پیادہ پا یا سوار (ادا کرو) پھر جب امن پاؤ تو اللہ کو یاد

اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾

اللّٰهَ	كَمَا	عَلَّمَكُمْ	مَّا لَمْ + تَكُوْنُوْا	تَعْلَمُوْنَ
اللہ	جیسا کہ	اس نے تمہیں سکھایا	جو تم نہ تھے	جانتے

کرو جیسا کہ اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

﴿٢٣٧﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ يَجِبُ لَهُنَّ وَيَرْجِعُ لَكُمُ النِّصْفُ اِلَّا لٰكِنْ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَيِ الزَّوْجَاتُ فَيَتْرُكْنَهٗ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَهُوَ الزَّوْجُ فَيَتْرُكُ لَهَا الْكُلَّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَلِيُّ اِذَا كَانَتْ مَحْجُوْرَةً فَلَا حَرَجَ

﴿٢٣٧﴾ اور اگر عورتوں کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور پھر صحبت سے پہلے انکو طلاق دیدے تو مقرر کئے ہوئے مہر میں آدھا عورتوں کو دینا ضروری ہے اور آدھا تم رکھو لیکن اگر عورتیں کل مہر تمہیں دیدیں اور معاف کردیں یا خاوند کل مہر عورت کو دیدے اپنا حق بھی اسی کو دیدے یہ بھی درست ہے (ابن عباسؓ فرماتے ہیں اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ سے مراد ولی عورت کا ہے جو خود تصرف نہ کرسکے اسکی

فِی ذٰلِکَ وَاَنْ تَعْفُوْٓا مُبْتَدَاٌ خَبَرُہٗ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ اَیْ اَنْ یَّتَفَضَّلَ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ فَیُجَازِیْکُمْ بِہٖ۔

(۲۳۸) حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ بِاَدَآئِہَا فِیْ اَوْقَاتِہَا وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ھِیَ الْعَصْرُ کَمَا فِی الْحَدِیْثِ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ اَوِ الصُّبْحُ اَوِ الظُّہْرُ اَوْ غَیْرُھَا اَقْوَالٌ وَاَفْرَدَھَا بِالذِّکْرِ لِفَضْلِہَا وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ فِی الصَّلٰوۃِ قٰنِتِیْنَ ○ قِیْلَ مُطِیْعِیْنَ لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ قُنُوْتٍ فِی الْقُرْاٰنِ فَہُوَ طَاعَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَغَیْرُہٗ وَقِیْلَ سَاکِتِیْنَ لِحَدِیْثِ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُہِیْنَا عَنِ الْکَلَامِ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ

(۲۳۹) فَاِنْ خِفْتُمْ مِّنْ عَدُوٍّ اَوْ سَیْلٍ اَوْ سَبُعٍ فَرِجَالًا جَمْعُ رَاجِلٍ اَیْ مُشَاۃً صَلُّوْا اَوْ رُکْبَانًا جَمْعُ رَاکِبٍ اَیْ کَیْفَ اَمْکَنَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ اَوْ غَیْرَھَا وَیُوْمِیْ بِالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ مِّنَ الْخَوْفِ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ اَیْ صَلُّوْا کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ قَبْلَ تَعْلِیْمِہٖ مِنْ فَرَآئِضِہَا وَحُقُوْقِہَا وَالْکَافُ بِمَعْنٰی مِثْلِ وَمَا مَوْصُوْلَۃٌ اَوْ مَصْدَرِیَّۃٌ

طرح اسکا ولی اگر کل مہر خاوند کو معاف کردے اور چھوڑ دے پھر بھی جائز ہے اور تم اے لوگو اگر عورتوں کو کل مہر دیکر معاف کردو تو یہ بہتر ہے اور خوف الٰہی یعنی پرہیزگاری کے نزدیک ہے اور باہم ایک دوسرے پر احسان کرنا نہ بھولو بیشک جو تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھتا ہے

(۲۳۸) پانچوں نمازوں کی خوب نگہداشت کرو وقت پر ہر ایک کو ادا کرو اور خاص واسطے نماز کے زیادہ نگہداشت کرو (نماز وسطیٰ یا عصر ہے یا صبح یا ظہر یا مغرب یا عشار یا پانچوں میں سے ایک غیر معین یا جمعہ کی نماز وغیرہ) اس بارے میں بہت قول ہیں۔ وسطیٰ نماز کو پھر علیحدہ بیان کیا اسکی بڑائی کی وجہ سے اور نماز میں چپ چاپ اور فرماں برداری سے کھڑے ہو۔

(۲۳۹) سو اگر تم کو دشمن یا درندہ یا پانی کے رو کا ڈر ہو تو پیادہ چلتے ہوئے یا سوار جسطرح آسان ہو نماز پڑھو، رکوع سجدے کے لئے اشارہ کافی ہے قبلہ کی طرف منہ ہو یا نہ ہو پھر جب ڈر جاتا رہے تو نماز پڑھو جیسے تم کو اللہ نے بتلایا جو تم بدون سکھلائے اسکے نہ جانتے تھے کہ نماز میں کیا کیا فرض ہیں اور نماز کا حق کیا ہے۔

تشریح

(۲۳۷) معاشرتی معاملات میں رویہ فیاضانہ ہونا چاہئے نہ تنگدلانہ | اگر خلوت صحیحہ اور رخصتی سے پہلے شوہر نے طلاق دیدی اور نکاح میں مہر کا تعین ہو چکا تھا تو ضابطے کی رو سے تو مقررہ مہر کا نصف شوہر کو ادا کرنا ہے البتہ اگر عورت اپنا مہر معاف کردے تو اس کو اس کا بھی اختیار ہے اور اگر شوہر نصف مہر کے بجائے پورا مہر ادا کردے تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ معاشرتی معاملات میں باہم فیاضانہ رویے کی ضرورت ہے اگر ہر شخص ٹھیک ٹھیک قانونی حق پر ہی اڑا رہے تو اجتماعی زندگی میں خوشگواری باقی نہیں رہتی۔

(۲۳۸) نماز اطاعت الٰہی کا نشان | تمدنی اور معاشرتی قوانین بیان کرنے کے بعد نماز کی تاکید کا مطلب یہ ہے کہ نماز ہی وہ عبادت ہے جو انسان کے اندر خوفِ خدا، نیکی اور پاکیزگی کے جذبات اور اللہ کے احکام کی اطاعت کا مادہ پیدا کرتی ہے اور اسے اس سیدھے راستے پر قائم رکھتی ہے جس پر اللہ تعالےٰ انسان کو چلانا چاہتا ہے۔ اگر انسان کے اندر دن سے یہ جذبات نہ ابھریں تو انسان کبھی بھی قوانینِ الٰہی پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا اور نافرمانی کی رو میں بہہ نکلتا ہے جس طرح یہودی ترک نماز کی وجہ سے نافرمانی کے راستے پر چل پڑے۔

اور صرف اتنا ہی نہیں کہ نمازوں کی نگہداشت کرو بلکہ اعلےٰ اور اشرف درجہ کی نماز جو وقت پر پورے خشوع و خضوع اور توجہ الی اللہ کے ساتھ ادا کیجائے اور جسمیں نماز کی تمام خوبیاں موجود ہوں تاکہ یہ نماز تمہاری پوری زندگی پر اثر انداز ہو سکے۔ صلوۃ وسطیٰ نماز کی صفت اور خوبیوں کا بیان ہے قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ اللہ کے آگے فرماں برداروں کی طرح کھڑے ہو۔ اس نماز کی تفسیر و بیان ہے۔

(۲۳۹) عبادت کا طریقہ خود ایجاد نہیں کیا جا سکتا | نماز کی تاکید اور اہمیت کا حال یہ ہے کہ امن کی حالت ہو یا بدامنی اور جنگ کی سوار ہو یا پیدل ہر حال میں نماز ادا کرو ——— اور جب امن و امان ہو جائے تو سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق نارمل انداز میں نماز پڑھو۔ اللہ نے اپنی عبادت کے یہ طریقے خود سکھائے ہیں، ان کا تعلق انسان کی اپنی سمجھ اور غور و فکر کے ساتھ نہیں ہے۔ معلوم ہوا عبادت کا کوئی طریقہ جو اللہ کی طرف سے نہ ہو خود ایجاد نہیں کیا جا سکتا۔

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

وَالَّذِیْنَ	یُتَوَفَّوْنَ	مِنْکُمْ	وَیَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا	وَّصِیَّةً	لِّاَزْوَاجِهِمْ
اور جو لوگ	وفات پا جائیں	تم میں سے	اور وہ چھوڑ جائیں	بیویاں	وصیت	اپنی بیویوں کیلئے

اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو اپنی بیویوں کے لئے ایک سال تک

مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْ

مَّتَاعًا	اِلَی	الْحَوْلِ	غَیْرَ اِخْرَاجٍ	فَاِنْ	خَرَجْنَ	فَلَاجُنَاحَ	عَلَیْکُمْ	فِیْ
نان نفقہ	تک	ایک سال	بغیر نکالے	پھر اگر	وہ نکل جائیں	تو نہیں گناہ	تم پر	میں

نان نفقہ کی وصیت کریں نکالے بغیر پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں جو

مَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ﴿۲۴۰﴾

مَا	فَعَلْنَ	فِیْٓ	اَنْفُسِهِنَّ	مِنْ	مَّعْرُوْفٍ	وَاللّٰهُ	عَزِیْزٌ	حَکِیْمٌ
جو	وہ کریں	میں	اپنے تئیں	سے	دستور	اور اللہ	غالب	حکمت والا

وہ اپنے تئیں دستور کے مطابق کریں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۴۰) وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا فَلْیُوْصُوْا وَصِیَّةً وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ اَیْ عَلَیْهِمْ لِّاَزْوَاجِهِمْ وَیُعْطُوْهُنَّ مَّتَاعًا مَا یَتَمَتَّعْنَ بِهٖ مِنَ النَّفَقَةِ وَالْکِسْوَةِ اِلٰی تَمَامِ الْحَوْلِ مِنْ مَوْتِهِمْ اَلْوَاجِبُ عَلَیْهِنَّ تَرَبُّصُهٗ غَیْرَ اِخْرَاجٍ حَالٌ اَیْ غَیْرَ مُخْرَجَاتٍ مِنْ مَسْکَنِهِنَّ فَاِنْ خَرَجْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَاءَ الْمَیِّتِ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ شَرْعًا کَالتَّزَیُّنِ وَتَرْکِ الْاِحْدَادِ وَقَطْعِ النَّفَقَةِ عَنْهَا وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ فِیْ مُلْکِهٖ حَکِیْمٌ ۝ فِیْ صُنْعِهٖ وَالْوَصِیَّةُ الْمَذْکُوْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰیَةِ الْمِیْرَاثِ وَتَرَبُّصُ الْحَوْلِ بِاٰیَةِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا السَّابِقَةِ الْمُتَاَخِّرَةِ فِی النُّزُوْلِ وَالسُّکْنٰی ثَابِتَةٌ لَهَا عِنْدَ الشَّافِعِیِّ

(۲۴۰) اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں تو ان پر لازم ہے کہ زندگی میں بیویوں کے واسطے وصیت کر جاویں کہ پورے سال تک (جس میں عورتوں کو رکنا اور عدت کرنا لازم تھا) انکو کھانا کپڑا دیا جائے اور رہنے کی جگہ سے نکالی نہ جائیں پھر اگر وہ خود نکلیں تو اے میت کے وارثو تم پر گناہ نہیں جو انھوں نے خود وہ کام کیے جو انکو شرعاً جائز ہیں جیسے زینت کرنا اور سوگ چھوڑنا اور ان کے نفقہ منقطع ہونا اور اللہ غالب ہے اپنی بادشاہت میں اور خوبیوں والا ہے اپنے افعال میں (یہ وصیت جو ذکر ہوئی آیت میراث سے منسوخ ہو گئی اور برس دن عدت کرنا بھی منسوخ ہے اسکی جگہ دس دن چار مہینے کی عدت ثابت ہے کیونکہ یہ حکم دس دن چار ماہ کا بعد میں آیا اور مکان و سکونت عورتوں کو دینا اور نہ نکالنا شافعی رح کے مذہب میں یہ حکم اب بھی ہے

تشریح

(۲۴۰) تمہارے مرنے کے بعد تمہاری بیوی بے سہارا نہ رہے | بیوی کی رہائش کی ذمہ داری اور اسکے مصارف شوہر کے ذمہ ہیں شوہر کے انتقال کے بعد عورت کس مپرسی کی حالت میں رہ جاتی ہے اس کا کوئی ظاہری سہارا نہیں رہتا اسلئے شوہر کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں یہ وصیت کر کے جائیں کہ ان کے انتقال کے بعد ایک سال تک انکی بیوی اس مکان میں رہائش پذیر رہ سکتی ہے اور ان کو اس دوران میں نان نفقہ کے اخراجات اس کی چھوڑی ہوئی پونجی میں سے دیئے جائیں تاکہ اس دوران وہ اطمینان کے ساتھ اپنا کوئی بندوبست کر سکے۔ اگر وہ خود ہی نہ رہنا چاہے تو اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے پر وہ جو بھی کریں اس کی ذمہ داری تم پر نہیں۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ	مَتَاعٌ	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُتَّقِيْنَ	كَذٰلِكَ
اور مطلقہ عورتوں کیلئے	نان نفقہ	دستور کے مطابق	لازم	پر	پرہیزگار (جمع)	اسی طرح

اور مطلقہ عورتوں کے لئے نان نفقہ دستور کے مطابق لازم ہے پرہیزگاروں پر اسی طرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ ع ۳۱ ۱۵

يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ
واضح کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنے احکام	تاکہ تم	سمجھو	کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	وہ لوگ جو

تمہارے لئے اللہ اپنے احکام واضح کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ

خَرَجُوْا	مِنْ	دِيَارِهِمْ	وَهُمْ	اُلُوْفٌ	حَذَرَ	الْمَوْتِ	فَقَالَ
نکلے	سے	اپنے گھر (جمع)	اور وہ	ہزاروں	ڈر	موت	سو کہا

جو اپنے گھروں سے نکلے موت کے ڈر سے اور وہ ہزاروں تھے۔ سو اللہ نے

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

لَهُمُ	اللّٰهُ	مُوْتُوْا	ثُمَّ	اَحْيَاهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْا + فَضْلٍ	عَلَى
انہیں	اللہ	تم مرجاؤ	پھر	انہیں زندہ کیا	بیشک	اللہ	فضل والا	پر

انہیں کہا تم مرجاؤ پھر انہیں زندہ کیا، بیشک اللہ فضل والا ہے لوگوں

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

النَّاسِ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ	النَّاسِ	لَا يَشْكُرُوْنَ	
لوگوں	اور لیکن	اکثر	لوگ	شکر ادا نہیں کرتے	

پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے

﴿۲۴۱﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ يُعْطِيْنَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ حَقًّا نُصِبَ بِفِعْلِهِ الْمُقَدَّرِ عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ اللّٰهَ كَرَّرَهٗ لِيَعُمَّ الْمَمْسُوْسَةَ اَيْضًا اِذِ الْاٰيَةُ السَّابِقَةُ فِيْ غَيْرِهَا

﴿۲۴۲﴾ كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ تَتَدَبَّرُوْنَ

﴿۲۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِسْتِفْهَامُ تَعْجِيْبٍ وَتَشْوِيْقٍ اِلَى اِسْتِمَاعِ مَا بَعْدَهٗ اَيْ لَمْ يَنْتَهِ عِلْمُكَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا

﴿۲۴۱﴾ اور سب عورتوں کو جن کو طلاق دی ہے اگرچہ ان سے صحبت ہوئی ہو بقدر وسعت متعہ یعنی کپڑے دینا اہل تقویٰ کے ذمہ ہے مناسب ہے کہ وہ ایسا کریں جیسا بیان کیا۔

﴿۲۴۲﴾ اسی طرح اللہ تم کو اپنے حکم بتلاتا ہے تاکہ تم سمجھو اور غور کرو۔

﴿۲۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ الخ کیا تم کو خبر نہیں پہنچی ان لوگوں کی جو مرنے سے ڈر کر اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں

مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ أَرْبَعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ
أَوْ عَشَرَةٌ أَوْ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ أَوْ سَبْعُونَ أَلْفًا
حَذَرَ الْمَوْتِ مَفْعُولٌ لَهُ وَهُمْ قَوْمٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَقَعَ الطَّاعُونُ بِبِلَادِهِمْ فَفَرُّوا فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوا
فَمَاتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ بَعْدَ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ أَوْ أَكْثَرَ بِدُعَاءِ
نَبِيِّهِمْ حِزْقِيلَ بِكَسْرِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ وَسُكُونِ الزَّايِ
فَعَاشُوا دَهْرًا عَلَيْهِمْ أَثَرُ الْمَوْتِ لَا يَلْبَسُونَ ثَوْبًا إِلَّا عَادَ
كَالْكَفَنِ وَاسْتَمَرَّتْ فِي أَسْبَاطِهِمْ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ
عَلَى النَّاسِ وَمِنْهُ إِحْيَاءُ هَؤُلَاءِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ وَهُمُ الْكُفَّارُ لَا يَشْكُرُونَ ○ وَالْقَصْدُ
مِنْ ذِكْرِ خَبَرِ هَؤُلَاءِ تَشْجِيعُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى
الْقِتَالِ وَلِذَا عُطِفَ عَلَيْهِ ۔

تھے چودہ یا اٹھارہ ہزار یا تیس یا چالیس ہزار یا ستر ہزار۔ (بنی اسرائیل کے شہروں میں وبا آئی وہ ڈر کر بھاگے) سو اللہ نے ان کو فرمایا مر جاؤ، وہ مر گئے۔ پھر آٹھ دن یا زیادہ میں ان کے پیغمبر حزقیل ؑ کی دعا سے اللہ نے انکو زندہ کیا ایک زمانے تک وہ ایسے حال میں زندہ رہے کہ موت کے آثار ان پر نمایاں تھے جو کپڑا وہ پہنتے تھے بشکل کفن ہو جاتا تھا اور یہ امر ان کی اولاد میں بھی باقی رہا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ الخ بیشک احسان کرتا ہے لوگوں پر یہ زندہ کرنا مذکورین کا اس کے فضل و احسان ہی سے ہوا لیکن اکثر آدمی جو کافر ہیں خدا کا شکر کرتے نہیں۔ اس قصہ کے ذکر کرنے سے غرض یہ ہے کہ مسلمان مرنے مارنے سے نڈر ہیں بہادر رہیں اسلئے اس پر عطف کیا اگلی آیت کو۔

تشریح

(۲۴۱) عورتوں کو ان کے حق سے بڑھکر بھی کچھ دیں | آیت نمبر ۲۳۶ کے حکم کو پھر تاکیداً دوہرایا جارہا ہے کہ اگر عورت کی رخصتی نہیں ہوئی اور مہر بھی مقرر نہیں ہوا تو بھی اسکو مناسب طریقے پر کچھ نہ کچھ دینا چاہیئے اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کو انکے حق سے بڑھ کر کچھ دیں تاکہ معاشرتی تعلقات میں بدمزگی پیدا نہ ہو۔

(۲۴۲) اللہ کے احکام بالکل واضح ہیں | اللہ تعالیٰ نے انسان کو اندھیرے میں بھٹکنے کے لئے نہیں چھوڑا بلکہ وہ اس طرح اپنے احکام اور منشا کو کھول کھول کر تمہارے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو اور اپنی دنیا و آخرت سنوار لو۔

(۲۴۳) خوف قومی موت ہے | امامت اور رہنمائی کے منصب سے بنی اسرائیل کی معزولی کے بعد اقوام عالم کی رہنمائی کے منصب پر امت محمدیہ کو فائز کیا گیا۔ انکی ذمہ داری یہ قرار پائی کہ وہ اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کو اس طرح قائم کریں کہ اللہ کے دین میں داخل ہونے کے راستے میں ہر رکاوٹ دور ہو جائے، عدل اجتماعی کا وہ نظام قائم ہو جائے جو انسانی حریت، اخوت، مساوات کے متوازن مجموعے کی حیثیت سے مخلوق کے لئے اس کے خالق و پروردگار کی رحمت و ربوبیت کا جامع اور کامل مظہر بنجائے اس مقصد کے حاصل کرنے اور اس منزل کے پانے کے لئے وہ اللہ کے راستے میں پوری جدوجہد کریں اور کسی طرح کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اس سلسلے میں امت محمدیہ کو بنی اسرائیل کی تاریخ کا ایک واقعہ یاد دلایا جارہا ہے تاکہ جس کمزوری کا اظہار بنی اسرائیل کی طرف سے ہوا تھا وہ امت محمد کی طرف سے نہ ہو۔ امت کو یاد دلایا جارہا ہے کہ بنی اسرائیل بہت بڑی تعداد میں مصر سے نکل کر بے ٹھکانا خانماں برباد دشت و بیابان میں پھر رہے تھے اور خود ایک ٹھکانے کی تلاش میں تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت موسیٰ ؑ نے انکو حکم دیا کہ ظالم کنعانیوں کو ارض فلسطین سے نکال کر اس علاقے کو فتح کر لو مگر بنی اسرائیل موت سے ڈر گئے اور آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ یہ ڈر اور خوف ان کی قومی موت تھا۔ جو قوم خود کو بدلنے اور ہمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد نہیں کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ بنی اسرائیل چالیس سال تک صحراؤں میں بھٹکتے رہے یہاں تک کہ ان کی ایک نسل ختم ہوگئی اور دوسری نسل صحراؤں کی گود میں پل کر جوان ہوئی۔ اب یہ نسل اٹھی اور آگے بڑھ کر کنعانیوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ یہ گویا ان کے لئے قومی حیات نو تھی۔ جب انسان ہمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی طرح انسانوں پر اپنا فضل و کرم فرماتے ہیں "ہمت مرداں مدد خدا" مگر بہت سے لوگ اللہ کے اس فضل کا شکر ادا نہیں کرتے۔ مسلمان بھی اس وقت مکہ سے نکل کر سال ڈیڑھ سال سے مدینے میں پناہ گزیں تھے اور کفار کے ظلموں سے تنگ آکر لڑائی کی اجازت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لڑائی کا حکم آگیا تو اب کسمسا رہے تھے۔ اس موقعہ پر بنی اسرائیل کی تاریخ موت و حیات کا یہ ورق ان کو سنایا جارہا ہے تاکہ امت محمدیہ سمجھ لے کہ منصب امامت کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہے اس منصب کا تقاضا ہے کہ کانٹوں سے پاؤں لہولہان ہو جائیں مگر حق کے اس راستے پر بڑھتا ہی چلا جائے یہاں تک کہ کامیابی اس کے قدم چوم لے۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۴۴) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا

وَقَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ	مَنْ	ذَا	الَّذِيْ	يُقْرِضُ	اللّٰهَ	قَرْضًا
اور تم لڑو	میں	راستہ	اللہ	اور جان لو	کہ	اللہ	سننے والا	جاننے والا	کون	وہ	جو کہ	قرض دے	اللہ	قرض

اور تم اللہ کے راستہ میں لڑو اور جان لو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا

حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۴۵)

حَسَنًا	فَيُضٰعِفَهٗ	لَهٗٓ	اَضْعَافًا	كَثِيْرَةً	وَاللّٰهُ	يَقْبِضُ	وَيَبْصُطُ	وَاِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	
اچھا	پس وہ اُسے بڑھادے	اسکے لئے	کئی گنا	زیادہ	اور اللہ	تنگی کرتا ہے	اور فراخی کرتا ہے	اور اسکی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	

قرض پس وہ اُسے کئی گنا بڑھادے۔ اللہ تنگی (بھی) دیتا ہے اور فراخی (بھی) دیتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۲۴۴) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ لِاَقْوَالِكُمْ عَلِيْمٌ ○ بِاَحْوَالِكُمْ فَيُجَازِيْكُمْ

(۲۴۵) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ بِاِنْفَاقِ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَرْضًا حَسَنًا بِاَنْ يُنْفِقَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَنْ طِيْبِ قَلْبٍ فَيُضٰعِفَهٗ وَفِيْ قِرَاءَةٍ فَيُضَعِّفَهٗ بِالتَّشْدِيْدِ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً مِنْ عَشْرٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ كَمَا سَيَاْتِيْ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ يُمْسِكُ الرِّزْقَ عَمَّنْ يَّشَاءُ اِبْتِلَاءً وَيَبْصُطُ يُوَسِّعُهٗ لِمَنْ يَّشَاءُ اِمْتِحَانًا وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ فِي الْاٰخِرَةِ بِالْبَعْثِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ

(۲۴۴) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ اور اللہ کی راہ میں لڑو اس کا دین اونچا کرنے کو اور جانو کہ اللہ تمہاری باتیں سنتا ہے تمہارے حالات جانتا ہے سو اس کا تم کو بدلہ دیگا۔

(۲۴۵) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ الخ کون ہے ایسا جو اللہ کو قرض دے کر اپنا مال اس کی راہ میں خرچ کرے اچھے دل سے تو اللہ اُس کو دس سے سات سو گنا تک عوض دیوے اور اللہ جس سے چاہے روزی روک لیتا ہے اور جس پر چاہے کشادہ کرتا ہے آزمائش اور امتحان کرنے کی وجہ سے اور آخرت میں تم کو اسی کی طرف پھرنا ہے سو وہ تم کو تمہارے کاموں کا بدلہ دیگا۔

تشریح

(۲۴۴) جہاد انسانیت کے تحفظ کے لئے ہے | اب اگر اپنی منزل پانا چاہتے ہو اور وہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہو جس مقصد کے لئے امت محمدیہ کو برپا کیا گیا ہے تو اللہ کے راستے میں جنگ کے لئے آگے بڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر بات سے پوری طرح باخبر ہے وہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے، اگر تمہارے ایمان میں کمزوری ہوگی تو وہ اللہ سے چھپی نہ رہے گی۔

(۲۴۵) مالی قربانی مال کو گھٹاتی نہیں ہے | اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جانی قربانی کے ساتھ مالی قربانی کی بھی ضرورت پڑیگی۔ جو مالی قربانی دوگے اگر وہ اپنی نفسانی غرض کے لئے نہیں ہے خالص نیکی کے جذبے کے ساتھ اللہ کے لئے ہے اس کی رضا کے لئے ہے، راہِ خدا میں ہے، ان کاموں کے لئے ہے جن کو اللہ پسند کرتا ہے۔ تو یہ مالی قربانی ایک طرح سے اللہ کے ذمے "قرض حسنہ" اچھا قرض ہے جو اصل سے کئی گنا زیادہ ہو کر ملے گا، آخرت میں اس کا کئی گنا اجر ہوگا اور دنیا میں کامیابی یہاں ہی جزا بنے گی۔ اس طرح یہ مال دنیا اور آخرت دونوں جگہ کام آئیگا۔ اگر اپنی غرض اور نفسانی خواہشات کے لئے مال جمع کرکے رکھا جائے اور راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے تو وہ مال دنیا میں بھی وبال ہے۔ خودغرضی، حرص وطمع پیدا ہوگی، اخلاق بگڑ جائینگے۔ کسی ضرورتمند کے کام آنیکا جذبہ سرد پڑ جائیگا اور پھر یہ دیکھو کہ یہاں دنیا میں ہمیشہ رہنا تو ہے نہیں آخر لوٹ کر اللہ کے پاس جانا ہے پھر اس کو راضی کرنے والے کام کیوں نہ کئے جائیں، مال کا گھٹانا یا بڑھانا اسی کے قبضے میں ہے جو حقیقت میں سب چیز کا مالک ہے۔ پاکیزہ مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے حقیقت میں بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى

اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الْمَلَاِ	مِنْ	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	مِنْۢ	بَعْدِ	مُوْسٰى
کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	جماعت	سے	بنی اسرائیل	سے	بعد	موسیٰ

کیا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی طرف نہیں دیکھا ؟ موسےٰ کے بعد

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ

اِذْ	قَالُوْا	لِنَبِیٍّ + لَّهُمُ	ابْعَثْ	لَنَا	مَلِكًا	نُّقَاتِلْ	فِیْ	سَبِیْلِ
جب	انہوں نے کہا	اپنے نبی سے	مقرر کردیں	ہمارے لئے	ایک بادشاہ	ہم لڑیں	میں	راستہ

جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم لڑیں اللہ کے

اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا

اللّٰهِ	قَالَ	هَلْ	عَسَیْتُمْ	اِنْ	كُتِبَ	عَلَیْكُمُ	الْقِتَالُ	اَلَّا
اللہ	اس نے کہا	کیا	ہو سکتا ہے تم	اگر	فرض کیا جائے	تم پر	جنگ	کرنہ

راستہ میں اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ اگر تم پر جنگ فرض کی جائے تو تم

تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

تُقَاتِلُوْا	قَالُوْا	وَمَا لَنَآ	اَلَّا	نُقَاتِلَ	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ	وَ
تم لڑو	وہ کہنے لگے	اور ہمیں کیا	کرنہ	ہم لڑیں	میں	راستہ	اللہ	اور

نہ لڑو | وہ کہنے لگے اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں گے اور

قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا

قَدْ	اُخْرِجْنَا	مِنْ	دِیَارِنَا	وَاَبْنَآىِٕنَا	فَلَمَّا
البتہ	ہم نکالے گئے	سے	اپنے گھر	اور اپنی آل اولاد	پھر جب

البتہ ہم اپنے گھروں سے اور اپنی آل اولاد سے نکالے گئے ہیں ۔ اور پھر جب

كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ

كُتِبَ	عَلَیْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	اِلَّا	قَلِیْلًا	مِّنْهُمْ
فرض کیگئی	ان پر	جنگ	وہ پھر گئے	سوائے	چند	ان میں سے

ان پر جنگ فرض کی گئی تو ان میں سے چند ایک کے سوا سب پھر گئے

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾

وَاللّٰهُ	عَلِیْمٌ	بِالظّٰلِمِیْنَ
اور اللہ	جاننے والا	ظالموں کو

اور ظالموں کو جاننے والا ہے۔

(۲۴۶) اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ الجماعة مِنْ
بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ موت
مُوْسٰى م اى الى قصتهم وخبرهم اِذْ
قَالُوْا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ وهو شمويل ابْعَثْ
لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ معه فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
تنتظر به كلمتنا ونرجع اليه قَالَ النبي
لهم هَلْ عَسَيْتُمْ بالفتح والكسر اِنْ
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا خبر
عسى والاستفهام لتقرير التوقع بها قَالُوْا
وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا
بسبيهم وقتلهم وقد فعل بهم ذلك
قوم جالوت اى لا مانع لنا منه مع
وجود مقتضيه قال تعالى فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا عنه وجبنوا اِلَّا
قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وهم الذين عبروا النهر
مع طالوت كما سيأتي وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ فيجازيهم

(۲۴۶) کیا تم کو خبر نہیں ملی ایک جماعت بنی اسرائیل کے قصہ اور حال کی موسیٰ پیچھے جبکہ انھوں نے اپنے پیغمبر شموئیل سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دے جس کے ساتھ ہم راہِ خدا میں لڑیں اس کی وجہ سے ہماری بات کا بندوبست رہے اسکی طرف ہر کام میں ہم رجوع کریں ان کے پیغمبر نے ان سے کہا ایسا تو نہ کرو گے کہ اگر تم پر لڑنا فرض ہو جائے تو بیٹھ رہو اور لڑائی میں نہ جاؤ۔ انھوں نے کہا بھلا یہ کب ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کے پاک کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکال دیئے گئے ہیں اپنے شہروں اور بیٹوں سے۔ قوم جالوت نے انکے ساتھ ایسا ہی کیا تھا ان کو قید کر لیا تھا اور مار ڈالا تھا (یعنی باوجودیکہ دشمنوں نے ہم پر ایسی زیادتی کی پھر کیا وجہ کہ ہم ان سے نہ لڑیں) پھر جب ان پر لڑنا فرض ہوا، نامرد ہو گئے اور لڑائی سے بھاگے مگر ان میں سے تھوڑے سے لڑے جو طالوت کے ساتھ نہر سے گذر گئے تھے جس کی کیفیت آگے بیان ہوتی ہے اور اللہ نا انصافوں کو جانتا ہے ان کو سزا دے گا۔

تشریح

(۲۴۶) قومی زندگی کے لئے روحِ شجاعت کو تازہ رہنا چاہئے | قوموں کی زندگی جن اوصاف سے عبارت ہے وہ ہے روحِ شجاعت کا تازہ رہنا، اخلاقی انضباط مقصد کی لگن، خود غرضی اور نفسانیت سے دوری۔ جب یہ اوصاف ختم ہو کر شجاعت کے بجائے بزدلی آجاتی ہے۔ اخلاقی انضباط کے بجائے اخلاق باختگی پیدا ہو جاتی ہے، مقصد کی لگن باقی نہیں رہتی، ایثار و قربانی کی جگہ خود غرضی اور نفسانیت آجاتی ہے تو وہ قوموں کی موت کا وقت ہوتا ہے۔ انحطاط اور کمزوری کا یہ زہر آہستہ آہستہ پورے جسدِ قومی میں پھیل جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کی منصبِ امامت سے محرومی ان ہی کمزوریوں کا نتیجہ تھی۔ اس سلسلے میں ان کی تاریخ کا ایک واقعہ امتِ محمدیہؐ کے سامنے رکھا جا رہا ہے تاکہ وہ اس کو دیکھیں، عبرت حاصل کریں اور اپنی کمزوریوں کو نگاہ میں رکھیں یہ واقعہ گیارہ سو برس قبل مسیح ——(1100 BC) کا ہے۔ اس وقت بنی اسرائیل پر عمالقہ غالب آچکے تھے۔ جالوت نے حملہ کر کے اسرائیلیوں سے فلسطین کے اکثر علاقے چھین لئے تھے اور متبرک صندوق بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اللہ کے نبی حضرت سموئیل علیہ السلام جو فلسطین کے کوہستانی علاقے افرائیم میں رہتے تھے بنی اسرائیل کے سربراہ تھے ان کی اصلاحی کوششوں سے بنی اسرائیل میں کچھ دینی، سیاسی اور اخلاقی بیداری پیدا ہوئی اور انھوں نے لڑکر اپنے علاقے جالوت سے واپس لینے کا ارادہ کیا اس وقت حضرت سموئیل کافی بوڑھے ہو چکے تھے، بنی اسرائیل کے سرداروں نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہمارے لئے ایک حکمراں بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ اس کی سربراہی میں جنگ کی جا سکے، مگر جب انکو جنگ کا حکم دیا گیا تو ایک تھوڑی مقدار کے سوا سب پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا

وَقَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	إِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ + بَعَثَ	لَكُمْ	طَالُوتَ	مَلِكًا	قَالُوٓا
اور کہا	انھیں	ان کا نبی	بیشک	اللہ	مقرر کردیا ہے	تمہارے لئے	طالوت	بادشاہ	وہ بولے

اور کہا انھیں انکے نبی نے بیشک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا ہے وہ بولے

أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ

أَنّٰى	يَكُونُ	لَهُ	الْمُلْكُ	عَلَيْنَا	وَنَحْنُ	أَحَقُّ	بِالْمُلْكِ	مِنْهُ
کیسے	ہوسکتی ہے	اسکے لئے	بادشاہت	ہم پر	اور ہم	زیادہ حقدار	بادشاہت کے	اس سے

کیسے ہم پر اس کی بادشاہت ہوسکتی ہے؟ ہم اس سے زیادہ بادشاہت کے حقدار ہیں۔

وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ

وَلَمْ	يُؤْتَ	سَعَةً	مِّنَ	الْمَالِ	قَالَ	إِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰهُ
اور نہیں	دیگئی	وسعت	سے	مال	اس نے کہا	بیشک	اللہ	اُسے چن لیا

اور اُسے وسعت نہیں دی گئی مال سے اس نے کہا بیشک اللہ نے اُسے تم پر چن لیا ہے

عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللّٰهُ يُؤْتِي

عَلَيْكُمْ	وَزَادَهُ	بَسْطَةً	فِي	الْعِلْمِ	وَالْجِسْمِ	وَاللّٰهُ	يُؤْتِي
تم پر	اور اُسے زیادہ دی	وسعت	میں	علم	اور جسم	اور اللہ	دیتا ہے

اور اُسے زیادہ وسعت دی ہے علم اور جسم میں اور اللہ جسے چاہتا ہے

مُلْكَهُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ

مُلْكَهُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيمٌ	وَقَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ
اپنا ملک	جسے	چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا	اور کہا	انھیں	ان کا نبی

اپنا ملک دیتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے اور انھیں انکے نبی نے کہا

إِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

إِنَّ	اٰيَةَ	مُلْكِهٖ	أَنْ	يَّأْتِيَكُمُ	التَّابُوتُ	فِيهِ	سَكِينَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
بیشک	نشانی	اسکی حکومت	کہ	آئیگا تمہارے پاس	تابوت	اسمیں	سامانِ تسکین	سے	تمہارا رب

بیشک اس کی حکومت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئیگا اس میں تمہارے رب کی طرف سے سامانِ

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوسٰى وَاٰلُ هٰرُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۚ

وَبَقِيَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	اٰلُ	مُوسٰى	وَاٰلُ	هٰرُونَ	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ
اور بچی ہوئی	اس سے جو	چھوڑا	آل	موسیٰ	اور آل	ہارون	اٹھائینگے اُسے	فرشتے

تسکین ہوگا اور بچی ہوئی چیزیں جو آلِ موسیٰؑ اور آلِ ہارونؑ سے چھوڑی تھیں اُسے فرشتے اُٹھا لائینگے۔

ع ۳۲ ۲ ۱۴

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

اِنَّ	فِيْ ۔ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
بیشک	اس میں	نشانی	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

بیشک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو

(۲۴۷) وَسَأَلَ النَّبِيُّ رَبَّهُ إِرْسَالَ مَلِكٍ فَأَجَابَهُمْ إِلَى
إِرْسَالِ طَالُوْتَ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ
مَلِكًا ط قَالُوْٓا اَنّٰى كَيْفَ يَكُوْنُ لَهُ
الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ
مِنْهُ لِاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ سِبْطِ الْمَمْلَكَةِ
وَلَا النُّبُوَّةِ وَكَانَ دَبَّاغًا اَوْ رَاعِيًا وَ
لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ يَسْتَعِيْنُ
بِهَا عَلٰى إِقَامَةِ الْمُلْكِ قَالَ النَّبِيُّ لَهُمْ
إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ اخْتَارَهُ لِلْمُلْكِ عَلَيْكُمْ
وَزَادَهُ بَسْطَةً سَعَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ
وَكَانَ اَعْلَمَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ يَوْمَئِذٍ وَ
اَجْمَلَهُمْ وَاَتَمَّهُمْ خَلْقًا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ
مُلْكَهُ مَنْ يَّشَآءُ إِيْتَاءَهُ لَا اِعْتِرَاضَ
عَلَيْهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ فَضْلَهُ عَلِيْمٌ ۝ بِمَنْ
هُوَ اَهْلٌ لَهُ۔

(۲۴۷) پیغمبر شموئیل نے اپنے رب سے بادشاہ مقرر کرنے کی طلب کی اللہ نے طالوت کو بھیجا۔ اور ان سے ان کے پیغمبر شموئیل نے کہا کہ البتہ خدا تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ بنا کر بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ وہ ہم پر کیوں کر بادشاہت کرسکتا ہے حالانکہ ہم بادشاہت کے اس سے زیادہ لائق اور مستحق ہیں کہ وہ نہ بادشاہوں کی اولاد سے ہے نہ پیغمبروں کی (طالوت چمڑا رنگنے والا یا بکریوں کا چرانے والا تھا اور اس کو کبھی مال و دولت کی مقدرت نہیں ہوئی جس سے وہ بادشاہت کے کاموں کا بندوبست کرسکے۔ ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے بادشاہت کے لیے تم پر اسی کو پسند فرمایا اور اسکو علم کی وسعت زیادہ دی اور جسم اس کا پورا اور خوشنما بنایا اور اللہ اپنا ملک جس کو دینا چاہے دیتا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے وہ جانتا ہے اس کو جو لائق اس کے فضل کے ہے۔

(۲۴۸) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ لَمَّا طَلَبُوْا
مِنْهُ اٰيَةً عَلٰى مُلْكِهٖ إِنَّ اٰيَةَ
مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ
الصُّنْدُوْقُ وَكَانَ فِيْهِ صُوَرُ الْاَنْبِيَاءِ
اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰٓى اٰدَمَ وَاسْتَمَرَّ اِلَيْهِمْ فَغَلَبَهُمُ
الْعَمَالِقَةُ عَلَيْهِ وَاَخَذُوْهُ وَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ
بِهٖ عَلٰى عَدُوِّهِمْ وَيُقَدِّمُوْنَهُ فِي
الْقِتَالِ وَيَسْكُنُوْنَ اِلَيْهِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى
فِيْهِ سَكِيْنَةٌ طُمَانِيْنَةٌ لِقُلُوْبِكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ

(۲۴۸) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ الخ اور ان سے ان کے پیغمبر نے کہا جب انھوں نے طالوت کی بادشاہت پر کوئی نشان چاہا بیشک اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئیگا فرشتے اس کو اٹھا کر لادیں گے اس میں اطمینان قلبی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور موسیٰ اور ہارون کی باقی رہی ہوئی چیزیں۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے دونوں جوتے اور لاٹھی اور ہارون ؑ کا عمامہ اور ایک پیمانہ ترنجبین کا جو ان پر اترتا تھا اور تختیاں جن پر توراۃ لکھی ہوئی تھی تھی اس صندوق میں پیغمبروں کی تصویریں تھیں اسکو اللہ نے آدم پر اتارا اور وہ وہیں رہا یہاں تک کہ عمالیق بن عاد بن شداد کی اولاد پر بعض

اَیۡ تَرَکَهٗ وَهُوَ نَعۡلَا مُوۡسٰی وَعَصَاهُ وَعِمَامَةُ هٰرُوۡنَ وَقَفِیۡزٌ مِّنَ الۡمَنِّ الَّذِیۡ کَانَ یَنۡزِلُ عَلَیۡهِمۡ وَرُضَاضُ الۡاَلۡوَاحِ تَحۡمِلُهُ الۡمَلٰٓئِکَةُ حَالٌ مِّنۡ فَاعِلِ یَاۡتِیۡکُمۡ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمۡ عَلٰی مُلۡکِهٖ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ○ فَحَمَلَتۡهُ الۡمَلٰٓئِکَةُ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ وَهُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡهِ حَتّٰی وَضَعَتۡهُ عِنۡدَ طَالُوۡتَ فَاَقَرُّوۡا بِمُلۡکِهٖ وَتَسَارَعُوۡا اِلَی الۡجِهَادِ فَاخۡتَارَ مِنۡ شُبَّانِهِمۡ سَبۡعِیۡنَ اَلۡفًا

ہوگئی اور غالب ہوکر لے گئی اس کی برکت سے وہ فتح طلب کرتے تھے دشمنوں پر اور اس صندوق کو آگے رکھ کر دشمنوں سے لڑتے تھے اور اس سے اطمینان حاصل کرتے تھے سو اس صندوق کو فرشتے آسمان وزمین کے درمیان میں اٹھاکر لائے اور وہ اس کو دیکھ رہے تھے فرشتوں نے وہ صندوق طالوت کے پاس رکھ دیا اس پر انھوں نے اس کی بادشاہت کا اقرار کیا اور جہاد کی طرف جلدی کی۔ طالوت نے ان میں سے ستر ہزار جوان منتخب کیے۔

تشریح

(۲۲۷) قیادت کے لئے علمی اور عملی قوت کی ضرورت ہے | حضرت سموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اللہ نے طالوت (ساؤل) کو تمہارے لئے حکمران مقرر کیا ہے طالوت (ساؤل) مطلق العنان بادشاہ (Absolute Monarch) نہیں تھے بلکہ ایسے صاحب اقتدار تھے جو اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو مان کر شرعی حدود میں اپنے اختیارات کو استعمال کرے، ان کا تقرر محض حکمرانی کے لئے نہیں بلکہ دینی فرائض کے انجام دینے کے لئے ہوا تھا جس میں ایک فریضہ فریضۂ جہاد بھی تھا۔ طالوت (ساؤل) کا تعلق بنی اسرائیل کے ایک چھوٹے سے قبیلے "بن یمین" سے تھا، وہ ایک تیس سالہ قدآور، طاقتور، خوبرد اور ذہین نوجوان تھے، اپنے والد کے گدھے تلاش کرنے نکلے تھے، راستے میں جب حضرت سموئیل علیہ السلام کی رہائش گاہ کے قریب پہونچے تو اللہ کی طرف سے اشارہ ہوا کہ یہی ہے جس کو ہم نے بنی اسرائیل کی بادشاہی کے لئے چُنا ہے ــــــ بنی اسرائیل کو طالوت کی بادشاہی پر اعتراض ہوا کیونکہ وہ ایک ایسے چھوٹے سے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو بااثر ورسوخ نہیں تھا اور ان کا تعلق ایک عام غریب گھرانے سے تھا۔ حضرت سموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ یہ اللہ کا انتخاب ہے وہ حکمرانی کے لئے دولت اور اثر ورسوخ کو نہیں بلکہ علمی اور عملی قوتوں کو دیکھتا ہے۔ اس وقت جنگ کا مرحلہ درپیش ہے۔ قوم کو ایک بہتر فوجی کمانڈر کی ضرورت ہے جو بہترین جنگی تدبیریں اختیار کرسکے۔ تمہاری نظر تنگ اور تمہارا علم محدود ہے اللہ کی نظر وسیع اور علم لامحدود ہے۔ اللہ کے فیصلوں کو اپنے فیصلوں پر قیاس نہ کرو۔

(۲۲۸) متبرک صندوق کی واپسی | طالوت (ساؤل) کا بنی اسرائیل کی بادشاہت کے لئے انتخاب اللہ کی طرف سے ہوا ہے اس کی ایک اور نشانی مقرر کی گئی ــــــ وہ نشانی یہ تھی کہ آل موسیٰ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات جن میں پتھر کی وہ تختیاں تھیں جو طور سینا پر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو دی تھیں اور ان میں احکام عشرہ درج تھے، تورات کا اصل نسخہ جسے حضرت موسیٰؑ نے خود لکھواکر بنی لاوی کے سپرد کیا تھا اور ایک بوتل میں "من" بھر کر بطور نشانی رکھا گیا تھا، تاکہ آنے والی نسلیں انکے باپ دادا پر صحرا میں کئے ہوئے احسان کو یاد رکھیں اور غالباً اسمیں حضرت موسیٰؑ کا وہ عصا بھی تھا جو اللہ کے معجزات کا مظہر تھا۔ یہ تبرکات ایک صندوق میں رکھے ہوئے تھے، انبیاء بنی اسرائیل تبرکات کے اس صندوق کو جسے عہد کا صندوق یا خداوند کا صندوق کہتے تھے لڑائی میں آگے رکھتے تھے اور اس متبرک صندوق کو فتح و نصرت کا نشان سمجھا جاتا تھا ــــــ جالوت نے بنی اسرائیل سے وہ صندوق بھی چھین لیا تھا جس سے پوری قوم کی ہمت ٹوٹ گئی تھی اور اسرائیلی یہ خیال کرنے لگے کہ اللہ کی رحمت ہم سے پھر گئی اور ہمارے برے دن آگئے ہیں ــــــ جس بستی میں یہ صندوق رکھا جاتا وہاں وبائیں پھوٹ پڑتیں اس طرح پانچ شہر ویران ہوگئے۔ فلسطینیوں نے اُسے خوف کے مارے ایک بیل گاڑی پر رکھ کر ہانک دیا، اللہ کے فرشتے اسے ہانک کر لے آئے۔ طالوت (ساؤل) کی منجانب اللہ انتخاب کی یہ علامت قرار دی گئی کہ انکے عہد حکومت میں وہ متبرک صندوق جس سے تمہاری پست ہمتوں کو پھر حوصلہ مل جائے واپس مل جائیں چنانچہ وہ صندوق واپس ملا اور اس سے اسرائیلیوں کا حوصلہ بڑھ گیا اور انہیں طالوت کی بادشاہت پر اطمینان ہوگیا۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ

فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوْتُ	بِالْجُنُوْدِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	مُبْتَلِيْكُمْ	بِنَهَرٍ	فَمَنْ
پھر جب	باہر نکلا	طالوت	لشکر کے ساتھ	اس نے کہا	بیشک	اللہ	آزمائش کرنیوالا	ایک نہر سے	پس جس

پھر جب طالوت لشکر کے ساتھ باہر نکلا، اس نے کہا بیشک اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے پس

شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ

شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَيْسَ	مِنِّيْ	وَمَنْ	لَّمْ يَطْعَمْهُ	فَاِنَّهٗ	مِنِّيْٓ	اِلَّا	مَنِ
پی لیا	اس سے	تو نہیں	مجھ سے	اور جس	اُسے نہ چکھا	تو بیشک وہ	مجھ سے	سوائے	جو

جس نے اس سے پی لیا (پانی) وہ مجھ سے نہیں اور جس نے اُسے نہ چکھا وہ بیشک مجھ سے ہے، سوائے اس کے جو اپنے

اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ

اغْتَرَفَ	غُرْفَةً	بِيَدِهٖ	فَشَرِبُوْا	مِنْهُ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	فَلَمَّا	جَاوَزَهٗ
چلو بھرلے	ایک چلو	اپنے ہاتھ سے	پھر انہوں نے پی لیا	اس سے	سوائے	چند ایک	ان سے	پس جب	اس کے پار ہوئے

ہاتھ سے ایک چلو بھرلے۔ پھر چند ایک کے سوا انہوں نے اسے پی لیا۔ پس جب وہ (طالوت)

هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ

هُوَ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	قَالُوْا	لَا طَاقَةَ	لَنَا	الْيَوْمَ	بِجَالُوْتَ
وہ	اور وہ جو	ایمان لائے	اسکے ساتھ	انہوں نے کہا	نہیں طاقت	ہمارے لئے	آج	جالوت کے ساتھ

اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اسکے پار ہوئے، انہوں نے کہا آج ہمیں طاقت نہیں جالوت اور اس کے

وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

وَجُنُوْدِهٖ	قَالَ	الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوا اللّٰهِ	كَمْ	مِّنْ	فِئَةٍ
اور اس کا لشکر	کہا	جو لوگ	یقین رکھتے تھے	کہ وہ	ملنے والے اللہ سے	بارہا	سے	جماعتیں

لشکر کیساتھ (مقابلہ) جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں انہوں نے کہا۔ بارہا چھوٹی جماعتیں

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (۲۴۹)

قَلِيْلَةٍ	غَلَبَتْ	فِئَةً	كَثِيْرَةً	بِاِذْنِ ۔ اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ
چھوٹی	غالب ہوئی	جماعتیں	بڑی	اللہ کے حکم سے	اور اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے

غالب ہوئی ہیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۲۴۹) فَلَمَّا فَصَلَ خرج طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَكَانَ حَرًّا شَدِيْدًا وَطَلَبُوْا مِنْهُ الْمَاءَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ مُخْتَبِرُكُمْ بِنَهَرٍ لِيَظْهَرَ الْمُطِيْعُ مِنْكُمْ

(۲۴۹) فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ الخ پھر جب طالوت لشکر کو لیکر بیت المقدس سے نکلے اور سخت گرمی کی وجہ سے لشکر نے پانی مانگا۔ طالوت نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ تم کو آزمائے گا۔ ساتھ نہر کے جو اُردن اور فلسطین کے

وَالْعَاصِی وَهُوَ بَیْنَ الْاُرْدُنِ وَفِلَسْطِیْنَ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ اَیْ مِنْ مَائِهٖ فَلَیْسَ مِنِّیْ اَیْ مِنْ اَتْبَاعِیْ وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ یَذُقْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ بِیَدِهٖ فَاکْتَفٰی بِهَا وَلَمْ یَزِدْ عَلَیْهَا فَاِنَّهٗ مِنِّیْ فَشَرِبُوْا مِنْهُ لِمَا وَافَوْهُ بِكَثْرَةٍ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاقْتَصَرُوْا عَلَى الْغُرْفَةِ رُوِیَ اَنَّهَا كَفَتْهُمْ لِشُرْبِهِمْ وَدَوَابِّهِمْ وَكَانُوْا ثَلٰثَمِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَهُمُ الَّذِیْنَ اقْتَصَرُوْا عَلَى الْغُرْفَةِ قَالُوْا اَیِ الَّذِیْنَ شَرِبُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ اَیْ بِقِتَالِهِمْ وَجَبُنُوْا وَلَمْ یُجَاوِزُوْهُ قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ یُوْقِنُوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ بِالْبَعْثِ وَهُمُ الَّذِیْنَ جَاوَزُوْهُ كَمْ خَبَرِیَّةٌ بِمَعْنٰی كَثِیْرٍ مِّنْ فِئَةٍ جَمَاعَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ بِاِرَادَتِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ بِالنَّصْرِ وَالْعَوْنِ۔

درمیان میں ہے تاکہ جو فرماں برداری کرے تم میں سے اور جو نافرمان ہو ہر ایک کا حال کھل جائے سو جس نے اس کے پانی سے پیا وہ میری پیروی کرنے والوں میں سے نہیں اور جس نے اس کو نہ چکھا مگر ایک چلو اپنے ہاتھ سے پی لے اس سے زیادہ نہ پیا وہ میری جماعت سے ہے سو جب وہ اس نہر پر پہونچے سب نے اس کا پانی پیا مگر صرف تین سو دس سے کچھ زیادہ نے چلو پر ہی کفایت کی زیادہ نہ پیا۔ مروی ہے کہ وہ چلو بھر پانی اُن کو اور ان کے جانوروں کو کافی ہوگیا سو جب طالوت اور جو اُن کے ساتھ مسلمان تھے نہر سے پار ہو گئے (یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے چلو بھر پانی سے زیادہ نہ پیا تھا) سو جن لوگوں نے خوب سیراب ہو کر پانی پیا وہ نامرد ہوگئے نہر سے نہ اُتر سکے اور یہ کہا کہ ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکر سے لڑیں اور جو اللہ کے ملنے کا اور آخرت کا یقین کئے ہوئے تھے یعنی وہی جو نہر سے پار ہو گئے تھے انہوں نے کہا کہ بسا اوقات اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑے لشکر پر غالب ہو جاتی ہے اور اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔

تشریح

(۲۴۹) جنگ میں ثابت قدمی کی ضرورت ہے | طالوت (ساؤل) بنی اسرائیل کے لشکر کو لیکر چلے، چھانٹنے کے بعد اَسّی ہزار آدمی ساتھ ہو گئے۔ طالوت بنی اسرائیل کی اخلاقی حالت جانتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ اگر اخلاقی انضباط، روحِ شجاعت، ایثار و قربانی کا جذبہ نہ ہو تو خالی بھیڑ سے جنگیں جیتی نہیں جاتیں ـــــ انہوں نے آزمائش کا اور طریقہ نکالا۔ سخت گرمی کا زمانہ تھا راستے میں دریائے اردن پڑتا تھا، طالوت نے کہا ایک آدھ گھونٹ کی اجازت ہے جو سیر ہو کر پانی پیئے وہ ساتھ نہ چلے۔ جو لوگ تھوڑی دیر کے لئے اپنی پیاس بھی ضبط نہ کرسکیں ان پر کیا بھروسہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس دشمن کے مقابلہ پر ثابت قدم رہیں گے جس سے وہ پہلے ہی شکست کھا چکے ہیں۔ اس آزمائش میں بہت کم لوگ کامیاب ہوئے، زیادہ تر پانی پر ٹوٹ پڑے اور پیاس ضبط نہ کرنے کی وجہ سے مضمحل ہو کر رہ گئے ـــــ تین سو تیرہ ساتھ رہ گئے۔ خیال کیجیے، غزوۂ بدر میں بھی یہی تعداد تھی وہاں معاملہ قبلۂ اول بیت المقدس اور فلسطین کے چھینے ہوئے علاقوں کی فتح کا تھا اور یہاں بیت اللہ کی فتح سامنے تھی یہاں سے مسلمانوں کو ہجرت پر مجبور ہونا پڑا تھا ـــــ یہ قلیل تعداد تین سو تیرہ بنی اسرائیل کی وہ تھی جنھیں اللہ اور یوم آخرت پر پورا یقین تھا۔ انھوں نے کہا تعداد کی کثرت و قلت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اصل طاقت اللہ پر بھروسا اور ثابت قدمی ہے اللہ کی مدد ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ

وَلَمَّا	بَرَزُوْا	لِجَالُوْتَ	وَجُنُوْدِهٖ	قَالُوْا	رَبَّنَآ	اَفْرِغْ	عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّ
اور جب	آمنے سامنے ہوئے	جالوت کے	اور اس کا لشکر	انھوں نے کہا	اے ہمارے رب	ڈال دے	ہم پر	صبر	اور

اور جب جالوت اور اس کے لشکر کے آمنے سامنے ہوئے تو انھوں نے کہا اے ہمارے رب ہمارے (دلوں میں) صبر ڈال دے اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَانْصُرْنَا	عَلٰى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ	فَهَزَمُوْهُمْ
جمادے	ہمارے قدم	اور ہماری مدد کر	پر	قوم	کافر (جمع)	پھر انھوں نے شکست دی انھیں

ہمارے قدم جمادے اور ہماری مدد کر قوم کافروں پر۔ پھر انھوں نے اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ

بِاِذْنِ + اللّٰهِ	وَقَتَلَ	دَاوٗدُ	جَالُوْتَ	وَاٰتٰىهُ	اللّٰهُ	الْمُلْكَ	وَالْحِكْمَةَ	وَعَلَّمَهٗ
اللہ کے حکم سے	اور قتل کیا	داؤد	جالوت	اور اُسے دیا	اللہ	مُلک	اور حکمت	اور اسے سکھایا

انہیں شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے اُسے ملک اور حکمت عطا کی اور اسے سکھایا

مِمَّا يَشَآءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ

مِمَّا	يَشَآءُ	وَلَوْلَا	دَفْعُ	اللّٰهِ	النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ	لَفَسَدَتِ	الْاَرْضُ
جو	چاہا	اور اگر نہ	ہٹاتا	اللہ	لوگ	بعض لوگ	بعض کے ذریعہ	ضرور تباہ ہوجاتی	زمین

جو چاہا اور اگر اللہ نہ ہٹاتا بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعے، تو زمین ضرور تباہ ہوجاتی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلٰى	الْعٰلَمِيْنَ	تِلْكَ	اٰيٰتُ	اللّٰهِ
اور لیکن	اللہ	فضل والا	پر	تمام جہان	یہ	احکام	اللہ

اور لیکن اللہ تمام جہانوں پر فضل والا ہے۔ یہ اللہ کے احکام ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

نَتْلُوْهَا	عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ	وَاِنَّكَ	لَمِنَ	الْمُرْسَلِيْنَ	
ہم سناتے ہیں انکو	آپ پر	ٹھیک ٹھیک	اور بیشک آپ	ضرور سے	رسول (جمع)	

ہم وہ آپ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں اور بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیں۔

﴿۲۵۰﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ اَىْ ظَهَرُوْا لِقِتَالِهِمْ وَتَصَافُّوْا قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ اَصْبِبْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا بِتَقْوِيَةِ قُلُوْبِنَا عَلَى الْجِهَادِ وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

﴿۲۵۰﴾ اور جب یہ تھوڑے سے مسلمان جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کو نکلے اور صف بندی کی کہا اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال اور ہمارے دل جہاد پر قوی کر کہ ہم ثابت قدم رہیں اور کافروں پر ہم کو فتح دے۔

(۲۵۱) فَهَزَمُوْهُمْ كَسَرُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۛ بِاِرَادَتِهٖ
وَقَتَلَ دَاوٗدُ وَكَانَ فِيْ عَسْكَرِ طَالُوْت جَالُوْتَ
وَاٰتٰىهُ اَيْ دَاوٗدَ اللّٰهُ الْمُلْكَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
وَالْحِكْمَةَ اَلنُّبُوَّةَ بَعْدَ مَوْتِ شَمْوِيْلَ وَطَالُوْتَ
وَلَمْ يَجْتَمِعَا لِاَحَدٍ قَبْلَهٗ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ
كَصَنْعَةِ الزُّرُوْعِ وَمَنْطِقِ الطَّيْرِ وَلَوْلَا دَفْعُ
اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بَدَلُ بَعْضٍ مِنَ النَّاسِ
بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ بِغَلَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ
وَقَتْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَخْرِيْبِ الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ فَدَفَعَ
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
(۲۵۲) تِلْكَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
نَقُصُّهَا عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحَقِّ ؕ بِالصِّدْقِ
وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اَلتَّاكِيْدُ بِاِنَّ
وَغَيْرِهَا رَدٌّ لِقَوْلِ الْكُفَّارِ لَهٗ لَسْتَ مُرْسَلًا۔

(۲۵۱) سو اللہ کے حکم سے مسلمانوں نے کافروں کو شکست دی اور داوٗد نے جو طالوت کے لشکر میں تھے جالوت کو قتل کر دیا اور داوٗد کو اللہ نے شموئیل اور طالوت کے مرنے کے بعد بادشاہت اور نبوت عطا فرمائی۔ اس سے پہلے یہ دونوں امر ایک شخص کو نہ ملے تھے اور داوٗد کو جو چاہا سکھلایا جیسے زرہ کا بنانا اور جانوروں کی بولی سمجھنا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ بعض آدمیوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد ہو جاتا مشرک غالب ہو جاتے، مسلمان مارے جاتے مسجدیں ویران ہو جاتیں لیکن اللہ بڑے فضل والا ہے جہان والوں پر اس نے بعض کو بعض سے دفع کیا اور زمین کو فساد سے محفوظ رکھا۔

(۲۵۲) یہ اللہ کے حکم سچے ہیں جنکو ہم تجھ پر اے محمدؐ بیان کرتے ہیں اور بیشک تو پیغمبروں میں سے ہے (اِنَّ اور کلام وغیرہ کے ساتھ اس آیت میں اس وجہ سے تاکید لائی گئی کہ کافروں کا قول رد ہو جائے۔ انھوں نے بھی یہ سے یہ کہا تھا "لَسْتَ مُرْسَلًا" کہ ہرگز تو پیغمبر نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

تشریح

(۲۵۰) طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جنگ | اہل ایمان بنی اسرائیل کی جب یہ تھوڑی سی تعداد طالوت کی قیادت میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ آرا ہوئی تو یہ اللہ سے دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ ہمیں ثابت قدم رکھ، ہماری مدد فرما اور ہمیں کافروں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

(۲۵۱) دین کا راہبانہ تصور صالح نظام قائم نہیں کر سکتا | اسی لشکر میں کم سن حضرت داوٗد ان کے والد اور چھ بھائی بھی تھے، حضرت داوٗد نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اس شجاعت سے حضرت داوٗد بنی اسرائیل کی آنکھ کا تارا بن گئے، بعد میں طالوت نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت داوٗد سے کر دی۔ آخر حضرت داوٗد بنی اسرائیل کے فرمانروا ہوئے اور اللہ نے ان کو نبوت سے سرفراز کیا ـــــ اللہ نے زمین کا انتظام برقرار رکھنے کے لئے یہ ضابطہ تیار کیا ہے کہ وہ انسانوں کے مختلف گروہوں کو ایک خاص حد تک زمین پر غلبہ اور قوت حاصل کرنے دیتا ہے مگر جب کوئی گروہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو دوسرے گروہ کے ذریعہ اس کا زور توڑ دیتا ہے، اگر ایک قوم کا اقتدار زمین پر ہمیشہ قائم رکھا جاتا تو خدا کے ملک میں فساد برپا ہو جاتا۔ بیشک یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ وہ اس طرح دفعِ فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے۔ اگر باطل کے خلاف یہ جنگ و جہاد نہ ہوتی اور دین کا راہبانہ تصور ہی معیار ہوتا تو کبھی ایک صالح نظام زمین پر قائم نہ ہو سکتا۔

(۲۵۲) ان واقعات کا بیان حضرت محمدؐ کی صداقت کی دلیل ہے | یہ ہم ٹھیک ٹھیک آیات اور واقعات تمہیں سنا رہے ہیں۔ ورنہ بنی اسرائیل نے طالوت اور حضرت سموئیل کے اس اہم واقعے کو بے معنی اور رطب و یابس کا مجموعہ بنا کر رکھ دیا تھا۔ ڈیڑھ ہزار سال قبل پیش آنے والے واقعہ کو ٹھیک ٹھیک صورت میں بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اے محمدؐ تم ہمارے فرستادہ ہو ورنہ تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا ذریعہ کیا تھا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ

تِلْكَ	الرُّسُلُ	فَضَّلْنَا	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ	مِنْهُمْ	مَّنْ	كَلَّمَ	اللّٰهُ
یہ	رسول (جمع)	ہم نے فضیلت دی	انکے بعض	پر	بعض	ان سے	جس	کلام کیا	اللہ

یہ رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں (بعض) سے اللہ نے کلام کیا

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

وَرَفَعَ	بَعْضَهُمْ	دَرَجٰتٍ ؕ	وَاٰتَيْنَا	عِيْسَى	ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ
اور بلند کئے	ان کے بعض	درجے۔	اور ہم نے دی	عیسیٰؑ	مریم کا بیٹا	کھلی نشانیاں

اور ان میں سے بعض کے درجے بلند کئے، اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو کھلی نشانیاں دیں

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ

وَاَيَّدْنٰهُ	بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ	وَلَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا	اقْتَتَلَ
اور اس کی تائید کی ہم نے	روح القدس (جبرائیلؑ) سے	اور اگر	چاہتا	اللہ	نہ	باہم لڑتے

اور ہم نے روح القدسؑ سے اس کی تائید کی اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے

الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ

الَّذِيْنَ	مِنْۢ بَعْدِ	هِمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَلٰكِنِ
وہ جو	بعد	اُن	بعد سے	جو (جب)	آگئی ان کے پاس	کھلی نشانیاں	اور لیکن

جو ان کے بعد ہوئے اس کے بعد جب کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آگئیں لیکن

اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اخْتَلَفُوْا	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	كَفَرَ	وَلَوْ	شَآءَ
انھوں نے اختلاف کیا	پھر ان سے	جو کوئی	ایمان لایا	اور	ان سے	کوئی بعض	کفر کیا	اور اگر	چاہتا

انھوں نے اختلاف کیا پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور ان میں سے بعض نے کفر کیا اور اگر اللہ

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلُوْا	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا يُرِيْدُ
اللہ	وہ باہم نہ لڑتے	اور لیکن	اللہ	کرتا ہے	جو وہ چاہتا ہے۔

چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

﴿۲۵۳﴾ تِلْكَ مبتدأ الرُّسُلُ صفة والخبر فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بتخصيصه بمنقبة ليست لغيره مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ كموسى وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

﴿۲۵۳﴾ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ الخ
یہ سب پیغمبر ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر بڑائی دی کہ بعض میں وہ اوصاف رکھے جو دوسرے میں نہیں

اَیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرَّ جٰتٍ
عَلٰی غَیْرِہٖ بِعُمُوْمِ الدَّعْوَۃِ وَخَتْمِ النُّبُوَّۃِ بِہٖ وَتَفْضِیْلِ
اُمَّتِہٖ عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْمُتَکَاثِرَۃِ
وَالْخَصَائِصِ الْعَدِیْدَۃِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ
الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰہُ قَوَّیْنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
جِبْرِیْلُ یَسِیْرُ مَعَہٗ حَیْثُ سَارَ وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ
ھُدَی النَّاسِ جَمِیْعًا مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْ
بَعْدِھِمْ بَعْدَ الرُّسُلِ اَیْ اُمَمُھُمْ مِّنْ بَعْدِ
مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ لِاِخْتِلَافِھِمْ وَتَضْلِیْلِ بَعْضِھِمْ
بَعْضًا وَلٰکِنِ اخْتَلَفُوْا لِمَشِیْئَۃِ ذٰلِکَ فَمِنْھُمْ
مَّنْ اٰمَنَ ثَبَتَ عَلٰی اِیْمَانِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ
کَفَرَ کَالنَّصَارٰی بَعْدَ الْمَسِیْحِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ
مَا اقْتَتَلُوْا تَوْکِیْدٌ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا
یُرِیْدُ ۝ مِنْ تَوْفِیْقِ مَنْ شَاءَ وَخُذْلَانِ
مَنْ شَاءَ

بعض اس میں وہ ہیں کہ اللہ نے ان سے کلام کئے جیسے موسیٰ اور بعض کے درجے بلند کئے اوروں پر جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان کی رسالت سب پر تمام ہوئی اور نبوت ان پر ختم ہوئی اور ان کی امت کو سب امتوں پر بڑائی دی گئی اور بہت سے معجزے ان کو عطا ہوئے اور طرح طرح کی خصوصیتوں سے ان کو خاص کیا اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو ظاہر معجزے دیئے اور ان کو قوت دی جبرئیلؑ سے کہ وہ ان کے ساتھ چلتے تھے جہاں وہ جاویں اور اگر اللہ سب کو راہ پر لانا چاہتا تو پیغمبروں کے بعد ان کی امت کے آدمی باہم نہ لڑتے اور باہم مخالف ہوکر ایک دوسرے کو گمراہ اور بددین نہ کہتے بعد اس کے کہ ان کے پاس صریح احکام آگئے ولیکن چونکہ اللہ کو منظور ہوا وہ باہم مختلف ہوئے سو بعض ان میں سے ایمان پر جمے رہے اور بعض کافر ہوگئے جیسے نصاریٰ عیسیٰؑ کے بعد اور جو اللہ چاہتا وہ باہم نہ لڑتے ولیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جسکو چاہے بھلے کاموں کی توفیق دے اور جسکو چاہے سوا کرے اس کو توفیق نہ دے۔

تشریح

(۲۵۳) اللہ کیطرف سے عمل کی آزادی امتحان کے لئے ہے | اللہ تعالیٰ نے چونکہ انسان کو امتحان کی غرض سے زمین پر پیدا کیا ہے اسلئے اسکو اعتقاد اور عمل کی راہوں میں انتخاب اور اختیار کی آزادی عطا کی ہے۔ نبیوں کو اسلئے بھیجا جاتا رہا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ایمان اور اطاعت کا راستہ کھول کھول کر بتائیں۔ اللہ کے یہ رسول جو اللہ کی طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامور ہوئے اپنی ذات اور کردار و عمل سے خود اللہ کی ایک نشانی تھے، انکو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا ہوئے۔ انمیں کوئی ایسا تھا جس سے اللہ تعالےٰ خود ہم کلام ہوئے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ کسی نبی اور رسول کو کسی دوسری حیثیت سے بلند درجے عطا ہوئے ـــــــ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے، ـــــــ عیسیٰ ابن مریم خود اپنی جگہ اللہ کی روشن نشانی تھے۔ اللہ کے یہ عظیم المرتبہ پیغمبر اور رسول، ان کا کام یہ تھا کہ دلیلوں اور افہام و تفہیم سے لوگوں کو راستی کی طرف بلانے کی کوشش کریں ـــــــ رسولوں کے ذریعے حقیقت کا علم حاصل ہوجانے کے باوجود مذہب کے نام پر جو اختلافات، ہنگامے، لڑائیاں اور جنگ و جدال ہوئے، کوئی ایمان لایا، کسی نے کفر کا رویہ اختیار کیا۔ یہ سب اس لئے ہوئے کہ لوگوں نے اللہ کی طرف سے عطا کردہ اعتقاد و عمل کی آزادی کا صحیح استعمال نہ کیا۔ ـــــــ اللہ تعالیٰ مجبور نہ تھا اگر وہ چاہتا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ نبیوں کی دعوت ٹھکرا سکے۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرتے تو اللہ کی طرف سے عطا کردہ آزادی بے معنی ہوکر رہ جاتی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَ
اے	جو ایمان لائے (ایمان والے)	تم خرچ کرو	سے + جو	ہم نے دیا تمھیں	سے + پہلے	کہ	آجائے

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ آ جائے وہ دن

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ

يَوْمٌ	لَّا بَيْعٌ	فِيْهِ	وَ	لَا خُلَّةٌ	وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ	وَ	الْكٰفِرُوْنَ
وہ دن	نہ خرید فروخت	اس میں	اور	نہ دوستی	اور نہ سفارش	اور	کافر (جمع)

جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی اور نہ سفارش اور کافر

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾

هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ
وہی	ظالم (جمع)

وہی ظالم ہیں

(۲۵۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
زَكٰوتَهٗ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِدَاءَ
فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ صَدَاقَةٌ تَنْفَعُ وَّلَا شَفَاعَةٌ
بِغَيْرِ اِذْنِهٖ وَهُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِرَفْعِ الثَّلَاثَةِ وَالْكٰفِرُوْنَ بِاللّٰهِ اَوْ
بِمَا فُرِضَ عَلَيْهِمْ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ لِوَضْعِهِمْ
اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ۔

(۲۵۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
اے ایمان والو جو ہم نے تم کو دیا اس کی زکوٰۃ نکالو
اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے یعنی قیامت کا دن کہ
اس میں نہ کوئی عوض دے کر چھوٹ سکے نہ دوستی
نفع دے نہ بدون اسکے حکم کے کوئی سفارش کرے
اور جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور فرائض کا انکار کرتے
ہیں وہی ہیں نا انصاف کہ انھوں نے حکم الٰہی کو بے موقع
رکھا اس پر عمل نہ کیا۔

تشریح

(۲۵۴) کامیاب وہی ہے جو عمل کی آزادی کا صحیح استعمال کرے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعتقاد اور عمل کی آزادی کا ٹھیک ٹھیک استعمال کرکے ایمان قبول کیا ہے، وہ اہل ایمان یہ نہیں کہ بس ایمان قبول کرکے مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں بلکہ انکے ایمان کا مطالبہ اور تقاضہ یہ ہے کہ وہ اس مقصد کیلئے کہ اللہ کا دین پہلے غالب ہو، اللہ کے راستے میں جان و مال کی قربانی کیلئے تیار رہیں، اللہ کے عطا کردہ مال و متاع کو اسکے راستے میں لگائیں یہ خود ان ہی کے فائدے کی بات ہے اسلئے کہ جب وہ روز حساب آئیگا جو آنا ہی ہے تو اس وقت یہ قربانی اور نیکی ہی ان کے کام آئے گی، اس دن نہ کوئی سودے بازی ہوگی نہ کسی کی دوستی اور تعلق کسی کے کام آئے گا اور نہ کسی کی سفارش چلیگی ـــــ اس صحیح طریقے کو چھوڑ کر کفر کی روش اختیار کرنے والے، اللہ کی اطاعت سے منہ موڑنے والے، مال و متاع کی قربانی سے گریز کرنے والے، حساب کے دن کا یقین نہ رکھنے والے، اس خام خیالی میں مبتلا کہ کسی نہ کسی طرح لے دے کر یا دوستی و سفارش سے کام چل جائے گا، حد سے گذرنے والے اور ظالم ہیں، خود اپنے اوپر بھی ظلم کر رہے ہیں اس دنیا اور سماج پر بھی کہ اللہ کا بتلایا ہوا صحیح راستہ چھوڑ کر دوسری راہ پر چل پڑے ہیں اور اس کے انجام سے ڈرتے نہیں ہیں۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

اَللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	اَلْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	لَا	تَاْخُذُهٗ
اللہ	نہیں	معبود	سوائے اسکے	زندہ	تھامنے والا	نہ	اسے آتی ہے

اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو تھامنے والا، نہ اس اُسے اونگھ آتی ہے

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

سِنَةٌ	وَّ	لَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِی الْاَرْضِ
اونگھ	اور	نہ	نیند	اسی کا ہے	جو	آسمانوں میں	اور جو	زمین میں

اور نہ نیند، اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے،

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ یَعْلَمُ

مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَشْفَعُ	عِنْدَهٗٓ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ
کون	جو	وہ جو	سفارش کرے	اس کے پاس	مگر (بغیر)	اسکی اجازت سے	وہ جانتا ہے

کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر، وہ جانتا

مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا	خَلْفَهُمْ	وَلَا	یُحِیْطُوْنَ
جو	ان کے سامنے	اور جو	ان کے پیچھے	اور نہیں	وہ احاطہ کرتے ہیں

ہے جو ان کے سامنے ہے، اور جو ان کے پیچھے ہے، اور وہ نہیں احاطہ کرسکتے اس کے

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ

بِشَیْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖٓ	اِلَّا	بِمَا شَآءَ	وَسِعَ	كُرْسِیُّهُ
کسی چیز کا	سے	اس کا علم	مگر	جتنا وہ چاہے	سمالیا	اس کی کرسی

علم میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی سمائے ہوئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ لَا	یَـــُٔوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا ۚ	وَهُوَ
آسمان (جمع)	اور	زمین	اور نہیں	تھکاتی اس کو	ان کی حفاظت	اور وہ

آسمانوں اور زمین کو اس کو اس کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ
بلند مرتبہ	عظمت والا

بلند مرتبہ عظمت والا ہے

(۲۵۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اَیْ لَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ دَائِمُ الْبَقَاءِ اَلْقَیُّوْمُ ۚ اَلْمُبَالِغُ فِی الْقِیَامِ بِتَدْبِیْرِ خَلْقِهٖ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ نُعَاسٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِلْكًا وَّخَلْقًا وَّعَبِیْدًا ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ اَیْ لَا اَحَدَ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ لَهٗ فِیْهَا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ اَیِ الْخَلْقِ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ اَیْ اَمْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا مِّنْ مَّعْلُوْمَاتِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ اَنْ یَّعْلَمَهُمْ بِهٖ مِنْهَا بِاِخْبَارِ الرُّسُلِ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ قِیْلَ اَحَاطَ عِلْمُهٗ بِهِمَا وَقِیْلَ مُلْكُهٗ وَقِیْلَ الْكُرْسِیُّ بِعَیْنِهٖ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِمَا لِعَظَمَتِهٖ لِحَدِیْثِ مَا السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ فِی الْكُرْسِیِّ اِلَّا كَدَرَاهِمَ سَبْعَةٍ اُلْقِیَتْ فِیْ تُرْسٍ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ یُثْقِلُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ اَیِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِیُّ فَوْقَ خَلْقِهٖ بِالْقَهْرِ الْعَظِیْمُ ○ الْكَبِیْرُ

(۲۵۵) اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ ہمیشہ باقی رہنے والا خلقت کے کاموں کے پوری تدبیر فرمانے والا اس کو نہ اونگھ آوے نہ نیند اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسی کی مِلک، اسی کی مخلوق، اسی کے بندے ہیں۔ کوئی نہیں کہ اس کے سامنے بدون اجازت کے کسی کی سفارش کرسکے۔ جو کچھ مخلوق کے سامنے اور پیچھے ہے وہ سب جانتا ہے۔ سب کے دنیا اور آخرت کے کاموں سے واقف ہے اور مخلوق اس کی معلومات سے کسی چیز کو نہیں جانتی مگر جو کچھ اس میں سے اللہ نے پیغمبروں کے ذریعہ سے بتلانا چاہا وہ انھوں نے جانا۔ اس کے کرنے سے۔ بوجہ عظمت کے اوریا اس کے علموں نے تمام آسمانوں اور زمینوں کو گھیر لیا یعنی اس کے علموں اور اس کی حکومت سے کوئی شے خارج نہیں۔ حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی کے اندر اس طرح ہیں جیسے سات درہم ڈھال کے اندر ڈالے جائیں۔ اور اسکو آسمانوں اور زمینوں کی نگہبانی بھاری نہیں وہ مخلوق پر قاہر اور حاکم غالب ہے۔ بڑی شان والا۔

تشریح

(۲۵۵) قرآن کی سب سے افضل آیت جس میں اللہ کی صفات کا بیان ہے۔ حقیقت نفس الامری، وہ بنیادی حقیقت جس پر زمین و آسمان کا نظام قائم ہے ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اس پوری کائنات کا یکتا و تنہا مالک اللہ ہی ہے، اس کے اختیارات میں، اس کی ذات میں، اس کی صفات میں اور اس کی عظمت میں کسی غیر کی ساجھے داری کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ عقیدے اور عمل کی آزادی کا صحیح استعمال کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ خود ایمان اور اطاعت کا راستہ اختیار کرے بلکہ اس نظام دین کو عملاً پوری دنیا میں قائم کرنے کی جدوجہد میں پوری وفاداری کے ساتھ جان و مال سب کچھ کھپادے۔ یہ بھی سمجھ لے کہ فتح و کامرانی کا مدار تعداد اور ساز و سامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ ایمان، صبر و ضبط، عزم کی پختگی پر کامیابی کا مدار ہے، پچھلی قوموں سے جو کمزوریاں ظاہر ہوئیں وہ نظر میں رہنی چاہئیں اور ان سے بچنا چاہیئے۔ جنگ اگرچہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے مگر بلند مقصد کو حاصل کرنے اور دنیا میں خیر و صلاح قائم رکھنے کے لئے یہ بھی اللہ کی حکمت ہے کہ ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے دفع کرتا رہتا ہے۔ ورنہ اگر ایک ہی گروہ ہمیشہ غالب رہے تو دوسروں کا جینا دوبھر کردے۔ مذہبی اختلافات کی بنیاد یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ کے پیغمبروں کے ذریعہ علم صحیح آجانے کے باوجود اپنی آزادئ فکر و عمل

کا غلط استعمال کیا، پیغمبر اختلاف مٹانے اور لوگوں کو ایک "نقطۂ اتحاد" پر جمع کرنے کے لئے آئے تھے مگر خود لوگوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ ولکن منوانا اللہ کی مصلحت نہیں ہے۔ وہ لوگوں کو دی ہوئی آزادی چھیننا نہیں چاہتا۔ ان اختلافات کے باوجود حقیقت تو یہی ہے کہ اس زمین اور آسمانوں کا مالک ایک اللہ ہی ہے جو اعلیٰ درجے کی صفات والا ہے۔

○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ وہ زندہ وجاوید ہستی غیر فانی ذات بلا شرکتِ غیرے اس تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ حقیقی خدا وہی ہے۔ چاہے بناوٹی خدا لوگوں نے کتنے ہی گھڑ رکھے ہوں ـــــ اللہ کی حیات کسی کی بخشی ہوئی نہیں ہے وہ خود بخود اس کو حاصل ہے اور اس کے بل بوتے پر یہ نظام کائنات قائم ہے

○ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ اونگھ آجانے اور سوجانے کی کمزوری اس میں نہیں ہے ـــــ اس کو تھک کر آرام کی ضرورت نہیں ہے کہ چھ دن کام کرکے ساتویں دن آرام کی ضرورت ہو۔

○ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ زمین آسمان اور اس میں ہر ہر چیز کا وہ تنہا مالک ہے۔ اس میں ہر چیز اللہ کی مملوک ہے۔ نہ کہ اس کی شریک سہیم۔

○ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ اس کی عظمت وجلال کا عالم یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کی جناب میں کسی کی سفارش تک نہیں کرسکتا۔ کسی ہستی کی خواہ اس کا مقام کچھ بھی کیا مجال ہے کہ اس کے سامنے کسی کا زور چلے، کسی کو بلا اجازت زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ چہ جائیکہ زور سے یا ناز و نعم سے اپنی بات منوا سکے اور اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہوسکے۔

○ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ۔ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس کا بھی اس کو علم ہے ـــــ اس کا علم مکمل ہے اور کسی کا دیا ہوا نہیں ہے ـــــ جبکہ مخلوق کا علم ناقص ہے اور اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اسکے علم کے لئے پوشیدہ اور ظاہر سب برابر ہے۔

○ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ اللہ کے علم میں سے کوئی چیز کسی مخلوق کے ادراک کی گرفت میں نہیں آسکتی۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی کسی کو کچھ بتانا چاہے تو بتا سکتا ہے۔ کائنات کی تمام حقیقتوں پر اس کا علم محیط ہے۔ اس کا کوئی جز ایسا نہیں ہے کہ کسی بندے کی آزادانہ مداخلت اس میں چل سکے بندے تو اپنی ذاتی مصلحت بھی خود نہیں سمجھ سکتے ان کی مصلحتوں کو بھی پروردگار عالم ہی سمجھتا ہے۔ لہٰذا بندوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ علم کے اس سرچشمہ پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی ہدایت ورہنمائی کو قبول کریں

○ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ـــــ اس کی حکومت اور اقتدار زمین وآسمان تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ کُل کائنات کا فرماں روائے مطلق ہے ـــــ کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم سے سرتابی کرسکے۔

○ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ـــــ زمین وآسمان سب کا وہ تنہا نگہبان ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا دینے والی چیز نہیں ہے۔

○ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ـــــ بس وہی ایک بزرگ وبرتر ذات ہے۔ اپنے اختیاری حصے میں بھی اسی کی اطاعت قبول کرلو۔

یہ آیت "آیۃ الکرسی" کے نام سے مشہور ہے، اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ حدیث میں اس کو قرآن کی سب سے افضل آیت فرمایا گیا ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ

لَآ اِكْرَاهَ	فِي	الدِّيْنِ	قَدْ تَّبَيَّنَ	الرُّشْدُ	مِنَ	الْغَيِّ	فَمَنْ	يَّكْفُرْ
نہیں زبردستی	میں	دین	بیشک جدا ہوگئی	ہدایت	سے	گمراہی	پس جو	نہ مانے

زبردستی نہیں دین میں، بیشک ہدایت سے گمراہی جدا ہو گئی ہے پس جو گمراہ کرنے والے کو

بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ

بِالطَّاغُوْتِ	وَ يُؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ	الْوُثْقٰى
گمراہ کرنیوالے کو	اور ایمان لائے	اللہ پر	پس تحقیق	اس نے تھام لیا	حلقہ کو	مضبوطی

نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے، پس تحقیق اس نے حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (٢٥٦)

لَا انْفِصَامَ	لَهَا	وَاللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ	
ٹوٹنا نہیں	اس کو	اور اللہ	سننے والا	جاننے والا	

ٹوٹنا نہیں اس کو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

(٢٥٦) لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ عَلَى الدُّخُوْلِ فِيْهِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ اَيْ ظَهَرَ بِالْاٰيٰتِ الْبَيِّنٰتِ اَنَّ الْاِيْمَانَ رُشْدٌ وَّالْكُفْرَ غَيٌّ نَزَلَتْ فِيْمَنْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْلَادٌ اَرَادَ اَنْ يُّكْرِهَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ الشَّيْطٰنِ اَوِ الْاَصْنَامِ وَهُوَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُفْرَدِ وَالْجَمْعِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى بِالْعَقْدِ الْمُحْكَمِ لَا انْفِصَامَ انْقِطَاعَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ لِمَا يُقَالُ عَلِيْمٌ (ـ) بِمَا يُفْعَلُ

(٢٥٦) دین میں آنے پر زبردستی نہیں۔ آیاتِ ظاہرہ سے یہ امر معلوم ہو چکا کہ ایمان راہ حق ہے اور کفر گمراہی ہے۔ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی کہ انصار میں سے جس کی اولاد کافر تھی اس نے ارادہ کیا کہ زبردستی ان کو مسلمان کرے۔ سو جو شخص شیطان اور بتوں سے پھرے اور اللہ پر ایمان لاوے اس نے مضبوط گرہ کو پکڑ لیا جو نہ ٹوٹے گی اور جو کچھ کہا جاتا ہے اللہ سب سنتا ہے اور جو کچھ کیا جاتا ہے اللہ اس کو جانتا ہے

تشریح

(٢٥٦) اللہ کے دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی عظمت برحق، مگر اس کے دین کو ماننے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ توحید الٰہی کی بنیاد پر جو اسلام کا اعتقادی اخلاقی اور عملی نظام تشکیل پاتا ہے وہ دین اسلام ہے۔ کوئی قبول کرے یا نہ کرے، حق و باطل چھانٹ کر الگ کر دیا گیا ہے۔ طاغوتی نظام اللہ کے مقابلے میں سرکشی اور اپنی آقائی کا اعلان خواہ کسی شکل میں ہو اس کا انکار کر کے جو شخص اللہ کے نظام کو قبول کر لے اس کو ایسا مضبوط سہارا مل گیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں —— مومن کے دل کا حال اللہ خوب جانتا ہے کیونکہ وہ سب کچھ سنتا اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ

اَللّٰهُ	وَلِيُّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُخْرِجُهُمْ	مِّنَ	الظُّلُمٰتِ	اِلَى	النُّوْرِ	وَ	الَّذِيْنَ
اللہ	مددگار	جو لوگ	ایمان لائے	وہ انھیں نکالتا ہے	سے	اندھیرے (جمع)	طرف	روشنی	اور	جو لوگ

جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کا مددگار ہے وہ انھیں نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی کی طرف اور جو لوگ

كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ

كَفَرُوْٓا	اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ	الطَّاغُوْتُ	يُخْرِجُوْنَهُمْ	مِّنَ	النُّوْرِ	اِلَى	الظُّلُمٰتِ
کافر ہوئے	ان کے ساتھی	شیطان	انھیں نکالتے ہیں	سے	روشنی	طرف	اندھیرے (جمع)

کافر ہوئے ان کے ساتھی شیطان ہیں وہ انھیں نکالتے ہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف۔

ع ۲۴ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۵۷ۧ

اُولٰۗىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
یہی لوگ	دوزخی	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے۔

یہی لوگ دوزخی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۵۷) اَللّٰهُ وَلِيُّ ناصِرُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ الكُفْرِ اِلَى النُّوْرِ الایمان وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗءُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ذِكْرُ الاخراجِ اِمّا فِي مُقابلةِ قَوْلِهٖ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اَوْ فِي كُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ مِنَ الْيَهُوْدِ ثُمَّ كَفَرَ بِهٖ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(۲۵۷) اللہ مددگار ہے ان کا جو اس پر ایمان لائے۔ ان کو کفر سے نکال کر ایمان پر لاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے مددگار شیاطین ہیں وہ انکو ایمان سے کفر کی طرف بلاتے ہیں (یہ ان کا حال بیان ہوا جو یہود میں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی آپ کی نبوت کے معترف تھے اور ایمان لائے تھے پیچھے منکر ہو کر کافر ہوگئے) وہ ہی ہیں دوزخی وہ دوزخ میں ہمیشہ کو رہیں گے۔

تشریح

(۲۵۷) اہل ایمان کا مددگار اللہ ہے اللہ کے دیے ہوئے اختیارات اور آزادیٔ عمل کا صحیح استعمال کر کے جب انسان دینِ حق میں داخل ہو جاتا ہے اور اس مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے تو اسے ایک مضبوط پناہ گاہ مل جاتی ہے۔ ایسے اہل ایمان کا حامی و مددگار اللہ ہے، اس کو علمِ حق کی وہ روشنی مل جاتی ہے جس میں وہ کائنات کی اور اپنی حقیقت کو صاف صاف پہچان کر پوری بصیرت کے ساتھ صحیح راہِ عمل پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف کفر کی راہ اختیار کرنے پر وہ حق کی روشنی چھوڑ کر جہالت کے اندھیرے میں بھٹکتا رہتا ہے، اپنی تمام قوتوں کو غلط راستے پر خرچ کرنے لگتا ہے، خدا سے منہ موڑ کر طاغوتی طاقتوں کے چنگل میں پھنس جاتا ہے، شیطان اس کو ترغیب کے سبز باغ دکھاتا ہے۔ اس کا اپنا نفس، جذبات، رسوم و رواج، سوسائٹی اور پیشوا یشلہ آقاؤں کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ آخر اسی میں مہلتِ عمر تمام ہو جاتی ہے، انجام دوزخ کی آگ اور عذاب جہاں سے کبھی نکل نہ پائے گا

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّہٖٓ اَنْ اٰتٰہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ م اِذْ قَالَ

اَلَمْ تَرَ	اِلَی	الَّذِیْ	حَآجَّ	اِبْرٰھٖمَ	فِیْ	رَبِّہٖٓ	اَنْ	اٰتٰہُ	اللّٰہُ	الْمُلْکَ	اِذْ	قَالَ
کیا نہیں دیکھا آپ نے	طرف	وہ شخص جو	جھگڑا کیا	ابراہیم	بارہ (میں)	اس کا رب	کہ	اسے دی	اللہ	بادشاہت	جب	کہا

کیا آپ نے اس شخص کی طرف نہیں دیکھا جس نے ابراہیمؑ سے ان کے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے بادشاہت دی تھی جب ابراہیمؑ

اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ لا قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ط قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ

اِبْرٰھٖمُ	رَبِّیَ	الَّذِیْ	یُحْیٖ	وَیُمِیْتُ	قَالَ	اَنَا	اُحْیٖ	وَاُمِیْتُ	قَالَ	اِبْرٰھٖمُ	فَاِنَّ
ابراہیم	میرا رب	جو کہ	زندہ کرتا ہے	اور مارتا ہے	اس نے کہا	میں	زندہ کرتا ہوں	اور میں مارتا ہوں	کہا	ابراہیم	بیشک

نے کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا، بیشک

اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ ط

اللّٰہَ	یَاْتِیْ	بِالشَّمْسِ	مِنَ	الْمَشْرِقِ	فَاْتِ بِھَا	مِنَ	الْمَغْرِبِ	فَبُھِتَ	الَّذِیْ کَفَرَ
اللہ	لاتا ہے	سورج کو	سے	مشرق	پس تو اسے لے آ	سے	مغرب	تو وہ حیران رہ گیا	جس نے کفر کیا (کافر)

اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، پس تو اسے لے آ مغرب سے تو وہ کافر حیران رہ گیا۔

وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (۲۵۸) اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّ ھِیَ

وَاللّٰہُ	لَا یَھْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ	اَوْ کَالَّذِیْ	مَرَّ	عَلٰی	قَرْیَۃٍ	وَّ	ھِیَ
اور اللہ	نہیں ہدایت دیتا	نا انصاف لوگ	یا اس شخص کے مانند جو	گزرا	پر سے	ایک بستی	اور	وہ

اور اللہ نا انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یا اس شخص کے مانند جو ایک بستی سے گزرا، اور وہ اپنی چھتوں پر

خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا ج قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا ج فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ

خَاوِیَۃٌ	عَلٰی عُرُوْشِھَا	قَالَ	اَنّٰی	یُحْیٖ	ھٰذِہِ	اللّٰہُ	بَعْدَ	مَوْتِھَا	فَاَمَاتَہُ	اللّٰہُ	مِائَۃَ
گری پڑی تھی	اپنی چھتوں پر	اس نے کہا	کیونکر	زندہ کریگا	اس	اللہ	بعد	اس کا مرنا	تو اس کو مردہ رکھا	اللہ	ایک سو

گری پڑی تھیں، اس نے کہا اللہ اس کے مرنے کے بعد اسے کیونکر زندہ کریگا؟ تو اللہ نے اسے ایک

عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ ط قَالَ کَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالَ بَلْ

عَامٍ	ثُمَّ	بَعَثَہٗ	قَالَ	کَمْ لَبِثْتَ	قَالَ	لَبِثْتُ	یَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ یَوْمٍ	قَالَ	بَلْ
سال	پھر	اسے اٹھایا	اس نے پوچھا	کتنی دیر رہا	اس نے کہا	میں رہا	ایک دن	یا	دن سے کچھ کم	اس نے کہا	بلکہ

سو سال مردہ رکھا پھر اسے اٹھایا (زندہ کیا) اللہ نے پوچھا تو کتنی دیر رہا؟ اس نے کہا میں ایک دن یا دن سے کچھ کم رہا، اس نے کہا

لَّبِثْتَ مِائَۃَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمْ یَتَسَنَّہْ ج وَانْظُرْ اِلٰی

لَّبِثْتَ	مِائَۃَ	عَامٍ	فَانْظُرْ	اِلٰی	طَعَامِکَ	وَشَرَابِکَ	لَمْ یَتَسَنَّہْ	وَانْظُرْ	اِلٰی
تو رہا	ایک سو	سال	پس تو دیکھ	طرف	اپنا کھانا	اور اپنا پینا	وہ نہیں سڑ گیا	اور دیکھ	طرف

بلکہ تو ایک سو سال رہا ہے۔ پس تو اپنے کھانے پینے کی طرف دیکھ، وہ سڑ نہیں گیا اور اپنے گدھے کی طرف دیکھ

حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا

حِمَارِكَ	وَلِنَجْعَلَكَ	اٰيَةً	لِّلنَّاسِ	وَانْظُرْ	اِلَى	الْعِظَامِ	كَيْفَ	نُنْشِزُهَا	ثُمَّ	نَكْسُوْهَا
اپنا گدھا	اور ہم تجھے بنائینگے	ایک نشانی	لوگوں کے لئے	اور دیکھ	طرف	ہڈیاں	کس طرح	ہم انہیں جوڑتے ہیں	پھر	ہم اسے پہناتے ہیں

اور ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنائینگے اور ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انہیں کسطرح جوڑتے ہیں، پھر انھیں گوشت پہناتے

لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲۵۹)

لَحْمًا	فَلَمَّا	تَبَيَّنَ	لَهٗ	قَالَ	اَعْلَمُ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
گوشت	پھر جب	واضح ہوگیا	اس پر	اس نے کہا	میں جان گیا	کہ	اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت والا

ہیں پھر جب اس پر واضح ہوگیا تو اس نے کہا میں جان گیا کہ اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

(۲۵۸) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاۤجَّ جَادَلَ اِبْرٰهٖمَ
فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اَىْ حَمَلَهٗ بَطَرُهٗ
بِنِعْمَةِ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ الْبَطَرِ وَهُوَ نَمْرُوْدُ اِذْ
بَدَلٌ مِنْ حَاۤجَّ قَالَ اِبْرٰهٖمُ لَمَّا قَالَ لَهٗ مَنْ
رَبُّكَ الَّذِىْ تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ
وَيُمِيْتُ اَىْ يَخْلُقُ الْحَيَاةَ وَالْمَوْتَ فِى الْاَجْسَادِ قَالَ
هُوَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ بِالْقَتْلِ وَالْعَفْوِ عَنْهُ وَدَعٰى
بِرَجُلَيْنِ فَقَتَلَ اَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْاٰخَرَ فَلَمَّا رَاٰهُ
غَبِيًّا قَالَ اِبْرٰهٖمُ مُنْتَقِلًا اِلٰى حُجَّةٍ اَوْضَحَ مِنْهَا
فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ
بِهَا اَنْتَ مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ
تَحَيَّرَ وَدَهِشَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
بِالْكُفْرِ اِلٰى مَحَجَّةِ الْاِحْتِجَاجِ
(۲۵۹) اَوْ رَاَيْتَ كَالَّذِىْ اَلْكَافُ زَائِدَةٌ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ
هِىَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ وَمَعَهٗ سَلَّةُ
تِيْنٍ وَقَدَحُ عَصِيْرٍ وَهُوَ عُزَيْرٌ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ
سَاقِطَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا سُقُوْفِهَا لَمَّا خَرَّبَهَا بُخْتُ
نَصَّرَ قَالَ اَنّٰى كَيْفَ يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا
اِسْتِعْظَامًا لِقُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ وَاَلْبَثَهٗ
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ اَحْيَاهُ لِيُرِيَهٗ كَيْفِيَّةَ ذٰلِكَ قَالَ
تَعَالٰى كَمْ لَبِثْتَ مَكَثْتَ هُنَا قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ

(۲۵۸) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاۤجَّ اِبْرٰهٖمَ الخ کیا تو نے نہیں دیکھا اس کو جو ابراہیم سے جھگڑا اس وجہ سے کہ اللہ نے اسکو ملک دیا تھا، یہ نمرود تھا کہ اس پر اللہ نے جو یہ انعام کیا کہ اس کو سلطنت دی وہ ازراہ تکبر اترا کر ابراہیم سے جھگڑنے لگا ..... جبکہ ابراہیم نے اسکو اس سوال کا کہ تیرا رب کون ہے جس کی طرف ہم کو بلاتا ہے) یہ جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے کہ زندگی اور مرنا جسموں میں اسی کا بنایا ہوا ہے وہ جسکو چاہتا ہے زندہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے مارتا ہے۔ نمرود نے کہا وہ میں ہوں کہ جس کو چاہوں قتل کر کے مار ڈالتا ہوں اور جس کو چاہوں معاف کر کے زندہ کرتا ہوں اور یہ کہہ کر دو آدمیوں کو بلایا ایک کو مار ڈالا دوسرے کو چھوڑ دیا۔ جو ابراہیم نے جب اسکو بدفہم اور بیوقوف دیکھا تو دوسری دلیل پیش کی جو اول سے زیادہ واضح تھی اور یہ کہا کہ اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے پس تو اگر مدعی خدائی کا ہے تو سورج کو مغرب سے نکال۔ بس حیران ہوا اور ڈر گیا وہ کافر اور اللہ اس قوم کو جو کافر ہو کر نا انصاف ہوئے دلیل کا راستہ نہیں دکھلاتا۔

(۲۵۹) یا تو نے دیکھا اس شخص کا حال کہ وہ گدھے پر سوار بیت المقدس پر گذرا اور اس کے ساتھ انگوروں کا برتن اور شیر کا پیالہ تھا یہ شخص عزیر تھے در آنحالیکہ بیت المقدس ویران لوٹا ہوا پڑا تھا اسکی چھتیں گر گئی تھیں جبکہ اسکو بخت نصر نے ویران اور خراب کر دیا تھا کہا عزیر نے خدا تعالیٰ کی قدرت کی بڑائی بیان کرنے کو کہ اللہ اس گاؤں ویران مردہ کو کیونکر زندہ کریگا۔ پس اللہ نے اسکو مارا اور سو برس اسی حالت پر رکھا پھر زندہ کیا تاکہ اسکو زندہ کرنے کی حقیقت دکھلاوے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا کہ تو اس جگہ کتنی مدت ٹھیرا رہا۔ اس نے کہا کہ ایک دن بلکہ اس سے

يَوْمٍ لِاَنَّهٗ نَامَ اَوَّلَ النَّهَارِ فَقُبِضَ وَاُحْيِيَ عِنْدَ الْغُرُوْبِ فَظَنَّ
اَنَّهٗ يَوْمُ النَّوْمِ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى
طَعَامِكَ التِّيْنِ وَشَرَابِكَ الْعَصِيْرِ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج
يَتَغَيَّرْ مَعَ طُوْلِ الزَّمَانِ وَالْهَاءُ قِيْلَ اَصْلٌ مِّنْ سَانَهْتُ
وَقِيْلَ لِلسَّكْتِ مِنْ سَانَيْتُ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِحَذْفِهَا وَانْظُرْ
اِلٰى حِمَارِكَ كَيْفَ هُوَ فَرَاٰهُ مَيِّتًا وَعِظَامُهٗ بِيْضٌ تَلُوْحُ فَعَلْنَا
ذٰلِكَ لِتَعْلَمَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً عَلَى الْبَعْثِ لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى
الْعِظَامِ مِنْ حِمَارِكَ كَيْفَ نُنْشِزُهَا نُحْيِيْهَا بِضَمِّ النُّوْنِ وَ
قُرِئَ بِفَتْحِهَا مِنْ اَنْشَرَ وَنَشَرَ لُغَتَانِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّهَا وَالزَّايِ
نُحَرِّكُهَا وَنَرْفَعُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَقَدْ تَرَكَّبَتْ
وَكُسِيَتْ لَحْمًا وَنُفِخَ فِيْهِ الرُّوْحُ وَنَهَقَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ
ذٰلِكَ بِالْمُشَاهَدَةِ قَالَ اَعْلَمُ عِلْمَ مُشَاهَدَةٍ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَفِيْ قِرَاءَةٍ اِعْلَمْ اَمْرٌ مِّنَ اللّٰهِ لَهٗ

بھی کم کیونکہ وہ شروع دن میں سویا تھا اسی میں موت آگئی اور غروب آفتاب کے وقت زندہ ہوا پس اس نے خیال کیا کہ یہ وہی دن ہے جس میں میں سویا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلکہ تو سو برس یہاں ٹھیرا ہے سو دیکھ اپنے کھانے کی چیز (انگور) کو اور شربت کو کہ اس میں باوجود اتنی مدت عرصہ دراز کے کچھ تغیر نہیں آیا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ اس کا کیا حال ہے سو اس نے دیکھا کہ وہ مرا ہوا ہے اور اس کی ہڈیاں سفید چمک رہی ہیں ہم نے یہ کام کیا کہ تو جانے اور تاکہ ہم تجھ کو لوگوں کے واسطے قیامت کو زندہ ہو کر اٹھنے کی نشانی بنا دیں اور اپنے گدھے کی ہڈیوں کو دیکھ کہ ہم کیونکر ان کو زندہ کرتے ہیں اور حرکت دیتے ہیں پھر انکو گوشت پوست پہناتے ہیں سو اس نے انکو دیکھا کہ وہ مل گئے اور ان پر گوشت پہنایا گیا اور جان ڈالی گئی اور گدھا زندہ ہو کر آواز کرنے لگا۔ سو جب اسکو اس زندہ ہونے کا مشاہدہ ہو گیا کہا میں بطور مشاہدہ کے جانتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے (اور جس قرأت میں اِعلَم بصیغہ امر ہے تو حاصل یہ کہ اللہ نے اسکو حکم دیا کہ جان لے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔)

تشریح

۲۵۸ حضرت ابراہیم نمرود کے دربار میں | ایمان علم حقیقت کی روشنی ہے اور کفر جہالت کی تاریکی ہے۔ اسکی وضاحت کیلئے کچھ واقعات مثال کے طور پر پیش کئے جا رہے ہیں۔ پہلا واقعہ حضرت ابراہیم ؑ کے وطن عراق کے بادشاہ نمرود کا ہے، جب حضرت ابراہیم ؑ نے کھلم کھلا شرک کی مخالفت اور توحید کی تبلیغ شروع کی اور یہ سمجھانے کے لئے کہ جن بتوں سے تم اپنی مرادیں مانگتے ہو، جن کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہو ان میں اپنے آپ کو بچانے کی بھی طاقت نہیں ہے وہ کتنے بے بس ہیں۔ بت خانے میں گھس کر بتوں کو توڑ ڈالا، تو انکے والد آذر نے جو نمرود کی سلطنت کے ایک بڑے عہدہ دار تھے ان کا مقدمہ نمرود کے دربار میں پیش کیا، نمرود اپنے آپ کو مطلق العنان بادشاہ سمجھتا تھا اور حکومت کے دائرے میں اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو نہیں مانتا تھا، جبکہ حضرت ابراہیم ؑ کی دعوت یہ تھی کہ اقتدار اعلیٰ تکوینی ہو یا تشریعی سب اللہ کا ہے اور اس کے اقتدار میں کوئی شریک نہیں ہے۔ نمرود نے سوال کیا تمہارا رب کون ہے؟ حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو موت و حیات کا مالک ہے نمرود نے ڈھٹائی سے کہا موت اور زندگی میرے اختیار میں ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا میرا رب جو تمام سلسلہ اسباب کا مالک ہے اور اسلئے حکمرانی کا حق اسی کا ہے سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، اگر تو اپنے آپ کو با اختیار سمجھتا ہے تو ذرا سورج کو مشرق کے بجائے مغرب سے نکال کر دکھا دے۔ یہ سنکر وہ منکر حق لاجواب ہو گیا، مگر اسکے باوجود اسکے نفس کا طاغوت مطلق العنان حکمرانی سے دست بردار ہونے کے لئے آمادہ نہ تھا اور خود پرستی کی تاریکی سے نکل کر حق پرستی کی روشنی میں نہ آیا، ایسے ظالم جو خود ہدایت حاصل کرنا نہ چاہیں اللہ تعالیٰ بھی انکو زبردستی ہدایت پر نہیں لاتا۔

۲۵۹ موت کے بعد زندگی کیسے ملتی ہے | موت کے بعد زندگی برحق ہے، اسکے لئے یہ دوسرا واقعہ بطور مثال بیان کیا گیا۔ ایک شخص کا گذر ایک بستی پر ہوتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ ساری بستی ہلاک ہو چکی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس ہلاک شدہ بستی کو اللہ تعالیٰ کسطرح دوبارہ زندگی عطا کریگا۔ یعنی وہ موت کے بعد زندگی کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ اس عینی مشاہدے کے لئے اللہ تعالیٰ اس شخص کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ سو سال تک وہ اسیطرح مردہ پڑا رہتا ہے۔ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ اس شخص کو پھر زندہ کرتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں بتاؤ کتنی مدت مردہ رہے ہو وہ کہتا ہے ایک دن یا چند گھنٹے رہا ہونگا، فرمایا کہ اس حالت میں سو برس گذر چکے ہیں۔ اب ذرا کھانے پینے کے سامان کو دیکھو وہ جوں کا توں ہے۔ مگر ذرا اپنے گدھے کو دیکھو اس کا ... پنجر تک بوسیدہ ہو رہا ہے۔ بس موت و حیات اس طرح اللہ کے قبضہ میں ہے۔ ہم نے یہ اسلئے کیا ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دینا چاہتے ہیں، ایک ایسے شخص کا زندہ پلٹ کر آنا جسے دنیا سو سال پہلے مردہ سمجھ چکی ہے، ایک جیتی جاگتی نشانی ہے۔ اب دیکھو مردہ گدھے کے اس پنجر پر پھر کس طرح گوشت پوست چڑھا کر زندہ کرتے ہیں پیغمبروں کو اسی طرح عینی مشاہدہ کرایا جاتا ہے تاکہ وہ جس چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں وہ علم حق ان کے سامنے آجائے اور انکی دعوت میں مشاہدہ کا زور قوت پیدا ہو جائے۔ جب یہ حقیقت موت و حیات کی اس شخص کے سامنے نمایاں ہو گئی تو اس نے کہا میں جانتا ہوں بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ

وَ اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اَرِنِیْ	كَیْفَ	تُحْیِ	الْمَوْتٰى	قَالَ	اَوَ لَمْ	تُؤْمِنْ	قَالَ	بَلٰى	وَ لٰكِنْ
اور جب	کہا	ابراہیم	میرے رب	مجھے دکھا	کیونکر	تو زندہ کرتا ہے	مردہ	اس نے کہا	کیا نہیں	یقین کیا	اس نے کہا	کیوں نہیں	بلکہ

اور جب ابراہیمؑ نے کہا میرے رب! مجھے دکھا دے تو کیونکر مردہ کو زندہ کرتا ہے، اللہ نے کہا کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ اسنے کہا کیوں نہیں؟ بلکہ

لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ

لِّیَطْمَىٕنَّ	قَلْبِیْ	قَالَ	فَخُذْ	اَرْبَعَةً	مِّنَ	الطَّیْرِ	فَصُرْهُنَّ	اِلَیْكَ	ثُمَّ	اجْعَلْ	عَلٰى	كُلِّ
تاکہ اطمینان ہو جائے	میرا دل	اس نے کہا	پس پکڑ لے	چار	سے	پرندے	پھر ان کو ہلا	اپنے ساتھ	پھر	رکھ دے	پر	ہر

(چاہتا ہوں) تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔ اس نے کہا پس تو چار پرندے پکڑ لے، پھر ان کو اپنے ساتھ ہلا لے، پھر رکھ دے ہر

جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

جَبَلٍ	مِّنْهُنَّ	جُزْءًا	ثُمَّ	ادْعُهُنَّ	یَاْتِیْنَكَ	سَعْیًا	وَ اعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
پہاڑ	ان سے (انکے)	ٹکڑے	پھر	انھیں بلا	وہ تیرے پاس آئیں گے	دوڑتے ہوئے	اور جان لے	کہ	اللہ	غالب

پہاڑ پر ان کے ٹکڑے، پھر انھیں بلا وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ غالب

۲۵ ع ۳ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

حَكِیْمٌ	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	كَمَثَلِ
حکمت والا	مثال	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	میں	اللہ کا راستہ	مانند

حکمت والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کے راستے میں، ایک دانہ

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ

حَبَّةٍ	اَنْۢبَتَتْ	سَبْعَ	سَنَابِلَ	فِیْ	كُلِّ	سُنْۢبُلَةٍ	مِّائَةُ	حَبَّةٍ	وَ اللّٰهُ
ایک دانہ	اُگیں	سات	بالیں	میں	ہر	بال	سو	دانہ	اور اللہ

کے مانند ہے جس سے سات بالیں اُگیں ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے

یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

یُضٰعِفُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِیْمٌ
بڑھاتا ہے	جسکے لئے	چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا

چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔

(۲۶۰) وَاذْكُرْ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى قَالَ تَعَالٰى لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ بِقُدْرَتِیْ عَلَى الْاِحْیَاءِ سَاَلَهٗ مَعَ عِلْمِهٖ بِاِیْمَانِهٖ بِذٰلِكَ لِیُجِیْبَ بِمَا قَالَ لَهٗ

(۲۶۰) اور یاد کرو جبکہ ابراہیم نے کہا اے میرے رب تو مجھ کو دکھلا کہ مردوں کو کیونکر جلا دیگا۔ اللہ نے ان سے فرمایا کیا تجھے اس پر ایمان نہیں کہ مجھ کو قدرت ہے کہ مردوں کو جلا دوں

نَیَعْلَمَ السَّامِعُوْنَ غَرَضَہٗ قَالَ بَلٰی اٰمَنْتُ وَلٰکِنْ
سَأَلْتُکَ لِیَطْمَئِنَّ یَسْکُنَ قَلْبِیْ بِالْمُعَایَنَۃِ الْمَضْمُوْمَۃِ
اِلَی الْاِسْتِدْلَالِ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ
بِکَسْرِ الصَّادِ وَضَمِّھَا اَمِلْھُنَّ اِلَیْکَ وَقَطِّعْھُنَّ وَاخْلِطْ لَحْمَھُنَّ
وَرِیْشَھُنَّ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْ جِبَالِ اَرْضِکَ مِّنْھُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ اِلَیْکَ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا سَرِیْعًا وَاعْلَمْ
اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ لَا یُعْجِزُہٗ شَیْءٌ حَکِیْمٌ ۝ فِیْ صُنْعِہٖ فَاَخَذَ
طَاؤُسًا وَنَسْرًا وَغُرَابًا وَدِیْکًا وَفَعَلَ بِھِنَّ مَا ذُکِرَ وَاَمْسَکَ
رُؤُسَھُنَّ عِنْدَہٗ وَدَعَاھُنَّ فَتَطَایَرَتِ الْاَجْزَاءُ اِلٰی بَعْضِھَا
حَتّٰی تَکَامَلَتْ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰی رُءُوْسِھَا

(۲۶۱) مَثَلُ صِفَۃِ نَفَقَاتِ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اَیْ طَاعَتِہٖ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ
سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ فَکَذٰلِکَ نَفَقَاتُھُمْ
تَتَضَاعَفُ بِسَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ اَکْثَرَ مِنْ
ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ فَضْلُہٗ عَلِیْمٌ ۝ بِمَنْ
یَسْتَحِقُّ الْمُضَاعَفَۃَ

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے یہ پوچھا حالانکہ اسکو علم تھا کہ ابراہیم قدرت الٰہی پر ایمان لائے ہیں تاکہ ابراہیم جو کچھ جواب دیں اس سے انکی غرض سننے والوں کو معلوم ہو جائے ابراہیم نے کہا کہ ہیں بیشک ایمان لایا تیری قدرت پر لیکن میں نے تجھ سے اسلئے پوچھا کہ آنکھ سے دیکھ کر پورا اطمینان دلی حاصل کرلوں اور مخالفوں سے دلیل کرسکوں۔ اللہ نے فرمایا پس تو چار پرندے پکڑ اور انکو اپنے پاس جمع کر اور انکو کاٹ کر ان کے پر اور گوشت ملا پھر اپنی زمین کے پہاڑوں میں ہر پہاڑ پر ایک ٹکڑا ان کا رکھدے پھر انکو اپنی طرف بلا وہ دوڑ کر آئینگے اور جان لے کہ اللہ غالب ہے کسی چیز سے عاجز نہیں اسکے کام مضبوط و محکم ہیں سو ابراہیم نے مور اور گدھ اور کوا اور مرغ پکڑا اور ان کا گوشت اور پر کاٹ کر ملا دئے اور انکے سر اپنے پاس رکھ لئے اور انکو بلایا سو تمام ٹکڑے

(۲۶۱) مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ الخ ان لوگوں کے خرچوں کا حال جو اپنے مال اللہ کی عبادت میں خرچ کرتے ہیں ایسا ہے جیسا ایک دانہ جس سے سات خوشے نکلیں ہر خوشہ میں سو دانے۔ پس ایسے ہی جیسے وہ خرچ کرتے ہیں سات سو گنا تک اس کا ثواب ملے گا۔ اور اللہ اس سے بھی زیادہ ثواب دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل پھیلا ہوا ہے وہ اس کو جانتا ہے جو زیادتی ثواب کے لائق ہے۔

تشریح

(۲۶۰) مردے کیسے زندہ ہوتے ہیں | یہ تیسرا واقعہ حضرت ابراہیم ؑ کا ہے، جس کا تعلق زندگی اور موت کے نظام سے ہے، اللہ کے نبی نبوت کے منصب پر فائز ہونے سے پہلے ایمان بالغیب کی منزل طے کر چکے ہوتے ہیں، نبوت کے منصب پر مقرر ہونے کے بعد کیونکہ انھیں پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ غیبی حقیقتوں کی دعوت دینی ہوتی ہے اسلئے انکو غیبی حقائق کا عینی مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم ؑ نے اللہ کی جناب میں عرض کیا کہ میرے مالک مجھے دکھادے کہ آپ مردوں کو زندہ کیسے کرتے ہیں؟۔ فرمایا کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ عرض کیا بیشک ایمان رکھتا ہوں مگر دل کا اطمینان اور عین الیقین درکار ہے جو عینی مشاہدے سے ہوتا ہے اور وہ ایمان کے خلاف نہیں ــــ حکم ہوا تو اچھا چار پرندے لے لو اور ان کو اپنے سے مانوس کرلو، پھر ان کا ایک ایک حصہ الگ کرکے ایک ایک پہاڑ پر رکھدو اور جسطرح زندہ ہونے کی حالت میں انکو بلاتے تھے ان کو بلاؤ وہ تمھارے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔ خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ نہایت بااقتدار و زبردست ہے۔ مردوں کو زندہ کردینا اسکی ادنیٰ سی قدرت ہے اور وہ بڑی حکمت والا ہے۔ اسکے ہر حکم میں خواہ اس کا تعلق جہاد سے ہو یا اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے حکمت پوشیدہ ہے۔

(۲۶۱) اللہ کے راستے میں خرچ کرنا نفع کا سودا ہے | اہل ایمان کا نقطۂ نظر یہ ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے، خالص خدا طلبی کیلئے اپنا وقت اپنی قوتیں اور اپنی کمائیاں خرچ کریں۔ ان میں نظر کی وسعت، حوصلے کی فراخی، دل کی کشادگی ہو۔ جب یہ نقطۂ نظر گھر کر جائے تو اپنی ضروریات کی تکمیل، بال بچوں کا پیٹ پالنے، اپنے عزیزوں و رشتہ داروں کی خبرگیری کرنے، محتاجوں کی اعانت، رفاہ عام کے کاموں، اشاعت دین اور جہاد کے مقاصد میں قانون الٰہی کے مطابق خالص اللہ کی رضا کے لئے اپنی پاک کمائی جو خرچ کریگا وہ خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسے زمین میں ایک دانہ بویا جائے اور اس ایک دانے سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اس کا یہ عمل خیر اسی طرح بڑھتا رہے گا اس کا اجر و ثواب ملتا رہے گا، اللہ تعالیٰ فراخ دست ہے۔ جتنے گہرے جذبے اور خلوص کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اور اللہ سے تمھاری نیت پوشیدہ نہیں رہ سکتی، اتنا اس کا اجر و ثواب زیادہ ملے گا۔ اس طرح یہ خرچ کرنا حقیقت میں خرچ کرنا نہیں بلکہ جمع کرنا ہے

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ

اَلَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ	لَا يُتْبِعُوْنَ	مَآ اَنْفَقُوْا	مَنًّا	وَّ
جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	میں	اللہ کا راستہ	پھر	بعد میں نہیں رکھتے	جو انہوں نے خرچ کیا	کوئی احسان	اور

جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر نہیں رکھتے خرچ کرنے کے بعد کوئی احسان اور

لَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ

لَآ	اَذًى	لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	قَوْلٌ
نہ	کوئی تکلیف	انکے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کا رب	اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہونگے	بات

نہ کوئی تکلیف (پہنچاتے ہیں) ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے، نہ کوئی خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اچھی بات

مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

مَّعْرُوْفٌ	وَّمَغْفِرَةٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	صَدَقَةٍ	يَّتْبَعُهَآ	اَذًى	وَاللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَلِيْمٌ
اچھی	اور درگزر	بہتر	سے	خیرات	اسکے بعد ہو	ایذا دینا (ستانا)	اور اللہ	بے نیاز	برد بار

کرنا اور درگزر کرنا بہتر ہے اس خیرات سے جس کے بعد ایذا دینا ہو، اور اللہ بے نیاز برد بار ہے۔

(۲۶۲) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا عَلَى الْمُنْفَقِ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِمْ مَثَلًا قَدْ اَحْسَنْتُ اِلَيْهِ وَجَبَرْتُ حَالَهٗ وَّلَآ اَذًى لَهٗ بِذِكْرِ ذٰلِكَ اِلٰى مَنْ لَا يُحِبُّ وُقُوْفَهٗ عَلَيْهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ ثَوَابُ اِنْفَاقِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ فِي الْاٰخِرَةِ

(۲۶۳) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ كَلَامٌ حَسَنٌ وَّرَدٌّ عَلَى السَّائِلِ جَمِيْلٌ وَّمَغْفِرَةٌ لَهٗ فِيْ اِلْحَاحِهٖ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ بِالْمَنِّ وَتَعْيِيْرٍ لَهٗ بِالسُّؤَالِ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ الْعِبَادِ حَلِيْمٌ ○ بِتَاْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ عَنِ الْمَانِّ وَالْمُؤْذِيْ۔

(۲۶۲) جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرکے اس پر احسان نہیں رکھتے جس کو دیا اس کو یہ نہیں کہتے کہ میں نے اس پر احسان کیا اس کا حال درست کیا اور نہ اس کو اس قسم کی تکلیف دیتے ہیں کہ اسکو خبر کریں جس کو وہ خبر کرنا نہیں چاہتا انکو خدا تعالےٰ کے پاس انکے خرچ کرنے کا ثواب ملنے والا ہے اور ان پر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ قیامت کو غمگین ہونگے۔

(۲۶۳) اچھی بات کہنا اور سائل کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی زیادتی سوال کو معاف کرنا ایسے صدقے سے بہتر ہے جس کے پیچھے اس کو تکلیف دیجائے احسان جتا کر اور مانگنے والے کو عار دلا کر اور اللہ بے پرواہ ہے بندوں کے صدقوں سے بردبار ہے کہ جتانے والے اور تکلیف دینے والے کے عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا

تشریح

(۲۶۲) مال خرچ کرکے احسان نہ جتائے | اللہ کے راستے میں اللہ کیلئے اور صرف اللہ کیلئے اللہ کا ہی عطا کردہ مال خرچ کرنے کے بعد احسان جتانا نہیں چاہئے۔ جس پر خرچ کیا ہے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا اور شرمندہ کرنا نہیں چاہیے۔ یہ چھچھوراپن اور کم ظرفی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیکی کا اجر ضرور دینگے اسے یہ خطرہ نہ ہونا چاہیئے کہ اس کا اجر ضائع ہو جائیگا اور نہ کبھی یہ نوبت آئے گی کہ وہ خرچ کرنے کے بعد پشیمان ہو۔

(۲۶۳) اللہ تعالیٰ تمہارے محتاج نہیں ہیں | اللہ تمہارے صدقے خیرات کے محتاج نہیں ہیں اسکی ذات غنی ہے۔ اس خیرات سے جس کے پیچھے ناگواری ہو ایک میٹھا بول اور ناگوار بات پر چشم پوشی کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ حلیم و بردبار ہے وہ چاہتا ہے کہ اسکے بندوں میں بردباری کی صفت ہو، یہ نہ ہونا چاہیئے کہ ایک غریب کو روٹی کھلادی تو احسان جتا جتا کر اسکے دل کو زخمی کر دیا۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب تمہارا اخلاق بنانے کیلئے ہے، وہ خیرات کس کام کی جس سے اخلاق سنورنے کے بجائے بگڑ جائیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تُبْطِلُوْا	صَدَقٰتِكُمْ	بِالْمَنِّ	وَالْاَذٰى	كَالَّذِيْ	يُنْفِقُ	مَالَهٗ		
اے	ایمان والو	نہ ضائع کرو	اپنے خیرات	احسان جتلاکر	اور ستانا	اس شخص کی طرح جو	خرچ کرتا	اپنا مال		

اے ایمان والو ! اپنے خیرات احسان جتلاکر اور ستاکر ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

رِئَآءَ	النَّاسِ	وَلَا يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ	صَفْوَانٍ	عَلَيْهِ	تُرَابٌ
دکھلاوا	لوگ	اور ایمان نہیں رکھتا	اللہ پر	اور آخرت کا دن	پس اس کی مثال	جیسی مثال	چکنا پتھر	اس پر	مٹی

کے دکھلاوے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا پس اس کی مثال اس صاف پتھر جیسی ہے جس پر مٹی ہو

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا

فَاَصَابَهٗ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهٗ	صَلْدًا	لَا يَقْدِرُوْنَ	عَلٰي	شَيْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَاللّٰهُ
پھر اس پر برسے	تیز بارش	تو اسے چھوڑدے	صاف	وہ قدرت نہیں رکھتے	پر	کوئی چیز	اس سے جو	انھوں نے کمایا	اور اللہ

پھر اس پر تیز بارش برسے تو اسے چھوڑ دے بالکل صاف وہ اس پر کچھ قدرت نہیں رکھتے جو انھوں نے کمایا، اور اللہ

يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۲۶۴ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	وَمَثَلُ	الَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمُ	ابْتِغَاۗءَ	مَرْضَاتِ
راہ نہیں دکھاتا	کافر قوم	اور مثال	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	حاصل کرنا	خوشنودی

راہ نہیں دکھاتا کافروں کو اور (ان کی) مثال جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں خوشنودی حاصل کرنے کو

اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ

اللّٰهِ	وَتَثْبِيْتًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	كَمَثَلِ	جَنَّةٍۢ	بِرَبْوَةٍ	اَصَابَهَا	وَابِلٌ	فَاٰتَتْ	اُكُلَهَا	ضِعْفَيْنِ
اللہ	اور ثبات ویقین	سے	اپنے دل (جمع)	جیسے	ایک باغ	بلندی پر	اس پر پڑی	تیز بارش	تو اس نے دیا	پھل	دوگنا

اللہ کی اور اپنے دلوں کے ثبات و یقین کو (ایسی بات ہے) جیسے بلندی پر ایک باغ ہے اس پر تیز بارش پڑی تو اس نے دوگنا پھل دیا

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲۶۵

فَاِنْ	لَّمْ يُصِبْهَا	وَابِلٌ	فَطَلٌّ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ
پھر اگر	نہ پڑی	تیز بارش	تو پھوار	اور اللہ	جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا

پھر اگر تیز بارش نہ پڑی تو پھوار (ہی کافی ہے) اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے۔

(۲۶۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ ای اجورَھا بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ ابطالاً كَالَّذِيْ ای کابطالِ نفقۃ الَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

(۲۶۴) اے ایمان والو اپنی خیرات کے ثواب کو جتاکر اور تکلیف دیکر خراب نہ کرو جیسا وہ شخص اپنا ثواب کھوتا ہے جو لوگوں کے دکھلانے کو مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور پچھلے

مُرَائِیًا لَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَ
هُوَ الْمُنَافِقُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ حَجَرٍ اَمْلَسَ
عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ فَتَرَكَهٗ
صَلْدًا، صَلْبًا اَمْلَسَ لَا شَیْءَ عَلَيْهِ لَا يَقْدِرُوْنَ
اِسْتِيْنَافٌ لِبَيَانِ مَثَلِ الْمُنَافِقِ الْمُنْفِقِ رِيَاءً وَجَمْعُ
الضَّمِيْرِ بِاعْتِبَارِ مَعْنَى الَّذِیْ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا،
اَیْ لَا يَجِدُوْنَ لَهٗ ثَوَابًا فِی الْاٰخِرَةِ كَمَا لَا يُوْجَدُ
عَلَى الصَّفْوَانِ شَیْءٌ مِّنَ التُّرَابِ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْهِ
لِاِذْهَابِ الْمَطَرِ لَهٗ، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ۝

دن پر ایمان نہیں رکھتا (وہ منافق ہے) سو مثال اس کی ایسی ہے جیسے صاف پتھر پر مٹی ہو پھر اس کو زور کی بارش پہنچے سو اس کو صاف کر چھوڑے کہ اس پر کچھ باقی نہ رہے۔ ان لوگوں نے جو کچھ دکھلانے کو خرچ کیا اس کا ثواب آخرت میں بالکل نہ پاویں گے جیسا صاف پتھر جس کی مٹی بارش سے بہہ جاوے اور اس پر کچھ باقی نہ رہے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا۔

(۲۶۵) وَمَثَلُ نَفَقَاتِ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ
ابْتِغَاءَ طَلَبَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ اَیْ تَحْقِيْقًا لِلثَّوَابِ عَلَيْهِ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِيْنَ
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَهٗ لِاِنْكَارِهِمْ لَهٗ وَمِنْ اِبْتِدَائِيَّةٌ
كَمَثَلِ جَنَّةٍ بُسْتَانٍ بِرَبْوَةٍ بِضَمِّ الرَّاءِ وَفَتْحِهَا
مَكَانٍ مُّرْتَفِعٍ مُّسْتَوٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اَعْطَتْ
اُكُلَهَا بِضَمِّ الْكَافِ وَسُكُوْنِهَا ثَمَرَهَا ضِعْفَيْنِ
مِثْلَیْ مَا يُثْمِرُ غَيْرُهَا فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
فَطَلٌّ، مَطَرٌ خَفِيْفٌ يُصِيْبُهَا وَيَكْفِيْهَا لِاِرْتِفَاعِهَا
اَلْمَعْنٰى تُثْمِرُ وَتَزْكُوْ اَكْثَرَ الْمَطَرِ اَمْ قَلَّ فَكَذٰلِكَ
نَفَقَاتُ مَنْ ذُكِرَ تَزْكُوْا عِنْدَ اللّٰهِ كَثُرَتْ اَمْ قَلَّتْ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(۲۶۵) اور ان لوگوں کے خرچوں کا حال جو خدا کی رضا کی طلب میں اور اس پر ثواب حاصل کرنے کو اپنے مال خرچ کرتے ہیں بخلاف منافقوں کے جو ثواب کے منکر ہیں ان کو امید ثواب کی نہیں، جیسا ایک باغ اونچی جگہ پر کہ اس کو بارش پہنچے پس اس کا پھل اور باغوں سے دونا ہووے چونکہ وہ اونچی جگہ پر ہے اس لئے اگر زیادہ بارش اس پر نہ پہنچے تو ہلکی بارش ہی اس کو کفایت کرے حاصل یہ کہ اس باغ کا پھل زیادہ ہی ہوتا ہے۔ بارش کم ہو یا زیادہ سو ایسے ہی خرچ انکے جو خدا کی رضا جوئی میں اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں خدا کے نزدیک بڑھتے رہتے ہیں اور ثواب ان کا بڑھتا ہے تھوڑے ہوں یا بہت۔
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے

تشریح

(۲۶۴) نیک نیتی کے ساتھ عمل کی مثال: پتھر کی چٹان پر مٹی کی ہلکی سی تہہ جم جاتی ہے، جب زور کا مینہ برستا ہے تو وہ مٹی کی ہلکی سی تہہ بھی پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہے اور چٹان صاف کی صاف رہ جاتی ہے، جس میں کوئی چیز نہ بوئی جا سکتی ہے، نہ پیدا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال دی ہے اس صدقے خیرات کی جس میں نیت خالص نہیں ہے احسان جتا کر اور دکھاوا کر کے اپنی نیکی کو خاک میں ملا دیا ہے ——— چٹان سے مراد نیت اور جذبے کی خرابی ہے۔ چٹان کے اوپر مٹی کی ہلکی سی تہہ سے مراد نیکی کی ظاہری شکل ہے۔ بارش سے فائدہ یہ ہے کہ اس سے پیداوار ہو اور کھیتی نشو و نما پائے، لیکن جب روئیدگی قبول کرنے والی زمین بس اوپر ہی اوپر ہو نیچے پتھر کی چٹان ہو تو خیرات کی بارش کیا کام کرے گی۔ ایسے ناشکرے لوگوں کو جو شکر گذار ہونا بھی نہیں چاہتے اللہ تعالیٰ زبردستی سیدھی راہ نہیں دکھلاتے۔

(۲۶۵) نیت خالص کا نتیجہ: اگر زمین کی اونچی سطح پر کسی کا باغ ہو، خوب زور کی بارش برسے تو دوگنی پیداوار حاصل ہو۔ ہلکی سی پھوار بھی پڑ جائے تو اس باغ کے پھلنے پھولنے کیلئے کافی ہو جائے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنا مال اللہ کی رضا جوئی کیلئے خرچ کرتے ہیں ان کی نیت خالص ہوتی ہے، اگر جذبۂ خیر شدید ہو اور نیک نیتی کامل درجے کی ہو جس طرح زور کی بارش پھر تو کیا کہنے، اگر جذبۂ خیر میں شدت نہ بھی ہو مگر ہو نیت خالص تو یہ ہلکی سی پھوار کی طرح ہے باغ کی پیداوار میں پھوار بھی کام کر جائیگی۔

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

أَيَوَدُّ	أَحَدُكُمْ	أَنْ	تَكُونَ	لَهُ	جَنَّةٌ	مِّنْ	نَّخِيلٍ	وَّأَعْنَابٍ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا	الْأَنْهٰرُ
کیاپسند کرتاہے	تم میں سے کوئی	کہ	ہو	اس کا	ایک باغ	سے (کا)	کھجور	اور انگور	بہتی ہو	سے	اسکے نیچے	نہریں

کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے؟ کہ اس کا ایک باغ ہو کھجور اور انگوروں کا، اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اس کے لئے

لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ

لَهُ	فِيهَا	مِنْ	كُلِّ	الثَّمَرٰتِ	وَأَصَابَهُ	الْكِبَرُ	وَلَهُ	ذُرِّيَّةٌ	ضُعَفَاءُ	فَأَصَابَهَا	إِعْصَارٌ	فِيهِ
اسکے لئے	اسمیں	سے	ہرقسم کے	پھل	اور اس پر آگیا	بڑھاپا	اور اسکے	بچے	ناتوان	تب اس پر پڑا	ایک بگولا	اس میں

اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اس پر بڑھاپا آگیا ہو، اور اس کے بچے ناتوان ہوں، تب اس پر ایک بگولا آپڑا اسمیں

ع نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾

نَارٌ	فَاحْتَرَقَتْ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُونَ
آگ	تو وہ جل گیا	اسی طرح	واضح کرتاہے	اللہ	تمہارے لئے	نشانیاں	تاکہ تم	غور وفکر کرو

آگ تھی تو وہ (باغ) جل گیا، اسی طرح اللہ تمہارے لئے نشانیاں واضح کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو

(٢٦٦) أَيَوَدُّ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ بُسْتَان مِّنْ نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ لَهُ فِيهَا ثَمَرٌ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ أَصَابَهُ الْكِبَرُ فَضَعُفَ عَنِ الْكَسْبِ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ لَا يَقْدِرُونَ عَلَيْهِ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ فَفَقَدَهَا أَحْوَجُ مَا كَانَ إِلَيْهَا وَبَقِيَ هُوَ وَأَوْلَادُهُ عَجَزَةً مُتَحَيِّرِينَ لَا حِيلَةَ لَهُمْ وَكَذَا التَّمْثِيلُ لِنَفَقَةِ الْمُرَائِي وَالْمَانِّ فِي ذَهَابِهَا وَعَدَمِ نَفْعِهَا أَحْوَجَ مَا يَكُونُ إِلَيْهَا فِي الْآخِرَةِ وَالْاسْتِفْهَامُ بِمَعْنَى النَّفْيِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض هُوَ لِرَجُلٍ عَمِلَ بِالطَّاعَاتِ ثُمَّ بُعِثَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ كَذٰلِكَ كَمَا بَيَّنَ مَا ذُكِرَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ○ تَعْتَبِرُونَ

(٢٦٦) کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور وہ شخص بوڑھا ہو کمانے سے عاجز صاحب اولاد ہو جس کے بچے چھوٹے چھوٹے کر کمانے کی طاقت نہیں رکھتے پھر ایسی حالت میں اس باغ پر آندھی آوے جس میں آگ ہو جس سے وہ باغ جل جاوے کچھ نہ رہے اور ایسی ضرورت کے وقت وہ باغ اس کے ہاتھ سے نکلے کر وہ اور اس کے بال بچے حیران و پریشان رہ جائیں کوئی تدبیر روزی کی نہ کر سکیں سو ایسا ہی ہے جو شخص دکھلانے کو خرچ کرتا ہے اور دے کر جتاتا ہے اور احسان رکھتا ہے اس کا عمل باطل اور وہ خرچ کرنا اسکو آخرت میں کچھ نفع نہ دیگا حالانکہ وہ وقت سخت ضرورت کا ہے ابن عباس فرماتے ہیں یہ حال اس کا بیان کیا گیا ہے کہ جس نے اطاعت عبادت کی آخر میں اس نے اغوار شیطانی سے گناہ کئے جس نے اسکے سب

تشریح

(٢٦٦) کھوٹی نیت سب کچھ برباد کردیتی ہے ایک شخص کے پاس باغ ہو کھجوروں انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا پھندا، نہروں سے سیراب ہونیوالا۔ وہ آدمی خود بوڑھا ہو چکا ہو، بچے ابھی کم سن ہوں کام کے قابل نہ ہوں۔ اچانک زور کی آندھی، جھلسانے والی ہوا چلے اور سارا باغ اجڑ جائے، جھلس جائے، ختم ہو جائے۔ عمر بھر کی کمائی اور محنت بیکار چلی جائے۔ اب اتنی طاقت اور وقت بھی نہ ہو کہ دوبارہ محنت کر کے باغ لگا سکے ـــــ اسی طرح آخرت میں پہنچ کر معلوم ہو کہ کھوٹی نیت کی وجہ سے ساری محنت کھوئی گئی اور اب دوبارہ عمل کی مہلت بھی نہیں ہے تو ایسے شخص کا کیا حال ہوگا ـــــ اہل فکر کو اللہ تعالیٰ اس طرح مثالوں سے سمجھاتا ہے تاکہ وہ غور کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اَنْفِقُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا	كَسَبْتُمْ	وَمِمَّآ	اَخْرَجْنَا	لَكُمْ	مِّنَ
اے	جو ایمان لائے (ایمان والو)	تم خرچ کرو	سے	پاکیزہ	جو	تم کماؤ	اور سے جو	ہم نے نکالا	تمہارے لئے	سے

اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے پاکیزہ چیزیں جو تم کماؤ اور اس میں سے جو ہم نے نکالا تمہارے لئے

الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ

الْاَرْضِ	وَلَا	تَيَمَّمُوا	الْخَبِيْثَ	مِنْهُ	تُنْفِقُوْنَ	وَلَسْتُمْ	بِاٰخِذِيْهِ	اِلَّآ
زمین	اور نہ	ارادہ کرو	گندی چیز	سے۔جو	تم خرچ کرتے ہو	جبکہ تم نہیں ہو	اسکو لینے والے	مگر

زمین سے، اور اس میں سے گندی چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو جبکہ تم خود اس کو لینے والے نہیں ہو مگر

اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

اَنْ	تُغْمِضُوْا	فِيْهِ	وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَنِىٌّ	حَمِيْدٌ
یہ کہ	تم چشم پوشی کرو	اسمیں	اور تم جان لو	کہ	اللہ	بے نیاز	خوبیوں والا

یہ کہ تم چشم پوشی کر جاؤ، اور جان لو کہ اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔

(۲۶۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا زَكُّوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ جِيَادِ مَا كَسَبْتُمْ مِنَ الْمَالِ وَمِمَّآ
مِنْ طَيِّبٰتِ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ مِنَ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ
وَلَا تَيَمَّمُوا تَقْصُدُوا الْخَبِيْثَ الرَّدِيَّ مِنْهُ اَيْ
مِنَ الْمَذْكُوْرِ تُنْفِقُوْنَ فِي الزَّكٰوةِ حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ تَيَمَّمُوْا
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اَيِ الْخَبِيْثَ لَوْ اُعْطِيْتُمُوْهُ
فِيْ حُقُوْقِكُمْ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ بِالتَّسَاهُلِ
وَغَضِّ الْبَصَرِ فَكَيْفَ تُؤَدُّوْنَ مِنْهُ حَقَّ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ نَفَقَاتِكُمْ حَمِيْدٌ ۝ مَحْمُوْدٌ
عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

(۲۶۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا الخ اے ایمان والو زکوٰۃ دو اچھی کمائی سے جو تم نے کمایا مال اور جو کچھ ہم نے تمہارے لئے پھل اور اناج زمین سے نکالا اور ارادہ نہ کرو نکمی چیز کے خرچ کرنے کا۔ حالانکہ اگر تم کو کوئی تمہارے معاملات میں وہ نکمی چیز دیوے تو نہ لو مگر رعایت اور چشم پوشی سے پھر ایسی چیز جو تم خود اس کا لینا اپنے حق میں پسند نہیں کرتے خدا کی راہ میں کیوں دیتے ہو۔ اور جان لو کہ اللہ تمہارے مالوں سے جو تم خرچ کرتے ہو بے پرواہ ہے ہر حال میں تعریف کیا گیا ہے۔

تشریح

(۲۶۷) اللہ کے حضور میں بہترین چیز پیش کرو | کسی بادشاہ اور بڑے آدمی کے حضور میں کوئی تحفہ پیش کرنا ہو تو انسان اپنی استطاعت کے مطابق بہتر سے بہتر چیز لیکر جاتا ہے کوئی ایسی چیز پیش نہیں کرتا کہ جو خود اس کو کوئی دینے لگے تو قبول کرنا گوارا نہ ہو یا لے بھی تو بددلی کے ساتھ ——— تم اپنی کمائی اور اللہ کی عطا کردہ پیداوار میں سے جب بادشاہوں کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرو اور اس کے راستے میں خرچ کرو تو بہتر سے بہتر چیز منتخب کرو ——— بری سے بری چیز چھانٹ کر اللہ کے راستے میں دینا تمہاری تنگ نظری، حوصلہ کی کمی اور اخلاق کی پستی کو بتلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو خود اعلیٰ صفات سے متصف ہے، وہ بے نیاز جو انتہائی فیاض ہے، ہر آن اپنی بخشش کے دریا بہا رہا ہے، ایسے لوگوں کو کس طرح پسند کرے گا۔

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ

اَلشَّیْطٰنُ	یَعِدُکُمُ	الْفَقْرَ	وَیَاْمُرُکُمْ	بِالْفَحْشَآءِ	وَاللّٰهُ	یَعِدُکُمْ	مَّغْفِرَةً	مِّنْهُ	وَفَضْلًا
شیطان	تم کو ڈراتا ہے	تنگدستی	اور تمہیں حکم دیتا ہے	بے حیائی کا	اور اللہ	تم سے وعدہ کرتا ہے	بخشش	اس کی (اپنی)	اور فضل

شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے، اور تمہیں حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۲۶۸) یُّؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ

وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِیْمٌ	یُّؤْتِی	الْحِکْمَةَ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَمَنْ	یُّؤْتَ	الْحِکْمَةَ	فَقَدْ	اُوْتِیَ
اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا	وہ عطا کرتا ہے	حکمت، دانائی	جسے	وہ چاہتا ہے	اور جسے	دی گئی	حکمت	تحقیق	دی گئی

اور اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے وہ جسے چاہتا ہے حکمت (دانائی) عطا کرتا ہے اور جسے حکمت دی گئی تحقیق اسے دی گئی

خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲۶۹)

خَیْرًا	کَثِیْرًا	وَمَا	یَذَّکَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ
بھلائی	بہت	اور نہیں	نصیحت قبول کرتا	سوائے	عقل والے

بہت بھلائی، اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا۔

(۲۶۸) اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ یُخَوِّفُکُمْ بِهٖ اِنْ تَصَدَّقْتُمْ فَتُمْسِکُوْا وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ اَلْبُخْلِ وَمَنْعِ الزَّکٰوةِ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ عَلَی الْاِنْفَاقِ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ لِذُنُوْبِکُمْ وَفَضْلًا ؕ رِزْقًا خَلَفًا مِّنْهُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ فَضْلُهٗ عَلِیْمٌ ۚ بِالْمُنْفِقِ

(۲۶۹) یُّؤْتِی الْحِکْمَةَ اَلْعِلْمَ النَّافِعَ الْمُؤَدِّیْ اِلَی الْعَمَلِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ لِمَصِیْرِهٖ اِلَی السَّعَادَةِ الْاَبَدِیَّةِ وَمَا یَذَّکَّرُ فِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الذَّالِ یَتَّعِظُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ اَصْحَابُ الْعُقُوْلِ

(۲۶۸) شیطان تم کو ڈراتا ہے۔ اگر صدقہ خیرات کرو گے محتاج ہو جاؤ گے تاکہ تم بخیل ہو جاؤ اور تم کو حکم کرتا ہے بخل کا اور زکوٰۃ نہ دینے کا اور اللہ پاک خرچ کرنے پر تمہارے گناہوں کی بخشش اور روزی کا وعدہ فرماتا ہے کہ اپنے فضل سے تمہارے گناہ معاف فرما دیگا اور تم کو بدلہ خرچ کرنے کا عطا فرماویگا اور اللہ کا فضل بڑا وسیع ہے اور وہ جاننے والا ہے۔

(۲۶۹) اللہ جس کو چاہتا ہے وہ علم سکھاتا ہے جو کام آوے اور عمل کی توفیق دے اور جسکو حکمت عطا ہوئی اسکو بڑی خیر ملی کہ اس کی وجہ سے ہمیشہ کی بھلائی میں داخل ہو اور نہیں نصیحت پکڑتے ہیں مگر عقل والے۔

تشریح

(۲۶۸) شیطان مفلسی سے ڈراتا ہے | زندگی ــــ کیا اس دنیا میں انسان کی زندگی، پوری زندگی ہے یا اصل زندگی کا ایک تھوڑا سا حصہ ہے؟ پوری زندگی کے چھوٹے سے حصے کی خوشحالی اور آرام کو ہی سامنے رکھنا چاہیئے یا زندگی کے بڑے حصے کا سامان بھی کرنا چاہیئے۔ اگر پوری زندگی دنیا اور آخرت کی زندگی کے بجائے انسان صرف تھوڑے سے حصے، دنیا کی زندگی کے بارے میں سوچتا ہے تو یہ ایک شرمناک طرز عمل ہے، شیطان اسی طرز عمل کی ترغیب دیتا ہے، دنیا کی مفلسی سے ڈراتا ہے کہ اللہ کے راستے میں دو گے تو تمہاری دولت کم ہو جائیگی، ساری کمائی زکوٰۃ و خیرات کی نذر ہو جائے گی تو تمہارے پاس بچے گا کیا۔ اللہ تعالیٰ جو بڑا فراخ دست اور داتا ہے تمہیں دوسرے طرز عمل کی راہ دکھلاتا ہے جو تمہاری دنیا بھی درست کرے اور آخرت بھی سنوارے وہ اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے اور اسطرح تمہارے اخلاق و کردار کو سنوارتا ہے کہ دنیا سے لیکر آخرت کی زندگی تک تمہاری زندگی بہترین زندگی ہو جائے۔

(۲۶۹) آخرت کی فکر دانائی کی بات ہے | صحیح بصیرت اور صحیح فیصلہ یہی ہے کہ انسان دنیا کیساتھ اپنی آخرت کی بھی فکر کرے جسکے پاس حکمت و دانائی کی دولت ہوگی وہ کبھی شیطان کے فریب میں نہ آئیگا اور اسکی بتائی ہوئی راہ نہ چلے گا بلکہ اس کشادہ راستے کو اختیار کریگا جو اللہ نے دکھایا ہے۔ دولت کو سنبھال سنبھال کر رکھنا اور اچھے راستے پر خرچ نہ کرنا شیطان اور اس کے تنگ نظر مریدوں کی نظر میں ہوشیاری اور عقلمندی ہو سکتی ہے لیکن جن کو اللہ نے حکمت اور بصیرت کے نور سے نوازا ہے انکی نگاہ میں صحیح راستہ یہ ہے کہ آدمی اپنی متوسط ضرورتیں پوری کرنے کے بعد دل کھول کر بھلائی کے کاموں میں خرچ کرے جسکو یہ نور بصیرت عطا ہو گیا سمجھو اسے بڑی دولت مل گئی، اہل دانش و فکر ہی ان باتوں سے سبق لیتے ہیں۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ

وَمَآ	اَنْفَقْتُمْ	مِّنْ	نَّفَقَةٍ	اَوْ	نَذَرْتُمْ	مِّنْ	نَّذْرٍ	فَاِنَّ
اور جو	تم خرچ کروگے	سے	کوئی خیرات	یا	تم نذر مانو	کوئی	نذر	تو بیشک

اور جو تم خرچ کروگے کوئی خیرات، یا تم کوئی نذر مانوگے، تو بے شک

اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (۲۷۰)

اللّٰهَ	يَعْلَمُهٗ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ
اللہ	اسے جانتا ہے	اور نہیں	ظالموں کے لئے	کوئی	مددگار

اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

(۲۷۰) وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَدَّيْتُمُ
مِنْ زَكٰوةٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ
مِّنْ نَّذْرٍ فَوَفَّيْتُمُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُهٗ فَيُجَازِيْكُمْ عَلَيْهِ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
بِمَنْعِ الزَّكٰوةِ وَالنَّذْرِ اَوْ بِوَضْعِ
الْاِنْفَاقِ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ مِنْ مَعَاصِى
اللّٰهِ مِنْ اَنْصَارٍ ۞ مَانِعِيْنَ لَهُمْ
مِنْ عَذَابِهٖ

(۲۷۰) اور جو کچھ زکوٰۃ اور صدقہ نفلی دیتے ہو۔ یا کوئی منت مان کر پوری کرتے ہو۔ سو اللہ اس کو خوب جانتا ہے تم کو اس کا عوض دے گا۔ اور جو نا انصاف ہیں زکوٰۃ نہیں دیتے اور نذر پوری نہیں کرتے اور بے موقع امر الٰہی کے خلاف مال خرچ کرتے ہیں ان کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

تشریح

(۲۷۰) اللہ تمہاری نیتوں کو خوب جانتے ہیں | جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے کہ راہِ خدا میں خالص اور صحیح نیت کے ساتھ خرچ کر رہے ہو ـــــ یا راہِ شیطان میں، اور بدنیتی کے ساتھ، اللہ کو نیت اور فعل دونوں کا حال معلوم ہے ـــــ اسی طرح جو نذریں اور منتیں تم مانتے ہو اللہ کو معلوم ہے کہ یہ نذر اللہ کی خاطر مانی ہے ـــــ یا اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے لئے مانی ہے ـــــ جنھوں نے صحیح نیت کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کیا، نذر اللہ کے لئے مانی وہ اس کا اجر پائیں گے ـــــ اور جنھوں نے اپنی دولت بدنیتی کے ساتھ اور شیطانی راستوں پر لٹائی، اپنی نذر غیر اللہ کے لئے مانی ایسے ظالموں کو اللہ کی سزا سے بچانے کے لئے کوئی مددگار نہ ملے گا وہ اپنے کئے کی سزا پاکر رہیں گے۔

○ نذر یا منت ماننا بندہ کا اللہ سے ایک طرح کا عہد ہے اور اس کی جناب میں شکرانہ ہے جو بندہ پر لازم نہیں ہوتا مگر بندہ خود اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ کسی جائز اور حلال مراد کے پورا ہونے پر ایسی نذر کرنا، جائز ہے اور اس کا پورا کرنا اجر و ثواب کا موجب اور اللہ کی اطاعت ہے ـــــ ناجائز کام کی نذر کرنا معصیت اور اس کا پورا کرنا موجب عذاب ہے۔

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَ

إِنْ	تُبْدُوا	الصَّدَقٰتِ	فَنِعِمَّا	هِيَ	وَإِنْ	تُخْفُوْهَا	وَ
اگر	ظاہر (علانیہ) دو	خیرات	تو اچھی بات	یہ	اور اگر	اس کو چھپاؤ	اور

اگر تم خیرات ظاہر (علانیہ) دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور

تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

تُؤْتُوْهَا	الْفُقَرَآءَ	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَيُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	مِّنْ
وہ پہنچاؤ	تنگدست (جمع)	تو وہ	بہتر	تمہارے لئے	اور دور کردیگا	تم سے	سے، کچھ

تنگدستوں کو پہنچاؤ تو وہ تمہارے لئے (زیادہ) بہتر ہے۔ وہ دور کردے گا تمہارے

سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

سَيِّاٰتِكُمْ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ
تمہارے گناہ	اور اللہ	جو کچھ	تم کرتے ہو	باخبر

کچھ گناہ، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۲۷۱) إِنْ تُبْدُوا تُظْهِرُوا الصَّدَقٰتِ أَيِ
النَّوَافِلَ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ أَيْ نِعْمَ شَيْءٌ إِبْدَاؤُهَا
وَإِنْ تُخْفُوْهَا تُسِرُّوْهَا وَتُؤْتُوْهَا
الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ مِنْ إِبْدَائِهَا
وَإِيْتَائِهَا الْأَغْنِيَاءَ أَمَّا صَدَقَةُ الْفَرْضِ
فَالْأَفْضَلُ إِظْهَارُهَا لِيُقْتَدٰى بِهٖ وَ
لِئَلَّا يُتَّهَمَ وَإِيْتَاؤُهَا الْفُقَرَاءَ مُتَعَيِّنٌ
وَيُكَفِّرُ بِالْيَاءِ وَبِالنُّوْنِ مَجْزُوْمًا بِالْعَطْفِ
عَلٰى مَحَلِّ فَهُوَ وَمَرْفُوْعًا عَلَى الْاِسْتِئْنَافِ
عَنْكُمْ مِّنْ بَعْضِ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ عَالِمٌ بِبَاطِنِهٖ كَظَاهِرِهٖ
لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْهُ

(۲۷۱) اگر نفلی صدقہ ظاہر کرکے دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر چھپا کر محتاجوں کو دو تو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے ظاہر کرنے سے اور تونگروں کو دینے سے اور تمہارے کچھ گناہوں کا عوض ہوجائے۔ یہ بیان صدقہ نفلی کا ہے اور صدقہ فرض مثل زکوٰۃ میں ظاہر دینا افضل ہے تاکہ اور لوگ بھی اس کی پیروی کرکے زکوٰۃ ادا کریں اور اس پر کوئی زکوٰۃ نہ دینے کی تہمت نہ لگائے اور زکوٰۃ خاص محتاجوں کو ہی دینا چاہیئے۔ تونگروں کو دینا جائز نہیں اسمیں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اور اللہ تمہارے چھپے اور کھلے کاموں سے آگاہ ہے۔ کوئی چیز اس پر مخفی نہیں۔

تشریح

(۲۷۱) فرض کے اظہار میں کوئی حرج نہیں ہے | فرض صدقات جیسے مال کی زکوٰۃ یا زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ عُشر اور خراج ان کا علانیہ دینا افضل اور بہتر ہے کیونکہ یہ اپنے فرض کی ادائیگی ہے اسمیں دکھاوے یا ریاکاری کا شبہ نہیں ہوسکتا۔ فرض کے ماسوا نفل صدقہ اس کو چھپا کر حاجتمندوں کو دینا افضل اور بہتر ہے کیونکہ چھپا کر نیکی کرنے سے آدمی کے نفس اور اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے اسکے اچھے اوصاف پھلتے اور پھولتے ہیں برائیاں مٹتی ہیں۔ یہ چیز اس کو اللہ کی جناب میں مقبول و پسندیدہ بنا دیتی ہے۔ اس کی نیکی اس کی خطا کا کفارہ بن جاتی ہے۔ بہرحال جو کے لئے نیکیاں کر رہے ہو وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

لَيْسَ	عَلَيْكَ	هُدٰىهُمْ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَمَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ
نہیں	آپ پر/آپکا ذمہ	انکی ہدایت	اور لیکن	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور جو	تم خرچ کروگے	سے

ان کی ہدایت آپ کا ذمہ نہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تم جو مال خرچ کروگے

خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا

خَيْرٍ	فَلِاَنْفُسِكُمْ	وَمَا	تُنْفِقُوْنَ	اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ اللّٰهِ	وَمَا	تُنْفِقُوْا
مال	تو اپنے واسطے	اور نہ	خرچ کرو	مگر	حاصل کرنا	اللہ کی رضا	اور جو	تم خرچ کروگے

تو اپنے (ہی) واسطے ۔ اور خرچ نہ کرو مگر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اور تم جو مال خرچ

مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

مِنْ	خَيْرٍ	يُّوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَاَنْتُمْ	لَا	تُظْلَمُوْنَ	
سے	مال	پورا ملے گا	تمہیں	اور تم	نہ	زیادتی کی جائے گی	

کروگے تمہیں پورا پورا ملے گا اور تم پر زیادتی نہ کی جائے گی

(۲۷۲) وَلَمَّا مَنَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّصَدُّقِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ لِيُسْلِمُوْا اُنْزِلَ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ اَيِ النَّاسِ اِلَى الدُّخُوْلِ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ هِدَايَتَهُ اِلَى الدُّخُوْلِ فِيْهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ مَالٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ لِاَنَّ ثَوَابَهُ لَهَا وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ اَيْ ثَوَابَهُ لَا غَيْرَهُ مِنْ اَغْرَاضِ الدُّنْيَا خَبَرٌ بِمَعْنَى النَّهْيِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ جَزَاؤُهُ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ تُنْقَصُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا وَالْجُمْلَتَانِ تَاكِيْدٌ لِلْاُوْلٰى

(۲۷۲) اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر صدقہ سے منع فرمایا اس طمع سے کہ یہ اس دھمکی سے مسلمان ہو جائیں یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ الخ تمہارا ذمہ نہیں کہ لوگوں کو مسلمان بناؤ تم پر صرف پہنچا دینا ہے لیکن اللہ جسکو راہ پر لانا چاہتا ہے اس کو اسلام میں داخل فرماتا ہے اور جو کچھ تم مال خرچ کرتے ہو اس کا ثواب تمہاری ہی جانوں کے واسطے ہے اور جو مال خرچ کرو اللہ کی خوشی چاہنے کو کرو کسی رسم دنیا کی غرض سے نہ کرو۔ اور جو مال تم خرچ کروگے اس کا بدلہ پورا تم کو ملے گا اس میں کچھ کمی نہ کی جاوے گی۔

تشریح

(۲۷۲) غیر مسلم بھی ہماری مدد کے مستحق ہیں "انفاق فی سبیل اللہ" اللہ کی خوشنودی کے لئے اللہ کے راستے میں اللہ کا دیا ہوا مال خرچ کرنا ـــــ آیا صرف مسلم حاجتمندوں اور رشتہ داروں کی مدد کرنا انفاق فی سبیل اللہ ہے یا غیر مسلم حاجتمند بھی ہماری مدد کے مستحق ہیں؟ ـــــ ارشاد ہوا کہ جہاں تک ہدایت کا معاملہ ہے تمہاری ذمہ داری پیغام ہدایت پہنچانے تک ہے۔ دلوں میں ہدایت اتارنے کی ذمہ داری تمہارے اوپر نہیں ہے ـــــ دنیاوی مال و متاع سے حاجت مندوں کی مدد کرنا اس میں ہدایت یافتہ یا غیر ہدایت یافتہ کی کوئی تمیز نہیں ہے ہر حاجت مند انسان بحیثیت انسان کے تمہاری مدد کا مستحق ہے۔ جس حاجت مند انسان کی بھی تم مدد کروگے بغیر کسی کمی بیشی کے تمہیں اس کا اجر عطا کیا جائے گا ـــــ اصل میں دوسروں کو دینا دوسروں کے لئے نہیں بلکہ خود تمہارے اپنے لئے ہے، یہ خرچ کرنا نہیں جمع کرنا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا

لِلْفُقَرَآءِ	الَّذِيْنَ	اُحْصِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	ضَرْبًا
تنگدستوں کیلئے	جو	رُکے ہوئے	میں	اللہ کا راستہ	نہیں طاقت رکھتے	چلنا پھرنا

تنگدستوں کے لئے جو رُکے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں، وہ ملک میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے

فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

فِي	الْاَرْضِ	يَحْسَبُهُمُ	الْجَاهِلُ	اَغْنِيَآءَ	مِنَ	التَّعَفُّفِ
زمین (ملک) میں		انھیں سمجھے	ناواقف	مالدار	سوال سے	بچنا

انھیں سمجھے ناواقف ان کے سوال نہ کرنے سے مال دار۔

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا

تَعْرِفُهُمْ	بِسِيْمٰهُمْ	لَا يَسْئَلُوْنَ	النَّاسَ	اِلْحَافًا	وَمَا	تُنْفِقُوْا
تو پہچانتا ہے انھیں	انکے چہرے سے	وہ سوال نہیں کرتے	لوگ	لپٹ کر	اور جو	تم خرچ کروگے

تو انھیں ان کے چہرے سے پہچان لیتا ہے، وہ سوال نہیں کرتے لوگوں سے لپٹ لپٹ کر، اور تم جو مال خرچ

ع ۳۷
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

مِنْ خَيْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ	اَلَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ
مال سے	توبیشک	اللہ	اسکو	جاننے والا	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال

کروگے توبیشک اللہ اس کو جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

بِالَّيْلِ	وَالنَّهَارِ	سِرًّا	وَّعَلَانِيَةً	فَلَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ
رات میں	اور دن	پوشیدہ	اور ظاہر	پس انکے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کا رب

رات میں اور دن کو، پوشیدہ اور ظاہر۔ پس ان کے لئے ہے ان کا اجر اُن کے رب کے پاس

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ
اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے۔

نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۲۷۳) لِلْفُقَرَآءِ خَبَرُ مُبْتَدَاٍ مَحْذُوْفٍ اَیْ الصَّدَقَاتُ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَیْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ عَلَى الْجِهَادِ وَنَزَلَتْ

(۲۷۳) خیرات ان محتاجوں کے واسطے ہے جنھوں نے اپنی جانوں کو جہاد کے لئے روکا۔ یہ آیت اہل صفہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ چار سو مہاجرین تھے کہ ان کا کام

فِیْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ وَھُمْ اَرْبَعُ مِائَۃٍ
مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ اَرْصَدُوْا لِتَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ
وَالْخُرُوْجِ مَعَ السَّرَایَا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
ضَرْبًا سَفَرًا فِی الْاَرْضِ لِلتِّجَارَۃِ وَ
الْمَعَاشِ لِشُغْلِھِمْ عَنْہُ بِالْجِھَادِ یَحْسَبُھُمُ
الْجَاھِلُ بِحَالِھِمْ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ
اَیْ لِتَعَفُّفِھِمْ عَنِ السُّؤَالِ وَتَرْکِہٖ تَعْرِفُھُمْ
یَا مُخَاطِبًا بِسِیْمٰھُمْ ج عَلَامَتِھِمْ مِنَ
التَّوَاضُعِ وَاَثَرِ الْجُھْدِ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ
شَیْئًا فَیُلْحِفُوْنَ اِلْحَافًا ط اَیْ
لَا سُؤَالَ لَھُمْ اَصْلًا فَلَا یَقَعُ مِنْھُمْ
اِلْحَافٌ وَھُوَ الْاِلْحَاحُ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ○
فَیُجَازِیْکُمْ عَلَیْہِ۔

قرآن سیکھنا اور لشکروں کے ساتھ نکلنا تھا) جو نہ کہیں سوداگری اور روزی طلب کرنے کو سفر کرسکتے ہیں کہ ان کو جہاد میں جانے کا کام بہت ہے جو اُن کے حال کو نہیں جانتا وہ ان کو دولت مند سمجھے اس لیے کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے تو اے مخاطب ان کو ان کی علامت سے پہچانے کہ ان میں فروتنی ہے اور آثار تنگی ان کی پیشانی سے نمایاں ہیں۔ کسی سے کچھ نہیں مانگتے لپٹ کر۔ یعنی ان میں سوال کرنا ہے نہیں پھر لپٹ کر مانگنا کیوں کر ہو اور اصرار کرنا کہاں پایا جائے اور جو تم مال خرچ کرو اللہ اس کو جانتا ہے۔ تم کو اس کا بدلہ دے گا۔

(۲۷۴) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ
بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً
فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج
وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

(۲۷۴) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ الخ جو لوگ اپنے مالوں کو رات اور دن، چھپا کر اور ظاہر خرچ کرتے ہیں ان کا عوض ان کو ان کے رب کے پاس سے ملنے والا ہے اور ان پر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

تشریح

(۲۷۳) جو دین کے کاموں میں مشغول ہیں وہ تمہاری مدد کے مستحق ہیں | انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلے میں تمہاری اعانت کے مستحق خاص طور پر وہ تنگ دست لوگ ہیں جو ہمہ تن دین کے کاموں میں اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ اپنی معاشی جدوجہد کے لئے وقت نکال نہیں پاتے، جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں "اصحاب صفہ" کے نام سے تین چار سو آدمیوں کا گروہ، دین کے ہمہ وقتی کارکنوں کی طرح تھے۔
یہ خوددار لوگ ہیں۔ ان کی ظاہری حالت سے ان کی اندرونی تنگدستی کا اندازہ نہیں ہوتا، یہ گڑ گڑا کر لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، یہ فقیروں کا بھیس بنا کر اہلِ کرم کا تماشا نہیں دیکھتے، مگر تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو۔ ایسے لوگوں کی اعانت میں جو کچھ مال تم خرچ کروگے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔
(۲۷۴) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بہترین اجر سے نوازا جائیگا | انفاق فی سبیل اللہ حقیقت میں ایک عظیم کارِ خیر ہے، جو لوگ شب و روز کھلے اور چھپے اپنا مال کارِ خیر میں خرچ کرتے ہیں، اُن کا اَجر اُن کے رب کے پاس محفوظ ہے، ایسے لوگوں کو نہ تو کسی قسم کا خوف کرنا چاہیئے کہ جو ہم خرچ کر رہے ہیں وہ بیکار نہ چلا جائے۔ اور بعد میں جب ان کو اس کا اجر دیا جائے گا تو وہ دیکھیں گے کہ ان کو اس فعل پر کوئی رنج اور پچھتاوا نہ ہوگا۔

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ

اَلَّذِیْنَ	یَاْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا	لَا یَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	یَقُوْمُ	الَّذِیْ
جو لوگ	کھاتے ہیں	سود	نہ کھڑے ہونگے	مگر	جیسے	کھڑا ہوتا ہے	وہ شخص جو

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہو جس

یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا

یَتَخَبَّطُهُ	الشَّیْطٰنُ	مِنَ الْمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْۤا	اِنَّمَا
اسکے حواس کھودیئے ہوں	شیطان	چھونے سے	یہ	اسلئے کہ وہ	انھوں نے کہا	درحقیقت

کے حواس کھودیئے ہوں شیطان نے چھوکر، یہ اس لئے کہ انھوں نے کہا تجارت درحقیقت

الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

وقف لازم

الْبَیْعُ	مِثْلُ	الرِّبٰوا	وَ اَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَیْعَ	وَ حَرَّمَ	الرِّبٰوا
تجارت	مانند	سود	حالانکہ حلال کیا	اللہ	تجارت	اور حرام کیا	سود

سود کے مانند ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا، اور سود کو حرام کیا

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ

فَمَنْ	جَآءَهٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	فَانْتَهٰى	فَلَهٗ	مَا سَلَفَ
پس جس	پہنچے اس کو	نصیحت	سے	اس کا رب	وہ باز آگیا	تو اسکے لئے	جو ہو چکا

پس جس کو نصیحت پہنچی اس کے رب کی طرف سے پھر وہ باز آگیا تو اس کے لئے ہے جو ہو چکا

وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

وَ اَمْرُهٗۤ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ مَنْ	عَادَ	فَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	النَّارِ
اور اس کا معاملہ	طرف	اللہ	اور جو	پھر کرے	تو وہی	والے	دوزخ

اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جو پھر کرے تو وہی دوزخ والے ہیں۔

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (۲۷۵)

هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ
وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے۔

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۷۵) اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا اَیْ یَاْخُذُوْنَهٗ وَهُوَ الزِّیَادَةُ فِی الْمُعَامَلَةِ بِالنُّقُوْدِ وَالْمَطْعُوْمَاتِ بِالْقَدْرِ اَوِ الْاَجَلِ لَا یَقُوْمُوْنَ

(۲۷۵) جو لوگ سود لیکر کھاتے ہیں (ربوا اس کو کہتے ہیں کہ نقد اور کھانے کی چیزوں کے معاملے میں ایک طرف مقدار زیادہ ہو یا ادھار ہو) نہ اٹھیں گے وہ قبروں سے مگر جیسے وہ شخص

مِنْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا قِيَامًا كَمَا يَقُوْمُ
الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ يُصْرِعُهُ الشَّيْطٰنُ
مِنَ الْمَسِّ ؕ الْجُنُوْنِ بِهِمْ مُتَعَلِّقٌ بِيَقُوْمُوْنَ
ذٰلِكَ الَّذِىْ نَزَلَ بِهِمْ بِاَنَّهُمْ بِسَبَبِ
اَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا م
فِى الْجَوَازِ وَهٰذَا مِنْ عَكْسِ التَّشْبِيْهِ مُبَالَغَةً
نَقَالَ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ
وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ بَلَغَهٗ
مَوْعِظَةٌ وَعْظٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى عَنْ
اَكْلِهٖ فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ قَبْلَ النَّهْىِ
اَىْ لَا يُسْتَرَدُّ مِنْهُ وَاَمْرُهٗۤ فِى الْعَفْوِ
عَنْهُ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ اِلٰى اَكْلِهٖ
مُشَبِّهًا لَهٗ بِالْبَيْعِ فِى الْحِلِّ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اٹھتا ہے جس کو شیطان نے پچھاڑا جنون کی وجہ سے جو اس کو ہے یہ جو اُن پر عذاب آوے گا اسلئے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جیسے خرید فروخت درست ہے ایسے ہی سود بھی جائز ہے اللہ تعالےٰ نے ان پر رد کرنے کو فرمایا، اور حال یہ ہے کہ اللہ نے بیع کو جائز کیا اور سود کو حرام فرمایا۔ سو جس کو نصیحت پہنچے اس کے رب کی طرف سے پھر وہ سود کھانے سے باز رہے تو اس کا ہے جو اس نے ممانعت سے پہلے لیا اور کھایا وہ اس سے لوٹایا نہ جائے گا اور معاف کرنا اس کا اللہ کی طرف ہے اور جو کوئی پھر سود لیوے یہ کہہ کر کہ بیع اور سود برابر ہیں حلال ہونے میں سو وہ ہیں ہی دوزخی وہ دوزخ میں ہمیشہ کو رہنے والے ہیں۔

تشریح

(۲۷۵) سود سماج کیلئے عذاب سے کم نہیں | فی سبیل اللہ کھلے دل سے خرچ کرنیوالے فیاض لوگوں کیلئے تو یہاں بھی اطمینان و سکون اور وہاں کا اجر و ثواب دونوں جگہ مزے ہی مزے ہیں مگر اسکے مقابلے میں سود خور ہیں جنکے دلوں میں ہر چیز سے بڑھ کر مال کی محبت گھر کر جاتی ہے ـــــ کہ اُن کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے مخبوط الحواس جسکے ہوش و حواس ٹھیک نہ رہیں کہ مال کی محبت میں پاگل ہوا جاتا ہے۔ اسے یہ ہوش نہیں ہوتا کہ اس کی سود خواری کس طرح انسانی محبت، اخوت اور ہمدردی کے جذبات کو ختم کر رہی ہے، خود غرضی کو جنم دے رہی ہے، کسطرح معاشرے کو تباہ کر رہی ہے، اجتماعی فلاح و بہبود پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ جو حالت اسکی دنیا میں ہے وہی حالت اس وقت ہوگی جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ یہ سود خوار "سود" اور "تجارت" کی نوعیت میں فرق تک نہیں سمجھتے ـــــ نفع تجارت میں بھی ہوتا ہے مگر تجارت کا نفع لازماً نقصان کے خطرے (RISK) کو لئے ہوئے ہوتا ہے، جبکہ سود میں لازماً مقررہ نفع کی ضمانت ہوتی ہے ـــــ سماج کا ایک طبقہ اپنا وقت، اپنی محنت، اپنی قابلیت اور اپنا سرمایہ کھپا کر بھی مقررہ نفع کی ضمانت نہ لے سکے بلکہ نفع نقصان دونوں کا خطرہ مول لے ـــــ اور ایک طبقہ صرف اپنے سرمائے کے بل بوتے پر "مقررہ نفع" بلا خطر اڑا لے جائے ـــــ کیا یہ دونوں طبقوں کے ساتھ انصاف ہے؟ ـــــ تجارت اور سود کا یہ جوہری فرق کس طرح نظر انداز کیا جا سکتا ہے، اور کس طرح دونوں کو ایک درجے میں رکھا جا سکتا ہے۔ معاشی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے تجارت انسانی تمدن کی تعمیری قوت ہے۔ جبکہ سود معاشی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے تمدن کی تخریب کاری کرتا ہے۔ اس لئے اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے ـــــ اس حکم کے آنے سے پہلے جو ہو چکا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ قانونی طور پر تو واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔ البتہ جو شخص واقعی طور پر سود کی برائی کو محسوس کر چکا ہے وہ اس کی تلافی کی کوشش خود کریگا مگر اس حکم کے آنے کے بعد جو سود خوری پر ڈھٹائی سے ڈٹا رہتا ہے اور اس میں مبتلا رہتا ہے تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ دائمی طور پر جہنم کا مستحق بن رہا ہے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

يَمْحَقُ	اللّٰهُ	الرِّبٰوا	وَيُرْبِي	الصَّدَقٰتِ	وَاللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	كُلَّ	كَفَّارٍ	اَثِيْمٍ	اِنَّ	الَّذِيْنَ
مٹاتا ہے	اللہ	سود	اور بڑھاتا ہے	خیرات	اور اللہ	پسند نہیں کرتا	ہرایک	ناشکرا	گنہگار	بیشک	جولوگ

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ ہرایک (کسی) ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ بیشک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	وَاَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَاٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ
ایمان لائے	اور انھوں نے عمل کئے نیک	اور انھوں نے قائم کی	نماز	اور ادا کی	زکوٰۃ	انکے لئے	ان کا اجر	پاس

ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی ان کے لئے ان کا اجر ہے انکے

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ
ان کا رب	اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہونگے	اے	جولوگ ایمان لائے (ایمان والے)		تم ڈرو	اللہ

رب کے پاس اور نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو

وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

وَذَرُوْا	مَا بَقِيَ	مِنَ	الرِّبٰوا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	فَاِنْ	لَّمْ تَفْعَلُوْا
اور چھوڑ دو	جو باقی رہ گیا	سے	سود	اگر	تم ہو	ایمان والے	پھر اگر	تم نہ چھوڑو گے

اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم نہ چھوڑو گے

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ

فَاْذَنُوْا	بِحَرْبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَاِنْ	تُبْتُمْ	فَلَكُمْ
تو خبردار ہو جاؤ	جنگ کیلئے	سے	اللہ	اور اس کا رسول	اور اگر	تم نے توبہ کرلی	تو تمہارے لئے

تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تمہارا اصل

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ	لَا تَظْلِمُوْنَ	وَلَا تُظْلَمُوْنَ
تمہارے اصل زر	نہ تم ظلم کرو	اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

زر تمہارے لئے ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

(۲۷۶) يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يَنْقُصُهٗ وَيَذْهَبُ بَرَكَتَهٗ وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ يَزِيْدُهَا وَيُنَمِّيْهَا وَيُضَاعِفُ ثَوَابَهَا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ بِتَحْلِيْلِ الرِّبٰوا اَثِيْمٍ فَاجِرٍ بِاَكْلِهٖ اَيْ يُعَاقِبُهٗ۔

(۲۷۶) اللہ تعالیٰ سود کو کم کرتا ہے اور اس کی برکت کو کھوتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اسکے ثواب کو زیادتی فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوش نہیں اس سے جو کافر بنے ربوا کو حلال کر کے

(۲۷۷) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

(۲۷۷) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اور نماز اچھی طرح پڑھتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے ان کا ثواب ان کو ان کے رب کی طرف سے ملنے والا ہے اور ان پر کچھ خوف نہیں

(۲۷۸) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا اُتْرُكُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ صَادِقِيْنَ فِيْ اِيْمَانِكُمْ فَاِنَّ مِنْ شَانِ الْمُؤْمِنِ اِمْتِثَالُ اَمْرِ اللّٰهِ نَزَلَتْ لَمَّا طَالَبَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ النَّهْيِ بِرِبًوا كَانَ لَهٗ قَبْلُ۔

(۲۷۸) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو اس کو جو باقی رہا سود اگر تم اپنے ایمان میں سچے ہو اسلئے کہ مومن کا کام حکم الٰہی کو ماننا ہے یہ آیت اسلئے نازل ہوئی کہ بعض صحابیوں کا سود کسی شخص پر ممانعت سے پہلے باقی تھا وہ اسکو لینا چاہتا تھا حق تعالیٰ نے اسکی بھی ممانعت فرمادی کہ پہلا سود بھی نہ لو۔

(۲۷۹) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ فَاْذَنُوْا اِعْلَمُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ لَكُمْ فِيْهِ تَهْدِيْدٌ شَدِيْدٌ لَهُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ قَالُوْا لَا يَدَىْ لَنَا بِحَرْبِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ رَجَعْتُمْ عَنْهُ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اُصُوْلُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ بِزِيَادَةٍ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○ بِنَقْصٍ

(۲۷۹) سو اگر تم نہ کروگے جو تم کو حکم ہوا تو جان لو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تم سے لڑائی ہے (اس میں سخت دھمکی اور ڈرانا ہے۔ اور جب یہ حکم آیا سب نے عرض کیا کہ ہم میں طاقت اللہ اور اسکے رسول کی لڑائی کی نہیں) اور جو تم رجوع کرو (انکار سے اور حکم کو مان لو) تو تم کو ملے گا اپنا اصل مال لے لو۔ نہ زیادہ لیکر کسی پر ظلم کرو اور نہ تم کو کوئی کم دیکر تم پر زیادتی کرے۔

تشریح

(۲۷۶) سود میں کوئی نشوونما نہیں ہے | اللہ تعالیٰ سود کا مٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کو نشوونما دیتا ہے۔ یہ ایسی حقیقت کا اظہار ہے جسکی صداقت اور سچائی غور کرنے سے سامنے آجاتی ہے ـــــ اخلاقی طور پر بھی یہ سراسر حق ہے کہ اگرچہ بظاہر سود سے دولت بڑھتی ہوئی اور صدقات سے گھٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ سود انسان میں خود غرضی، بخل اور تنگ دلی بلکہ سنگ دلی کی صفات ابھارتا ہے ـــــ جب کہ صدقات انسان میں فیاضی، ہمدردی، فراخ دلی جیسی صفتیں پیدا کرتے ہیں۔ اب انسان خود غور کر لے کیا خود غرضی اچھی ہے یا ہمدردی، تنگ دلی اچھی ہے یا فراخ دلی؟ جس سوسائٹی کے افراد خود غرضی اور تنگ دلی اور سنگ دلی کا برتاؤ کریں وہ سوسائٹی اچھی ہوئی یا وہ سوسائٹی جس کے افراد باہم فیاض اور ہمدرد ہوں۔

معاشی حیثیت سے بھی دیکھا جائے تو سود بظاہر بڑھتا ہے اور صدقات سے دولت بظاہر گھٹتی ہے مگر حقیقت میں سود کے نتیجے میں محنت کش آدمی کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے جس سے پیداوار گھٹ جاتی ہے۔ وہ ضروری کام جو منافع بخش نظر نہیں آتے رک جاتے ہیں ـــــ فاضل دولت معاشرے میں گردش کرتی رہے تو اس کا لازمی نتیجہ معاشی خوش حالی نکلے گا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے ناشکرے آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنی ناشکری اور غلط کاری کے نتیجہ میں سوسائٹی کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے اور اللہ کے دئے ہوئے مال کو دوسروں کے استحصال کا ذریعہ بنالیتا ہے۔

(۲۷۷) زکوٰۃ سے دل مال کی محبت سے پاک ہوجاتا ہے | اس کے مقابلے میں ایمان اور عمل صالح افراد اور سوسائٹی کو پاکیزہ بناتے ہیں، اللہ کی بندگی کرنیوالا کب اللہ کے بندوں کے دکھوں سے غافل رہ سکتا ہے، زکوٰۃ دینے والا کب مال کی محبت میں مبتلا ہو سکتا ہے؟ ایسے نیک افراد کی نیکی کا بدلہ اللہ کے پاس ہے۔ آخرت میں بھی یہ شخص خوف وغم سے بے نیاز ہوگا۔

(۲۷۸) سود کی ناپاکی سے بچو | اگر تم فی الواقع دل سے ایمان لے آئے ہو اور ایمان کی پاکیزگی تمہارے دل میں گھر کر چکی ہے تو اللہ سے ڈرتے ہوئے تمہارا جو سود لوگوں پر ہے اس کو چھوڑ دو اور آئندہ کے لئے اس ناپاک چیز سے باز رہنے کا عہد کر لو۔

(۲۷۹) سود اللہ اور رسول کے خلاف اعلان جنگ ہے | اب بھی اگر تم باز نہ آئے تو سن لو کہ اللہ اور رسول کیطرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اس حکم کے بعد اسلامی حکم کے دائرے میں سودی کاروبار فوجداری جرم بن گیا ـــــ اب بھی توبہ کرلو اور سودی کاروبار ترک کر دو تو تم اصل سرمایہ لینے کے حق دار ہو۔ نہ تم پر ظلم ہو کر تمہارا اصل سرمایہ نہ ملے اور نہ تم دوسروں پر ظلم کرو کہ اصل کے علاوہ سود بھی وصول کرو۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

وَاِنْ	كَانَ	ذُوْ عُسْرَةٍ	فَنَظِرَةٌ	اِلٰى	مَيْسَرَةٍ	وَاَنْ	تَصَدَّقُوْا	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
اور اگر	ہو	تنگدست	تو مہلت	تک	کشادگی	اور اگر	تم بخش دو	بہتر	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

اور اگر وہ تنگ دست ہو تو کشادگی ہونے تک مہلت دیدو، اور اگر (قرض) بخشدو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى

تَعْلَمُوْنَ	وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	تُرْجَعُوْنَ	فِيْهِ	اِلَى اللّٰهِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى
جانتے	اور تم ڈرو	وہ دن	تم لوٹائے جاؤگے	اس میں	اللہ کی طرف	پھر	پورا دیا جائیگا

جانتے ہو۔ اور اس دن سے ڈرو (جس دن) تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤگے۔ پھر ہر شخص کو پورا پورا

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع ۳۸ ۹

كُلُّ	نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ
ہر	شخص	جو	اس نے کمایا	اور وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے۔

دیا جائیگا جو اس نے کمایا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

(۲۸۰) وَاِنْ كَانَ وَقَعَ غَرِيْمٌ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ لَهٗ اَیْ
عَلَيْكُمْ تَاخِيْرُهٗ اِلٰى مَيْسَرَةٍ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّهَا اَیْ
وَقْتِ يُسْرٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا بِالتَّشْدِيْدِ عَلٰى اِدْغَامِ التَّاءِ فِى
الْاَصْلِ فِى الصَّادِ وَبِالتَّخْفِيْفِ عَلٰى حَذْفِهَا اَیْ تَتَصَدَّقُوْا عَلَى
الْمُعْسِرِ بِالْاِبْرَاءِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّهٗ
خَيْرٌ فَافْعَلُوْهُ فِى الْحَدِيْثِ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ
اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
(۲۸۱) وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ تُرَدُّوْنَ وَ
لِلْفَاعِلِ تَصِيْرُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى
فِيْهِ كُلُّ نَفْسٍ جَزَاءَ مَّا كَسَبَتْ عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ وَّشَرٍّ وَّهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ○ ع بِنَقْصِ حَسَنَةٍ اَوْ زِيَادَةِ سَيِّئَةٍ ۔

۲۸۰ اور اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو لازم ہے تم کو کہ تونگری کے وقت تک اسکو مہلت دو۔ اور تنگدست پر صدقہ کر دینا کہ قرض معاف کر دینا تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم اوسے عمدگی جو جانتے ہو تو کرو۔ اور حدیث میں آیا ہے جو تنگدست کو مہلت دے یا کچھ قرض کم کرے اور معاف کردے اللہ اس پر اپنا سایۂ رحمت فرماوے گا اس روز کہ اس کے سایہ کے سوا وہاں کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

۲۸۱ اور ڈرو اس دن سے کہ جس میں تم کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے (یعنی قیامت کے دن سے) پھر اس دن ہر ایک شخص کو پورا بدلہ اسکے بھلے برے کاموں کا ملیگا اور ان پر زیادتی نہ کی جاویگی کہ انکی کوئی نیکی کم کر دیجائے یا کوئی برائی انکے ذمہ زیادہ ڈالی جائے۔

تشریح

(۲۸۰) فیاضی بھی ایمان کی صفت ہے | ایمان کا تقاضا ہے فراخدلی اور فیاضی، اگر کسی شخص نے تم سے قرض لیا اور وہ تنگدست ہے، تو تمہاری فیاضی اور انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ اتھ کم سے کم اُسے مہلت دو کہ آسانی سے تمہارے قرض کی ادائیگی نہیں کر پا رہا ہے۔ تمہارا قرض چکا سکے، اور اگر سمجھو تو اس کا قرض معاف کر دینا اور بطور صدقہ اسکو دیدینا بہتر ہے۔ سود خوار کو اسکی پرواہ نہیں ہوتی کہ قرضدار کس حال میں ہے۔ انسانی ہمدردی کے جذبات مال کی محبت میں دم توڑ دیتے ہیں اسکو اپنا پیسہ وصول کرنے سے دلچسپی ہوتی ہے اور بس۔

(۲۸۱) مال دنیا میں صرف ایک وسیلہ ہے | مال کی حیثیت صرف دنیا کی زندگی کے وسیلے کی ہے۔ اصل معاملہ تو آخرت کا ہے جہاں ہر شخص کو اسکی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ اس پر کوئی زیادتی کئے بغیر مل جائیگا۔ اس دن کی رسوائی اور مصیبت کا خیال کرو تو دنیا میں کوئی نیکی کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دو، اللہ نے مال دیا ہے تو کیوں نہ اس کے ذریعے اپنی آخرت بنائی جائے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	تَدَايَنْتُمْ	بِدَيْنٍ	اِلٰٓى	اَجَلٍ	مُّسَمًّى	فَاكْتُبُوْهُ
اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	جب	تم معاملہ کرو	ادھار کا	تک	ایک مدت	مقررہ	تو اسے لکھ لیا کرو

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (مومنو!) جب تم ایک مقررہ مدت تک ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو

وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ

وَلْيَكْتُبْ	بَّيْنَكُمْ	كَاتِبٌ	بِالْعَدْلِ	وَلَا يَاْبَ	كَاتِبٌ	اَنْ يَّكْتُبَ
اور چاہیئے کہ لکھ دے	تمہارے درمیان	لکھنے والا	انصاف سے	اور نہ انکار کرے	لکھنے والا	کہ وہ لکھے

اور چاہیئے کہ لکھ دے لکھنے والا تمہارے درمیان انصاف سے، اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے

كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ

كَمَا	عَلَّمَهُ	اللّٰهُ	فَلْيَكْتُبْ	وَلْيُمْلِلِ	الَّذِيْ	عَلَيْهِ	الْحَقُّ	وَلْيَتَّقِ
جیسے	اس کو سکھایا	اللہ	چاہیئے کہ لکھ دے	اور لکھا تا جائے	وہ جو	اس پر	حق	اور ڈرے

جیسے اس کو سکھایا ہے اللہ نے اسے چاہیئے کہ لکھ دے، اور جس پر حق (قرض) ہے وہ لکھاتا جائے اور اپنے رب

اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

اللّٰهَ	رَبَّهٗ	وَلَا	يَبْخَسْ	مِنْهُ	شَيْـًٔا	فَاِنْ	كَانَ	الَّذِيْ	عَلَيْهِ	الْحَقُّ
اللہ	اپنا رب	اور نہ	کم کرے	اس سے	کچھ	پھر اگر	ہے	وہ جو	اس پر	حق

اللہ سے ڈرے اور نہ اس سے کچھ کم کرے۔ پھر اگر وہ جس پر حق (قرض) ہے وہ

سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ

سَفِيْهًا	اَوْ ضَعِيْفًا	اَوْ	لَا يَسْتَطِيْعُ	اَنْ	يُّمِلَّ	هُوَ	فَلْيُمْلِلْ	وَلِيُّهٗ
بے عقل	یا کمزور	یا	قدرت نہیں رکھتا	کہ	لکھائے	وہ	تو چاہیئے کہ لکھائے	اس کا سرپرست

بے عقل یا کمزور ہے یا وہ لکھانے کی قدرت نہیں رکھتا تو چاہیئے کہ اس کا سرپرست انصاف سے

بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ

بِالْعَدْلِ	وَاسْتَشْهِدُوْا	شَهِيْدَيْنِ	مِنْ	رِّجَالِكُمْ	فَاِنْ
انصاف سے	اور گواہ کر لو	دو گواہ	سے	اپنے مرد	پھر اگر

لکھادے اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لو۔ پھر اگر دو مرد

لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

لَّمْ يَكُوْنَا	رَجُلَيْنِ	فَرَجُلٌ	وَّامْرَاَتٰنِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ
نہ ہوں	دو مرد	تو ایک مرد	اور دو عورتیں	سے۔ جو	تم پسند کرو

نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو (تاکہ)

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى

مِنَ	الشُّهَدَآءِ	اَنْ	تَضِلَّ	اِحْدٰىهُمَا	فَتُذَكِّرَ	اِحْدٰىهُمَا	الْاُخْرٰى
سے	گواہ (جمع)	اگر	بھول جائے	ان میں سے ایک	تو یاد دلا دے	ان میں سے ایک	دوسری

اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو ان میں سے ایک دوسری یاد دلا دے۔

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْــَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

وَلَا يَاْبَ	الشُّهَدَآءُ	اِذَا	مَا دُعُوْا	وَلَا تَسْــَٔمُوْٓا	اَنْ	تَكْتُبُوْهُ
اور نہ انکار کریں	گواہ	جب	وہ بلائے جائیں	اور نہ سستی کرو	کہ	تم لکھو

اور گواہ انکار نہ کریں جب بلائے جائیں، اور تم لکھنے میں سستی نہ کرو

صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ

صَغِيْرًا	اَوْ	كَبِيْرًا	اِلٰٓى	اَجَلِهٖ	ذٰلِكُمْ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَاَقْوَمُ
چھوٹا	یا	بڑا	تک	ایک میعاد	یہ	زیادہ انصاف	اللہ کے نزدیک	اور زیادہ مضبوط

(خواہ معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا، ایک میعاد تک، یہ زیادہ انصاف ہے اور گواہی کے لئے

لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً

لِلشَّهَادَةِ	وَاَدْنٰٓى	اَلَّا	تَرْتَابُوْٓا	اِلَّآ اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	حَاضِرَةً
گواہی کے لئے	اور زیادہ قریب	کہ نہ	شبہ میں پڑو	سوائے کہ	ہو	سودا	حاضر (ہاتھوں ہاتھ)

زیادہ مضبوط ہے اللہ کے نزدیک، اور زیادہ قریب ہے کہ تم شبہ میں نہ پڑو اس کے سوائے کہ سودا ہاتھوں ہاتھ کا ہو

تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا

تُدِيْرُوْنَهَا	بَيْنَكُمْ	فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَلَّا تَكْتُبُوْهَا	وَاَشْهِدُوْٓا	اِذَا
جسے تم لیتے رہتے ہو	آپس میں	تو نہیں	تم پر	کوئی گناہ	کہ تم وہ نہ لکھو	اور تم گواہ کر لو	جب

جسے تم آپس میں لیتے رہتے ہو تو کوئی گناہ نہیں کہ تم وہ نہ لکھو۔ اور جب تم سودا کرو تو گواہ

تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ

تَبَايَعْتُمْ	وَلَا يُضَآرَّ	كَاتِبٌ	وَّلَا	شَهِيْدٌ	وَاِنْ	تَفْعَلُوْا	فَاِنَّهٗ	فُسُوْقٌ
تم سودا کرو	اور نہ نقصان کرے	لکھنے والا	اور نہ	گواہ	اور اگر	تم کرو گے	تو بیشک یہ	گناہ

کرلیا کرو اور نہ لکھنے والا نقصان کرے، نہ گواہ۔ اور تم (ایسا) کرو گے تو یہ بیشک تم پر گناہ ہے۔

بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٢﴾

بِكُمْ	وَاتَّقُوا اللّٰهَ	وَيُعَلِّمُكُمُ	اللّٰهُ	وَاللّٰهُ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
تم پر	اور تم ڈرو اللہ	اور سکھاتا ہے	اللہ	اور اللہ	ہر	چیز	جاننے والا۔

اور تم اللہ سے ڈرو، اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۲۸۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ تَعَامَلْتُمْ
بِدَيْنٍ كَسَلَمٍ وَقَرْضٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى مَعْلُومٍ
فَاكْتُبُوهُ اسْتِيثَاقًا وَدَفْعًا لِلنِّزَاعِ وَلْيَكْتُبْ
كِتَابَ الدَّيْنِ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ بِالْحَقِّ
فِي كِتَابَتِهِ لَا يَزِيدُ فِي الْمَالِ وَالْأَجَلِ وَلَا يَنْقُصُ
وَلَا يَأْبَ يَمْتَنِعْ كَاتِبٌ مِنْ أَنْ يَكْتُبَ إِذَا دُعِيَ
إِلَيْهَا كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ أَيْ فَضَّلَهُ بِالْكِتَابَةِ فَلَا
يَبْخَلْ بِهَا وَالْكَافُ مُتَعَلِّقَةٌ بِيَأْبَ فَلْيَكْتُبْ
تَأْكِيدٌ وَلْيُمْلِلْ عَلَى الْكَاتِبِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ
الدَّيْنُ لِأَنَّهُ الْمَشْهُودُ عَلَيْهِ فَيُقِرُّ لِيَعْلَمَ مَا
عَلَيْهِ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ فِي إِمْلَائِهِ وَلَا
يَبْخَسْ يَنْقُصْ مِنْهُ أَيِ الْحَقِّ شَيْئًا فَإِنْ
كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا مُبَذِّرًا
أَوْ ضَعِيفًا عَنِ الْإِمْلَاءِ لِصِغَرٍ أَوْ كِبَرٍ أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ
أَنْ يُمِلَّ هُوَ لِخَرَسٍ أَوْ جَهْلٍ بِاللُّغَةِ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ
فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ مُتَوَلِّي أَمْرِهِ مِنْ وَالِدٍ وَ
وَصِيٍّ وَقَيِّمٍ وَمُتَرْجِمٍ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا
أَشْهِدُوا عَلَى الدَّيْنِ شَهِيدَيْنِ شَاهِدَيْنِ
مِنْ رِجَالِكُمْ أَيْ بَالِغِي الْمُسْلِمِينَ
الْأَحْرَارِ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا أَيِ الشَّاهِدَانِ
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ يَشْهَدُونَ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ لِدِينِهِ
وَعَدَالَتِهِ وَتَعَدُّدُ النِّسَاءِ لِأَجْلِ أَنْ
تَضِلَّ تَنْسَى إِحْدَاهُمَا الشَّهَادَةَ لِنَقْصِ عَقْلِهِنَّ
وَضَبْطِهِنَّ فَتُذَكِّرَ بِالتَّخْفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ إِحْدَاهُمَا
الذَّاكِرَةُ الْأُخْرَى النَّاسِيَةَ وَجُمْلَةُ الْإِذْكَارِ
مَحَلُّ الْعِلَّةِ أَيْ لِتُذَكِّرَ إِنْ ضَلَّتْ وَدَخَلَتْ
عَلَى الضَّلَالِ لِأَنَّهُ سَبَبُهُ وَفِي قِرَاءَةٍ بِكَسْرِ
إِنْ شَرْطِيَّةً وَرَفْعِ تُذَكِّرُ اسْتِئْنَافٌ جَوَابُهُ
وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا زَائِدَةٌ دُعُوا
إِلَى تَحَمُّلِ الشَّهَادَةِ وَأَدَائِهَا وَلَا تَسْأَمُوا

(۲۸۲) یایها الذین آمنوا اذا تداینتم الخ اے ایمان والو جب تم کوئی معاملہ قرض کا کرو جیسے بیع سلم کرو اور قرض لو مدت معلوم تک تو زیادتی اطمینان کے لئے اس کو لکھ لو کہ پھر جھگڑا نہ ہو اور قرض کی دستاویز وہ لکھے جو معتمد اور نیک ہو اور صحیح صحیح لکھے مال زیادہ و کم نہ لکھ دے یا مدت ادائے قرض میں کمی بیشی نہ کرے اور لکھنے والے کو چاہئے کہ جب اس کو لکھنے کو کہا جائے انکار نہ کرے بلکہ لکھ دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو یہ فضیلت دی کہ لکھنا سکھایا سو اس کو چاہیئے کہ بخل نہ کرے ضرور لکھ دے اور کاتب کو بتلا دے وہ جس کے ذمہ قرض ہے کیونکہ دینا اسی کو ہے تو اس کا اقرار ضروری ہے تاکہ کاتب کو بھی علم اس کا ہو جائے اور اسی کے مطابق لکھ دے اور اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرے وہی بتلا دے جو صحیح ہو کچھ کمی نہ کرے۔ سو اگر مدیون احمق بیجا خرچ کرنے والا ہے یا لکھوانے سے ضعیف ہے کہ چھوٹا بچہ ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل ٹھکانے نہیں یا گونگا ہے یا جاہل کہ لکھوا نہیں سکتا تو جو اس کا اختیار والا ہے باپ یا جس کو اس لڑکے کے مال میں تصرف کی وصیت اور اختیار ہے اور وہ جو اس کے کاروبار میں کھڑا رہتا ہے اور بندوبست رکھتا ہے گونگا ہونے کی صورت میں اور زبان نہ جاننے کی حالت میں جو کوئی اس کی زبان بھی جانتا ہے وہ لکھوا دے اور قرض پر مسلمانوں میں سے دو بالغ آزاد گواہ بناؤ اگر وہ دونوں گواہ مرد نہ ہوں تو ایک مرد و دو عورتیں گواہ ہوں کہ جنکی گواہی کو تم معتبر سمجھو انکی دینداری اور پرہیزگاری کی وجہ سے۔ عورتیں دو اس واسطے کی گئیں کہ وہ ناقص عقل والی بھول جانے والی ہوتی ہیں اگر ایک ان میں سے گواہی کو بھولے تو یاد رکھنے والی بھولنے والی کو یاد دلا دے (جملہ "فتذکر" علت ہے تعدد نساء کے اور جس قرأت میں "ان تضل" ساتھ زیر کے ہے تو ان شرطیہ ہے اور "فتذکر" بالرفع جملہ مستانفہ اور جواب ہے) اور گواہوں کو چاہیئے کہ اگر کوئی ان کو بلا دے گواہ بنانے کو یا گواہی دینے کو تو انکار نہ کریں اور حق کے تم گواہ ہو اس کو لکھنے میں ملول نہ ہو اور کاہلی نہ کرو کثرت کی وجہ سے۔ تھوڑا ہو یا بہت اس کی مدت تک اس کو لکھ لو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور گواہی قائم رکھنے میں زیادہ مدد دیتا ہے (کیونکہ لکھنا گواہی کو یاد دلاتا ہے) اور

تَمَلُّوْا مِنْ اَنْ تَكْتُبُوْهُ اَیْ مَاشَهِدْتُمْ عَلَیْهِ مِنَ الْحَقِّ لِكَثْرَةِ
وُقُوْعِ ذٰلِكَ صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا قَلِيْلًا اَوْ كَثِيْرًا اِلٰۤى
اَجَلِهٖ وَقْتِ حُلُوْلِهٖ حَالٌ مِنَ الْهَاءِ فِیْ تَكْتُبُوْهُ ذٰلِكُمْ
اَیِ الْكِتٰبُ اَقْسَطُ اَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ
اَیْ اَعْوَنُ عَلٰۤى اِقَامَتِهَا لِاَنَّهٗ يُذَكِّرُهَا وَاَدْنٰۤى اَقْرَبُ اِلٰۤى
اَلَّا تَرْتَابُوْۤا تَشُكُّوْا فِیْ قَدْرِ الْحَقِّ وَالْاَجَلِ اِلَّاۤ اَنْ
تَكُوْنَ تَقَعَ تِجَارَةً حَاضِرَةً وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالنَّصْبِ فَتَكُوْنُ
نَاقِصَةً وَاسْمُهَا ضَمِيْرُ التِّجَارَةِ تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ اَیْ
تَقْبِضُوْنَهَا وَلَا اَجَلَ فِيْهَا فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِیْ اَلَّا
تَكْتُبُوْهَا وَالْمُرَادُ بِهَا الْمُتَّجَرُ فِيْهِ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا
تَبَايَعْتُمْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ اَدْفَعُ لِلْاِخْتِلَافِ وَهٰذَا وَمَا قَبْلَهٗ
اَمْرُ نَدْبٍ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ صَاحِبَ الْحَقِّ
وَمَنْ عَلَيْهِ بِتَحْرِيْفٍ اَوِ امْتِنَاعٍ مِنَ الشَّهَادَةِ اَوِ الْكِتَابَةِ
اَوْ لَا يُضِرُّهُمَا صَاحِبُ الْحَقِّ بِتَكْلِيْفِهِمَا مَا لَا يَلِيْقُ فِی الْكِتَابَةِ
وَالشَّهَادَةِ وَاِنْ تَفْعَلُوْا مَا نُهِيْتُمْ عَنْهُ فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ
خُرُوْجٌ عَنِ الطَّاعَةِ لَاحِقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ
اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ مَصَالِحَ اُمُوْرِكُمْ حَالٌ
مُقَدَّرَةٌ اَوْ مُسْتَاْنِفٌ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ○

مقدار قرض اور لکھنے کی وجہ سے زیادہ قریب ہے (کہ مدت میں شک نہ ہو اور جھگڑا نہ پڑے۔ مگر جب کہ سودا سامنے موجود ہو جس کا تم معاملہ کر رہے ہو تو اس وقت کچھ حرج اِس میں نہیں کہ نہ لکھو اور گواہ بنا لو جب معاملہ خرید و فروخت کا کرو کہ گواہ بنا دینا اختلاف کو اٹھا دیگا (یہ سب حکم استحبابی ہیں نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں) اور نہ نقصان پہنچایا جا دے حق والا اور نہ وہ جس کے ذمہ قرض ہے کہ اس میں کمی بیشی کر دی جائے یا گواہی نہ دے یا لکھنے سے انکار کرے۔ یا مطلب آیت کا یہ ہے کہ حق والا کاتب کو اور گواہ کو وہ تکلیف نہ دے جو اس کے لائق نہیں کتابت اور گواہی میں اور اس کی کچھ حاجت نہیں اور اگر تم وہ امر کرو جس کی ممانعت ہو چکی ہے تو یہ حکم الٰہی سے نکلنا ہے تم پر اس کا وبال ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے ڈرو جو اس نے حکم فرمایا اور جس سے منع فرمایا اس کو مانو اور اللہ تم کو تمہارے کاموں کی درستی سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

تشریح

(۲۸۲) معاملات صاف ہونے چاہئیں | یہ تو ہے فیاضی اور انسانی ہمدردی کی بات، لیکن جہاں تک باہمی لین دین کے معاملات کا تعلق ہے معاملات بہت صاف ہونے چاہئیں اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ قرض لینے میں مدت کا تعین ہونا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ قرض اور تجارتی معاملات کی دستاویز لکھنی چاہیے۔ تیسرے یہ کہ قرض کی دستاویز لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے کسی کے ساتھ جانبداری نہ کرے، جس کو اللہ نے لکھنے پڑھنے کی قابلیت دی ہے اسے لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیے۔ چوتھے یہ کہ قرض کی دستاویز قرض لینے والا املا کرائے اور لکھوائے اور اسے بھی طے شدہ معاملے کے خلاف نہیں لکھوانا چاہیے۔ کوئی کمی بیشی نہ کرنی چاہیے، اس معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہنا چاہیئے، پانچویں بات یہ کہ قرض لینے والا اگر خود معاملہ فہم نہ ہو تو اس کا ولی اور سرپرست یہ کام انصاف کے ساتھ کرائے۔ چھٹی بات یہ ہے کہ ایسی دستاویز پر دو آدمیوں کی گواہی کرا لی جائے، گواہ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تاکہ ایک عورت کوئی بات بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا سکے، ساتویں بات یہ کہ گواہ وہ ہوں جو اپنی دیانت اور امانت کے لحاظ سے قابلِ اعتماد سمجھے جاتے ہوں، گواہوں کو بھی ایسی گواہی سے دامن بچانا نہ چاہیئے۔ آٹھویں بات یہ کہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا بہرحال میعاد کے تعین کے ساتھ اسے تحریر میں آنا چاہیئے اس میں ڈھیل نہ ہونی چاہیئے۔ یہ طریقہ اللہ کے نزدیک زیادہ مبنی بر انصاف ہے اور اس میں شک و شبہے اور غلط فہمی کا امکان کم ہے

البتہ جو تجارتی لین دین دست بدست ہو پیسے دیئے اور سامان لے لیا، اس کو اگر نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وہ بھی کیش میمو کی طرح تحریر میں آجائے تو اچھا ہے۔ ہاں تجارتی معاملات جو طے پائیں ان پر گواہی ہو جانا ہی بہتر ہے۔ لکھنے والے اور گواہوں کو ستانا نہیں چاہیئے کہ کوئی الجھن آپڑے تو وہ ہمارے حق میں ہی گواہی دیں ایسا کرو گے تو گناہ کا ارتکاب کرو گے، اللہ کے غضب سے بچو، وہ تمہیں صحیح طریقۂ عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

وَاِنْ	كُنْتُمْ	عَلٰى	سَفَرٍ	وَّلَمْ	تَجِدُوْا	كَاتِبًا	فَرِهٰنٌ	مَّقْبُوْضَةٌ	فَاِنْ	اَمِنَ
اور اگر	تم ہو	پر	سفر	اور نہ	تم پاؤ	کوئی لکھنے والا	تو گرو رکھنا	قبضہ میں	پھر اگر	اعتبار کرے

اور اگر تم سفر پر ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو رکھنا چاہیئے قبضہ میں، پھر اگر تم میں کوئی کسی کا

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا

بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	فَلْيُؤَدِّ	الَّذِى	اؤْتُمِنَ	اَمَانَتَهٗ	وَلْيَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ	وَلَا
تمہارا کوئی	کسی کا	تو چاہیئے کہ لوٹا دے	جو شخص	امین بنایا گیا	اسکی امانت	اور ڈرے	اللہ	اپنا رب	اور نہ

اعتبار کرے تو جس شخص کو امین بنایا گیا ہے اسے چاہیئے کہ لوٹا دے اسکی امانت اور اپنے رب اللہ سے ڈرے، اور تم

تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تَكْتُمُوا	الشَّهَادَةَ	وَمَنْ	يَّكْتُمْهَا	فَاِنَّهٗ	اٰثِمٌ	قَلْبُهٗ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تم چھپاؤ	گواہی	اور جو	اسے چھپائیگا	تو بیشک	گنہگار	اس کا دل	اور اللہ	اسے جو	تم کرتے ہو

گواہی نہ چھپاؤ، اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بیشک اس کا دل گنہگار ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ

ع ٣٦

عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ

عَلِيْمٌ	لِلّٰهِ	مَا	فِى	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِى الْاَرْضِ	وَاِنْ	تُبْدُوْا	مَا	فِىْٓ
جاننے والا	اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	زمین میں	اور اگر	تم ظاہر کرو	جو	میں

اسے جاننے والا ہے۔ اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلوں

اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ

اَنْفُسِكُمْ	اَوْ	تُخْفُوْهُ	يُحَاسِبْكُمْ	بِهِ	اللّٰهُ	فَيَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ
تمہارے دل	یا	تم اسے چھپاؤ	تمہارے حساب لیگا	اس کا	اللہ	پھر بخشدیگا	جس کو	وہ چاہے	اور عذاب دیگا

میں ہے، یا تم اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو وہ چاہے بخش دے اور

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾

مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَىْءٍ	قَدِيْرٌ
جس کو	وہ چاہے	اور اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا۔

جس کو وہ چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

﴿٢٨٣﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اى مُسَافِرِيْنَ وَتَدَايَنْتُمْ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ وَفِى قِرَاءَةٍ فَرُهُنٌ مَّقْبُوْضَةٌ تَسْتَوْثِقُوْنَ بِهَا وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ جَوَازَ الرَّهْنِ فِى الْحَضَرِ

﴿٢٨٣﴾ اور جو تم سفر میں ہو اور قرض کا معاملہ کرو اور لکھنے والا کوئی موجود نہ ہو تو کوئی چیز رہن رکھ لو تاکہ اطمینان حاصل ہو (حدیث سے معلوم ہوا کہ حالتِ قیام میں بھی رہن رکھنا جائز ہے گو سفر نہ ہو اور

بِهٖ مِنَ الْمُرْتَهِنِ وَوَكِيْلِهٖ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا اَىِ الدَّائِنُ الْمَدْيُوْنَ عَلٰى حَقِّهٖ فَلَمْ
يَرْتَهِنْ فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَىِ
الْمَدْيُوْنُ اَمَانَتَهٗ دَيْنَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ فِىْ اَدَائِهٖ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ
اِذَا دُعِيْتُمْ لِاِقَامَتِهَا وَمَنْ يَّكْتُمْهَا
فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ خُصَّ بِالذِّكْرِ
لِاَنَّهٗ مَحَلُّ الشَّهَادَةِ وَلِاَنَّهٗ اِذَا اَثِمَ
تَبِعَهٗ غَيْرُهٗ فَيُعَاقَبُ مُعَاقَبَةَ الْاٰثِمِيْنَ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَا يَخْفٰى
عَلَيْهِ شَىْءٌ مِّنْهُ

اگرچہ لکھنے والا بھی موجود ہو۔ پس قید لگانا سفر اور کاتب کے موجود نہ ہونے کی اسلئے کہ لکھ لینے میں اور حالتِ قیام میں عادتاً اکثر اطمینان پورا حاصل ہوتا ہے حاجت رہن کی نہیں پڑتی اور لفظ مقبوضہ سے معلوم ہوا کہ رہن میں قبضہ مرتہن کا یا اس کے وکیل کا ضرور ہے۔ سو اگر قرض خواہ کو مقروض پر اطمینان ہو کچھ اندیشہ انکار قرض کا نہ ہو اس لئے وہ رہن نہ رکھے تو مقروض کو لازم ہے کہ قرض پورا پورا ادا کر دیوے اور اللہ سے خوف کر کے قرض کے دینے میں جھگڑا نہ کرے۔ اور اے گواہو جس وقت تم کو گواہی دینے کے لئے بلایا جائے تو گواہی کو چھپاؤ اور جو کوئی گواہی چھپائے بیشک اس کے دل میں گناہ ہے (دل کو خاص کیا گنہگار ہونے میں اسلئے کہ گواہی کی جگہ دل ہے اور اس وجہ سے کہ جس کا دل گنہگار وہ کل گنہگار تو وہ شخص اسی سزا کا مستحق ہے جو گنہگاروں کو ہونی چاہیئے) اور جو تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے اس پر اس میں سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

(۲۸۴) لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ
وَاِنْ تُبْدُوْا تُظْهِرُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ
مِنَ السُّوْٓءِ وَالْعَزْمِ عَلَيْهِ اَوْ تُخْفُوْهُ تُسِرُّوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ يُخْبِرْكُمْ بِهِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ الْمَغْفِرَةَ لَهٗ وَيُعَذِّبُ مَنْ
يَّشَآءُ تَعْذِيْبَهٗ وَالْفِعْلَانِ بِالْجَزْمِ عَطْفًا عَلٰى جَوَابِ الشَّرْطِ
وَالرَّفْعِ اَىْ فَهُوَ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمِنْهُ
مُحَاسَبَتُكُمْ وَجَزَآؤُكُمْ

(۲۸۴) لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ الخ اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے برائی اور ارادہ برائی کا یا چھپاؤ۔ قیامت کے دن اللہ تم کو اس کی خبر کر دے گا پھر جس کو بخشنا ہے گا بخشدیگا اور جس کو عذاب دینا چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے۔ تم سے حساب لینا اور بدلہ دینا اس کے اختیار میں ہے۔

تشریح

(۲۸۳) سفر میں اگر معاملات کی لکھا پڑھی نہ ہو تو گروی رکھ کر قرض دیا جا سکتا ہے | معاملات تحریر میں آنے چاہئیں لیکن اگر سفر میں ایسا موقعہ پیش آ جائے کہ لکھنے پڑھنے کی سہولت نہیں ہے تو قرض کی واپسی کے اطمینان کے لئے یہ صورت ہو سکتی ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس گروی رکھ کر قرض دیدیا جائے۔

گروی رکھی ہوئی چیز گویا قرض کی واپسی کے لئے ایک طرح کی ضمانت ہوتی ہے۔ قرض دینے والے کو اس چیز سے فائدہ اٹھانے کا حق نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی دودھ دینے والا جانور رہن ہو تو اس کے چارے کے بدلے میں اس کا دودھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بہرحال یہ خیال رہنا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص تم پر بھروسہ کر کے کوئی معاملہ کر رہا ہے تو اس کے بھروسے کی لاج رکھنی چاہیئے۔ امانت کی ادائیگی کرنی چاہیئے اور اپنے رب سے ڈرنا چاہیئے ——— اور ہاں دیکھو صحیح گواہی کبھی چھپانی نہیں چاہیئے، گواہی چھپانے کا مطلب ہے کہ اس کا دل گناہ آلود ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بیخبر نہیں ہے۔

(۲۸۴) ہر چیز اللہ کی ملک ہے | دین کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی ملک ہے۔ پھر انسان کے لئے اس کے سوا اور کیا رویہ درست ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے سر اطاعت جھکا دے اور اس کا فرماں بردار بن کر رہے۔

انسان فرداً فرداً اللہ کے سامنے جواب دہ ہے۔ انسان جس ہستی کے سامنے جواب دہ ہے وہ ڈھکی چھپی ہر چیز کا علم رکھتا ہے اس سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی وہ مختارِ مطلق ہے۔ معاف کرنے اور سزا دینے کے مکمل اختیارات اسی کو حاصل ہیں۔ وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَیْهِ	مِنْ	رَّبِّهٖ	وَ الْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ
مان لیا	رسول	جو کچھ	اُترا	اسکی طرف	سے	اسکا رب	اور مومن (جمع)	سب	ایمان لائے	اللہ پر

رسول نے مان لیا جو کچھ اس کی طرف اُترا اس کے رب کی طرف سے اور مومنوں نے (بھی) سب ایمان لائے اللہ پر،

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا

وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَكُتُبِهٖ	وَرُسُلِهٖ	لَا نُفَرِّقُ	بَیْنَ	اَحَدٍ	مِّنْ رُّسُلِهٖ	وَقَالُوْا
اور اسکے فرشتے	اور اسکی کتابیں	اور اس کے رسول	نہیں ہم فرق کرتے	درمیان	کسی ایک	اس کے رسول کے	اور انہوں نے کہا

اور اسکے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر، ہم اسکے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور انھوں نے کہا

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾

سَمِعْنَا	وَ اَطَعْنَا	غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَ اِلَیْكَ	الْمَصِیْرُ	
ہم نے سُنا	اور ہم نے اطاعت کی	تیری بخشش	ہمارے رب	اور تیری طرف	لوٹ کر جانا۔	

ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش چاہیئے اے ہمارے رب! اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۸۵) اٰمَنَ صَدَّقَ الرَّسُوْلُ مُحَمَّدٌ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ
مِنْ رَّبِّهٖ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ عَطْفٌ عَلَیْهِ
كُلٌّ تَنْوِیْنُهٗ عِوَضٌ عَنِ الْمُضَافِ اِلَیْهِ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ بِالْجَمْعِ وَالْاِفْرَادِ وَرُسُلِهٖ ۣ
یَقُوْلُوْنَ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ
فَنُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ كَمَا فَعَلَ الْیَهُوْدُ وَ
النَّصٰرٰی وَقَالُوْا سَمِعْنَا مَا اَمَرْتَنَا بِهٖ سَمَاعَ قَبُوْلٍ
وَاَطَعْنَا نَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ○
الْمَرْجِعُ بِالْبَعْثِ۔

(۲۸۵) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے سچا سمجھا قرآن کو جو اُن پر انکے رب کی طرف سے اُتارا گیا۔ یہ سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں پر، اور یہ ان کا کہنا ہے کہ ہم کسی پیغمبر میں فرق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لاویں اور بعض کا انکار کردیں جیسا یہود و نصاریٰ نے کیا اور کہتے ہیں ہم نے سنا جو تو نے ہم کو حکم فرمایا جی سے مانکر اور ہم تیرے فرماں بردار ہیں اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہم کو مرنے کے بعد زندہ ہو کر تیری طرف پھرنا ہے۔

تشریح

(۲۸۵) **اسلامی عقیدوں کی بنیاد پر انسان کا طرزِ عمل** اسلامی عقیدے اور ان عقیدوں کی بنیاد پر انسان کا طرزِ عمل یہ ہے کہ،

(۱) ہدایت و رہنمائی صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ خود رسول اور اسکے ماننے والے بھی جنھوں نے اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے، یہ مانتے ہیں کہ اصل ہادی و رہنما صرف اللہ تعالیٰ ہے

(۲) فرشتوں کی اللہ کی کائنات میں کوئی شرکت نہیں ہے، یہ نظر نہ آنے والی نورانی مخلوق کسی طرح کا کوئی اختیار نہیں رکھتی۔

(۳) اللہ نے انسان کی ہدایت کیلئے اپنی کتابیں نازل فرمائیں۔ یہ سب کتابیں ایک پیغام ہدایت و اطاعت کا لیکر آئیں، ان سب کتابوں کو ماننا کہ یہ اپنی اصل میں ہدایت تامہ ربانی ہیں۔

(۴) ہدایت کا ذریعہ اور جن پر کتابیں نازل کی گئیں اللہ کے رسول ہیں۔ تمام رسول بلا تفریق و استثنا اسی پیغام ہدایت کے حامل رہے ہیں۔

(۵) اس امر کو تسلیم کرنا کہ آخر کار ہمیں اللہ کے حضور میں حاضر ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے

ان پانچ بنیادی باتوں کو مان کر ایک مومن مسلم کے لئے صحیح طرز عمل اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ جو حکم اللہ کی طرف سے اسکے رسول اور کتابوں کے ذریعے پہنچے اسے بے چون و چرا تسلیم کرے، اسکی تعمیل کرے اور اپنے حسن عمل پر غرہ نہ کرے بلکہ اس سے عفو و درگذر کی درخواست کرتا رہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا

لَا يُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ عَلَيْهَا	مَا
نہیں تکلیف دیتا	اللہ	کسی کو	مگر	اسکی گنجائش	اسکے لئے	جو	اس نے کمایا	اور اس پر	جو

اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش (کے مطابق) اس کے لئے (اجر) ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)

اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَ لَا

اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا	لَا تُؤَاخِذْنَا		اِنْ	نَّسِيْنَا	اَوْ	اَخْطَاْنَا	رَبَّنَا	وَلَا
اس نے کمایا	اے ہمارے رب	نہ	پکڑ ہمیں	اگر	ہم بھول جائیں	یا	ہم چوکیں	اے ہمارے رب	اور نہ

ہے جو اس نے کمایا، اے ہمارے رب! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا ہم چوکیں۔ اے ہمارے رب! ہم پر

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا

تَحْمِلْ	عَلَيْنَا	اِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهٗ	عَلَى	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِنَا	رَبَّنَا
ڈال	ہم پر	بوجھ	جیسے	تونے ڈالا	پر	جو لوگ	ہم سے پہلے	اے ہمارے رب

بوجھ | نہ | ڈال جیسے تو نے ڈالا ہم سے پہلے لوگوں پر۔ اے ہمارے رب! ہم سے

وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَ

وَلَا	تُحَمِّلْنَا	مَا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا	بِهٖ	وَاعْفُ	عَنَّا	وَاغْفِرْ لَنَا	وَ
اور نہ	ہم سے اٹھوا	جو	نہ	طاقت	ہم کو	اسکی	اور درگزر کر	ہم سے	اور بخش دے ہمیں	اور

نہ اٹھوا جس کی ہم کو طاقت نہیں اور در گزر کر ہم سے اور ہمیں بخش دے اور

ع ٤ ارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

ارْحَمْنَا	اَنْتَ	مَوْلٰىنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ
ہم پر رحم کر	تو	ہمارا آقا	پس مدد کر ہماری	پر	قوم	کافر (جمع)

ہم پر رحم کر، تو ہمارا آقا ہے پس ہماری مدد کر کافروں کی قوم پر (آمین)

(٢٨٦) وَلَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ قَبْلَهَا شَكَا
الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ الْوَسْوَسَةِ وَشَقَّ عَلَيْهِمُ
الْمُحَاسَبَةُ بِهَا فَنَزَلَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط اَيْ مَا تَسَعُهُ قُدْرَتُهَا
لَهَا مَا كَسَبَتْ مِنَ الْخَيْرِ اَيْ ثَوَابُهُ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط مِنَ الشَّرِّ اَيْ وِزْرُهُ
وَلَا يُؤَاخَذُ اَحَدٌ بِذَنْبِ اَحَدٍ وَلَا بِمَا لَمْ
يَكْسِبْهُ مِمَّا وَسْوَسَتْ بِهٖ نَفْسُهُ قُوْلُوْا

(٢٨٦) اور جس وقت یہ حکم نازل ہوا کہ جو کچھ جی میں ارادہ برائی کا ہو یا ظاہر گناہ کیا جائے سب کا حساب اور پکڑ ہوگی تو مسلمانوں کو یہ امر نہایت دشوار نظر آیا اور آنحضرتؐ سے شکایت کی وسوسہ کی کہ اس سے بچنا طاقت سے باہر ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ حکم بھیجا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا الخ اللہ ہر شخص کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اس سے اٹھ سکے اور جس کی طاقت اسمیں ہو جس نے بھلائی کی اس کو اس کا بدلہ اور جس نے گناہ کیا اس کو اس کی سزا ملیگی کسی پر دوسرے کے گناہ کی پکڑ نہ ہوگی اور نہ وسوسہ جو جی میں آوے اس پر مواخذہ ہوگا۔ تم یہ کہو

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا بِالْعِقَابِ إِنْ نَّسِيْنَا
أَوْ أَخْطَأْنَا ج تَرَكْنَا الصَّوَابَ لَا عَنْ
عَمْدٍ كَمَا أَخَذْتَ بِهِ مَنْ قَبْلَنَا وَقَدْ
رَفَعَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا
وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَسُؤَالُهُ اِعْتِرَافٌ بِنِعْمَةِ
اللّٰهِ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا أَمْرًا
يَثْقُلُ عَلَيْنَا حَمْلُهُ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج أَيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ
مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ فِي التَّوْبَةِ وَإِخْرَاجِ رُبُعِ
الْمَالِ فِي الزَّكٰوةِ وَقَرْضِ مَوْضِعِ النَّجَاسَةِ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ قُوَّةَ لَنَا
بِهِ ج مِنَ التَّكَالِيْفِ وَالْبَلَاءِ وَاعْفُ عَنَّا قف
امْحُ ذُنُوْبَنَا وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف
فِي الرَّحْمَةِ زِيَادَةٌ عَلَى الْمَغْفِرَةِ أَنْتَ مَوْلٰنَا
سَيِّدُنَا وَمُتَوَلِّي أُمُوْرِنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع بِإِقَامَةِ الْحُجَّةِ وَالْغَلَبَةِ
فِي قِتَالِهِمْ فَإِنَّ مِنْ شَأْنِ الْمَوْلٰى أَنْ يَّنْصُرَ مَوَالِيَهُ عَلَى
الْأَعْدَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَرَأَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ عَقِبَ كُلِّ كَلِمَةٍ قَدْ فَعَلْتُ

اے ہمارے رب ہم پر عذاب نہ کر جیسا پہلی امتوں کو عذاب کیا اگر ہم سے بھول یا غلطی بلا ارادہ ہو جائے (حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت سے حق تعالےٰ نے بھول اور خطا کو معاف فرمایا اس پر پکڑ نہ ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم کہ بھول اور خطا کی پکڑ نہ ہونے کی دعا کرو انعام الٰہی کے ظاہر کرنے کو ہے)۔ اے ہمارے رب جس چیز کا بوجھ ہم سے نہ اٹھ سکے اس کا بوجھ ہم پر نہ ڈال جیسا بنی اسرائیل پر ڈالا کہ ان کو حکم تھا کہ توبہ میں اپنے نفس کو مار ڈالیں اور زکوٰۃ میں چوتھائی مال نکالیں اور جس جگہ نجاست لگ جاوے اس کو کاٹ ڈالیں۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ مصیبتیں اور تکلیفیں نہ ڈال جن کی قوت ہم میں نہیں اور ہمارے گناہ مٹا اور ہم کو بخش اور ہم پر مہربانی فرما تو ہمارا سردار ہمارے کاموں کا بندوبست فرمانے والا ہے۔ سو ہم کو فتح دے قوم کافر پر کہ ہماری حجت ان پر قائم ہو اور لڑائی میں ہم ان سے غالب رہیں کہ مولا اپنے غلاموں کی امداد فرمایا ہی کرتا ہے اور دشمنوں پر ان کو فتح دیتا ہے۔

جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پڑھا۔ آپ کو ہر آیت کے ختم پر حکم ہوا کہ جو تم نے کہا میں نے قبول کیا اور جو مانگا وہ دیا۔

تشریح

(۲۸۶) اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے | اللہ کی اطاعت کا مطالبہ ہے۔ مگر یہ بات بھی جاننی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ خود جانتا ہے کہ میرے بندے کتنا بارِ اطاعت اٹھانے کا تحمل رکھتے ہیں۔ ان کی استطاعت اور مقدرت سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا اور ان پر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔

اس کا قانون یہ بھی ہے کہ ہر شخص اپنے قصور میں پکڑا جائیگا، دوسرے کے قصور پر گرفت نہ ہوگی۔ ایک شخص کی خدمات پر دوسرا انعام نہ پائیگا۔ ہاں اگر کسی نے نیک کام کی بنا رکھی تو اس کے اثرات کی بنا پر نیکی کی بنیاد رکھنے والا اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے برے کام کی بنیاد ڈالی تو جتنے لوگ اس سے متاثر ہونگے اس کے حساب میں درج ہوگا۔ بہرحال اچھا یا برا پھل انسان کے اپنے کسب و سعی اور اسکی نیت کا نتیجہ ہوگا۔

اہل ایمان کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ:۔

- ○ اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ فرمائیے۔
- ○ اے ہمارے مالک! ہم سے پہلے لوگ جس ابتلا و آزمائش میں مبتلا ہوئے اور جن مشکلات سے گذرے ان سے ہمیں بچا لیجیئے۔
- ○ جس بار کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے وہ ہم پر نہ ڈالیئے۔
- ○ ہمارے ساتھ نرمی فرمائیے ○ ہم سے درگذر فرمائیے ○ ہم پر رحم فرمائیے۔
- ○ آپ ہمارے آقا ہیں، منکرین حق کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیے۔

سورۃ آلِ عمران

ترتیب تلاوت ـــــ ۳	ترتیب نزول ـــــ ۸۹	مکی / مدنی ـــــ مدنی
تعدادِ آیات ـــــ ۲۰۰	تعدادِ حروف ـــــ ۱۵۳۲۶	تعدادِ الفاظ ـــــ ۲۵۴۲
	تعدادِ رکوعات ـــــ ۲۰	

نام حضرت عمران، حضرت مریم کے والد اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نانا تھے ـــ اس سورت میں ایک جگہ حضرت عمران کے گھر والوں کا ذکر آیا ہے ـــ علامت کے طور پر اس سورت کا نام "آل عمران" رکھا گیا ہے۔

مرکزی مضمون اس پوری سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ ـــ یہ اللہ کی کتاب قرآن اور وہ رسول جن پر یہ قرآن نازل ہوا ـــ اسی دین کی دعوت دے رہے ہیں جس کی دعوت شروع سے اللہ کے نبی دیتے آرہے ہیں اور جو اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کے مطابق ایک ہی سچا دین ہے ـــ اس سیدھے سچے راستے سے ہٹ کر جو راستے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نے اختیار کئے ہیں وہ خود ان کتابوں کے مطابق بھی درست نہیں ہیں جن کو وہ اللہ کی کتابوں کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ لہٰذا اس صداقت کو قبول کرو جس کے سچا ہونے سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

جو لوگ اس صداقت کو قبول کر چکے ہیں خود ان کو کیسا ہونا چاہیئے۔؟ ان میں وہ کمزوریاں ہرگز نہ ہونی چاہئیں جن کی وجہ سے پچھلی امتیں برباد ہوئیں۔

پس منظر اس سورت کے مضامین کو سمجھنے کے لئے اس کا پس منظر سامنے رہنا ضروری ہے۔ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو متنبہ فرمایا تھا کہ اب تمہیں جن پریشان کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا، اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے ـــ وہ حالات سامنے آنے لگے تھے۔

جنگِ بدر میں اگرچہ اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی تھی، مگر اس جنگ نے تمام اسلام مخالف طاقتوں کو چوکنا کر دیا ـــ اور وہ لوگ جو اب تک اسلام کو خاطر میں نہیں لا رہے تھے انھوں نے سنجیدگی سے اس نئی ابھرنے والی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے غور کرنا شروع کر دیا۔

مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اطرافِ مدینہ کے یہودی قبیلوں کے ساتھ جو معاہدے کئے تھے انھوں نے اس کا کوئی پاس نہیں کیا ـــ جنگِ بدر کے موقع پر ان کی ہمدردیاں مشرکین کے ساتھ رہیں۔ بدر کے بعد یہ لوگ کھلم کھلا قریش اور عرب کے دوسرے قبیلوں کو اہلِ ایمان کے خلاف اکسانے لگے۔ خصوصاً قبیلہ بنی نضیر کے سردار کعب بن اشرف اپنی پُرزور مخالفت میں کمینگی کی سطح تک پہونچ گیا۔ مدینہ والوں کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات کا بھی انہوں نے کوئی لحاظ نہ رکھا آخر جب ان کی شرارتیں انتہا کو پہنچ گئیں تو بدر کے چند مہینے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی قبیلوں میں سب سے زیادہ شریر قبیلے بنو قینقاع پر حملہ کر دیا اور ان کو مدینہ کے اطراف سے باہر نکال دیا ـــ دوسرے یہودی قبیلوں میں دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی۔ مدینہ کے منافقوں اور مکہ کے مشرکوں کے ساتھ مل کر انھوں نے ہر طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے خطرات پیدا کر دئے۔ صحابۂ کرام رضی اس زمانے میں عموماً ہتھیار بند سوتے تھے، شب خون کے ڈر سے

راتوں کو پہرے دیئے جاتے تھے۔

بدر کی شکست نے قریش کی آتشِ انتقام کو بھڑکا دیا تھا۔ اور اس پر مزید تیل یہودیوں نے چھڑکا ـــــ بدر کی جنگ کے ایک سال بعد ہی مکہ سے تین ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوگیا اور پہاڑ کے دامن میں وہ لڑائی پیش آئی جو "جنگِ اُحد" کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں مدینہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار آدمی نکلے تھے ـــــ تین سو منافق راستے میں آپ کا ساتھ چھوڑ کر مدینے واپس ہو گئے ـــــ جو سات سو آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے تھے۔ ان میں بھی منافقین کی ایک چھوٹی سی تعداد موجود تھی جس نے جنگ کے دوران فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی ـــــ اس موقعہ پر معلوم ہوا کہ خود مسلمانوں کی جماعت میں اتنی بڑی مقدار میں مارِ آستین موجود ہیں۔

جنگ احد میں مسلمانوں کی شکست کی وجہ اگرچہ منافقین کی تدبیریں تھیں مگر خود مسلمانوں کی کمزوریوں کا بھی اس میں حصہ تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ مسلمانوں کو ان کی کمزوریوں سے آگاہ کیا جائے۔

مَضَامِین

مرکزی مضمون اور پس منظر کو سامنے رکھ کر اس سورت کے مضامین پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ:۔

(۱) آیت ۱ سے ۹ تک تمہید کا انداز ہے جس میں توحید کی بنیادی حقیقت کو سامنے رکھ کر بتایا گیا ہے کہ قرآن اللہ کا فرمان ہے اور تمام معاملات میں "قولِ فیصل" ہے۔

(۲) آیت ۱۰ سے ۳۲ تک اہلِ کتاب اور غیر اہلِ کتاب کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر انھوں نے قرآنی ہدایت کو اپنی زندگی کا دستور العمل نہ بنایا تو قیامت میں ظاہری دینداری کسی کام نہ آئے گی۔

(۳) آیت ۳۳ سے ۶۳ تک کی آیتیں ۹ھ میں اس خاص موقعہ پر نازل ہوئیں جب نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق واقعات اور حقائق پیش کر کے نصاریٰ کے باطل عقیدوں کی تردید کی گئی ہے۔

(۴) آیت ۶۴ سے ۱۰۱ تک اہلِ کتاب خصوصاً نصاریٰ کی گمراہیوں، ان کے اخلاقی اور مذہبی انحطاط پر گرفت کرتے ہوئے اہلِ ایمان کو اس سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(۵) آیت ۱۰۲ سے ۱۲۰ تک خطاب اہلِ ایمان سے ہے اور ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ انھیں دین کو مضبوطی سے تھام لینا چاہیئے فتنہ انگیزیوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ قرآنی ہدایتوں کے مطابق اپنی اجتماعی زندگی کو استوار کرنا چاہیئے۔ ان میں ایک مستقل گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو دعوت و اصلاح کے کام میں مشغول رہے، اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچائے۔

(۶) آیت ۱۲۱ سے ۱۸۹ تک غزوۂ احد کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ حالات پیش آئے۔ جنگ احد پر یہ قرآنی تبصرہ ان تمام تبصروں سے بالکل مختلف ہے جو دنیاوی جنرل اپنی لڑائیوں کے بعد کیا کرتے ہیں۔

(۷) آیت ۱۹۰ سے ۲۰۰ تک گویا اس پورے کلام کا خاتمہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایمان کوئی اندھا دھند وشواس کا نام نہیں ہے بلکہ عقل و فطرت کی آواز ہے ـــــ اس آواز پر جب انسان لبیک کہتا ہے تو صحیح معنیٰ میں اس کا تعلق اپنے رب سے جڑ جاتا ہے ـــــ اس کے دل سے بے اختیار یہ صدا نکلتی ہے کہ اس کا انجام بخیر ہو۔ اس موقعہ پر اس کا رب اسے بہتر انجام کی خوش خبری سناتا ہے، اسے اطمینان دلاتا ہے کہ راہِ حق میں قربانیاں اس نے دی ہیں وہ رائیگاں نہیں جائینگی ـــــ اہلِ ایمان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انھیں حق و باطل کی کشمکش میں ثابت قدم رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اس طرح یہ سورت اپنے مختلف اجزاء میں مربوط و مسلسل، سورۂ بقرہ کی تفصیل اور اس کا تتمہ نظر آتی ہے، اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کا فطری مقام بقرہ سے متصل ہی ہے ـــــ بقرہ میں خطاب کا زیادہ رُخ یہودیوں کی طرف تھا تو آلِ عمران میں نصاریٰ کی طرف ـــــ اس طرح نہ صرف یہ کہ مغضوب علیہم کے ساتھ ضالین کی حیثیت نکھر کر سامنے آتی ہے بلکہ یہ بھی نمایاں ہوتا ہے کہ اہلِ ایمان کے گروہ کو کس کردار کا حامل ہونا چاہیئے اور یہ کہ یہ گروہ عالمِ انسانیت کے لئے باعثِ رحمت ہے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةً

سورۂ آل عمران مدنیہ ہے اور اسمیں دو سو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الٓمّٓ	اللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ	نَزَّلَ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ
الف لام میم	اللہ	نہیں	معبود	اسکے سوا	ہمیشہ زندہ	سنبھالنے والا	اس نے اتاری	آپ پر	کتاب

الٓمّٓ، اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ ہے (سب کا) سنبھالنے والا ہے۔ اس نے آپ پر کتاب اتاری

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾

بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَاَنْزَلَ	التَّوْرٰىةَ	وَالْاِنْجِيْلَ
سچی	تصدیق کرتی	اسکے لیے جو	اس سے پہلی	اور اس نے اتاری	توریت	اور انجیل

سچی، جو اس سے پہلی (کتابوں کی) تصدیق کرتی ہے، اور اس نے توریت اور انجیل اتاری۔

(۱)(۲) الٓمّٓ ○ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِكَ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

(۳) اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ نَزَّلَ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ مُتَلَبِّسًا بِالْحَقِّ بِالصِّدْقِ فِي

اَخْبَارِهٖ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَبْلَهٗ

مِنَ الْكُتُبِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ

الْاِنْجِيْلَ ○

(۱) الٓمّٓ۔ اس سے جو مراد ہے اسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے

(۲) اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور زندہ ہے تمام عالم کی تدبیر کرنیوالا سب کا تھامنے والا۔

(۳) اے محمدؐ! تم پر اس نے قرآن اتارا جس کی خبریں سچی جو اس سے پہلی کتابیں ہیں انکی تصدیق کرنیوالا۔ اور اس نے قرآن سے پہلے تورات اور انجیل کو اتارا۔

تشریح

(۱) الف۔ لام۔ میم | یہ حروف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں، اس لئے ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ـــــ قرآن مجید کی انتیس ۲۹ سورتوں کے شروع میں یہ حروف موجود ہیں۔ یہ اسلوبِ بیان "زبور" میں بھی پایا جاتا ہے۔ زبور کے باب ۱۱۹ میں عبرانی حروف کا بہ کثرت استعمال ہے

(۲) اللہ کے سوا کوئی حقیقی الٰہ نہیں ہے | وہ زندہ جاوید ہستی ـــــ جس کی حیات کسی کی بخشی ہوئی نہیں ہے ـــــ جس کے بل بوتے پر کائنات کا یہ سارا نظام قائم ہے اَللّٰہ ہے، اسکے سوا کوئی "حقیقی الٰہ" نہیں ہے ـــــ اس کو چھوڑ کر یا اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا کر زمین یا آسمان میں جہاں بھی اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود و الٰہ بنایا جارہا ہے وہ حقیقت کے خلاف ہے، ایک جھوٹ ہے جو گھڑا جارہا ہے۔

(۳) یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے | یہ کتاب برحق "قرآن" ـــــ لفظاً و عبارتاً (TEXT) کی صورت میں اے محمدؐ تمہارے اوپر اسی الٰہ برحق اللہ نے نازل کی ہے۔ یہ کتاب برحق اس دعوت و تعلیم کی تصدیق کررہی ہے جو پہلے آئی ہوئی ہے، اس سے پہلے وہ انسانوں کی ہدایت کے لئے تورات اور انجیل نازل کرچکا ہے۔

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِنْ قَبْلُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَاَنْزَلَ	الْفُرْقَانَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اس سے پہلے	ہدایت	لوگوں کیلئے	اور اتارا	فرقان	بیشک	جنھوں نے	انکار کیا

اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے، اور اس نے فرقان (حق کو باطل سے جُدا کرنے والا) اُتارا۔ بیشک جنھوں نے اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴

بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ	شَدِيْدٌ	وَ اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ
آیتوں سے	اللہ	انکے لئے	عذاب	سخت	اور اللہ	زبردست	بدلہ لینے والا۔

آیتوں سے انکار کیا، ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا

(۴) مِنْ قَبْلُ اَىْ قَبْلَ تَنْزِيْلِهٖ هُدًى حَالٌ بِمَعْنٰى هَادِيْنِ مِنَ الضَّلَالَةِ لِّلنَّاسِ مِمَّنْ تَبِعَهُمَا وَعَبَّرَ فِيْهِمَا بِاَنْزَلَ وَفِى الْقُرْاٰنِ بِنَزَّلَ الْمُقْتَضِىْ لِلتَّكْرِيْرِ لِاَنَّهُمَا اُنْزِلَا دَفْعَةً وَّاحِدَةً بِخِلَافِهٖ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ بِمَعْنَى الْكُتُبِ الْفَارِقَةِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَ ذَكَرَ بَعْدَ ذِكْرِ الثَّلَاثَةِ لِيَعُمَّ مَا عَدَاهَا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ الْقُرْاٰنِ وَغَيْرِهٖ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ فَلَا يَمْنَعُهٗ شَىْءٌ مِّنْ اِنْجَازِ وَعِيْدِهٖ وَوَعْدِهٖ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ذُو انْتِقَامٍ ۝ عُقُوْبَةٍ شَدِيْدَةٍ مِمَّنْ عَصَاهُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى مِثْلِهَا اَحَدٌ

(۴) ۔۔۔۔۔۔۔ جو راہ پر لانیوالی ہیں گمراہی سے ان ان لوگوں کو جو اُن کی پیروی کرتے ہیں (توریت وانجیل کے بارے میں حق تعالٰے نے اَنْزَلَ کا لفظ فرمایا اور قرآن شریف کے بارے میں نَزَّلَ کہ جو تکرار نازل ہونے کو چاہتا ہے اس لئے کہ قرآن شریف بتدریج بار بار نازل ہوا اور وہ دونوں ایکبار نازل ہوئیں) اور اللہ تعالٰے نے ایسی کتابیں بھیجیں جو حق وباطل کو جُدا کر دینے والی ہیں۔ یعنی قرآن شریف اور توریت اور انجیل اور تمام کتابیں اور صحیفۂ آسمانی بیشک جو لوگ قرآن شریف وغیرہ کے منکر ہیں انکو عذاب سخت میں گرفتار ہونا ہے اور اللہ غالب ہے جو چاہے کرے کوئی اُنکو عذاب و ثواب دینے سے روکنے والا نہیں نافرمانوں کو ایسا عذاب سخت دینے والا ہے جو کسی کی قدرت میں نہیں۔

تشریح

(۴) اللہ تعالٰے کو سزا دینے سے کوئی نہیں روک سکتا اس سے پہلے بھی اللہ نے ہر زمانے کے مناسب ایسی چیزیں اتاریں جو حق و باطل، حلال و حرام جھوٹ اور سچ کو الگ کرکے دکھادیں تاکہ حق و باطل کے سمجھنے میں کسی کو دشواری پیش نہ آئے۔ ان تمام انتظام واہتمام کے باوجود جو ہر زمانے میں ہوتا رہا اور آج بھی ہو رہا ہے۔ جو لوگ اللہ کے فرامین واحکام کو ماننے سے انکار کریں تو ان کا انجام یہی ہونا چاہیئے کہ ان کو سخت سزا دی جائے۔ اور اللہ کو سزا دینے سے کونسی طاقت روک سکتی ہے وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اور یہ بات بالکل برحق ہے کہ برائی کا بدلہ برائی کرنے والے کو ملنا چاہیئے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ⑤

إِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَخْفٰى	عَلَيْهِ	شَيْءٌ	فِي	الْأَرْضِ	وَلَا	فِي السَّمَآءِ
بیشک	اللہ	نہیں چھپی ہوئی	اس پر	کوئی چیز		زمین میں	اور نہ	آسمان میں

بیشک اللہ پر چھپی ہوئی نہیں کوئی چیز ۔ زمین میں اور نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلٰهَ

هُوَ	الَّذِيْ	يُصَوِّرُكُمْ	فِي	الْأَرْحَامِ	كَيْفَ	يَشَآءُ	لَآ إِلٰهَ
وہی ہے	جو کہ	صورت بناتا ہے تمہاری	میں	رحم	جیسے	وہ چاہے	نہیں معبود

وہی تو ہے جو تمہاری صورت ونقشہ بناتا ہے (ماں کے) رحم میں جیسے وہ چاہے ۔ اس کے سوا

إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑥

إِلَّا هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ
اس کے سوا	زبردست	حکمت والا

کوئی معبود نہیں زبردست ہے ، حکمت والا ۔

⑤ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ كَائِنٌ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ لِعِلْمِهٖ
بِمَا يَقَعُ فِي الْعَالَمِ مِنْ كُلِّيٍّ وَ
جُزْئِيٍّ وَخَصَّهُمَا بِالذِّكْرِ لِأَنَّ الْحِسَّ
⑥ لَا يَتَجَاوَزُهُمَا هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ
فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ مِنْ ذُكُوْرَةٍ
وَأُنُوْثَةٍ وَبَيَاضٍ وَسَوَادٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لَآ إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ فِيْ مُلْكِهٖ الْحَكِيْمُ ۝ فِيْ صُنْعِهٖ

⑤ بیشک اللہ پر کوئی چیز جو زمین میں ہے یا آسمان میں
پوشیدہ نہیں ۔ کیونکہ جو کچھ عالم میں چھوٹا بڑا امر ہونے
والا ہے اس کو سب معلوم ہے (زمین و آسمان کا
ذکر بالتخصیص اس لئے ہے کہ خیال اور نظر اس سے
⑥ تجاوز نہیں کرتے) وہ ایسا قدرت والا ہے کہ رحم مادر
میں تم کو جیسا چاہتا ہے بناتا ہے ۔ کسی کو مرد کسی کو
عورت ، سیاہ و سفید وغیرہ اس کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ غالب ہے ، اپنی بادشاہت میں اس کے سب کام حکمت اور کاریگری کے ہیں

تشریح

⑤ اللہ مکمل اختیار کا مالک ہے | جس طرح اللہ کا اقتدار واختیار کامل و مکمل ہے اسی طرح اس کا علم بھی کامل و مکمل ہے ۔ زمین وآسمان میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس سے چھپی ہو ۔ بھلا کسی مخلوق میں چاہے وہ اللہ کے نبی کیوں نہ ہوں یہ کامل اقتدار واختیار اور یہ مکمل علم ہو سکتا ہے ـــــ پھر کسی مخلوق کو خالق کے برابر لا کھڑا کرنا اس کو الوہیت کا مرتبہ دینا کہاں کا انصاف ہے ؟ ۔

⑥ اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے | وہ تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جیسی چاہے بنا دیتا ہے ، پھر تمہاری فطرت سے جتنا واقف وہ ہے دوسرا کون ہو سکتا ہے ۔ اسکی رہنمائی اور ہدایت پر اعتماد کے بغیر اور چارہ ہی کیا ہے ـــــ حمل ٹھہرنے سے لیکر بعد کے مرحلوں تک جو تمہاری تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے ، کیا وہ اس ضرورت کا خیال نہ کریگا کہ تمہاری رہنمائی کا انتظام کیا جائے جس کے تم سب سے زیادہ محتاج ہو ـــــ وہی زبردست ہے جو یہ انتظام کر سکتا ہے ، وہی حکمت والا ہے ، جو تمہاری ہر ضرورت سے واقف ہے ـــــ اس کے سوا معبود ہو ہی کون سکتا ہے ۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ

هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	مِنْهُ	اٰيٰتٌ	مُّحْكَمٰتٌ	هُنَّ
وہی	جس	نازل کی	آپ پر	کتاب	اس سے (میں)	آیتیں	محکم (پختہ)	وہ

وہی تو ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی، اس میں محکم (پختہ) آیتیں ہیں۔ وہ کتاب

اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ

اُمُّ الْكِتٰبِ	وَاُخَرُ	مُتَشٰبِهٰتٌ	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	زَيْغٌ
کتاب کی اصل	اور دوسری	متشابہ	پس جو	جو لوگ	میں	انکے دل	کجی

کی اصل ہیں، اور دوسری متشابہ (کئی معنی دینے والی) پس جن لوگوں کے دل میں کجی ہے سو وہ

فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا

فَيَتَّبِعُوْنَ	مَا تَشَابَهَ	مِنْهُ	ابْتِغَآءَ	الْفِتْنَةِ	وَابْتِغَآءَ	تَاْوِيْلِهٖ	وَمَا
سو وہ پیروی کرتے ہیں	متشابہات	اس سے	چاہنا (غرض)	فساد۔ گمراہی	اور ڈھونڈنا	اس کا مطلب	اور نہیں

اس سے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں، فساد (گمراہی) کی غرض سے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے، اور اس

يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ وقف لازم

يَعْلَمُ	تَاْوِيْلَهٗٓ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَالرّٰسِخُوْنَ	فِي الْعِلْمِ	يَقُوْلُوْنَ	اٰمَنَّا	بِهٖ
جانتا	اس کا مطلب	سوائے	اللہ	اور مضبوط	علم میں	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اس پر

کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور مضبوط (پختہ) علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑦

كُلٌّ	مِّنْ عِنْدِ	رَبِّنَا	وَمَا	يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ
سب	سے۔ پاس۔ (طرف)	ہمارا رب	اور نہیں	سمجھتے	مگر	عقل والے

سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور نہیں سمجھتے مگر عقل والے (صرف عقل والے سمجھتے ہیں)

⑦ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمَاتٌ وَاضِحَاتُ الدَّلَالَةِ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ اَصْلُهُ الْمُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي الْاَحْكَامِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ لَا يُفْهَمُ مَعَانِيْهَا كَاَوَائِلِ السُّوَرِ. وَجَعَلَهُ كُلَّهُ مُحْكَمًا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى " اُحْكِمَتْ اٰيَاتُهٗ " بِمَعْنٰى اَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ عَيْبٌ. وَمُتَشَابِهًا فِيْ قَوْلِهٖ " كِتَابًا مُّتَشَابِهًا " بِمَعْنٰى اَنَّهُ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا

⑦ وہ، وہ ذات ہے کہ اس نے تم پر اے محمدؐ قرآن اُتارا جس میں بہت آیتیں ہیں ظاہر جن کے سمجھنے میں دِقت نہیں۔ وہ اصل کتاب ہیں، انہیں پر مدار احکام کا ہے اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ انکے معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے شروع بعض سورتوں کا (جیسے الم، حم، طس، طسم وغیرہ) (اس جگہ حق تعالےٰ نے قرآن شریف کی بعض آیات کو محکم اور بعض کو متشابہ فرمایا جسکی مراد لکھی گئی) دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے کل قرآن کو محکم فرمایا وہ اس

فِى الْحُسْنِ وَالصِّدْقِ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ مَيْلٌ عَنِ الْحَقِّ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ طَلَبَ الْفِتْنَةِ لِجُهَّالِهِمْ لِوُقُوْعِهِمْ فِى الشُّبُهَاتِ وَاللَّبْسِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ تَفْسِيْرِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَالرّٰسِخُوْنَ الثَّابِتُوْنَ الْمُتَمَكِّنُوْنَ فِى الْعِلْمِ مُبْتَدَأٌ خَبَرُهٗ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ اَىْ بِالْمُتَشَابِهِ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ مَعْنَاهُ كُلٌّ مِّنَ الْمُحْكَمِ وَالْمُتَشَابِهِ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ بِاِدْغَامِ التَّاءِ فِى الْاَصْلِ فِى الذَّالِ اَىْ يَتَّعِظُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَصْحَابُ الْعُقُوْلِ

اعتبار سے کہ محکم کے معنی بے عیب کے ہیں تو چونکہ کل قرآن شریف عیب سے پاک ہے اس لئے محکم ہوا۔ اور جس جگہ اللہ تعالٰے نے کل قرآن شریف کو متشابہ فرمایا اس کا مطلب یہ کہ قرآن شریف کی کل آیات خوبی اور سچی ہونے میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ سو جن کے دلوں میں کجی اور حق تعالیٰ کا انکار ہے وہ متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ جاہلوں کو فتنے میں ڈالے جس سے وہ شبہ میں پڑجائیں اور اس غرض سے کہ متشابہات کی تفسیر معلوم کرلیں حالانکہ معنی اسکے بجز اللہ اکیلے کے کوئی نہیں جانتا اور جنکو علم پورا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر ایمان ہے کہ متشابہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ جو کچھ اللہ کی مراد ہے وہی اس کو جانتا ہے ہم نہیں سمجھتے۔ محکم ہو یا متشابہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

تشریح

(۷) قرآن مجید کا مطالعہ محکم آیتوں کی روشنی میں کرنا چاہیئے | چنانچہ اس نے یہ انتظام کیا اور اس کیلئے اے محمد تم پر اپنی کتاب نازل کی ـــ اس کتاب میں ایک تو محکم اور پختہ آیات ہیں جن کی زبان و مفہوم بالکل واضح اور صاف ہے، قرآن جس غرض کے لئے نازل ہوا ہے وہ ان آیتوں سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً عقائد، عبادات، اخلاق، فرائض، اوامر و نہی کے احکام ـــ دوسری قسم کی وہ آیتیں ہیں جن میں کائنات کی حقیقت، اسکا آغاز و انجام، اس میں انسان کی حیثیت کے متعلق وہ باتیں بتائی گئی ہیں جو انسان کے حواس کی گرفت میں نہیں آتیں۔ اصل حقیقت سے قریب ترین مشابہت رکھنے والے الفاظ کے ذریعہ وہ باتیں بتائی گئی ہیں ـــ تو صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم ایسی تعبیرات کو محکم آیات کے ساتھ ملاکر اس کی تعبیر کو سمجھ لیں۔

مثال کے طور پر اللہ تعالٰے نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں صاف طور پر بتادیا کہ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ (وہ ہمارے ایک بندے ہیں جن پر ہم نے اپنا انعام کیا) اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ (عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے جن کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا) نہ ان کے باپ تھے نہ ان کی ماں تھیں ـــ یا فرمایا۔ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ. مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ (یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ حق بات، جس میں وہ چکر لگا رہے ہیں۔ اللہ اس سے پاک ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔)

اللہ تعالٰے نے حضرت مسیح کی الوہیت (ان کے خدا ہونے) اور ان کے اللہ کا بیٹا ہونے کو صاف طور پر رد کردیا۔ تو اب كَلِمَتُهٗٓ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ" جیسی تعبیر کو محکم آیتوں کی روشنی میں دیکھنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے ایسے معنی لینے لگیں جو بلا وجہ الجھن پیدا کرنے والے ہوں اور کتاب کی واضح تصریحات کے خلاف ہوں یہ فکر و نظر کی وہ کجی ہے جس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

رَبَّنَا	لَا	تُزِغْ	قُلُوبَنَا	بَعْدَ	إِذْ	هَدَيْتَنَا	وَهَبْ	لَنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ
اے ہمارے رب	نہ	پھیر	ہمارے دل	بعد	جب	تونے ہمیں ہدایت دی	اور عنایت فرما	ہمیں	سے	اپنے پاس

اے ہمارے رب! ہمارے دل نہ پھیر اس کے بعد جب کہ تونے ہمیں ہدایت دی، اور ہمیں عنایت فرما اپنے پاس سے

رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ ٨ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ

رَحْمَةً	إِنَّكَ	أَنْتَ	الْوَهَّابُ	رَبَّنَا	إِنَّكَ	جَامِعُ	النَّاسِ
رحمت	بیشک تو	تو	سب سے بڑا دینے والا	اے ہمارے رب	بیشک تو	جمع کرنیوالا	لوگ

رحمت۔ بیشک تو سب سے بڑا دینے والا ہے۔ اے ہمارے رب! بیشک تو لوگوں کو اس دن جمع

ع ۹ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۞ ٩

لِيَوْمٍ	لَا رَيْبَ	فِيهِ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا يُخْلِفُ	الْمِيعَادَ
اس دن	نہیں شک	اس میں	بیشک	اللہ	نہیں خلاف کرتا	وعدہ

کرنیوالا ہے کوئی شک نہیں اس میں (جس میں) بیشک اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(٨) وَيَقُولُونَ أَيْضًا إِذَا رَأَوْا مَنْ
يَتَّبِعُهُ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا
تُمِلْهَا عَنِ الْحَقِّ بِابْتِغَاءِ تَأْوِيلِهِ
الَّذِي لَا يَلِيقُ بِنَا كَمَا أَزَغْتَ قُلُوبَ
أُولَئِكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا أَرْشَدْتَنَا
إِلَيْهِ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ مِنْ
عِنْدِكَ رَحْمَةً تَثْبِيتًا إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ ۞

(٩) يَا رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ تَجْمَعُهُمْ
لِيَوْمٍ أَيْ فِي يَوْمٍ لَا رَيْبَ شَكَّ
فِيهِ هُوَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَتُجَازِيهِمْ
بِأَعْمَالِهِمْ كَمَا وَعَدْتَ بِذَلِكَ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۞ مَوْعِدَهُ
بِالْبَعْثِ. فِيهِ الْتِفَاتٌ عَنِ الْخِطَابِ
وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِهِ تَعَالَى
وَالْغَرَضُ مِنَ الدُّعَاءِ بِذَلِكَ بَيَانُ
أَنَّ هَمَّهُمْ أَمْرُ الْآخِرَةِ وَلِذَلِكَ

(٨) اور وہی کامل علم والے جب ان لوگوں کو دیکھتے
ہیں جو متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ
اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو حق بات سے کج نہ کر بعد
اس کے کہ تونے ہم کو حق کا راستہ دکھلایا کہ ہم متشابہات کی
تاویل میں غیر مناسب پڑکر بے راہ ہوجاویں جیسا وہ لوگ بے راہ
ہوئے جنھوں نے متشابہات کی تاویل غیر مناسب کی اور انکے دل
حق سے کج ہوگئے اور ہم پر انعام فرما کہ ہم حق پر ثابت قدم رہیں بیشک
تو انعام فرمانے والا ہے۔

(٩) اے ہمارے رب بیشک تو سب آدمیوں کو قیامت کے دن
جمع فرماویگا پھر سب کو انکے اعمال کے مطابق بدلہ دیگا۔
بیشک اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے جو کچھ اس نے
فرمایا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے سب کو۔ اس
میں خلاف نہیں ہوگا (دعا میں ان کا اس کو ذکر کرنا اس
غرض سے ہے کہ ظاہر ہوجاوے کہ ان کا قصد بالکل امر
آخرت ہے وہاں کا دھیان ان کو لگا رہتا ہے اسی لئے
انہوں نے یہ سوال کیا کہ حق پر ہم کو ثابت قدم رکھ کر آخرت
میں ثواب سے بہرہ یاب ہوں (بخاری و مسلم نے حضرت

سَأَلُوا الثَّبَاتَ عَلَى الْهِدَايَةِ لِيَنَالُوْا ثَوَابَهَا۔ رَوَى الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ" هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ ، اِلٰى اٰخِرِهَا وَقَالَ فَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى فَاحْذَرُوْهُمْ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْٓ اِلَّا ثَلَاثَ خِلَالٍ وَذَكَرَ مِنْهَا اَنْ يُّفْتَحَ لَهُمُ الْكِتٰبُ فَيَاْخُذُهُ الْمُؤْمِنُ يَبْتَغِيْ تَاْوِيْلَهٗ وَلَيْسَ يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ الحديث۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کردہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی " هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ " تک۔ اور آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ رض جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ متشابہات کی تاویل کے پیچھے پڑتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں۔ سو جان لینا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنکے دلوں میں حق تعالیٰ نے زیغ اور کجی ہونا فرمایا ہے۔ پس ایسے لوگوں سے بچتے رہو۔ اور طبرانی نے اپنی کتاب کبیر میں ابو مالک اشعری سے روایت کیا کہ ابو مالک اشعری نے سنا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا بہت خوف ہے کہ اتنا کسی اور بات کا نہیں۔ ان تین باتوں میں سے آپ نے ایک یہ بات بیان فرمائی کہ مجھے ڈر ہے کہ میری امت کے لوگ اہل ایمان قرآن شریف کو یاد کرنے اور مطالب سمجھنے کے بعد متشابہات کی تاویل کے پیچھے نہ پڑجائیں۔ حالانکہ تاویل متشابہ کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو علم میں گہرے اور پختہ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب آیتوں پر ایمان لائے تمام آیات محکم ہوں یا متشابہ اللہ کی بھیجی ہوئی ہیں اور نصیحت عقل والوں کو ہی ہوتی ہے۔

تشریح

(۸) ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے | جنکو اللہ نے صحیح فکر و نظر عطا کیا ہے وہ تو ہمیشہ اللہ سے یہی دعا کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار حصول ہدایت کے بعد اب ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کیجیو، وہ ہمیشہ استقامت اور اللہ کے فضل کے طلب گار رہتے ہیں کہ کہیں ساری کمائی ہوئی پونجی ضائع نہ ہو جائے ـــــ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی جامع دعا منقول ہے۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ (اے دلوں کے مالک میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھیو۔)

(۹) ایک دن سب کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے | وہ جانتے ہیں کہ ایک دن سب کو پروردگار کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ پیشی کا وہ دن، فیصلے کا وہ دن بلا شبہ آکر رہے گا ـــــ اللہ کا پکا وعدہ ہے جس کے خلاف وہ نہیں کرتا ـــــ اس دن سارے اختلافات کا فیصلہ ہو جائیگا ہر کج رو کو اپنی کج روی کی، ہر ہٹ دھرم کو اپنی ہٹ دھرمی کی سزا مل کر رہے گی ـــــ ہمارا حق کے اس راستہ پر چلنا آخرت کی فلاح کے لئے ہے۔ بدنیتی اور نفسانیت کا اس میں دخل نہیں ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَنْ	تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	أَمْوَالُهُمْ	وَلَا	أَوْلَادُهُمْ	مِنَ
بیشک	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	ہرگز نہ	کام آئینگے	ان کے	ان کے مال	اور نہ	ان کی اولاد	سے

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ، ہرگز نہ انکے مال ان کے کام آئیں گے ، اور نہ ان کی اولاد ،

اللّٰهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ⑩ كَدَأْبِ آلِ

اللّٰهِ	شَيْئًا	وَأُولَٰئِكَ	هُمْ	وَقُودُ	النَّارِ	كَدَأْبِ	آلِ
اللہ	کچھ	اور وہی	وہ	ایندھن	آگ (دوزخ)	جیسے ۔ معاملہ	والے

اللہ کے سامنے کچھ بھی ، اور وہی وہ دوزخ کا ایندھن ہیں جیسے فرعون والوں کا معاملہ

فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ

فِرْعَوْنَ	وَالَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	فَأَخَذَهُمُ	اللّٰهُ
فرعون	اور وہ جو کہ	۔ ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتیں	سو انہیں پکڑا	اللہ

ہُوا ، اور وہ جو اُن سے پہلے تھے ۔ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے انہیں ان کے

بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑪ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

بِذُنُوبِهِمْ	وَاللّٰهُ	شَدِيدُ	الْعِقَابِ	قُلْ	لِلَّذِينَ	كَفَرُوا
ان کے گناہوں پر	اور اللہ	سخت	عذاب	کہدیں	وہ جو کہ	انہوں نے کفر کیا

گناہوں پر پکڑا ، اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ جن لوگوں نے کفر کیا انہیں کہہ دیں

سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑫

سَتُغْلَبُونَ	وَتُحْشَرُونَ	إِلَىٰ	جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ
عنقریب تم مغلوب ہوگے	اور تم ہانکے جاؤ گے	طرف	جہنم	اور	بُرا	ٹھکانہ

تم عنقریب مغلوب ہوگے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے ۔ اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے ۔

(۱۰) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ
تَدْفَعَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ أَيْ عَذَابِهِ
شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝
بِفَتْحِ الْوَاوِ مَا يُوقَدُ بِهِ دَأْبُهُمْ
(۱۱) كَدَأْبِ كَعَادَةِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ

(۱۰) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الخ البتہ جو لوگ کافر ہوئے ان کی اولاد اور مال ان سے عذابِ الٰہی کو نہیں دفع کرسکتے اور وہی ہیں دوزخ کا ایندھن ۔

(۱۱) ان لوگوں کی عادت آیات کے جھٹلانے میں ایسی ہے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ مِنَ الْاُمَمِ كَعَادٍ وَثَمُوْدَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اَهْلَكَهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَالْجُمْلَةُ مُفَسِّرَةٌ بِمَا قَبْلَهَا وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

(۱۲) وَنَزَلَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدَ بِالْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجِعِهٖ مِنْ بَدْرٍ فَقَالُوْا لَهٗ لَا يَغُرَّنَّكَ اَنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِّنْ قُرَيْشٍ اِغْمَارًا لَا يَعْرِفُوْنَ الْقِتَالَ قُلْ يَا مُحَمَّدُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ الْيَهُوْدِ سَتُغْلَبُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالْاَسْرِ وَضَرْبِ الْجِزْيَةِ وَقَدْ وَقَعَ ذٰلِكَ وَتُحْشَرُوْنَ بِالْوَجْهَيْنِ فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى جَهَنَّمَ فَتَدْخُلُوْنَهَا وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ الْفِرَاشُ هِيَ

جیسی فرعون اور اس کے اتباع اور ان جماعتوں کی جو اُن سے پہلے گذریں جیسے قوم عاد قوم ثمود کہ ان سب نے ہماری آیتوں اور حکموں کو جھٹلایا سو ان کو اللہ نے ہلاک کیا ان کے گناہوں کی شامت سے اور اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے۔

(۱۲) حضرت ؐ نے جبکہ بدر سے لوٹ کر یہودیوں سے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ انھوں نے کہا آپ یہ نہ سمجھیں کہ جیسے قریشیوں کو جو لڑائی میں بالکل ناتجربہ کار اور ناواقف تھے تم نے مغلوب کر لیا ہمیں بھی کر لوگے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ الخ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہدو ان لوگوں سے جو کافر ہوئے یعنی یہود سے کہ عنقریب تم دنیا میں بھی مغلوب ہوگے کہ مارے جاؤگے اور قید کئے جاؤگے اور تم پر جزیہ مقرر کیا جائیگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور آخرت میں جہنم میں داخل کئے جاؤگے اور دوزخ برا بچھاؤنا ہے۔

تشریح

(۱۰) دل سے اللہ کی اطاعت کرو | صحیح رویہ یہ ہے کہ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہمیں وجود بخشا ہے، وہ ہمارا خالق بھی ہے اور ہمارا مالک و آقا بھی اس کی اطاعت کے لئے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ دل اس کی محبت، اس کی اطاعت اس کی احسان شناسی کے جذبے سے لبریز ہو ـــــ اس کے مقابلے میں کفر کا رویہ ایسا ہی ہے جیسے روشنی کے مقابلے میں اندھیرا ـــــ اگر دنیا کی چند روزہ زندگی میں عیش و آرام کے سامان، مال و دولت مل بھی جائیں اور یہ چیزیں ایمان کا رویہ اپنانے میں آڑے آئیں تو یہ وہ چیزیں ہیں جو فائدے کے بجائے نقصان کا باعث بنیں گی اور اللہ کے عذاب سے یہ چیزیں بچا نہ سکیں گی۔ نہ وہاں مال کام آئے گا نہ اولاد کام آئے گی۔

(۱۱) نافرمانوں کے انجام سے عبرت حاصل کرو | جو لوگ ایمان کی روش چھوڑ کر کفر کا رویہ اپناتے ہیں ـــــ آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی دنیا کو سب کچھ سمجھتے ہیں، عبرت کے لئے ان کو فرعون اور اس کے ساتھیوں کا اور ان سے پہلے لوگوں کا انجام سامنے رکھنا چاہیے انھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اللہ کے رسول کی تکذیب کی، حکومت و اقتدار کے نشے میں اپنی حیثیت کو بھول گئے ـــــ خدا کے بندے بننے کے بجائے بندوں کے خدا بن بیٹھے ـــــ آخر اپنی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑے گئے ـــــ اللہ کی سخت سزا سے کون بچ سکتا ہے۔

(۱۲) اللہ کے نافرمان ذلیل و خوار ہوں گے | اے محمدؐ! آپ اللہ کے ان نافرمانوں سے کہدیں کہ وہ دن دُور نہیں جب تم مغلوب ہوگے، حق غالب آئیگا اور تم ایک بُرے ٹھکانے آتش جہنم کی طرف ہنکائے جاؤگے ـــــ دنیا میں بھی ذلیل و خوار اور آخرت میں بھی رسوا۔

قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ

قَدۡ	كَانَ	لَكُمۡ	اٰيَةٌ	فِىۡ	فِئَتَيۡنِ	الۡتَقَتَا	فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِىۡ	سَبِيۡلِ
البتہ	ہے	تمہارے لئے	ایک نشانی	میں	دو گروہ	وہ باہم مقابل ہوئے	ایک گروہ	لڑتا تھا	میں	راہ

البتہ تمہارے لئے ان دو گروہوں میں نشانی ہے جو باہم مقابل ہوئے۔ ایک گروہ لڑتا تھا اللہ کی

اللّٰهِ وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ ؕ وَاللّٰهُ

اللّٰهِ	وَ	اُخۡرٰى	كَافِرَةٌ	يَّرَوۡنَهُمۡ	مِّثۡلَيۡهِمۡ	رَاۡىَ الۡعَيۡنِ	وَ	اللّٰهُ
اللہ	اور	دوسرا	کافر	وہ انھیں دکھائی دیتے	ان کے دوچند	کھلی آنکھیں	اور	اللہ

راہ میں اور دوسرا کافر تھا، وہ انھیں کھلی آنکھوں سے اپنے سے دوچند دکھائی دیتے تھے اور اللہ

يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۱۳﴾

يُؤَيِّدُ	بِنَصۡرِهٖ	مَنۡ	يَّشَآءُ	اِنَّ	فِىۡ	ذٰلِكَ	لَعِبۡرَةً	لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ
زور دیتا ہے	اپنی مدد	جسے	وہ چاہتا ہے	بیشک	میں	اس	ایک عبرت	دیکھنے والوں کے لئے

اپنی مدد سے جسے چاہتا ہے زور دیتا ہے۔ بیشک اس میں دیکھنے والوں (عقلمندوں) کے لئے ایک عبرت ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِيۡنَ وَالۡقَنَاطِيۡرِ

زُيِّنَ	لِلنَّاسِ	حُبُّ	الشَّهَوٰتِ	مِنَ	النِّسَآءِ	وَالۡبَنِيۡنَ	وَ	الۡقَنَاطِيۡرِ
خوشنما کردی گئی	لوگوں کے لئے	محبت	مرغوب چیزیں	سے (مثلاً)	عورتیں	اور بیٹے	اور	ڈھیر

اور لوگوں کے لئے مرغوب چیزوں کی محبت خوشنما کردی گئی مثلاً عورتیں اور بیٹے اور ڈھیر جمع کئے

الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالۡفِضَّةِ وَالۡخَيۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ وَالۡاَنۡعَامِ

الۡمُقَنۡطَرَةِ	مِنَ	الذَّهَبِ	وَالۡفِضَّةِ	وَالۡخَيۡلِ	الۡمُسَوَّمَةِ	وَالۡاَنۡعَامِ
جمع کئے ہوئے	سے	سونا	اور چاندی	اور گھوڑے	نشان زدہ	اور مویشی

ہوئے سونے اور چاندی کے، اور نشان زدہ گھوڑے، اور مویشی اور

وَالۡحَرۡثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الۡمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

وَالۡحَرۡثِ	ذٰلِكَ	مَتَاعُ	الۡحَيٰوةِ	الدُّنۡيَا	وَاللّٰهُ	عِنۡدَهٗ	حُسۡنُ	الۡمَاٰبِ
اور کھیتی	یہ	سازوسامان	زندگی	دنیا	اور اللہ	اس کے پاس	اچھا	ٹھکانہ۔

کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سازوسامان ہے، اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے

(۱۳) قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ عِبۡرَةٌ وَذُكِّرَ الۡفِعۡلُ لِلۡفَصۡلِ فِىۡ فِئَتَيۡنِ فِرۡقَتَيۡنِ الۡتَقَتَا يَوۡمَ بَدۡرٍ لِلۡقِتَالِ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

(۱۳) بیشک تم کو عبرت پکڑنی چاہیئے ان دو جماعتوں سے کہ جو بدر کے دن باہم لڑے۔ ان میں سے ایک جماعت راہِ خدا میں اور اس کی اطاعت میں لڑتی تھی یعنی رسول اللہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ طَاعَتِهٖ وَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَ كَانُوْا ثَلٰثَمِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَعَهُمْ فَرَسَانِ وَسِتُّ اَدْرُعٍ وَّثَمَانِيَةُ سُيُوْفٍ وَاَكْثَرُهُمْ رَجَالَةٌ وَّاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ اَيِ الْكُفَّارُ مِّثْلَيْهِمْ اَيِ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْ اَكْثَرَ مِنْهُمْ كَانُوْا نَحْوَ اَلْفٍ رَاْيَ الْعَيْنِ اَيْ رُؤْيَةً ظَاهِرَةً مُّعَايَنَةً وَقَدْ نَصَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ قِلَّتِهِمْ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ يُقَوِّيْ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ نَصْرَهٗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرِ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ○ لِذَوِي الْبَصَائِرِ اَفَلَا تَعْتَبِرُوْنَ بِذٰلِكَ فَتُؤْمِنُوْنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کہ یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے ان کے ساتھ کل دو گھوڑے اور چھ زرہ اور آٹھ تلواریں تھیں اور اکثر پیادہ ہی تھے۔ اور دوسری جماعت کفار کی تھی کہ وہ بقدر دو حصہ کے مسلمانوں سے معلوم ہوتی تھی ظاہر نظر میں کہ مقدار ان کی قریب ایک ہزار کے تھی اور باوجود اس کے حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی کافروں پر تو یہ عبرت کی جگہ ہے۔ اور اللہ جس کو چاہے اپنی مدد سے قوت عطا فرماتا ہے بیشک اس میں سمجھ بوجھ والوں کو نصیحت و عبرت ہے۔ سو کیا تم کو عبرت نہیں ہوتی کہ تم ایمان کی رغبت کرو۔

(۱۴) زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مَا تَشْتَهِيْهِ النَّفْسُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ زَيَّنَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِبْتِلَاءً اَوِ الشَّيْطَانُ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْاَمْوَالِ الْكَثِيْرَةِ الْمُقَنْطَرَةِ الْمُجَمَّعَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ الْحِسَانِ وَالْاَنْعَامِ اَيِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْحَرْثِ الزَّرْعِ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا يَتَمَتَّعُ بِهٖ فِيْهَا ثُمَّ يَفْنٰى وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○ الْمَرْجِعِ وَهُوَ الْجَنَّةُ فَيَنْبَغِي الرَّغْبَةُ فِيْهِ دُوْنَ غَيْرِهٖ۔

(۱۴) آدمی کو وہ چیز بھلی لگتی ہے جس کو جی چاہے اور نفس کی خواہش ہو یعنی یہ کہ بیویاں اور بیٹے اور بہت سے مال ہوں جمع کئے گئے سونے اور چاندی سے اور عمدہ گھوڑے اور اونٹ اور گائے اور بیل اور بکری اور کھیتی۔ یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان اور نفع اٹھانے کی چیزیں ہیں ان کو بقا نہیں سب فنا ہو جائیں گے اور جنت اللہ ہی کے پاس ہے جو عمدہ ٹھکانا ہے سو اس کی طرف توجہ چاہئے نہ کہ اسباب دنیا کی طرف۔

تشریح

(۱۳) غلبے کیلئے تعداد کی کمی بیشی کوئی معنی نہیں رکھتی | حق کے غلبے کیلئے تعداد کی کمی بیشی کوئی معنی نہیں رکھتی ـــــ بدر کی جنگ ایک نشانِ عبرت تھی۔ ایک طرف وہ گروہ تھا جو اپنی ظاہری قوت پر نازاں تھا، دیکھنے والوں کو صاف نظر آرہا تھا کہ کثرت اور قوت کے اعتبار سے ان دونوں اہلِ ایمان اور اہلِ کفر کے گروہوں کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے مگر نتیجہ سامنے آیا تو یہ کہ ایک کم تعداد اور کمزور گروہ اللہ کی مدد سے بڑی تعداد والے گروہ پر غالب آچکا تھا۔

(۱۴) دنیا چند روزہ ہے | کامیاب مستقبل اور ابدی فلاح اس میں ہے کہ انسان اپنے رب کے بتائے ہوئے راستے پر قدم بڑھائے ـــــ متاعِ دنیا بظاہر خوش آیند ضرور ہے مگر یہ چند روزہ دنیا کے فائدے کے لئے ہے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

قُلْ	اَؤُنَبِّئُكُمْ	بِخَيْرٍ	مِّنْ	ذٰلِكُمْ	لِلَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	جَنّٰتٌ
کہدیں	کیا میں تمہیں بتاؤں	بہتر	سے	اس	ان لوگوں کے لئے جو	پرہیزگار ہیں	پاس	انکا رب	باغات

کہدیں کیا میں تمہیں اس سے بہتر بتاؤں ؟ ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگار ہیں، ان کے رب کے پاس

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَاَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ
جاری ہیں	سے	انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اس میں	اور بیبیاں	پاک

باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری (رواں) ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاک بیبیاں اور

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾

وَرِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِالْعِبَادِ
اور خوشنودی	سے	اللہ	اور اللہ	دیکھنے والا	بندوں کو

اللہ کی خوشنودی، اور اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

(۱۵) قُلْ يَا مُحَمَّدُ لِقَوْمِكَ اَؤُنَبِّئُكُمْ
اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمُ الْمَذْكُوْرِ
مِنَ الشَّهَوَاتِ اِسْتِفْهَامُ تَقْرِيْرٍ
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوُا الشِّرْكَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
خَبَرٌ مُبْتَدَؤُهٗ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
اَيْ مُقَدَّرِيْنَ الْخُلُوْدَ فِيْهَا
اِذَا دَخَلُوْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
مِنَ الْحَيْضِ وَغَيْرِهٖ مِمَّا يُسْتَقْذَرُ
وَرِضْوَانٌ بِكَسْرِ اَوَّلِهٖ وَضَمِّهٖ
لُغَتَانِ اَيْ رِضًى كَثِيْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ عَالِمٌ بِالْعِبَادِ ○ فَيُجَازِيْ
كُلًّا مِّنْهُمْ بِعَمَلِهٖ

(۱۵) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ الخ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم سے کہدو میں تمہیں ایسی بات بتلادوں جو اس خواہش نفس اور رغبت مال و اولاد وغیرہ سے بہتر ہے۔ جو لوگ شرک سے بچتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے انکے رب نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہروں میں پانی بہتا ہے وہ انمیں داخل ہونگے اور کبھی نہ نکلیں گے۔ اور ان کے واسطے وہ بیویاں ہیں جو حیض اور تمام پلیدیوں سے پاک وصاف ہیں اور اللہ کی خوشنودی ان پر ہوگی حق تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھتا جاتا ہے ہر ایک کو اس کے عملوں کے موافق جزا وسزا دیوے گا۔

تشریح

(۱۵) اللہ کی جنت اللہ کے فرمانبرداروں کے لئے ہے آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ دنیا کے دل فریب سامان سے بڑھ کر ابدی فلاح کی ضامن کیا چیز ہے ـــــ وہ ہے اہل تقویٰ کے لئے اللہ کی جنت، جنت کے وہ باغ جن میں رواں دواں نہریں ہیں، پاکیزہ بیویوں کی رفاقت رضائے الٰہی کی سرفرازی ـــــ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے اعمال پر گہری نظر رکھتا ہے جو بندے واقعتاً ان نعمتوں کے حقدار ہونگے ان ہی کو وہ یہ نعمتیں عطا فرمائے گا۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا

اَلَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ	اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَقِنَا
جو لوگ	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	بیشک ہم	ایمان لائے	سو بخشدے	ہمیں	ہمارے گناہ	اور ہمیں بچا

جو لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب! بیشک ہم ایمان لائے سو ہمیں ہمارے گناہ بخشدے اور ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ

عَذَابَ	النَّارِ	اَلصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَالْقٰنِتِيْنَ
عذاب	دوزخ	صبر کرنے والے	اور	سچے	اور حکم بجالانے والے

دوزخ کے عذاب سے بچا۔ صبر کرنے والے، سچے، حکم بجا لانے والے،

وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

وَ	الْمُنْفِقِيْنَ	وَ	الْمُسْتَغْفِرِيْنَ	بِالْاَسْحَارِ
اور	خرچ کرنیوالے	اور	بخشش مانگنے والے	پچھلی رات میں

خرچ کرنے والے اور بخشش مانگنے والے پچھلی رات میں۔

(۱۶) اَلَّذِيْنَ نَعْتٌ اَوْ بَدَلٌ مِّنَ الَّذِيْنَ قَبْلَهٗ يَقُوْلُوْنَ يَا رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا صَدَّقْنَا بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(۱۷) اَلصّٰبِرِيْنَ عَلَى الطَّاعَةِ وَعَنِ الْمَعْصِيَةِ نَعْتٌ وَالصّٰدِقِيْنَ فِي الْاِيْمَانِ وَالْقٰنِتِيْنَ الْمُطِيْعِيْنَ لِلّٰهِ وَالْمُنْفِقِيْنَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ اللّٰهَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا بِالْاَسْحَارِ ○ اَوَاخِرِ اللَّيْلِ خُصَّتْ بِالذِّكْرِ لِاَنَّهَا وَقْتُ الْغَفْلَةِ وَلَذَّةِ النَّوْمِ

(۱۶) یہ جنتی وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے رہتے ہیں اے ہمارے رب ہم تجھ پر ایمان لائے، تُو ایک تیرا پیغمبر برحق جو ہم سے قصور ہوئے معاف فرمانا اور عذاب دوزخ سے پناہ دے۔

(۱۷) یہ لوگ ایسے پختہ اور فرماں بردار ہیں کہ عبادت الٰہی پر برابر مستقیم ہیں۔ کبھی حکم الٰہی سے روگردانی نہیں کرتے اور گناہ کے پاس نہیں جاتے اور ایمان میں سچے اور اللہ کے مطیع اور صدقہ کرنے والے اور آخر شب میں جو غفلت کا وقت ہے اور نیند اچھی معلوم ہوتی ہے اللہ سے بخشش مانگنے والے کہ اے اللہ ہمارے گناہ معاف فرما۔

تشریح

(۱۶) اہل ایمان ثابت قدم رہتے ہیں | یہ اہلِ تقویٰ اللہ کی جنت کے مستحق کون لوگ ہیں؟ جو حق کی راہ میں ثابت قدم، کسی نقصان یا مصیبت سے ہمت نہیں ہارتے کسی ناکامی سے دل شکستہ ہو کر حق کا راستہ چھوڑ نہیں بیٹھتے، کسی بڑے سے بڑے لالچ کی پرواہ نہیں کرتے، مشکل سے مشکل حالات میں حق کا دامن تھامے رکھتے ہیں وہ اپنے پروردگار پر کامل یقین اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں، اپنی کوتاہیوں کیلئے مغفرتِ حق کے طلبگار رہتے ہیں، عذابِ حق سے ڈرتے رہتے ہیں۔

(۱۷) اہل ایمان صابر و شاکر ہوتے ہیں | ہر مشکل پر صابر و شاکر، راست باز، فرماں بردار، اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے فیاض، شب کی آخری گھڑیوں میں جاگ کر مغفرت کی دعائیں مانگنے والے اہل ایمان و صاحبِ تقویٰ لوگوں کی یہ صفات ہیں۔ یہ اللہ کی جنت میں جگہ پانے والے ہیں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

شَهِدَ	اللّٰهُ	اَنَّهٗ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَاُولُوا الْعِلْمِ
گواہی دی	اللہ	کہ وہ	نہیں	معبود	سوائے اُس	اور	فرشتے	اور علم والے

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور فرشتوں اور علم والوں نے (بھی)

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؁۱۸

قَآئِمًا	بِالْقِسْطِ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ
قائم (حاکم)	انصاف کے ساتھ	نہیں	معبود	سوائے اُس	زبردست	حکمت والا۔

(وہی) حاکم ہے انصاف کے ساتھ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زبردست، حکمت والا ہے۔

(۱۸) شَهِدَ اللّٰهُ بَيَّنَ لِخَلْقِهٖ بِالدَّلَآئِلِ وَالْاٰيَاتِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ لَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا هُوَ ۭ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ الْمَلٰٓئِكَةُ بِالْاِقْرَارِ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ بِالْاِعْتِقَادِ وَاللَّفْظِ قَآئِمًا بِتَدْبِيْرِ مَصْنُوْعَاتِهٖ وَنَصْبُهٗ عَلَى الْحَالِ وَالْعَامِلُ فِيْهَا مَعْنَى الْجُمْلَةِ اَیْ تَفَرَّدَ بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَرَّرَهٗ تَاْكِيْدًا الْعَزِيْزُ فِیْ مُلْكِهٖ الْحَكِيْمُ ○ فِیْ صُنْعِهٖ۔

(۱۸) اللہ نے اپنی نشانیوں اور دلیلوں سے اپنی مخلوق کو بتادیا اور ظاہر فرمادیا کہ اس کے سوا کوئی لائق پرستش کے نہیں اور تمام فرشتے اور پیغمبر اور تمام مسلمان اسی کا اقرار رکھتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں وہی اکیلا تمام مخلوقات کی تدبیر فرماتا رہتا ہے اور ہر چیز کا انصاف فرماتا ہے اس کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں وہ اپنی بادشاہت میں غالب اور اس کے سب کام حکمت کے ہیں۔

تشریح

(۱۸) اللہ تعالیٰ بغیر واسطے کے ہر چیز کا علم رکھتا ہے | اللہ جو کائنات کی تمام حقیقتوں کا بغیر کسی واسطے کے براہِ راست علم رکھتا ہے ـــــ فرشتے جو شب و روز اسی کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں اور اس کے احکام کی بجا آوری کر رہے ہیں ـــــ مخلوقات میں سے اہلِ علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس کے گواہ ہیں کہ اس پوری کائنات میں اس زبردست حکیم کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

إِنَّ	الدِّيْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْإِسْلَامُ	وَمَا	اخْتَلَفَ	الَّذِيْنَ
بیشک	دین	اللہ کے نزدیک	اسلام	اور نہیں	اختلاف کیا	وہ جنہیں

بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے، اور جنھیں کتاب دی گئی (اہلِ کتاب) نے اختلاف

أُوْتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا

أُوْتُوا	الْكِتٰبَ	إِلَّا	مِنْ بَعْدِ	مَا جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًا
دی گئی	کتاب	مگر	بعد سے	جب آگیا ان کے پاس	علم	ضد

نہیں کیا، مگر اس کے بعد جبکہ ان کے پاس آگیا علم، آپس کی ضد سے

بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

بَيْنَهُمْ	وَمَنْ	يَّكْفُرْ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	فَإِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ	الْحِسَابِ
آپس میں	اور جو	انکار کرے	حکم (جمع)	اللہ	تو بیشک	اللہ	جلد	حساب

اور جو اللہ کے حکموں کا انکار کرے تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۱۹) إِنَّ الدِّيْنَ الْمَرْضِيَّ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ الْإِسْلَامُ
أَيِ الشَّرْعُ الْمَبْعُوْثُ بِهِ الرُّسُلُ الْمَبْنِيُّ عَلَى
التَّوْحِيْدِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ إِنَّ بَدَلٌ مِنْ أَنَّهُ
بَدَلُ اشْتِمَالٍ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا
الْكِتٰبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فِي الدِّيْنِ بِأَنْ
وَحَّدَ بَعْضٌ وَكَفَرَ بَعْضٌ إِلَّا مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بِالتَّوْحِيْدِ بَغْيًا مِنَ
الْكَافِرِيْنَ بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ○
أَيِ الْمُجَازَاةِ لَهُ۔

(۱۹) بیشک اللہ کے نزدیک پسندیدہ مذہب اور شریعت مشتمل بر توحیدِ خدا تعالیٰ کہ پیغمبر جس کی تعلیم کے لئے بھیجے گئے یہی مذہب اسلام ہے۔ اس مذہب کے سوا اللہ کے نزدیک کوئی دین مقبول نہیں اور یہود ونصاریٰ نے باوجود علم توحید حق اس میں ازراہِ سرکشی وتکبر اختلاف کیا۔ بعض مردود ہوئے توحید کے انکار سے اور بعض مومن موحد رہے۔ اور جو کوئی اللہ کی آیتوں کا انکار کرے بیشک اللہ اس سے بہت جلد بدلہ لے سکتا ہے۔

تشریح

(۱۹) انسان کے لئے صحیح راہِ عمل اللہ کی اطاعت ہے جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ توحید اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے تو اللہ کے نزدیک صرف ایک ہی نظامِ زندگی صحیح ودرست ہے کہ انسان اللہ کو اپنا مالک ومعبود تسلیم کرے اور اپنے آپکو اسکی بندگی اور غلامی میں پوری طرح سپرد کردے۔ یہی اختلافِ مذاہب کی وجہ لوگوں کی اپنی خواہشِ نفس ہے۔ ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے لوگوں کو اپنا مذاہب کی وجہ لوگوں کی اپنی خواہشِ نفس ہے۔ ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے، مختلف طریقوں سے لوگوں کو اپنا تابع بنانے کے لئے انھوں نے مذہب کے نام پر کچھ باتیں گھڑ لیں ـــــ اس علمِ صحیح کے باوجود جو کوئی اللہ کے احکام و ہدایات سے انکار کرے گا تو سمجھ لے کہ اللہ کو حساب چکاتے دیر نہیں لگتی۔

فَاِنْ حَاجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ

فَاِنْ	حَاجُّوْكَ	فَقُلْ	اَسْلَمْتُ	وَجْهِيَ	لِلّٰهِ	وَمَنِ	اتَّبَعَنِ	وَقُلْ
پھر اگر	وہ آپ سے جھگڑیں	تو کہدیں	میں نے جھکا دیا	اپنا منھ	اللہ کیلئے	اور جو جس	میری پیروی کی	اور کہدیں

پھر اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو کہدیں میں نے اپنا منھ اللہ کے لئے جھکا دیا اور جس نے میری پیروی کی اور آپ

لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

لِلَّذِيْنَ	اُوْتُوا الْكِتٰبَ	وَالْاُمِّيّٖنَ	ءَاَسْلَمْتُمْ	فَاِنْ	اَسْلَمُوْا	فَقَدِ اهْتَدَوْا
وہ جو کہ	کتاب دئے گئے (اہل کتاب)	اور ان پڑھ	کیا تم اسلام لائے	پس اگر	وہ اسلام لائے	تو انہوں نے راہ پالی

اہل کتاب اور ان پڑھوں سے کہدیں کیا تم اسلام لائے ؟ پس اگر وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے راہ پالی

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع ۲ / ۱۰

وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِالْعِبَادِ
اور اگر	وہ منھ پھیریں	تو صرف	آپ پر	پہنچا دینا	اور اللہ	دیکھنے والا	بندوں کو

اور اگر وہ منھ پھیر لیں تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کو۔

(۲۰) فَاِنْ حَاجُّوْكَ خَاصَمَكَ الْكُفَّارُ يَا مُحَمَّدُ فِي الدِّيْنِ فَقُلْ لَهُمْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ انْقَدْتُ لَهُ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَخُصَّ الْوَجْهُ بِالذِّكْرِ لِشَرَفِهِ فَغَيْرُهُ اَوْلٰى وَقُلْ لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى وَالْاُمِّيّٖنَ مُشْرِكِي الْعَرَبِ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ اَيْ اَسْلِمُوْا فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ مِنَ الضَّلَالِ وَاِنْ تَوَلَّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ التَّبْلِيْغُ لِلرِّسَالَةِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ فَيُجَازِيْهِمْ بِاَعْمَالِهِمْ وَهٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ

(۲۰) تم سے اے محمدا گر کافر لوگ مذہب کے بارے میں کچھ جھگڑا کریں ان سے صاف کہدو کہ میں اور میرے پیرو تو اللہ کے فرماں بردار ہیں اسی کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں پیشانی رگڑتے ہیں۔ اور یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب سے کہدو کہ مسلمان ہو جاؤ، سو اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو گمراہی سے نکلے راہ پر آئے۔ اور جو اسلام سے منھ پھیریں تو تمہارا کام پیغام پہونچا دینا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھتا ہے موافق عمل کے ہر ایک کو بدلہ دیو یگا۔ یہ حکم امر جہاد سے پہلا ہے۔

تشریح

(۲۰) حق بالکل واضح ہے | حق کے پوری طرح واضح ہونے کے بعد بھی اگر یہ لوگ تم سے حجت بازی کریں تو اے محمد ان سے کہدو کہ میں اور میری پیروی کرنے والے تو اس دین کے قائل ہو چکے ہیں جو اللہ کا حقیقی دین ہے۔ پھر اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سے پوچھو کیا تم بھی اللہ کے حقیقی دین کے آگے سر جھکاتے ہو، اگر وہ مان جائیں تو سمجھو وہ راہِ راست پا گئے —— اور اگر وہ روگردانی کرتے ہیں تو آپ پر اللہ کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری تھی وہ آپ نے پوری کر دی، اب اللہ ان سے خود نمٹ لیگا۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے معاملات کو خوب دیکھ رہا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

إِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَيَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ
بیشک	وہ جو	انکار کرتے ہیں	آیتوں کا	اللہ	اور قتل کرتے ہیں	نبیوں کو

بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور نبیوں کو قتل کرتے ہیں

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

بِغَيْرِ حَقٍّ	وَيَقْتُلُوْنَ	الَّذِيْنَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْقِسْطِ	مِنَ النَّاسِ
ناحق	اور قتل کرتے ہیں	جو لوگ	حکم کرتے ہیں	انصاف کا	لوگوں سے

ناحق اور انہیں قتل کرتے ہیں جو لوگ انصاف کا حکم کرتے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾

فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ
سو انھیں خوشخبری دیں	عذاب	دردناک

سو انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیں

(۲۱) إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ يُقَاتِلُوْنَ
النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ
الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ
مِنَ النَّاسِ ۙ وَهُمُ الْيَهُوْدُ رُوِيَ
اَنَّهُمْ قَتَلُوْا ثَلٰثَةً وَّاَرْبَعِيْنَ نَبِيًّا
فَنَهَاهُمْ مِائَةٌ وَّسَبْعُوْنَ مِنْ
عُبَّادِهِمْ فَقَتَلُوْهُمْ فِيْ يَوْمِهِمْ
فَبَشِّرْهُمْ اَعْلِمْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ○ مُؤْلِمٍ وَذِكْرُ الْبِشَارَةِ
تَهَكُّمٌ لَهُمْ وَدَخَلَتِ الْفَاءُ
فِيْ خَبَرِ اِنَّ لِشِبْهِهِ اِسْمِهَا
الْمَوْصُوْلِ بِالشَّرْطِ

(۲۱) إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ الخ بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور پیغامبروں کو قتل کرتے ہیں اور جو لوگ انصاف کی بات کہیں ان کو بھی قتل کرڈالتے ہیں۔ (یہ حال یہود کا ہے کہ انہوں نے تینتالیس۴۳ پیغمبروں کو ایک دن میں شہید کیا۔ اچھے لوگوں میں سے ایک سَو سَتّر۱۷۰ لوگوں نے ان کو منع کیا، ان کو بھی اسی دن مارڈالا) سو اُن کو خبردو ایسے عذاب کی جو نہایت تکلیف پہنچا دے گا۔

تشریح

(۲۱) ظالموں کو دردناک سزا کی بشارت دے دو | جو لوگ اللہ کے احکام اور اس کی ہدایتوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور خلقِ خدا میں سے جو لوگ عدل و راستی کا حکم دینے کے لئے اٹھتے ہیں ان کی جان کے درپے ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ طنزیہ انداز میں فرماتے ہیں کہ ایسے نابنجاروں کو دردناک سزا کی بشارت دو۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ

أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	حَبِطَتْ	أَعْمَالُهُمْ	فِي الدُّنْيَا	وَالْآخِرَةِ	وَمَا	لَهُمْ
یہی	وہ جو کہ	ضائع ہوگئے	ان کے عمل	دنیا میں	اور آخرت	اور نہیں	انکا

یہی وہ لوگ ہیں جن کے عمل ضائع ہوگئے دنیا میں اور آخرت میں اور ان کا کوئی

مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ

مِّن	نَّاصِرِينَ	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	أُوتُوا	نَصِيبًا	مِّنَ	الْكِتَابِ
کوئی	مددگار	کیا نہیں دیکھا	طرف (کو)	وہ لوگ جو	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب

مددگار نہیں۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؛ جنھیں دیا گیا کتاب کا ایک حصہ۔ وہ

يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ

يُدْعَوْنَ	إِلَىٰ	كِتَابِ اللَّهِ	لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	يَتَوَلَّىٰ	فَرِيقٌ	مِّنْهُمْ
بلائے جاتے ہیں	طرف	اللہ کی کتاب	تاکہ وہ فیصلہ کرے	انکے درمیان	پھر	پھر جاتا ہے	ایک فریق	ان سے

اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ پھر ان کا ایک فریق پھر جاتا ہے

وَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ

وَهُم	مُّعْرِضُونَ	ذَٰلِكَ	بِأَنَّهُمْ	قَالُوا	لَن تَمَسَّنَا	النَّارُ
اور وہ	منہ پھیرنے والے	یہ	اسلئے کہ وہ	کہتے ہیں	ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی	آگ

اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمیں (دوزخ کی) آگ ہرگز نہ چھوئے گی۔

إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾

إِلَّا	أَيَّامًا	مَّعْدُودَاتٍ	وَغَرَّهُمْ	فِي	دِينِهِم	مَّا	كَانُوا يَفْتَرُونَ
مگر	چند دن	گنتی کے	اور انہیں دھوکہ میں ڈالدیا	میں	ان کا دین	جو	وہ گھڑتے تھے۔

مگر گنتی کے چند دن۔ اور انہیں انکے دین کے (بارہ میں) دھوکہ میں ڈالدیا اس نے جو وہ گھڑتے تھے۔

(۲۲) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ بَطَلَتْ
أَعْمَالُهُمْ مَا عَمِلُوهُ مِنْ
خَيْرٍ كَصَدَقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَا
اِعْتِدَادَ بِهَا لِعَدَمِ شَرْطِهَا
وَمَا لَهُمْ مِّن نَّاصِرِينَ ○
مَانِعِينَ لَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ
(۲۳) أَلَمْ تَرَ تَنْظُرْ إِلَى الَّذِينَ

(۲۲) وہی لوگ ہیں جن کے عمل خیر مثل صدقہ
اور صلہ رحمی کرنے کے دین و دنیا میں
باطل ہوئے۔ نہ دنیا میں ان کا اعتبار
نہ آخرت میں ان پر ثواب کیونکہ جب ایمان
ہی نہیں تو عمل خیر کیا پکار کر سکتے ہیں اور
کیا کام آسکتے ہیں اور کوئی ان کو عذابِ الٰہی
سے بچا نہیں سکے گا۔
(۲۳) تم نے ان لوگوں کو دیکھا کہ جن کو

أُوْتُوْا نَصِيْبًا حَظًّا مِّنَ الْكِتٰبِ
اَلتَّوْرٰىةِ يُدْعَوْنَ حَالٌ
اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ عَنْ
قُبُوْلِ حُكْمِهٖ۔ نَزَلَ فِي
الْيَهُوْدِ زَنٰى مِنْهُمُ اثْنَانِ
فَتَحَاكَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَكَمَ
عَلَيْهِمَا بِالرَّجْمِ فَاَبَوْا
فَجِيْءَ بِالتَّوْرٰىةِ فَوُجِدَ
فِيْهَا فَرُجِمَا فَغَضِبُوْا۔
۲۴ ذٰلِكَ التَّوَلِّيْ وَالْاِعْرَاضُ
بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اَيْ بِسَبَبِ
قَوْلِهِمْ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ
اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۔ ص
اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا مُدَّةَ عِبَادَةِ
اٰبَآئِهِمُ الْعِجْلَ ثُمَّ
تَزُوْلُ عَنْهُمْ وَغَرَّهُمْ فِيْ
دِيْنِهِمْ مُتَعَلِّقٌ بِقَوْلِهٖ مَا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ○ مِنْ قَوْلِهِمْ ذٰلِكَ

کچھ توراۃ یاد ہے۔اور اس سے کچھ حصہ
ان کو ملا ہے کہ وہ اس طرف بلائے
جاتے ہیں کہ جو حکم تورات میں ہو اس
کے موافق کرو، تو ان میں سے ایک جماعت
توریت کے حکم سے منہ پھیر کر بھاگتی ہے
(یہ حال یہود کا ہے۔ ان میں سے دو نے
زنا کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے فیصلہ اور حکم چاہا۔ آپ م نے
سنگساری کا حکم فرمایا۔ انہوں نے نہ
مانا۔ پھر توریت منگائی گئی۔ اس
میں بھی وہی حکم نکلا۔تب ان کو پتھروں سے
مارا گیا۔ اس پر یہود غصہ ہو گئے۔)
۲۴ یہ روگردانی اور اعراض اس وجہ سے
ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم کو چالیس دن
سے زیادہ عذاب نہ ہوگا کہ اتنی مدت کا
عذاب اس وجہ سے ہے کہ ہمارے باپ دادوں
نے بچھڑے کو اسی قدر مدت پوجا تھا۔ اور
اسی افترا پردازی اور جھوٹے دعوے
نے ان کو دھوکہ میں ڈالا اور دین
میں مغرور کیا۔

تشریح

۲۲ دہ راہ جو بربادی کی طرف لیجاتی ہے | انہوں نے اپنی کوششیں ایسی راہ پر لگائیں جس کا نتیجہ دنیا میں بھی خراب ہے اور ان کی آخرت بھی برباد ہے۔ کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو انکو اس بدانجامی سے بچا سکے۔

۲۳ یہ اپنی کتابوں کو نہیں مانتے تو اس کتاب کو کیا مانیں گے | یہود و نصاریٰ جنکو اللہ کی کتاب توراۃ وانجیل کا کچھ علم دیا گیا اور وہ ان کتابوں پر ایمان لائے انکی بدعملی بدکرداری اور حق سے اعراض و روگردانی کا عالم یہ ہے کہ وہ ان کتابوں کو بھی جن پر ایمان لانے کے دعوے دار ہیں آخری سند ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کتابوں سے جو حق ثابت ہوتا ہے اس کو حق ــــ اور جو ناحق ثابت ہوتا ہے اس کو ناحق ماننے کے لئے آمادہ نہیں ہیں ــــ پھر وہ قرآن کو کیا مانیں گے ــــ جس پر ان کا ایمان بھی نہیں ہے ــــ معلوم ہوا کہ ان کے یہاں معاملہ اتباع ہدی کا نہیں ہے اتباع ہوی کا ہے۔

۲۴ یہودی اپنے آپ کو جیتا سمجھتے ہیں | فکر و عمل کی اس کجی کی وجہ یہ خام خیالی ہے کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں ہمیں عذاب نہیں دیا جائیگا، ان کے خودساختہ عقیدوں نے انکو اپنے دین کے معاملے میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔ انہوں نے مذہب کو نسلی بنا کر رکھ دیا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

فَكَيْفَ	اِذَا	جَمَعْنٰهُمْ	لِيَوْمٍ	لَّا رَيْبَ	فِيْهِ	وَ	وُفِّيَتْ	كُلُّ
سو کیا	جب	انہیں ہم جمع کرینگے	اس دن	نہیں شک	اس میں	اور	پورا پایگا	ہر

سوکیا (حال ہوگا) جب ہم انھیں اس دن جمع کرینگے جس میں کوئی شک نہیں۔ اور ہر شخص پورا پورا

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ	قُلِ	اللّٰهُمَّ
شخص	جو	اس نے کمایا	اور وہ	حق تلفی نہ ہوگی	آپ کہیں	اے اللہ

پائے گا جو اس نے کمایا اور ان کی حق تلفی نہ ہوگی۔ آپ کہیں اے اللہ، تو

مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

مٰلِكَ	الْمُلْكِ	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ	وَتَنْزِعُ	الْمُلْكَ
مالک	مُلک	تو دے	مُلک	جسے	تو چاہے	اور چھین لے	ملک

مالک ہے ملک کا۔ جسے چاہے تو ملک دے، اور چھین لے جس سے تو

مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ

مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَتُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ	وَتُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ	بِيَدِكَ
جس سے	تو چاہے	اور عزت دے	جسے	تو چاہے	اور ذلیل کردے	جسے	تو چاہے	تیرے ہاتھ میں

چاہے، اور جسے چاہے تو عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کردے۔ تیرے ہاتھ میں

الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

الْخَيْرُ	اِنَّكَ	عَلٰي	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
تمام بھلائی	بیشک تو	پر	ہر	چیز	قادر۔

تمام بھلائی ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۵) فَكَيْفَ حَالُهُمْ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ
لِيَوْمٍ اَيْ فِيْ يَوْمٍ لَّا رَيْبَ
شَكَّ فِيْهِ هُوَ يَوْمُ
الْقِيٰمَةِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَغَيْرِهِمْ
جَزَاءَ مَا كَسَبَتْ عَمِلَتْ مِنْ
خَيْرٍ وَشَرٍّ وَهُمْ اَيِ النَّاسُ
لَا يُظْلَمُوْنَ ○ بِنَقْصِ حَسَنَةٍ

(۲۵) سو کیا حال ہوگا ان کا جب ہم ان کو قیامت کے دن جس میں کچھ شک وشبہ نہیں اکٹھا کریں گے۔ اور ہر آدمی اہل کتاب میں سے ہو یا اور کوئی اپنے بھلے، برے کاموں کا بدلہ پورا پورا پاوے گا اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا کہ نیکی کم کردیجائے یا دوسرے کے گناہ اس کے ذمہ لگا دئے جائیں۔ اور جب کہ آنحضرت

أَوْ زِيَادَةٍ سَيِّئَةٍ وَنَزَلَ لَمَّا
وَعَدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمَّتَهُ مُلْكَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ
فَقَالَ الْمُنٰفِقُوْنَ هَيْهَاتَ -

(۲۶) قُلِ اللّٰهُمَّ يَا اللهُ مٰلِكَ
الْمُلْكِ تُؤْتِي تُعْطِي الْمُلْكَ
مَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ بِاِيْتَائِهِ
اِيَّاهُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِنَزْعِهِ مِنْهُ بِيَدِكَ بِقُدْرَتِكَ
الْخَيْرُ اَيْ وَالشَّرُّ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے فارس وروم کی بادشاہت وحکومت کا وعدہ فرمایا کہ یہ ملک تم کو ملیں گے تو منافقوں نے کہا یہ کہاں ہوسکتا ہے۔سب جھوٹی باتیں ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۶) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ الخ کہدو اے اللہ جہاں کے مالک تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے ملک عطا فرمادے اور جس سے چاہے چھین لیوے اور ملک دے کر جس کو چاہے عزت بخشے اور ملک چھین کر جس کو چاہے ذلیل کرے تیری قدرت میں خیر اور شر دونوں ہیں نفع پہنچانے اور نقصان ڈالنے کا تو مالک ہے بے شک تو ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

تشریح

(۲۵) اللہ کے یہاں نسلی امتیاز کوئی چیز نہیں ہے لیکن اللہ کے یہاں سب انسان برابر ہیں، خاص نسل میں پیدا ہونے کی وجہ سے کوئی رعایت نہیں رکھی گئی ــــ ہر ایک کو اس کی کمائی کا بدلہ بنا کسی کمی بیشی کے ملے گا ــــ فیصلے کے دن جب سب انسان جمع کئے جائینگے یہ سب کچھ سامنے آجائیگا۔

(۲۶) اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے انسان کے سامنے کبھی جب یہ منظر آتا ہے کہ ایک رب کے ماننے والے اہل ایمان دنیاوی جاہ واقتدار سے محروم بے بسی کی زندگی گذار رہے ہیں ــــ مال وزر سے محروم، فقروفاقے اور آلام ومصائب کا شکار ہیں ــــ دوسری طرف رب کے نافرمان اور اس کے باغی پھل پھول رہے ہیں اقتدار اور وسائل پر ان کا قبضہ ہے ــــ تو بہت سے سوالات اس کے دماغ میں ابھرنے لگتے ہیں ــــ لطیف پیرائے میں یہ ان سوالات کا جواب بھی ہے، پیشین گوئی بھی ہے جو پوری ہوکر رہی۔ ــــ آپ یہ دعا کریں اور اس حقیقت کو سمجھائیں کہ:۔

○ اے اللہ! اے اقتدار کے مالک ــــ ہر قسم کے اقتدار اور اختیارات کا تنہا بلاشرکت غیرے مالک وحاکم صرف اللہ ہے۔ دنیا کا ظاہری اقتدار چاہے کسی صورت میں ہو یہ حقیقی ملکیت نہیں ہے اصل مالک کی امانت کی حیثیت رکھتا ہے۔

○ تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے ــــ جسکو بھی دنیا میں حکومت اور اقتدار ملتا ہے اللہ کے عطا کرنے سے ملتا ہے اور اس کے چھیننے سے چھنتا ہے ــــ اشخاص ہوں یا گروہ وہ اپنی حکمت کے تحت اقتدار دیتا ہے اور لیتا ہے۔

○ تو جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلیل کردے ــــ عزت ہے تو اس کی بخشی ہوئی اور ذلت ورسوائی ہے تو اس کی طرف سے، لہٰذا ہر حال میں اس سے رجوع کرنا چاہیئے۔

○ بھلائی تیرے اختیار میں ہے ــــ سب خوبی تیرے قبضے میں ہے ــــ ہر بھلائی تیرے در سے ملتی ہے ــــ اور یہ کہ تیرے در سے بھلائی ہی بھلائی ملتی ہے اگر بظاہر کوئی صورت ناگواری کی بھی ہو اس میں کوئی نہ کوئی خیر چھپی ہوتی ہے ــــ اللہ کی مقدس ذات بھلائیوں کا ہی سرچشمہ ہے۔

○ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ــــ تیری قدرت کامل ہے تو جو چاہے کرسکتا ہے۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ

تُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ تُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَ تُخْرِجُ
تو داخل کرتا ہے	رات	دن میں	اور داخل کرتا ہے	دن	رات میں	اور تو نکالتا ہے

تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں، اور تو بے جان سے

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ

الْحَيَّ	مِنَ	الْمَيِّتِ	وَ	تُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ	الْحَيِّ
جاندار	سے	بے جان	اور	تو نکالتا ہے	بے جان	سے	جان دار

جاندار نکالتا ہے اور جاندار سے بے جان نکالتا ہے۔

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

وَ تَرْزُقُ	مَنْ	تَشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ
اور تو رزق دیتا ہے	جسے	تو چاہے	بے شمار

اور جسے چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

(۲۷) تُوْلِجُ تُدْخِلُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ تُدْخِلُهُ فِي الَّيْلِ ۡ فَيَزِيْدُ كُلٌّ مِنْهُمَا بِمَا نَقَصَ مِنَ الْاٰخَرِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ كَالْاِنْسَانِ وَالطَّائِرِ مِنَ النُّطْفَةِ وَالْبَيْضَةِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ كَالنُّطْفَةِ وَالْبَيْضَةِ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ اَىْ رِزْقًا وَاسِعًا

(۲۷) تو ایسی قدرت والا ہے کہ رات کا حصہ دن میں داخل کر کے دن کو بڑھاتا ہے۔ اور دن کا کچھ حصہ رات میں ڈال کر رات کو زیادہ فرماتا ہے، اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے چنانچہ آدمی کو نطفہ سے اور پرند جانور کو بیضہ سے بناتا ہے۔ اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے جیسے نطفہ آدمی سے اور بیضہ جانور سے نکلتا ہے اور جس کو چاہے بے حساب فراغت کا رزق دیتا ہے۔

تشریح

(۲۷) رات اور دن کی طرح پریشانیاں بھی آتی جاتی رہتی ہیں ○ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں ــــ یہ شب و روز کا آنا، یہ رات دن کا گھٹنا بڑھنا یہ الٹ پھیر سب تیرے اختیار میں ہے کیونکہ چاند سورج بغیر تیرے حکم کے حرکت نہیں کر سکتے وہ تیرے فرمان کے پابند ہیں ــــ رات دن کے آنے کی طرح پریشانیوں کا آنا جانا بھی ہے۔ آج حالات کی تنگی ہے تو کل آسانی ہے۔

○ جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو ــــ مرغی سے انڈے کو جو بے جان ہے ــــ اور انڈے سے مرغی کو، آدمی کو نطفہ سے جو بے جان ہے اور جاندار آدمی سے بے جان نطفہ کو پیدا کرنا تیری ہی قدرت کا کام ہے۔

○ اور جس کو چاہے حسی اور معنوی ہر طرح کا بے حساب رزق عطا فرمائے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

لَا يَتَّخِذِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْكٰفِرِيْنَ	اَوْلِيَآءَ	مِنْ دُوْنِ
نہ بنائیں	مومن (جمع)	کافر (جمع)	دوست (جمع)	علاوہ (چھوڑکر)

مومن نہ بنائیں، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست

الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

الْمُؤْمِنِيْنَ	وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَلَيْسَ	مِنَ	اللّٰهِ	فِيْ شَيْءٍ
مومن (جمع)	اور جو	کرے	ایسا	تو نہیں	سے	اللہ	کوئی تعلق

اور جو ایسا کرے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں،

اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى

اِلَّآ	اَنْ	تَتَّقُوْا	مِنْهُمْ	تُقٰىةً	وَ	يُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَاِلَى
سوائے	کہ	بہانہ کرو	ان سے	بچاؤ	اور	ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات	اور طرف

سوائے اس کے کہ تم ان سے بچاؤ کرو اور اللہ تمہیں ڈراتا ہے اپنی ذات سے، اور

اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَ

اللّٰهِ	الْمَصِيْرُ	قُلْ	اِنْ	تُخْفُوْا	مَا	فِيْ	صُدُوْرِكُمْ	اَوْ	تُبْدُوْهُ	يَعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَ
اللہ	لوٹ جانا	کہدیں	اگر	تم چھپاؤ	جو	میں	تمہارے سینے (دل)	یا	تم ظاہر کرو	اُسے جانتا ہے	اللہ	اور

اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ کہدیں جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اسے جانتا ہے۔ اور

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

يَعْلَمُ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَاللّٰهُ	عَلٰي	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
وہ جانتا ہے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	زمین میں	اور اللہ	پر	ہر	چیز	قادر

وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

(۲۸) لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ يُوَالُوْنَهُمْ مِنْ دُوْنِ اَيْ غَيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اَيْ يُوَالِيْهِمْ فَلَيْسَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ مَصْدَرُ

(۲۸) مسلمانوں کو چاہیئے کہ مسلمانوں کے سوا کسی کافر سے دوستی نہ کریں اور جو ایسا کرے اور دل سے ان کا دوست ہوجائے تو وہ اللہ کے دین میں نہ رہا لیکن اگر بوجہ کسی خوف کے از راہِ تقیہ زبان سے اقرار دوستی کا کر لیا جاوے اور دل

تَقِيَّةً اَیْ تَخَافُوْا مَخَافَةً
فَلَكُمْ مُوَالَاتُهُمْ بِاللِّسَانِ دُوْنَ
الْقَلْبِ وَهٰذَا قَبْلَ عِزَّةِ الْاِسْلَامِ
وَيَجْرِیْ فِیْ مَنْ فِیْ بَلَدٍ
لَيْسَ قَوِيًّا فِيْهَا وَيُحَذِّرُكُمُ
يُخَوِّفُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۚ اَیْ
اَنْ يَّغْضَبَ عَلَيْكُمْ اِنْ وَالَيْتُمُوْهُمْ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ الْمَرْجِعُ
فَيُجَازِيْكُمْ ۔

(۲۹) قُلْ لَّهُمْ اِنْ تُخْفُوْا مَا
فِیْ صُدُوْرِكُمْ قُلُوْبِكُمْ
مِنْ مُوَالَاتِهِمْ اَوْ تُبْدُوْهُ
تُظْهِرُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۚ
وَهُوَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمِنْهُ
تَعْذِيْبُ مَنْ وَالَاهُمْ

میں اس کا بغض اور دشمنی رہے تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ (یہ حکم غلبۂ اسلام سے پہلا ہے اور جس جگہ اسلام نے پوری قوت نہیں پکڑی وہاں اب بھی یہ حکم باقی ہے کہ کافروں سے دوستی دلی نہ چاہیئے اور اللہ تم کو اپنے غصہ اور قہر سے ڈراتا ہے کہ کافر کی دوستی موجب قہر اور غضب الٰہی ہے اور اللہ ہی کی طرف جانا ہے وہ تم کو عوض دیویگا۔

(۲۹) ان سے کہہ دو کہ اگر تم ظاہر نہ کرو ان کی دوستی کو جو تمہارے دلوں میں ہے بلکہ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کر دو اللہ کو سب خبر ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کو سب قدرت ہے۔ کافر کے دوستوں کا عذاب دینا اس کے اختیار میں ہے۔

تشریح

(۲۸) اللہ کے دشمنوں سے دوستی نہیں ہوسکتی | انسانی سماج میں انسانوں کا ایک دوسرے سے واسطہ ناگزیر ہے۔ اس کے لئے انسانی بھائی چارہ ضروری ہے ــــ ایک دوسرے کی خیر خواہی، ہمدردی انسانی فطرت کا تقاضا ہے ــــ اب اس سے اوپر ایک معاملہ ہے ایمان و کفر کا۔ ایمان و کفر اجالے اور اندھیرے کی طرح دو مختلف نظریات ہیں۔ ایمان جب انفرادی زندگی سے نکل کر پورے سسٹم کو بدلنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو ہر مرحلہ پر کفر سے اس کا ٹکراؤ یقیناً ہوگا ــــ کیا نظریاتی کش مکش کے اس نازک مرحلے پر ہمارا یہ سوچنا درست ہوگا کہ جن سے ہم ٹکرا رہے ہیں وہ ہمارے رفیق اور دوست ہوں گے ــــ کیا ان سے دوستی کا دم بھرنا اللہ کو پسند ہوگا ــــ یا تو اللہ کو اپنا دوست بنا لیا جائے یا غیر اللہ کو ــــ ہمیں بہرحال دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا ــــ ہاں یہ الگ بات ہے کہ ابھی وہ کمزور ہے اور براہ راست ٹکرانے کی طاقت نہیں رکھتا تو ابھی وہ نرم روی سے کام لیتا ہے۔ مگر دل کے جذبات ایمانی وقت اور موقعہ پر اظہار کے لئے مضطرب رہنے چاہئیں۔ انسانوں کا خوف اللہ کے خوف پر غالب نہ آنے پائے۔ آخر حاضر تو اسی کے حضور ہونا ہے جو دل کی کیفیت سے خوب واقف ہے۔

(۲۹) انسان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے جو ہر چیز سے باخبر ہے | اے نبی! آپ اہل ایمان کو خبردار کردیں کہ تمہارا معاملہ ایسی ہستی کے ساتھ ہے جو ڈھکے چھپے تمہارے ہر حال کو خوب جانتا ہے، اس کا علم زمین و آسمان کی ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا اقتدار ہر چیز پر ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ

يَوْمَ	تَجِدُ	كُلُّ	نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	مِنْ	خَيْرٍ	مُّحْضَرًا	وَمَا	عَمِلَتْ
دن	پائیگا	ہر	شخص	جو	اس نے کی	سے (کوئی)	نیکی	موجود	اور جو	اس نے کی

جس دن ہر شخص موجود پائے گا جو اس نے کی کوئی نیکی ، اور جو اس نے کوئی

مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ

مِنْ	سُوْٓءٍ	تَوَدُّ	لَوْ اَنَّ	بَيْنَهَا	وَبَيْنَهٗٓ	اَمَدًا	بَعِيْدًا	وَ	يُحَذِّرُكُمُ
سے (کوئی)	برائی	آرزو کریگا	کاش کہ	اسکے درمیان	اور اسکے درمیان	فاصلہ	دُور	اور	تمہیں ڈراتا ہے

برائی کی وہ آرزو کریگا کاش اسکے درمیان اور اس (برائی) کے درمیان دُور کا فاصلہ ہوتا ، اور اللہ

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع

اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ
اللہ	اپنی ذات	اور اللہ	شفقت کرنے والا	بندوں پر

تمہیں ڈراتا ہے اپنی ذات سے ، اور اللہ شفقت کرنے والا ہے بندوں پر

(۳۰) وَاذْكُرْ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ غَايَةً فِيْ نِهَايَةِ الْبُعْدِ فَلَا يَصِلُ اِلَيْهَا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ كَرَّرَهٗ لِلتَّاكِيْدِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(۳۰) اور یاد رکھو اس دن کو کہ ہر ایک نے جو بھلائی کی اس کے سامنے ہوگی اور جو برائی کی۔ اس کو یہ چاہے گا کہ کاش یہ بدی میرے پاس نہ آوے۔ مجھ میں اور اس میں بہت فاصلہ اور دوری ہو جائے۔ اور اللہ تم کو اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر نہایت مہربان ہے

تشریح

(۳۰) فیصلے کا دن آکر رہیگا فیصلے کا ایک دن وہ آئے گا جب ہر ایک کے کئے کا پھل اس کے سامنے ہوگا ـــــ اس دن آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کاش ! یہ دن نہ آتا ـــــ اللہ تمہیں متنبہ کرتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا بڑا خیر خواہ ہے کہ وہ قبل از وقت انجام سے باخبر کر رہا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ

قُلْ	اِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّوْنَ	اللّٰهَ	فَاتَّبِعُوْنِیْ	یُحْبِبْكُمُ	اللّٰهُ	وَیَغْفِرْ - لَكُمْ
آپ کہدیں	اگر	تم ہو	محبت رکھتے	اللہ	تو میری پیروی کرو	تم سے محبت کریگا	اللہ	اور بخشدیگا

آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور بخشدے گا

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ

ذُنُوْبَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ	قُلْ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ
گناہ تمہارے	اور اللہ	بخشنے والا	مہربان	آپ کہدیں	تم اطاعت کرو	اللہ	اور رسول

تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ آپ کہدیں تم اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْكٰفِرِیْنَ
پھر اگر	وہ پھر جائیں	تو بیشک	اللہ	نہیں دوست رکھتا	کافر (جمع)

پھر اگر وہ پھر جائیں تو بیشک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۱) وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا مَا نَعْبُدُ الْاَصْنَامَ اِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَیْهِ
قُلْ لَهُمْ یَا مُحَمَّدُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ بِمَعْنٰی اَنَّهٗ یُثِیْبُكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لِمَنِ اتَّبَعَنِیْ مَا سَلَفَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ
رَحِیْمٌ ○ بِهٖ.
(۳۲) قُلْ لَهُمْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فِیْمَا
یَاْمُرُكُمْ بِهٖ مِنَ التَّوْحِیْدِ فَاِنْ تَوَلَّوْا
اَعْرَضُوْا عَنِ الطَّاعَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا
یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ○ فِیْهِ اِقَامَةُ
الظَّاهِرِ مَقَامَ الْمُضْمَرِ اَیْ لَا یُحِبُّهُمْ
بِمَعْنٰی اَنَّهٗ یُعَاقِبُهُمْ

(۳۱) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ الخ وجہ نازل ہونے ان آیتوں کی یہ ہے کہ کفار نے کہا کہ ہم پرستش بتوں کی اس واسطے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کا مقرب کردیں۔ اے محمد ان سے کہدو اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری پیروی کرو کہ اللہ تمکو ثواب عطا فرمائے اور تم سے خوش ہو اور تمہارے گناہ بخشدے اور جو میری پیروی کرتے ہیں اللہ انکے سب پچھلے گناہ بخشتا ہے ان پر مہربان ہے۔

(۳۲) ان سے کہدو کہ اللہ اور اسکے رسول کا کہا مانو توحید الٰہی کو نہ چھوڑو، سو اگر وہ طاعت خدا سے منہ پھیریں تو اللہ ان سے خوش نہ ہوگا سخت عذاب میں گرفتار فرماویگا۔

تشریح

(۳۱) اللہ سے محبت عقل اور فطرت کا تقاضہ ہے | جسطرح اولاد کو اپنے والدین سے محبت فطری بھی اور عقلی بھی ـــــ اسی طرح مخلوق کو اپنے خالق سے بندے کو اپنے پروردگار سے محبت کا ہونا عقل اور فطرت کا تقاضا ہے ـــــ اللہ کی محبت کی راہ نبی کی محبت سے ہوکر گذرتی ہے جسکو اللہ سے محبت ہے، اسکو نبی ﷺ سے محبت ہوگی، محبت حقیقت میں وہ ہے جسمیں پیروی بھی ہے، اتباع اور پیروی نہ ہو تو زبانی محبت ہے، جس کی کوئی قیمت نہیں۔ محبت اطاعت اور احترام یہ تینوں باتیں ایک دوسرے سے جڑی ہیں ـــــ اطاعت رسول کے تقاضوں میں بھولے سے چوک ہوجائے اور محبت کا حق ادا نہ ہوسکے تو مایوس ہوکر نہ بیٹھنا چاہیئے فوراً ندامت کے ساتھ توبہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے اور رحیم ہیں۔ نافرمانی دل سے نہ ہو تو ایسی کوتاہیاں درگذر کردی جاتی ہیں۔

(۳۲) رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے | رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، اور جو رسول کی اطاعت سے انکار کرے تو ایسے منکرین حق کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ إِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾

إِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى	اٰدَمَ	وَنُوْحًا	وَّاٰلَ + إِبْرٰهِيْمَ	وَاٰلَ + عِمْرٰنَ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ
بیشک	اللہ	چُن لیا	آدم	اور نوح	اور ابراہیم کا گھرانہ	اور عمران کا گھرانہ	پر	سارے جہان

بیشک اللہ نے چن لیا آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ و عمران کے گھرانے کو سارے جہان پر

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾

ذُرِّيَّةً	بَعْضُهَا	مِنْ	بَعْضٍ	وَاللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
اولاد	وہ ایک	سے	دوسرے	اور اللہ	سننے والا	جاننے والا۔

وہ اولاد تھے ایک دوسرے کی، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳۳) إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىٓ اِخْتَارَ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ بِمَعْنٰى أَنْفُسِهِمَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ بِجَعْلِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَسْلِهِمْ۔

(۳۴) ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ وُلْدِ بَعْضٍ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

(۳۳) بیشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور عمران کو پسند کیا اور برگزیدہ فرمایا تمام جہان کے لوگوں پر کہ پیغمبر ان کی نسل سے ہوئے۔

(۳۴) یہ سب ذریۃ ہیں کہ بعض ان میں بعض سے نکلتے ہیں اور سلسلہ ان سب کا باہم ملتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

تشریح

(۳۳) نصاریٰ کی بنیادی گمراہی یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔ حجاز اور یمن کے درمیان ایک علاقہ تھا جسکو "نجران" کہا جاتا تھا۔ اس علاقے میں ۷۳ بستیاں شامل تھیں، ساری آبادی عیسائی تھی اور یہ تین سرداروں کے ماتحت تھی۔ ایک عاقب جو امیر سمجھا جاتا تھا۔ دوسرا سید جو تمدنی اور سیاسی امور کا نگراں ہوتا تھا۔ تیسرا اسقف (بشپ) جو مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ ۹ھ میں تینوں سرداروں کے ساتھ نجران کے ساٹھ عیسائیوں کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوا۔ فتح مکہ کے بعد عرب کے مختلف حصوں سے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ خطبہ نازل فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ وفد نجران کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دی اور ان کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا۔

نصاریٰ کی بنیادی گمراہی یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ماننے کے بجائے ان کو اللہ کا بیٹا اور الوہیت میں اللہ کا شریک مانتے ہیں اگر یہ بنیادی غلطی دور ہو جائے تو خالص اور صحیح اسلام کی طرف ان کا پلٹنا دشوار نہیں ہے۔ اس لئے اس خطبہ کی تمہید اس انداز سے اٹھائی گئی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک یہ سب انسان تھے، رسول تھے، ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوتے رہے۔ انکی خصوصیت بس یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کرتا رہا۔

(۳۴) اللہ کے رسولوں میں الوہی صفات نہیں ہوتیں۔ آدم، نوح، ابراہیم، آل عمران یہ سب ایک ہی سلسلہ کے لوگ تھے۔ ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوئے تھے جنکو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا تھا۔ یہ سب اللہ کے بندے اور رسول تھے ان میں الوہی صفات کا کوئی مطلب نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ اگر تم ناروا بات ان شخصیتوں کی طرف منسوب کروگے اور کذب بیانی کروگے تو اللہ اس سے باخبر ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا

اِذْ	قَالَتِ	امْرَاَتُ + عِمْرٰنَ	رَبِّ	اِنِّیْ	نَذَرْتُ	لَكَ	مَا	فِیْ	بَطْنِیْ	مُحَرَّرًا
جب	کہا	بی بی عمران	اے میرے رب	بیشک	نذر کیا میں نے	تیرے لئے	جو	میرے پیٹ میں		آزاد کیا ہوا

جب عمران کی بی بی نے کہا اے میرے رب جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے تیری نذر کیا (سب سے) آزاد

فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ

فَتَقَبَّلْ	مِنِّیْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ	فَلَمَّا	وَضَعَتْهَا	قَالَتْ
سو تو قبول کرلے	مجھ سے	بیشک تو	تو	سننے والا	جاننے والا	سو جب	اس نے جنم دیا اسکو	اس نے کہا

رکھ کر، سو تو مجھ سے قبول کرلے بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔ سو جب اس نے اسکو (مریم کو) جنم دیا تو وہ بولی

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ

رَبِّ	اِنِّیْ	وَضَعْتُهَا	اُنْثٰی	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا		وَضَعَتْ	وَ لَیْسَ
اے میرے رب	میں نے	جنم دی	لڑکی	اور اللہ	خوب جانتا ہے	جو		اس نے جنا	اور نہیں

اے میرے رب میں نے جنم دی ہے لڑکی، اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس نے جنم دیا ہے اور بیٹا بیٹی کے

الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ

الذَّكَرُ	كَالْاُنْثٰی	وَاِنِّیْ	سَمَّیْتُهَا	مَرْیَمَ	وَاِنِّیْ + اُعِیْذُهَا	بِكَ
بیٹا	مانند بیٹی	اور میں	اس کا نام رکھا	مریم	اور میں پناہ میں دیتی ہوں اسکو	تیری

مانند نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو تیری

وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾

وَذُرِّیَّتَهَا	مِنَ	الشَّیْطٰنِ	الرَّجِیْمِ
اور اس کی اولاد	سے	شیطان	مردود

پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے۔

(۳۵) اُذْكُرْ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ
حَنَّةُ لَمَّا اَسَنَّتْ وَاشْتَاقَتْ لِلْوَلَدِ
فَدَعَتِ اللّٰهَ وَاَحَسَّتْ بِالْحَمْلِ یَا
رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَجْعَلَ لَكَ مَا
فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا عَتِیْقًا خَالِصًا مِنْ
شَوَاغِلِ الدُّنْیَا لِخِدْمَةِ بَیْتِكَ
الْمُقَدَّسِ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِیْعُ لِلدُّعَاءِ الْعَلِیْمُ ○ بِالنِّیَّاتِ

(۳۵) یاد کرو جب عمران کی بیوی حنّہ کی عمر
زیادہ ہوگئی اور وہ اولاد کے مشتاق
ہوئے تو اس نے اللہ سے اولاد کیلئے دعا مانگی،
اور حمل ہونا اس کو محسوس ہونے لگا تو یہ کہا اے
میرے رب میں نے یہ منت مانی ہے کہ جو میرے پیٹ میں بچہ ہے
اسکو خالص تیرے لئے کردوں کوئی شغل دنیا کا اس کے
سپرد نہ ہو سب علائق سے جدا ہو کر تیرے گھر پاک (بیت المقدس)
کی خدمت کیا کرے۔ سو تو مجھ سے یہ نذر قبول فرما بیشک تو دعا سننے والا
اور جاننے والا ہے

(۳٦) وَهَلَكَ عِمْرَانُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمَّا
وَضَعَتْهَا وَلَدَتْهَا جَارِيَةً وَكَانَتْ
تَرْجُوْا أَنْ يَكُوْنَ غُلَامًا إِذْ لَمْ
يَكُنْ يُحَرَّرُ إِلَّا الْغِلْمَانُ
قَالَتْ مُعْتَذِرَةً يَا رَبِّ إِنِّيْ
وَضَعْتُهَآ أُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ
أَيْ عَالِمٌ بِمَا وَضَعَتْ ؕ جُمْلَةُ
إِعْتِرَاضٍ مِنْ كَلَامِهٖ تَعَالٰى وَفِيْ
قِرَاءَةٍ بِضَمِّ التَّاءِ وَلَيْسَ الذَّكَرُ
الَّذِيْ طَلَبَتْ كَالْأُنْثٰى ؕ الَّتِيْ
وُهِبَتْ لِأَنَّهٗ يَقْصُدُ لِلْخِدْمَةِ
وَهِيَ لَا تَصْلَحُ لَهَا لِضُعْفِهَا
وَعَوْرَتِهَا وَمَا يَعْتَرِيْهَا مِنَ
الْحَيْضِ وَنَحْوِهٖ وَإِنِّيْ سَمَّيْتُهَا
مَرْيَمَ وَإِنِّيْٓ أُعِيْذُهَا بِكَ
وَذُرِّيَّتَهَا أَوْلَادَهَا مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○
الْمَطْرُوْدِ فِي الْحَدِيْثِ مَا مِنْ
مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ إِلَّا مَسَّهُ
الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ
صَارِخًا إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ.

(۳٦) عمران کی بیوی ابھی حاملہ ہی تھی کہ عمران نے انتقال کیا سو جب حنہ نے اس لڑکی کو جنا اور اس کو یہ امید تھی کہ لڑکا ہوگا. کیونکہ خدمتِ بیت المقدس کے لئے لڑکوں ہی کو خاص کیا کرتے تھے. اس وقت بطور معذرت یہ عرض کیا حالانکہ اللہ تعالے زیادہ واقف ہے جو اس نے جنا کہ اے میرے رب میرے لڑکی پیدا ہوئی ہے اور لڑکا لڑکی برابر نہیں ہو سکتے کہ لڑکا خدمتِ بیت المقدس کے لائق ہے. عورت اس کام کی صلاحیت نہیں رکھتی کہ ضعیف ہوتی ہے اور اس کے لئے اکثر بدن کا ستر ضروری ہوتا ہے اور کاروبارِ خدمتِ بیت المقدس میں ہر وقت تمام بدن کا ستر دشوار ہے اسکے سوا حیض وغیرہ کی وجہ سے بسا اوقات عورت مسجد میں جانے کے قابل نہیں ہوتی پس ایسی حالت میں عورت خدمتِ بیت المقدس کی کیوں کر کر سکتی ہے) اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں کرتی ہوں کہ شیطان مردود کے اثر سے محفوظ رہے. حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو شیطان ضرور چھوتا ہے اور اس پر اپنا اثر پہنچاتا ہے جب وہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ بچہ چیخ کر آواز کرتا ہے سوا مریم اور اسکے فرزند کے بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا.

تشریح

(۲۵) حضرت عمران کی نذر | وہ اسوقت بھی سُن رہا تھا جب عمران کی عورت نے کہا تھا کہ اے میرے پروردگار جو بچہ میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں. وہ تیرے ہی کام کے لئے وقف ہوگا، آپ میری اس نذر کو قبول فرمالیں، بے شک آپ سب کچھ سننے اور جاننے والے ہیں.

(۳٦) حضرت عمران کی بیوی نے کہا، یہ لڑکی ہوئی اب نذر کا کیا ہوگا | جب وہ بچی (مریم والدہ حضرت عیسیٰ) پیدا ہوئی تو عمران کی عورت نے کہا، مالک! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوگئی ـــــ حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ کو اس کی خبر تھی ـــــ اور وہ کہنے لگی لڑکا لڑکی کی طرح نہیں، اگر لڑکا ہوتا تو وہ مقصد جس کے لئے میں اس کو نذر کرنا چاہتی تھی زیادہ اچھی طرح پورا ہوتا کیونکہ لڑکے پر وہ تمدنی پابندیاں نہیں ہوتیں جو لڑکی پر ہوتی ہیں. بہر خیر میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے. اور میں اُسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں.

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا

فَتَقَبَّلَهَا	رَبُّهَا	بِقَبُوْلٍ	حَسَنٍ	وَّ اَنْۢبَتَهَا	نَبَاتًا	حَسَنًا	وَّ	كَفَّلَهَا
تو قبول کیا اسکو	اسکا رب	قبول	اچھا	اور پروان چڑھایا اسکو	بڑھانا	اچھا	اور	سپرد کیا اسکو

تو اس کو اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اس کو اچھی طرح پروان چڑھایا اور اس کو سپرد کیا

زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا

زَكَرِيَّا	كُلَّمَا	دَخَلَ	عَلَيْهَا	زَكَرِيَّا	الْمِحْرَابَ	وَجَدَ	عِنْدَهَا
زکریا	جبوقت	آتا	اسکے پاس	زکریا	محراب (حجرہ)	پایا	اسکے پاس

زکریاؑ کے۔ جب بھی زکریاؑ اس کے پاس حجرہ میں آتے اس کے پاس کھانا

رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ

رِزْقًا	قَالَ	يٰمَرْيَمُ	اَنّٰى	لَكِ	هٰذَا	قَالَتْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ
کھانا	اس نے کہا	اے مریم	کہاں	تیرے لئے	یہ	اس نے کہا	یہ	سے	پاس	اللہ

پاتے۔ اس نے (زکریاؑ نے) کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ اس نے کہا یہ اللہ کے پاس سے

اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

اِنَّ	اللّٰهَ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَاۗءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ
بیشک	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	چاہے	بے حساب

ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(۳۷) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا اَیْ قَبِلَ مَرْیَمَ مِنْ اُمِّهَا
بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ
اَنْشَأَهَا بِخَلْقٍ حَسَنٍ فَكَانَتْ تَنْبُتُ
فِی الْیَوْمِ كَمَا یَنْبُتُ الْمَوْلُوْدُ فِی
الْعَامِ وَ اَتَتْ بِهَا اُمُّهَا الْاَحْبَارَ
سَدَنَةَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَتْ
دُوْنَكُمْ هٰذِهٖ النَّذِیْرَةُ فَتَنَافَسُوْا
فِیْهَا لِاَنَّهَا بِنْتُ اِمَامِهِمْ فَقَالَ
زَكَرِیَّا اَنَا اَحَقُّ بِهَا لِاَنَّ خَالَتَهَا
عِنْدِیْ فَقَالُوْا لَا حَتّٰی نَقْتَرِعُ
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ
اِلَی نَهْرِ الْاُرْدُنِ وَاَلْقَوْا اَقْلَامَهُمْ

(۳۷) سو اللہ نے مریم کو اس کی ماں سے قبول کیا اچھا قبول کرنا اور اس کو بڑھایا اچھی طرح کہ وہ ایک دن میں اتنی بڑھتی تھی جتنا اور بچہ سال بھر میں بڑھے اور مریم کی ماں اس کو عالموں کی خدمت میں جو بیت المقدس کے خادم تھے لائی پھر کہا لو اس لڑکی کو اس پر یہ ہی منت مانی گئی ہے یہاں رہ کر خدمت بیت المقدس کرے سو اس کے لینے کی سب کو رغبت ہوئی کہ وہ انکے مقتدا کی بیٹی تھی۔ زکریا بولے کہ میں اس کے لینے کا زیادہ حقدار ہوں کہ اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ سب نے کہا یہ نہیں ہو سکے گا ہم قرعہ ڈالتے ہیں جس کا نام قرعہ میں آوے وہ ہی لے لیوے وہ سب چلے نہر اردن کی طرف اور وہ انتیس آدمی تھے ان میں

عَلٰى اَنَّ مَنْ ثَبَتَ قَلَمُهٗ فِى الْمَاءِ وَصَعَدَ فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا فَثَبَتَ قَلَمُ زَكَرِيَّا فَاَخَذَهَا وَبَنٰى لَهَا غُرْفَةً فِى الْمَسْجِدِ بِسُلَّمٍ لَا يَصْعَدُ اِلَيْهَا غَيْرُهٗ وَكَانَ يَاْتِيْهَا بِاَكْلِهَا وَشُرْبِهَا وَدُهْنِهَا فَيَجِدُ عِنْدَهَا فَاكِهَةَ الشِّتَاءِ فِى الصَّيْفِ وَفَاكِهَةَ الصَّيْفِ فِى الشِّتَاءِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاؕ ضَمَّهَا اِلَيْهِ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِالتَّشْدِيْدِ وَنَصْبِ زَكَرِيَّاءَ مَمْدُوْدًا وَمَقْصُوْرًا وَالْفَاعِلُ اللّٰهُ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ الْغُرْفَةَ وَهِىَ اَشْرَفُ الْمَجَالِسِ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًاۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَاؕ قَالَتْ وَهِىَ صَغِيْرَةٌ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يَاْتِيْنِىْ بِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۝ رِزْقًا وَاسِعًا بِلَا تَبِعَةٍ۔

یہ امر قرار پایا کہ ہم سب اپنی قلموں کو نہر میں ڈالیں اس شرط سے کہ جس کا قلم پانی میں ثابت وقائم رہے اور اوپر چڑھ آوے وہی مستحق مریم کا سمجھا جاوے۔ سو زکریا کا قلم ثابت رہا اور اوپر اٹھ آیا۔ انہوں نے مریم کو لے لیا اور اسکے واسطے مسجد کے اوپر ایک مکان بنوادیا کہ بدون سیڑھی اس پر کوئی نہ چڑھ سکے اور زکریا کے سوا وہاں کوئی نہ جاتا تھا زکریا ہی اس کے واسطے کھانا پانی تیل لاتے تھے۔ سو زکریا اس کے پاس جاڑے کے میوے گرمی میں اور گرمی کے میوے جاڑے میں پاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور مریم کو زکریا نے لے لیا اور اپنے پاس رکھا جب زکریا اس کے پاس اس اونچی جگہ میں جہاں وہ رہتی تھی جاتے تو مریم کے پاس رزق پاتے یعنی پھل وغیرہ۔
کہتے اے مریم تجھے یہ کہاں سے ملا۔ وہ کہتی اور اس کی عمر ابھی تھوڑی ہی تھی کہ یہ میوہ اللہ میرے لئے جنت سے بھیجتا ہے۔
بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب فراغت سے روزی دیتا ہے کہ اس پر کچھ پکڑ نہیں ہوتی۔

تشریح

(۳۷) اللہ نے عمران کی بیوی کی نذر (حضرت مریم) کو قبول کیا اللہ تعالیٰ نے عمران کی عورت کی نذر اس بچی مریم کو بخوشی قبول فرمالیا ـــــ اسے بڑی اچھی لڑکی بنا کر اٹھایا اور زکریا کو اسکا سرپرست بنادیا ـــــ حضرت مریم سن رشد کو پہونچ گئیں اور بیت المقدس کی عبادت گاہ جسکو ہیکل کہتے ہیں اسمیں داخل کردی گئیں۔ شب و روز اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے لگیں۔ حضرت زکریا جو اُن کے سرپرست تھے غالبًا رشتے میں ان کے خالو لگتے تھے، حضرت زکریا بھی ہیکل کے مجاوروں میں تھے ـــــ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ یہ زکریا وہ زکریا نبی نہیں ہیں جن کے قتل کا ذکر بائبل کے پرانے عہدنامے میں ملتا ہے۔

زکریا جب کبھی ان کے اس کمرے میں جاتے جو عبادت گاہ کے مجاوروں اور معتکفین کے لئے بنے ہوئے تھے اور جن کمروں کو محراب کہا جاتا تھا تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان ملتا، زکریا حضرت مریم سے پوچھتے یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔؟ وہ جواب دیتیں میرے رب کے پاس سے آیا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے ـــــ اس واقعہ سے حضرت مریم کی عبادت گذاری پاکیزگی اور مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

هُنَالِكَ	دَعَا	زَكَرِيَّا	رَبَّهٗ	قَالَ	رَبِّ	هَبْ + لِيْ	مِنْ	لَّدُنْكَ	ذُرِّيَّةً	طَيِّبَةً
وہیں	دعا کی	زکریا	اپنا رب	اسنے کہا	اے میرے رب	عطا کر مجھے	سے	اپنے پاس	اولاد	پاک

وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاک اولاد عطا کر۔

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ

اِنَّكَ	سَمِيْعُ	الدُّعَآءِ	فَنَادَتْهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَهُوَ	قَآئِمٌ	يُّصَلِّيْ	فِيْ	الْمِحْرَابِ
بیشک تو	سننے والا	دعا	تو آواز دی اس کو	فرشتہ	اور وہ	کھڑے ہوئے	نماز پڑھتے	میں	محراب (حجرہ)

تو بیشک دُعا سننے والا ہے۔ تو انہیں آواز دی فرشتے نے جب وہ حجرے میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّ

اَنَّ اللّٰهَ	يُبَشِّرُكَ	بِيَحْيٰى	مُصَدِّقًا	بِكَلِمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَسَيِّدًا	وَّحَصُوْرًا	وَّ
کہ اللہ	تمہیں خوشخبری دیتا ہے	یحییٰ کی	تصدیق کرنیوالا	حکم	سے	اللہ	اور سردار	اور نفس کو قابو رکھنے والا	اور

کہ اللہ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے اللہ کے حکم کی تصدیق کرنے والا، سردار اور نفس کو قابو رکھنے والا۔ اور

نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ

نَبِيًّا	مِّنَ	الصّٰلِحِيْنَ	قَالَ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	غُلٰمٌ	وَّقَدْ + بَلَغَنِيَ
نبی	سے	نیکوکار (جمع)	اس نے کہا	اے میرے رب	کہاں	ہوگا	میرے لئے	لڑکا	جبکہ مجھے پہونچ گیا

نبی (ہوگا) نیکو کاروں میں سے۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ جبکہ مجھے بڑھاپا

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ

الْكِبَرُ	وَامْرَاَتِيْ	عَاقِرٌ	قَالَ	كَذٰلِكَ	اللّٰهُ	يَفْعَلُ	مَا يَشَآءُ	قَالَ	رَبِّ
بڑھاپا	اور میری عورت	بانجھ	اس نے کہا	اسی طرح	اللہ	کرتا ہے	جو وہ چاہتا ہے	اس نے کہا	اے میرے رب

پہونچ چکا ہے اور میری عورت بانجھ ہے، اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب

اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ

اجْعَلْ	لِّيْٓ	اٰيَةً	قَالَ	اٰيَتُكَ	اَلَّا	تُكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلٰثَةَ	اَيَّامٍ	اِلَّا	رَمْزًا	وَاذْكُرْ
مقرر فرما دے	میرے لئے	کوئی نشانی	اس نے کہا	تیری نشانی	کہ نہ	بات کریگا	لوگ	تین	دن	مگر	اشارہ	اور تو یاد کر

مقرر فرما دے میرے لئے کوئی نشانی۔ اس نے کہا تیری نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن بات نہ کرے گا مگر اشارہ سے اور تو اپنے

ع ۱۲
رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

رَّبَّكَ	كَثِيْرًا	وَّسَبِّحْ	بِالْعَشِيِّ	وَالْاِبْكَارِ
اپنا رب	بہت	اور تسبیح کر	شام	اور صبح

رب کو بہت یاد کر، اور صبح و شام تسبیح کر۔

(۳۸) هُنَالِكَ اَیْ لَمَّا رَاٰی زَكَرِیَّا ذٰلِكَ وَعَلِمَ
اَنَّ الْقَادِرَ عَلَی الْاِتْیَانِ بِالشَّیْءِ فِیْ
غَیْرِ حِیْنِهٖ قَادِرٌ عَلَی الْاِتْیَانِ بِالْوَلَدِ
عَلَی الْكِبَرِ وَكَانَ اَهْلُ بَیْتِهٖ انْقَرَضُوْا
دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ج لَمَّا دَخَلَ الْمِحْرَابَ
لِلصَّلٰوةِ جَوْفَ اللَّیْلِ قَالَ رَبِّ
هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ مِنْ عِنْدِكَ
ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج وَلَدًا صَالِحًا
اِنَّكَ سَمِیْعُ مُجِیْبُ الدُّعَآءِ ○
(۳۹) فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَیْ جِبْرَئِیْلُ
وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ
اَیِ الْمَسْجِدِ اَنَّ اَیْ بِاَنَّ وَفِیْ قِرَاءَةٍ
بِالْكَسْرِ بِتَقْدِیْرِ الْقَوْلِ اَللّٰهَ
یُبَشِّرُكَ مُثَقَّلًا وَّ مُخَفَّفًا بِیَحْیٰی
مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ كَائِنَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
اَیْ بِعِیْسٰی اَنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَسُمِّیَ
كَلِمَةً لِاَنَّهٗ خُلِقَ بِكَلِمَةِ كُنْ وَسَیِّدًا
مَتْبُوْعًا وَّحَصُوْرًا مَمْنُوْعًا عَنِ
النِّسَآءِ وَنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○
رُوِیَ اَنَّهٗ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَةً
وَلَمْ یَهُمَّ بِهَا.
(۴۰) قَالَ رَبِّ اَنّٰی كَیْفَ یَكُوْنُ لِیْ
غُلٰمٌ وَّلَدٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ
اَیْ بَلَغْتُ نِهَایَةَ السِّنِّ مِائَةً
وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً وَّامْرَاَتِیْ
عَاقِرٌ ط بَلَغَتْ ثَمَانِیْ وَتِسْعِیْنَ
قَالَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ
غُلَامًا مِنْكُمَا اَللّٰهُ یَفْعَلُ مَا
یَشَآءُ ○ لَا یُعْجِزُهٗ عَنْهُ شَیْءٌ وَّ
لِاِظْهَارِ هٰذِهِ الْقُدْرَةِ الْعَظِیْمَةِ
اَلْهَمَهُ اللّٰهُ السُّؤَالَ لِیُجَابَ بِهَا

(۳۸) زکریا نے جب یہ قصہ دیکھا اور سمجھے کہ اللہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ غیر موسم کا پھل لاوے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ بڑھاپے میں اولاد دیدے اور ان کے کوئی بال بچہ باقی نہ رہا تھا زکریا جب عبادت کے واسطے آدھی رات کو محراب میں داخل ہوئے اللہ سے دعا کی یہ عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے ولد صالح عطا فرما بیشک تو سننے والا، دعا قبول کرنے والا ہے۔

(۳۹) فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ الخ سو جبرئیل نے زکریا کو پکارا جب کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے یہ کہا کہ اللہ تم کو یحییٰ کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے کہ جو عیسیٰ کے روح اللہ ہونے کو مانتے ہیں (عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اس واسطے کہا گیا کہ وہ صرف کلمہ کُن کے کہنے سے پیدا ہوگئے) اور یحییٰ لوگوں کے مقتدا ہوں گے۔ اور عورتوں سے روکے گئے اور پیغمبر صالح ہونگے۔
(مروی ہے کہ یحییٰ علیہ السلام نے نہ گناہ کیا نہ کبھی گناہ کا ارادہ کیا۔)

(۴۰) زکریا بولے اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ میں نہایت بوڑھا ایک سو بیس برس کی عمر میں آگیا اور میری عورت بانجھ کہ اٹھانوے برس کی اس کی عمر ہوگئی۔ اللہ نے فرمایا بات یوں ہی ہے۔ تم دونوں سے بچہ پیدا ہووے گا۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کو کوئی چیز عاجز نہیں کرتی (اور زکریا کے دل میں جو اللہ نے ڈالا کہ انہوں نے عرض کیا کہ میرے بچہ کیونکر ہوگا یہ اسی لئے کہ حق تعالٰے اس کا جواب اس طرح دیوے اور قدرت ظاہر فرماوے۔

(۴۱) وَلَمَّا تَاقَتْ نَفْسُهُ اِلٰى سُرْعَةِ الْمُبَشَّرِ بِهٖ۔
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً اَيْ عَلَامَةً عَلٰى حَمْلِ امْرَاَتِيْ
قَالَ اٰيَتُكَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ اَيْ تَمْتَنِعَ مِنْ كَلَامِهِمْ بِخِلَافِ ذِكْرِ اللّٰهِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَيْ بِلَيَالِيْهَا اِلَّا رَمْزًا اِشَارَةً وَّاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ صَلِّ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ○ اَوَاخِرَ النَّهَارِ وَاَوَائِلَهٗ۔

(۴۱) اور جب زکریا کو شوق ہوا کہ جس لڑکے کی بشارت دی گئی ہے وہ جلد پیدا ہو جائے تو اللہ سے عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے کوئی علامت بتلا جس سے میں اپنی بیوی کا حاملہ ہونا سمجھوں۔ اللہ نے فرمایا کہ تمہارے واسطے عورت کے حاملہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ تم کسی سے تین دن تک بات نہ کرسکو گے سوا ذکر الٰہی کے اور بات جو کرنا چاہو گے اشارہ سے کرسکو گے زبان سے بات نہ کرسکو گے اور ذکر کرتے رہو اپنے رب کا بہت اور صبح شام نماز پڑھتے رہو۔

تشریح

(۳۸) حضرت زکریا کی اولاد کیلئے تمنا | حضرت زکریا اس وقت تک بے اولاد تھے، اس صالح دوشیزہ کو دیکھ کر ان کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کاش میرا رب مجھے بھی ایسی نیک اولاد عطا فرما دے ـــــ اور انھوں نے اپنے رب سے درخواست کی اے میرے رب مجھے اپنی قدرت سے نیک اولاد عطا فرما دیجئے آپ ہی دعا کے سننے والے ہیں۔

(۳۹) حضرت زکریا کو اولاد کی بشارت | حضرت زکریا جب محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو انکی دعا کے جواب میں فرشتوں نے انکو آواز دی کہ اللہ تجھے ایک لڑکے یحیٰی کی بشارت دیتا ہے ـــــ وہ اللہ کی طرف سے "کلمۃٌ من اللہ" اللہ کے ایک فرمان یعنی حضرت عیسیٰ کی تصدیق کرنے والا بن کر آئے گا۔ اس میں سرداری اور بزرگی کی شان ہوگی، کمال درجہ کا ضابط ہوگا، نبوت سے سرفراز ہوگا اور صالحین میں شمار کیا جائے گا ـــــ "کلمۃ من اللہ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس لئے کہا گیا کہ وہ اللہ کے ایک غیر معمولی فرمان سے خرقِ عادت کے طور پر بغیر باپ کے پیدا ہونگے۔

(۴۰) یہ کیسے ہوگا میں بوڑھا ہوں اور بیوی بانجھ ہے | زکریا نے کہا پروردگار اسکی شکل کیا ہوگی جبکہ میں بوڑھا اور میری بیوی بانجھ ہے۔ جواب ملا ایسا ہی ہوگا تیرے بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود اللہ تجھے بیٹا دیگا، کیونکہ جب اللہ کی مشیت ہوتی ہے اور وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ظاہری اسباب آڑے نہیں آتے ـــــ عالم اسباب پر بھی اسی کی حکمرانی ہے ـــــ حضرت زکریا کا یہ واقعہ حضرت عیسیٰ کے واقعے کی تمہید سمجھئے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی تو حضرت یحییٰ کی پیدائش بھی ایک بوڑھے اور بانجھ جوڑے سے ہوئی ـــــ حضرت عیسیٰ کا واقعہ غیر معمولی ہے تو یہ واقعہ بھی غیر معمولی ہے ـــــ اور غیر معمولی پن کی وجہ سے حضرت یحییٰ کو خدائی کا درجہ نہیں دیا تو حضرت عیسیٰؑ کی غیر معمولی ولادت کی بنا پر انھیں خدائی کا درجہ کیوں دیا جائے۔ ؟

(۴۱) اللہ کی طرف سے غیر معمولی نشانی | زکریا نے عرض کیا پروردگار کوئی ایسی نشانی مقرر فرما دیجے کہ جب یہ غیر معمولی واقعہ پیش آنے والا ہو تو مجھے اس کی پہلے سے خبر ہو جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک اشارہ کے سوا کوئی بات نہ کرسکو گے، البتہ ذکر و تسبیح کے لئے تمہاری زبان کھلے گی ـــــ غیر معمولی واقعہ کے لئے یہ نشان بھی غیر معمولی تھی کہ وہی زبان جو ذکر و تسبیح کے لئے کھلے گی دوسری گفتگو کے لئے بند ہو جائے گی۔ اس وقت خوب خوب اپنے رب کو یاد کرنا اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہنا۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَ

وَاِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	يٰمَرْيَمُ	اِنَّ اللّٰهَ	اصْطَفٰكِ	وَ	طَهَّرَكِ	وَ
اور جب	کہا	فرشتہ	اے مریم	بیشک اللہ	چن لیا تجھ کو	اور	پاک کیا تجھ کو	اور

اور جب فرشتہ نے کہا اے مریم! بیشک اللہ نے تجھ کو چن لیا، اور تجھ کو پاک کیا، اور

اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ

اصْطَفٰكِ	عَلٰى	نِسَآءِ	الْعٰلَمِيْنَ	يٰمَرْيَمُ	اقْنُتِىْ	لِرَبِّكِ	وَاسْجُدِىْ
برگزیدہ کیا تجھ کو	پر	عورتیں	تمام جہان	اے مریم	تو فرمانبرداری کر	اپنے رب کی	اور سجدہ کر

تجھ کو برگزیدہ کیا عورتوں پر تمام جہان کی۔ اے مریم تو اپنے رب کی فرماں برداری کر اور سجدہ کر

وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

وَارْكَعِىْ	مَعَ	الرّٰكِعِيْنَ
اور رکوع کر	ساتھ	رکوع کرنے والے

اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

(۴۲) وَ اذْكُرْ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اَىْ جِبْرِءِيْلُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ اِخْتَارَكِ وَطَهَّرَكِ مِنْ مَسِّ الرِّجَالِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَىْ اَهْلِ زَمَانِكِ

(۴۳) يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ اَطِيْعِيْهِ وَ اسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَىْ صَلِّىْ مَعَ الْمُصَلِّيْنَ۔

(۴۲) وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الخ اور یاد کرو جب جبرئیل نے مریم سے کہا کہ بیشک اللہ نے تجھ کو برگزیدہ فرمایا اور مرد کے قریب ہونے سے پاک کیا اور تیرے زمانے کی عورتوں میں تجھ کو بڑائی دی، اور پسند فرمایا۔

(۴۳) اے مریم اپنے رب کی فرماں بردار ہو اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھ۔

تشریح

(۴۲) حضرت مریم کی پاکیزگی | پھر وہ وقت بھی آیا جب فرشتوں نے حضرت مریم سے آکر کہا کہ اے مریم اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا، پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لئے چن لیا ـــــــ اللہ نے حضرت مریم کو اپنی ایک بڑی نشانی کے ظہور کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ حضرت مریم کو یہ شرف عظیم حاصل ہوا جس کی وجہ سے ان کو دنیا کی عورتوں میں ایک ممتاز مرتبہ ملا۔

(۴۳) حضرت مریم کی شکرگزاری | لہٰذا اے مریم اس نعمت پر اللہ کی شکرگزار بن کر رہنا کہ اللہ نے تمہیں اتنی بڑی فضیلت عطا کی۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

ذٰلِكَ	مِنْ	اَنْۢبَآءِ	الْغَيْبِ	نُوْحِيْهِ	اِلَيْكَ	وَمَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ
یہ	سے	خبریں	غیب	ہم بھیجتے ہیں یہ	تیری طرف	اور تو نہ تھا	انکے پاس

یہ غیب کی خبریں ہیں، ہم آپکی طرف بھیجتے ہیں، اور آپ ان کے پاس نہ تھے

اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا

اِذْ	يُلْقُوْنَ	اَقْلَامَهُمْ	اَيُّهُمْ	يَكْفُلُ	مَرْيَمَ	وَمَا
جب	وہ ڈالتے تھے	اپنے قلم	کون۔ اُن	پرورش کریگا	مریم	اور نہ

جب وہ (قرعہ کے لئے) اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ اُن میں سے کون مریم کی پرورش کرے گا؟ اور آپ

كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	اِذْ	يَخْتَصِمُوْنَ
تو نہ تھا	ان کے پاس	جب	وہ جھگڑتے تھے۔

ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑتے تھے۔

(۴۴) ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ مِنْ اَمْرِ زَكَرِيَّا وَمَرْيَمَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ اَخْبَارِ مَا غَابَ عَنْكَ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ فِي الْمَآءِ يَقْتَرِعُوْنَ لِيَظْهَرَ لَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ ۢ يُرَبِّيْ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○ فِيْ كِفَالَتِهَا فَتَعْرِفُ ذٰلِكَ فَتُخْبِرَ بِهٖ وَ اِنَّمَا عَرَفْتَهٗ مِنْ جِهَةِ الْوَحْيِ۔

(۴۴) یہ جو کچھ زکریا اور مریم کا حال بیان ہوا یہ سب غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے تمہاری طرف اے محمد وحی کی اور اس ذریعہ سے تم کو خبر دی اور تم قرعہ ڈالنے کے وقت ان کے پاس نہ تھے جو اس غرض سے ڈالا تھا کہ کون مریم کو پرورش کرے گا اور نہ تم اس وقت انکے پاس تھے جب وہ مریم کے لینے اور ذمہ داری میں جھگڑا کر رہے تھے۔ پس اے محمد تم کو اطلاع اس قصہ کی بجز وحی کے اور کس طرح ہوسکتی ہے۔

تشریح

(۴۴) یہ غیب کی باتیں نبیؐ کی صداقت کی دلیل ہیں | اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ غیب کی وہ باتیں جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، نہ تو تم اس وقت موجود تھے جب یہ واقعات پیش آرہے تھے اور نہ یہ واقعات ان تفصیلات کے ساتھ پچھلی کتابوں میں ہیں۔ لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اس عالم الغیب ہستی کی نازل کردہ کتاب ہے جو اگلی پچھلی ہر بات کا علم رکھتا ہے اور یہ واضح دلیل ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں ـــــ ان روشن نشانیوں کے باوجود قرآن اور رسول پر ایمان نہ لانا ہٹ دھرمی ہے یا تعصب ـــــ حق پرستی تو ہے نہیں۔

حضرت مریم کو ان کی والدہ نے ہیکل کی نذر کر دیا تھا ان کے لڑکی ہونے کی وجہ سے یہ ایک نازک مسئلہ بن گیا تھا کہ ہیکل کے مجاوروں میں سے وہ کس کی سرپرستی میں رہیں۔

إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ق

إِذْ قَالَتِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	يٰمَرْيَمُ	إِنَّ	اللّٰهَ	يُبَشِّرُكِ	بِكَلِمَةٍ	مِّنْهُ
جب کہا	فرشتے	اے مریم	بیشک	اللہ	تجھے بشارت دیتا ہے	ایک کلمہ کی	اپنے

جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بیشک اللہ تجھے اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے۔

اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اسْمُهُ	الْمَسِيحُ	عِيسَى	ابْنُ مَرْيَمَ	وَجِيهًا	فِي	الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ
اس کا نام	مسیح	عیسیٰ	پسر مریم	باآبرو	میں	دنیا	اور آخرت

اس کا نام مسیح، عیسیٰ، پسر مریم ہے، دنیا اور آخرت میں باآبرو

وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۴۶﴾

وَمِنَ	الْمُقَرَّبِينَ	وَيُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَكَهْلًا	وَّمِنَ	الصّٰلِحِينَ
اور سے	مقرب (جمع)	اور باتیں کریگا	لوگ	گہوارہ میں	اور پختہ عمر	اور سے	نیکوکار۔

اور مقربوں سے ہوگا، اور لوگوں سے گہوارہ اور پختہ عمر میں باتیں کرے گا اور نیکوکاروں سے ہوگا۔

(۴۵) اُذْكُرْ إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ أَيْ جِبْرِيلُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ أَيْ وَلَدٍ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَاطَبَهَا بِنِسْبَتِهِ إِلَيْهَا تَنْبِيهًا عَلٰى أَنَّهَا تَلِدُهُ بِلَا أَبٍ إِذْ عَادَةُ الرِّجَالِ نِسْبَتُهُمْ إِلٰى اٰبَائِهِمْ وَجِيهًا ذَا جَاهٍ فِي الدُّنْيَا بِالنُّبُوَّةِ وَالْاٰخِرَةِ بِالشَّفَاعَةِ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○ عِنْدَ اللّٰهِ
(۴۶) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ أَيْ طِفْلًا قَبْلَ وَقْتِ الْكَلَامِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِينَ ○

(۴۵) اور یاد کرو جب جبرئیل نے کہا اے مریم بیشک اللہ تم کو ایک ولد کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا (اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف عیسیٰ کو نسبت کیا تھا کہ مریم جان لیوے کہ عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہونگے ورنہ باپ کے ہوتے ہوئے باپ کی طرف اولاد کو نسبت کیا جاتا ہے۔ وہ دنیا میں عزت و مرتبہ والے ہیں بوجہ نبوت کے اور آخرت میں بوجہ شفاعت عطا ہونے کے اور بڑے بڑے درجوں کے ہم نشین اور اللہ کے نزدیک مقربین میں سے ہیں۔
(۴۶) اور لڑکپن میں لوگوں سے بولیں گے کہ اس وقت جو وقت بولنے کا عادتاً نہیں ہوتا اور بڑے ہوکر بھی کہ اس وقت سبھی بولتے ہیں اور وہ نیک لوگوں میں سے ہونگے۔

تشریح

(۴۵) حضرت مریم کو اولاد کی بشارت | اور جب فرشتوں نے کہا "اے مریم! اللہ تجھے اپنے "ایک فرمان" کی بشارت دیتا ہے، اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا ـــــ چونکہ حضرت عیسیٰ اللہ کے فرمان اور اس کے حکم سے بغیر والد کے پیدا ہوئے اسلئے انکی نسبت والدہ کیطرف کرکے "مسیح ابن مریم" فرمایا گیا ـــــ اسلئے انکو "ابن اللہ" کہنا واقعہ کے خلاف ہے ـــــ صحیح بات یہ ہے کہ وہ کلمۃ اللہ، اللہ کی نشانی تھے ـــــ اس کے باوجود کہ وہ عام طریقے کے خلاف بغیر باپ کے پیدا ہوئے وہ دنیا اور آخرت میں معزز ہونگے اور ان کا شمار اللہ کے مقرب بندوں میں ہوگا

(۴۶) حضرت مسیح اللہ کی نشانی ہیں | یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ عام دستور کے خلاف مسیح ابن مریم گہوارے میں کلام کرینگے اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔ ان کا شمار صالحین میں ہوگا ـــــ وہ خدا نہیں، خدا کے نیک بندے ہونگے۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۭ قَالَ

قَالَتْ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ + لِىْ	وَلَدٌ	وَّلَمْ	يَمْسَسْنِىْ	بَشَرٌ	قَالَ
وہ بولی	اے میرے رب	کیسے	ہوگا میرے ہاں	بیٹا	اور نہیں	ہاتھ لگایا مجھے	کوئی مرد	اس نے کہا

وہ بولی اے میرے رب! میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا؟ اور کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا، اس نے کہا

كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا

كَذٰلِكِ	اللّٰهُ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَاۗءُ	اِذَا	قَضٰٓى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا
اسی طرح	اللہ	پیدا کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	جب	وہ ارادہ کرتا ہے	کوئی کام	تو

اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ

يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ

يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ	وَ	يُعَلِّمُهُ	الْكِتٰبَ
وہ کہتا ہے	اس کو	ہوجا	سو وہ ہو جاتا ہے	اور	وہ سکھائیگا اس کو	کتاب

کہتا ہے اس کو "ہوجا" سو وہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کو سکھائے گا کتاب اور

وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ۚ

وَالْحِكْمَةَ	وَالتَّوْرٰىةَ	وَالْاِنْجِيْلَ
اور دانائی	اور توریت	اور انجیل

دانائی اور توریت اور انجیل

(۴۷) قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى كَيْفَ يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ
بَشَرٌ بِتَزَوُّجٍ وَّلَا غَيْرِهٖ ۭ قَالَ الْاَمْرُ كَذٰلِكِ مِنْ
خَلْقِ وَلَدٍ مِنْكِ بِلَا اَبٍ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا اَرَادَ خَلْقَهٗ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَىْ فَهُوَ يَكُوْنُ۔
(۴۸) وَيُعَلِّمُهُ بِالنُّوْنِ وَالْيَاۗءِ الْكِتٰبَ الْخَطَّ
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ۚ

(۴۷) مریم نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرے بچہ کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے صحبت نہیں کی نہ نکاح کرکے نہ بدون نکاح کے اللہ نے فرمایا یہ بات یونہی ہے تجھ سے بچہ بدون باپ کے ہی پیدا ہوگا اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جب کسی چیز کو بنانا چاہتا ہے تو اسکو یہ فرمادیتا ہے کہ ہوجا وہ شے ہوجاتی ہے۔

(۴۸) اور عیسٰے کو ہم لکھنا سکھائیں گے اور حکمت کی باتیں عطا کرینگے اور توراۃ وانجیل یاد کراوینگے۔

تشریح

(۴۷) بغیر باپ کے بچہ کیسے ہوگا | قَالَ كَذٰلِكِ۔ کہا ایسا ہی ہوگا ــــ یہی الفاظ حضرت یحیٰی کی پیدائش کے سلسلہ میں حضرت زکریا سے فرمائے گئے دونوں جگہ ایک ہی مفہوم ہے اور دونوں واقعات چھ مہینے کے فاصلے سے معجزانہ طور پر پیش آئے۔

(۴۸) حضرت عیسٰیؑ حکیمانہ انداز میں اللہ کے دین کی تعلیم دینگے | اللہ تعالیٰ اس بچے "مسیح ابن مریم" کو کتاب یعنی توراۃ اور حکمت روح دین یعنی انجیل کی تعلیم دیگا ــــ حضرت عیسٰی علیہ السلام شریعت میں توراۃ کے پیرو تھے وہ کوئی نئی شریعت لیکر نہیں آئے تھے ــــ البتہ انہوں نے روح شریعت کو بڑے مؤثر انداز میں پیش فرمایا۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ

وَرَسُوْلًا	اِلٰى	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	اَنِّیْ	قَدْ جِئْتُكُمْ	بِاٰیَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
اور ایک رسول	طرف	بنی اسرائیل	کہ میں	آیا ہوں تمہاری طرف	ایک نشانی کیساتھ	سے	تمہارا رب

اور بنی اسرائیل کی طرف ایک رسول (بھیجے گا) کہ میں تمہاری طرف ایک نشانی کے ساتھ آیا ہوں تمہارے رب کیطرف سے

اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ

اَنِّیْٓ	اَخْلُقُ	لَكُمْ	مِّنَ	الطِّیْنِ	كَهَیْـَٔةِ	الطَّیْرِ	فَاَنْفُخُ	فِیْهِ
کہ میں	بناتا ہوں	تمہارے لئے	سے	گارا	مانند شکل	پرندہ	پھر پھونک مارتا ہوں	اس میں

میں تمہارے لئے گارے سے پرندہ جیسی شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں

فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ

فَیَكُوْنُ	طَیْرًۢا	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاُبْرِئُ	الْاَكْمَهَ	وَالْاَبْرَصَ	وَاُحْیِ
تو وہ ہوجاتا ہے	پرندہ	حکم سے	اللہ	اور میں اچھا کرتا ہوں	مادرزاد اندھا	اور کوڑھی	اور میں زندہ کرتا ہوں

تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ ہوجاتا ہے۔ اور میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور میں

الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ

الْمَوْتٰى	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	تَاْكُلُوْنَ	وَمَا	تَدَّخِرُوْنَ	فِیْ
مُردے	حکم سے	اللہ	اور تمہیں بتاتا ہوں	جو	تم کھاتے ہو	اور جو	تم ذخیرہ کرتے ہو	میں

اللہ کے حکم سے مُردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے

بُیُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۹﴾

بُیُوْتِكُمْ	اِنَّ	فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ
گھروں اپنے	بیشک	میں	اس	ایک نشانی	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے۔

ہو بیشک اس میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو

(۴۹) وَنَجْعَلُهٗ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الصِّبَا اَوْ بَعْدَ الْبُلُوْغِ فَنَفَخَ جِبْرَئِیْلُ فِیْ جَیْبِ دِرْعِهَا فَحَمَلَتْ وَكَانَ مِنْ اَمْرِهَا مَاذُكِرَ فِیْ سُوْرَةِ مَرْیَمَ فَلَمَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ قَالَ لَهُمْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ اَنِّیْ اَیْ بِاَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ عَلَامَةٍ عَلٰى صِدْقِیْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۖ هِیَ اَنِّیْ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْكَسْرِ اِسْتِیْنَافًا اَخْلُقُ اَصُوْرُ

(۴۹) اور ان کو لڑکپن میں ہی یا بالغ ہونے کے بعد بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجینگے۔ سو جبرئیل نے مریم کے کُرتے کے گریبان میں پھونک ماری، مریم فوراً حاملہ ہوگئی جس کا مفصل قصہ سورۂ مریم میں مذکور ہے۔ سو جب عیسیٰ کو اللہ نے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں بیشک تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں اس طرح کہ میں اپنے سچے ہونے کی ایک نشانی تمہارے

لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
مِثْلَ صُوْرَتِهٖ وَالْكَافُ اِسْمٌ مَفْعُوْلٌ
فَاَنْفُخُ فِيْهِ الضَّمِيْرُ لِلْكَافِ فَيَكُوْنُ
طَيْرًا وَفِيْ قِرَاءَةٍ طَائِرًا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ج بِاِرَادَتِهٖ فَخَلَقَ لَهُمُ الْخُفَّاشَ
لِاَنَّهٗ اَكْمَلُ الطَّيْرِ خَلْقًا فَكَانَ يَطِيْرُ
وَهُمْ يَنْظُرُوْنَهٗ فَاِذَا غَابَ مِنْ
اَعْيُنِهِمْ سَقَطَ مَيِّتًا وَاُبْرِئُ اَشْفِيْ
الْاَكْمَهَ الَّذِيْ وُلِدَ اَعْمٰى وَ
الْاَبْرَصَ وَخُصَّا لِاَنَّهُمَا دَاءَانِ
اَعْيَيَا الْاَطِبَّاءَ وَكَانَ بَعْثُهٗ
فِيْ زَمَنِ الطِّبِّ فَاَبْرَاَ فِيْ يَوْمٍ
خَمْسِيْنَ اَلْفًا بِالدُّعَاءِ بِشَرْطِ
الْاِيْمَانِ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ
اللّٰهِ ج بِاِرَادَتِهٖ كَرَّرَهٗ لِنَفْيِ
تَوَهُّمِ الْاُلُوْهِيَّةِ فِيْهِ فَاَحْيَا
عَاذَرَ صَدِيْقًا لَّهٗ وَابْنَ الْعَجُوْزِ
وَابْنَةَ الْعَاشِرِ فَعَاشُوْا وَوُلِدَ
لَهُمْ وَسَامَ بْنَ نُوْحٍ وَمَاتَ
فِي الْحَالِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ
وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ج تَخْبَاُوْنَ
فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِمَّا لَمْ اُعَايِنْهُ
فَكَانَ يُخْبِرُ الشَّخْصَ بِمَا اَكَلَ وَمَا
يَاْكُلُ بَعْدُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرِ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

رب کی طرف سے لایا ہوں وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے ایک پرند کی سی تصویر بناؤں پھر اسمیں پھونک ماروں کہ اللہ کے ارادہ سے وہ پرند اڑنے والا ہوجائے سو عیسیٰ نے ان کے واسطے ایک شب پرک بنائی کہ یہ جانور اوروں کی نسبت پورا ہے پیدائش میں بہت سی وہ باتیں جو اور جانوروں میں نہیں اسمیں ہیں جیسے دانت اور کان۔ سو وہ جانور اُڑتا تھا جہانتک ان کی نظر پہنچے، پھر جب انکی آنکھوں سے پوشیدہ ہوجاتا مرکر گر پڑتا۔ اور میں بحکم الٰہی اندھے مادر زاد کو تندرست اور بینا کرتا ہوں اور جذامی کو اچھا کرتا ہوں۔ ان دو بیماریوں کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ یہ ایسی بیماریاں ہیں کہ طبیب ان کے علاج سے عاجز ہیں جیسے جس وقت پیغمبر ہوکر آئے طب کا زور و شور تھا اس لئے ان کو اس قسم کا معجزہ عطا ہوا۔ سو انہوں نے ایک دن میں پچاس ہزار کو اپنی دعا سے اچھا کیا اس شرط سے کہ وہ مومن ہوں۔ اور میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں حکم الٰہی سے (ہر جگہ بحکم الٰہی ہونا ذکر کیا تھا کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ عیسیٰ ؑ خدا ہیں) سو عیسیٰ ؑ نے آذر کو جو اُن کا دوست تھا زندہ کیا۔ اور ایک بڑھیا کے بیٹے کو اور ایک زکوٰۃ لینے والے کی دختر کو سو یہ سب ایک مدت تک زندہ رہے اور ان کے اولاد ہوئی۔ اور سام بن نوح کو بھی زندہ کیا۔ مگر وہ اسی وقت پھر مرگئے) اور میں تم کو خبر دیتا ہوں اسکی جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں چھپا کر رکھتے ہو وہ جو میں نے نہیں دیکھا سو عیسیٰ کہ خبر دیتے تھے بعض شخص کو اسکی جو اس نے کھایا اور جو آئندہ کھاویگا۔ بیشک اس میں جو بیان ہوا بڑی نشانی ہے تمہارے واسطے اگر تم ایمان والے ہو۔

تشریح

(۴۹) حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہونگے | اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر کرے گا۔ اس لئے کہ ان کے اولین مخاطب بنی اسرائیل تھے، اگرچہ اسلام کی دعوت محدود نہیں ہے —— رسول ہونے کی حیثیت سے ان کو جو معجزے عطا کئے گئے وہ ان کا اطمینان دلانے کے لئے کافی تھے کہ وہ جس رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ کائنات کا خالق اور حاکم ہے۔

فیصل

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ

وَمُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ + يَدَيَّ	مِنَ	التَّوْرٰىةِ	وَلِاُحِلَّ	لَكُمْ
اور تصدیق کرنے والا	جو	اپنے سے پہلی	سے	توریت	اور تاکہ حلال کردوں	تمہارے لئے

اور میں اپنے سے پہلی (کتاب) توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ تمہارے لئے بعض

بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بَعْضَ	الَّذِيْ	حُرِّمَ	عَلَيْكُمْ	وَجِئْتُكُمْ	بِاٰيَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
بعض	وہ جو کہ	حرام کی گئی	تم پر	اور آیا ہوں تمہارے پاس	ایک نشانی	سے	تمہارا رب

وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کی گئی تھی۔ اور تمہارے پاس ایک نشانی کے ساتھ آیا ہوں تمہارے رب سے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوْنِ
سو تم ڈرو	اللہ	اور میرا کہا مانو

سو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

(۵۰) وَجِئْتُكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ قَبْلِيْ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ فِيْهَا
فَاَحَلَّ لَهُمْ مِنَ السَّمَكِ وَالطَّيْرِ
مَا لَا صِيْصِيَةَ لَهٗ وَقِيْلَ اَحَلَّ
الْجَمِيْعَ فَبَعْضٌ بِمَعْنٰى كُلٍّ
وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
كَرَّرَهٗ تَاكِيْدًا اَوْ لِيَبْنِيَ عَلَيْهِ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ فِيْمَا
اٰمُرُكُمْ بِهٖ مِنْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ
وَطَاعَتِهٖ۔

(۵۰) اور میں تمہارے پاس آیا اس حال میں کہ توراۃ کو جو مجھ سے پہلی کتاب ہے سچا سمجھتا ہوں اور اس لئے آیا کہ بعض چیزوں کو جو تم پر حرام تھی حلال کردوں۔ سو اُن کے لئے مچھلی اور وہ پرند جس کے کانٹا نہ ہو حلال کردیا۔ اور بعض کا قول ہے کہ عیسیٰؑ نے کُل چیزیں جو اُن پر حرام تھیں حلال کردیں سو اس وقت لفظ بعض کُل کے معنی میں ہے اور میں تمہارے پاس ایک نشان لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے۔ سو اللہ سے ڈرو اور جو میں نے تم کو حکم کیا توحید خدا تعالیٰ اور اسکی عبادت کا اسکو مانو اور تسلیم کرو۔

تشریح

(۵۰) حضرت عیسیٰ نے توراۃ کی تصدیق کی | یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے فرستادۂ رب ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ وہ کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈال رہے ہیں بلکہ اس ہدایتِ ربانی کی تصدیق کر رہے ہیں جو تورات کی شکل میں اس وقت موجود ہے۔ اور تمہارے جاہلوں نے، تمہارے فقیہوں نے اور تمہارے رہبانیت پسند لوگوں نے اصل شریعتِ موسوی سے ہٹ کر بلا وجہ جن چیزوں کو حرام کردیا ہے وہ تمہارے لئے اصل شریعت کے مطابق حلال کردوں۔ میں تمہارے لئے تمہارے رب کی نشانیاں لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم رب سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ

إِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّيْ	وَ	رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْهُ	هٰذَا	صِرَاطٌ
بیشک	اللہ	میرا رب	اور	تمہارا رب	سو تم عبادت کرو اس کی	یہ	راستہ

بے شک اللہ (ہی) میرا اور تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو یہ سیدھا

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ

مُّسْتَقِيْمٌ	فَلَمَّا	اَحَسَّ	عِيْسٰى	مِنْهُمُ	الْكُفْرَ	قَالَ	مَنْ
سیدھا	پھر جب	معلوم کیا	عیسیٰ	ان سے	کفر	اسنے کہا	کون

راستہ ہے پھر جب عیسیٰ نے معلوم کیا ان سے کفر (تو) کہا کون ہے اللہ کی طرف

اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ

اَنْصَارِيْٓ	اِلَى	اللّٰهِ	قَالَ	الْحَوَارِيُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ	اللّٰهِ
میری مدد کرنے والا	طرف	اللہ	کہا	حواری (جمع)	ہم	مددکرنیوالے	اللہ

میری مدد کرنے والا؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی مدد کرنے والے ہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ

اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَاشْهَدْ	بِاَنَّا	مُسْلِمُوْنَ	رَبَّنَآ	اٰمَنَّا	بِمَآ
ہم ایمان لائے	اللہ پر	تو گواہ رہ	کہ ہم	فرماں بردار	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے	جو

ہم اللہ پر ایمان لائے۔ اور گواہ رہ کہ ہم فرماں بردار ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے

اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

اَنْزَلْتَ	وَاتَّبَعْنَا	الرَّسُوْلَ	فَاكْتُبْنَا	مَعَ	الشّٰهِدِيْنَ
تونے نازل کیا	اور ہم نے پیروی کی	رسول	سو تو ہمیں لکھ لے	ساتھ	گواہی دینے والے

جو تونے نازل کیا اور ہم نے رسول کی پیروی کی سو تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

(۵۱) إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا الَّذِيْ اٰمُرُكُمْ
بِهٖ صِرَاطٌ طَرِيْقٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○
فَكَذَّبُوْهُ وَلَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖ۔
(۵۲) فَلَمَّآ اَحَسَّ عَلِمَ عِيْسٰى مِنْهُمُ
الْكُفْرَ وَاَرَادُوْا قَتْلَهٗ قَالَ
مَنْ اَنْصَارِيْٓ اَعْوَانِيْ ذَاهِبًا
اِلَى اللّٰهِ ۭ لِاَنْصُرَ دِيْنَهٗ قَالَ

(۵۱) بیشک میرا اور تمہارا رب اللہ ہے سو اسی کو پوجو۔ سیدھا راستہ یہی ہے جو میں تم کو حکم کرتا ہوں پھر بھی انہوں نے عیسیٰ کو جھوٹا کہا اور ایمان نہ لائے۔

(۵۲) سو جب عیسیٰ نے جانا کہ یہ لوگ کفر پر ہی رہینگے ایمان نہ لاویں گے اور عیسےٰ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تب عیسےٰ نے کہا کہ تم میں کون میرا مددگار ہے جو اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ تاکہ اس کی اعانت سے

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ أَعْوَانُ دِيْنِهِ وَهُمْ أَصْفِيَاءُ عِيْسٰى أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ كَانُوْا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْحَوْرِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الْخَالِصُ وَقِيْلَ كَانُوْا قَصَّارِيْنَ يُحَوِّرُوْنَ الثِّيَابَ أَيْ يُبَيِّضُوْنَهَا آمَنَّا صَدَّقْنَا بِاللهِ وَاشْهَدْ يَا عِيْسٰى بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

میں اللہ کے دین کی مدد کروں۔ حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کے دین کے مددگار۔ ہم سب اللہ پر ایمان لائے اور اے عیسیٰ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ یہ بارہ آدمی تھے عیسیٰ کے خواص میں سے جو اُن پر اول ایمان لائے تھے۔ حوارین حور سے مشتق ہے جس کے معنی سفیدی خالص کے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ سب دھوبی تھے کپڑے دھوتے تھے اسلئے انکو حوارین کہا۔

(۵۲) رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ مِنَ الْإِنْجِيْلِ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ عِيْسٰى فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُوْلِكَ بِالصِّدْقِ ۔

(۵۲) اے ہمارے رب ہم ایمان لائے انجیل پر جو تو نے نازل کی اور ہم عیسیٰ کے پیرو ہیں سو ہم کو ان لوگوں میں لکھ جو تیری وحدانیت کے مقر اور تیرے رسول کو سچا جانتے ہیں۔

تشریح

(۵۱) سب کا رب اللہ ہے | بے شک اللہ ہی تمہارا رب ہے اور میرا بھی، اسی کی عبادت کرو، سیدھا راستہ یہی ہے۔ بندگیٔ رب کی وہی دعوت حضرت عیسیٰ نے بھی دی جس کی دعوت پچھلے تمام نبی اور رسول دیتے آئے تھے۔

(۵۲) حضرت عیسیٰ نے دین کی نصرت کے لئے پکارا | اس کے باوجود کہ حضرت عیسیٰ کی دعوت کوئی الگ قسم کی دعوت نہ تھی، جب آپ نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو انہوں نے اپنے انصار و حوارین مخلص ساتھیوں اور شاگردوں سے کہا کہ ان حالات میں کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟ آپ کے انصار و حوارین نے کہا کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار ——— ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مُسلِم اللہ کے فرماں بردار ہیں۔

زندگی کے جس حصے میں اللہ نے انسان کو ارادے اور عمل کی آزادی دی ہے، اس اختیاری حصے میں اللہ تعالیٰ بندے کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ ہماری اطاعت کرے، اس کے بجائے دلیل و نصیحت سے اس کو آمادہ کرتے ہیں اس طرح فہمائش و نصیحت سے بندوں کو راہ راست پر لانے کی تدبیر کرنا یہ اللہ کا کام ہے اور جو بندے اس کام میں اللہ کا ساتھ دیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنا رفیق و مددگار قرار دیتا ہے۔ ——— عبادت میں تو بندہ اللہ کا غلام ہوتا ہے اور دین کو قائم کرنے میں وہ اس کا رفیق ہوتا ہے ——— بندے کے لئے رب کی رفاقت ایک مقام بلند ہے۔

"یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا"

(۵۳) شہادت حق کے گواہ | پروردگار جو قرآن آپ نے نازل کیا ہم نے اسے مان لیا، رسول کی پیروی ہم نے قبول کی، شہادت حق کے گواہوں میں ہمارا نام درج فرمایئے۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

وَ مَكَرُوْا	وَ مَكَرَ	اللّٰهُ	وَاللّٰهُ	خَيْرُ	الْمٰكِرِيْنَ
اور انہوں نے مکر کیا	اور خفیہ تدبیر کی	اللہ	اور اللہ	بہتر	تدبیر کرنے والے ہیں

اور انھوں نے مکر کیا اور اللہ نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ (سب) تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَ

اِذْ قَالَ	اللّٰهُ	يٰعِيْسٰۤى	اِنِّىْ	مُتَوَفِّيْكَ	وَ رَافِعُكَ	اِلَىَّ	وَ
جب کہا	اللہ	اے عیسیٰ	میں	قبض کرلونگا تجھے	اور اٹھا لونگا تجھے	اپنی طرف	اور

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰؑ میں تجھے قبض کرلوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تجھے

مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ

مُطَهِّرُكَ	مِنَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَجَاعِلُ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْكَ
پاک کردونگا تجھے	سے	وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	اور رکھوں گا	وہ جنھوں نے	تیری پیروی کی

پاک کردونگا ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا ، اور جنھوں نے تیری پیروی کی انھیں انکے اوپر

فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ

فَوْقَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِلٰى	يَوْمِ	الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	اِلَىَّ
اوپر	جنھوں نے	کفر کیا	تک	دن	قیامت	پھر	میری طرف

(غالب) رکھوں گا جنھوں نے کفر کیا ، قیامت کے دن تک پھر تمہیں میری طرف لوٹ کر

مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾

مَرْجِعُكُمْ	فَاَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	فِيْمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ
تمہیں لوٹ کر آنا ہے	پھر میں فیصلہ کردونگا	تمہارے درمیاں	جسمیں	تم تھے	اسمیں	اختلاف کرتے۔

آنا ہے پھر میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا جس (بارہ) میں تم اختلاف کرتے تھے۔

(۵۴) قال تعالى وَمَكَرُوْا اي كفار
بني اسرائيل بعيسى اذ وكلوا
به من يقتله غيلة وَمَكَرَ
اللّٰهُ بهم بان القى شبه عيسى
على من قصد قتله فقتلوه
ورفع عيسى وَاللّٰهُ خَيْرُ
الْمٰكِرِيْنَ ۝ اعلمهم به.

(۵۴) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور بنی اسرائیل نے عیسیٰؑ کے ساتھ فریب کیا کہ ان کے مار ڈالنے کے لئے آدمی مقرر کئے کہ بے خبری میں ان کو مار ڈالیں۔ اور اللہ نے ان سے فریب کیا اس طرح کہ جس نے عیسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اسکو عیسیٰ کے مشابہ کردیا سو کفار نے اسکو عیسیٰ سمجھ کر مار ڈالا اور عیسیٰ کو اللہ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور اللہ ان سے زیادہ مکر کرنا جانتا ہے۔

۵۵ اُذْكُرْ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى
اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ قَابِضُكَ وَ
رَافِعُكَ اِلَىَّ مِنَ الدُّنْيَا
مِنْ غَيْرِ مَوْتٍ وَمُطَهِّرُكَ
مُبْعِدُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ
صَدَّقُوْا نُبُوَّتَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَالنَّصَارٰى فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِكَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ يَعْلُوْنَهُمْ
بِالْحُجَّةِ وَالسَّيْفِ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ ج ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ
فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ مِنْ
اَمْرِ الدِّيْنِ

۵۵ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى الخ یاد کرو جبکہ فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ بیشک میں تم کو اپنے پاس سے لینے والا اور دنیا سے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں بدون موت کے اور کافروں سے تم کو دور کرنے والا اور تمہاری پیروی کرنے والوں کو جنہوں نے تمہاری پیغمبری کا اقرار کیا مسلمان ہوں یا نصرانی یہودیوں سے جو کافر ہوئے اوپر کرنے والا ہوں کہ قیامت تک تمہارے پیرو دلیل سے اور تلوار سے یہودیوں پر غالب رہیں گے کبھی مغلوب نہ ہونگے۔ پھر تم سب کو میری طرف کو لوٹنا ہے تو میں فیصلہ کردوں گا تم میں ان امور کا جن میں تم اختلاف کررہے ہو مذہب کے بارے میں۔

تشریح

۵۴ حضرت عیسیٰ کی مخالفت | پھر بنی اسرائیل میں سے حضرت مسیح کے مخالف لگے خفیہ تدبیریں اور سازشیں کرنے ــــــ انکی سازش یہ تھی کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ پر الزام لگایا کہ یہ شخص قیصر روم کو خراج دینے سے روکتا ہے اور خود بادشاہ بننا چاہتا ہے۔آپ کے خلاف حکومت کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ اللہ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی جس کی تفصیل آرہی ہے۔

۵۵ حضرت عیسیٰ کے خلاف سازش | بنی اسرائیل کی سرکشی اور نافرمانی کا سلسلہ صدیوں سے جاری تھا، بار بار کی تنبیہ کے باوجود ان کی روش بگڑتی ہی جارہی تھی۔ پے در پے کئی نبیوں کو قتل کر چکے تھے، جو انہیں نیکی کے راستے کی دعوت دیتا اسکے خون کے پیاسے ہوجاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک آخری موقعہ دینے کے لئے بیک وقت دو نبیوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو مبعوث فرمایا۔ دونوں کی ولادت معجزانہ انداز میں ہوئی جو اُن کے مامور من اللہ ہونے کی کھلی نشانی تھی، مگر بنی اسرائیل نے یہ آخری موقعہ بھی گنوادیا، ان کے رئیس نے ایک رقاصہ کی فرمائش پر حضرت یحییٰ کا سر کٹوادیا، اور ان کے علماء اور فقہاء نے سازش کرکے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو سزائے موت دلوانے کی کوشش کی، اب ان پر مزید وقت خرچ کرنا فضول تھا اس لئے اپنے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم سمیت زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ یہودیوں کے اس سازشی ماحول سے نکال کر ملاء اعلیٰ کے پاکیزہ ماحول میں بلالیا اور بنی اسرائیل کے لئے قیامت تک کے لئے ذلت کا فیصلہ لکھدیا۔

آیت میں مُتَوَفِّيْكَ کا لفظ استعمال ہوا ہے جو تَوَفّٰى سے فاعل کا صیغہ ہے اور اس کے اصل معنیٰ پورا پورا لینے اور وصول کرنے کے ہیں۔ اس کا مفہوم وہی ہے جو انگریزی کے لفظ TO RECALL کا ہے یعنی کسی عہدے دار کو اس کے منصب سے واپس بلا لینا۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی

فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	فَاُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا	شَدِیْدًا	فِی
پس	جن لوگوں نے	کفر کیا	سو انھیں عذاب دوں گا	عذاب	سخت	میں

پس جن لوگوں نے کفر کیا، سو انھیں سخت عذاب دوں گا

الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا

الدُّنْیَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَمَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِیْنَ	وَ	اَمَّا
دنیا	اور آخرت	اور نہیں	ان کا	سے	مددگار	اور	جو

دنیا اور آخرت میں اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اور جو

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَیُوَفِّیْهِمْ	اُجُوْرَهُمْ	وَاللّٰهُ	لَا یُحِبُّ
لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے کام کئے	نیک	تو پورا دیگا	ان کے اجر	اور اللہ	دوست نہیں رکھتا

لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو اللہ ان کے اجر انہیں پورے دیگا اور اللہ دوست نہیں

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾

الظّٰلِمِیْنَ	ذٰلِكَ	نَتْلُوْهُ	عَلَیْكَ	مِنَ	الْاٰیٰتِ	وَالذِّكْرِ	الْحَكِیْمِ
ظالم	یہ	ہم پڑھتے ہیں	آپ پر	سے	آیتیں	اور نصیحت	حکمت والی

رکھتا ظالموں کو۔ ہم آپ پر یہ آیتیں اور حکمت والی نصیحتیں پڑھتے ہیں۔

(۵۶) فَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا...... فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا بِالْقَتْلِ وَالسَّبْیِ وَالْجِزْیَةِ وَالْاٰخِرَةِ بِالنَّارِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○ مَانِعِیْنَ مِنْهُ۔

(۵۶) پھر کافروں کو سخت عذاب میں مبتلا کروں گا کہ دنیا میں قتل اور قید کی مصیبت میں گرفتار ہونگے اور آخرت میں آگ میں جلینگے اور ان کو عذاب الٰہی سے کوئی نہ بچا سکے گا

(۵۷) وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ بِالْیَاءِ وَالنُّوْنِ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ اَیْ یُعَاقِبُهُمْ رُوِیَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَرْسَلَ اِلَیْهِ سَحَابَةً فَرَفَعَتْهُ فَتَعَلَّقَتْ

(۵۷) اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کو پورا اجر ملے گا اور اللہ کو نا انصاف آدمی نہیں بھاتے ان کو عذاب میں گرفتار کرے گا۔
مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایک بدلی بھیجی کہ اُس

بِهٖ اُمُّهٗ وَبَكَتْ فَقَالَ لَهَا
اَنَّ الْقِيٰمَةَ تَجْمَعُنَا وَكَانَ
ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ
وَلَهٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ سَنَةً
وَعَاشَتْ اُمُّهٗ بَعْدَهٗ سِتَّ سِنِيْنَ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ حَدِيْثَ اَنَّهٗ
يَنْزِلُ قُرْبَ السَّاعَةِ وَيَحْكُمُ
بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ
وَالْخِنْزِيْرَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ
يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ
مُسْلِمٍ اَنَّهٗ يَمْكُثُ سَبْعَ
سِنِيْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ دَاوٗدَ
الطَّيَالِسِيِّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
وَيُتَوَفّٰى وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ فَيُحْتَمَلُ
اَنَّ الْمُرَادَ مَجْمُوْعُ لُبْثِهٖ
فِي الْاَرْضِ قَبْلَ الرَّفْعِ وَ
بَعْدَهٗ
(۵۸) ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرُ مِنْ اَمْرِ
عِيْسٰى نَتْلُوْهُ نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ
يَا مُحَمَّدُ مِنَ الْاٰيٰتِ حَالٌ
مِنَ الْهَاءِ فِيْ نَتْلُوْهُ وَعَامِلُهٗ
مَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ مَعْنَى الْاِشَارَةِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ الْمُحْكَمِ
اَيِ الْقُرْاٰنِ۔

نے عیسیٰ کو اٹھا لیا ان کی والدہ ان کو پکڑ کر رونے لگیں سو عیسیٰ نے ان سے کہا کہ قیامت میں' میں اور تو سب اکٹھے ہونگے اور یہ قصہ شب قدر کو ہوا بیت المقدس میں اور عیسیٰ ؑ کی عمر اس وقت تینتیس ۳۳ برس کی تھی ان کی والدہ ان کے اٹھنے کے بعد چھ ۶ برس زندہ رہی۔ بخاری اور مسلم نے ایک حدیث روایت کی جسمیں یہ مذکور ہے کہ عیسیٰ ؑ قریب قیامت میں آسمان سے اُترینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے موافق حکم کرینگے اور دجال کو اور خنزیر کو قتل کرینگے اور صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ موقوف کرینگے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ سات برس زمین میں ہیں گے اور ابو داؤد طیالسی کی روایت میں ہے کہ چالیس برس رہنگے پھر وفات پاوینگے اور ان کے جنازے کی نماز پڑھی جائیگی سو ابو داؤد کی روایت کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ چالیس برس کل مدت انکی زندہ رہنے کی مراد ہو اٹھائے جانے سے پہلے اور اترنے کے بعد کی مدت کل چالیس برس ہو۔

(۵۸) یہ جو کچھ عیسیٰ کا حال مذکور ہوا ہم تم پر اے محمدؐ اس کو بیان کرتے ہیں کہ یہ ظاہر نشانیاں ہیں اور قرآن کے احکام ہیں

تشریح

(۵۶) انکار کرنے والے بچ نہیں سکیں گے | اس اتمام حجت کے بعد جن لوگوں نے کفر و انکار کی روش اختیار کی انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب بھگتنا ہوگا اور کوئی ان کی مدد کے لئے بھی نہ آئے گا۔

(۵۷) ایمان و عمل کا اجر ضرور ملیگا | اس کے برخلاف جن لوگوں نے ایمان و عمل صالح کا راستہ اختیار کیا ان کی اس نیک چلنی کا پورا پورا اجر ملیگا۔ حد سے گذرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں فرماتے۔

(۵۸) ان تذکروں میں حکمت ہے | یہ حکمت سے لبریز تذکرے اے محمدؐ ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ

إِنَّ	مَثَلَ	عِيسَىٰ	عِندَ + اللَّهِ	كَمَثَلِ	آدَمَ	خَلَقَهُ	مِن	تُرَابٍ	ثُمَّ	قَالَ
بیشک	مثال	عیسیٰ	اللہ کے نزدیک	مثال جیسی	آدم	اسکو پیدا کیا	سے	مٹی	پھر	کہا

بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰ ؑ کی مثال آدم ؑ جیسی ہے، اسے مٹی سے پیدا کیا، پھر کہا

لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٦٠﴾

لَهُ	كُن	فَيَكُونُ	الْحَقُّ	مِن	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُن	مِّنَ	الْمُمْتَرِينَ
اسکو	ہوجا	سو وہ ہوگیا	حق	سے	آپکا رب	پس نہ ہو	سے	شک کرنے والے

اس کو "ہو جا" تو وہ ہوگیا۔ حق آپ کے رب کی طرف سے ہے، پس شک کرنے والوں سے نہ ہونا۔

(۵۹) إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ شَأْنُهُ الْغَرِيبُ
عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ كَشَأْنِهِ
فِي خَلْقِهِ مِنْ غَيْرِ أَبٍ
وَهُوَ مِنْ تَشْبِيهِ الْغَرِيبِ
بِالْأَغْرَبِ لِيَكُونَ أَقْطَعَ لِلْخَصْمِ
وَأَوْقَعَ فِي النَّفْسِ خَلَقَهُ أَيْ آدَمَ
أَيْ قَالَبَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
قَالَ لَهُ كُنْ بَشَرًا فَيَكُونُ ۝
أَيْ فَكَانَ وَكَذَٰلِكَ عِيسَىٰ قَالَ لَهُ
كُنْ مِنْ غَيْرِ أَبٍ فَكَانَ
(۶۰) الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ خَبَرُ مُبْتَدَإٍ
مَحْذُوفٍ أَيْ أَمْرُ عِيسَىٰ
فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝
الشَّاكِّينَ فِيهِ

(۵۹) بیشک عیسیٰ کی عجیب حالت ایسی ہے جیسے آدم کی کہ جیسے ان کو بدون ماں باپ کے پیدا کیا ایسے ہی عیسیٰ کو بدون باپ کے پیدا کیا۔ اس جگہ حق تعالیٰ نے عجیب و نادر حالت کو زیادہ تر عجیب و غریب حالت سے تشبیہ دی تاکہ ذہن میں خوب آجاوے اور مقابل کے جھگڑے کا دفعیہ پوری طرح ہوجائے کیونکہ عیسیٰ کے بغیر باپ پیدا ہونے میں کیوں انکار و استعجاب ہے آدم ؑ تو بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے بنایا پھر فرمایا بشر ہوجاؤ وہ ہوگیا۔ ایسے ہی عیسیٰ کو فرمایا بدون باپ کے ہوجاؤ وہ ہوگیا۔

(۶۰) عیسیٰ کا حال ٹھیک ٹھیک حق تعالیٰ نے فرمادیا سو تم اے محمد ؐ ان کے بارے میں کچھ شک و تردد دل میں نہ لاؤ۔

تشریح

(۵۹) حضرت آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے | آدم کو ہم نے باپ اور ماں کے بغیر پیدا کیا تھا ـــــ اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا "الوہیت" یا "ابن اللہ" ہونے کا نشان ہے تو پھر آدم کے بارے میں کیا خیال ہے۔

(۶۰) حضرت مسیح نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے | یہ اصل حقیقت ہے جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے بتائی جارہی ہے کہ مسیح نہ خدا تھے نہ خدا کے شریک، نہ خدا کے بیٹے۔ وہ ایک بندے اور رسول تھے اور خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی۔ ان کی ولادت کا عجیب و غریب واقعہ تھا، تم ان لوگوں میں شامل نہ ہونا جو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا رہتے ہیں۔

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا

فَمَنْ	حَاجَّكَ	فِيْهِ	مِنْ + بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ	تَعَالَوْا
سو جو	آپ سے جھگڑے	اسمیں	بعد		جب	آگیا	سے	علم	توکہدیں	تم آؤ

جو آپ سے اس بارہ میں جھگڑے اس کے بعد جبکہ آپ کے پاس علم آگیا تو کہدیں آؤ

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ

نَدْعُ	اَبْنَآءَنَا	وَاَبْنَآءَكُمْ	وَنِسَآءَنَا	وَنِسَآءَكُمْ	وَاَنْفُسَنَا	وَاَنْفُسَكُمْ
ہم بلائیں	اپنے بیٹے	اور تمہارے بیٹے	اور اپنی عورتیں	اور تمہاری عورتیں	اور ہم خود	اور تم خود

ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم خود اور تم خود (بھی)

ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (۶۱)

ثُمَّ	نَبْتَهِلْ	فَنَجْعَلْ	لَّعْنَتَ	اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰذِبِيْنَ۔
پھر	ہم التجا کریں	پھر کریں (ڈالیں)	لعنت	اللہ	پر	جھوٹے

پھر ہم سب التجا کریں، پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

(۶۱) فَمَنْ حَاجَّكَ جَادَلَكَ مِنَ
النَّصَارٰى فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بِاَمْرِهٖ
فَقُلْ لَهُمْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا
وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ فَنَجْمَعُهُمْ
ثُمَّ نَبْتَهِلْ نَتَضَرَّعْ فِي الدُّعَآءِ
فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰذِبِيْنَ ○ بِاَنْ نَقُوْلَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَاذِبَ فِيْ شَاْنِ
عِيْسٰى وَقَدْ دَعَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ نَجْرَانَ
لِذٰلِكَ لَمَّا حَاجُّوْهُ فِيْهِ
فَقَالُوْا حَتّٰى نَنْظُرَ فِيْ اَمْرِنَا
ثُمَّ نَاْتِيَكَ فَقَالَ ذُوْ رَاْيِهِمْ
لَقَدْ عَرَفْتُمْ نُبُوَّتَهٗ وَ
اَنَّهٗ مَا بَاهَلَ قَوْمٌ نَبِيًّا

(۶۱) پھر اگر نصاریٰ میں سے کوئی تم سے جھگڑا کرے بعد اس کے کہ تم عیسےٰ کے حال سے خوب واقف ہوگئے ہو تو ان سے کہدو کہ آؤ ہم اور ہمارے بیٹے اور عورتیں اور تم اور تمہارے بیٹے اور عورتیں سب اکٹھے ہو کر عاجزی کے ساتھ حق تعالےٰ سے دعا کریں اور کہیں کہ اے اللہ عیسےٰ کے بارے میں جو ناحق پر اور جھوٹا ہو اس پر لعنت فرما۔ چنانچہ نصرانی نجران کے رہنے والوں کو آپ نے مباہلہ کے لئے بلایا جب کہ انہوں نے درباره عیسےٰ آپ سے جھگڑا اور خلاف کیا۔ نصرانیوں نے جواب دیا کہ ابھی ٹھہرو ہم اس بات میں غور وفکر اور مشورہ کریں پھر تمہارے پاس آوینگے۔ ان میں جو عقلمند تھے انہوں نے یہ رائے دی کہ تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں اور پیغمبروں سے جس قوم نے مباہلہ کیا ضرور ہلاک ہوئے بہتر یہ ہے کہ ان سے صلح کرلو یہ

إِلَّا هَلَكْتُمْ فَوَادَعُوا الرَّجُلَ
وَانْصَرَفُوْا فَأَتَوْهُ وَقَدْ
خَرَجَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا دَعَوْتُ
فَأَمِّنُوْا فَأَبَوْا أَنْ يُلَاعِنُوْا
وَصَالَحُوْهُ عَلَى الْجِزْيَةِ
رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَرَوَى أَبُوْدَاوُدَ
أَنَّهُمْ صَالَحُوْهُ عَلَى أَلْفَيْ
حُلَّةٍ اَلنِّصْفُ فِيْ صَفَرٍ
وَالْبَقِيَّةُ فِيْ رَجَبَ وَثَلٰثِيْنَ
دِرْعًا وَثَلٰثِيْنَ فَرَسًا وَ
ثَلٰثِيْنَ بَعِيْرًا وَثَلٰثِيْنَ مِنْ
كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلَاحِ
وَرَوَى أَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهِ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ لَوْ خَرَجَ الَّذِيْنَ
يُبَاهِلُوْنَهُ لَرَجَعُوْا لَا
يَجِدُوْنَ مَالًا وَلَا أَهْلًا
وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ مَرْفُوْعًا لَوْ
خَرَجُوْا لَاحْتَرَقُوْا۔

مشورہ کرکے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ مباہلہ کے واسطے حسن اور حسین اور فاطمہ و علی رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیکر باہر تشریف رکھتے تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہو سو اہل نجران نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کرکے صلح کرلی یہ روایت ابونعیم نے دلائل النبوت میں نقل کی اور ابوداؤد نے روایت کیا کہ صلح اس پر کی کہ ہم دو ہزار جوڑے آپ کو دیں گے، آدھے صفر میں، آدھے رجب میں اور تیس درع اور تیس گھوڑے اور تیس اونٹ اور تیس ہر ایک قسم کے ہتھیار دینگے۔ امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر اہل نجران مباہلہ کرتے تو ان کا مال اور کنبہ کچھ باقی نہ رہتا سب تباہ ہو جاتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر نکلتے تو سب جل جاتے۔

تشریح

(۶۱) نجران کے پادریوں کو مباہلے کی دعوت | اس صحیح حقیقت کے اظہار کے بعد بھی اگر کوئی تم سے حجت بازی کرے تو ان کو مباہلے کی دعوت دو کہ آؤ ہم مع اپنے اہل و عیال کے اکٹھے ہوں اور اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ــــ نجران کے پادریوں کا وفد مباہلے کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ اور تمام عرب کے سامنے یہ بات کھل گئی کہ نجرانی مسیحیت کے پیشوا جن کے تقدس کا دور دور چرچا ہے ایسے عقیدوں کی پیروی کر رہے ہیں جن کی صداقت پر خود انھیں بھی اعتماد نہیں ہے۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ

إِنَّ	هَٰذَا	لَهُوَ	الْقَصَصُ	الْحَقُّ	وَ	مَا	مِنْ إِلَٰهٍ	
بیشک	یہ	یہی	بیان	سچا	اور	نہیں	کوئی معبود	

بے شک یہی سچا بیان ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود

إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٢﴾ فَإِنْ

إِلَّا اللَّهُ	وَ إِنَّ	اللَّهَ	لَهُوَ	الْعَزِيزُ	الْحَكِيمُ	فَإِنْ	
اللہ کے سوا	اور بیشک	اللہ	وہی	غالب	حکمت والا	پھر اگر	

نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب حکمت والا ہے پھر اگر

تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٣﴾ ع ۶ ۱۴

تَوَلَّوْا	فَإِنَّ	اللَّهَ	عَلِيمٌ	بِالْمُفْسِدِينَ	
وہ پھر جائیں	تو بیشک	اللہ	جاننے والا	فساد کرنے والوں کو۔	

وہ پھر جائیں تو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

(۶۲) إِنَّ هَٰذَا الَّذِي ذُكِرَ لَهُوَ الْقَصَصُ الْخَبَرُ الْحَقُّ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ وَمَا مِنْ زَائِدَةٌ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ فِي مُلْكِهِ الْحَكِيمُ ○ فِي صُنْعِهِ

(۶۳) فَإِنْ تَوَلَّوْا أَعْرَضُوا عَنِ الْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ○ فَيُجَازِيهِمْ وَفِيهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمُضْمَرِ

(۶۲) إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ الخ یہ جو بیان ہوا بیشک صحیح صحیح قصہ ہے اس میں کچھ تردد نہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک اللہ ہی اپنے ملک میں غالب اور اپنے کاموں میں حکمت والا ہے۔

(۶۳) سو اگر وہ لوگ ایمان سے منہ پھیریں تو بیشک اللہ فساد والوں کو جانتا ہے ان کو اس کا بدلہ دیویگا۔

تشریح

(۶۲) بھلائی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے | یہ سچے واقعات ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور اللہ ہی ہے جس کی طاقت سب سے بالا ہے اور جس کی حکمت نظامِ عالم میں کارفرما ہے۔

(۶۳) نجران کے عیسائی مباہلے سے پھر گئے | اگر یہ لوگ مقابلے سے منہ موڑیں تو ان کا مفسد ہونا کھل جائے گا اللہ تو مفسدوں کو خوب جانتا ہی ہے ـــــ یہاں تک خطاب نصاریٰ سے تھا جس کا نزول وفد نجران کی آمد کے موقع پر ہوا تھا ـــــ اب آگے خطاب کا رُخ زیادہ تر یہودیوں سے ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا

قُلْ	يٰٓاَهْلَ + الْكِتٰبِ	تَعَالَوْا	اِلٰى	كَلِمَةٍ	سَوَآءٍ	بَيْنَنَا	وَبَيْنَكُمْ	اَلَّا
آپ کہدیں	اے اہل کتاب	آؤ	طرف (پر)	ایک کلمہ	برابر	ہمارے درمیان	اور تمہارے درمیان	کہ نہ

آپ کہہ دیں اے اہل کتاب ! اس ایک بات پر آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر (مشترک) ہے

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ

نَعْبُدَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَلَا نُشْرِكَ	بِهٖ	شَيْئًا	وَّلَا يَتَّخِذَ	بَعْضُنَا	بَعْضًا	اَرْبَابًا	مِّنْ
ہم عبادت کریں	سوائے	اللہ	اور نہ ہم شریک کریں	اسکے ساتھ	کچھ	اور نہ بنائے	ہم میں کوئی	کسی کو	رب (جمع)	

کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی کسی کو نہ بنائے

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾

دُوْنِ	اللّٰهِ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُوْلُوا	اشْهَدُوْا	بِاَنَّا	مُسْلِمُوْنَ
سوائے	اللہ	پھر اگر	وہ پھر جائیں	تو کہدو	تم گواہ رہو	کہ ہم	مسلم (فرماں بردار)

رب اللہ کے سوا، پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلم (فرماں بردار) ہیں

(۶۴) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ الْيَهُوْدَ
وَالنَّصٰرٰى تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ
سَوَآءٍ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰى مُسْتَوٍ
اَمْرُهَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هِيَ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ
بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ۚ كَمَا اتَّخَذْتُمُ الْاَحْبَارَ
وَالرُّهْبَانَ فَاِنْ تَوَلَّوْا
اَعْرَضُوْا عَنِ التَّوْحِيْدِ فَقُوْلُوا
اَنْتُمْ لَهُمُ اشْهَدُوْا بِاَنَّا
مُسْلِمُوْنَ ○ مُوَحِّدُوْنَ

(۶۴) قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ الخ کہدو اے محمد کہ اے یہود اور نصاریٰ ایسی بات کو مانو اور اس کی طرف متوجہ ہو جس میں ہم اور تم برابر ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور ہم میں بعض، بعض آدمیوں کو خدا تعالیٰ کے سوا رب نہ بنائیں جیسا تم نے کر رکھا ہے اپنے علماء اور زاہدوں کو خدا سمجھتے ہو۔ سو اگر وہ توحید سے منہ پھیریں تو تم ان سے کہدو کہ گواہ رہو ہم بے شک مسلمان ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اکیلا جانتے ہیں۔

تشریح

(۶۴) آؤ ہم سب مل کر توحید پر متفق ہو جائیں | آؤ ایسے بنیادی عقیدہ پر ہم سے اتفاق کر لو جو تمام نبیوں کی دعوت کا نقطۂ آغاز ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں۔ اس کی ذات و صفات میں دوسری کسی ہستی کو ساجھی نہ بنائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کسی کو کوئی اپنا رب نہ بنائے —— اس عقیدۂ توحید پر آؤ ہم سب اکٹھے ہو جائیں —— اگر اہل کتاب اس کو تسلیم نہ کریں تو صاف کہدو کہ ہم تو صرف ایک رب کے مسلم ہیں۔ عقیدۂ توحید میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

يَآهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ

يَآ	اَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِيْٓ	اِبْرٰهِيْمَ	وَمَآ	اُنْزِلَتِ
اے	اہل کتاب	کیوں	تم جھگڑتے ہو	میں	ابراہیم	اور نہیں	نازل کی گئی

اے اہل کتاب ! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو ؟ اور نہیں نازل کی گئی

التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۶۵

التَّوْرٰىةُ	وَ	الْاِنْجِيْلُ	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
توریت	اور	انجیل	مگر	اسکے بعد	تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

توریت اور انجیل مگر ان کے بعد ، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ

هٰٓاَنْتُمْ	هٰٓؤُلَاۗءِ	حَاجَجْتُمْ	فِيْمَا	لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	فَلِمَ	تُحَآجُّوْنَ
ہاں تم	وہ لوگ	تم نے جھگڑا کیا	جسمیں	تمہیں	اس کا	علم	اب کیوں	تم جھگڑتے ہو

ہاں ! تم ہی وہ لوگ ہو تم نے اس (بارہ) میں جھگڑا کیا جس کا تمہیں علم تھا تو اب کیوں جھگڑتے

فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۶۶

فِيْمَا	لَيْسَ	لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَاللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَاَنْتُمْ	لَا	تَعْلَمُوْنَ
اسمیں	نہیں	تمہیں	اس کا	کچھ علم	اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں	جانتے

ہو اس (بارہ) میں جس کا تمہیں کچھ علم نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

مَا كَانَ	اِبْرٰهِيْمُ	يَهُوْدِيًّا	وَّلَا	نَصْرَانِيًّا	وَّلٰكِنْ	كَانَ	حَنِيْفًا
نہ تھے	ابراہیم	یہودی	اور نہ	نصرانی	اور لیکن	وہ تھے	ایک رخ

ابراہیم نہ یہودی تھے ، نہ نصرانی (بلکہ) وہ حنیف (سب سے رخ موڑ کر اللہ کے ہو جانے والے)

مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۶۷

مُّسْلِمًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ
مسلم (فرماں بردار)	اور نہیں	تھے	سے	مشرک (جمع)

مسلم (فرماں بردار) تھے وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

(۶۵) وَنَزَلَ لَمَّا قَالَتِ الْيَهُوْدُ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيٌّ وَنَحْنُ عَلٰى دِيْنِهٖ وَقَالَتِ النَّصَارٰى

(۶۵) جب یہود نے یہ کہا کہ ابراہیم بھی یہودی تھے اور ہم انہیں کے مذہب پر ہیں اور یہی دعویٰ نصاریٰ نے کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

كَذٰلِكَ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
لِمَ تُحَآجُّوْنَ تُخَاصِمُوْنَ
فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ بِزَعْمِكُمْ اَنَّهٗ
عَلٰى دِيْنِكُمْ وَمَآ اُنْزِلَتِ
التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِهٖ بِزَمَنٍ طَوِيْلٍ
وَبَعْدَ نُزُوْلِهِمَا حَدَثَتِ
الْيَهُوْدِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بُطْلَانَ
قَوْلِكُمْ۔

اے اہل کتاب ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ ہر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ابراہیم ہمارے مذہب پر تھے حالانکہ توراۃ اور انجیل ان کے بعد بہت زمانہ پیچھے نازل ہوئیں اور یہودی ہونا نصرانی ہونا توراۃ اور انجیل کے آنے کے بعد پیدا ہوا کیا تم اپنی بات کی غلطی سے واقف نہیں۔ اور سمجھتے نہیں کہ ابراہیم کیونکر یہودی اور نصرانی ہوسکتے ہیں۔

(۶۶) هٰٓ لِلتَّنْبِيْهِ اَنْتُمْ مُبْتَدَاٌ يَا
هٰٓؤُلَآءِ وَالْخَبَرُ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ
عِلْمٌ مِنْ اَمْرِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَزَعَمْتُمْ
اَنَّكُمْ عَلٰى دِيْنِهِمَا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ
فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ مِنْ
شَاْنِ اِبْرٰهِيْمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ شَاْنَهٗ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ قَالَ تَعَالٰى تَبْرِئَةً لِاِبْرٰهِيْمَ

(۶۶) خبردار جس امر کا تم کو علم ہے اس میں گفتگو کرنا تو خیر تمہارا کام ہے کہ موسیٰ وعیسیٰ کے بارے میں جو کچھ تم بحث وتکرار کرتے ہو اور ان کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہو۔ یہ تو جائے تعجب نہیں کہ تم ان کے حال سے کچھ واقف بھی ہو۔ پھر جس امر کا تم کو علم نہیں یعنی ابراہیم کے حال کا اسمیں کیوں جھگڑا کرتے ہو۔ اور ابراہیم کا حال اللہ خوب جانتا ہے تم واقف نہیں۔

(۶۷) مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مَائِلًا عَنِ الْاَدْيَانِ
كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ مُسْلِمًا مُوَحِّدًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(۶۷) ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور نہ مشرکوں میں سے تھے بلکہ وہ پورے مسلمان موحد سب مذہبوں سے پھر کر مذہب حق اور دین مستقیم کی طرف متوجہ ہونے والے تھے۔

تشریح

(۶۵) کیا ابراہیم یہودی یا عیسائی تھے | اے اہل کتاب بتاؤ ابراہیم جنکو تم سب اپنا پیشوا مانتے ہو ان کا دین کیا تھا، کیا وہ یہودی تھے ــــ کیا وہ عیسائی تھے ــــ کیا ابراہیم راہ راست پر نہ تھے۔ یہودیت اور عیسائیت تو بعد کی پیداوار ہے۔ پھر نجات یافتہ ہونے کا مدار یہودیت اور عیسائیت کی پیروی پر کیوں موقوف ہوگا ــــ کیا اتنی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی ؟

(۶۶) تم حضرت ابراہیم کی شریعت کو نہیں جانتے | حضرت مسیح اور حضرت موسیٰ کے بارے میں جتنا تمہیں تھوڑا بہت، غلط صحیح علم تھا اس کے متعلق تم بہت کچھ حجت بازیاں کر چکے ہو۔ مگر حضرت ابراہیم ؑ کی شریعت کیا تھی اس کی تمہیں ہوا بھی نہیں لگی۔ تو جس بات کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں ہے اسکے بارے میں کج بحثیاں کیوں کرتے ہو اور وہ بھی اللہ کے مقابلے میں جس کا علم کامل ہے ــــ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۶۷) حضرت ابراہیم خالص موحّد تھے | ابراہیم نہ یہودی تھے نہ عیسائی وہ تو ایک خالص مسلم تھے۔ اور نہ وہ مشرک تھے، جب کہ تم شرک تک میں مبتلا ہو کہ حضرت عزیر کو، حضرت عیسیٰ کو اللہ کے بیٹے اور الوہیت میں شریک مانتے ہو ــــ یہی حال مکہ کے ان مشرکین کا ہے کہ بت پرستی میں مبتلا ہوتے ہوئے دعویٰ یہ کہ ہم دین ابراہیمی پر ہیں۔

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ

إِنَّ	أَوْلَى ، النَّاسِ	بِإِبْرَٰهِيمَ	لَلَّذِينَ	اتَّبَعُوهُ	وَهَٰذَا	النَّبِيُّ	وَالَّذِينَ
بیشک	سب سے زیادہ مناسب لوگ	ابراہیم سے	وہ لوگ	انہوں نے پیروی کی انکی	اور اس	نبی	اور وہ لوگ جو

بے شک سب لوگوں سے زیادہ مناسبت ہے ابراہیمؑ سے ان لوگوں کو جنھوں نے ان کی پیروی کی، اور اس نبی کو اور وہ

آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾ وَدَّت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ

آمَنُوا	وَاللَّهُ	وَلِيُّ	الْمُؤْمِنِينَ	وَدَّت	طَّائِفَةٌ	مِّنْ	أَهْلِ الْكِتَابِ	لَوْ
ایمان لائے	اور اللہ	کارساز	مومن (جمع)	چاہتی ہے	ایک جماعت	سے (کی)	اہل کتاب	کاش

لوگ جو ایمان لائے اور اللہ مومنوں کا کارساز ہے۔ اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کاش! وہ

يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾

يُضِلُّونَكُمْ	وَمَا	يُضِلُّونَ	إِلَّا	أَنفُسَهُمْ	وَمَا	يَشْعُرُونَ
وہ گمراہ کردیں تمہیں	اور نہیں	وہ گمراہ کرتے	مگر	اپنے آپ	اور نہیں	وہ سمجھتے۔

تمہیں گمراہ کردیں اور وہ اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتے۔ اور وہ سمجھتے نہیں۔

(٦٨) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ أَحَقَّهُمْ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ فِي زَمَانِهِ وَهَٰذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ
لِمُوَافَقَتِهِ لَهُ فِي أَكْثَرِ شَرْعِهِ وَالَّذِينَ
آمَنُوا مِنْ أُمَّتِهِ فَهُمُ الَّذِينَ يَنْبَغِي
أَنْ يَقُولُوا نَحْنُ عَلَىٰ دِينِهِ لَا أَنْتُمْ
وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ○ نَاصِرُهُمْ
وَحَافِظُهُمْ۔
(٦٩) وَنَزَلَ لَمَّا دَعَا الْيَهُودُ مُعَاذًا وَحُذَيْفَةَ وَ
عَمَّارًا إِلَىٰ دِينِهِمْ وَدَّتْ طَائِفَةٌ
مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ
وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ لِأَنَّ إِثْمَ
إِضْلَالِهِمْ عَلَيْهِمْ وَالْمُؤْمِنُونَ لَا
يُطِيعُونَهُمْ فِيهِ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ بِذَٰلِكَ

(٦٨) بیشک ابراہیم کی پیروی اور ان کے دین میں ہونے کا دعویٰ وہ لوگ کریں تو بجا ہے جو انکے وقت میں ان پر ایمان لائے ان کی پیروی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے مسلمان کہ یہ دین میں انکے موافق ہیں ان کا دعویٰ بھی سچا ہے اور اللہ مسلمانوں کا نگہبان اور مددگار ہے۔

(٦٩) یہود نے جب معاذ اور حذیفہ اور عمار کو جو صحابی تھے اپنے مذہب کی طرف بلایا یہ آیت نازل ہوئی وَدَّتْ طَّائِفَةٌ الخ اہل کتاب میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ اے مسلمانو! تم کو گمراہ کردے حالانکہ وہ اپنی جانوں کو ہی گمراہ اور تباہ کرتے ہیں کہ وبال اس کا ان پر لوٹیگا اور مسلمان ان کا کہنا نہ مانیں گے تو دین و دنیا میں وہی روسیاہ رہے اور ان کو اس کی خبر نہیں۔

تشریح

(٦٨) امت محمدیہ حقیقت میں ملتِ ابراہیمی ہے | اصل میں تو دین ابراہیمی پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی اور یہ نبی آخر الزماں اور ان پر ایمان لانے والے اس نسبت کے حقدار ہیں اللہ تو ان ہی کا حامی و مددگار ہے۔

(٦٩) اہل کتاب کی باتوں میں مت آنا | اصل میں اے ایمان والو! اہل کتاب کا ایک گروہ تمہیں اس طرح کی باتیں کر کے راہِ راست سے ہٹانا چاہتا ہے حالانکہ لاشعوری طور پر وہ کسی اور کو نہیں خود اپنے آپ کو گمراہی میں مبتلا کر رہے ہیں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَاَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ
اے اہل کتاب	کیوں	تم انکار کرتے ہو	آیتوں کا	اللہ	حالانکہ تم	گواہ ہو۔

اے اہل کتاب! تم کیوں انکار کرتے ہو اللہ کی آیتوں کا؟ حالانکہ تم گواہ ہو

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَلْبِسُوْنَ	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَتَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ	وَاَنْتُمْ
اے اہل کتاب	کیوں	تم ملاتے ہو	سچ	جھوٹ کے ساتھ	اور تم چھپاتے ہو	حق	حالانکہ تم

اے اہل کتاب! تم کیوں ملاتے ہو سچ کو جھوٹ کے ساتھ اور تم حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ ع ١٥

تَعْلَمُوْنَ	وَقَالَتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اٰمِنُوْا	بِالَّذِيْٓ
جانتے ہو	اور کہا	ایک جماعت	سے (کی)	اہل کتاب	تم مان لو	جو کچھ

جانتے ہو! اور ایک جماعت نے کہا اہل کتاب کی کہ جو کچھ مسلمانوں پر نازل

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾

اُنْزِلَ	عَلَى	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	وَجْهَ النَّهَارِ	وَاكْفُرُوْٓا	اٰخِرَهٗ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ
نازل کیا گیا	پر	جو لوگ ایمان لائے (مسلمان)	اول حصہ دن	اور منکر ہو جاؤ	اسکا آخر (شام)	شاید وہ	پھر جائیں

کیا گیا ہے اسے دن کے اول حصہ میں مان لو اور منکر ہو جاؤ اسکے آخر حصہ میں (شام کو) شاید کہ وہ پھر جاویں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ

وَلَا	تُؤْمِنُوْٓا	اِلَّا	لِمَنْ	تَبِعَ	دِيْنَكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْهُدٰى	هُدَى	اللّٰهِ	اَنْ
اور نہ	مانو	سوائے	اسکی جو	پیروی کرے	تمہارا دین	کہدیں	بیشک	ہدایت	ہدایت	اللہ	کہ

اور (کسی کی بات) نہ مانو سوائے اسکے جو پیروی کرے تمہارے دین کی، آپ کہدیں بیشک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے کہ

يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

يُّؤْتٰٓى	اَحَدٌ	مِّثْلَ	مَآ	اُوْتِيْتُمْ	اَوْ	يُحَاۗجُّوْكُمْ	عِنْدَ	رَبِّكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْفَضْلَ
دیا گیا	کسی کو	جیسا	کچھ	تمہیں دیا گیا	یا	وہ حجت کریں تم سے	سامنے	تمہارا رب	کہدیں	بیشک	فضل

کسی کو دیا گیا جیسا کہ تمہیں دیا گیا یا وہ تم سے تمہارے رب کے سامنے حجت کریں۔ آپ کہدیں بیشک فضل اللہ کے

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

بِيَدِ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَاۗءُ	وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ
اللہ کے ہاتھ میں	وہ دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور اللہ	وسعت والا	جاننے والا

ہاتھ میں ہے وہ دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے، اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔

(۷۰) يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اَلْقُرْاٰنِ الْمُشْتَمِلِ
عَلٰى نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ○
تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ حَقٌّ

(۷۰) اے اہل کتاب قرآن کا جسیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے اوصاف موجود ہیں کیوں انکار کرتے
ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ صحیح ہے۔

(۷۱) يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ
تَخْلِطُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ بِالتَّحْرِيْفِ
وَالتَّزْوِيْرِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ
اَيْ نَعْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَنَّهٗ حَقٌّ۔

(۷۱) اے کتاب والو کیوں حق کو باطل کے ساتھ
ملاتے ہو کہ آیتوں کو بدلتے ہو اور کچھ سے کچھ
مطلب نکالتے ہو اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو سراسر حق ہے چھپاتے ہو حالانکہ تم اسکو
ٹھیک جانتے ہو۔

(۷۲) وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ اَلْيَهُوْدِ لِبَعْضِهِمْ اٰمِنُوْا
بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اَيِ الْقُرْاٰنِ وَجْهَ النَّهَارِ اَوَّلَهٗ
وَاكْفُرُوْٓا بِهٖ اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ اَيِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَرْجِعُوْنَ ○ عَنْ دِيْنِهِمْ
اِذْ يَقُوْلُوْنَ مَا رَجَعَ هٰٓؤُلَآءِ عَنْهُ بَعْدَ
دُخُوْلِهِمْ فِيْهِ وَهُمْ اُولُوْ عِلْمٍ اِلَّا
لِعِلْمِهِمْ بِبُطْلَانِهٖ

(۷۲) وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ الخ بعض یہود نے بعض سے کہا
اور باہم یہ صلاح کی کہ کچھ آدمی تم میں سے قرآن
پر ایمان لاؤ شروع دن کو) اور شام کے وقت
پھر جاؤ اور انکار کردو تاکہ مسلمان بھی اپنے دین
سے پھر جاویں اور یوں خیال کریں کہ یہود جو
مسلمان ہو کر پھر سے تو ضرور ان کو مذہب اسلام
کا باطل ہونا محقق ہوا ورنہ باوجود اہل علم ہونے
کے یہ کیوں اسلام سے پھرتے ۔

(۷۳) وَقَالُوْٓا اَيْضًا وَلَا تُؤْمِنُوْٓا تُصَدِّقُوْٓا
اِلَّا لِمَنْ اَللَّامُ زَائِدَةٌ تَبِعَ وَافَقَ
دِيْنَكُمْ قَالَ تَعَالٰى قُلْ لَّهُمْ يَا
مُحَمَّدُ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ
هُوَ الْاِسْلَامُ وَمَا عَدَاهُ ضَلَالٌ
وَالْجُمْلَةُ اِعْتِرَاضٌ اَنْ اَيْ بِاَنْ
يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ
مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَالْفَضَائِلِ
وَاَنْ مَفْعُوْلُ تُؤْمِنُوْا وَالْمُسْتَثْنٰى مِنْهُ
اَحَدٌ قُدِّمَ عَلَيْهِ الْمُسْتَثْنٰى الْمَعْنٰى
لَا تُقِرُّوْا بِاَنَّ اَحَدًا يُّؤْتٰى ذٰلِكَ
اِلَّا مَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ اَوْ بِاَنْ

(۷۳) اور یہ بھی یہود نے باہم کہا کہ دل سے سوا اپنے
مذہب والے کے کسی کو نہ مانو اور سچا نہ سمجھو۔ اے
محمد ان سے کہدو کہ ٹھیک راہ وہی ہے جو اللہ
کی راہ ہے یعنی اسلام اور اس کے سواسب گمراہی
ہے

يُحَاجُّوْكُمْ أَيِ الْمُؤْمِنُوْنَ
يَغْلِبُوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ لِأَنَّكُمْ أَصَحُّ دِيْنًا وَ
فِيْ قِرَاءَةٍ أَأَنْ بِهَمْزَةِ التَّوْبِيْخِ
أَيْ إِيْتَاءَ أَحَدٍ مِثْلَهُ يُقِرُّوْنَ
بِهِ قَالَ تَعَالٰى قُلْ إِنَّ
الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَاءُ ۭ فَمِنْ أَيْنَ
لَكُمْ أَنَّهُ لَا يُؤْتٰى أَحَدٌ
مِثْلَ مَا أُوْتِيْتُمْ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ كَثِيْرُ الْفَضْلِ عَلِيْمٌ ۝ ج
بِمَنْ هُوَ أَهْلُهُ

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ کہدو کہ بیشک بزرگی دینا اللہ کے قبضہ میں ہے وہ جس کو چاہے فضیلت دے تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ تمہاری برابر کسی کو کتاب اور فضیلت نہ ملے گی اور اللہ کا فضل بڑا ہے جو اس کے لائق ہے وہ اس کو جانتا ہے۔

تشریح

(۷۰) نبیؐ کی زندگی سچائی کی دلیل ہے | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت آپ کی پاکیزہ زندگی آپکی تعلیم و تربیت کے صحابہ کی زندگی پر اثرات قرآن کے بلند پایہ مضامین یہ سب چیزیں روزِ روشن کی طرح پکار پکار کر کہہ رہی تھیں کہ حق یہی ہے، ان کو جھٹلانا نفس کی شرارت کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس لئے قرآن ان کو الزام دیتا ہے کہ اے اہل کتاب کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو جب کہ تم خود اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہو اور اس کے گواہ ہو۔

(۷۱) حق پر باطل کا رنگ مت چڑھاؤ | اے اہل کتاب جانتے بوجھتے کیوں حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ بنانے کی کوشش کرتے ہو۔

(۷۲) اسلام کے خلاف ایک اور سازش | مدینہ کے قرب و جوار میں رہنے والے یہودیوں کے رہناؤں نے اسلام کی دعوت کو کمزور کرنیکے لئے ایک اور چال چلی کہ خفیہ طور پر کچھ لوگوں کو تیار کیا کہ وہ پہلے اعلانیہ اسلام قبول کریں اور پھر مرتد ہو جائیں اور یہ مشہور کریں کہ ہم نے اسلام اور پیغمبر اسلام میں یہ یہ خرابیاں دیکھیں ہیں اس لئے ہم نے یہ دین چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ اس طریقے پر ہم اس دین کے پھیلاؤ کو روک سکیں۔ اور جو لوگ اس دین کو قبول کر چکے ہیں ان کو واپس لاسکیں ــــــ اسلامی حکومت میں مرتد کی سزا قتل، جن لوگوں کے سمجھ میں نہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ اسلامی حکومت کیونکہ ایک نظریاتی حکومت ہے اسلئے، مرتد ہونا دراصل حکومتِ وقت کے خلاف بغاوت اور اس کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور کرنا ہے ــــــ یہ حریتِ فکر کا معاملہ نہیں ہے جس کا علم بردار اسلام ہے۔

(۷۳) حق میں تنگ نظری نہیں ہوتی | حق کبھی تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اہل کتاب حق سے ہٹے تو ان میں تنگ نظری اور تنگ خیالی آگئی ــــــ یہ سمجھنے لگے کہ بس ہم ہی ہم ہیں۔ کہنے لگے کہ بس اپنے ہم مذہبوں کی سنو اور کسی کی نہ سنو ــــــ ان کی بداعمالیوں کی بدولت ان کو امامت کے منصب سے ہٹا یا گیا، بجائے اس کے کہ اپنا احتساب کرتے، بغض و حسد میں مبتلا ہو گئے کہ یہ مقام جو ہمارا تھا دوسروں کو کیوں مل گیا ــــــ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ پروردگار تمہاری طرح تنگ نظر نہیں ہے وہ جس کو ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کو قبول کرلیتا ہے تو وہ اسی کو نوازتا ہے۔ کیونکہ یہ ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔ تمہارے خیالات ہدایت کا بدل نہیں ہیں ــــــ وہ جانتا ہے کون شرف و فضل کا مستحق ہے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ
وہ خاص کرلیتا ہے	اپنی رحمت سے	جس کو	وہ چاہتا ہے	اور اللہ	فضل والا	بڑا - بڑے

وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کردیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ

وَمِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مَنْ	اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِقِنْطَارٍ	يُّؤَدِّهٖۤ	اِلَيْكَ	وَمِنْهُمْ
اور سے	اہل کتاب	جو	اگر	امانت رکھیں اسکو	ڈھیر مال	ادا کردے	آپ کو	اور ان سے

اور اہل کتاب میں کوئی (ایسا ہے) کہ اگر آپ اس کے پاس امانت رکھیں ڈھیروں مال تو وہ آپ کو ادا کردے

مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ

مَّنْ	اِنْ + تَاْمَنْهُ	بِدِيْنَارٍ	لَّا يُؤَدِّهٖۤ	اِلَيْكَ	اِلَّا	مَا دُمْتَ	عَلَيْهِ
جو	اگر آپ امانت رکھیں اسکو	ایک اشرفی	وہ ادا نہ کرے	آپ کو	مگر	جب تک رہیں	اس پر

اور انہیں کوئی (ایسا ہے) اگر آپ اسکے پاس ایک اشرفی امانت رکھیں تو وہ آپ کو ادا نہ کرے گا جب تک آپ اسکے سر پر

قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ

قَآئِمًا	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لَيْسَ	عَلَيْنَا	فِى	الْاُمِّيّٖنَ	سَبِيْلٌ
کھڑے	یہ	اسلئے کہ	انہوں نے کہا	نہیں	ہم پر	میں	اُمّی (جمع)	(الزام کی) کوئی راہ نہیں

کھڑے رہیں یہ اسلئے ہے کہ انہوں نے کہا ہم پر اُمّیوں کے (بارے) میں (الزام کی) کوئی راہ نہیں

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

وَيَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَهُمْ	يَعْلَمُوْنَ
اور وہ بولتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور وہ	جانتے ہیں

اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں، اور وہ جانتے ہیں۔

﴿۷۴﴾ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

﴿۷۵﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ اَىْ بِمَالٍ كَثِيْرٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ؕ لِاَمَانَتِهٖ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَوْدَعَهٗ

﴿۷۴﴾ اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے خاص فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

﴿۷۵﴾ اور بعض اہل کتاب میں ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے پاس بہت سا مال امانت رکھو تو وہ بلا کم وکاست واپس کردیں جیسے عبداللہ بن سلام کہ کسی نے ان کے پاس ایک ہزار دو سو اوقیہ سونے کے

رَجُلٌ اَلْفًا وَمِائَتَيْ اُوْقِيَّةٍ ذَهَبًا
فَاَدَّاهَا اِلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ
اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ
اِلَيْكَ لِخِيَانَتِهٖ اِلَّا مَا دُمْتَ
عَلَيْهِ قَآئِمًا لَا تُفَارِقُهُ فَمَتٰى
فَارَقْتَهُ اَنْكَرَهُ كَكَعْبِ بْنِ
الْاَشْرَفِ اِسْتَوْدَعَهُ قُرَيْشِيٌّ
دِيْنَارًا فَجَحَدَهُ ذٰلِكَ اَيْ
تَرْكُ الْاَدَاءِ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا بِسَبَبِ
قَوْلِهِمْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ
اَيِ الْعَرَبِ سَبِيْلٌ اَيْ
اِثْمٌ لِاِسْتِحْلَالِهِمْ ظُلْمَ
مَنْ خَالَفَ دِيْنَهُمْ وَنَسَبُوْهُ
اِلَيْهِ تَعَالٰى قَالَ تَعَالٰى
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
فِيْ نِسْبَةِ ذٰلِكَ اِلَيْهِ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّهُمْ
كَاذِبُوْنَ۔

امانت رکھے۔ انہوں نے وہ بجنسہ اس کو واپس کردئے۔ اور بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھا جائے تو واپس نہ کریں خیانت کر لیویں مگر جب تک اس سے جُدا نہ ہو تو دیدے۔ جہاں اس سے جُدا ہو صاف انکار کردے کہ میرے پاس کب رکھا تھا۔ جیسے کعب بن اشرف کہ اس کے پاس ایک قریشی نے ایک دینار امانت رکھا اس نے اس کا انکار کردیا اور نہ دیا یہ نہ دینا اور خیانت کرنا اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ عرب کے تکلیف دینے اور ستانے میں ہم پر کچھ مؤاخذہ اور گناہ نہیں کہ ان کے گمان فاسد میں یہ آیا ہوا ہے کہ جو دین میں ہمارا مخالف ہے اس پر ظلم اور زیادتی کرنا درست ہے اور اس کو اللہ کا حکم بتلاتے ہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور افتراء کرتے ہیں کہ اس کو خدا تعالیٰ کا حکم بتلاتے ہیں اور حالانکہ وہ اپنے جھوٹ کو جانتے ہیں۔

تشریح

(۷۴) ہدایت اللہ کے فضل سے ملتی ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے اس کے قبول ہدایت کی وجہ سے اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ اس کا فضل بہت بڑا ہے۔

(۷۵) اہل کتاب میں اچھے برے دونوں طرح کے لوگ تھے۔ اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) میں دو طرح کے لوگ تھے ایک تو حق پسند اور دیانت وامانت والے تھے۔ بڑی سے بڑی دولت میں خیانت نہیں کرتے تھے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ تھے جو خائن اور بددیانت تھے چھوٹی سے چھوٹی رقم پر بھی ان کی رال ٹپکتی تھی —
ان دوسری قسم کے لوگوں کی اخلاقی گراوٹ کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ ان کا عقیدہ تعصب کی وجہ سے یہ ہوگیا تھا کہ غیر یہودی (اُمّی) کے ساتھ بددیانتی جائز ہے اور غیر یہودی کو نقصان پہونچانے میں کوئی حرج نہیں ہے — کیونکہ یہ لوگ اپنے علاوہ دوسروں کو کمتر سمجھتے تھے — نسل پرستی کی یہ بیماری اور انسانوں انسانوں کے درمیان یہ فرق دوسرے نسلی مذاہب میں بھی پایا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کی مذہبی کتابوں میں بھی یہ باتیں ملتی ہیں — اور یہ جھوٹ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ نے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (۷۶) اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ

بَلٰى	مَنْ	اَوْفٰى	بِعَهْدِهٖ	وَاتَّقٰى	فَاِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَشْتَرُوْنَ
کیوں نہیں	جو	پورا کرے	اپنا اقرار	اور پرہیزگار رہے	تو بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	پرہیزگار	بیشک	جو لوگ	خریدتے (حاصل کرتے) ہیں

کیوں نہیں؟ جو کوئی اپنا اقرار پورا کرے اور پرہیزگار رہے تو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ بیشک جو لوگ اللہ کے اقرار اور اپنی

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	وَاَيْمَانِهِمْ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ	لَا خَلَاقَ	لَهُمْ	فِى	الْاٰخِرَةِ	وَلَا	يُكَلِّمُهُمُ
اللہ کا اقرار	اور اپنی قسمیں	قیمت	تھوڑی	یہی لوگ	نہیں حصہ	انکے لئے	میں	آخرت	اور نہ	ان سے کلام کریگا

قسموں سے حاصل کرتے ہیں قیمت تھوڑی یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ ان سے کلام

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۷۷) وَ

اللّٰهُ	وَلَا يَنْظُرُ	اِلَيْهِمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَلَا يُزَكِّيْهِمْ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَ
اللہ	اور نہ نظر کرے گا	انکی طرف	قیامت کے دن	اور نہ انہیں پاک کرے گا	اور انکے لئے	عذاب	دردناک	اور

کریگا، اور نہ انکی طرف نظر کریگا قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور

اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ

اِنَّ	مِنْهُمْ	لَفَرِيْقًا	يَلْوٗنَ	اَلْسِنَتَهُمْ	بِالْكِتٰبِ	لِتَحْسَبُوْهُ	مِنَ	الْكِتٰبِ
بیشک	ان سے (انمیں)	ایک فریق	مروڑتے ہیں	اپنی زبانیں	کتاب میں	تاکہ تم سمجھو	سے	کتاب

بیشک ان میں ایک فریق ہے جو کتاب (پڑھتے وقت) اپنی زبانیں مروڑتے ہیں تاکہ تم سمجھو وہ کتاب سے ہے۔

وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ج وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ

وَمَا	هُوَ	مِنَ	الْكِتٰبِ	وَيَقُوْلُوْنَ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	وَمَا	هُوَ	مِنْ
حالانکہ نہیں	وہ	سے	کتاب	اور وہ کہتے ہیں	وہ	سے	طرف	اللہ	حالانکہ نہیں	وہ	سے

حالانکہ وہ کتاب سے نہیں (ہوتا) اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ نہیں

عِنْدِ اللّٰهِ ج وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۷۸)

عِنْدِ	اللّٰهِ	وَيَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَهُمْ	يَعْلَمُوْنَ
طرف	اللہ	اور بولتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور وہ	جانتے ہیں۔

اللہ کی طرف سے، اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔

(۷۶) بَلٰى عَلَيْهِمْ فِيْهِمْ سَبِيْلٌ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ الَّذِىْ عَاهَدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَوْ بِعَهْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ اَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَغَيْرِهٖ وَاتَّقَى اللّٰهَ بِتَرْكِ الْمَعَاصِىْ وَعَمَلِ الطَّاعَاتِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ فِيْهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمُضْمَرِ اَىْ يُحِبُّهُمْ بِمَعْنٰى يُثِيْبُهُمْ۔

(۷۶) بلکہ بالضرور ان سے مواخذہ ہوگا اور ظلم وتعدی کرنے پر پکڑ ہوگی۔ جس نے اللہ کا حکم پورا کیا اور امانت ادا کی اور اللہ کے خوف سے گناہوں سے بچا نیک کام کئے سو بیشک اللہ انکو دوست رکھتا ہے یعنی ان کو ثواب عطا فرمائے گا۔

(۷۷) وَنَزَلَ فِي الْيَهُوْدِ لَمَّا بَدَّلُوْا نَعْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدَ اللّٰهِ اِلَيْهِمْ فِي التَّوْرٰىةِ اَوْ فِيْمَنْ
حَلَفَ كَاذِبًا فِيْ دَعْوٰى اَوْ فِيْ بَيْعِ سِلْعَةٍ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ يَسْتَبْدِلُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
اِلَيْهِمْ فِي الْاِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَاَيْمَانِهِمْ حَلِفِهِمْ بِهٖ تَعَالٰى
كَاذِبًا ثَمَنًا قَلِيْلًا مِّنَ الدُّنْيَا اُولٰٓئِكَ
لَا خَلَاقَ نَصِيْبَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ غَضَبًا عَلَيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ
اِلَيْهِمْ يَرْحَمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا
يُزَكِّيْهِمْ يُطَهِّرُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ مُؤْلِمٌ۔

(۷۷) اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الخ یہ آیت یہود کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تبدیلی کر دی اور توراۃ میں اللہ نے ان سے جو عہد لیا تھا اسکو بدل ڈالا۔ یا اس شخص کے متعلق جس نے دعوی میں جھوٹی قسم کھائی تھی یا بیع سلعہ کے بارے میں۔
فرمایا جو لوگ اللہ کے اس عہد کو جو اس نے انکی طرف کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیو اور امانت ادا کرو دنیا کے تھوڑے سے مال سے بدلتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کر لوگوں کا مال لیتے ہیں ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ملیگا اور اللہ ان سے ازراہِ غصہ و غضب کلام نہ کریگا اور نظر رحمت سے قیامت میں ان کو نہ دیکھے گا اور نہ انکو گناہوں سے پاک کریگا اور ان کو عذاب ہوگا نہایت تکلیف دینے والا۔

(۷۸) وَاِنَّ مِنْهُمْ اَيْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَفَرِيْقًا
طَائِفَةً كَكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ يَّلْوٗنَ
اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ اَيْ يَعْطِفُوْنَهَا
بِقِرَاءَتِهٖ عَنِ الْمُنَزَّلِ اِلٰى مَا حَرَّفُوْهُ
مِنْ نَّعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْوِهٖ لِتَحْسَبُوْهُ اَيِ الْمُحَرَّفَ مِنَ
الْكِتٰبِ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّهُمْ كَاذِبُوْنَ۔

(۷۸) اور اہل کتاب میں بعض ایسی جماعت ہے جیسے کعب بن اشرف کہ کتاب اللہ میں اپنی طرف سے وہ عبارتیں پڑھتے ہیں جو بنائی ہوئی ہیں اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نہیں۔ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اور عبارت بدل کر پڑھتے ہیں اور زبان کو ایسی طرح موڑتے اور پھیرتے ہیں کہ تم یہ سمجھو کہ جو کچھ یہ پڑھتے ہیں کتاب اللہ میں سے ہے اللہ کا بھیجا ہوا ہے حالانکہ وہ کتاب میں نہیں وہ کہتے ہیں یہ اللہ کا بھیجا ہوا حکم ہے حالانکہ وہ اللہ کا حکم نہیں اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

تشریح

(۷۶) جھوٹے لوگوں سے بازپرس ہوگی | آخر ایسے بددیانت جھوٹے لوگوں سے بازپرس کیوں نہ ہوگی ـــ اللہ کا محبوب وہ بنے گا جو اپنے عہد کو پورا کریگا اور برائی سے بچکر رہیگا۔

(۷۷) جھوٹے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں | ایسے بددیانت اور بدعہد لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنے ایمان کو دنیا کے لالچ میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ایسے ایسے اخلاقی جرائم کے باوجود ان کے دماغوں میں یہ غلط خیال بیٹھا ہوا ہے کہ قیامت کے روز اللہ کے مقرب وہی ہوں گے۔ وہ سن لیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات کرنا اور ان کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کریگا نہ انکو پاک کریگا۔ ایسے لوگوں کے لئے تو دردناک سزا ہے۔

(۷۸) اللہ کی کتاب میں ملاوٹ کرنیکا ایک طریقہ | اہل کتاب کے ایک گروہ کا حال یہ ہو چکا تھا کہ وہ اللہ کی کتابوں کی عبارت میں اس طرح زبان کا الٹ پھیر کرتے تھے کہ سننے والا یہ سمجھتا تھا کہ یہ بات بھی اللہ کی کتاب میں ہے حالانکہ وہ بات کتاب میں نہیں ہوتی تھی۔ اور جان بوجھ کر اللہ پر بہتان باندھتے تھے کہ یہ بات اللہ کی طرف سے آئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتی۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ	يُّؤْتِيَهُ	اللّٰهُ	الْكِتٰبَ	وَالْحُكْمَ	وَالنُّبُوَّةَ	ثُمَّ	يَقُوْلَ
نہیں	کسی آدمی کیلئے	کہ	اسے عطا کرے	اللہ	کتاب	اور حکمت	اور نبوت	پھر	وہ کہے

کسی آدمی کے لئے (یہ شایاں) نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں

لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا

لِلنَّاسِ	كُوْنُوْا	عِبَادًا	لِّيْ	مِنْ + دُوْنِ	اللّٰهِ	وَلٰكِنْ	كُوْنُوْا
لوگوں کو	تم ہو جاؤ	بندے	میرے	سوا (بجائے)	اللہ	اور لیکن	تم ہو جاؤ

کو کہے کہ تم اللہ کے بجائے میرے بندے ہو جاؤ، لیکن (چاہیے کہ کہے) تم

رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝۷۹

رَبّٰنِيّٖنَ	بِمَا	كُنْتُمْ + تُعَلِّمُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَبِمَا	كُنْتُمْ	تَدْرُسُوْنَ
اللہ والے	اسلئے کہ	تم سکھاتے ہو	کتاب	اور جیسے	ہو تم	پڑھتے۔

اللہ والے ہو جاؤ۔ اسلئے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور تم خود بھی پڑھتے ہو۔

(۷۹) وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ نَصَارٰى نَجْرَانَ اَنَّ عِيْسٰى
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَّخِذُوْهُ رَبًّا اَوْ لَمَّا طَلَبَ
بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ السُّجُوْدَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِبَشَرٍ
اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
اَيِ الْفَهْمَ لِلشَّرِيْعَةِ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ
عُلَمَاءَ عَامِلِيْنَ مَنْسُوْبٌ اِلَى الرَّبِّ
بِزِيَادَةِ اَلِفٍ وَنُوْنٍ تَفْخِيْمًا بِمَا كُنْتُمْ
تُعَلِّمُوْنَ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ
الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝
اَيْ بِسَبَبِ ذٰلِكَ فَاِنَّ فَائِدَتَهٗ
اَنْ تَعْمَلُوْا

(۷۹) جب نجران کے نصرانیوں نے یہ کہا کہ ہم سے عیسیٰ
کہہ گئے ہیں کہ مجھ کو خدا کہنا۔ یا جب بعض مسلمانوں
نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آدمی کو یہ بات سزاوار
نہیں کہ اسکو اللہ اپنی کتاب سکھلاوے اور شریعت
میں سمجھ عطا فرماوے اور نبوت دے پھر وہ لوگوں
سے یہ کہنے لگے کہ میرے بندے ہو جاؤ میری عبادت
کرو اللہ کی نہ کرو۔ بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ والے
ہو جاؤ علم پڑھ کر اس پر عمل کرو کہ تم جو کتاب اللہ
پڑھتے ہو اور سیکھتے سکھاتے ہو اس کا نفع
یہ ہے کہ اس پر عمل کرو

تشریح

(۷۹) رسول لوگوں کو اللہ کا بندہ بنانے کیلئے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو اس لئے مقرر کرتا ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کا بندہ بنائیں، انھیں اللہ کی بندگی اور اطاعت کی تعلیم دیں۔ نہ کہ نبیوں اور کتابوں کی آڑ میں لوگوں کو اپنا بندہ بنایا جائے — کیا یہ مذہبی عہدے داروں اور صحیح معنیٰ میں ربانیین کا کام ہے اور کیا اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے جسے پڑھتے پڑھاتے ہو۔

وَلَا يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ

وَ	لَا يَاْمُرَكُمْ	اَنْ	تَتَّخِذُوا	الْمَلٰٓئِكَةَ	وَ النَّبِيّٖنَ	اَرْبَابًا	اَيَاْمُرُكُمْ
اور	نہ حکم دیگا تمہیں	کہ	تم ٹھہراؤ	فرشتے	اور نبی	پروردگار	کیا وہ تمہیں حکم دیگا

اور نہ وہ تمہیں حکم دیگا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو پروردگار ٹھہراؤ، کیا وہ تمہیں حکم دیگا

ع ۹ ۱۴ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

بِالْكُفْرِ	بَعْدَ	اِذْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ	وَاِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ
کفر کا	بعد	جب	تم	مسلمان	اور جب	لیا	اللہ	عہد

کفر کا؟ اس کے بعد کہ تم مسلمان (فرماں بردار) ہو چکے۔ اور جب اللہ نے عہد لیا

النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

النَّبِيّٖنَ	لَمَآ	اٰتَيْتُكُمْ	مِّنْ	كِتٰبٍ	وَّ	حِكْمَةٍ	ثُمَّ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ
نبی (جمع)	جو کچھ	میں تمہیں دوں	سے	کتاب	اور	حکمت	پھر	آئے تم	رسول

نبیوں سے کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے پاس رسول آئے

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

مُّصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَكُمْ	لَتُؤْمِنُنَّ	بِهٖ	وَ	لَتَنْصُرُنَّهٗ	قَالَ	ءَاَقْرَرْتُمْ
تصدیق کرتا ہوا	جو	تمہارے پاس	تم ضرور ایمان لاؤ گے	اس پر	اور	تم ضرور مدد کرو گے اسکی	اسنے فرمایا	کیا تم نے اقرار کیا

اس کی تصدیق کرتے ہوئے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اسکی مدد کرو گے۔ اسنے فرمایا کیا تم

وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ

وَاَخَذْتُمْ	عَلٰى	ذٰلِكُمْ	اِصْرِيْ	قَالُوْٓا	اَقْرَرْنَا	قَالَ
اور تم نے قبول کیا	پر	اس	میرا عہد	انہوں نے کہا	ہم نے اقرار کیا	اس نے فرمایا

نے اقرار کیا؟ اور تم نے اس پر میرا عہد قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اس نے فرمایا

فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾

فَاشْهَدُوْا	وَاَنَا	مَعَكُمْ	مِّنَ	الشّٰهِدِيْنَ۔
پس تم گواہ رہو	اور میں	تمہارے ساتھ	سے	گواہ (جمع)

پس تم گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

(٨٠) وَلَا يَاْمُرَكُمْ بِالرَّفْعِ اِسْتِئْنَافٌ اَيِ اللّٰهُ وَالنَّصْبِ عَطْفًا عَلٰى يَقُوْلَ اَيِ الْبَشَرُ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ كَمَا اتَّخَذَتِ الصَّابِئَةُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَالْيَهُوْدُ عُزَيْرَ وَالنَّصٰرٰى

(٨٠) اور وہ آدمی اور تم کو یہ کبھی نہ کہے گا (یا اللہ کا یہ حکم نہیں) کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا کہو جیسا فرقہ صابیہ نے فرشتوں کو اور یہود نے عزیر کو اور نصاریٰ نے عیسیٰ کو خدا کہا۔ کیا وہ تم کو اسلام کے بعد کفر کا حکم کرے گا یہ کسی طرح اس کو

عِیْسٰی اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ لَا یَنْبَغِیْ لَہٗ ھٰذَا۔

(۸۱) وَ اذْکُرْ اِذْ حِیْنَ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ عَہْدَھُمْ لَمَآ بِفَتْحِ اللَّامِ لِلْاِبْتِدَاءِ وَتَوْکِیْدِ مَعْنَی الْقَسَمِ الَّذِیْ فِیْ اَخْذِ الْمِیْثَاقِ وَکَسْرِھَا مُتَعَلِّقَۃٌ بِاَخَذَ وَمَا مَوْصُوْلَۃٌ عَلَی الْوَجْھَیْنِ اَیْ لِلَّذِیْ اٰتَیْتُکُمْ اِیَّاہُ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ اٰتَیْنٰکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ مِنَ الْکِتَابِ وَالْحِکْمَۃِ وَھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ جَوَابُ الْقَسَمِ اِنْ اَدْرَکْتُمُوْہُ وَ اُمَمُھُمْ تَبَعٌ لَّھُمْ فِیْ ذٰلِکَ قَالَ تَعَالٰی ءَ اَقْرَرْتُمْ بِذٰلِکَ وَاَخَذْتُمْ تَقَبَّلْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ عَہْدِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَ اَتْبَاعِکُمْ بِذٰلِکَ وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ عَلَیْکُمْ وَعَلَیْھِمْ۔

لائق نہیں۔

(۸۱) وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الخ
اور یاد کرو اس وقت کو جب اللہ نے پیغمبروں سے یہ اقرار لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو کتاب اور احکام شریعت عطا کئے پھر کوئی پیغمبر آوے جو تمہاری کتابوں کو سچا کہے (وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) تو اگر تم اس پیغمبر کو پاؤ تو اس پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔ جب پیغمبروں کو یہ حکم ہے، تو ان کی امتوں کو بھی بالتبع یہ ہی حکم ہے کہ ہمارے پیغمبرؐ پر ضرور ایمان لاویں۔

اللہ ان سے فرماتا ہے کیا تم نے اس کا اقرار کرلیا اور میرا عہد اور حکم مان لیا۔ ان سب نے عرض کیا ہم نے قبول کیا اور اقرار کرلیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی جانوں اور اپنی پیروی کرنیوالوں پر اس اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ تم پر اور ان پر گواہ ہوں۔

تشریح

(۸۰) اسلام کی تعلیم صرف اللہ کی اطاعت کی ہے جو صحیح معنی میں ربانی (DIVINE) ہوگا وہ ہرگز یہ نہ کہے گا کہ فرشتوں کو یا رسولوں کو اپنا رب بناؤ وہ تو اسلام کی یعنی اطاعت الٰہی کی تعلیم دے گا نہ کہ کفر کی۔

(۸۱) رسول کی مدد کا عہد لیا جاتا رہا ہے ہر نبی اور رسول سے اس بات کا عہد لیا جاتا رہا — جو اس نبی کی اُمت پر بھی لازم ہوجاتا ہے —— کہ جو ہمارا نمائندہ اس دین کو لیکر آئے جو تمہیں دیا گیا ہے تمہیں اور تمہارے پیروکاروں پر یہ لازم ہوگا کہ اس کا ساتھ دیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی سے یہ عہد لیا جاتا رہا —— نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد نہیں لیا گیا کیونکہ آپ کے بعد کسی نبی یا رسول کو آنا نہیں تھا اس عہد پر وہ نبی بھی گواہ رہے اور خود اللہ تعالیٰ بھی گواہ ہوئے۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ

دِيْنِ	اَفَغَيْرَ	الْفٰسِقُوْنَ	هُمُ	فَاُولٰٓئِكَ	ذٰلِكَ	بَعْدَ	تَوَلّٰى	فَمَنْ
دین	کیا؟ سوا	نافرمان	وہ	تو وہی	اس	بعد	پھر جائے	پھر جو

پھر جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی نافرمان ہیں، کیا وہ اللہ کے دین کے سوا

اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَالْاَرْضِ	السَّمٰوٰتِ	فِى	مَنْ	اَسْلَمَ	وَلَهٗٓ	يَبْغُوْنَ	اللّٰهِ
اور زمین	آسمانوں	میں	جو	فرماں بردار ہے	اور اسکے لئے	وہ ڈھونڈتے ہیں	اللہ

(کوئی اور دین) ڈھونڈتے ہیں؟ اور اسی کا فرماں بردار ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

يُرْجَعُوْنَ	وَّاِلَيْهِ	وَّكَرْهًا	طَوْعًا
وہ لوٹائے جائیں گے۔	اور اس کی طرف	اور ناخوشی سے	خوشی سے

خوشی سے اور ناخوشی سے اور اسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

(۸۲) فَمَنْ تَوَلّٰى اَعْرَضَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمِيْثَاقِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(۸۲) سو جو کوئی بعد اس اقرار کے اعراض کرے تو وہی لوگ ہیں فاسق۔

(۸۳) اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ يَبْغُوْنَ اَيِ الْمُتَوَلُّوْنَ وَالتَّاءِ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ اِنْقَادَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا بِلَا اِبَاءٍ وَّكَرْهًا بِالسَّيْفِ وَمُعَايَنَةِ مَا يُلْجِئُ اِلَيْهِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ

(۸۳) کیا یہ اعراض کرنے والے اللہ کے دین کے سوا اور کچھ چاہتے ہیں حالانکہ جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں وہ اللہ کا تابع ہے اور اس کا فرماں بردار ہے خوشی سے بلا انکار یا مجبوری کو تلوار کے زور سے مسلمان ہوتا ہے اور فرمان بردار بنتا ہے۔ اور اللہ کیطرف سب کو جانا ہے۔

تشریح

(۸۲) نبیؐ کی مخالفت عہد شکنی ہے: اب تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے اللہ کے اس عہد کو توڑ رہے ہو۔ تم عہد شکن ہو کر اللہ کی اطاعت سے نکل گئے اور تم نے نافرمانی کی راہ اختیار کرلی۔

(۸۳) اپنے اختیار سے اللہ کی فرمانبرداری کرو: زمین و آسمان میں ہر چیز مجبورًا اللہ کی فرماں بردار ہے ـــــ تمہیں اپنے اختیار اور ارادے سے اللہ کی فرماں برداری کرنی چاہیئے، جس کی طرف تمہیں دنیا کی زندگی کے بعد لوٹ کر جانا ہے ـــــ پھر کیا اس طریقہ کو چھوڑ کر تم کوئی اور طریقۂ زندگی اختیار کرنا چاہتے ہو۔؟

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

قُلْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَمَآ	اُنْزِلَ	عَلٰى	اِبْرٰهِيْمَ
کہدیں	ہم ایمان لاۓ	اللہ پر	اور جو	نازل کیا گیا	ہم پر	اور جو	نازل کیا گیا	پر	ابراہیم

کہہ دیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ پر

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ

وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطِ	وَمَآ	اُوْتِيَ
اور	اسمٰعیل	اور اسحٰق	اور یعقوب	اور اولاد	اور جو	دیا گیا

اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

مُوْسٰى	وَعِيْسٰى	وَالنَّبِيُّوْنَ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ
موسیٰ	اور عیسیٰ	اور نبی (جمع)	سے	ان کا رب	فرق نہیں کرتے ہم	درمیان

موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور نبیوں کو، ان کے رب کی طرف سے۔ ہم فرق نہیں کرتے ان میں

اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (۸۴)

اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَنَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ
کوئی ایک	ان سے	اور ہم	اسی کے	فرماں بردار

سے کسی ایک کے درمیان اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔

(۸۴) قُلْ لَهُمْ يَا مُحَمَّدُ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ
اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
اَوْلَادِهٖ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى
وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ بِالتَّصْدِيْقِ
وَالتَّكْذِيْبِ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○
مُخْلِصُوْنَ فِي الْعِبَادَةِ۔

(۸۴) اے محمدؐ ان سے کہدو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر اُتری اور جو صحیفہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد کو عطا ہوئے اور جو کتاب موسیٰ اور عیسیٰ کو ملی اور تمام پیغمبروں کو جو کچھ ان کے رب کی طرف سے عطا ہوا سب پر ہم ایمان لائے۔ ان میں باہم یہ فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں کسی کو نہ مانیں بلکہ جھٹلادیں اور ہم خالص اللہ کی بندگی کرتے ہیں۔

تشریح

(۸۴) ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اے نبیؐ آپ تو صاف کہہ دیں کہ ہمارا طریقہ یہ نہیں ہے کہ اللہ کے کسی نبی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں ہم تو اللہ کے فرماں بردار مسلم ہیں اس لئے بلا تفریق ہم اللہ کے تمام پیغمبروں کو اور ان پر جو اللہ کا کلام نازل ہوا اس کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي

وَمَنْ	يَّبْتَغِ	غَيْرَ	الْاِسْلَامِ	دِيْنًا	فَلَنْ	يُّقْبَلَ	مِنْهُ	وَهُوَ	فِي
اور جو	چاہے گا	سوا	اسلام	کوئی دین	تو ہرگز نہ	قبول کیا جائیگا	اس سے	اور وہ	میں

اور جو کوئی چاہے گا اسلام کے سوا کوئی اور دین تو اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ

الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

الْاٰخِرَةِ	مِنَ	الْخٰسِرِيْنَ	كَيْفَ	يَهْدِي	اللّٰهُ	قَوْمًا + كَفَرُوْا	بَعْدَ
آخرت	سے	نقصان اٹھانے والے	کیونکر	ہدایت دیگا	اللہ	ایسے لوگ جو کافر ہوئے	بعد

آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا۔ اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا؟ جو کافر ہوگئے، اپنے

اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ

اِيْمَانِهِمْ	وَ	شَهِدُوْٓا	اَنَّ	الرَّسُوْلَ	حَقٌّ	وَّجَآءَهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَ
ان کا (اپنا) ایمان	اور	انہوں نے گواہی	کہ	رسول	سچے	اور آئیں ان	کھلی نشانیاں	اور

ایمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول سچے ہیں۔ اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آگئیں اور

اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾

اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الظّٰلِمِيْنَ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	لوگ	ظالم (جمع)

اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۸۵) وَنَزَلَ فِيْمَنِ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○
لِمَصِيْرِهٖ اِلَى النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَيْهِ

(۸۶) كَيْفَ اَيْ لَا يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ
اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَيْ وَشَهَادَتُهُمْ اَنَّ الرَّسُوْلَ
حَقٌّ وَّقَدْ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ الْحُجَجُ الظَّاهِرَةُ
عَلٰى صِدْقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَلْكَافِرِيْنَ

(۸۵) اور نازل ہوئی اگلی آیت اس شخص کے بارے میں جو دین اسلام سے پھر کر کافروں سے جا ملا۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور مذہب تلاش کرے اور اس طرف متوجہ ہو تو وہ مذہب اس کا ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ ٹوٹے میں رہیگا کہ ہمیشہ کو آگ میں جلے گا۔

(۸۶) اللہ اس قوم کو راہ پر نہیں لاتا جو ایمان لانے اور پیغمبر کے سچے ہونے کی گواہی کے بعد دین سے پھر جائے اور کفر اختیار کرے حالانکہ اس کے پاس ظاہر دلیلیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے ہونے کی آئیں اور اللہ ظالموں اور کافروں کو راہ نہیں بتاتا۔

تشریح

(۸۵) اسلام کے علاوہ اور کوئی طریقۂ زندگی قابل قبول نہیں | اور اللہ کے بتلائے ہوئے اس طریقے "اسلام" کو چھوڑ کر کوئی دوسرا طریقہ اور مذہب قابل قبول نہیں ہے ایسے لوگ جو اسلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرینگے وہ آخرت میں ناکام و نامراد ہونگے۔

(۸۶) یہودی علماء نبی کی سچائی کو خوب جانتے تھے | یہودی علماء اچھی طرح جان چکے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں۔ اور آپ کی تعلیم وہی ہے جو پچھلے تمام نبیوں کی رہی ہے۔ اس کے بعد بھی تعصب اور دشمنی کی وجہ سے ان کا انکار کرنا ظلم کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جو لوگ سب کچھ معلوم ہو جانے اور ثابت ہو جانے کے بعد بھی انکار کی روش اختیار کرتے ہیں وہ ہدایت کیسے پا سکتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

اُولٰٓئِكَ	جَزَآؤُهُمْ	اَنَّ	عَلَيْهِمْ	لَعْنَةَ	اللّٰهِ	وَالْمَلٰٓئِكَةِ	وَالنَّاسِ	اَجْمَعِيْنَ
ایسے لوگ	ان کی سزا	کہ	ان پر	لعنت	اللہ	اور فرشتے	اور لوگ	تمام

ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی، اور فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَلَا	هُمْ	يُنْظَرُوْنَ
ہمیشہ رہیں گے	اسمیں	نہ ہلکا کیا جائیگا	ان سے	عذاب	اور نہ	انہیں	مہلت دی جائے گی

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اسے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ

اِلَّا	الَّذِيْنَ	تَابُوْا	مِنْ ۔ بَعْدِ	ذٰلِكَ	وَاَصْلَحُوْا	فَاِنَّ
مگر	جو لوگ	توبہ کی	بعد	اس	اور اصلاح کی	تو بیشک

مگر جن لوگوں نے ان کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا ہے

اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۸۷) اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

(۸۸) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ اَيِ اللَّعْنَةِ اَوِ النَّارِ الْمَدْلُوْلِ بِهَا عَلَيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ يُمْهَلُوْنَ۔

(۸۹) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ عَمَلَهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لَّهُمْ رَّحِيْمٌ ۝ بِهِمْ

(۸۷) وہی لوگ ہیں جن کی سزا یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ کو اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی پھٹکار۔

(۸۸) اور ہمیشہ کو انکے لیے آگ ہے کسی وقت ان سے عذاب کم نہ ہوگا اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے۔

(۸۹) مگر جو لوگ پھر توبہ کریں اور اچھے عمل کریں تو ان کو اللہ بخشنے والا ان پر مہربان ہے۔

تشریح

(۸۷) بدبختوں کی سزا | ایسے بدبختوں کی سزا یہ ہے کہ اللہ، اس کے فرشتے اور تمام انسانوں کی ان پر پھٹکار ہے۔

(۸۸) یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے | یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں کمی ہوگی اور نہ انکو مہلت ملے گی۔

(۸۹) توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے | ہاں جو لوگ کفر کی اس روش کو چھوڑ کر توبہ کریں گے اور اپنی اصلاح کریں گے وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بَعْدَ	إِيمَانِهِمْ	ثُمَّ	ازْدَادُوا	كُفْرًا لَّن
بیشک	جو لوگ	کافر ہو گئے	بعد	اپنے ایمان	پھر	بڑھتے گئے	کفر میں ہرگز نہ

بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد پھر بڑھتے گئے کفر میں ان کی

تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ (۹۰) إِنَّ الَّذِينَ

تُقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الضَّالُّونَ	إِنَّ	الَّذِينَ
قبول کی جائیگی	ان کی توبہ	اور وہی لوگ	وہ	گمراہ	بیشک	جو لوگ

توبہ ہرگز نہ قبول کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں

كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم

كَفَرُوا	وَمَاتُوا	وَهُمْ	كُفَّارٌ	فَلَن يُقْبَلَ	مِنْ	أَحَدِهِم
کفر کیا	اور مر گئے	اور وہ	حالتِ کفر	تو ہرگز قبول نہ کیا جائیگی	سے	ان کوئی

نے کفر کیا، اور وہ مر گئے حالتِ کفر میں، تو ہرگز نہ قبول کیا جائے گا ان میں سے کسی سے

مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

مِلْءُ + الْأَرْضِ	ذَهَبًا	وَلَوِ	افْتَدَىٰ	بِهِ	أُولَٰئِكَ	لَهُمْ
بھرا ہوا زمین	سونا	اگرچہ	بدلہ دے	اس کو	یہی لوگ	انکے لئے

زمین بھر سونا بھی، اگرچہ وہ اس کو بدلہ میں دے یہی لوگ ہیں ان کے لئے دردناک

ع ۹ ۱۷ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (۹۱)

عَذَابٌ	أَلِيمٌ	وَمَا	لَهُمْ	مِنْ	نَاصِرِينَ
عذاب	دردناک	اور نہیں	انکے لئے	کوئی	مددگار

عذاب ہے۔ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

(۹۰) وَنَزَلَ فِي الْيَهُودِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعِيسَىٰ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ بِمُوسَىٰ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا بِمُحَمَّدٍ لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ إِذَا غَرْغَرُوا أَوْ مَاتُوا كُفَّارًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ

(۹۰) یہود کے بارے میں نازل ہوئی یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ الخ بیشک جو لوگ عیسیٰ کے منکر ہوئے بعد اس کے کہ موسیٰ پر ایمان لائے پھر کفر میں اور زیادہ بڑھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ مانا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی جب وہ کفر پر مر گئے یا قریب موت کے ہوئے اور وہی ہیں گمراہ۔

(۹۱) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا
وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ
مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ
مِقْدَارُ مَا يَمْلَأُهَا ذَهَبًا
وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ، أُدْخِلَ الْفَاءُ
فِي خَبَرِ إِنَّ لِشِبْهِ الَّذِينَ
بِالشَّرْطِ وَإِيذَانًا بِتَسَبُّبِ
عَدَمِ الْقَبُولِ عَنِ الْمَوْتِ عَلَى
الْكُفْرِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ مُؤْلِمٌ وَمَا لَهُم مِّن
نَّاصِرِينَ ○ مَانِعِينَ مِنْهُ۔

(۹۱) بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی پر مرے تو ان میں سے اگر کوئی تمام زمین کی برابر سونا دے کر عذاب سے چھوٹنا چاہے وہ ہرگز ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کو عذاب سخت تکلیف والے میں گرفتاری رہے گی۔ اور کوئی عذاب الٰہی سے ان کو نہ بچا سکے گا۔

تشریح

(۹۰) دوسروں کو بھی حق سے روکا | جرم اتنا ہی نہ تھا کہ انہوں نے خود کفر کی روش اختیار کی بلکہ لوگوں کو حق سے روکنے کے لئے سازشیں کیں یہ کفر پر کفر ہے ــــــ ایسے لوگ تو پکے گمراہ ہیں ان کو توبہ کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔

(۹۱) مال و دولت آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا | اس کفر کی حالت پر ہی جو لوگ مر گئے کر توبہ بھی نہ کی۔ اگر یہ لوگ آخرت میں زمین بھر سونا دیکر بھی عذاب سے چھوٹنا چاہیں گے تو ان کو چھوڑا نہ جائیگا ــــــ یہی مال و دولت جس کے یہ لوگ رسیا ہیں ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔ ان لوگوں کے لئے دردناک سزا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

لَنْ تَنَالُوْا	الْبِرَّ	حَتّٰى	تُنْفِقُوْا	مِمَّا	تُحِبُّوْنَ	وَمَا	تُنْفِقُوْا
تم ہرگز نہ پہنچو گے	نیکی	جب تک	تم خرچ کرو	اُس سے جو	تم محبت رکھتے ہو	اور جو	تم خرچ کرو گے

تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے، جب تک کہ اس میں سے خرچ نہ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ اور جو تم خرچ کرو گے

مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ

مِنْ + شَيْءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ	كُلُّ	الطَّعَامِ
سے (کوئی) چیز	تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا	تمام	کھانے

کوئی چیز تو بیشک اللہ اُس کو جاننے والا ہے۔ تمام کھانے

كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ

كَانَ	حِلًّا	لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اِلَّا	مَا حَرَّمَ	اِسْرَآءِيْلُ
تھے	حلال	بنی اسرائیل کے لئے	مگر	جو حرام کرلیا	اسرائیل (یعقوبؑ)

حلال تھے بنی اسرائیل کے لئے، مگر جو یعقوبؑ نے اپنے آپ پر حرام

عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ

عَلٰى	نَفْسِهٖ	مِنْ	قَبْلِ	اَنْ	تُنَزَّلَ	التَّوْرٰىةُ	قُلْ	فَاْتُوْا	بِالتَّوْرٰىةِ
پر	اپنی جان	سے	قبل	کہ	نازل کیا جائے (اُترے)	توریت	آپ کہدیں	سو تم لاؤ	توریت

کرلیا تھا اِس سے قبل کہ توریت اُترے، آپ کہہ دیں کہ تم توریت لاؤ

فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾

فَاتْلُوْهَا	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ
پھر اس کو پڑھو	اگر	تم ہو	سچے

پھر اُس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔

(۹۲) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ اَىْ ثَوَابَهٗ وَهُوَ الْجَنَّةُ
حَتّٰى تُنْفِقُوْا تَصَدَّقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ
مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ فَيُجَازِيْ
عَلَيْهِ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ الْيَهُوْدُ اَنَّكَ

(۹۲) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ الخ ہرگز تم کو نیکی کا عوض یعنی جنت نہ ملے گی جب تک تم وہ مال نہ صدقہ کروگے جو تم مرغوب اور محبوب ہیں۔ اور جو چیز تم خرچ کرو اللہ اس کو جانتا۔ اس کا عوض دیوے گا۔ یہود نے جب حضرت صلے اللہ علیہ کر سے یہ کہا کہ تم ملّتِ ابراہیم کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہو، وہ

تَزْعَمُ اَنَّكَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ
لَا يَاكُلُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِهَا
(۹۳) كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا حَلَالًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ يَعْقُوْبُ عَلٰى نَفْسِهٖ
وَهُوَ الْاِبِلُ لَمَّا حَصَلَ لَهٗ عِرْقُ
النَّسَا بِالْفَتْحِ وَالْقَصْرِ فَنَذَرَ اِنْ
شَفٰى لَا يَاكُلُهَا فَحَرَّمَ عَلَيْهِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ وَ ذٰلِكَ
بَعْدَ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ تَكُنْ عَلٰى عَهْدِهٖ
حَرَامًا كَمَا زَعَمُوْا قُلْ لَهُمْ فَاْتُوْا
بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا لِيَتَبَيَّنَ صِدْقُ
قَوْلِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
فِيْهِ فَبُهِتُوْا وَلَمْ يَاْتُوْا بِهَا۔

اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ نہ کھاتے پیتے تھے پھر تم کیوں ان کا خلاف کرتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۹۳) سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے مگر وہ جو یعقوب علیہ السلام نے مرض عرق النساء کی وجہ سے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا (یعقوبؑ کو جب مرض عرق النساء لاحق ہوا (یہ ایک درد ہے) سرین سے گھٹنہ تک کبھی ٹخنہ تک پہنچ جاتا ہے) تو انھوں نے نذر مانی کہ اگر اس مرض سے صحت پائی تو اونٹ نہ کھاؤنگا تو یہ اُن پر حرام ہوگیا۔ تورات کے نازل ہونے سے پہلے اور ابراہیمؑ کے زمانہ کے بعد تو یہ کہنا کہ ابراہیم کے زمانہ میں یہ حرام تھا محض لغو ہے۔ اُن سے کہدو اگر تم سچے ہو تو تورات لاکر پڑھو تاکہ تمہارا سچ معلوم ہوجاوے۔ تو وہ حیران ہوگئے اور تورات نہ لائے۔

تشریح

(۹۲) ایمان کا اعلیٰ درجہ ــــ محبوب چیز اللہ کے راستے میں دینا | نیکی کی اصل روح اپنے پروردگار کی محبت ہے۔ اللہ کی محبت اتنی چھاجائے کہ اس کے مقابلے میں کوئی چیز عزیز نہ رہے۔ جتنا جس چیز سے دل کو لگاؤ ہو اسی کو اللہ کے راستے میں اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے حکم کے مطابق صرف اس کی رضا کے لئے پورے خلوص اور حسن نیت کے ساتھ اللہ کے راستے میں پیش کردینا یہ ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو ہمارے دلوں کا حال اور ہماری نیت کی کیفیت اچھی طرح معلوم ہے۔

(۹۳) محبوب چیز چھوڑدینا | قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیمات وہی تھیں جو اس سے پہلے آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی تھیں۔ اسی لئے امتِ محمدیہ کو ملتِ ابراہیم یعنی حضرت ابراہیم ؑ کے دین پر کہا گیا ہے ــــ بنی اسرائیل کے علماء جب اصولی تعلیم میں کوئی فرق تلاش نہ کرسکے تو انھوں نے فقہی اعتراضات شروع کردیئے۔ اس میں پہلا اعتراض یہ تھا کہ حضرت محمدؐ نے کھانے پینے کی بعض چیزوں کو حلال قرار دیا ہے جبکہ وہ پچھلے پیغمبروں کے زمانے میں حرام تھیں۔ قرآن مجید کی اس آیت میں اُنکے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ جتنی چیزیں اب حلال ہیں وہ ابراہیمؑ کے زمانے سے لے کر تورات کے نازل ہونے تک حلال تھیں۔ اور اگر تم سچے ہو تو لاؤ تورات اور اس کی کوئی عبارت پیش کرو۔ معلوم ہوا کہ بائبل میں اونٹ اور خرگوش کے حرام ہونے کا حکم اصل تورات میں نہیں ہے۔ بعد میں اسے داخل کیا گیا ہے۔ ورنہ یہودی علماء فوراً تورات لاکر پیش کرسکتے تھے۔ رہا اونٹ کے گوشت کا معاملہ تو وہ اصل میں حرام نہیں تھا مگر ہُوا یہ کہ یعقوبؑ یعنی اسرائیل نے جن کو اونٹ کا گوشت مرغوب تھا قسم کھالی تھی کہ اگر میرا عرق النساء کا درد ٹھیک ہوگیا تو میں اپنی مرغوب غذا چھوڑ دونگا۔ حضرت یعقوبؑ کو اونٹ کا گوشت اور دودھ بہت پسند تھا۔ اس نذر کی وجہ سے انھوں نے حلال ہونے کے باوجود اسکو استعمال کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ان حلال چیزوں کو حرام نہیں قرار دیا تھا۔ ان کی پیروی میں انکی اولاد نے بھی اونٹ کے گوشت کا استعمال ترک کردیا۔ شریعت محمدیہ کے مطابق اگر کسی حلال چیز کے استعمال نہ کرنے کی نذر مان لے اور قسم کھالے تو کفارہ ادا کرکے قسم کو توڑ دینا چاہیئے جیسا کہ سورۂ تحریم میں ہے:۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (اے نبیؐ جو چیز آپ کے لئے اللہ نے حلال کی ہے اُسے حرام کیوں قرار دیتے ہیں۔؟)

اوپر کی آیت میں محبوب چیز کے خرچ کرنے کا بیان تھا اور اس آیت میں محبوب چیز کے چھوڑدینے کا۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

فَمَنِ	افْتَرٰى	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	مِنْ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ
پھر جو	جھوٹ باندھے	پر	اللہ	جھوٹ	سے ۔ بعد	اس	تو وہی لوگ

پھر جو کوئی اللہ پر اس کے بعد جھوٹ باندھے تو وہی لوگ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ

هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ	قُلْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	فَاتَّبِعُوْا	مِلَّةَ
وہ	ظالم (جمع)	آپ کہدیں	سچ فرمایا	اللہ	اب پیروی کرو	دین

ظالم ہیں ۔ آپ کہہ دیں اللہ نے سچ فرمایا ، اب تم ابراہیم حنیف (ایک کے ہوجانیوالے)

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾

اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ
ابراہیم ؑ	حنیف	اور نہ	تھے	سے	مشرک (جمع)

کے دین کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں سے نہ تھے۔

(۹۴) قال تعالٰے فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ اى ظهور الحجة بان التحريم انما كان من جهة يعقوب لا على عهد ابراهيم فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ المتجاوزون الحق الى الباطل۔

(۹۴) اللہ تعالٰے نے فرمایا سو جو کوئی بعد اس دلیل کے ظاہر ہونے کے بھی کہ حرمت اونٹ کی یعقوب ؑ کی وجہ سے ہوئی، ابراہیم ؑ کے عہد میں یہ حرام نہ تھا۔ اللہ پر جھوٹ بولے تو وہی ہیں ناانصاف حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف متوجہ ہونے والے۔

(۹۵) قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ في هذا كجميع ما اخبر به فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ التي انا عليها حَنِيْفًا مائلا عن كل دين الى دين الاسلام وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(۹۵) تم ان سے کہدو کہ اللہ نے جو خبر دی وہ سب سچی ہے سو تم بھی مذہب ابراہیم کی پیروی کرو جس پر میں ہوں ابراہیم سب دینوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور مشرک نہ تھے۔

تشریح

(۹۴) من گھڑت باتوں کو اللہ کی طرف منسوب مت کرو | اس کے بعد بھی اپنی غلط بات پر اڑے رہنا اور اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کرنا اور یہ کہنا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم ؑ کے زمانے سے حرام ہیں اور دین ابراہیمی پر چلنے والے اصل میں ہم ہیں۔ یہ بڑی زیادتی کی بات ہوگی۔

(۹۵) ابراہیم سچے خدا پرست تھے | پس اے بنی اسرائیل اب تمہیں بھی اللہ کی صداقت کو دل سے تسلیم کرلینا چاہیئے۔ ہر طرف سے یکسو ہو کر امت محمدیہ کی طرح اصل دین ابراہیمی کی اور اس کے اصولوں کی پیروی کرنی چاہیئے، جن میں سب سے اہم اصول توحید الٰہی ہے۔ حضرت ابراہیم ؑ پکے توحید پرست اور مُسلِم تھے وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنیوالے نہ تھے۔ تم بھی عُزیر، مسیح اور اپنے دینی رہنماؤں کی پرستش چھوڑ کر صرف اللہ کے پرستار بن جاؤ کیونکہ اصل دین تو خدائے واحد کی بندگی ہے۔ نہ کہ یہ فقہی موشگافیاں جو تمہارے علماء نے بعد میں پیدا کی ہیں۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ

إِنَّ	أَوَّلَ	بَيْتٍ	وُضِعَ	لِلنَّاسِ	لَلَّذِي	بِبَكَّةَ
بیشک	پہلا	گھر	مقرر کیا گیا	لوگوں کے لئے	جو	مکہ میں

بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کے لئے وہ جو مکہ میں ہے

مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ﴿۹۶﴾

مُبَارَكًا	وَهُدًى	لِلْعَالَمِينَ
برکت والا	اور ہدایت	تمام جہانوں کے لئے

برکت والا، اور سارے جہانوں کے لئے ہدایت۔

(۹۶) وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا قِبْلَتُنَا قَبْلَ
قِبْلَتِكُمْ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ
مُتَعَبَّدًا لِلنَّاسِ فِي الْأَرْضِ
لَلَّذِي بِبَكَّةَ بِالْبَاءِ لُغَةٌ فِي
مَكَّةَ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا تَبُكُّ
أَعْنَاقَ الْجَبَابِرَةِ أَيْ تَدُقُّهَا بَنَاهُ
الْمَلٰئِكَةُ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ وَوُضِعَ
بَعْدَهُ الْأَقْصٰى وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُوْنَ
سَنَةً كَمَا فِي حَدِيْثِ الصَّحِيْحَيْنِ
وَفِي حَدِيْثٍ أَنَّهُ أَوَّلُ مَا ظَهَرَ
عَلٰى وَجْهِ الْمَاءِ عِنْدَ خَلْقِ
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ زُبْدَةٌ بَيْضَاءُ
فَدُحِيَتِ الْأَرْضُ مِنْ تَحْتِهِ مُبٰرَكًا
حَالٌ مِّنَ الَّذِيْ أَيْ ذَا بَرَكَةٍ وَّهُدًى
لِلْعٰلَمِيْنَ ○ لِأَنَّهُ قِبْلَتُهُمْ۔

(۹۶) اور جب یہود نے کہا کہ ہمارا قبلہ پہلا ہے تو حق تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ الخ بیشک سب میں پہلا گھر جو زمین لوگوں کے لئے جائے عبادت بنایا گیا وہ گھر ہے جو مکہ میں ہے۔ (مکہ کو مکہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ظالموں جباروں کی گردنیں توڑتا ہے۔ کوئی ظالم اس کا قصد نہیں کرسکتا۔ بیت اللہ کو آدمؑ کے پیدا ہونے سے پہلے فرشتوں نے بنایا اس کے بعد مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھی گئی۔ ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا فصل ہے جیسے بخاری و مسلم میں ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ آسمان و زمین کے بنانے کے وقت جو پانی پر اوّل ظاہر ہوا سفید جھاگ تھا۔ اس کے نیچے سے زمین پھیلائی گئی۔

وہ گھر جو مکہ میں ہے برکت والا اور تمام جہان کے واسطے باعث ہدایت ہے۔ کہ ان کا قبلہ ہے۔

تشریح

(۹۶) سب سے پہلی عبادت گاہ، برکتوں کی آماجگاہ | دنیا کی سب سے پہلی عبادتگاہ جس کو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی مدد سے مکے میں تعمیر کیا وہی ہے جس کا نام بیت اللہ اور کعبہ ہے۔ بیت المقدس کی تعمیر حضرت موسیٰؑ کے ساڑھے چار سو برس کے بعد حضرت سلیمانؑ کے ہاتھوں ہوئی۔ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں کعبہ کے بجائے بیت المقدس کو اہل ایمان کا قبلہ قرار دیا گیا۔ اسلئے قبلۂ اول بیت المقدس نہیں بلکہ بیت اللہ یعنی کعبہ ہے۔ اللہ کا یہ گھر شروع سے مرکز ہدایت اور خیر و برکت کی آماجگاہ رہا ہے۔ حج کے ارکان اسی گھر میں ادا ہوتے رہے ہیں اور تمام انبیاء کرام اسی مقام کا حج کرتے رہے ہیں

فِيهِ ءَايَٰتٌۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ

فِيهِ	ءَايَٰتٌ	بَيِّنَٰتٌ	مَّقَامُ	إِبْرَٰهِيمَ	وَمَن	دَخَلَهُۥ	كَانَ
اس میں	نشانیاں	کھلی	مقام	ابراہیم	اور جو	داخل ہوا اس میں	ہوگیا

اس میں نشانیاں ہیں کھلی (جیسے) مقام ابراہیم ؑ اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن

ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ

ءَامِنًا	وَلِلَّهِ	عَلَى	ٱلنَّاسِ	حِجُّ ٱلْبَيْتِ	مَنِ	ٱسْتَطَاعَ
امن میں	اور اللہ کے لئے	پر	لوگ	خانہ کعبہ کا حج کرنا	جو	قدرت رکھتا ہو

میں ہوگیا، اور اللہ کے لئے (اللہ کا حق ہے) لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا، جو اس کی طرف راہ چلنے کی

إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿۹۷﴾

إِلَيْهِ	سَبِيلًا	وَمَن	كَفَرَ	فَإِنَّ	ٱللَّهَ	غَنِىٌّ	عَنِ	ٱلْعَٰلَمِينَ
اسکی طرف	راہ	اور جو۔جس	کفر کیا	تو بیشک	اللہ	بے نیاز	سے	جہان والے

قدرت رکھتا ہو۔ اور جس نے کفر کیا، تو بیشک اللہ جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ق صلے

قُلْ	يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُونَ	بِـَٔايَٰتِ	ٱللَّهِ
کہدیں	اے اہل کتاب	کیوں	تم انکار کرتے ہو	آیتیں	اللہ

آپؐ کہدیں، اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو۔؟

وَٱللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يَٰٓأَهْلَ

وَٱللَّهُ	شَهِيدٌ	عَلَىٰ	مَا تَعْمَلُونَ	قُلْ	يَٰٓأَهْلَ
اور اللہ	گواہ	پر	تم کرتے ہو	کہہ دیں	اے اہل

اور اللہ اس پر گواہ ہے (باخبر ہے) جو تم کرتے ہو۔ آپؐ کہہ دیں اے اہل

ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ

ٱلْكِتَٰبِ	لِمَ تَصُدُّونَ	عَن	سَبِيلِ ٱللَّهِ	مَنْ
کتاب	کیوں روکتے ہو ؟	سے	اللہ کا راستہ	جو

کتاب! تم اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو (اس کو)؟۔ جو اللہ پر

أمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ أَنْتُمْ شُهَدَآءُ ، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

أمَنَ	تَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَّ أَنْتُمْ	شُهَدَآءُ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ
ایمان لائے	تم ڈھونڈتے ہو اسکے	کجی	اور تم خود	گواہ	اور نہیں	اللہ	بے خبر

ایمان لائے ، تم اس میں کجی ڈھونڈتے ہو ، اور تم خود گواہ ہو ، اور اللہ اس سے بے خبر نہیں

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾

عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ
سے . جو	تم کرتے ہو

جو تم کرتے ہو ۔

﴿٩٧﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مِنْهَا مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ج
اَىْ اَلْحَجَرُ الَّذِىْ قَامَ عَلَيْهِ عِنْدَ بِنَاءِ
الْبَيْتِ فَاَثَّرَ قَدَمَاهُ فِيْهِ وَبَقِىَ
اِلَى الْاٰنِ مَعَ تَطَاوُلِ الزَّمَانِ وَتَدَاوُلِ
الْاَيْدِىْ عَلَيْهِ وَمِنْهَا تَضْعِيْفُ الْحَسَنَاتِ
فِيْهِ وَاَنَّ الطَّيْرَ لَا يَعْلُوْهُ وَمَنْ
دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا لَا يَتَعَرَّضُ لَهٗ بِقَتْلٍ
اَوْ ظُلْمٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حِجُّ الْبَيْتِ وَاجِبٌ بِكَسْرِ الْحَاءِ وَفَتْحِهَا
لُغَتَانِ فِىْ مَصْدَرِ حَجَّ بِمَعْنٰى قَصَدَ
وَيُبْدَلُ مِنَ النَّاسِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط طَرِيْقًا فَسَّرَهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ رَوَاهُ
الْحَاكِمُ وَغَيْرُهٗ وَمَنْ كَفَرَ
اَوْ بِمَا فَرَضَهٗ مِنَ الْحَجِّ فَاِنَّ
اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○
اَلْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ وَ
عَنْ عِبَادَتِهِمْ۔

﴿٩٧﴾ اس میں ظاہر نشانیاں ہیں اُن میں سے ایک نشانی مقام ابراہیم ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم ؑ خانۂ کعبہ کو بناتے وقت کھڑے ہوتے تھے اور ان کے قدموں کا نشان اس میں ہوگیا جو اب تک موجود ہے۔ باوجود اس قدر زمانہ گذرنے کے اور کثرت سے اس پر ہاتھ لگنے کے وہ نشان نہیں مٹا اور بعض نشانیوں میں سے یہ کہ مکہ میں نیکیوں کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے ایک کا لاکھ تک ثواب حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی نشانیوں میں سے ہے کہ کوئی پرندہ بیت اللہ کے اوپر کو نہیں اُڑتا اِدھر اُدھر کو ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی وہاں چلا جاوے وہ قتل اور ظلم وغیرہ سے امن میں ہو جائے کوئی اس سے کچھ تعرض نہ کرے ۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ. اور لوگوں پر فرض ہے کہ اللہ کے واسطے بیت اللہ کا حج کریں جس کے پاس سواری اور کھانے پینے کا خرچ ہو اس کو حج کرنا چاہیئے۔ اور جو اللہ کے حکم کو نہ مانے حج کا انکار کرے تو جان لو کہ اللہ سب سے بے پرواہ ہے ۔ اس کو آدمی ، جن اور فرشتوں کی عبادت کی حاجت نہیں ۔

(۹۸) قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اَلْقُرْاٰنِ وَاللّٰہُ
شَہِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ○
فَیُجَازِیْکُمْ عَلَیْہِ۔

(۹۸) کہدو، اے اہل کتاب کیوں قرآن کا انکار کرتے ہو۔ حالانکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو سب معلوم ہے وہ تم کو اس کا بدلہ دے گا۔

(۹۹) قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ
تَصُدُّوْنَ تَصْرِفُوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اَیْ دِیْنِہٖ مَنْ
اٰمَنَ بِتَکْذِیْبِکُمُ النَّبِیَّ وَ
کَتْمِ نَعْتِہٖ تَبْغُوْنَھَا اَیْ
تَطْلُبُوْنَ السَّبِیْلَ عِوَجًا مَصْدَرٌ
بِمَعْنٰی مُعْوَجَّۃً اَیْ مَائِلَۃً
عَنِ الْحَقِّ وَّ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ ط
عَالِمُوْنَ بِاَنَّ الدِّیْنَ الْمَرْضِیَّ
۱۰ ھُوَ الْقَیِّمُ دِیْنُ الْاِسْلَامِ کَمَا فِیْ
کِتَابِکُمْ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ○ مِنَ الْکُفْرِ وَ
التَّکْذِیْبِ وَاِنَّمَا یُؤَخِّرُکُمْ
اِلٰی وَقْتِکُمْ فَیُجَازِیْکُمْ

(۹۹) کہدو، اے اہل کتاب ایمان والوں کو اللہ کے دین سے کیوں روکتے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہو اور ان کی صفت جو تمہاری کتاب میں ہے، چھپاتے ہو اور حق کے خلاف رستہ چلتے ہو۔

وَاَنْتُمْ شُھَدَآءُ حالانکہ تم گواہ ہو اس بات پر کہ راہِ راست اور دین پسندیدہ اسلام ہے اور وصیت ابراہیم ویعقوب سے معلوم کرچکے ہو

اللہ اُس سے غافل نہیں صرف تم کو مہلت دے رکھی ہے مرنے تک اُس کے بعد اپنے کئے کو بھگتو گے۔

تشریح

(۹۷) اہلِ عالم کو حج بیت اللہ کا حکم | اللہ کے اس گھر میں مقبولیت کی کھلی نشانیاں موجود ہیں۔ ابراہیمؑ کی عبادت کی جگہ اور وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی تھی موجود ہے۔ اس پر انکے نشانِ قدم بھی آج تک ہیں۔ ایک لق ودق صحرا میں اس کو بنایا گیا۔ یہاں کے رہنے والوں کے لئے اللہ نے رزق کا انتظام کیا۔ جب ہر طرف بدامنی تھی تب بھی یہ امن کا گہوارہ رہا۔ اس لئے لوگوں پر لازم ہے کہ جو اس گھر تک پہونچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اللہ کی رضا کے لئے زندگی میں ایک بار ضرور اس گھر کا حج کرے اور اگر کوئی اللہ کے اس حکم کی پیروی سے انکار کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالٰے اہلِ عالم سے بے نیاز ہے۔

(۹۸) اہلِ کتاب کا کفر | اہل کتاب یعنی یہودی اور عیسائی جن کے پاس اللہ کی کتاب ہے اور وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تورات وانجیل کی طرح اللہ کا کلام ہے اور حضرت محمدؐ پیغمبر برحق ہیں۔ ان کا انکار کرنا اور سچائی سے منہ موڑنا باعثِ حیرت ہے۔ جبکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حرکتوں سے باخبر ہے۔

(۹۹) دوسروں کو حق وصداقت سے روکنا | یہ اہل کتاب نہ صرف یہ کہ خود سچائی سے روگردانی کر رہے ہیں بلکہ جو ماننا چاہتا ہے اس کو بھی روکنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی خود بھی گمراہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے بھی گمراہی میں مبتلا رہیں۔ فرضی باتیں اسلام کی طرف منسوب کرکے لوگوں کو شک وشبہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ خود اپنی حرکتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اللہ تعالٰے اُن سے بے خبر نہیں ہے مناسب وقت پر ان کو سزا مل کر رہے گی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تُطِيْعُوْا	فَرِيْقًا	مِّنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ
اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	اگر	تم کہا مانو گے	ایک گروہ	سے	وہ لوگ جو	دی گئی	کتاب

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اے ایمان والو) اگر کہا مانو گے ان لوگوں کے ایک فریق کا جنہیں کتاب دی گئی (اہل کتاب)

يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى

يَرُدُّوْكُمْ	بَعْدَ	اِيْمَانِكُمْ	كٰفِرِيْنَ	وَكَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	وَاَنْتُمْ	تُتْلٰى
وہ پھیر دیں گے تمہیں	بعد	تمہارے ایمان کے	حالت کفر	اور کیسے	تم کفر کرتے ہو	جبکہ تم	پڑھی جاتی ہیں

وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں (حالت) کفر میں پھیر دینگے۔ اور تم کیسے کفر کرتے ہو؟ جبکہ تم پر اللہ کی

عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

عَلَيْكُمْ	اٰيٰتُ	اللّٰهِ	وَفِيْكُمْ	رَسُوْلُهٗ	وَمَنْ	يَّعْتَصِمْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ
تم پر	آیتیں	اللہ	اور تمہارے درمیان	اس کا رسول	اور جو	مضبوط پکڑے گا	اللہ کو	تو اسے

آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور تمہارے درمیان اس کا رسول موجود ہے۔ اور جو کوئی مضبوطی سے پکڑے گا اللہ (کی رسی) کو تو اُسے

ع
هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

هُدِيَ	اِلٰى	صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا
ہدایت دی گئی	طرف	سیدھا راستہ۔	اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	تم ڈرو

سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی گئی۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اے ایمان والو) اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اللّٰهَ	حَقَّ	تُقٰتِهٖ	وَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَاَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ
اللہ	حق	اس سے ڈرنا	اور تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور تم	مسلمان (جمع)

جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تم ہرگز نہ مرنا مگر (اس حال میں) کہ تم مسلمان ہو۔

(۱۰۰) وَنَزَلَ لَمَّا مَرَّ بَعْضُ الْيَهُوْدِ عَلَى الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ
فَغَاظَهٗ تَاَلُّفُهُمْ فَذَكَّرَهُمْ بِمَا كَانَ بَيْنَهُمْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الْفِتَنِ فَتَشَاجَرُوْا وَكَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ○
(۱۰۱) وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ اِسْتِفْهَامُ تَعْجِيْبٍ وَتَوْبِيْخٍ وَ
اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ وَ
مَنْ يَّعْتَصِمْ يَتَمَسَّكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ○
(۱۰۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ

(۱۰۰) بعض یہودیوں نے جب اوس اور خزرج کو دیکھا کہ کیسی باہم الفت و محبت رکھتے ہیں اور اسلام لانے کے بعد سب پہلی دشمنی جاتی رہی تو اس یہودی کو یہ امر نہایت ناگوار ہوا پہلی باتوں کو جو اوس اور خزرج میں باہم جھگڑے تھے یاد دلا کر انہیں لڑائی کرا دی یہاں تک کہ قریب تھا کہ نوبت قتل و قتال تک آجائے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو تم اگر اہل کتاب کی جماعت کا کہا مانو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے
(۱۰۱) اور تم کو کیونکر یہ پسند ہے کہ کافر ہو جاؤ اور کب تم کو یہ لائق ہے حالانکہ تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا نبی موجود ہے اور جو کوئی اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کے غیر کو چھوڑ کر اسی کے دین کو اختیار کیا تو اس نے سیدھے راستے کو پا لیا اور مطلب اپنا حاصل کر لیا۔
(۱۰۲) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنا چاہیے اور جو حق خوف الٰہی کا ہے

بِاَنْ یُّطَاعَ وَ لَا یُعْصٰی وَ یُشْکَرُ فَلَا یُکْفَرُ وَ یُذْکَرُ فَلَا یُنْسٰی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ یَقْوٰی عَلٰی ھٰذَا فَنُسِخَ بِقَوْلِہٖ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ مُوَحِّدُوْنَ

وہ حال کرو کہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ معصیت نہ کرو اور ایسا شکر کرو کہ ناشکری کا نام نہ آوے اور اللہ کی ایسی یادگاری چاہیئے کہ کسی وقت اس کو نہ بھولو (صحابہ نے عرض کیا یہ کس سے ہو سکتا ہے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اس آیت سے فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی ڈرو اللہ سے جس قدر تمہاری طاقت میں ہے۔ اور تم کو موت نہ آوے مگر حالتِ اسلام میں اور مرتے دم تک توحید پر جمے رہو

تشریح

(۱۰۰) اہل کتاب سے چوکنا رہنے کی ہدایت | اہل کتاب کے فتنہ پرداز لوگ اہل ایمان کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ مسلمانوں کو چوکنا کیا جا رہا ہے کہ دیکھو ان کی باتوں میں مت آجانا ورنہ جس کفر کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی میں آئے ہو یہ تمہیں دوبارہ اُسی تاریکی میں دھکیل دیں گے۔ اسلئے تمہیں ایسے لوگوں سے چوکنا رہنا چاہئے۔

(۱۰۱) ایمان کے بعد پھر کفر میں آنے کا کیا موقع ہے؟ | قرآن تمہارے سامنے نازل ہو رہا ہے۔ اللہ کی آیات تمہارے سامنے تلاوت کی جارہی ہیں اور وہ رسول تمہارے درمیان ہے جو حق و صداقت کی مجسم دلیل ہے۔ پھر تمہارے لئے ایمان سے نکل کر کفر میں جانے کا کوئی موقع ہی نہیں ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ تمہیں اللہ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ جو ہر طرف سے قطع نظر کرکے اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہے اُسے کوئی طاقت صحیح راستے سے ہٹا نہیں سکتی۔ یہ گمراہی انسان کے اپنے اندر کی کمزوری سے آتی ہے اسلئے اپنے دل کو جمائے رکھے اور فتنہ پردازوں کی باتوں سے متاثر نہ ہو۔ مدینے کے دو بڑے قبیلے تھے اوس اور خزرج، ان دونوں قبیلوں میں باہم سخت دشمنی تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جنگ کا بازار گرم ہو جاتا تھا۔ ان دونوں کی مشہور لڑائی ہے جو جنگ بُعاث کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی ۱۲۰ سال تک جاری رہی پھر نبی ؐ کی تعلیم و تربیت نے ان دونوں دشمن قبیلوں کو شیر و شکر کر دیا اور ان میں باہمی اخوت قائم ہو گئی۔ مدینے کے یہودیوں کو ان دونوں قبیلوں کی یگانگت اور دونوں کا مل کر اسلام کی خدمت کرنا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ ایک اندھا یہودی تھا شماس ابن قیس۔ یہ بڑا فتنہ پرداز قسم کا آدمی تھا۔ ایک روز جب اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو شماس ابن قیس ان کی مجلس میں پہونچ گیا اور بعاث کی لڑائی کو تازہ کرنے والے اشعار سنانے شروع کر دیئے جس سے دونوں کے جذبات بھڑک اٹھے اور قریب تھا کہ اتفاق و اتحاد کی کڑیاں ٹوٹ کر ایک بار پھر جنگ کی دبی ہوئی چنگاریاں سُلگ جائیں۔ نبی ؐ کو معلوم ہوا تو آپ وہاں پہنچے اور آپؐ نے اللہ کے کلام کی یہ آیتیں پڑھ کر سُنائیں جس سے شماس ابن قیس کی فتنہ پردازی کا سحر ٹوٹ گیا اور دونوں قبیلوں کے لوگ ایک دوسرے سے مل کر رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یاد دلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تمہارے دلوں کو جوڑا ہے اور تم بھائی بھائی بن گئے ہو کیا پھر تم دشمنی کی آگ میں جلنا چاہتے ہو

(۱۰۲) دل کی پرہیزگاری | ہر مومن کے دل میں اللہ کا خوف ہونا چاہیئے۔ اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ اور مرتے دم تک اللہ کا فرماں بردار اور وفادار رہنا چاہیئے۔ اللہ کا خوف ایسا ہونا چاہیئے کہ اُس کے ڈر کے ساتھ اُس کی محبت بھی ہو ـــــ جس طرح انسان ماں باپ سے ڈرتا بھی ہے اور محبت بھی کرتا ہے۔ وہ خوف مطلوب نہیں ہے جو خوفناک جانوروں سے ہوتا ہے کہ اُس میں خوف ہوتا ہے محبت نہیں ہوتی۔ اللہ کے خوف کا حق یہ ہے کہ سامنے اور پیچھے، ظاہر و باطن، کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ اس کا تقویٰ اختیار کرے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ

وَاعْتَصِمُوْا	بِحَبْلِ	اللّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّلَا تَفَرَّقُوْا	وَاذْكُرُوْا	نِعْمَتَ
اور مضبوطی سے پکڑ لو	رسّی کو	اللہ	سب مل کر	اور نہ آپس میں پھوٹ ڈالو	اور یاد کرو	نعمت

اور مضبوطی سے پکڑ لو اللہ کی رسّی کو سب مل کر، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	كُنْتُمْ	اَعْدَآءً	فَاَلَّفَ	بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ
اللہ	تم پر	جب	تم تھے	دشمن	تو الفت ڈالدی	تمہارے دلوں میں	تو تم ہوگئے

یاد کرو۔ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی، تو تم اس کے

بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

بِنِعْمَتِهٖ	اِخْوَانًا	وَكُنْتُمْ	عَلٰى	شَفَا	حُفْرَةٍ	مِّنَ	النَّارِ	فَاَنْقَذَكُمْ
اس کے فضل سے	بھائی بھائی	اور تم تھے	پر	کنارہ	گڑھا	سے (کے)	آگ	تو تمہیں بچا لیا

فضل سے بھائی بھائی ہوگئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچایا

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ

مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ	وَلْتَكُنْ
اس سے	اسی طرح	واضح کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیات	تاکہ تم	ہدایت پاؤ	اور چاہیئے رہے

اسی طرح وہ تمہارے لئے اپنی آیات واضح کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور چاہیئے کہ تم میں

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

مِّنْكُمْ	اُمَّةٌ	يَّدْعُوْنَ	اِلَى	الْخَيْرِ	وَيَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ
تم سے (میں)	ایک جماعت	وہ بلائے	طرف	بھلائی	اور وہ حکم دے	اچھے کاموں کا

سے ایک جماعت رہے، وہ بھلائی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے،

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

وَيَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَاُولٰۗىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ
اور وہ روکے	برائی سے	اور یہی لوگ	وہ	کامیاب ہونے والے

اور برائی سے روکے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(۱۰۳) وَاعْتَصِمُوْا تَمَسَّكُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ اَیْ دِیْنِهٖ جَمِیْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا بَعْدَ الْاِسْلَامِ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ
اللّٰهِ اِنْعَامِهٖ عَلَیْكُمْ یَا مَعْشَرَ الْاَوْسِ
وَالْخَزْرَجِ اِذْ كُنْتُمْ قَبْلَ الْاِسْلَامِ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ جَمَعَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ
بِالْاِسْلَامِ فَاَصْبَحْتُمْ فَصِرْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ
اِخْوَانًا فِی الدِّیْنِ وَالْوِلَایَةِ وَكُنْتُمْ
عَلٰی شَفَا طَرَفِ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
لَیْسَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الْوُقُوْعِ فِیْهَا اِلَّا
اَنْ تَمُوْتُوْا كُفَّارًا فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا
بِالْاِیْمَانِ كَذٰلِكَ كَمَا بَیَّنَ لَكُمْ مَا
ذُكِرَ یُبَیِّنُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

(۱۰۳) اور اللہ کے دین کو سب اکٹھے ہو کر مضبوط پکڑلو اور
اسلام لانے کے بعد متفرق نہ ہو اور اختلاف نہ کرو۔ اور
اے جماعت اوس وخزرج کی اللہ کے انعام کو جو تم پر ہوا یاد کرو
کہ تم اسلام سے پہلے باہم کیسے دشمن اور ایک دوسرے
کے خلاف پر تھے سو اللہ نے اسلام کی بدولت تمہارے دل ملا دئیے
پس اس کے انعام سے تم دینی بھائی ہو گئے اور ایک دوسرے
کا دوست ہو گیا۔ اور تم اس سے پہلے دوزخ کے گڑھے
کے کنارے پر تھے کہ دوزخ میں گرنے کی اتنی ہی کسر
باقی رہی تھی کہ کفر پر مر جاتے۔ پر اللہ نے تم کو بدولت
ایمان کے آگ سے نکالا جیسا یہ بیان کیا اسی طرح اللہ
تم پر اپنے احکام ظاہر فرماتا ہے تاکہ تم راہ پر رہو۔

(۱۰۴) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی
الْخَیْرِ الاسلام وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ
اَلدَّاعُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ النَّاهُوْنَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ○ اَلْفَائِزُوْنَ وَمِنْ لِلتَّبْعِیْضِ
لِاَنَّ مَا ذُكِرَ فَرْضُ كِفَایَةٍ لَا یَلْزَمُ كُلَّ الْاُمَّةِ وَلَا یَلِیْقُ
بِكُلِّ اَحَدٍ كَالْجَاهِلِ وَقِیْلَ زَائِدَةٌ اَیْ لِتَكُوْنُوْا اُمَّةً

(۱۰۴) اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی رہے جو اسلام
کی طرف لوگوں کو بلائے بھلائی کا حکم کرے برائی سے
منع کرے۔ یہ ہی لوگ جو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں نجات پانے والے ہیں۔ (امر
بالمعروف وغیرہ کا حکم بعض کو فرمایا کیونکہ یہ فرض کفایہ ہے سب پر واجب نہیں۔
ایک کے کر لینے سے سب سے ساقط ہو جاتا ہے اور امر بالمعروف وغیرہ ہر ایک
آدمی کے مناسب و لائق بھی نہیں مثلاً جاہل کیا امر بالمعروف وغیرہ کر سکتا ہے" او خویشتن گم است

تشریح

(۱۰۳) اللہ کے دین کو تھامے رہو | اللہ کی رسی یعنی اس کے دین اور اس کی کتاب کو مضبوطی کیساتھ تھامے رہو۔ یہ اللہ کی رسی یعنی اس کا دین اور کتاب اتنی مضبوط اور
مستحکم ہے کہ ٹوٹ نہیں سکتی۔ ہاں اگر تم کمزوری دکھاؤ گے تو چھوٹ سکتی ہے اور پھر تم اسی طرح تفرقے میں پڑ جاؤ گے منتشر ہو جاؤ گے اور تمہارے فرقے
فرقے ہو جائیں گے۔ اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو کہ اس نے کس طرح تمہیں ایک دین پر جمع کر دیا۔ تمہاری ملت بنا دی ہے۔ تمہارے دلوں کو جوڑ دیا ہے تمہارے
دلوں سے دشمنی اور کدورت کو نکال دیا ہے اور اس دین کے صدقے میں تم بھائی بھائی بن گئے جس سے تم میں آپس میں مودت اور رحمت اور الفت کے رشتے بن گئے
ہیں۔ ورنہ تمہاری عداوتوں اور آپس کی لڑائیوں نے تمہیں تباہی کے کنارے پہنچا دیا تھا۔ اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو تم اللہ کی نشانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے
ہو اس ہدایت کی قدر کرو جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اور اس کامیابی کے راستے کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو۔

(۱۰۴) بھلائی کا حکم دینا برائیوں سے روکنا | اور بات اتنی ہی نہیں ہے کہ تم خود اللہ کی ہدایت پر قائم رہو بلکہ یہ بھی تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم میں سے کچھ نہ کچھ لوگ
جو ظاہر ہے تم میں سے صاحب علم ہوں گے وہ مستقل طور پر دعوت و اشاعت کے کام میں لگے رہیں۔ بھلائیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا
اس کے بغیر اسلامی زندگی ممکن نہیں ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی بھلائیوں کی تعلیم دینا اور برائیوں سے روکنا یہ طاقت کے ذریعے
اور قانون کے نفاذ کے ذریعے حاکموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے قانون کو لوگوں پر جاری کریں لوگوں کو بھلائیوں پر چلائیں اور برائیوں
سے روکیں۔ زبان سے کہنا اور وعظ و تلقین کرنا یہ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکمت اور موعظت و نصیحت کے ساتھ لوگوں کو صحیح راستے
پر چلائیں اور گمراہی سے بچائیں اور عوام کا کام ہے کہ وہ اس کو سنیں اور عمل کریں۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا

وَلَا تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	تَفَرَّقُوا	وَاخْتَلَفُوا	مِن بَعْدِ	مَا
اور نہ ہوجاؤ	ان کی طرح جو	متفرق ہوگئے	اور باہم اختلاف کرنے لگے	اس کے بعد	کہ

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جو متفرق ہوگئے اور باہم اختلاف کرنے لگے اس کے بعد کہ ان کے پاس

جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (١٠٥) يَوْمَ تَبْيَضُّ

جَاءَهُمُ	الْبَيِّنَاتُ	وَأُولَٰئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ	يَوْمَ	تَبْيَضُّ
ان کے پاس آگئے	واضح حکم	اور یہی لوگ	انکے لئے	عذاب	بڑا	دن	سفید ہونگے

واضح حکم آگئے، اور یہی لوگ ہیں ان کے لئے ہے عذاب بہت بڑا۔ جس دن بعض چہرے

وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ

وُجُوهٌ	وَتَسْوَدُّ	وُجُوهٌ	فَأَمَّا	الَّذِينَ	اسْوَدَّتْ	وُجُوهُهُمْ	أَكَفَرْتُم	بَعْدَ
بعض چہرے	اور سیاہ ہونگے	بعض چہرے	پس جو	لوگ	سیاہ ہوئے	اُن کے چہرے	کیا تم نے کفر کیا	بعد

سفید ہونگے، اور بعض چہرے سیاہ ہونگے پس جن لوگوں کے سیاہ ہوئے چہرے (اُن سے کہا جائے گا) کیا تم نے

إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (١٠٦) وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ

إِيمَانِكُمْ	فَذُوقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا كُنتُمْ	تَكْفُرُونَ	وَأَمَّا	الَّذِينَ	ابْيَضَّتْ
اپنے ایمان	تو چکھو	عذاب	کیونکہ تم تھے	کفر کرتے	اور البتہ	وہ لوگ جو	سفید ہونگے

اپنے ایمان کے بعد کفر کیا؟ تو اب عذاب چکھو، کیونکہ تم کفر کرتے تھے۔ اور البتہ جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے، وہ اللہ کی

وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (١٠٧) تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ

وُجُوهُهُمْ	فَفِي	رَحْمَةِ اللَّهِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ	تِلْكَ	آيَاتُ اللَّهِ
ان کے چہرے	سو میں	اللہ کی رحمت	وہ	اسمیں	ہمیشہ رہیں گے	یہ	اللہ کی آیات

رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی آیات ہیں

نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ (١٠٨)

نَتْلُوهَا	عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ	وَمَا اللَّهُ	يُرِيدُ	ظُلْمًا	لِّلْعَالَمِينَ
ہم پڑھتے ہیں	آپ پر	ٹھیک ٹھیک	اور نہیں اللہ	چاہتا	کوئی ظلم	جہان والوں کے لئے

ہم آپ پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں۔ اور اللہ جہان والوں پر کوئی ظلم نہیں چاہتا۔

(۱۰۵) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا عَنْ دِينِهِمْ وَاخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(۱۰۵) اور تم ایسے نہ ہو جاؤ جیسے یہود و نصاریٰ کہ انہوں نے دین میں اختلاف کیا اور تفرقہ ڈالا اور ذہی ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہوگا

(۱۰۶) يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ أَيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ وَهُمُ الْكَافِرُونَ فَيُلْقَوْنَ فِي النَّارِ وَيُقَالُ لَهُمْ تَوْبِيخًا أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ يَوْمَ أَخْذِ الْمِيثَاقِ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

(۱۰۶) اس دن جس وقت بہت چہرے سفید ہونگے اور بہت منہ سیاہ ہوں گے پھر وہ لوگ جن کے منہ سیاہ ہوئے یعنی کافر وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور اُن کو ازراہِ سرزنش یہ کہا جائے گا کیا تم کافر ہوئے بعد اس کے کہ تم نے عالم ارواح میں عہد کیا تھا ایمان لانے کا سو چکھو عذاب اپنے کفر کے سبب۔

(۱۰۷) وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ فَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ أَيْ جَنَّتِهِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝

(۱۰۷) اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے یعنی اہلِ ایمان وہ اللہ کی رحمت میں اور جنت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۰۸) تِلْكَ أَيْ هٰذِهِ الْآيٰتُ آيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعٰلَمِينَ ۝ بِأَنْ يَأْخُذَهُمْ بِغَيْرِ جُرْمٍ

(۱۰۸) یہ اللہ کے احکام ہیں جو ٹھیک ٹھیک ہم نے تم کو اے محمدؐ سنا دیئے اور اللہ جہان والوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا کہ بغیر جرم کے ان کو پکڑے۔

تشریح

(۱۰۵) اختلاف میں مت پڑ جانا | ان پچھلی امتوں کی طرح مت ہو جانا جن کو اللہ تعالےٰ نے دین کی سچی اور سیدھی سادگی تعلیمات عطا کیں مگر ایک مدت گذرنے کے بعد انھوں نے عقیدے اور اخلاق کے ان بنیادی اصولوں کو جن پر انسان کی کامیابی کا مدار ہے ایک طرف رکھ دیا اور ضمنی اور فروعی مسائل میں اُلجھ کر فرقے فرقے ہوگئے۔ اور اس طرح اللہ کے عذاب کے مستحق بن گئے۔ آخرت بھی ہاتھ سے گئی اور دنیا بھی چھوٹ۔

(۱۰۶) آخرت کا عذاب | اس طرح دین کو پامال کرنے والوں کا حال روز قیامت یہ ہوگا کہ ان کے منہ کالے ہونگے اور اُن سے کہا جائے گا کہ ایمان کی نعمت پانے کے بعد بھی تم نے کفر کی روش اختیار کی اب اس ناشکری کے بدلے میں عذاب کا مزا چکھو۔ جبکہ کچھ لوگ جو دین کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں اُس دن سب کے سامنے سرخرو ہونگے۔

(۱۰۷) اللہ کی رحمت کے مستحق | ایسے سُرخرو چمکدار چہرے والے اللہ کی رحمت میں جگہ پائیں گے اور ہمیشہ اللہ کی رحمت کے سائے میں رہیں گے۔

(۱۰۸) اللہ کی طرف سے حق کی ہدایت | کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ اور ان پر زیادتی کرنا نہیں چاہتا اس لئے وہ سچی اور ٹھیک باتیں تمہارے سامنے رکھ رہا ہے تاکہ تم ان پر عمل کر کے اللہ کی رحمت کے سزاوار بنو اور غلط طرزِ عمل اختیار نہ کرو۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ

وَلِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	اِلَی اللّٰهِ	تُرْجَعُ
اور اللہ کیلئے	جو	آسمانوں میں	اور جو	زمین میں	اور	اللہ کی طرف	لوٹائے جائیں گے

اور اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ، اور تمام کام اللہ کی طرف لوٹائے

ع ۸ / ۲ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

الْاُمُوْرُ	کُنْتُمْ	خَیْرَ	اُمَّةٍ	اُخْرِجَتْ	لِلنَّاسِ	تَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ
تمام کام	تم ہو	بہترین	اُمّت	بھیجی گئی	لوگوں کے لئے	تم حکم کرتے ہو	اچھے کاموں کا

جائیں گے ۔ تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئی (پیدا کی گئی) تم اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

وَ تَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَتُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَلَوْ	اٰمَنَ	اَهْلُ الْكِتٰبِ
اور منع کرتے ہو	سے	بُرے کام	اور ایمان لاتے ہو	اللہ پر	اور اگر	ایمان لے آتے	اہلِ کتاب

اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان لاتے ہو ۔ اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے تو

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

لَكَانَ	خَیْرًا	لَّهُمْ	مِنْهُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَاَكْثَرُهُمُ	الْفٰسِقُوْنَ
تو تھا	بہتر	ان کے لئے	ان سے	ایمان والے	اور ان کے اکثر	نافرمان

اُن کے لئے بہتر تھا ، ان میں (کچھ) ایمان والے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ

لَنْ	یَّضُرُّوْكُمْ	اِلَّا	اَذًى	وَاِنْ	یُّقَاتِلُوْكُمْ	یُوَلُّوْكُمُ
ہرگز	نہ بگاڑ سکیں گے تمہارا	سوائے	ستانا	اور اگر	تم سے لڑیں گے	پیٹھ دکھائیں گے

وہ ستانے کے سوا تمہارا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے ، اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو وہ تمہیں پیٹھ

الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

الْاَدْبَارَ	ثُمَّ	لَا یُنْصَرُوْنَ
پیٹھ (جمع)	پھر	ان کی مدد نہ ہوگی ۔

دکھائیں گے ، پھر ان کی مدد نہ ہوگی ۔

﴿۱۰۹﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ ﴿۱۰۹﴾ اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ ہی کی ملک ہے،

مِلْكًا وَخَلْقًا وَعَبِيْدًا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

اُسی کی مخلوق اُسی کے بندے ہیں اور اللہ کی طرف سب کام لوٹیں گے

(۱۱۰) كُنْتُمْ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ اُظْهِرَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ بِاللّٰهِ لَكَانَ الْاِيْمَانُ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَلْكَافِرُوْنَ۔

(۱۱۰) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ الخ تم اے امت محمد علم الٰہی میں بہتر جماعت تھی جو لوگوں کے واسطے ظاہر کی گئی تمہارا کام یہ ہے کہ بھلے کام کا حکم کرو اور بُرے فعل سے روکو اور اللہ پر ایمان لاؤ۔
اگر اہل کتاب اللہ پر ایمان لاتے تو ایمان اُن کا اُن کے حق میں بہتر تھا۔ اُن میں سے بعض جیسے عبد اللہ بن سلام اور اُن کے ساتھی مسلمان ہوئے اور اکثر اُن میں سے کافر و فاسق رہے۔

(۱۱۱) لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اَيِ الْيَهُوْدُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ بِشَيْءٍ اِلَّآ اَذًى ۭ بِاللِّسَانِ مِنْ سَبٍّ وَّوَعِيْدٍ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ مُنْهَزِمِيْنَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ عَلَيْكُمْ بَلْ لَكُمُ النَّصْرُ عَلَيْهِمْ۔

(۱۱۱) اے مسلمانوں، تم کو یہود کچھ مضرت نہیں پہنچا سکتے۔ سوا اس کے کہ زبان سے گالی دیں یا دھمکاویں۔
اور اگر لڑائی کی نوبت آوے تو ہرگز تمہارے مقابلہ میں نہ ٹھیریں پیٹھ دے کر بھاگیں پھر تم کو ہی فتح ہو وہ کبھی غالب نہ آسکیں۔

تشریح

(۱۰۹) ہر چیز کا مالک اللہ ہے | کیونکہ اللہ تعالےٰ زمین و آسمان اور اُس میں ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور سب کا پالن ہار ہے اس لئے حقیقت میں ہر چیز کا اصلی مالک بھی وہی ہے اور یہ اس کی ملکیت برحق ہے۔ اور تمام معاملات کا فیصلہ کرنے والا بھی وہی ہے اس لئے اس کی اطاعت گزاری اس کی فرماں برداری اور بندگی اور ہر طرف سے یکسو ہوکر صرف اسی ایک کا ہوجانا برحق ہے۔

(۱۱۰) امت محمدیہ کی فضیلت | اللہ تعالےٰ نے دنیا کی امامت اور قوموں کی رہنمائی کا منصب بنی اسرائیل کو عطا کیا تھا مگر ان کی نا اہلی کی وجہ سے ان کو اس منصب سے معزول کر دیا گیا اور اب امت محمدیہ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ دنیا کی رہنمائی کریں خود بھی حق و صداقت پر قائم رہیں اور دنیا کو بھی اس کی دعوت دیتے رہیں ـــ فرمایا اگرچہ بنی اسرائیل میں اب بھی کچھ لوگ صاحب ایمان ہیں مگر ان کے زیادہ تر لوگ نافرمانی کی روش اختیار کر چکے ہیں۔ اگرچہ ایمان لانا اور سچائی کو قبول کرنا خود انہی کے حق میں بہتر تھا۔

(۱۱۱) امت محمدیہ ہی غالب ہوگی | اگرچہ انہیں اکثریت نافرمانوں کی ہے مگر تمہیں انکی اکثریت اور مادی ساز و سامان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے زیادہ سے زیادہ کچھ تکلیفیں پہنچا سکتے ہیں مگر جب مقابلہ ہوگا تو پیٹھ دکھا کر بھاگیں گے اور ان کو کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ

ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الذِّلَّةُ	اَيْنَ مَا	ثُقِفُوْٓا	اِلَّا	بِحَبْلٍ	مِّنَ اللّٰهِ
چسپاں کردی گئ	اُن پر	ذلّت	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	سوائے	اس (عہد)	اللہ سے

اُن پر ذلت چسپاں کردی گئی، جہاں کہیں وہ پائے جائیں، سوائے اس کے کہ اللہ کے عہد میں آجائیں

وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

وَحَبْلٍ	مِّنَ النَّاسِ	وَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ اللّٰهِ	وَضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ
اور اس (عہد)	لوگوں سے	وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	اللہ سے (کے)	اور چسپاں کردی گئی	ان پر

اور لوگوں کے عہد میں، وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ، اور ان پر چسپاں کردی گئی

الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

الْمَسْكَنَةُ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَيَقْتُلُوْنَ
محتاجی	یہ	اسلئے کہ وہ	تھے	انکار کرتے	آیتیں	اللہ	اور قتل کرتے تھے

محتاجی، یہ اسلئے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، اور نبیوں کو

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَّكَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ
نبی (جمع)	ناحق	یہ	اسلئے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور تھے	حد سے بڑھ جاتے

ناحق قتل کرتے تھے، یہ اس لئے (تھا) کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ جاتے تھے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ

لَيْسُوْا	سَوَآءً	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اُمَّةٌ	قَآئِمَةٌ	يَّتْلُوْنَ
نہیں	برابر	سے (میں)	اہل کتاب	ایک جماعت	قائم	وہ پڑھتے ہیں

اہل کتاب میں سب برابر نہیں۔ ایک جماعت (سیدھی راہ پر) قائم ہے، اور رات کے اوقات

اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

اٰيٰتِ اللّٰهِ	اٰنَآءَ	الَّيْلِ	وَهُمْ	يَسْجُدُوْنَ
اللہ کی آیات	اوقات	رات	اور وہ	سجدہ کرتے ہیں۔

اللہ کی آیات پڑھتے ہیں، اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

(۱۱۲) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا حَيْثُمَا وُجِدُوْا فَلَا عِزَّ لَهُمْ وَ لَا اِعْتِصَامَ اِلَّا كَائِنِيْنَ بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ عَهْدُهُمْ اِلَيْهِمْ بِالْاِيْمَانِ عَلَى اَدَاءِ الْجِزْيَةِ اَيْ لَا عِصْمَةَ لَهُمْ غَيْرُ ذٰلِكَ وَبَآءُوْ رَجَعُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اَيْ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ تَاكِيْدٌ بِمَا عَصَوْا اَمْرَ اللّٰهِ وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ يَتَجَاوَزُوْنَ الْحَلَالَ اِلَى الْحَرَامِ

(۱۱۲) وہ جہاں کہیں رہیں ذلت اور خواری ان کو لازم ہے ان کو کچھ عزت کہیں نصیب نہیں اور نہ ان کو کوئی بچاؤ بجز اس کے کہ جزیہ دیکر امان میں رہیں

اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے اور ان پر فقر و خواری کی مہر لگ گئی۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس کی سزا ہے کہ انہوں نے احکام الٰہی کو نہ مانا نافرمان رہے اور حد سے بڑھے حلال کو چھوڑ کر حرام اختیار کیا۔

(۱۱۳) لَيْسُوْا اَيْ اَهْلُ الْكِتٰبِ سَوَآءً مُسْتَوِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ مُّسْتَقِيْمَةٌ ثَابِتَةٌ عَلَى الْحَقِّ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَ اَصْحَابِهٖ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ اَيْ فِيْ سَاعَاتِهٖ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُصَلُّوْنَ حَالٌ

(۱۱۳) لَيْسُوْا سَوَآءً الخ سب اہل کتاب برابر نہیں ان میں ایسی جماعت بھی ہے جو حق پر قائم ہے جیسے عبداللہ بن سلام اور اُن کے ساتھی کہ وہ رات کے وقت اور نماز میں آیاتِ الٰہی کو پڑھتے رہتے ہیں۔

تشریح

(۱۱۲) اہل کتاب کی ذلت | اہل کتاب میں سے خاص طور پر یہودیوں پر اللہ کی مار ہے۔ انہیں دنیا میں کہیں بھی چین سے رہنا نصیب نہیں ہے، اور اگر کہیں ہیں بھی تو دوسروں کی حمایت اور مہربانی کے نتیجے میں نہ کہ اپنے بل بوتے پر۔ یہ اسلئے ہوا ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے ہیں۔ معصوم پیغمبروں کے قتل پر آمادہ ہو گئے ہیں اور نافرمانی میں حد سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اپنی عیاریوں اور مکاریوں کی وجہ سے...... جس ملک میں رہے ذلیل ہو کر رہے اور اگر کوئی علاقہ اُن کو نصیب بھی ہوا تو دوسروں کی مدد سے۔

(۱۱۳) اہل کتاب میں صاحب ایمان بھی ہیں | اہل کتاب میں ایسے بھی لوگ ہیں جو صحیح راستے پر ہیں۔ انہوں نے آگے بڑھ کر سچائی کے راستے کو قبول کر لیا ہے۔ اللہ کے فرماں بردار اور اس کے عبادت گذار ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَيَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ
ایمان رکھتے ہیں	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور حکم کرتے ہیں	اچھی بات کا	اور منع کرتے ہیں	سے	برے کام

وہ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر، وہ اچھی بات کا حکم کرتے ہیں، اور برے کام سے روکتے ہیں۔

وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ

وَ يُسَارِعُوْنَ	فِي	الْخَيْرٰتِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ	وَمَا	يَفْعَلُوْا	مِنْ
اور وہ دوڑتے ہیں	میں	نیک کام	اور	یہی لوگ	سے	نیکوکار (جمع)	اور جو	وہ کرینگے	سے (کوئی)

اور وہ نیک کاموں میں دوڑتے ہیں، اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں۔ اور وہ جو کرینگے کوئی نیکی

خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

خَيْرٍ	فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالْمُتَّقِيْنَ
نیکی	تو ہرگز ناقدری نہ ہوگی اسکی	اور اللہ	جاننے والا	پرہیزگاروں کو

تو ہرگز اس کی ناقدری نہ ہوگی، اور اللہ پرہیزگاروں کو جاننے والا ہے۔

(۱۱۴) يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ ط وَاُولٰٓئِكَ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَنْ لَيْسُوْا كَذٰلِكَ وَلَيْسُوْا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ.

(۱۱۴) اور اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور بھلائی کا حکم اور برائی سے منع کرتے ہیں، اور اچھے کاموں میں جلدی کرتے ہیں جن کا یہ وصف ہے وہی ہیں نیکوکار۔ اور بعض اہلِ کتاب وہ ہیں جو ایسے نہیں اور نہ وہ نیکوکار ہیں۔

(۱۱۵) وَمَا يَفْعَلُوْا بِالتَّاءِ اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ وَبِالْيَاءِ اَيِ الْاُمَّةُ الْقَائِمَةُ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ط بِالْوَجْهَيْنِ اَيْ تُعْدَمُوْا ثَوَابَهٗ بَلْ تُجَازُوْنَ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○

(۱۱۵) اور تم جو بھلائی کروگے اس کی ناشکری نہ کیجائے گی اور ثواب اس کا باطل نہ ہوگا بلکہ اس کا عوض دیا جائے گا اور اللہ جانتا ہے پرہیزگاروں کو۔

تشریح

(۱۱۴) صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی صفات | اہلِ کتاب میں جو صاحبِ ایمان ہیں اور اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ کسی بھلائی کے لئے پکارا جائے تو دوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگ ہیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جو ایک یہودی عالم تھے اور پہلی ہی ملاقات میں حضرت محمدؐ کی رسالت پر ایمان لے آئے اور پوچھنے پر کہا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہوسکتا۔

(۱۱۵) صاحبِ ایمان اہلِ کتاب کی اللہ کے یہاں قدر و منزلت | یہ اہلِ کتاب جنہوں نے آگے بڑھ کر سچائی کو قبول کیا تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی بڑی قدر و منزلت ہے اور ان کو دوگنا اجر ملے گا۔ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا۔ (قصص)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	أَمْوَالُهُمْ	وَلَا	أَوْلَادُهُمْ
بیشک	وہ لوگ جو	کفر کیا	ہرگز کام نہ آئے گا	اُن سے (کے)	اُن کے مال	اور نہ	انکی اولاد

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا، ہرگز اللہ کے آگے اُن کے مال اور نہ ان کی اولاد کچھ بھی

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۚ وَأُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا

مِنَ اللّٰهِ	شَيْئًا	وَأُولٰئِكَ	أَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيهَا
اللہ سے (آگے)	کچھ	اور یہی لوگ	آگ (دوزخ) والے	وہ	اس میں

کام آئیں گے۔ اور یہی لوگ دوزخ والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ

خٰلِدُونَ (۱۱۶) مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

خٰلِدُونَ	مَثَلُ	مَا	يُنْفِقُونَ	فِي	هٰذِهِ	الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ہمیشہ رہیں گے	مثال	جو	خرچ کرتے ہیں	میں	اس	زندگی۔ دُنیا

رہیں گے۔ ان کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اس دُنیا میں ایسی

كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

كَمَثَلِ	رِيحٍ	فِيهَا	صِرٌّ	أَصَابَتْ	حَرْثَ	قَوْمٍ	ظَلَمُوا	أَنْفُسَهُمْ
ایسی۔ جیسے	ہَوا	اس میں	پالا	وہ جا لگے	کھیتی	قوم	انہوں نے ظلم کیا	جانیں۔ اپنی

ہے جیسے ہَوا ہو، اس میں پالا ہو، وہ جا لگے کھیتی کو اس قوم کی جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۱۱۷)

فَأَهْلَكَتْهُ	وَمَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ	وَلٰكِنْ	أَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُونَ
پھر اسکو ہلاک کردے	اور ظلم نہیں کیا اُن پر	اللہ	بلکہ	اپنی جانیں	وہ ظلم کرتے ہیں

پھر اس کو تباہ کردے۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں۔

(۱۱۶) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ
تدفع عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ أي عذابه
شَيْئًا، وخصّهما بالذكر لأن
الانسان يدفع عن نفسه

(۱۱۶) بے شک جو لوگ کافر ہوئے ان کی اولاد اور مال
ان سے عذابِ الٰہی کو کچھ دفع نہ کرسکیں گے۔
جیسے دنیا میں کبھی مال دے کر چھوٹ جاتے
ہیں۔ اور کبھی اولاد سے مدد چاہتے ہیں
اور وہ ان کو دشمن سے چھڑا لیتے ہیں

تَارَةً بِفِدَاءِ الْمَالِ وَتَارَةً بِالْاِسْتِعَانَةِ بِالْاَوْلَادِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اللہ کے عذاب کو کوئی دفع نہ کر سکے گا نہ مال نہ اولاد اور نہ اور کوئی چیز ——— اور وہی ہیں دوزخی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے

(۱۱۷) مَثَلُ صِفَةُ مَا يُنْفِقُوْنَ اَىِ الْكُفَّارُ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِىْ عَدَاوَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ صَدَقَةٍ وَنَحْوِهَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ حَرٌّ اَوْ بَرْدٌ شَدِيْدٌ اَصَابَتْ حَرْثَ زَرْعَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِالْكُفْرِ وَالْمَعْصِيَةِ فَاَهْلَكَتْهُ فَلَمْ يَنْتَفِعُوْا بِهِ فَكَذٰلِكَ نَفَقَاتُهُمْ ذَاهِبَةٌ لَا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ بِضَيَاعِ نَفَقَاتِهِمْ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ بِالْكُفْرِ الْمُوْجِبِ لِضَيَاعِهَا

(۱۱۷) کفار جو کچھ دنیا میں صدقہ وغیرہ دیتے ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مال خرچ کرتے ہیں اس کا حال ایسا ہے جیسا کسی گروہ نافرمان وکافر کی کھیتی کو آندھی اور اولے خراب کر دیں۔ تو جیسے وہ گروہ اپنی کھیتی سے کچھ نفع نہیں اٹھا سکتے ایسے ہی ان کافروں کے صدقات وغیرہ سے ہیں کچھ نفع نہ دیں گے۔ اور اللہ نے از راہِ ظلم اُن کے صدقات کو باطل نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے ہی کفر اختیار کر کے اپنے صدقات کو ضائع کیا۔

تشریح

(۱۱۶) کفر کا انجام | اللہ پر ایمان نہ لانا اور کفر کا رویہ اختیار کرنا دراصل بندے کی اللہ کے ساتھ بغاوت ہے۔ دُنیا میں اگر اللہ نے ایسے لوگوں کو مال اور اولاد جیسی چیزیں دے دی ہیں تو یہ چیزیں اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتیں۔ جو لوگ کفر پر قائم رہے اور اسی حالت میں ان کو موت آگئی وہ ہمیشہ اللہ کے عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

(۱۱۷) کفر کے ہوتے ہوئے کارِ خیر میں خرچ کرنا | کفر و شرک کا رویہ ایسا ظالمانہ رویہ ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے یہ برائے نام خیر خیرات آخرت میں کام آنے والے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایک مثال سے سمجھاتے ہیں کہ دیکھو ایک کھیت ہے۔ ہَوا چل رہی ہے مگر ہوا میں پالا ہے جو کھیتی کو بڑھانے کے بجائے اس کو برباد کرنے والا ہے۔ اسی طرح وہ بھلائی کا جذبہ جو اوپر اوپر سے اٹھا ہے اس زندگی کی کھیتی کو بڑھانے والا نہیں ہے بلکہ جس طرح پالے سے کھیتی مرجاتی ہے اسی طرح کفر کے ساتھ یہ جذبۂ خیر وہ پالے والی ہَوا ہے جو ساری کوششوں کو رائیگاں کر رہی ہے کیوں کہ یہ جتنا مال و دولت اور زندگی کا سامان بندوں کے پاس ہے یہ سب پروردگار کا دیا ہوا اور اس کی ملکیت ہے جو شخص پروردگار پر ایمان ہی نہیں رکھتا اور اس کو اپنا رب اور معبود نہیں مانتا اسکو کیا حق ہے کہ اسکے دئے ہوئے مال میں تصرف کرے اگر کوئی نوکر اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اسکے خزانے کو خرچ کرے تو کیا اسکو قابلِ انعام کہا جاسکتا ہے۔ کفر کیساتھ کسی نیکی کا قبول نہ کرنا یہ کوئی ظلم کی بات نہیں ظلم تو وہ لوگ خود اپنے اوپر کر رہے ہیں جو اس سچائی کو تسلیم نہیں کرتے کہ ایک اللہ ہی ان کا رب ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	بِطَانَةً	مِّنْ	دُوْنِكُمْ	لَا يَاْلُوْنَكُمْ	خَبَالًا	وَدُّوْا	مَا	عَنِتُّمْ
اے	جوایمان لائے (ایمان والو)	نہ بناؤ	دوست (رازدار)	سے	سوائے اپنے	وہ کمی نہیں کرتے	خرابی	وہ چاہتے ہیں	کہ	تم تکلیف پاؤ

اے ایمان والو اپنوں کے سوا کسی کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے وہ چاہتے ہیں کہ تم تکلیف

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

قَدْ بَدَتِ	الْبَغْضَآءُ	مِنْ	اَفْوَاهِهِمْ	وَمَا	تُخْفِيْ	صُدُوْرُهُمْ	اَكْبَرُ	قَدْ بَيَّنَّا	لَكُمُ
البتہ ظاہر ہوچکی	دشمنی	سے	انکے منہ	اور جو	چھپا ہوا	انکے سینے	بڑا	ہم نے کھول کر بیان کردیا	تمہارے لیے

پاؤ (ان کی) دشمنی ظاہر ہوچکی ہے انکے منہ سے اور جو اُن کے سینوں میں چھپا ہوا ہے وہ (اس سے بھی) بڑا ہے۔ ہم نے تمہارے لئے آیات کھول کر

الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ

الْاٰيٰتِ	اِنْ	كُنْتُمْ	تَعْقِلُوْنَ	هٰٓاَنْتُمْ	اُولَآءِ	تُحِبُّوْنَهُمْ	وَلَا	يُحِبُّوْنَكُمْ
آیات	اگر	تم ہو	عقل رکھتے	سن لو۔ تم	وہ لوگ	تم دوست رکھتے ہو انکو	اور نہیں	وہ دوست رکھتے تمہیں

بیان کردی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ سن لو! تم وہ لوگ ہو جو اُن کو دوست رکھتے ہو اور وہ تمہیں دوست نہیں رکھتے

وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا

وَتُؤْمِنُوْنَ	بِالْكِتٰبِ	كُلِّهٖ	وَاِذَا	لَقُوْكُمْ	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	وَاِذَا	خَلَوْا
اور تم ایمان رکھتے ہو	کتاب پر	سب	اور جب	وہ تم سے ملتے ہو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور جب	اکیلے ہوتے ہیں

اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں

عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ

عَضُّوْا	عَلَيْكُمُ	الْاَنَامِلَ	مِنَ	الْغَيْظِ	قُلْ	مُوْتُوْا	بِغَيْظِكُمْ	اِنَّ
وہ کاٹتے ہیں	تم پر	انگلیاں	سے	غصہ	کہدیجئے	تم مرجاؤ	اپنے غصہ میں	بیشک

تو وہ تم پر غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں۔ کہدیجئے! تم اپنے غصہ میں مرجاؤ۔ بیشک

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾

اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اللہ	جاننے والا	سینے والی (دل کی باتیں)

اللہ دل کی باتوں کو (خوب) جاننے والا ہے۔

(۱۱۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً اَصْفِيَاءَ تَطَّلِعُوْنَهُمْ عَلٰى سِرِّكُمْ مِّنْ دُوْنِكُمْ اَىْ غَيْرِكُمْ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالْمُنَافِقِيْنَ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا نُصِبَ بِنَزْعِ الْخَافِضِ اَىْ لَا يُقَصِّرُوْنَ لَكُمْ جُهْدَ هُمْ فِى الْفَسَادِ وَدُّوْا تَمَنَّوْا مَا عَنِتُّمْ اَىْ عَنَتَكُمْ وَهُوَ شِدَّةُ الضَّرَرِ قَدْ بَدَتِ ظَهَرَتِ الْبَغْضَآءُ الْعَدَاوَةُ لَكُمْ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

(۱۱۸) اے ایمان والو مسلمانوں کو چھوڑ کر یہودی اور منافقوں کو اپنا خالص دوست نہ بناؤ کہ جن پر اپنے بھید ظاہر کردو وہ اپنی طاقت کے موافق تمہاری خرابی اور فساد میں کوتاہی نہیں کرتے تمہاری سخت مضرت اور مشقت کی آرزو کرتے ہیں۔ تمہارا بغض اور دشمنی ان کی زبان سے بھی ظاہر ہوگئی کہ تم میں طعن اور تمہاری عیب جوئی کرتے ہیں اور مشرکوں

بِالْوَقِيْعَةِ فِيْكُمْ وَاِطْلَاعِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى سِرِّكُمْ
وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ اَكْبَرُ ط
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ عَلٰى عَدَاوَتِهِمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُوْنَ ○ ذٰلِكَ فَلَا تُوَالُوْهُمْ.
(۱۱۹) هَاۤ لِلتَّنْبِيْهِ اَنْتُمْ يَا اُولَاۤءِ الْمُؤْمِنِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ
لِقَرَابَتِهِمْ مِنْكُمْ وَصَدَاقَتِهِمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ
لِمُخَالَفَتِهِمْ لَكُمْ فِي الدِّيْنِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ اَيْ بِالْكُتُبِ كُلِّهَا وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِكِتَابِكُمْ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاِذَا
خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ اَطْرَافَ الْاَصَابِعِ
مِنَ الْغَيْظِ ط شِدَّةِ الْغَضَبِ لِمَا يَرَوْنَ مِنْ
اِئْتِلَافِكُمْ وَيُعَبِّرُ عَنْ شِدَّةِ الْغَضَبِ بِعَضِّ
الْاَنَامِلِ مَجَازًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ عَضٌّ قُلْ
مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ط اَيْ اَبْقُوْا عَلَيْهِ اِلَى الْمَوْتِ
فَلَنْ تَرَوْا مَا يَسُرُّكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ○ بِمَا فِي الْقُلُوْبِ وَمِنْهُ مَا يُضْمِرُهُ
هٰۤؤُلَاۤءِ.

سے تمہارے بھید کی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں تمہاری عداوت مخفی ہے وہ نہایت زیادہ ہے ہم نے ان کی عداوت کی نشانیاں تم کو بتلادیں۔ اگر تم سمجھدار ہو تو ان سے دوستی نہ کرو۔

(۱۱۹) آگاہ رہو کہ تم تو ان سے بوجہ رشتہ داری اور دوستی کے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے بوجہ اختلاف مذہب کے، اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔

اور جب وہ تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو تمہاری باہمی الفت اور محبت دیکھ کر نہایت غصہ سے انگلیوں کے پورے کاٹتے ہیں یعنی بہت غصہ ہوتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ مرتے دم تک تم اسی غصہ اور رشک میں جلو تم ہرگز ایسی بات نہ دیکھو گے جس سے خوش ہو یعنی اہل اسلام میں نااتفاقی نہ ہوگی جو تمہاری خواہش ہے بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے اور جو کچھ یہ کافر بغض و دشمنی دل میں رکھتے ہیں اس کو بھی جانتا ہے۔

تشریح

(۱۱۸) یہودیوں کی منافقانہ روش سے اہل ایمان محتاط رہیں۔ | مدینے کے آس پاس یہودی آباد تھے۔ ان کے تعلقات مدینے کے دو بڑے قبیلوں اوس و خزرج کے ساتھ قدیم زمانوں سے چلے آرہے تھے۔ نبی ؐ کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کے بعد اوس و خزرج کے لوگ ایمان لے آئے مگر یہودیوں کے ساتھ ان کے جو پرانے تعلقات تھے وہ بدستور قائم رہے اور اہل ایمان اسی خلوص و محبت کے ساتھ اپنے پرانے دوستوں کے ساتھ پیش آتے رہے۔ مگر یہودیوں کے دلوں میں نبی ؐ اور اسلام کی دشمنی ایسی رچی ہوئی تھی کہ وہ بظاہر تو اسلام کے مددگاروں کے ساتھ ملتے جلتے تھے مگر اندر اندر مسلمانوں کے راز معلوم کرکے دشمنی کے موقع سے فائدہ اٹھانے میں چوکتے نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان خبردار کیا کہ تم ایسے لوگوں کو اپنا راز دار مت بناؤ جو تمہارے خلاف دلوں میں بغض و حسد رکھتے ہیں۔

(۱۱۹) اہل ایمان پچھلی کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ | اہل ایمان تو اس قرآن مجید پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان کتابوں پر بھی جو قرآن مجید سے پہلے نازل ہوئیں یعنی توراۃ و انجیل وغیرہ اسلئے اہل ایمان تو اہل کتاب کو اپنا دوست سمجھتے ہیں مگر اہل کتاب ان کو اپنا دوست نہیں سمجھتے۔ یہ جب اہل ایمان سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور ان کا مطلب ہوتا ہے اپنی کتابوں پر ایمان لانا۔ اور اکیلے میں غصے میں اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی ؐ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم اہل کتاب سے کہدو کہ تم مرجاؤ اپنے غصے میں جو اللہ تعالیٰ کو اسلام کو ترقی و فتوحات دیتی ہیں وہ تو دیکر رہیگا اور تمہارے دلوں کا حال اللہ کو خوب معلوم ہے۔ اسلئے اللہ نے اہل ایمان کو ان کے جذبات سے مطلع کردیا ہے تاکہ وہ چوکنا رہیں اور ان کی سازشوں سے خبردار رہیں۔

إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ز وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ

إِنْ	تَمْسَسْكُمْ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ	وَإِنْ	تُصِبْكُمْ	سَيِّئَةٌ	
اگر	پہنچے تمہیں	کوئی بھلائی	انہیں بُری لگتی ہے	اور اگر	تمہیں پہنچے	کوئی برائی	

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو وہ

يَفْرَحُوا بِهَا ط وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

يَفْرَحُوا	بِهَا	وَإِنْ	تَصْبِرُوا	وَتَتَّقُوا	لَا يَضُرُّكُمْ	كَيْدُهُمْ
وہ خوش ہوتے ہیں	اس سے	اور اگر	تم صبر کرو	اور پرہیزگاری کرو	نہ بگاڑ سکے گا	ان کا فریب

اس سے خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم صبر کرو، اور پرہیزگاری کرو تمہارا نہ بگاڑ سکے گا ان کا فریب

شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع ۱۲/۱۱/۲

شَيْئًا	إِنَّ	اللَّهَ	بِمَا	يَعْمَلُونَ	مُحِيطٌ
کچھ	بیشک	اللہ	جو کچھ	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے ہے۔

کچھ بھی، بیشک جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُسے گھیرے ہوئے ہے۔

(۱۲۰) إِنْ تَمْسَسْكُمْ تُصِبْكُمْ حَسَنَةٌ نِعْمَةٌ كَنَصْرٍ وَغَنِيمَةٍ تَسُؤْهُمْ تُحْزِنْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ كَهَزِيمَةٍ وَجَدْبٍ يَفْرَحُوا بِهَا وَجُمْلَةُ الشَّرْطِيَّةِ مُتَّصِلَةٌ بِالشَّرْطِ قَبْلُ وَمَا بَيْنَهُمَا اعْتِرَاضٌ وَالْمَعْنَى أَنَّهُمْ مُتَنَاهُونَ فِي عَدَاوَتِكُمْ فَلِمَ تُوَالُونَهُمْ فَاجْتَنِبُوهُمْ وَإِنْ تَصْبِرُوا عَلَى أَذَاهُمْ وَتَتَّقُوا اللَّهَ فِي مُوَالَاتِهِمْ وَغَيْرِهَا لَا يَضُرُّكُمْ بِكَسْرِ الضَّادِ وَسُكُونِ الرَّاءِ وَضَمِّهَا وَتَشْدِيدِهَا كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ مُحِيطٌ ○ عَالِمٌ فَيُجَازِيهِمْ بِهِ

(۱۲۰) تم کو اگر کوئی نعمت نصیب ہوتی ہے فتح پاتے ہو یا مال غنیمت ملتا ہے تو کافر اس سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ اور جو شکست پاتے ہو اور قحط میں تم مبتلا ہوتے ہو تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ پھر جب ان کی دشمنی تم سے اس درجہ ہے تو ان سے دوستی کیوں کرتے ہو بس چاہیئے کہ ان سے بالکل قطع تعلق کرو اور اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو ہر امر میں اور کفار کی تکلیف پر صبر کرو تو ان کا مکروفریب تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ جو وہ کرتے ہیں بے شک اللہ اس کو جانتا ہے۔ اس کا بدلہ ان کو دے گا۔

تشریح

(۱۲۰) اہل ایمان صبر و تقویٰ سے کام لیں۔ ان اہل کتاب خاص طور پر یہودیوں کا یہ حال ہے کہ اگر اہل ایمان کو کوئی بھلائی ملتی ہے تو حسد کی وجہ سے جل بھن کر رہ جاتے ہیں اور کوئی پریشانی آتی ہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ ان کی حاسدانہ روش اور سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اہل ایمان کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ صبر اور تقویٰ کا طریقہ اختیار کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو دشمن ان کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے گا اور اس بات کا یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دست گیری کرنے والے ہیں اور ہر چیز ان کے احاطۂ قدرت میں ہے۔

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ

وَاِذْ	غَدَوْتَ	مِنْ	اَهْلِكَ	تُبَوِّئُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مَقَاعِدَ
اور جب	آپ صبح سویرے نکلے	سے	اپنے گھر	بٹھانے لگے	مومن (جمع)	ٹھکانے

اور جب آپ صبح سویرے نکلے اپنے گھر سے، مومنوں کو جنگ کے مورچوں پر بٹھانے

لِلْقِتَالِ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۱۲۱) لا

لِلْقِتَالِ	وَاللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ
جنگ کے	اور اللہ	سننے والا	جاننے والا۔

لگے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۱۲۱) وَاذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ اِذْ غَدَوْتَ
مِنْ اَهْلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ
تُبَوِّئُ تُنْزِلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَقَاعِدَ مَرَاكِزَ يَقِفُوْنَ فِيْهَا
لِلْقِتَالِ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ بِاَقْوَالِكُمْ
عَلِيْمٌ ○ بِاَحْوَالِكُمْ وَهُوَ يَوْمُ
اُحُدٍ خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَلْفٍ اَوْ اِلَّا خَمْسِيْنَ رَجُلًا وَ
الْمُشْرِكُوْنَ ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ
وَنَزَلَ بِالشِّعْبِ يَوْمَ السَّبْتِ
سَابِعِ شَوَّالَ سَنَةَ ثَلَاثٍ
مِنَ الْهِجْرَةِ وَجَعَلَ ظَهْرَهٗ وَ
عَسْكَرَهٗ اِلَى اُحُدٍ وَسَوّٰى صُفُوْفَهُمْ
وَاَجْلَسَ جَيْشًا مِّنَ الرُّمَاةِ
وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ جُبَيْرٍ بِسَفْحِ الْجَبَلِ وَ
قَالَ اِنْضَحُوْا عَنَّا بِالنَّبْلِ

(۱۲۱) وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ الخ اور یاد کرو اے محمدؐ جب تم اُحد کی لڑائی میں صبح کے وقت مدینہ سے باہر نکلے درآنحالیکہ مسلمانوں کو کھڑا کرتے تھے ان ٹھکانوں پر جہاں وہ لڑنے کے لئے ٹھیریں۔ ہر ایک کو اس کے کھڑے ہونے اور لڑنے کی جگہ بتلاتے تھے اور اللہ تمہاری باتوں کو سُنتا ہے تمہارے حالات جانتا ہے۔ اُحد کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار یا نو سو پچاس آدمی لیکر باہر تشریف لائے اور مشرکین تین ہزار تھے اور آپ گھاٹی میں اُترے۔ ہفتہ کا دن ساتویں شوال کی تیسرا برس ہجرت کا تھا کہ یہ واقعہ ہوا۔

اور آپنے اپنی اور لشکر کی پشت اُحد پہاڑ کی طرف کرلی اور لشکر کی صف بندی فرمائی اور تیراندازوں کو آپنے پہاڑ پر ایک طرف بٹھادیا۔ عبداللہ بن جبیر کو ان پر حاکم کیا اور ان سے یہ فرمادیا کہ تم تیر مارتے رہو دشمنوں کو ہمارے پاس نہ آنے دو۔

لَا یَاْتُوْنَا مِنْ وَّرَائِنَا وَلَا تَبْرَحُوْا غَلَبْنَا اَوْ نُصِرْنَا۔

ایسا نہ ہو کہ پیچھے سے وہ آ جاویں اور تم اپنی جگہ سے نہ ٹلو ہم غالب ہوں یا مغلوب۔

تشریح

(۱۲۱) غزوۂ احد کے بعد اللہ تعالےٰ کا خطاب | اے پیغمبرؐ مسلمانوں کو اس وقت کی یاد دلاؤ جب تم سویرے سویرے میدانِ اُحد کے لئے گھر سے نکلے تھے اور احد کے میدان میں مسلمانوں کو جگہ جگہ جنگ کے لئے مامور کر رہے تھے جنگ کی تیاری کی جا رہی تھی جنگ کی صفیں بنائی جا رہی تھیں۔ اور اللہ تعالےٰ سب باتیں سنتے اور جانتے ہیں۔ ان سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔

اوپر ذکر ہوا تھا کہ یہودیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے صبر و تقویٰ کی ضرورت ہے۔ غزوۂ احد کے موقع پر محسوس کیا گیا کہ ابھی تک اہل ایمان میں صبر اور تقویٰ کا وہ مطلوبہ معیار پیدا نہیں ہوا ہے جو حق کے غلبے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر غزوۂ احد کا ذکر کیا گیا۔

غزوۂ احد کا واقعہ شوال ۳ھ کے آغاز میں پیش آیا ہے۔ قریش تین ہزار کا لشکر جرار لے کر بدر کے انتقام کے جوش میں مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ ان کی تعداد بھی زیادہ تھی اور سامانِ جنگ میں بھی ان کا پلڑا بھاری تھا۔ نبیؐ اور دوسرے تجربہ کار اصحاب کی رائے یہ تھی کہ مدینہ میں رہ کر ہی اپنی مدافعت کی جائے مگر کچھ لوگ جن کو غزوۂ بدر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا تھا اور جذبۂ شہادت ان کے دلوں میں موجزن تھا ان کا اصرار یہ تھا کہ باہر نکل کر دشمن سے دو دو ہاتھ کئے جائیں۔ ان کے اصرار سے مجبور ہو کر نبیؐ نے باہر نکلنے کا فیصلہ فرمایا۔ ایک ہزار کا لشکر آپؐ کے ساتھ تھا مگر شوط کے مقام پر پہنچ کر عبداللہ بن اُبَیٔ اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ بہانہ بنا کر الگ ہو گیا اور واپس چلا گیا۔ نبیؐ باقی ماندہ سات سو آدمیوں کے ساتھ احد کے مقام میں پہنچے جو کہ مدینہ سے چار میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ نے اپنی فوج کو اس طرح صف آرا کیا کہ احد پہاڑ آپ کی پشت پر تھا اور قریش کا لشکر سامنے تھا۔ پہلو میں ایک درہ ایسا تھا جہاں سے حملے کا ڈر تھا۔ آپ نے عبداللہ بن جُبیر کی قیادت میں پچاس تیر انداز درّے پر مقرر کر دئے اور ان کو تاکید کر دی کہ یہاں سے ہرگز مت ہلنا۔ جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں کا پلڑا بھاری رہا اور دشمن کے لشکر میں افراتفری پھیل گئی۔ مسلمان مالِ غنیمت لوٹنے میں لگ گئے اور وہ تیر انداز جن کو نبیؐ نے درّے پر بٹھایا تھا انھوں نے دشمن کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی مالِ غنیمت سمیٹنے میں لگ گئے عبداللہ بن جبیر نے نبیؐ کا تاکیدی حکم یاد دلایا مگر چند آدمیوں کے سوا کوئی نہیں رُکا۔ حضرت خالد بن ولید جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے اور دشمن کے لشکر کی کمان کر رہے تھے انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پہاڑی کا چکر کاٹ کر اس درّے سے حملہ کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ صرف چند لوگ رہے تھے اس لئے وہ مقابلہ نہ کر سکے۔ دشمنوں نے جب لڑائی کا پانسہ پلٹتے ہوئے دیکھا تو بھاگنے والے بھی واپس آ گئے اور پلٹ کر حملہ آور ہوئے۔ مسلمان اس غیر متوقع صورتِ حال سے انتہائی سراسیمہ ہو گئے۔ اتنے میں کہیں سے یہ افواہ اُڑ گئی کہ نبیؐ شہید ہو گئے۔ یہ خبر مسلمانوں پر بجلی بن کر گری اور اُن کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ نبیؐ کے گرد صرف چند جاں نثار رہ گئے تھے جو ہر طرح آپ کی حفاظت کر رہے تھے اور شمعِ نبوت پر پروانوں کی طرح نثار ہو رہے تھے۔ قریب تھا کہ شکست آخری مرحلے پر پہنچ جائے کہ اہل ایمان کو معلوم ہو گیا کہ حضورؐ صحیح سلامت ہیں اور وہ ہر طرف سے سمٹ کر آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اب اس کو نصرتِ غیبی نہ کہیئے تو کیا کہیئے کہ مکّے کے کفار میدان چھوڑ کر نہ جانے کس طرح واپس چلے گئے اور یہ شکست فتح میں بدل گئی ـــــــ اب اس پس منظر کو ذہن میں رکھیئے اور آنے والی آیات پر غور کیجئے۔

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ

وَلِيُّهُمَا	وَاللّٰهُ	تَفْشَلَا	اَنْ	مِنْكُمْ	طَّآئِفَتٰنِ	هَمَّتْ	اِذْ
ان کا مددگار	اور اللہ	ہمت ہار دیں	کہ	تم سے	دو گروہ	ارادہ کیا	جب

جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ ہمت ہار دیں، اور اللہ ان کا مددگار تھا

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

الْمُؤْمِنُوْنَ	فَلْيَتَوَكَّلِ	عَلَى اللّٰهِ	وَ
مومن	چاہیئے بھروسہ کریں	اللہ پر	اور

اور اللہ پر چاہیئے کہ مومن بھروسہ کریں۔

(۱۲۲) اِذْ بَدَلٌ مِنْ اِذْ قَبْلَهٗ هَمَّتْ
طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ بَنُوْ سَلِمَةَ
وَبَنُوْ حَارِثَةَ جَنَاحَا الْعَسْكَرِ
اَنْ تَفْشَلَا تَجْبُنَا عَنِ الْقِتَالِ
وَتَرْجِعَا لَمَّا رَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنِ اُبَيٍّ الْمُنَافِقُ وَاَصْحَابُهٗ
وَقَالَ عَلَامَ نَقْتُلُ اَنْفُسَنَا وَ
اَوْلَادَنَا وَقَالَ لِاَبِيْ حَاتِمٍ
السَّلَمِيِّ الْقَائِلِ لَهٗ اَنْشُدُكُمُ
اللّٰهَ فِيْ نَبِيِّكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ لَوْ
نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ
فَثَبَّتَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يَنْصَرِفَا
وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ نَاصِرُهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ لِيَثِقُوْا بِهٖ دُوْنَ
غَيْرِهٖ

(۱۲۲) اے محمدؐ یاد کرو اس حالت کو جب تم میں سے دو جماعت بنوسلمہ اور بنو حارثہ نے جو لشکر کے دونوں طرف تھی بھاگنے کا ارادہ کیا اور نامرد ہونے لگے اور جیسے عبداللہ بن اُبی منافق اور اس کے ساتھی یہ کہہ کر لوٹ گئے تھے کہ ہم کیوں اپنی جانوں اور اولاد کو ہلاکی میں ڈالیں۔ اور جب ابو حاتم سلمی نے عبداللہ وغیرہ سے یہ کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اپنے پیغمبر اور اپنے لوگوں کو چھوڑ کر نہ بھاگو، ان کا ساتھ دو تو اس منافق نے یہ جواب دیا کہ ہم اگر جانتے کہ لڑائی ہوگی تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہتے اب کاہے کے لئے ٹھیریں ایسے ہی بنی سلمہ اور بنی حارثہ نے بھی ارادہ کیا مگر اللہ نے انکو ثابت قدم رکھا اور وہ نہ لوٹے۔ اور اللہ انکا مددگار ہے سو چاہیئے کہ مسلمان اللہ ہی پر بھروسہ کریں نہ غیر پر۔

تشریح

(۱۲۲) مسلمانوں کے دو قبیلوں کی کمزوری | جب عبداللہ بن اُبیُ اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ مقام شوط سے واپس ہوا تو دو قبیلے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کے دلوں میں کمزوری پیدا ہوئی۔ قریب تھا کہ وہ ہمت ہار بیٹھیں کہ بعض صحابہ کرام کے حوصلہ دلانے سے ان میں حوصلہ پیدا ہوا ان کو سمجھنا چاہیئے تھا کہ ہمارا ولی و مددگار اللہ ہے اور اہل ایمان کا بھروسہ اللہ پر ہونا ہی چاہیئے یہی ان کی سب سے بڑی قوت اور طاقت کا راز ہے۔ "مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔"

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

وَلَقَدْ	نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	بِبَدْرٍ	وَّاَنْتُمْ	اَذِلَّةٌ	فَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ
اور البتہ	مدد کرچکا تمہاری	اللہ	بدر میں	جب کہ تم	کمزور	تو ڈرو	اللہ	تاکہ تم

اور البتہ اللہ تمہاری بدر میں مدد کر چکا ہے، جبکہ تم کمزور (سمجھے جاتے) تھے۔ تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

تَشْكُرُوْنَ	اِذْ	تَقُوْلُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
شکرگذار ہو	جب	آپ کہنے لگے	مومنوں کو	کیا کافی نہیں تمہارے لئے

شکرگذار ہو۔ جب آپ مومنوں کو کہتے تھے کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ؟ کہ

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾

اَنْ	يُّمِدَّكُمْ	رَبُّكُمْ	بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	مُنْزَلِيْنَ
کہ	مدد کرے تمہاری	تمہارا رب	تین ہزار سے	سے	فرشتے	اتارے ہوئے

تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں سے اتارے ہوئے۔

(١٢٣) وَنَزَلَ لَمَّا هَزَمُوْا تَذْكِيْرًا لَّهُمْ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ مَوْضَعٌ بَيْنَ
مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ط
بِقِلَّةِ الْعَدَدِ وَالسِّلَاحِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ نِعَمَهُ.
(١٢٤) اِذْ ظَرْفٌ لِنَصَرَكُمْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
تُوْعِدُهُمْ تَطْمِيْنًا لِقُلُوْبِهِمْ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
اَنْ يُّمِدَّكُمْ يُعِيْنُكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ○
بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ۔

(١٢٣) اور جب کچھ مسلمان بھاگے تو پہلی نعمت ان کو یاد دلانے کو یہ
آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ الخ اور بیشک اللہ
نے بدر میں تمہاری مدد کی حالانکہ تم ذلیل اور حقیر تھے تمہارا مجمع تھوڑا
تھا اور ہتھیار پاس نہ تھے (بدر ایک جگہ ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) سو
اللہ سے ڈرو تاکہ تم اسکے انعام کا شکر ادا کرو۔
(١٢٤) جبکہ تم اے محمدؐ بدر میں مسلمانوں سے ان کی تسلی کرنے کو کہتے
تھے کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ کیا تمہارا رب تین ہزار فرشتے آسمان
سے اُتار کر تمہاری مدد کرے۔

تشریح

(١٢٣) اللہ نے بدر میں بھی مدد کی تھی | آخر اللہ کی نصرت کا منظر اہل ایمان غزوۂ بدر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ وہ کتنے کمزور تھے اور دشمن ان کے
مقابلے میں کتنا طاقتور تھا۔ پس جس طرح تم اس وقت دشمن سے نہیں ڈرے اسی طرح تم کو اب بھی اور آئندہ بھی کسی سے نہیں بس اللہ سے
ڈرنا چاہیئے اور اسی کا شکر گذار اور احسان مند ہونا چاہیئے۔
(١٢٤) غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا | جب مسلمانوں نے دیکھا کہ غزوۂ احد میں ہمارے مقابلے پر تین ہزار کا لشکر ہے اور وہ بھی جوش انتقام میں بھرا ہوا۔
ادھر ہمارے ایک ہزار میں سے بھی تین سو چلے گئے ہیں اور سات سو باقی رہ گئے ہیں تو ان کے دل ٹوٹنے لگے۔ ہمتیں پست ہونے لگیں۔ نبیؐ نے ان کو
تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا اللہ نے غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ تمہاری مدد نہیں کی تھی اور کیا وہ اب بھی تین ہزار دشمن کے مقابلے کے لئے تین ہزار فرشتے آسمان
سے نہیں اتار سکتا۔

بَلٰىٓ ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا

بَلٰىٓ	اِنْ	تَصْبِرُوْا	وَتَتَّقُوْا	وَيَاْتُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْرِهِمْ	هٰذَا
کیوں نہیں	اگر	تم صبر کرو	اور پرہیزگاری کرو	اور تم پر آئیں	سے	فوراً ۔ وہ	یہ

کیوں نہیں اگر تم صبر کرو، اور پرہیزگاری کرو، اور وہ تم پر فوراً چڑھ آئیں تو

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

يُمْدِدْكُمْ	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	مُسَوِّمِيْنَ
مدد کرے گا تمہاری	تمہارا رب	پانچ ہزار سے	سے	فرشتے	نشان زدہ

تمہارا رب یہ تمہاری مدد کرے گا پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا

وَمَا	جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	لَكُمْ	وَلِتَطْمَئِنَّ	قُلُوْبُكُمْ	بِهٖ	وَمَا
اور نہیں	کیا ۔ یہ	اللہ	مگر (صرف)	خوشخبری	تمہارے لئے	اور اسلئے اطمینان ہو	تمہارے دل	اس سے	اور نہیں

اور یہ اللہ نے صرف تمہاری خوشخبری کے لئے کیا، اور یہ اس لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان

النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ ۙ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ

النَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَكِيْمِ	لِيَقْطَعَ	طَرَفًا	مِّنَ
مدد	مگر (سوائے)	سے	اللہ کے پاس	غالب	حکمت والا	تاکہ کاٹ ڈالے	گروہ	سے

ہو، اور نہیں مدد مگر (صرف) اللہ کے پاس سے ہے جو غالب، حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ ان لوگوں کے ایک گروہ کو کاٹ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَوْ	يَكْبِتَهُمْ	فَيَنْقَلِبُوْا	خَاۗىِٕبِيْنَ
وہ لوگ جو	انہوں نے کفر کیا	یا	انہیں ذلیل کرے	تو وہ لوٹ جائیں	نامراد

ڈالے جنہوں نے کفر کیا۔ یا انہیں ذلیل کردے، تو وہ نامراد لوٹ جائیں۔

﴿۱۲۵﴾ بَلٰى يَكْفِيْكُمْ ذٰلِكَ وَفِي الْاَنْفَالِ بِاَلْفٍ
لِاَنَّهٗ اَمَدَّهُمْ اَوَّلًا بِهَا ثُمَّ صَارَتْ
ثَلٰثَةً ثُمَّ صَارَتْ خَمْسَةً كَمَا
قَالَ تَعَالٰى اِنْ تَصْبِرُوْا عَلٰى لِقَاءِ

﴿۱۲۵﴾ بے شک کافی ہے (سورہ انفال میں ایک ہزار مذکور ہیں کیونکہ
اول ایک ہزار فرشتے مدد کے لئے آئے اور پھر تین ہزار ہوگئے
پھر پانچ ہزار ہوگئے جیسا اللہ تعالیٰ آگے فرماتا ہے)
اگر تم دشمنوں کے مقابلہ میں صبر کرو اور اللہ سے ڈرو

الْعَدُوِّ وَتَتَّقُوا اللّٰهَ فِی الْمُخَالِفَةِ
وَيَأْتُوكُمْ أَیُ الْمُشْرِكُوْنَ
مِنْ فَوْرِهِمْ وَقْتِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ
بِخَمْسَةِ اٰلٰافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مُسَوِّمِيْنَ ○ بِكَسْرِ الْوَاوِ وَفَتْحِهَا
أَیْ مُعَلِّمِيْنَ وَقَدْ صَبَرُوْا وَاَنْجَزَ
اللّٰهُ وَعْدَهُمْ بِاَنْ قَاتَلَتْ
مَعَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ
عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ اَوْ بِيْضٌ اَرْسَلُوْهَا بَيْنَ
اَكْتَافِهِمْ

اس کے حکم کا خلاف نہ کرو تو اسیوقت چاہے
کتنے ہی جمع ہوکر تم پر چڑھائی کریں اللہ تمہاری
مدد فرمائے گا پانچ ہزار فرشتے بھیج کر جن کے گھوڑوں
پراور خود ان پر نشان لگائے گئے ہیں..... اور
مسلمانوں نے چونکہ صبر کیا اور لڑنے
سے نہ گھبرائے تو اللہ نے بھی اپنا وعدہ پورا
کیا مسلمانوں کے ساتھ ہوکر فرشتے لڑے
اور دشمنوں کو مارا فرشتے ابلق گھوڑوں پر سوار
تھے. زرد یا سفید عمامے ان کے سروں پر تھے
جنکے شملے کمر پر چھوٹے ہوئے تھے

(۱۲۶) وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ أَیِ الْاِمْدَادَ اِلَّا بُشْرٰى
لَكُمْ بِالنَّصْرِ وَلِتَطْمَئِنَّ تَسْكُنَ قُلُوْبُكُمْ
بِهٖ فَلَا تَجْزَعُ مِنْ كَثْرَةِ الْعَدُوِّ
وَقِلَّتِكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَلَيْسَ
بِكَثْرَةِ الْجُنْدِ.

(۱۲۶) اور اللہ نے اس مدد کو تمہارے واسطے فتحیابی کی
خوشخبری کی اور اس لئے مدد فرمائی کہ تمہارے دل
مطمئن رہیں دشمنوں کی زیادتی اور اپنی کمی سے نہ گھبراؤ
اور فتحیابی اور غلبہ اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور
حکمت والا ہے جس کو چاہے فتح دے لشکر کی کثرت
پر موقوف نہیں.

(۱۲۷) لِيَقْطَعَ مُتَعَلِّقٌ بِنَصَرَكُمْ أَیْ لِيُهْلِكَ
طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْقَتْلِ وَ
الْاَسْرِ اَوْ يَكْبِتَهُمْ يُذِلَّهُمْ بِالْهَزِيْمَةِ
فَيَنْقَلِبُوْا يَرْجِعُوْا خَآئِبِيْنَ ○ لَمْ يَنَالُوْا
مَا رَامُوْهُ

(۱۲۷) اللہ نے یہ مدد اس لئے فرمائی کہ دشمنوں کی جماعت کو ہلاک
کرے قتل ہوں اور قید کئے جائیں یا ان کو شکست دیکر ذلیل
کرے کہ وہ بے نیل و مرام پسپا ہوں

تشریح

(۱۲۵) تین ہزار کیا پانچ ہزار فرشتے بھی آسکتے ہیں۔ | شرط یہ ہے کہ تم صبر و استقامت تقویٰ اور خوفِ خدا اختیار کرو تو اسی دم پانچ ہزار فرشتے نشان زدہ گھوڑوں پر تمہاری مدد کے لئے آسکتے ہیں.

(۱۲۶) اصل نصرتِ الٰہی ہے | یہ تین یا پانچ ہزار فرشتوں کی بات تمہاری تسلی، دلوں کی ڈھارس کے لئے ہے ورنہ جہاں تک اللہ کی مدد کا تعلق ہے وہ صرف فرشتوں کے ذریعے ہی نہیں بلکہ دوسرے طریقوں سے بھی مدد کرتا ہے مثلاً دشمن کے دل میں تمہارا رعب پیدا کر دے۔ تم کم تعداد ہوتے بھی دشمن کو زیادہ محسوس ہو۔ اللہ تعالےٰ بڑے زبردست ہیں اور اس کیساتھ حکمت والے بھی ہیں۔ اس کے تکوینی رازوں کو کون سمجھ سکتا ہے۔

(۱۲۷) جہاد کا مقصد | اس جہاد اور تمہاری نصرت کا مقصد یہ ہے کہ ظلم کا زور ٹوٹے، ظالم ذلیل ہوں اور رسوائی اور ناکامی کے ساتھ واپس ہوں تاکہ انسانی آزادی کی راہ ہموار ہوجائے اور ان کی مذہبی آزادی کے راستے میں رکاوٹ باقی نہ رہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ

فَاِنَّهُمْ	يُعَذِّبَهُمْ	اَوْ	عَلَيْهِمْ	اَوْ يَتُوْبَ	شَىْءٌ	الْاَمْرِ	مِنَ	لَكَ	لَيْسَ
کیونکہ وہ	انہیں عذاب دے	یا	ان کی	خواہ توبہ قبول کرے	کچھ	کام (دخل)	سے	آپکے لئے	نہیں

آپ کا اس میں دخل نہیں کچھ بھی خواہ (اللہ) ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ

يَغْفِرُ	فِى الْاَرْضِ	وَمَا	فِى السَّمٰوٰتِ	مَا	وَلِلّٰهِ	ظٰلِمُوْنَ
وہ بخشدے	زمین میں	اور جو	آسمانوں میں	جو	اور اللہ کے لئے	ظالم (جمع)

ظالم ہیں۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔ اور جس کو

۱۳ ع ۹ ۴ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾

رَّحِيْمٌ	غَفُوْرٌ	وَاللّٰهُ	يَشَاۗءُ	مَنْ	وَيُعَذِّبُ	يَشَاۗءُ	لِمَنْ
مہربان	بخشنے والا	اور اللہ	چاہے	جس	اور عذاب دے	چاہے	جس کو

چاہے بخشدے، اور عذاب دے جس کو چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۸) وَنَزَلَ لَمَّا كُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
شُجَّ وَجْهُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ
خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ لَيْسَ لَكَ مِنَ
الْاَمْرِ شَىْءٌ بَلِ الْاَمْرُ لِلّٰهِ فَاصْبِرْ اَوْ بِمَعْنٰى
اِلٰى اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ بِالْاِسْلَامِ اَوْ
يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ بِالْكُفْرِ۔
(۱۲۹) وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ مِلْكًا
وَخَلْقًا وَعَبِيْدًا يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الْمَغْفِرَةَ لَهٗ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ تَعْذِيْبَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
لِاَوْلِيَائِهٖ رَّحِيْمٌ ○ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ۔

(۱۲۸) جب حضرت ﷺ کا سامنے کا دانت شہید ہوا اور آپ ﷺ کا چہرہ زخمی ہوا اُحد کی لڑائی میں اور آپ نے یہ فرمایا کہ وہ لوگ کیونکر نجات پاویں گے جنہوں نے اپنے پیغمبر کے چہرے پر خون بہایا تو یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ الخ تمکو کسی امر میں کچھ اختیار نہیں۔ سب کام اللہ کے قبضہ میں ہیں تم صبر کرو۔ اللہ چاہے انکو توبہ نصیب کرے کہ وہ مسلمان ہو جاویں یا اسوجہ کہ وہ کافر ہیں انکو عذاب دے۔

(۱۲۹) اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ کی ملک اور اسی کی مخلوق اور اسکے بندے ہیں وہ جسکو بخشنا چاہے بخشے اور جس کو عذاب دینا چاہے عذاب دے اور اللہ اپنے دوستوں کو بخشنے والا ہے اہل طاعت اور فرماں برداروں پر مہربان ہے۔

تشریح

(۱۲۸) فیصلے کا اختیار صرف اللہ کو ہے | اب رہا یہ فیصلہ کہ جو جہاد میں قیدی بنا کر لائے گئے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ انتہائی ظالمانہ برتاؤ کیا ہے جس سے مسلمانوں کے دل چھلنی ہیں ظالموں کی ان زیادتیوں کے باوجود ان کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق اللہ تعالیٰ کو ہے کیونکہ وہ ہر ہر چیز کا مالک ہے اور وہ جس چیز کو چاہے معاف کردے اور جس کو چاہے سزا دے۔

(۱۲۹) ہر چیز کا مالک اللہ ہے | زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے ان سب کا مالک اللہ ہے۔ ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے اور وہ ہر چیز کا بلا شرکت غیرے مالک ہے ہر ہر چیز پر اس کا مکمل اختیار ہے جس کی چاہے وہ بخشش کرے صحیح راستے پر چلنے کی توفیق دے اور جب بندہ اپنے اختیار کا صحیح استعمال نہ کرے اور غلط راستے پر قدم رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے۔ اور وہ بہت معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے پیغمبر آپ کو بھی رحیم و کریم ہونا چاہئے اور کسی کے لئے بددعا نہیں کرنی چاہئے چاہے وہ کتنا ہی ستم کرے مگر آپ اس کے لئے ہدایت کی دعا کریں۔ یہی آپ کی شان کے مناسب اور لائق ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً

يَآيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَاْكُلُوْا	الرِّبٰوٓا	اَضْعَافًا	مُّضٰعَفَةً
اے	جو ایمان لائے (ایمان والے)	نہ کھاؤ	سود	دُوگنا	دُگنا ہوا (چوگنا)

اے ایمان والو! نہ کھاؤ سود دُوگنا، چوگنا۔

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ

وَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	وَاتَّقُوْا	النَّارَ
اور ڈرو	اللہ	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اور ڈرو	آگ

اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم فلاح پاؤ اور ڈرو اس آگ سے

الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

الَّتِيْٓ	اُعِدَّتْ	لِلْكٰفِرِيْنَ
جو کہ	تیار کی گئی	کافروں کے لئے

جو کافروں کے لئے تیار کی گئی

(۱۳۰) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ، بِاَلْفِ وَدُوْنِهَا بِاَنْ تَزِيْدُوْا فِي الْمَالِ عِنْدَ حُلُوْلِ الْاَجَلِ وَتُؤَخِّرُوا الطَّلَبَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ بِتَرْكِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ تَفُوْزُوْنَ

(۱۳۱) وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ اِنْ تُعَذِّبُوْا بِهَا

(۱۳۰) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا الخ اے ایمان والو سود نہ لو کہ چند گونہ مال حاصل کرو اس طرح کہ جب مدت مقرر پوری ہو تو سود پر بھی سود لگاؤ اور مدیون سے قرض کا مطالبہ نہ کرو اسی غرض سے کہ زیادہ بڑھ جاوے اور اللہ سے ڈرو سود کو چھوڑ دو تاکہ تم نجات پاؤ۔

(۱۳۱) اور آگ کے عذاب سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار ہوئی ہے

تشریح

(۱۳۰) **سود کی ممانعت** سود انسان میں مال کا لالچ پیدا کرتا ہے، انسانی ہمدردی کے جذبات کو ختم کر دیتا ہے۔ سود خوار مال کی حرص میں مبتلا ہو کر تمام انسانی قدروں کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ جنگ احد میں ناکامی کی ایک وجہ مال غنیمت کی طرف مسلمانوں کا جھکاؤ بھی تھا اس لئے اس موقعہ پر اللہ تعالٰی نے وہ چیز جو مال کی طرف جھکاؤ پیدا کرتی ہے اسکے حرام کرنے کا حکم صادر فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ سود در سود مت کھاؤ۔ یہ سود کی انتہائی برائی کو ظاہر کرنے کا ایک انداز ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ مسجد میں گالیاں مت دو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر مسجد میں گالی دی جا سکتی ہے اس طرح سود در سود کا مطلب یہ ہے کہ سود لینے سے پھر مزید سود لینے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے اسلئے سود اخلاقی اعتبار سے بھی نہایت بری چیز ہے۔

سود کی ممانعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سود لینے والا اپنے مال کے بل بوتے پر ہر حال میں نفع کماتا ہے اور اس میں کوئی رسک (RISK) نہیں ہوتا جبکہ تجارت میں نفع نقصان دونوں ساتھ لگے رہتے ہیں۔ اب یہ ناانصافی ہوگی کہ تجارت کرنے والا اور محنت کرنے والا یہ دونوں تو اندیشوں میں مبتلا رہیں اور پیسے والا ہر حال میں نفع ہی نفع کمائے ــ سود انسان کے اندر بزدلی بھی پیدا کرتا ہے اور اس سے شجاعت کی صفت کو چھین لیتا ہے اور جنگ کے موقع پر بزدلی دکھانا اپنی شکست کو دعوت دینا ہے۔

(۱۳۱) **سود کا عذاب** سود کھانے والے کو وہی عذاب ہوگا جو ایک کافر کو ہوگا۔ کیونکہ سود خوار بھی اللہ کے حکم کو توڑتا ہے۔ اور سود کھانے والے کو اللہ اور رسول سے جنگ کرنے والا کہا گیا ہے۔ جو اللہ اور رسول سے جنگ کرے وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہوگا نہ کہ اس کے انعام کا۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٣٢﴾ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

وَأَطِيعُوا	اللَّهَ	وَالرَّسُولَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُونَ	وَسَارِعُوا	إِلَىٰ	مَغْفِرَةٍ	مِّن	رَّبِّكُمْ
اور حکم مانو	اللہ	اور رسول	تاکہ تم پر	رحم کیا جائے	اور دوڑو	طرف	بخشش	سے	اپنا رب

اور اللہ اور رسولؐ کا حکم مانو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور دوڑو اپنے رب کی بخشش

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي

وَجَنَّةٍ	عَرْضُهَا	السَّمٰوٰتُ	وَالْأَرْضُ	أُعِدَّتْ	لِلْمُتَّقِينَ	الَّذِينَ	يُنفِقُونَ	فِي
اور جنت	اس کا عرض	آسمان (جمع)	اور زمین	تیار کی گئی	پرہیزگاروں کیلئے	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	میں

اور جنت کی طرف، جس کا عرض آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، تیار کی گئی ہے پرہیزگاروں کیلئے۔ جو خرچ کرتے ہیں خوشی

السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ

السَّرَّاءِ	وَالضَّرَّاءِ	وَالْكَاظِمِينَ	الْغَيْظَ	وَالْعَافِينَ	عَنِ	النَّاسِ	وَاللَّهُ	يُحِبُّ
خوشی	اور تکلیف	اور پی جاتے ہیں	غصہ	اور معاف کرتے ہیں	سے	جو لوگ	اور اللہ	دوست رکھتا ہے

(خوشحالی) میں اور تکلیف میں اور پی جاتے ہیں غصہ، اور معاف کر دیتے ہیں لوگوں کو، اور اللہ دوست رکھتا ہے

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ

الْمُحْسِنِينَ	وَالَّذِينَ	إِذَا	فَعَلُوا	فَاحِشَةً	أَوْ	ظَلَمُوا	أَنفُسَهُمْ	ذَكَرُوا اللَّهَ
احسان کرنے والے	اور وہ لوگ جو	جب	وہ کریں	کوئی بے حیائی	یا	ظلم کریں	اپنے تئیں	وہ اللہ کو یاد کریں

احسان کرنے والوں کو۔ اور وہ لوگ جو کوئی بے حیائی کریں یا اپنے تئیں کوئی ظلم کر بیٹھیں، تو وہ اللہ کو یاد کریں

فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ۖ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَلَمْ يُصِرُّوا

فَاسْتَغْفَرُوا	لِذُنُوبِهِمْ	وَمَن	يَغْفِرُ	الذُّنُوبَ	إِلَّا اللَّهُ	وَلَمْ	يُصِرُّوا
پھر بخشش مانگیں	اپنے گناہوں کیلئے	اور کون	بخشتا ہے	گناہ	اللہ کے سوا	اور نہ	وہ اَڑیں

پھر اپنے گناہوں کے لئے بخشش مانگیں۔ اور کون گناہ بخشتا ہے اللہ کے سوا؟ اور جو

عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾

عَلَىٰ	مَا	فَعَلُوا	وَهُمْ	يَعْلَمُونَ
پر	جو	انہوں نے کیا	اور وہ	جانتے ہیں

انھوں نے کیا اس پر نہ اَڑیں اور وہ جانتے ہیں۔

١٣٢ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○
١٣٣ وَسَارِعُوا بَادِرُوا وَدُومُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أَيْ كَعَرْضِهِمَا لَوْ وُصِلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَىٰ وَالْعَرْضُ السَّعَةُ

١٣٢ اور اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔
١٣٣ اور بخشش الٰہی کی طرف جلدی کرو اور ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت اس قدر ہے کہ اس قدر آسمان اور زمین مل کر ہو، جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، نیک عمل کرتے ہیں، اور گناہ سے بچتے۔

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ اللّٰہ بِعَمَلِ الطَّاعَاتِ وَتَرْكِ الْمَعَاصِیْ

ہیں اُن کے لئے وہ تیار کی گئی ہے۔

(۱۳۴) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ اَیِ الْیُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْكَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ اَلْكَافِّیْنَ عَنْ اِمْضَائِهٖ مَعَ الْقُدْرَةِ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ مِمَّنْ ظَلَمَهُمْ اَیِ التَّارِكِیْنَ عُقُوْبَتَهٗ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بِهٰذِهِ الْاَفْعَالِ اَیْ یُثِیْبُهُمْ

(۱۳۴) وہ لوگ جو راہ خدا میں مال برابر خرچ کرتے رہتے ہیں۔ تنگی ہو یا فراغت اور باوجود قدرت اور طاقت کے غصہ کو روکتے ہیں اور جو کوئی ان پر زیادتی ظلم کرے اس کو معاف کرتے ہیں اس کو سزا نہیں دیتے۔
اور اللہ ایسے ہی اچھے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ان کو عوض نیک عطا فرما دے گا۔

(۱۳۵) وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً ذَنْبًا قَبِیْحًا كَالزِّنَا اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا دُوْنَهٗ كَالْقُبْلَةِ ذَكَرُوا اللّٰہَ اَیْ وَعِیْدَهٗ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ اَیْ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا یُدِیْمُوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا بَلْ اَقْلَعُوْا عَنْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اَنَّ الَّذِیْ اَتَوْهُ مَعْصِیَةٌ

(۱۳۵) وہ لوگ جس وقت کوئی بدفعل زنا وغیرہ اُن سے سرزد ہو جاتا ہے یا اور کوئی چھوٹا گناہ مثل بوسہ وکنار اجنبی عورت کے ساتھ ان سے واقع ہو جاتا ہے فوراً اللہ کے عذاب کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہ بخشتا ہے اور ان سے جو گناہ سرزد ہو گیا اس پر اصرار اور ہمیشگی نہیں کرتے بلکہ بعد تنبہ فوراً ترک کر جاتے ہیں اور اس گناہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ گناہ کو بُرا جانتے ہیں گناہ کو اچھا سمجھ کر اس پر نہیں اڑتے۔

تشریح

(۱۳۲) اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت | مُطاعِ حقیقی یعنی جس کی اطاعت کی جائے وہ حقیقت میں اللہ تعالٰے ہے اور رسول کی اطاعت بھی درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے کیونکہ رسول اس زمین پر اللہ کا نمائندہ ہے۔ عبادت اللہ کے سوا کسی کی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن عبادت اور اطاعت میں فرق ہے۔ اللہ کی رحمت اور فلاح وکامیابی کی اُمید اسی وقت کی جاسکتی ہے جب اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کی جائے انکی نافرمانی میں دنیا اور آخرت کی بربادی ہے۔

(۱۳۳) جنت کی وسعتیں | اللہ اور رسول کی اطاعت میں دلی شوق اور جذبہ بھی شامل ہونا چاہیئے۔ اور اس راہ پر تیزی سے قدم رکھنا چاہیئے۔ ایسے نیک لوگوں کے لئے اللہ کی وہ جنت منتظر ہے جس میں زمین وآسمان کی وسعتیں بھی کم پڑ جاتی ہیں۔ آخرت کا یہ انعام نیکوکار لوگوں کے لئے ہے نہ کہ نافرمانوں کے لئے

(۱۳۴) نیک بندوں کی صفات | اللہ کے نیکوکار بندے جن کو اللہ تعالٰے پسند کرتے ہیں جو تنگی وفراخی ہر حال میں اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں جب کہ سود انسان میں بخل خود غرضی اور حرص وطمع پیدا کرتا ہے۔ دوسرے اللہ کے نیکوکار بندے غصّے کو پینے والے ہوتے ہیں۔ تیسرے وہ وسیع القلب ہوتے ہیں دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ اشارہ یہ بھی ہے کہ جن لوگوں نے غزوۂ اُحد میں نبیؐ کے حکم کے خلاف کیا تھا آپ ان کے حق میں عفو واحسان کا معاملہ فرمائیں۔

(۱۳۵) نیک بندے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے | اللہ کے نیک بندوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر ان سے کوئی کھلا گناہ ہو جاتا ہے جس کا اثر دوسروں تک بھی پہونچتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں جس کا نقصان انھی کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ تو ان کو فوراً تنبیہ ہوتی ہے — اللہ یاد آتا ہے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ انہیں علوم ہے کہ اللہ کے سوا کوئی ان کے گناہ معاف نہیں کرسکتا اور وہ جان بوجھ کر اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغۡفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمۡ وَجَنَّٰتٌ تَجۡرِي مِن

أُولَٰٓئِكَ	جَزَآؤُهُمۡ	مَّغۡفِرَةٌ	مِّنۡ	رَّبِّهِمۡ	وَجَنَّٰتٌ	تَجۡرِي	مِنۡ
یہی لوگ	اُن کی جزا	بخشش	سے	ان کا رب	اور باغات	بہتی ہیں	سے

ایسے ہی لوگوں کی جزا اُن کے رب کی طرف سے بخشش ، اور باغات ہیں جن کے نیچے نہریں

تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ وَنِعۡمَ أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَ ﴿۱۳۶﴾

تَحۡتِهَا	ٱلۡأَنۡهَٰرُ	خَٰلِدِينَ	فِيهَا	وَنِعۡمَ	أَجۡرُ	ٱلۡعَٰمِلِينَ
اس کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اس میں	اور کیسا اچھا	بدلہ	کام کرنے والے

بہتی ہیں ، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے ، اور کیسا اچھا بدلہ ہے کام کرنے والوں کا

قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ فَسِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَٱنظُرُواْ

قَدۡ خَلَتۡ	مِن قَبۡلِكُمۡ	سُنَنٌ	فَسِيرُواْ	فِي ٱلۡأَرۡضِ	فَٱنظُرُواْ
گزر چکی	تم سے پہلے	واقعات	تو چلو پھرو	زمین میں	پھر دیکھو

گزر چکے ہیں تم سے پہلے طریقے (واقعات) تو زمین میں چلو پھرو ۔ پھر دیکھو

كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلۡمُكَذِّبِينَ ﴿۱۳۷﴾ هَٰذَا بَيَانٌ

كَيۡفَ	كَانَ	عَٰقِبَةُ	ٱلۡمُكَذِّبِينَ	هَٰذَا	بَيَانٌ
کیسا	ہوا	انجام	جھٹلانے والے	یہ	بیان

کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا ۔ ! یہ بیان ہے لوگوں

لِّلنَّاسِ وَهُدٗى وَمَوۡعِظَةٞ لِّلۡمُتَّقِينَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُواْ وَلَا

لِّلنَّاسِ	وَهُدٗى	وَمَوۡعِظَةٞ	لِّلۡمُتَّقِينَ	وَلَا تَهِنُواْ
لوگوں کے لئے	اور ہدایت	اور نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	اور سست نہ پڑو

کے لئے اور ہدایت ، اور نصیحت پرہیزگاروں کے لئے ۔ اور تم سست نہ پڑو

تَحۡزَنُواْ وَأَنتُمُ ٱلۡأَعۡلَوۡنَ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾

وَلَا تَحۡزَنُواْ	وَأَنتُمُ	ٱلۡأَعۡلَوۡنَ	إِن كُنتُم	مُّؤۡمِنِينَ .
اور غم نہ کھاؤ	اور تم	غالب	اگر تم ہو	ایمان والے ۔

اور غم نہ کھاؤ ، اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان والے ہو ۔

(۱۳۶) أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغۡفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمۡ وَجَنَّٰتٌ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ حالٌ مُقَدَّرَةٌ أي مُقَدَّرِينَ

(۱۳۶) ۔ یہی لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کی بخشش اور رحمت ہے اور ان کے لئے ایسے باغ ہیں جنکے نہروں میں پانی بہتا ہے ۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

الخُلُوْدَ فِيهَا اِذْ دَخَلُوْهَا وَ نِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ ○ بِالطَّاعَةِ هٰذَا الْاَجْرُ
(۱۳۷) وَنَزَلَ فِيْ هَزِيْمَةِ اُحُدٍ قَدْ خَلَتْ مَضَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ طَرَائِقُ فِي الْكُفَّارِ
بِاِمْهَالِهِمْ ثُمَّ اَخْذِهِمْ فَسِيْرُوْا اَيُّهَا
الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ الرُّسُلَ
اَيْ اٰخِرُ اَمْرِهِمْ مِنَ الْهَلَاكِ فَلَا
تَحْزَنُوْا لِغَلَبَتِهِمْ فَاَنَا اُمْهِلُهُمْ لِوَقْتِهِمْ
(۱۳۸) هٰذَا الْقُرْاٰنُ بَيَانٌ لِّلنَّاسِ كُلِّهِمْ وَ
هُدًى مِنَ الضَّلَالَةِ وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○
مِنْهُمْ
(۱۳۹) وَلَا تَهِنُوْا تَضْعُفُوْا عَنْ قِتَالِ الْكُفَّارِ
وَلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا اَصَابَكُمْ بِاُحُدٍ
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ بِالْغَلَبَةِ عَلَيْهِمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ حَقًّا وَ
جَوَابُهُ دَلَّ عَلَيْهِ مَجْمُوْعُ مَا
قَبْلَهُ

اور بندگی کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیا جاتا ہے۔

(۱۳۷) اُحد میں جو مسلمانوں کو شکست ہوئی اسکے بارے میں آیت نازل ہوئی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ بیشک تم سے پہلی امتوں پر بھی یہی طریقہ گزرا ہے کہ کفار کو اول مہلت دی پھر پکڑا۔ سو چلو اے مسلمانو، پھرو زمین میں۔ پس دیکھو کہ پیغمبروں کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا کہ وہ کیسے ہلاک ہوئے سو تم کافروں کا غلبہ دیکھ کر رنجیدہ نہ ہو یہ ان کو ڈھیل ہے ایک وقت مقرر تک ان کو مہلت دی جاتی ہے پھر پکڑے جاویں گے۔

(۱۳۸) هٰذَا الْقُرْاٰنُ بَيَانٌ الخ یہ قرآن احکام الٰہی بیان کرتا ہے سب آدمیوں کے واسطے اور گمراہی سے راہ پر لاتا ہے اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے۔

(۱۳۹) اور تم کفار کی لڑائی سے سست نہ ہو جاؤ اور اُحد میں جو کچھ تم کو تکلیف پہنچی اس کا غم نہ کرو حالانکہ اگر تم ایمان پر رہو گے تو تمہیں ان پر غالب اور اونچے رہو گے۔

تشریح

(۱۳۶) نیک بندوں کی جزا | ایسے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں اور انھیں جنت کے باغوں میں داخل کریں گے ایسے باغ کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی کہ نیک لوگ وہاں ہمیشہ رہیں گے ان کی توبہ اور نیک عمل کا کیا خوب بدلہ ہے جو اللہ تعالیٰ انکو عطا فرمائیں گے۔

(۱۳۷) تاریخ کا سبق | تاریخ ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جنھوں نے اللہ کی ہدایات کو جھٹلایا جو زمین پر عبرت کا ایک نمونہ بن کر رہ گئے۔ زمین میں چل پھر کر دیکھو تم سے پہلے کتنی ایسی قومیں گذری ہیں۔

(۱۳۸) سامانِ عبرت | یہ سب واقعات لوگوں کے لئے کھلی تنبیہ ہیں۔ قرآن میں ان مضامین کو اس لئے بیان کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ ان سے نصیحت حاصل کریں۔ یہ اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے لئے ہدایت اور نصیحت کے مضامین ہیں۔

(۱۳۹) مومن ہی غالب رہیں گے | غزوۂ احد میں مسلم مجاہدین زخموں سے چُور چُور تھے۔ ان کے جانباز بہادروں کی لاشیں مُثلہ کی ہوئی سامنے پڑی تھیں۔ ان دلفگار حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ حوصلہ دے رہے ہیں کہ تم دل شکستہ نہ ہو۔ رنج و غم مت کرو ایمان کے اوپر مضبوطی سے جمے رہو اگر تم اپنے ایمان پر پختہ رہو گے تو انجام کار غلبہ تمہارا ہی ہوگا اور دنیا نے دیکھا کہ یہ سب جھوٹی تسلی ہی نہیں تھی بلکہ تاریخ کی یہ سچائی ہے کہ وہ لوگ جو جانیں بچا کر اپنے وطن سے نکلے تھے قوت ایمانی اور اللہ کی ہدایت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی بدولت فاتح بن کر نکلے۔ ایسے حالات اور واقعات ہر دور میں پیش آتے رہتے ہیں اور ہمیں غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔

إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ

إِنْ	يَمْسَسْكُمْ	قَرْحٌ	فَقَدْ	مَسَّ	الْقَوْمَ	قَرْحٌ	مِّثْلُهُ	وَتِلْكَ	الْأَيَّامُ
اگر	تمہیں پہنچا	زخم	تو البتہ	پہونچا	قوم	زخم	اس جیسا	اور یہ	ایام

اگر تم کو زخم پہنچا تو البتہ پہونچا ہے اس قوم کو (بھی) اس جیسا ہی زخم۔ اور یہ دن ہیں ہم لوگوں کے

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ

نُدَاوِلُهَا	بَيْنَ النَّاسِ	وَلِيَعْلَمَ	اللَّهُ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَيَتَّخِذَ
ہم باری باری بدلتے ہیں	لوگوں کے درمیان	اور تاکہ معلوم کرے	اللہ	جو لوگ	ایمان لائے	اور بنائے

درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں، اور تاکہ اللہ معلوم کر لے ان لوگوں کو جو ایمان لائے، اور تم میں سے

مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (۱۴۰)

مِنْكُمْ	شُهَدَاءَ	وَاللَّهُ	لَا يُحِبُّ	الظَّالِمِينَ
تم سے	شہید (جمع)	اور اللہ	دوست نہیں رکھتا	ظالم (جمع)

(بعض کو) شہید بنائے (درجۂ شہادت دے) اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۱۴۰) إِنْ يَمْسَسْكُمْ يُصِبْكُمْ بِأُحُدٍ قَرْحٌ بِفَتْحِ
الْقَافِ وَضَمِّهَا جَهْدٌ مِنْ جُرْحٍ وَنَحْوِهِ فَقَدْ
مَسَّ الْقَوْمَ الْكُفَّارَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ بِبَدْرٍ وَ
تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا نُصَرِّفُهَا بَيْنَ النَّاسِ
يَوْمًا لِفِرْقَةٍ وَيَوْمًا لِأُخْرَى لِيَتَّعِظُوا وَ
لِيَعْلَمَ اللَّهُ عِلْمَ ظُهُورٍ الَّذِينَ آمَنُوا
أَخْلَصُوا فِي إِيمَانِهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ وَيَتَّخِذَ
مِنْكُمْ شُهَدَاءَ يُكْرِمُهُمْ بِالشَّهَادَةِ وَاللَّهُ
لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○ الْكَافِرِينَ
أَيْ يُعَاقِبُهُمْ مَا يُنْعِمُ بِهِ عَلَيْهِمْ
اِسْتِدْرَاجٌ

(۱۴۰) اگر احد میں تم کو تکلیف زخم وغیرہ کی پہونچی تو بدر میں قوم کفار کو اسی قدر اذیت پہنچی ہے۔ اور ہم زمانہ کے دنوں کو درمیان لوگوں کے پھیرتے اور بدلتے رہتے ہیں۔ کسی دن ایک جماعت غالب ہے، دوسرے دن دوسرے کو غلبہ ہوتا ہے کہ آدمی نصیحت اور عبرت پکڑیں۔ اور تاکہ اللہ ظاہر فرماوے خالص ایمان والوں کو ان کے غیر سے۔ اور تاکہ ان کو شہادت کے ساتھ سرفرازی دے اور اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ان کو مبتلائے عذاب فرمائے گا۔ دنیا میں ان پر جو کچھ نعمت اور عیش دیکھتے ہو یہ استدراج ہے کہ انکو ایک دفعہ ہی پکڑ لیا جاوے گا ابھی چھوڑ رکھا ہے۔

تشریح

(۱۴۰) یہ آزمائشیں کیوں پیش آتی ہیں | اگر آج تمہیں چوٹ پہنچی ہے تو اس سے پہلے غزوۂ بدر میں ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف کو بھی لگ چکی ہے وہ چوٹ کھا کر لپست ہمت نہیں ہوئے اور دوبارہ تمہارے مقابلہ پر آ گئے تو تم حق پر ہوتے ہوئے آج کیوں پست ہمت ہوتے ہو۔ اہل حق کے ساتھ اس طرح کی آزمائشیں پیش آتی رہتی ہیں اور اس میں اللہ کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ کھرے اور کھوٹے الگ الگ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ان آزمائشوں کے ذریعے کچھ لوگوں کے مراتب بلند کرنا چاہتا ہے اور ان کو شہادت کی عزت بخشنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان آزمائشوں کے ذریعہ حق کا گواہ بنا کر اس بلند رتبے پر فائز کرنا چاہتا ہے جو اللہ کے یہاں صرف اس کے پسندیدہ لوگوں کو ملتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

وَلِيُمَحِّصَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَيَمْحَقَ	الْكٰفِرِيْنَ
اور تاکہ پاک صاف کردے	اللہ	جو لوگ	ایمان لائے	اور مٹادے	کافر (جمع)

اور تاکہ اللہ پاک صاف کردے ان لوگوں کو جو ایمان لائے، اور مٹا دے کافروں کو

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اَمْ	حَسِبْتُمْ	اَنْ	تَدْخُلُوْا	الْجَنَّةَ	وَلَمَّا	يَعْلَمِ اللّٰهُ	الَّذِيْنَ
کیا	تم سمجھتے ہو؟	کہ	تم داخل ہو گے	جنت	اور ابھی نہیں	اللہ نے معلوم کیا	جو لوگ

کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ تم جنت میں داخل ہو گے اور ابھی اللہ نے معلوم نہیں کیا (امتحان لیا) جو تم میں سے

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَيَعْلَمَ	الصّٰبِرِيْنَ
جہاد کرنے والے	تم میں سے	اور معلوم کیا	صبر کرنے والے

جہاد کرنے والے ہیں اور صبر کرنے والے ہیں۔

(۱۴۱) وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُطَهِّرُهُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ بِمَا يُصِيْبُهُمْ
وَيَمْحَقَ يُهْلِكَ الْكَافِرِيْنَ ○
(۱۴۲) اَمْ بَلْ اَ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
وَلَمَّا لَمْ يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
مِنْكُمْ عِلْمَ ظُهُوْرٍ وَيَعْلَمَ
الصَّابِرِيْنَ ○ فِي الشَّدَائِدِ

(۱۴۱) اور اُحد میں تم کو اس لئے تکلیف پہنچائی کہ اللہ تم کو اے ایمان والو گناہوں سے پاک کردے اور ان مصائب کو کفارۂ سیئات فرماوے اور کافروں کو ہلاک فرماوے۔

(۱۴۲) بلکہ تم نے یہ خیال کرلیا کہ جنت میں بدون آزمائش کے داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے ظاہر نہیں فرمایا انکو جو تم میں سے جہاد کرنے والے اور تکلیفوں پر صبر کرنے والے ہیں۔

تشریح

(۱۴۱) سونے کو بھٹی میں تپایا جاتا ہے | سنار سونے کو بھٹی میں تپاتا ہے تاکہ خالص سونا کھوٹ سے الگ ہوجائے اسی طرح اللہ تعالےٰ اہل حق کو آزمائش کی بھٹی میں تپاتے ہیں تاکہ ان کو پاک وصاف کردیں اور اللہ کی ہدایت کا انکار کرنے والوں کا زور ٹوٹ جائے اور انسانی آزادی کے لئے راہ ہموار ہو جائے۔

(۱۴۲) بلند مراتب مشکل سے حاصل ہوتے ہیں | دنیا میں بھی مرتبوں کی بلندی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے ــــ تبھی انسان بلند مراتب حاصل کرتا ہے آخرت میں کامیابی ہو یا دنیا کی بامرادی محنت اور صبر ان کے لئے لازم ہے اور اللہ تعالےٰ ان حالات کے ذریعے انہی مقاصد کو حاصل کرتا ہے۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ

وَلَقَدْ	كُنْتُمْ	تَمَنَّوْنَ	الْمَوْتَ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَلْقَوْهُ
اور البتہ	تم تھے	تمنا کرتے	موت	سے قبل	کہ	تم اس سے ملو

اور البتہ تم اس سے ملنے سے قبل موت کی تمنا کرتے تھے

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ ع ۱۴ ۵

فَقَدْ	رَاَيْتُمُوْهُ	وَاَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ	وَمَا	مُحَمَّدٌ
تواب	تم نے اسے دیکھ لیا	اور تم	دیکھتے ہو	اور نہیں	محمد

تو اب تم نے اُسے (موت کو) دیکھ لیا اور تم اُسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے ہو۔ اور محمد م تو ایک

اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاۡئِنْ

اِلَّا	رَسُوْلٌ	قَدْ خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ	اَفَاۡئِنْ
مگر (تو)	ایک رسول	البتہ گزرے	ان سے پہلے	رسول (جمع)	کیا پھر اگر

رسول ہیں۔ البتہ گزر چکے ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول۔ پھر اگر وہ

مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

مَّاتَ	اَوْ	قُتِلَ	انْقَلَبْتُمْ	عَلٰى اَعْقَابِكُمْ	وَمَنْ	يَّنْقَلِبْ	عَلٰى عَقِبَيْهِ
وہ وفات پالیں	یا	قتل ہو جائیں	تم پھر جاؤ گے	اپنی ایڑیوں پر	اور جو	پھر جائے	اپنی ایڑیوں پر

وفات پالیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) لوٹ جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) پھر جائے

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

فَلَنْ يَّضُرَّ	اللّٰهَ	شَيْئًا	وَ	سَيَجْزِى	اللّٰهُ	الشّٰكِرِيْنَ
تو ہرگز نہ بگاڑے گا	اللہ	کچھ بھی	اور	جلد جزا دے گا	اللہ	شکر کرنے والے

تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور اللہ جلد جزا دے گا شکر کرنے والوں کو۔

﴿۱۴۳﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ فِيْهِ حَذْفُ اِحْدَى
التَّائَيْنِ فِى الْاَصْلِ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَلْقَوْهُ حَيْثُ قُلْتُمْ لَيْتَ لَنَا
يَوْمًا كَيَوْمِ الْبَدْرِ لِنَنَالَ مَا نَالَ شُهَدَآءُهٗ
فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ اَىْ سَبَبَهٗ وَهُوَ

﴿۱۴۳﴾ اور بیشک تم موت کی آرزو کرتے تھے پہلے اس سے کہ موت سے ملو یعنی لڑائی کی اور شہید ہونے کی تمنا کرتے تھے کہ کاش ایسا دن آوے جیسا بدر کا دن کہ ہم بھی بدر کے شہیدوں کا سا ثواب حاصل کریں سو تم نے موت کا سبب یعنی لڑائی دیکھ لی۔

الْجُوبُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ○ أَيْ
بُصَرَاءُ تَتَأَمَّلُونَ الْحَالَ كَيْفَ هِيَ فَلِمَ
انْهَزَمْتُمْ.

اورتم صاحب بینائی ہو حالت لڑائی کو بھی دیکھتے
ہو۔ پھر کیوں بھاگے۔

(۱۴۴) وَنَزَلَ فِي هَزِيمَتِهِمْ لَمَّا أُشِيعَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ وَقَالَ لَهُمُ
الْمُنَافِقُونَ إِنْ كَانَ قُتِلَ فَارْجِعُوا إِلَى
دِينِكُمْ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ
مَاتَ أَوْ قُتِلَ كَغَيْرِهِ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ
أَعْقَابِكُمْ رَجَعْتُمْ إِلَى الْكُفْرِ وَالْجُمْلَةُ
الْأَخِيرَةُ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْإِنْكَارِيِّ
أَيْ مَا كَانَ مَعْبُودًا فَتَرْجِعُوا وَمَنْ
يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ
اللّٰهَ شَيْئًا ۗ وَإِنَّمَا يَضُرُّ نَفْسَهُ
وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ ○
نِعَمَهُ بِالثَّبَاتِ.

(۱۴۴) اور جب یہ خبر مشہور ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شہید ہو گئے اور مسلمانوں کو شکست ہوئی تو
منافقوں نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر واقعی حضرت
شہید ہو گئے تو اپنا پہلا مذہب پھر اختیار کر لو اسلام چھوڑ کر کافر بنجاؤ حق تعالےٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ الخ اور محمد صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایک پیغمبر ہی ہیں ان سے پہلے اور پیغمبر گذر چکے ہیں تو اگر محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے یا وہ شہید ہو جاویں جیسے اور پیغمبروں
کو یہ امر پیش آیا کیا تم کفر کی طرف پھر جاؤ گے، اور مرتد ہو جاؤ گے حاصل
یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم معبود تو نہیں جو انکے مرنے سے تم دین سے پھر جاؤ گے۔
اور جو کوئی مرتد ہو ویگا وہ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچاوے گا
اپنی ہی جان کو مضرت میں ڈالتا ہے اور عنقریب اللہ تعالےٰ عوض
عطا فرمائے گا ان کو جو اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہیں دین پر
ثابت رہنے والے ہیں۔

تشریح

(۱۴۳) دشمن سے ٹکراؤ کی آرزو مت کرو | اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اپنی طرف سے دشمن سے ٹکرانے کی تمنا مت کرو۔ مشکلات کو
دعوت مت دو لیکن اگر مشکلات سامنے آ ہی جائیں تو پھر ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ غزوۂ بدر میں کامیابی کے بعد مجاہدین
کے فضائل سن سن کر وہ لوگ جو اس میں شریک نہیں ہو سکے تھے یہ تمنا کرتے تھے کہ ہمیں بھی یہ مرتبے حاصل
ہوں۔ غزوۂ احد کا موقع آیا تو ان لوگوں نے اصرار کیا کہ ہم باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ جب کہ
نبی ﷺ چاہتے تھے کہ مدینہ میں رہ کر ہی اپنا دفاع کیا جائے۔ مگر ان لوگوں کے اصرار پر آپ نے ان کی رائے کو ترجیح دی
اب جب یہ حالات پیش آئے اور موت سامنے آئی تو یہ لوگ گھبرا گئے۔ فرمایا دیکھ لیا نہ تم نے کہ موت کیسی ہوتی ہے
اب جب سامنے آ ہی گئی ہے تو ڈٹ کر مقابلہ کرو۔

(۱۴۴) اسلام میں رسول کی حیثیت | اسلام میں رسول کی حیثیت یہ ہے کہ وہ زمین پر اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ انسان ہوتے ہوئے
اللہ تعالےٰ اس پر اپنا کلام نازل فرماتے ہیں وہ اپنے تمام کاموں میں کھانے پینے میں موت وحیات میں عام انسانوں کی طرح ایک انسان
ہوتا ہے۔ اس کا امتیاز اور خصوصیت یہی ہے کہ وہ انسان ہوتے ہوئے اللہ کا رسول ہوتا ہے۔ غزوۂ احد میں نبی ﷺ کے قتل کی خبر سنکر آپ کے ساتھی حواس
باختہ ہو گئے اس پر اللہ تعالےٰ نے توجہ دلائی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول آ چکے ہیں اور اپنا وقت پورا کر کے دنیا سے جا چکے ہیں
اگر آپ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اس دین کو چھوڑ دو گے جو ان کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ نے عطا کیا ہے۔ بہرحال اللہ کے سوا ہر
چیز فانی ہے اور اسلام میں عبادت اللہ کی ہے نہ کہ رسول کی۔ اللہ نے تمہیں یہ دین اپنی نعمت کے طور پر عطا کیا ہے اگر تم اس کو چھوڑ دو گے تو اس میں
اللہ کا کوئی نقصان نہیں ہے البتہ اللہ تعالےٰ اپنے شکر گزار بندوں کو ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا

وَمَا كَانَ	لِنَفْسٍ	أَنْ	تَمُوتَ	إِلَّا	بِإِذْنِ	اللّٰهِ	كِتٰبًا	مُّؤَجَّلًا
اور نہیں	کسی شخص کیلئے	کہ وہ	مرے	بغیر	حکم سے	اللہ	لکھا ہوا	مقررہ وقت

اور کسی شخص کے لئے (ممکن) نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر مرجائے، لکھا ہوا ہے ایک مقررہ وقت ،

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ

وَمَنْ	يُّرِدْ	ثَوَابَ	الدُّنْيَا	نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَمَنْ	يُّرِدْ	ثَوَابَ	الْاٰخِرَةِ
اور جو	چاہے گا	بدلہ	دنیا	ہم دینگے اسکو	اس سے	اور جو	چاہے گا	بدلہ	آخرت

اور جو دنیا کا بدلہ چاہے گا ہم اُسے اس میں سے دیں گے۔ اور جو چاہے گا آخرت کا بدلہ ،

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾

نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَسَنَجْزِي	الشّٰكِرِيْنَ
ہم دینگے اس کو	اس سے	اور ہم جلد جزا دینگے	شکر کرنے والے

ہم اُسے اُس میں سے دینگے اور ہم شکر کرنے والوں کو جلد جزا دیں گے۔

(١٤٥) وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ بِقَضَائِهٖ كِتٰبًا مَصْدَرٌ
اَيْ كَتَبَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مُؤَجَّلًا مُوَقَّتًا
لَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَاَخَّرُ فَلِمَ انْهَزَمْتُمْ
وَالْهَزِيْمَةُ لَا تَدْفَعُ الْمَوْتَ وَالثَّبَاتُ
لَا يَقْطَعُ الْحَيٰوةَ وَمَنْ يُّرِدْ بِعَمَلِهٖ ثَوَابَ
الدُّنْيَا اَيْ جَزَاءً مِنْهَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا
مَا قُسِمَ لَهٗ وَلَا حَظَّ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ
نُؤْتِهٖ مِنْهَا اَيْ مِنْ ثَوَابِهَا
وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ○

(١٤٥) اور کوئی آدمی نہیں مرتا مگر اللہ کے حکم سے اللہ نے ہر ایک کی مدت لکھدی اس سے نہ آگے بڑھے نہ پیچھے رہے۔ پھر بھاگنے سے کیا نفع، موت کا وقت بھاگنے سے نہیں ٹلتا اور ثابت قدم رہنا زندگی کو منقطع نہیں کرتا۔ اور جو شخص اپنے عملوں سے دنیا کا عوض چاہتا ہے اس کو ہم دنیا میں جو اس کا حصہ مقرر ہو چکا ہے دیتے ہیں۔ آخرت میں وہ محروم رہیگا۔ اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے اس کو وہی دیتے ہیں۔ اور ہم شکر گزاروں کو اور زیادہ ثواب دیں گے۔

تشریح

(١٤٥) موت اللہ کے اختیار میں ہے | اللہ تعالٰی نے موت کا جو وقت مقرر کر دیا ہے وہ اس وقت آکر رہے گی۔ اس لئے موت سے ڈرنا یا بھاگنا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ رہا اعمال کا معاملہ کہ جو دنیا کے لئے عمل کرے گا اس کو دنیا ملے گی اور جو آخرت کے لئے کریگا اس کو وہاں کا حصہ ملے گا۔ جو اللہ کی نعمت کے قدرشناس ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دنیا ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اصل زندگی آخرت کی ہے۔ ان کو ہم ان کے کاموں کا بدلہ ضرور دیں گے۔

وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ

وَكَاَيِّنْ	مِّنْ نَّبِيٍّ	قٰتَلَ	مَعَهٗ	رِبِّيُّوْنَ	كَثِيْرٌ	فَمَا	وَهَنُوْا	لِمَا	اَصَابَهُمْ	فِيْ
اور بہت سے	نبی	لڑے	انکے ساتھ	اللہ والے	بہت	پس نہ	سُست پڑے	بسبب جو	انہیں پہونچے	میں

اور بہت سے نبی (ہوئے ہیں) ان کے ساتھ (مل کر) بہت سے اللہ والے لڑے، پس وہ سُست نہ پڑے (اُن مصیبتوں) کے سبب جو

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ

سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَمَا	ضَعُفُوْا	وَمَا اسْتَكَانُوْا	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ
اللہ کی راہ	اور نہ	انہوں نے کمزوری کی	اور نہ دب گئے	اور اللہ	دوست رکھتا ہے	صبر کرنے والوں	اور

انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی اور نہ انہوں نے کمزوری (ظاہر) کی اور نہ دب گئے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور

مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ

مَا كَانَ	قَوْلَهُمْ	اِلَّآ	اَنْ	قَالُوْا	رَبَّنَا	اغْفِرْ لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَاِسْرَافَنَا	فِيْ اَمْرِنَا	وَ
نہ تھا	ان کا کہنا	سوائے	کہ	انہوں نے دعا کی	اے ہمارے رب	بخشدے ہم کو	ہمارے گناہ	اور ہماری زیادتی	ہمارے کام میں	اور

ان کا کہنا نہ تھا اس کے سوائے کہ انہوں نے دعا کی، اے ہمارے رب ہمیں بخشدے ہمارے گناہ، اور ہماری زیادتی ہمارے کام میں اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ

ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ	فَاٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	ثَوَابَ
ثابت رکھ	ہمارے قدم	اور ہماری مدد فرما	پر	قوم	کافر (جمع)	تو انہیں دیا	اللہ	انعام

ثابت رکھ ہمارے قدم، اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔ تو اللہ نے انہیں انعام دیا

ع الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

الدُّنْيَا	وَحُسْنَ	ثَوَابِ	الْاٰخِرَةِ	وَاللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ
دنیا	اور اچھا	انعام	آخرت	اور اللہ	دوست رکھتا ہے	احسان کرنے والے

دنیا کا اور آخرت کا اچھا انعام اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

﴿۱۴۶﴾ وَكَاَيِّنْ كَمْ مِّنْ نَّبِيٍّ قُتِلَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ
قٰتَلَ وَالْفَاعِلُ ضَمِيْرُهٗ مَعَهٗ خَبَرٌ
مُبْتَدَؤُهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ جُمُوْعٌ كَثِيْرَةٌ
فَمَا وَهَنُوْا جَبُنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الْجِرَاحِ وَقَتْلِ اَنْبِيَائِهِمْ

﴿۱۴۶﴾ اور بہت سے پیغمبر خدا کی راہ میں لڑے اور مقتول
ہوئے جنکے ہمراہ بہت سے اللہ کے بندے تھے۔
سو وہ ہمراہ ہے اپنے پیغمبروں کے۔ مقتول ہونے اور
زخم لگنے کی وجہ سے نامرد نہ ہوئے اور نہ جہاد
میں سُستی کی نہ دشمن سے زیر ہوئے۔ جیسے تم

وَاَصْحَابِہِمْ وَمَا ضَعُفُوْا عَنِ الْجِہَادِ
وَمَا اسْتَكَانُوْا خَضَعُوْا لِعَدُوِّهِمْ
كَمَا فَعَلْتُمْ حِيْنَ قِيْلَ قُتِلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○
عَلَى الْبَلَاءِ اَىْ يُثِيْبُهُمْ

اپنے پیغمبر کے قتل کی خبر سنکر ضعیف ہو گئے۔
اور جو لوگ مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اللہ اُن کو دوست رکھتا ہے اُن کو اچھا بدلہ عطا فرماوے گا۔

(۱۴۷) وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ عِنْدَ قَتْلِ نَبِيِّهِمْ
مَعَ ثَبَاتِهِمْ وَصَبْرِهِمْ اِلَّا اَنْ
قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا
تَجَاوُزَنَا الْحَدَّ فِیْٓ اَمْرِنَا اِيْذَانًا
بِاَنَّ مَا اَصَابَهُمْ لِسُوْءِ فِعْلِهِمْ وَهَضْمًا
لِاَنْفُسِهِمْ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا بِالْقُوَّةِ
عَلَى الْجِهَادِ وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ○

(۱۴۷) ان پہلے مجاہدین کا یہ حال تھا کہ باوجوداُنکے پیغمبروں کے شہید ہوجانے کے وہ اس پر صبر کرتے اور لڑائی میں جمے رہتے اور یہ کہتے کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور جو کچھ ہم سے زیادتی ہوئی اور بیجا امر سرزد ہوئے ان کو معاف کرکہ ہماری شامتِ اعمال سے ہمارے پیغمبر شہید ہوئے۔ (ازراہِ کسرِنفسی اپنا ہی قصور سمجھتے تھے اور بخشش چاہتے تھے جو اچھے لوگوں کا طریقہ ہے) اور ہم کو ثابت قدم رکھ جہاد کی قوت دے اور کافروں پر ہم کو فتح دے۔

(۱۴۸) فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا
اَلنَّصْرَ وَالْغَنِيْمَةَ وَحُسْنَ
ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اَىِ الْجَنَّةَ وَ
حُسْنُهُ التَّفَضُّلُ فَوْقَ الْاِسْتِحْقَاقِ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(۱۴۸) سو اللہ نے انکو دنیا میں بھی عوض عطا فرمایا، فتح اور غنیمت ان کو ملی اور آخرت میں ان کے لئے جنت ہے اور استحقاق سے زیادہ بدلہ ان کو عطا ہوگا۔
اور اللہ اچھے عمل والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح

(۱۴۶) **صبر واستقامت کی اہمیت** | آج اگر اللہ کے دین پر چلنے والے مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں تو اس سے پہلے بھی بہت سے خدا پرست ہیں جنھوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں تکلیفیں اٹھائیں مگر انھوں نے صبر و ہمت سے کام لیا اور دل شکستہ نہیں ہوئے آخرکار کامیابی نے اُن کے قدم چومے۔ تمہیں بھی تاریخ کے ایسے نمونوں کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

(۱۴۷) **خدا پرستوں کا اپنے رب سے تعلق** | خدا پرست بندے اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کرکے بھی اُن کی زبان پر یہی ہوتا ہے کہ اے پروردگار ہماری کوتاہیوں کو معاف کردیجئو اور ہم سے جو زیادتی ہوئی اُسے نظر انداز فرما دیجئے۔ ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائیے اور منکرین حق کے مقابلے میں کامیاب فرمائیے۔

(۱۴۸) **خدا پرستوں کو دنیا اور آخرت کی جزا** | ایسے خدا پرستوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی ان کے صبر و استقامت کا بدلہ دیتا ہے۔ اور آخرت میں اس سے اور بہتر ان کو عطا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے نیک عمل بندوں کو پسند فرماتے ہیں۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

يَآيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تُطِيْعُوا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اے	وہ لوگ	جو ایمان لائے	اگر	تم کہا مانوگے	جن لوگوں	کفر کیا (کافر)

اے ایمان والو! اگر تم کافروں کا کہا مانو گے۔ تو وہ

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ

يَرُدُّوْكُمْ	عَلٰٓى	اَعْقَابِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا	خٰسِرِيْنَ	بَلِ
وہ تمہیں پھیر دیں گے	پر	تمہاری ایڑیاں	پھر تم پلٹ جاؤ گے	گھاٹے میں	بلکہ

تمہیں تمہاری ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) پھیر دینگے پھر تم گھاٹے میں پلٹ جاؤ گے۔ بلکہ

اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

اللّٰهُ	مَوْلٰىكُمْ	وَهُوَ	خَيْرُ	النّٰصِرِيْنَ
اللہ	تمہارا مددگار	اور وہ	بہتر	مددگار (جمع)

اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مدد گار ہے۔

(۱۴۹) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْمَا
يَاْمُرُوْنَكُمْ بِهٖ يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ اِلَى الْكُفْرِ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ○

(۱۴۹) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ اے ایمان والو اگر تم کافروں کا کہا مانو گے انکے حکم کی اطاعت کروگے تو وہ تم کو کفر کی طرف پھیر لیں گے پھر تم ٹوٹے والے ہو جاؤ گے۔

(۱۵۰) بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ نَاصِرُكُمْ وَهُوَ
خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ فَاَطِيْعُوْهُ دُوْنَهُمْ

(۱۵۰) بلکہ اللہ تمہارا مددگار ہے اور اچھا مددگار ہے۔ اسی کی اطاعت کرو نہ کفار کی۔

تشریح

(۱۴۹) دشمنانِ خدا کے مشوروں پر عمل مت کرو | منکرین حق اور دشمنانِ خدا دل سے چاہتے ہیں کہ یہ اہلِ حق سچائی روشنی کو چھوڑکر پھر باطل کے اندھیروں میں لوٹ آئیں۔ وہ مشکل حالات سے فائدہ اُٹھاکر اس طرح کے نفسیاتی حربے استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان کے مشورے پر عمل کیا تو دین حق کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور آخر کار نامرادی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔

(۱۵۰) اہل حق کا مددگار اللہ ہے | حقیقت یہ ہے کہ سچائی پر چلنے والوں کا حامی اور مددگار اللہ تعالےٰ ہے۔ اس سے بہتر مدد اور کس کی ہوسکتی ہے۔ اُسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے اس لئے کہ ہمارا مولا اور آقا اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ وہ اپنے بتوں عزیٰ اور ہبل کی جے جے پکارتے رہیں۔ لیکن اللہ پر ایمان لانے والے اللہ کے سوا کسی کی مدد پر بھروسہ نہیں کرتے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا

سَنُلْقِيْ	فِيْ	قُلُوْبِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الرُّعْبَ	بِمَآ اَشْرَكُوْا
عنقریب ہم ڈالدینگے	میں	دل (جمع)	جنہوں نے	کفر کیا (کافر)	ہیبت	اسلئے کہ انہوں نے شریک کیا

ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دیں گے اس لئے کہ انہوں نے اللہ کا شریک کیا

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَمَاْوٰىهُمُ	النَّارُ
اللہ کا	جس	نہیں اتاری	اس کی	کوئی سند	اور ان کا ٹھکانہ	دوزخ

جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری ، اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

وَبِئْسَ	مَثْوَى	الظّٰلِمِيْنَ
اور بُرا	ٹھکانا	ظالم (جمع)

اور بُرا ٹھکانا ہے ظالموں کا

(۱۵۱) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِسُكُوْنِ الْعَيْنِ وَضَمِّهَا الْخَوْفُ
وَقَدْ عَزَمُوْا بَعْدَ اِرْتِحَالِهِمْ مِنْ
اُحُدٍ عَلَى الْعَوْدِ وَاِسْتِيْصَالِ الْمُسْلِمِيْنَ
فَرُعِبُوْا وَلَمْ يَرْجِعُوْا بِمَآ اَشْرَكُوْا
بِسَبَبِ اِشْرَاكِهِمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ
يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا حُجَّةً عَلٰى
عِبَادَتِهٖ وَهُوَ الْاَصْنَامُ وَمَاْوٰىهُمُ
النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى مَاْوَى
الظّٰلِمِيْنَ ○ الْكٰفِرِيْنَ هِيَ

(۱۵۱) عنقریب ہم کافروں کے دلوں میں خوف اور رُعب ڈالدینگے کہ وہ بلا دلیل اللہ کا شریک بناتے ہیں۔ اور بتوں کو پوجتے ہیں جو اللہ نے حکم نہیں فرمایا (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب کفار نے احد کی لڑائی اور انکے غلبہ کے بعد پھر مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہا اور ارادہ کیا کہ مسلمان اب ضعیف شکستہ ہیں ان کو اب بالکل نیست و نابود کر دینا چاہیئے تو اللہ نے انکے دلوں میں خوف ڈالا جس سے وہ مرعوب ہو کر اپنے ارادے سے باز رہے) اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کافروں کا بُرا ٹھکانا ہے۔

تشریح

(۱۵۱) **شرک بے دلیل ہے** | شرک کی کوئی دلیل نہیں ہے جبکہ توحید ایک مدلل سچائی اور حقیقت ہے۔ سچائی میں خود ایک طاقت ہوتی ہے جس کا رعب مشرکین پر پڑ کر رہتا ہے۔ شرک کا انجام اللہ کا عذاب ہے اور ایسے ظالم جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو ساجھی اور شریک کرتے ہیں ان کا آخری ٹھکانہ جہنم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا

وَ	لَقَدْ	صَدَقَكُمُ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗٓ	اِذْ	تَحُسُّوْنَهُمْ	بِاِذْنِهٖ	حَتّٰٓى	اِذَا
اور	البتہ	سچا کر دیا تم سے	اللہ	اپنا وعدہ	جب	تم قتل کرنے لگے انہیں	اسکے حکم سے	یہاں تک کہ	جب

اور البتہ اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم انہیں اس کے حکم سے قتل کرنے لگے یہاں تک کہ جب

فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا

فَشِلْتُمْ	وَ تَنَازَعْتُمْ	فِی الْاَمْرِ	وَ عَصَيْتُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَآ اَرٰىكُمْ	مَّا
تم نے بزدلی کی	اور جھگڑا کیا	کام میں	اور تم نے نافرمانی کی	اس کے بعد	جب تمہیں دکھا دیا	جو

تم نے بزدلی کی اور کام میں جھگڑا کیا، اور اس کے بعد نافرمانی کی، جبکہ تمہیں دکھا دیا جو تم

تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ

تُحِبُّوْنَ	مِنْكُمْ	مَّنْ يُّرِيْدُ	الدُّنْيَا	وَ مِنْكُمْ	مَّنْ يُّرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ
تم چاہتے تھے	تم سے	جو چاہتا تھا	دنیا	اور تم سے	جو چاہتا تھا	آخرت

چاہتے تھے۔ تم میں سے کوئی دنیا چاہتا تھا۔ اور تم سے کوئی آخرت چاہتا تھا،

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ

ثُمَّ	صَرَفَكُمْ	عَنْهُمْ	لِيَبْتَلِيَكُمْ	وَ لَقَدْ	عَفَا	عَنْكُمْ
پھر	تمہیں پھیر دیا	ان سے	تاکہ تمہیں آزمائے	اور تحقیق	معاف کیا	تم سے (تمہیں)

پھر اس نے تمہیں اُن سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے، اور تحقیق اس نے تمہیں معاف کر دیا

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾

وَ اللّٰهُ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ
اور اللہ	فضل کرنے والا	پر	مومن (جمع)

اور اللہ مومنوں پر فضل کرنے والا ہے۔

(١٥٢) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِيَّاكُمْ
بِالنَّصْرِ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ تَقْتُلُوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ
بِاِرَادَتِهٖ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ جَبُنْتُمْ عَنِ
الْقِتَالِ وَتَنَازَعْتُمْ اِخْتَلَفْتُمْ فِی الْاَمْرِ
اَیْ اَمْرِ النَّبِیِّ بِالْمُقَامِ فِیْ سَفْحِ الْجَبَلِ لِلرَّمْیِ
فَقَالَ بَعْضُكُمْ نَذْهَبُ فَقَدْ نُصِرَ اَصْحَابُنَا
وَبَعْضُكُمْ لَا نُخَالِفُ اَمْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَيْتُمْ اَمْرَهٗ فَتَرَكْتُمْ

(١٥٢) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ الخ اور اللہ نے جو تم سے فتح کا وعدہ کیا تھا وہ سچا ہوا کہ تم نے بحکم خدا کافروں کو خوب قتل کیا۔ باقی تم کو جو آخر میں شکست ہوئی اور بھاگے وہ تمہارے گناہوں اور پیغمبر کے حکم کے خلاف کا نتیجہ ہے کہ تم نے باہم جھگڑا کیا اور جس جگہ تم کو پیغمبر نے بٹھا دیا تھا اس جگہ کو تم نے چھوڑ دیا۔ کسی نے کہا اب کیا ضرورت یہاں ٹھہرنے کی ہے مسلمانوں کو فتح اور غلبہ نصیب ہوا چلو غنیمت لوٹیں اور بعض نے کہا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف نہ کرنا چاہیئے۔ بہرحال اس جھگڑے اور خلاف حکم کرنے کی وجہ سے تم نامرد

الْمَرْكَزَ لِطَلَبِ الْغَنِيْمَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ اللّٰهُ مَا تُحِبُّوْنَ ط مِنَ النَّصْرِ وَجَوَابُ اِذَا دَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهٗ اَىْ مَنَعَكُمْ نَصْرَهٗ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا فَتَرَكَ الْمَرْكَزَ لِلْغَنِيْمَةِ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ فَثَبَتَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاَصْحَابِهٖ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَطْفٌ عَلَى الْجَوَابِ اِذِ الْمُقَدَّرِ رَدَّكُمْ بِالْهَزِيْمَةِ عَنْهُمْ اَىِ الْكُفَّارِ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ لِيَمْتَحِنَكُمْ فَيَظْهَرَ الْمُخْلِصُ مِنْ غَيْرِهٖ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ مَا ارْتَكَبْتُمُوْهُ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بِالْعَفْوِ

ہو گئے اور شکست ہوئی اگر ایسا نہ کرتے تو تم غالب ہو ہی چکے تھے مگر جب تم نے آثارِ فتح دیکھ کر نافرمانی پیغمبر کی کی اور اپنی جگہ کو چھوڑ دیا تو اللہ نے تم سے اپنی مدد روک لی، اور فتحمند نہ کیا۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا الخ تم میں سے وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں چنانچہ مال غنیمت کے لالچ میں جگہ مقرر کو چھوڑ کر لوٹنے پر پڑ گئے اور بعض تم میں سے وہ ہیں جو آخرت کو چاہتے ہیں جیسے عبداللہ بن جبیر اور اُن کے اتباع کہ وہ اپنی جگہ سے نہ ٹلے اور شہید ہو گئے۔ پھر تمہارے منہ کفار سے پھیر دئے اور تم بھاگے کہ تم کو آزماوے اور خالص ایمان والا ظاہر ہو جاوے غیر خالص سے۔

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ اور البتہ اللہ نے تم سے معاف کیا جو تم نے حکم کا خلاف کیا۔ اور اللہ مسلمانوں پر فضل فرمانے والا اور معاف کرنے والا ہے۔

تشریح

۱۵۲ غزوۂ احد میں عارضی شکست کی وجہ غزوۂ اُحد کے واقعات کی تفصیل میں یہ بات آچکی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی فوجوں کی خود ترتیب فرمائی۔ اور اس طرح آپ نے اسلامی فوجوں کو مرتب کیا کہ احد پہاڑ آپ کی پشت پر رہے تاکہ پیچھے سے حملہ نہ ہو سکے۔ مگر اس پہاڑ میں ایک درہ تھا جس سے دشمن کے حملے کا خوف تھا۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن جبیر کی سرکردگی میں پچاس تیراندازوں کو مقرر فرما دیا اور تاکید فرما دی کہ کسی حال میں بھی وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں۔ غزوۂ احد میں اول اول فتحیاب ہوئے اور دشمن بدحواس ہو کر بھاگنے لگے۔ لشکرِ اسلام کی فتح کو دیکھ کر یہ تیرانداز جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے تاکید کی تھی کہ اس جگہ کو کسی حال میں مت چھوڑنا، وہ بھی مال غنیمت کے لوٹنے میں شامل ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید جنہوں نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا انہوں نے موقعہ پا کر اس درّے کی طرف سے حملہ کر دیا۔ کہاں تو مسلمان کامیاب ہو رہے تھے اور کہاں جنگ کے میدان کا نقشہ پلٹ گیا اور قریب تھا کہ مسلمان مکمل طور پر شکست کھا جائیں مگر اللہ تعالٰے نے اپنے فضل سے جنگ کا نقشہ بدل دیا۔ دشمن میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے، اور مسلمانوں نے دُور تک اُن کا پیچھا کیا۔ ان آیات میں اللہ تعالٰے نے ان واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اہل اسلام کو ان کی کمزوریوں پر تنبیہ فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ نے تو اپنا وعدہ پورا کر دکھایا کہ تم میدانِ جنگ میں کامیاب ہو رہے تھے مگر جب تم نے نافرمانی کی اور کمزوری دکھائی تو پھر صورتِ حال کچھ اور ہی ہو گئی۔ تم میں دو طرح کے لوگ ہیں ایک طالب دنیا ہیں دوسرے طالبِ آخرت ہیں۔ لیکن اللہ تعالٰے نے پھر جنگ کا نقشہ پلٹ دیا اور تمہاری کوتاہیوں کو معاف کر دیا اور وہ بڑا صاحب فضل ہے اس کے عتاب میں بھی لطف و شفقت کا پہلو موجود رہتا ہے۔

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ

إِذْ	تُصْعِدُونَ	وَلَا تَلْوُونَ	عَلَىٰ أَحَدٍ	وَالرَّسُولُ	يَدْعُوكُمْ	فِي أُخْرَاكُمْ
جب	تم چڑھتے تھے	اور مڑ کر نہ دیکھتے تھے	کسی کو	اور رسول ؐ	تمہیں پکارتے تھے	تمہارے پیچھے سے

جب تم (منہ اٹھا کر) چڑھتے جاتے تھے اور کسی کو پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور رسول ؐ تمہارے پیچھے سے تمہیں پکارتے تھے۔

فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ

فَأَثَابَكُمْ	غَمًّا بِغَمٍّ	لِكَيْلَا	تَحْزَنُوا	عَلَىٰ	مَا فَاتَكُمْ	وَلَا	مَا	أَصَابَكُمْ
پھر تمہیں پہنچایا	غم کے عوض غم	تاکہ نہ	تم غم کرو	پر	جو تم سے نکل گیا	اور نہ	جو	تمہیں پیش آئے

پھر تمہیں غم کے عوض غم پہونچایا، تاکہ تم غم نہ کرو اس پر جو (تمہارے ہاتھ سے) نکل گیا۔ اور نہ (اس پر) جو تمہیں پیش آئے

وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۵۳﴾

وَاللَّهُ	خَبِيرٌ	بِمَا	تَعْمَلُونَ
اور اللہ	باخبر	اس سے جو	تم کرتے ہو

اور اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

﴿۱۵۳﴾ اُذْكُرُوا إِذْ تُصْعِدُونَ تُبْعِدُونَ فِي الْأَرْضِ
هَارِبِينَ وَلَا تَلْوُونَ تُعَرِّجُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ
يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ أَيْ مِنْ وَرَائِكُمْ يَقُولُ
إِلَيَّ عِبَادَ اللهِ إِلَيَّ عِبَادَ اللهِ فَأَثَابَكُمْ فَجَازَاكُمْ
غَمًّا بِالْهَزِيمَةِ بِغَمٍّ بِسَبَبِ غَمِّكُمُ الرَّسُولَ
بِالْمُخَالَفَةِ۔ وَقِيلَ الْبَاءُ بِمَعْنَىٰ
عَلَىٰ أَيْ مُضَاعَفًا عَلَىٰ غَمِّ فَوْتِ
الْغَنِيمَةِ لِكَيْلَا مُتَعَلِّقٌ بِعَفَا أَوْ
بِأَثَابَكُمْ فَلَا زَائِدَةٌ تَحْزَنُوا
عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ
وَلَا مَا أَصَابَكُمْ مِنَ الْقَتْلِ
وَالْهَزِيمَةِ وَاللهُ خَبِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ ○

﴿۱۵۳﴾ یاد کرو جب تم بھاگے چلے جاتے تھے اور کسی کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے تھے اور پیغمبر خدا تم کو پیچھے سے آواز دیتے تھے کہ اے اللہ کے بندو ادھر آؤ، میرے پاس آؤ۔ سو چونکہ تم نے پیغمبر خدا کو رنج دیا تو اللہ نے تم کو غم میں مبتلا کیا، کہ تم کو شکست ہوئی اور بھاگ نکلے۔ یا یہ مطلب ہے کہ تم دوہرے رنج میں مبتلا ہوئے مال غنیمت نہ ملنے کا رنج اور شکست کا صدمہ۔ اللہ نے معاف فرمایا تاکہ تم کو غنیمت نہ ملنے اور شکست کی وجہ سے ملال باقی نہ رہے۔
اور جو تم کرتے ہو اللہ کو سب خبر ہے۔

تشریح

﴿۱۵۳﴾ **عارضی شکست کی ایک اور وجہ** | غزوۂ احد میں جو عارضی طور پر پہلے اسلام کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمانوں نے اپنی گھبراہٹ میں رسول اللہ ؐ کی اپنی آواز پر توجہ نہیں دی۔ آپ بھاگنے والوں کو پکار رہے تھے اِلَیَّ عِبَادَ اللہ اللہ کے بندو میری طرف آؤ۔ لیکن گھبراہٹ میں کسی کو ہوش نہ تھا کچھ لوگ مدینے کی طرف بھاگ رہے تھے کچھ احد پہاڑ پر چڑھ گئے اس کا نتیجہ یہ غم پہ غم پڑتے گئے، اپنی شکست کا غم رسول پاک ؐ کی شہادت کا رنج، اپنے لوگوں کے قتل ہونے کا اور زخمی ہونے کا رنج اور اس بات کا اب ہمارے گھروں کی بھی خیر نہیں دشمن ہمارے گھروں میں گھسیں گے اور سب کچھ تباہ کر دیں گے۔ یہ رنج پر رنج اسلئے دئے گئے کہ تمہیں احساس ہو کہ یہ سب کچھ تمہارا اپنا کیا دھرا ہے اللہ تعالےٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً

ثُمَّ	اَنْزَلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	الْغَمِّ	اَمَنَةً	نُّعَاسًا	يَّغْشٰى	طَآئِفَةً
پھر	اس نے اتارا	تم پر	بعد	غم	امن	اونگھ	ڈھانک لیا	ایک جماعت

پھر اس نے تم پر غم کے بعد امن، اونگھ (کی صورت میں) اُتاری، ایک جماعت کو ڈھانک لیا

مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

مِّنْكُمْ	وَطَآئِفَةٌ	قَدْ اَهَمَّتْهُمْ	اَنْفُسُهُمْ	يَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	غَيْرَ الْحَقِّ
تم میں سے	اور ایک جماعت	انہیں فکر پڑی تھی	اپنی جانیں	وہ گمان کرتے تھے	اللہ کے بارے میں	بے حقیقت

تم میں سے اور ایک جماعت کو اپنی جان کی فکر پڑی تھی، وہ اللہ کے بارے میں بے حقیقت گمان کرتے

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ

ظَنَّ	الْجَاهِلِيَّةِ	يَقُوْلُوْنَ	هَلْ	لَّنَا	مِنَ	الْاَمْرِ	مِنْ شَيْءٍ	قُلْ
گمان	جاہلیت	وہ کہتے تھے	کیا	ہمارے لئے	سے	کام	کچھ	آپ کہدیں

تھے جاہلیت کے گمان، وہ کہتے تھے کیا کوئی کام کچھ ہمارے لئے (ہمارے اختیار میں) ہے؟ آپ کہدیں

اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ

اِنَّ	الْاَمْرَ	كُلَّهٗ	لِلّٰهِ	يُخْفُوْنَ	فِيْ	اَنْفُسِهِمْ	مَّا	لَا يُبْدُوْنَ	لَكَ
کہ	کام	تمام	اللہ کیلئے	وہ چھپاتے ہیں	میں	اپنے دل	جو	ظاہر نہیں کرتے	آپکے لئے (پر)

کہ تمام کام اللہ کے لئے (اللہ کے اختیار میں) ہے، وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو آپ کے لئے (آپ پر) ظاہر نہیں کرتے

يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ

يَقُوْلُوْنَ	لَوْ كَانَ	لَنَا	مِنَ الْاَمْرِ	شَيْءٌ	مَّا قُتِلْنَا	هٰهُنَا	قُلْ	لَّوْ
وہ کہتے ہیں	اگر ہوتا	ہمارے لئے	سے ۔ کام	کچھ	ہم نہ مارے جاتے	یہاں	آپ کہدیں	اگر

وہ کہتے ہیں اگر کچھ کام ہمارے لئے (ہمارے اختیار میں) ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ کہہ دیں اگر

كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ

كُنْتُمْ	فِيْ	بُيُوْتِكُمْ	لَبَرَزَ	الَّذِيْنَ	كُتِبَ	عَلَيْهِمُ	الْقَتْلُ
تم ہوتے	میں	اپنے گھر (جمع)	ضرور نکل کھڑے ہوتے	وہ لوگ	لکھا تھا	ان پر	مارا جانا

تم اپنے گھروں میں ہوتے تو جن پر (جن کی قسمت میں) مارا جانا لکھا تھا وہ ضرور نکل کھڑے ہوتے

اِلیٰ مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ

اِلیٰ	مَضَاجِعِهِمْ	وَلِيَبْتَلِيَ	اللّٰهُ	مَا	فِيْ صُدُوْرِكُمْ	وَلِيُمَحِّصَ
طرف	اپنے قتل گاہ (جمع)	اور تاکہ آزمائے	اللہ	جو	تمہارے سینوں میں	اور تاکہ صاف کردے

اپنی قتل گاہوں کی طرف، تاکہ اللہ آزمائے جو تمہارے سینوں میں ہے، اور تاکہ صاف کردے.

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾

مَا	فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
جو	میں تمہارے دل	اور اللہ	جاننے والا	سینوں والے (دلوں کے بھید)

جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دلوں کے بھید خوب جاننے والا ہے

﴿١٥٤﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ
اَمَنَةً اَمْنًا نُّعَاسًا يَّغْشٰى بِالْيَاءِ
وَالتَّاءِ طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ وَهُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ فَكَانُوْا يَمِيْدُوْنَ
تَحْتَ الْحَجَفِ وَتَسْقُطُ السُّيُوْفُ
مِنْهُمْ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
اَنْفُسُهُمْ اَيْ حَمَلَتْهُمْ عَلَى الْهَمِّ
فَلَا رَغْبَةَ لَهُمْ اِلَّا نَجَاتُهَا دُوْنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ
فَلَمْ يَنَامُوْا وَهُمُ الْمُنَافِقُوْنَ
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ ظَنًّا غَيْرَ الظَّنِّ الْحَقِّ
ظَنَّ اَيْ كَظَنِّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ حَيْثُ
اِعْتَقَدُوْا اَنَّ النَّبِيَّ قُتِلَ اَوْ لَا
يُنْصَرُ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ
الْاَمْرِ اَيِ النَّصْرِ الَّذِيْ وَعَدْنَاهُ
مِنْ زَائِدَةٌ شَيْءٍ ۭ قُلْ لَّهُمْ
اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ بِالنَّصْبِ تَوْكِيْدٌ
اَوِ الرَّفْعِ مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ لِلّٰهِ اَيِ
الْقَضَاءُ لَهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ يُخْفُوْنَ
فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ

﴿١٥٤﴾ پھر غم اور ملال کے بعد اللہ نے تمہارے اوپر نیند کو مسلط کیا اور خوف سے امن دیا۔ مسلمانوں کو اس حالت میں نیند آنے لگی یہاں تک (ادھر ادھر کو جھکتے تھے اور تلواریں ہاتھوں سے گرتی تھیں)۔ا

٭ ٭ ٭

اور منافقوں کو اپنی جانوں کا غم تھا۔ ان کو یہی فکر تھا کہ کسی طرح ہم کو نجات ہو۔ پیغمبر خدا اور مسلمانوں پر جو کچھ گذرے سو گذرے۔ ان کو نیند نہ آئی، اور اطمینان حاصل نہ ہوا۔

٭ ٭ ٭

وہ اللہ پر غلط گمان کرتے تھے اور جاہلیت اور کفر کا خیال دل میں رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ مدد اور فتح کا ہم سے وعدہ تھا وہ کہاں ہے یعنی یہ سب جھوٹ تھا۔ اے محمد ﷺ کہدو سب کام اللہ کے قبضہ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ منافق لوگ اپنے دلوں میں وہ خیالات پوشیدہ رکھتے ہیں جو ظاہر نہیں کرتے۔

٭

٭ ٭

يُظْهِرُوْنَ لَكَ ۖ يَقُوْلُوْنَ بَيَانٌ لِمَا قَبْلَهٗ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا اَيْ لَوْ كَانَ الْاِخْتِيَارُ اِلَيْنَا لَمْ نَخْرُجْ فَلَمْ نُقْتَلْ لٰكِنْ اُخْرِجْنَا كُرْهًا قُلْ لَّهُمْ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْكُمْ مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْقَتْلَ لَبَرَزَ خَرَجَ الَّذِيْنَ كُتِبَ قُضِيَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ مِنْكُمْ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ مَصَارِعِهِمْ فَيُقْتَلُوْا وَلَمْ يُنْجِهِمْ قُعُوْدُهُمْ لِاَنَّ قَضَاءَهٗ تَعَالٰى كَائِنٌ لَا مُحَالَةَ وَفَعَلَ مَا فَعَلَ بِاُحُدٍ وَلِيَبْتَلِيَ يَخْتَبِرَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ قُلُوْبِكُمْ مِنَ الْاِخْلَاصِ وَالنِّفَاقِ وَلِيُمَحِّصَ يُمَيِّزَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ بِمَا فِي الْقُلُوْبِ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاِنَّمَا يَبْتَلِيْ لِيُظْهِرَ لِلنَّاسِ۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم کو اختیار ہوتا تو کبھی لڑائی کے لئے نکل کر نہ مارے جاتے زبردستی ہم کو نکالا۔

ان سے کہدو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے تو جس کی تقدیر میں مرنا تھا وہ خواہ مخواہ نکلکر مارا جاتا کہ حکم الٰہی ٹلتا نہیں۔

اور اللہ نے جو کچھ جنگ اُحد میں کیا اس لئے کیا کہ تمہارے دلوں کا اخلاص اور نفاق کھل جاوے اور برائی بھلائی دلوں کی ظاہر ہو جاوے۔

اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے یہ آزمائش اس لئے کی کہ لوگوں پر بھی تمہارا حال کھل جائے۔

تشریح

۱۵۴ **اللہ کی طرف سے عجیب وغریب نصرت کا مظاہرہ** | اب ان حالات میں اللہ کی نصرت بھی دیکھئے کیسے آتی ہے کہ مخلص مسلمان جو میدانِ جنگ میں جمے رہے تھے بجائے کسی خوف وہراس کے، ان کے اطمینان قلب کا یہ عالم ہے کہ ان پر غنودگی طاری ہو گئی ہے۔ بعض صحابہ کے ہاتھوں سے تلوار چھوٹ جارہی ہے۔ مومنین کے قلب پر اطمینان کی یہ کیفیت اللہ کی نصرت کے سوا کچھ اور نہ تھی۔ دوسری طرف ایک گروہ وہ بھی تھا جس کو بس اپنا ہی مفاد عزیز تھا۔ وہ اللہ کے متعلق طرح طرح کی بدگمانیوں میں مبتلا تھے۔ سمجھتے تھے کہ شکست کے بعد کامیابی میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ حالانکہ ان کا کیا حصہ ہوتا۔ سب کچھ کرنے والے اللہ تعالےٰ ہیں۔ شہید ہونے والوں کے بارے میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ لشکر کی قیادت میں اگر ہمیں حصے دار بنایا ہوتا تو لوگ اس طرح مارے نہ جاتے حالانکہ موت و حیات اللہ کے اختیار میں ہے یہ حالات تو صرف آزمائش کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ دلوں کے کھوٹ کو باہر نکال دینا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ إِنَّمَا

إِنَّ	الَّذِينَ	تَوَلَّوْا	مِنكُمْ	يَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ	إِنَّمَا
بیشک	جو لوگ	پیٹھ پھیرینگے	تم میں سے	دن	آمنے سامنے ہوئیں	دو جماعتیں	درحقیقت

بیشک جو لوگ تم میں سے پیٹھ پھیر گئے، جس دن دو جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں۔ درحقیقت

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ

اسْتَزَلَّهُمُ	الشَّيْطٰنُ	بِبَعْضِ	مَا كَسَبُوا	وَلَقَدْ	عَفَا	اللّٰهُ
ان کو پھسلا یا	شیطان	بعض کی وجہ سے	جو انھوں نے کمایا (اعمال)	اور البتہ	معاف کردیا	اللہ

انہیں شیطان نے پھسلا یا ان کے بعض اعمال کی وجہ سے، اور البتہ اللہ نے انہیں معاف کردیا

ع ۱۶

عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾

عَنْهُمْ	إِنَّ	اللّٰهَ	غَفُورٌ	حَلِيمٌ
ان سے	بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا

بیشک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

(۱۵۵) إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ عَنِ
الْقِتَالِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ جَمْعُ
الْمُسْلِمِينَ وَجَمْعُ الْكَافِرِينَ بِاُحُدٍ
وَهُمُ الْمُسْلِمُونَ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا
إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ أَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ
بِوَسْوَسَتِهِ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا مِنَ
الذُّنُوبِ وَهُوَ مُخَالَفَةُ أَمْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ عَفَا
اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ لِلْمُؤْمِنِينَ
حَلِيمٌ ۞ لَا يُعَجِّلُ عَلَى الْعُصَاةِ

(۱۵۵) بے شک جو لوگ تم میں سے بھاگے جب احد میں مسلمان اور کفار کا مقابلہ ہوا (سوا بارہ آدمیوں کے کہ وہ ثابت قدم رہے)۔

انکو شیطان نے ڈگایا وسوسہ ڈال کر۔ بسبب شامت گناہوں کے جو اُن سے خلاف حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرزد ہوا اور بیشک اللہ نے ان کا قصور معاف فرمایا بے شک اللہ مسلمانوں کو بخشنے والا ہے۔ نافرمانوں کے پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا۔

تشریح

(۱۵۵) **مخلصین کا معاملہ** | مخلص مسلمانوں سے بھی خطا ہوئی۔ شیطان نے اُن کے قدم ڈگمگا دئے مگر اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ جو کچھ ہوا وہ جان بوجھ کر نہیں ہوا۔ جو تیز انداز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درّے پر مقرر کئے تھے ان سے اجتہادی خطا سرزد ہوئی مگر ان کے دل میں کوئی کھوٹ نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس تقصیر کو معاف کردیا، اللہ تعالےٰ بخشنے والے اور بڑے بردبار ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَقَالُوْا
اے	ایمان والو	نہ ہو جاؤ	ان کی طرح	جو کافر ہوئے	اور وہ کہتے ہیں

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہوئے اور وہ کہتے ہیں

لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا

لِاِخْوَانِهِمْ	اِذَا	ضَرَبُوْا + فِى + الْاَرْضِ	اَوْ	كَانُوْا غُزًّى	لَّوْ كَانُوْا
اپنے بھائیوں کو	جب	وہ سفر کریں	یا	جہاد میں ہوں	اگر وہ ہوتے

اپنے بھائیوں کو جب وہ سفر کریں یا جہاد میں ہوں، اگر وہ ہوتے

عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِىْ

عِنْدَنَا	مَا	مَاتُوْا	وَمَا قُتِلُوْا	لِيَجْعَلَ	اللّٰهُ	ذٰلِكَ	حَسْرَةً	فِىْ
ہمارے پاس	نہ	وہ مرتے	اور نہ مارے جاتے	تاکہ بنا دے	اللہ	یہ۔اس	حسرت	میں

ہمارے پاس تو وہ نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ تاکہ اللہ اس کو حسرت بنا دے

قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

قُلُوْبِهِمْ	وَاللّٰهُ	يُحْيٖ	وَيُمِيْتُ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
ان کے دل	اور اللہ	زندہ کرتا ہے	اور مارتا ہے	اور اللہ	جو کچھ	تم کرتے ہو

ان کے دلوں میں، اور اللہ ہی زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے، اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ

بَصِيْرٌ (۱۵۶) وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

بَصِيْرٌ	وَلَئِنْ	قُتِلْتُمْ	فِىْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَوْ	مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ
دیکھنے والا	اور البتہ اگر	تم مارے جاؤ	میں	اللہ کی راہ	یا	تم مر جاؤ	یقیناً بخشش

دیکھنے والا ہے۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا تم مر جاؤ تو یقیناً بخشش

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (۱۵۷)

مِّنَ	اللّٰهِ	وَرَحْمَةٌ	خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ
سے	اللہ	اور رحمت	بہتر	اس سے جو	وہ جمع کرتے ہیں

اور رحمت ہے اللہ کی طرف سے (یہ) اس سے بہتر ہے جو وہ (دولت) جمع کرتے ہیں۔

(١٥٦) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَيِ الْمُنَافِقِيْنَ
وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اَيْ فِيْ
شَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا سَافِرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَمَاتُوْا اَوْكَانُوْا
غُزًّى جَمْعُ غَازٍ فَقُتِلُوْا لَوْكَانُوْا
عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا اَيْ
لَاتَقُوْلُوْا كَقَوْلِهِمْ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ
ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِيْ عَاقِبَةِ اَمْرِهِمْ
حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ فَلَا يَمْنَعُ عَنِ الْمَوْتِ
قُعُوْدٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بِالتَّاءِ
وَالْيَاءِ بَصِيْرٌ ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ
(١٥٧) وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَيِ الْجِهَادِ اَوْ مُتُّمْ بِضَمِّ
الْمِيْمِ وَكَسْرِهَا مِنْ مَاتَ يَمُوْتُ
وَيَمَاتُ اَيْ اَتَاكُمُ الْمَوْتُ فِيْهِ
لَمَغْفِرَةٌ كَائِنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
لِذُنُوْبِكُمْ وَرَحْمَةٌ مِّنْهُ لَكُمْ
عَلٰى ذٰلِكَ وَاللَّامُ وَمَدْخُوْلُهَا
جَوَابُ الْقَسَمِ وَهُوَ فِيْ مَوْضَعِ
الْفِعْلِ مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ خَيْرٌ مِّمَّا
يَجْمَعُوْنَ ○ مِنَ الدُّنْيَا بِالتَّاءِ
وَالْيَاءِ۔

(١٥٦) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ
اے ایمان والو تم منافقین کی مثل نہ ہو جاؤ جیسا انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کی شان میں کہا تھا تم ایسا نہ کہو جب وہ سفر میں جاکر مر گئے یا جہاد میں شہید ہوئے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ شہید ہوتے۔

یہ قول ان کا اللہ نے انجام کار انکے لئے باعث حسرت کیا اور ان نے دلوں میں یہ افسوس رہا کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے بیٹھ رہنا موت سے نہیں بچاتا اور جو کچھ تم کرتے یا وہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھتا ہے، سب کا عوض دے گا۔

(١٥٧) اور البتہ اگر تم جہاد میں مارے جاؤ یا اپنی موت مرو تو اس پر جو اللہ کی رحمت اور بخشش ہونے والی ہے وہ بہتر ہے اس سے جو وہ مالِ دنیا جمع کرتے ہیں۔ یا جو تم اکٹھا کرتے ہو۔

❖ ❖ ❖

تشریح

(١٥٦) موت کے بارے میں قضاء و قدر کا فیصلہ اٹل ہے | یہ حقیقت ہے کہ موت و حیات کا مالک اللہ ہے۔ موت کا جو وقت لکھا ہوتا ہے وہ آکر رہتا ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہے اور وہ تقدیر کے بجائے اپنی تدبیر کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اگر وہ حادثے سے کبھی دوچار ہو جائیں یا ان کے کسی شخص کو موت کا سامنا کرنا پڑے تو سمجھتے ہیں کہ اگر یہ باہر نہ نکلتے تو یوں مارے نہ جاتے۔ اس طرح ان کی حسرت اور بڑھ جاتی ہے حالانکہ مارنے جلانے والا اللہ ہے اور وہ تمہاری تمام حرکات کو دیکھ رہا ہے۔

(١٥٧) شہادت کا اجر | اگر اللہ کے راستے میں موت آجائے یا شہادت نصیب ہو جائے تو اللہ کی بخشش اور رحمت انسان کی جمع کی ہوئی تمام راحتوں سے کہیں بہتر ہے۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ

وَلَئِنْ	مُّتُّمْ	اَوْ	قُتِلْتُمْ	لَاِلَى اللّٰهِ	تُحْشَرُوْنَ	فَبِمَا	رَحْمَةٍ
اور اگر	تم مرگئے	یا	تم مارے گئے	یقیناً اللہ کی طرف	تم اکٹھے کیے جاؤ گے	پس۔ سے	رحمت

اور اگر تم مرگئے یا مار دیے گئے تو یقیناً اللہ کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔ پس اللہ کی رحمت (ہی) سے ہے

مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ

مِّنَ	اللّٰهِ	لِنْتَ	لَهُمْ	وَلَوْ	كُنْتَ	فَظًّا	غَلِيْظَ	الْقَلْبِ	لَانْفَضُّوْا	مِنْ
سے	اللہ	نرم دل	انکے لئے	اور اگر	آپ ہوتے	تندخو	سخت	دل	تو وہ منتشر ہوجاتے	سے

کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں۔ اور اگر تندخو سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے

حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ

حَوْلِكَ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَاسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	وَشَاوِرْهُمْ	فِى	الْاَمْرِ
آپ کے پاس	پس آپ معاف کردیں	اُن سے	اور بخشش مانگیں	ان کے لئے	اور مشورہ کریں اُن سے	میں	کام

پس آپ معاف کردیں انہیں اور اُن کے لئے بخشش مانگیں اور کام میں اُن سے مشورہ کرلیا کریں

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

فَاِذَا	عَزَمْتَ	فَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَوَكِّلِيْنَ
پھر جب	آپ ارادہ کرلیں	تو بھروسہ کریں	اللہ پر	بیشک	اللہ	دوست رکھتا ہے	بھروسہ کرنے والے

پھر جب آپ (پختہ) ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں، بیشک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ

اِنْ	يَّنْصُرْكُمُ	اللّٰهُ	فَلَا غَالِبَ	لَكُمْ	وَاِنْ	يَّخْذُلْكُمْ	فَمَنْ
اگر	وہ مدد کرے تمہاری	اللہ	تو نہیں غالب آنیوالا	تم پر	اور اگر	وہ تمہیں چھوڑ دے	تو کون ؟

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے

ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

ذَا	الَّذِىْ	يَنْصُرُكُمْ	مِّنْ بَعْدِهٖ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ
وہ	جو کہ	وہ تمہاری مدد کرے	اسکے بعد	اور	اللہ پر	چاہیئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے۔

جو تمہاری مدد کرے؟ اس کے بعد اور چاہیئے کہ ایمان والے اللہ پر بھروسہ کریں۔

﴿۱۵۸﴾ وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ مُّتُّمْ بِالْوَجْهَيْنِ اَوْ قُتِلْتُمْ فِى الْجِهَادِ اَوْ غَيْرِهٖ لَاِلَى اللّٰهِ لَا اِلٰى غَيْرِهٖ تُحْشَرُوْنَ ○ فِى الْاٰخِرَةِ فَيُجَازِيْكُمْ۔

﴿۱۵۸﴾ اور بیشک اگر تم مرو یا جہاد میں مقتول ہو ہر حال میں تم کو اللہ کی طرف جانا ہے وہاں اپنے کئے کا بدلہ پاؤ گے۔

﴿۱۵۹﴾ فَبِمَا مَا زَائِدَةٌ رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

﴿۱۵۹﴾ پس یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تمہارے اخلاق

لِنْتَ يَامُحَمَّدُ لَهُمْ اَىْ سَهَّلْتَ
اَخْلَاقَكَ اِذْ خَالَفُوْكَ وَلَوْ كُنْتَ
فَظًّا سَیِّئُ الْخُلُقِ غَلِیْظَ الْقَلْبِ جَافِیًا
فَاَغْلَظْتَ لَهُمْ لَا انْفَضُّوْا تَفَرَّقُوْا
مِنْ حَوْلِكَ ؕ فَاعْفُ تَجَاوَزْ عَنْهُمْ
مَا اَتَوْهُ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ
حَتّٰى اَغْفِرَ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ
اِسْتَخْرِجْ اٰرَاءَهُمْ فِى الْاَمْرِ
اَىْ شَانِكَ مِنَ الْحَرْبِ وَغَيْرِهٖ
تَطْيِيْبًا لِقُلُوْبِهِمْ وَلِيَسْتَنَّ
بِكَ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيْرًا لِّمُشَاوَرَةٍ لَّهُمْ فَاِذَا عَزَمْتَ
عَلٰى اِمْضَاءِ مَا تُرِيْدُ بَعْدَ
الْمُشَاوَرَةِ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ ثِقْ
بِهٖ لَا بِالْمُشَاوَرَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ عَلَيْهِ
(۱۶۰) اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ يُعِنْكُمْ عَلٰى عَدُوِّكُمْ كَيَوْمِ
الْبَدْرِ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ يَتْرُكْ
نَصْرَكُمْ كَيَوْمِ اُحُدٍ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِهٖ اَىْ بَعْدَ خُذْلَانِهٖ اَىْ لَا نَاصِرَ لَكُمْ ؕ وَعَلَى
اللّٰهِ لَا غَيْرِهٖ فَلْيَتَوَكَّلْ لِيَثِقِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

اے محمد م نرم ہوئے اور باوجود مخالفت دشمنوں کافروں کے نرمی ہی کرتے ہو۔ اور اگر تم بدخلق سخت دل ہوتے تو تمہارے پاس سے سب لوگ متفرق ہو جاتے۔
پس معاف کرد جو اُن سے سرزد ہوا اور ان کے لیے بخشش کی دعا کرو تا کہ میں اُن کے گناہ بخشوں۔ اور لڑائی وغیرہ دیگر امور میں اُن سے مشورہ لیا کرو۔ جو کچھ ان کی رائے ہو اس کو پوچھا کرو کہ یہ امر ان کی تسلی اور اطمینان و فرحت کا باعث ہے اور آئندہ تمہاری امت کے لوگ تم سے اس کو سیکھیں گے۔ (آپ کی عادت اکثر مشورہ لینے کی تھی۔) پھر جب مشورہ کے بعد کسی کام کو کرنے کا ارادہ پختہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو مشورہ پر بھروسہ نہ کرو۔
بے شک اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔
(۱۶۰) اگر اللہ تم کو دشمنوں پر غلبہ دے اور تمہاری اعانت فرماوے جیسے جنگ بدر میں کی تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور جو اللہ تمہاری امداد نہ فرمادے، جیسے اُحد میں تو پھر تمہارا کون مددگار ہو سکتا ہے اگر وہ مدد نہ کرے اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں نہ اس کے غیر پر۔

تشریح

(۱۵۸) جانا سب کو اللہ کے پاس ہے | اب چاہے اللہ کے راستے میں شہید کئے جاؤ یا ایسے ہی موت آجائے تو بہرحال سب کو سمٹ کر جانا تو اللہ ہی کے پاس ہے

چوں آہنگِ رفتن کند جانِ پاک ؛ چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

جب جان نکلنے لگے تو میدانِ جنگ کی شہادت ہو یا گھر میں بستر پر پڑے پڑے مرنا دونوں برابر ہیں کہ موت تو بہرحال آئیگی چاہے یوں چاہے ووں۔ اسواسطے مومن کبھی موت سے نہیں گھبراتا۔

(۱۵۹) نبی کی نرم خوئی | یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اُس نے اے نبی آپ کو نرم مزاج بنایا ہے اگر آپ تُند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب لوگ جو آپ کے اردگرد جمع ہیں چھٹ جاتے۔ اس لئے اے پیغمبر ان کی خطاؤں کو معاف فرمائیں انکے لئے اللہ سے بخشش طلب کریں۔ معاملات میں ان سے مشورہ کرتے رہا کریں اور جب مشورے کے بعد ایک رائے قائم ہو جائے تو بس اللہ پر بھروسہ کریں اور جو کرنا ہے کر ڈالیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو بہت پسند کرتے ہیں جو اپنے معاملات میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۱۶۰) سب کچھ اللہ کے قبضے میں ہے | حقیقت یہ ہے کہ انسان کے تمام معاملات اللہ کے قبضے میں ہیں۔ اگر اللہ مددگار ہے تو کس کی طاقت ہے کہ نیچا دکھا سکے اور اگر اللہ چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کی مدد کر سکے بس اہل ایمان کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ

وَمَا	كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّغُلَّ	وَمَنْ	يَّغْلُلْ	يَاْتِ
اور نہیں	تھا۔ ہے	نبی کے لئے	کہ	چھپائے	اور جو	چھپائے گا	لائے گا

اور نبی کے لئے (شایان شان) نہیں کہ وہ چھپائے، اور جو چھپائے گا وہ اپنی چھپائی ہوئی چیز

بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

بِمَا غَلَّ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى	كُلُّ	نَفْسٍ
جو اس نے چھپایا	دن	قیامت	پھر	پورا پائے گا	ہر	شخص

قیامت کے دن لائے گا، پھر پورا پورا پائے گا ہر شخص

مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

مَا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ
جو	اس نے کمایا	اور وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے

جو اس نے کمایا (یا عمل کیا) اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

(۱۶۱) وَنَزَلَ لَمَّا فُقِدَتْ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ يَوْمَ بَدْرٍ
فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا وَمَا كَانَ يَنْبَغِيْ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ يَخُوْنَ فِي الْغَنِيْمَةِ فَلَا
تَظُنُّوْا بِهٖ ذٰلِكَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْبِنَا
لِلْمَفْعُوْلِ اَيْ يُنْسَبُ اِلَى الْغُلُوْلِ
وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَامِلًا
لَهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ الْغَالِ
وَغَيْرِهٖ جَزَاءَ مَا كَسَبَتْ عَمِلَتْ وَ
هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ شَيْئًا۔

(۱۶۱) جنگ بدر میں ایک چادر سرخ گم ہوگئی تھی تو بعض لوگوں نے گمان کیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لی ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ الخ اور پیغمبر کو سزاوار نہیں کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے، ان پر ایسا گمان نہ کرنا چاہیئے۔

اور جو کوئی خیانت کرتا ہے قیامت کو وہ اس کی گردن پر سوار ہو کر آوے گا۔ پھر ہر ایک آدمی خائن اور غیر خائن اپنے کئے کا بدلہ پاوے گا۔ اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

تشریح

(۱۶۱) نبیؐ کبھی خیانت نہیں کرسکتے | جن لوگوں کو اللہ کے رسولؐ نے غزوۂ احد میں درّے کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔ جب جنگ کے بعد نبیؐ نے ان کو بلا کر پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تو اُن لوگوں نے مختلف قسم کے حیلے بہانے بنانے کی کوشش کی اس پر نبیؐ نے فرمایا کہ اصل میں تمہارے دل میں یہ بات تھی کہ ہمیں تقسیم میں پورا حصہ نہیں ملے گا۔ حالانکہ نبی کبھی کسی کا حق ختم نہیں کرسکتا۔ اسکی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ نبی خیانت کر جائے یہ کیسے ہوسکتا ہے اور جو خیانت کریگا تو بغیر کسی زیادتی کے اللہ کے یہاں اسکو پورا پورا بدلہ مل جائیگا۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ

أَفَمَنِ	اتَّبَعَ	رِضْوَانَ	اللّٰهِ	كَمَنْ	بَاۗءَ	بِسَخَطٍ	مِّنَ اللّٰهِ
تو کیا جس	پیروی کی	رضا (خوشنودی)	اللہ	مانند۔ جو	لوٹا	غصہ کے ساتھ	اللہ سے

توکیا جس نے پیروی کی رضائے الٰہی (اللہ کی خوشنودی) کی اسکے مانند ہے جو اللہ کے غصہ کے ساتھ لوٹا؟

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۶۲ ھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

وَمَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ	ھُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ
اور اس کا ٹھکانا	جہنم	اور برا	ٹھکانا	وہ۔ ان	درجے	پاس

اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور (بہت) برا ٹھکانہ ہے۔ ان کے مختلف درجے ہیں اللہ

اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۶۳ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَي

اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	لَقَدْ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَي
اللہ	اور اللہ	دیکھنے والا	جو	وہ کرتے ہیں	البتہ بیشک	احسان کیا	اللہ	پر

کے پاس، اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ دیکھنے والا ہے۔ بیشک اللہ نے ایمان والوں (مومنوں) پر احسان

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا

الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	بَعَثَ	فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	يَتْلُوْا
ایمان والے (مومن)	جب	بھیجا	ان میں	ایک رسول	سے	انکی جانیں (انکے درمیاں)	وہ پڑھتا ہے

کیا جب ان میں ایک رسول بھیجا اُن میں سے۔ وہ ان پر اسکی آیتیں

عَلَيْھِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُھُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

عَلَيْھِمْ	اٰيٰتِهٖ	وَيُزَكِّيْهِمْ	وَيُعَلِّمُھُمُ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ
ان پر	اسکی آیتیں	اور انہیں پاک کرتا ہے	اور انہیں سکھاتا ہے	کتاب	اور حکمت

پڑھتا ہے، اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۶۴

وَاِنْ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ	لَفِيْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ
اور بیشک	وہ تھے	اس سے قبل	البتہ میں	گمراہی	کھلی

اور بیشک وہ اس سے قبل البتہ کھلی گمراہی میں تھے

(١٦٢) اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ فَاَطَاعَ وَلَمْ
يَغُلَّ كَمَنْۢ بَآءَ رَجَعَ بِسَخَطٍ مِّنَ
اللّٰهِ بِمَعْصِيَتِهٖ وَغُلُوْلِهٖ وَمَاْوٰىهُ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ الْمَرْجِعُ
هِيَ لَا

(١٦٢) پھر کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا حاصل کرے اور خیانت نہ کرے اور حکم الٰہی بجالاوے اس کی برابر ہو سکتا ہے جو اللہ کے حکم کی نافرمانی اور خیانت کرکے مستحق عذاب الٰہی کا ہو ہرگز نہیں نافرمان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

(١٦٣) هُمْ دَرَجٰتٌ اَىْ اَصْحٰبُ دَرَجٰتٍ عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ اَىْ مُخْتَلِفُوا الْمَنَازِلِ فَلِمَنِ
اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ الثَّوَابُ وَلِمَنْ بَاءَ
بِسَخَطِهِ الْعِقَابُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ○ فَيُجَازِيْهِمْ بِهٖ

(١٦٣) اللہ کے نزدیک ان کے مختلف درجے ہیں۔ فرماں بردار رضائے الٰہی کے تابع کو ثواب اور نافرمان مستحق غضب الٰہی کے لئے عذاب ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھتا ہے۔ اس کا عوض ان کو دے گا۔

(١٦٤) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اَىْ عَرَبِيًّا مِّثْلَهُمْ لِيَفْهَمُوْا عَنْهُ وَ
يُشَرَّفُوْا بِهٖ لَا مَلَكًا وَّلَا عَجَمِيًّا يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ الْقُرْاٰنِ وَيُزَكِّيْهِمْ
يُطَهِّرُهُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ وَالْحِكْمَةَ السُّنَّةَ
وَاِنْ مُخَفَّفَةٌ اَىْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ اَىْ قَبْلَ بَعْثِهٖ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ بَيِّنٍ

(١٦٤) بیشک اللہ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں انہی جیسا عرب کا پیغمبر بھیجا کہ اس کی زبان سمجھیں اور شرف حاصل کریں۔ فرشتہ یا آدمی عجم کا نہیں بھیجا۔ وہ پیغمبر ان کو قرآن سناتا ہے اور گناہوں سے پاک کرتا ہے۔
اور احکام قرآن اور مسائل حدیث سکھلاتا ہے اور بے شک وہ لوگ اس پیغمبر کے آنے سے پہلے ظاہر بے راہی پر تھے۔

تشریح

(١٦٢) خائن اور امین برابر نہیں ہوسکتے | جو شخص ہمیشہ اللہ کی رضا پر چلتا ہے بھلا وہ اس شخص جیسے کام کیسے کرسکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گھرا ہوا ہو۔ ایسے شخص کا تو بدترین ٹھکانہ جہنم ہے۔

(١٦٣) نیک و بد میں بڑا فرق ہے | نیک اور بد میں اللہ کے نزدیک بڑا فرق ہے۔ اللہ سب کے اعمال پر نظر رکھتے ہیں۔

(١٦٤) اللہ کے احسان کی قدر کرنی چاہیئے | مومنین کو تو اللہ کے اس احسان کی قدر کرنی چاہیئے کہ اس نے اُن ہی میں سے ایک رسول مقرر کیا جو اُنہیں اللہ کی آیتیں سُناتا ہے اُن کی زندگیاں سنوارتا ہے اور ان کو حکمت اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ رسول کے آنے سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہیوں میں مبتلا تھے۔

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ

اَوَ	لَمَّآ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَدْ	اَصَبْتُمْ	مِّثْلَيْهَا
کیا	جب	تمہیں پہنچی	کوئی مصیبت	البتہ	تم نے پہنچائی	اس سے دوچند

کیا جب تمہیں پہونچی کوئی مصیبت، البتہ تم اُس سے دوچند پہنچا چکے تھے۔

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ

قُلْتُمْ	اَنّٰى هٰذَا	قُلْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ	اَنْفُسِكُمْ
تم کہتے ہو	کہاں سے یہ؟	آپ کہدیں	وہ	سے	پاس	تمہاری جانیں (اپنے پاس)

تم کہتے ہو یہ کہاں سے آئی؟ تم کہدو وہ تمہارے اپنے (ہی) پاس سے،

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ
بیشک	اللہ	پر	ہر	شے	قادر

بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿۱۶۵﴾ اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ بِاُحُدٍ
بِقَتْلِ سَبْعِيْنَ مِنْكُمْ قَدْ اَصَبْتُمْ
مِّثْلَيْهَا بِبَدْرٍ بِقَتْلِ سَبْعِيْنَ وَاَسْرِ
سَبْعِيْنَ مِنْهُمْ قُلْتُمْ مُّتَعَجِّبِيْنَ
اَنّٰى مِنْ اَيْنَ لَنَا هٰذَا الْخُذْلَانُ وَ
نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
فِيْنَا وَالْجُمْلَةُ الْاَخِيْرَةُ فِيْ مَحَلِّ الْاِسْتِفْهَامِ
الْاِنْكَارِيِّ قُلْ لَهُمْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ لِاَنَّكُمْ
تَرَكْتُمُ الْمَرْكَزَ فَخُذِلْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ وَمِنْهُ النَّصْرُ وَمَنْعُهُ وَقَدْ جَازَاكُمْ بِخِلَافِكُمْ

﴿۱۶۵﴾ کیا جب تم کو اے مسلمانو اُحد میں مصیبت پہونچی کہ تم میں سے ستر آدمی مقتول ہوئے حالانکہ بدر میں تم نے ان میں سے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قید کرلیا۔ یہ کہنے لگے کہ یہ مغلوبی اور تکلیف ہم کو کیوں ہوئی، ہم تو مسلمان ہیں اور ہم میں پیغمبر خدا ہیں۔

٭ ٭ ٭

ان سے کہدو کہ یہ تمہارے کئے کی سزا ہے کہ تم نے خلاف حکم پیغمبر کے اپنی جگہ چھوڑی بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ فتح دینا اور مغلوب کرنا اسکے اختیار میں ہے۔ تمکو تمہارے خلاف کرنیکی سزا دی۔

تشریح

﴿۱۶۵﴾ مصائب پر شکوہ مت کرو! اُحد میں ابتدائی طور پر جو مسلمانوں کو شکست ہوئی تو بعض لوگ اس سے بددل ہو اٹھے اور شکوہ کرنے لگے کہ ہمارے درمیان رسول کے ہوتے ہوئے یہ مصیبت کہاں سے آگئی۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ جتنی چوٹ مخالفوں سے تم کو پہنچی ہے اس سے زیادہ تم ان کو بدر میں نقصان پہنچا چکے ہو۔ دوسری بات یہ کہ یہ تمہاری شکست بھی تمہاری اپنی کمزوریوں اور بے صبری کا نتیجہ ہے۔ اللہ فتح کی بھی قدرت رکھتے ہیں اور شکست کی بھی اس لئے پریشانی کے شکوے کے بجائے تمہیں اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرنی چاہیئے اور اللہ کیساتھ تعلق کو استوار کرنا چاہیئے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ

وَمَآ	اَصَابَكُمْ	يَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ	فَبِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَلِيَعْلَمَ
اور جو	تمہیں پہنچا	دن	مڈبھیڑ ہوئی	دو جماعتیں	تو حکم سے	اللہ	اور تاکہ وہ معلوم کرلے

اور تمہیں جو (تکلیف) پہنچی جس دن دو جماعتوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو اللہ کے حکم سے (پہنچی) تاکہ وہ معلوم کرلے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ

الْمُؤْمِنِيْنَ	وَلِيَعْلَمَ	الَّذِيْنَ	نَافَقُوْا	وَقِيْلَ	لَهُمْ
ایمان والے	اور تاکہ جان لے	وہ جو کہ	منافق ہوئے	اور کہا گیا	انہیں

ایمان والوں کو اور تاکہ جان لے ان لوگوں کو جو منافق ہوئے اور انہیں کہا گیا

تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ

تَعَالَوْا	قَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	اَوِ	ادْفَعُوْا	قَالُوْا	لَوْ نَعْلَمُ
آؤ	لڑو	میں	راہ	اللہ	یا	دفاع کرو	وہ بولے	اگر ہم جانتے

آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دفاع کرو، تو وہ بولے اگر ہم جنگ جانتے

قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ

قِتَالًا	لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ	هُمْ	لِلْكُفْرِ	يَوْمَىِٕذٍ	اَقْرَبُ	مِنْهُمْ
جنگ	ضرور تمہارا ساتھ دیتے	وہ	کفر کیلئے (کفر سے)	اس دن	زیادہ قریب	ان سے

تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے، وہ اس دن کفر سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت

لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ

لِلْاِيْمَانِ	يَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَا	لَيْسَ	فِيْ
بہ نسبت ایمان	وہ کہتے ہیں	اپنے منہ سے	جو	نہیں	میں

ایمان کے، وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

قُلُوْبِهِمْ	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَكْتُمُوْنَ
ان کے دل (جمع)	اور اللہ	خوب جاننے والا	جو	وہ چھپاتے ہیں۔

نہیں۔ اور اللہ خوب جاننے والا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔

(١٦٦) وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
بِاُحُدٍ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ بِاِرَادَتِهٖ
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ عِلْمَ ظُهُوْرٍ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
حَقًّا

(١٦٧) وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَالَّذِيْنَ
قِيْلَ لَهُمْ لَمَّا انْصَرَفُوْا عَنِ
الْقِتَالِ وَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ
وَاَصْحَابُهٗ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَعْدَاءَهٗ اَوِ
ادْفَعُوْا عَنَّا الْقَوْمَ بِتَكْثِيْرِ
سَوَادِكُمْ اِنْ لَّمْ تُقَاتِلُوْا قَالُوْا
لَوْ نَعْلَمُ نُحْسِنُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ
قَالَ تَعَالٰى تَكْذِيْبًا لَهُمْ هُمْ
لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ
لِلْاِيْمَانِ بِمَا ظَهَرُوْا مِنْ
خُذْلَانِهِمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَكَانُوْا
قَبْلُ اَقْرَبُ اِلَى الْاِيْمَانِ مِنْ
حَيْثُ الظَّاهِرِ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَلَوْ
عَلِمُوْا قِتَالًا لَّمْ يَتَّبِعُوْكُمْ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝
مِنَ النِّفَاقِ۔

(١٦٦) اور وہ جو تم کو پیش آیا جس دن مسلمان اور کافر ملے یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا اور اس لئے کہ اللہ مناففوں کو ظاہر کر دے۔

(١٦٧) اور ان کو جن کو یہ کہا گیا تھا جب وہ لڑائی سے الگ ہوئے کہ آؤ اللہ کے راستہ میں اس کے دشمنوں سے لڑو تو یا اگر نہ لڑو تو ہمارا مجمع بڑھانے کو ہی آ کھڑے ہو کہ دشمن ہمارا زیادہ مجمع دیکھ کر بھاگ جاویں تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ۔

* * *

اگر ہم جانتے اور دیکھتے کہ لڑائی کا موقعہ ہے اور فی الواقع لڑائی ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا کرنے کو فرمایا وہ لوگ اس وقت کفر کے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت ایمان کے کہ ظاہر میں مسلمانوں کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔ اور اس سے پہلے باعتبار ظاہری اقرار کے اسلام سے زیادہ قریب تھے اگرچہ دل سے پہلے بھی ایمان نہ لائے تھے مگر ظاہر میں تو دعویٰ کرتے تھے اب تو ان کا حال بالکل کھل گیا اور جو دل میں تھا ظاہر ہو گیا وہ اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں درحقیقت اگر وہ لڑائی کا ہونا بھی جان لیتے تو بھی ساتھ نہ دیتے اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ دل میں نفاق پوشیدہ رکھتے ہیں۔

تشریح

(١٦٦) تمہارے نقصان میں بھی اللہ کی حکمت تھی | اور یہ نقصان جو دو فوجوں کے مقابلے کے وقت اٹھانا پڑا ہے اس میں بھی اللہ کی حکمت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ صحیح معنیٰ میں مومن کون ہے اور منافق کون؟

(١٦٧) منافقت سامنے آ ہی گئی | عبد اللہ بن ابیّ جب اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر راستے سے واپس ہونے لگا تو بعض لوگوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے ٹالنے کے لئے کہا کہ آج جنگ نہیں ہو گی ورنہ ہم تمہارے ساتھ ضرور چلتے۔ اس وقت وہ ایمان کے مقابلے کفر کے زیادہ قریب تھے۔ ان کے دلوں میں کچھ ہوتا ہے اور زبان پر کچھ اور۔ مگر جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِہِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا

اَلَّذِیْنَ	قَالُوْا	لِاِخْوَانِہِمْ	وَقَعَدُوْا	لَوْ	اَطَاعُوْنَا	مَا قُتِلُوْا
وہ لوگ جو	انہوں نے کہا	اپنے بھائیوں کے بارے میں	اور وہ بیٹھے رہے	اگر	وہ ہماری مانتے	وہ نہ مارے جاتے

وہ لوگ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا اور خود بیٹھے رہے اگر وہ ہماری بات مانتے تو وہ نہ مارے جاتے

قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۶۸﴾

قُلْ	فَادْرَءُوْا	عَنْ	اَنْفُسِکُمُ	الْمَوْتَ	اِنْ	کُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ
کہدیجئے	تم ہٹادو	سے	اپنی جانیں	موت	اگر	تم ہو	سچے

کہدیجئے! تم اپنی جانوں سے موت کو ہٹادو اگر تم سچے ہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ

وَلَا	تَحْسَبَنَّ	الَّذِیْنَ	قُتِلُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰہِ	اَمْوَاتًا	بَلْ	اَحْیَآءٌ	عِنْدَ
اور نہ	ہرگز خیال کرو	جو لوگ	مارے گئے	میں	راستہ	اللہ	مردہ (جمع)	بلکہ	زندہ (جمع)	پاس

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُنہیں ہرگز خیال نہ کرو مُردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے

رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ۙ وَ

رَبِّہِمْ	یُرْزَقُوْنَ	فَرِحِیْنَ	بِمَآ	اٰتٰہُمُ	اللّٰہُ	مِنْ فَضْلِہٖ
اپنا رب	وہ رزق دیئے جاتے ہیں	خوش	سے جو	انہیں دیا	اللہ	اپنے فضل سے

رب کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں۔ خوش ہیں اس سے جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا۔

یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِہِمْ مِّنْ خَلْفِہِمْ ۙ اَلَّا

یَسْتَبْشِرُوْنَ	بِالَّذِیْنَ	لَمْ یَلْحَقُوْا	بِہِمْ	مِنْ	خَلْفِہِمْ	اَلَّا
اور خوش وقت ہیں	ان کی طرف سے جو	نہیں ملے	ان سے	سے	انکے پیچھے	یہ کہ نہیں

اور وہ ان لوگوں کی طرف سے خوش وقت ہیں جو نہیں ملے ان سے ان کے پیچھے۔ ان پر

خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

خَوْفٌ	عَلَیْہِمْ	وَلَا ہُمْ	یَحْزَنُوْنَ
کوئی خوف	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہونگے۔

نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۱۶۸) یہ منافق ایسے ہیں کہ خود جہاد سے بیٹھ رہے اور جو مسلمان بھائی کافروں سے لڑے اور شہید ہوئے ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے تو مارے نہ جاتے۔ ان سے کہدو اگر تم اس

(۱۶۹) اَلَّذِیْنَ بدلٌ من الَّذِیْنَ قبلَہٗ
اَوْ نعتٌ قَالُوْا لِاِخْوَانِہِمْ فِی الدِّیْنِ
وَقَدْ قَعَدُوْا عَنِ الْجِہَادِ لَوْ
اَطَاعُوْنَا اَیْ شُہَدَاءُ اُحُدٍ اَوْ

إِخْوَانُنَا فِي الْقُعُوْدِ مَا قُتِلُوْا قُلْ لَهُمْ فَادْرَءُوْا إِدْفَعُوْا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فِيْ أَنَّ الْقُعُوْدَ يُنْجِيْ مِنْهُ

بات میں سچے ہو کہ لڑائی میں نہ شریک ہونا مرنے سے بچاتا ہے تو اپنی موت کو روک لو اور پاس نہ آنے دو۔

(۱۶۹) وَنَزَلَ فِي الشُّهَدَاءِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَيْ لِأَجْلِ دِيْنِهٖ أَمْوَاتًا بَلْ هُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ أَرْوَاحُهُمْ فِيْ حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ كَمَا وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ يُرْزَقُوْنَ ○ يَأْكُلُوْنَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ۔

(۱۶۹) اور جو لوگ خدا کی راہ میں اس کے دین کے اونچا کرنے کے لئے لڑکر شہید ہوئے اُن کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اُن کی روحیں سبز جانوروں کے پوٹوں میں ہیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتے پھرتے ہیں (جیسا کہ حدیث میں وارد ہے) وہ جنت کے پھل کھاتے ہیں۔

(۱۷۰) فَرِحِيْنَ حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ يُرْزَقُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ يَفْرَحُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ مِنْ إِخْوَانِهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُبْدَلُ مِنَ الَّذِيْنَ أَنْ أَيْ بِأَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ أَيِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ فِي الْآخِرَةِ الْمَعْنٰى يَفْرَحُوْنَ بِأَمْنِهِمْ وَفَرَحِهِمْ۔

(۱۷۰) اور خوش ہیں اُس سے جو کچھ اللہ نے ان کو دیا اپنے فضل سے۔
اور جو اُن کے بھائی مسلمان ابھی ان سے نہیں ملے، دنیا میں ہیں۔ ان کے مامون اور بے خوف اور شاداں ہونے سے خوش ہوتے ہیں یعنی مسلمان بھائیوں کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں۔

تشریح

(۱۶۸) موت کو ٹال سکتے ہو تو ٹال کر دکھاؤ | یہ وہی لوگ ہیں کہ خود تو بزدلی کی وجہ سے گھروں میں بیٹھے رہے اور جو لوگ جنگ میں شہید ہو گئے ان پر طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مان لیتے تو آج یوں اپنی جان نہ گنواتے۔ اے پیغمبر آپ ان کو کہیئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی موت کو ٹال کر دکھاؤ، موت تو اپنے وقت پر آکر رہیگی۔ شہادت کی اور عزت کی موت بہتر ہے یا گھر میں بزدلی کی موت؟

(۱۶۹) شہید کا رتبہ | اللہ کے راستہ میں شہادت حیاتِ جاودانی کا نام ہے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان شہید ہونے والوں کو مردہ مت کہو کیونکہ موت کا لفظ نفسیاتی طور پر بہت شکنی پیدا کرتا ہے۔ اسلئے اللہ کی طرف سے ہدایت کیگئی کہ شہید کے بارے میں حیاتِ جاودانی کا تصور رکھیں نہ کہ موت کا۔

(۱۷۰) شہادت پُر لطف زندگی کا نام ہے | شہید مرنے کے بعد ایسی پُر کیف زندگی گذارتا ہے کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اور شہادت میں شہید کو وہ لذت ملتی ہے کہ اس جیسی لذت کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ مسند احمد میں نبی ؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ شہید تمنا کرتا ہے کہ پھر دنیا میں بھیجا جائے اور پھر اللہ کے راستے میں جان دینے کا لطف اُٹھائے شہیدوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا، اسلئے جو لوگ ابھی دنیا میں زندہ ہیں انکے بارے میں مطمئن ہیں کہ ایمان کی بدولت انکے لئے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

يَسْتَبْشِرُوْنَ	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَفَضْلٍ	وَّاَنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ
وہ خوشیاں منا رہے ہیں	نعمت سے	سے	اللہ	اور فضل	اور یہ کہ	اللہ	ضائع نہیں کرتا	اجر

وہ خوشیاں منا رہے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے ، اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا ایمان

ع ۱۷ ۸

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ

الْمُؤْمِنِيْنَ	اَلَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِلّٰهِ	وَالرَّسُوْلِ	مِنْۢ بَعْدِ	مَآ
ایمان والے	جن لوگوں نے	قبول کیا	اللہ کا	اور رسول	بعد	کہ

والوں کا اجر ۔ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا (حکم) قبول کیا اس کے بعد کہ

اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ

اَصَابَهُمُ	الْقَرْحُ	لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	مِنْهُمْ	وَاتَّقَوْا	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ	اَلَّذِيْنَ	قَالَ	لَهُمُ
پہونچا انہیں	زخم	انکے لئے جو	انہوں نے نیکی کی	انمیں سے	اور پرہیزگاری کی	اجر	بڑا	وہ لوگ جو	کہا	انکے لئے

انہیں زخم پہونچا ، ان میں سے جن لوگوں نے نیکی اور پرہیزگاری کی انکے لئے بڑا اجر ہے۔ جنہیں لوگوں نے کہا

النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ

النَّاسُ	اِنَّ	النَّاسَ	قَدْ جَمَعُوْا	لَكُمْ	فَاخْشَوْهُمْ	فَزَادَهُمْ	اِيْمَانًا	وَّ
لوگ	کہ	لوگ	جمع کیا ہے	تمہارے لئے	پس ان سے ڈرو	تو زیادہ ہوا ان کا	ایمان	اور

کہ لوگوں نے تمہارے (مقابلے کے لئے سامان) جمع کرلیا ہے پس ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہوا اور

قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

قَالُوْا	حَسْبُنَا	اللّٰهُ	وَنِعْمَ	الْوَكِيْلُ
انہوں نے کہا	ہمارے لئے کافی	اللہ	اور کیسا اچھا	کارساز

انہوں نے کہا اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیسا اچھا کارساز ہے۔

---

(۱۷۱) يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ ثَوَابٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَضْلٍ زِيَادَةٍ عَلَيْهِ وَّاَنَّ بِالْفَتْحِ
عَطْفًا عَلٰى نِعْمَةٍ وَالْكَسْرِ اِسْتِيْنَافًا
اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بَلْ
يَاجُرُهُمْ۔

(۱۷۱) اللہ کے انعام اور زیادتی ثواب کو دیکھ کر اور
اس کو دیکھ کر کہ اللہ مسلمانوں کا ثواب ضائع
نہیں کرتا۔ خوش ہوتے ہیں۔

(۱۷۲) اَلَّذِيْنَ مُبْتَدَأٌ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ
وَالرَّسُوْلِ دُعَاءَهٗ بِالْخُرُوْجِ لِلْقِتَالِ
لَمَّا اَرَادَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَصْحَابُهُ
الْعَوْدَ وَتَوَاعَدُوْا مَعَ النَّبِيِّ

(۱۷۲) اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ الخ
جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا کہا مانا اور ابوسفیان
اور اس کے ساتھیوں کے مقابلہ کے لئے جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا تو انہوں اسکو قبول کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْقَ بَدْرٍ
الْعَامِ الْمُقْبِلِ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ
مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ
بِاُحُدٍ وَخَبَرُ الْمُبْتَدَاِ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ بِطَاعَتِهٖ وَاتَّقَوْا
مُخَالَفَتَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ هُوَ
الْجَنَّةُ
(۱۷۳) اَلَّذِيْنَ بَدَلٌ مِنَ الَّذِيْنَ قَبْلَهٗ
اَوْ نَعْتٌ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اَىْ نُعَيْمُ
بْنُ مَسْعُوْدِ الْاَشْجَعِىْ اِنَّ النَّاسَ
اَبَا سُفْيَانَ وَاَصْحَابَهٗ قَدْ
جَمَعُوْا لَكُمُ الْجُمُوْعَ لِيَسْتَاْصِلُوْكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ وَلَا تَاْتُوْهُمْ فَزَادَهُمْ
ذٰلِكَ الْقَوْلُ اِيْمَانًا تَصْدِيْقًا بِاللّٰهِ
وَيَقِيْنًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ كَافِيْنَا
اَمْرَهُمْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ الْمُفَوَّضُ اِلَيْهِ
الْاَمْرُ هُوَ

اور لڑنے کے لئے نکلے بعد اس کے کہ اُن کو احد میں تکالیف اور زخم پہونچے ہوئے تھے۔ (ابوسفیان اور اسکے ہمراہیوں نے جب پھر لڑنے کا ارادہ کیا اور لوٹنا چاہا اور حضور سے یہ امر قرار پایا کہ بدر کے بازار میں مقابلہ ہو۔ یہ قصہ جنگ احد سے اگلے سال ہوا تو اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ پر یہ امر ظاہر فرمایا اور انکو لڑنے کی رغبت دی صحابہ نے تسلیم کیا اور لڑنے پر مستعد ہوئے جیسا اللہ تعالےٰ نے ان آیتوں میں اسکو بیان فرمایا) جو لوگ انہیں اللہ کے مطیع اور نکوکار بنکر رہے [illegible] ان کے لئے بڑا ثواب اور رضا ہے۔

(۱۷۳) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انکو نعیم ابن مسعود اشجعی وغیرہ نے یہ کہہ کر ڈرایا کہ ابوسفیان اور اسکے ہمراہیوں نے تمہارے مقابلے کے لئے بڑا لشکر تیار کیا ہے ان سے ڈرتے رہو تو یہ سنکر ان کو کچھ ہراس نہ ہوا اور اللہ کے وعدہ پر ان کو زیادہ یقین ہوا اور قوتِ ایمانی بڑھی اور یہ کہا کہ ہم کو اللہ کا امر کافی ہے۔ اور اللہ پر اپنے کام سونپتے ہیں وہی بہتر کارساز ہے۔

÷ ÷ ÷

تشریح

(۱۷۱) شہداء اپنے بعد والوں کی حالت پر مطمئن ہوتے ہیں | شہداء کو یہ بھی اطمینان ہوتا ہے کہ جب اللہ نے ہماری خدمت کو ضائع نہیں فرمایا اور ہمیں اجرِ عظیم سے نوازا ہے تو وہ مومن جن کو ابھی شہادت کی سعادت نصیب نہیں ہوئی ہے وہ بھی اپنے ایمان کا اجر پا کر رہیں گے۔

(۱۷۲) رسول اللہ کی پکار پر لبیک کہنے والے | نبی ﷺ کو اندیشہ تھا کہ مخالفین کا لشکر اگرچہ میدان چھوڑ کر بھاگ گیا ہے مگر ایسا نہ ہو کہ دوبارہ پھر حملہ کر دے۔ آپ نے دوسرے ہی دن مسلمانوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ ہمیں دشمن کا پیچھا کرنا چاہیئے۔ زخم خوردہ جاں نثار آپ کے فرمانے پر تیار ہوگئے اور مدینہ کے آٹھ میل کے فاصلہ پر حمراء الاسد کے مقام تک آپ نے پیچھا کیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ ایسے فداکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے ہمارے پاس بڑا اجر ہے۔

(۱۷۳) اہلِ ایمان کا اللہ پر بھروسہ | ابوسفیان اپنے لشکر کے ساتھ اُحد کے میدان سے واپس تو چلے گئے اور راستہ میں انکو خیال بھی آیا کہ پھر دوبارہ حملہ کریں مگر دوبارہ مقابلہ کی جرات نہیں ہوئی۔ البتہ انہوں نے ایک چال چلی کہ عبدالقیس کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ آرہا تھا۔ ابوسفیان نے ان کو کچھ دے دلا کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ مدینہ پہونچ کر ایسی خبریں پھیلائیں جس سے مسلمانوں پر ہمارا رعب طاری ہوجائے اور وہ خوفزدہ ہوجائیں۔ عبدالقیس نے مدینہ پہونچ کر یہ بات پھیلانی شروع کی کہ مکے والے بڑا زبردست لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ ان باتوں کو سنکر مسلمان مرعوب تو کیا ہوتے اُلٹا ان کا جوشِ جہاد زیادہ ہوگیا اور ان کی ایمان کی قوت بڑھ گئی اور کہنے لگے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ یہی وہ توکل اور اللہ پر بھروسہ ہے جو ایمان والوں کی اصل طاقت ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا

فَانْقَلَبُوْا	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللهِ	وَفَضْلٍ	لَّمْ يَمْسَسْهُمْ	سُوْٓءٌ	وَّاتَّبَعُوْا
پھروہ لوٹے	نعمت کے ساتھ	سے	اللہ	اور فضل	انہیں نہیں پہونچی	کوئی برائی	اور انہوں نے پیروی کی

پھر وہ لوٹے اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور انہوں نے پیروی کی

رِضْوَانَ اللهِ ۗ وَاللهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ

رِضْوَانَ	اللهِ	وَاللهُ	ذُوْفَضْلٍ	عَظِيْمٍ	اِنَّمَا	ذٰلِكُمُ	الشَّيْطٰنُ	يُخَوِّفُ	اَوْلِيَآءَهٗ
رضا	اللہ	اور اللہ	فضل والا	بڑا	اسکے سوا نہیں	تمہیں	شیطان	ڈراتا ہے	اپنے دوست

رضائے الہی کی اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اس کے سوا نہیں کہ شیطان تمہیں ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

فَلَا	تَخَافُوْهُمْ	وَخَافُوْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ
سو نہ	ان سے ڈرو	اور ڈرو مجھ سے	اگر	تم ہو	ایمان والے

سو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

(۱۷۴) وَخَرَجُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَوْا سُوْقَ بَدْرٍ وَاَلْقَى اللهُ الرُّعْبَ فِيْ قَلْبِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَاْتُوْا وَكَانَ مَعَهُمْ تِجَارَاتٌ فَبَاعُوْا وَرَبِحُوْا قَالَ تَعَالٰى فَانْقَلَبُوْا رَجَعُوْا مِنْ بَدْرٍ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ بِسَلَامَةٍ وَ رِبْحٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مِنْ قَتْلٍ اَوْ جُرْحٍ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللهِ بِطَاعَتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ فِي الْخُرُوْجِ وَاللهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○ عَلٰى اَهْلِ طَاعَتِهٖ۔

(۱۷۴) اور یہ کہکر حضرت کے ساتھ ہو کر لڑائی کے لئے نکلے اور بدر کے بازار میں پہنچے اور اللہ نے ابوسفیان اور اس کے ہمراہیوں کے دل میں خوف غالب کردیا کہ وہ ڈرکر وہاں نہ آئے۔ اور آنحضرت ﷺ کے اصحاب کے پاس تجارت کا سامان تھا اسکو وہاں بیچ کر نفع حاصل کیا جیسا اللہ تعالٰی نے فرمایا پس صحابہ بدر سے لوٹے صحیح وسالم نفع حاصل کرکے کہ ان کو کچھ تکلیف قتل وزخم کی پیش نہ آئی۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری سے خدا تعالٰی کی خوشنودی حاصل کی اور جو اللہ کی بندگی کرتے ہیں اللہ ان پر نہایت مہربان اور انعام فرماتا ہے۔

(۱۷۵) اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الْقَائِلُ لَكُمْ اِنَّ النَّاسَ اِلَخ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُكُمْ اَوْلِيَآءَهٗ الْكُفَّارَ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ فِيْ تَرْكِ اَمْرِيْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ حَقًّا

(۱۷۵) بیشک یہ شخص جس نے تم کو ابوسفیان وغیرہ کے لشکر سے ڈرایا تھا شیطان ہے کہ تم کو اپنے دوستوں یعنی کافروں سے ڈراتا ہے سو تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو میرے حکم کا خلاف نہ کرو اگر تم سچے مسلمان ہو۔

تشریح

(۱۷۴) اللہ کے فضل سے مالی منافع | احد کی شکست کے بعد ابوسفیان نے کہا تھا کہ اگلے سال بدر میں ہمارا ... تم سے مقابلہ ہوگا اور اب کی دفعہ ہم تمہیں دیکھ لیں گے۔ جب اگلا سال آیا تو نبی ﷺ نے لوگوں سے کہا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلیں چنانچہ نبی ﷺ لوگوں کو لیکر بدر پہنچے۔ ابوسفیان تو وہاں نہیں آیا مگر بدر میں بہت بڑا بازار لگتا تھا وہاں مسلمانوں کو کاروبار میں خوب نفع ہوا اور وہ بغیر کسی نقصان کے منافع لیکر گھر واپس آئے یہ اللہ کے رسول کی تابعداری کا انعام تھا اور اللہ تعالٰی بڑے فضل والے ہیں۔ اسکو بدر صغریٰ بھی کہا جاتا ہے اور غزوۂ حمراء الاسد میں بھی اسی طرح مسلمانوں کو کاروباری نفع حاصل ہوا تھا۔ اس آیت میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے۔

(۱۷۵) شیطان خوف پھیلاتا ہے | شیطان کا ایک ہتھیار یہ بھی ہے کہ وہ پہلے سے ہی ڈر اور خوف کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو صحیح معنیٰ میں مومن ہیں وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور ایسی باتوں سے خوفزدہ نہیں ہوتے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ

وَلَا	يَحْزُنْكَ	الَّذِيْنَ	يُسَارِعُوْنَ	فِى	الْكُفْرِ	اِنَّهُمْ
اور نہ	آپ کو غمگین کریں	جو لوگ	جلدی کرتے ہیں	میں	کفر	یقینًا وہ

اور آپ کو غمگین نہ کریں وہ لوگ جو کفر میں جلدی کرتے ہیں، یقینًا وہ ہرگز اللہ کا

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـئًا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا

لَنْ	يَّضُرُّوا	اللّٰهَ	شَيْـئًا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَلَّا	يَجْعَلَ	لَهُمْ	حَظًّا
ہرگز نہ	بگاڑ سکیں گے	اللہ	کچھ	چاہتا ہے	اللہ	کہ نہ	دے	ان کو	کوئی حصہ

نہ بگاڑ سکیں گے کچھ۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں کچھ

فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

فِى	الْاٰخِرَةِ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
میں	آخرت	اور ان کیلئے	عذاب	بڑا

نہ دے۔ اور ان کے لئے عذاب ہے بڑا۔

(۱۷۶) وَلَا يَحْزُنْكَ بِضَمِّ الْيَاءِ وَكَسْرِ الزَّاىِ وَ بِفَتْحِهَا وَضَمِّ الزَّاىِ مِنْ حَزَنَهٗ لُغَةٌ فِىْ اَحْزَنَهٗ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ يَقَعُوْنَ فِيْهِ سَرِيْعًا بِنُصْرَتِهٖ وَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ اَوِ الْمُنَافِقُوْنَ اَىْ لَا تَحْتَمَّ لِكُفْرِهِمْ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـئًا بِفِعْلِهِمْ وَاِنَّمَا يَضُرُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا نَصِيْبًا فِى الْاٰخِرَةِ اَىِ الْجَنَّةِ فَلِذٰلِكَ خَذَ لَهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ فِى النَّارِ۔

(۱۷۶) اور تم اے محمدؐ کفار مکہ اور منافقوں کے کفر کے سبب غمگین نہ ہو۔ بیشک وہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتے اپنے کفر سے بلکہ اپنی جانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کو جنت میں سے کچھ حصہ نہ ملے۔ اسی لئے ان کو ایمان کی توفیق نہ دی اور ان کو دوزخ میں بڑا عذاب ہونے والا ہے۔

تشریح

(۱۷۶) **منافقوں کی باتوں سے غمگین نہ ہوں** اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو ڈھارس دی کہ آپ ان منافقین کی باتوں سے جو کفر کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں غمگین نہ ہوا کریں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہاں ایسی حرکتیں کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں اور عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَ

إِنَّ	الَّذِينَ	اشْتَرَوُا	الْكُفْرَ	بِالْإِيمَانِ	لَنْ	يَضُرُّوا	اللَّهَ	شَيْئًا	وَ
بیشک	وہ لوگ جو	انہوں نے مول لیا	کفر	ایمان کے بدلے	ہرگز نہیں	بگاڑ سکتے	اللہ	کچھ	اور

بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا وہ ہرگز نہیں بگاڑ سکتے اللہ کا کچھ اور

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ

لَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ	وَلَا	يَحْسَبَنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	أَنَّمَا	نُمْلِي	لَهُمْ	خَيْرٌ
انکے لئے	عذاب	دردناک	اور نہ	ہرگز گمان کریں	جن لوگوں نے	کفر کیا	یہ کہ	ہم ڈھیل دیتے ہیں انہیں		بہتر

ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ ہرگز گمان نہ کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں

لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿۱۷۸﴾

لِأَنْفُسِهِمْ	إِنَّمَا	نُمْلِي لَهُمْ	لِيَزْدَادُوا	إِثْمًا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	مُهِينٌ
انکے لئے	درحقیقت	ہم ڈھیل دیتے ہیں انہیں	تاکہ وہ بڑھ جائیں	گناہ	اور انکے لئے	عذاب	ذلیل کرنے والا

یہ انکے لئے بہتر ہے، درحقیقت ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں تاکہ وہ گناہ میں بڑھ جائیں اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

﴿۱۷۷﴾ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ
أَيْ أَخَذُوْهُ بَدَلَهُ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ
بِكُفْرِهِمْ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ○ مُؤْلِمٌ

﴿۱۷۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا
نُمْلِي أَيْ إِمْلَاءَنَا لَهُمْ بِتَطْوِيلِ الْأَعْمَارِ وَتَأْخِيرِهِمْ
خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ وَمَعْمُولُهَا سَدَّتْ مَسَدَّ
الْمَفْعُولَيْنِ فِي قِرَاءَةِ التَّحْتَانِيَّةِ وَمَسَدَّ الثَّانِي
فِي الْأُخْرَى إِنَّمَا نُمْلِي نُمْهِلُ لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا
بِكَثْرَةِ الْمَعَاصِي وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ○ ذُوْ إِهَانَةٍ
فِي الْآخِرَةِ

﴿۱۷۷﴾ بیشک جو لوگ ایمان کے بدلے کفر اختیار کرتے ہیں وہ اپنے کفر کے سبب اللہ کو کچھ ضرر نہیں پہنچاتے اور ان کو سخت عذاب پر تکلیف پیش آنے والا ہے۔

﴿۱۷۸﴾ اور جو لوگ کافر ہوئے وہ اس مہلت اور تاخیر کو جو ہم نے ان کو دی کہ ان کی عمریں دراز کیں اور جلدی پکڑ نہ کی اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ ہم نے ان کو اسلئے ڈھیل دے رکھی ہے کہ زیادہ گناہ کر کے مستحق بڑے عذاب کے جو اُن کے لئے زیادہ ذلت اور حقارت کا باعث ہو ہو جاویں۔

تشریح

﴿۱۷۷﴾ ایمان کے بدلے کفر نہ خریدیں | جو لوگ اپنے ایمان کو گنوا کر کفر خرید رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اپنا ہی نقصان کرتے ہیں، اور دردناک عذاب کے مستحق بنتے ہیں۔

﴿۱۷۸﴾ اللہ کی طرف سے ڈھیل کفار کی بھلائی کے لئے نہیں ہے | اللہ کے دین کا انکار کرنے والوں کی ظاہری خوشحالی دیکھ کر بعض اوقات یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان سے راضی نہیں ہے تو دنیا میں یہ اچھی حالت میں کیوں ہیں۔ اللہ کی طرف سے یہ ڈھیل اسلئے ہے کہ وہ یہ سمجھتے رہیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں حالانکہ یہ ظاہری خوشحالی ان کے گناہوں کو اور بڑھاتی ہے۔ اور ان کو ذلت آمیز عذاب میں گرفتار کرتی ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ

مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيَذَرَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلٰى	مَآ	اَنْتُمْ	عَلَيْهِ	حَتّٰى	يَمِيْزَ
نہیں ہے	اللہ	کہ چھوڑے	ایمان والے	پر	جو	تم	اس پر	یہاں تک کہ	جُدا کر دے

اللہ (ایسا) نہیں ہے کہ ایمان والوں کو (اس حال پر) چھوڑ دے جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ ناپاک کو

الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

الْخَبِيْثَ	مِنَ	الطَّيِّبِ	وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُطْلِعَكُمْ	عَلَى	الْغَيْبِ
ناپاک	سے	پاک	اور نہیں ہے	اللہ	کہ تمہیں خبر دے	پر	غیب

پاک سے جُدا کر دے، اور اللہ (ایسا) نہیں ہے کہ تمہیں غیب کی خبر دے۔ لیکن

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَجْتَبِيْ	مِنْ	رُّسُلِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ
اور لیکن	اللہ	چن لیتا ہے	سے	اپنے رسول	جس کو	وہ چاہے	تو تم ایمان لاؤ	اللہ پر

اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے چن لیتا ہے۔ تو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر

وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

وَرُسُلِهٖ	وَاِنْ	تُؤْمِنُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَلَكُمْ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ	وَلَا يَحْسَبَنَّ
اور اس کے رسول	اور اگر	تم ایمان لاؤ	اور پرہیزگاری کرو	تو تمہارے لئے	اجر	بڑا	اور نہ ہرگز خیال کریں

ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا اجر ہے اور وہ لوگ یہ ہرگز خیال

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ

الَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ	بِمَآ	اٰتٰهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	هُوَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	بَلْ	هُوَ	شَرٌّ
جو لوگ	بخل کرتے ہیں	میں۔جو	انہیں دیا	اللہ	اپنے فضل سے	وہ	بہتر	انکے لئے	بلکہ	وہ	بُرا

نہ کریں، جو اس (مال) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا کہ وہ بہتر ہے انکے لئے بلکہ وہ بُرا ہے

لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ

لَّهُمْ	سَيُطَوَّقُوْنَ	مَا	بَخِلُوْا	بِهٖ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	وَلِلّٰهِ	مِيْرَاثُ	السَّمٰوٰتِ
انکے لئے	عنقریب طوق پہنایا جائیگا	جو	انہوں نے بخل کیا	اس میں	دن	قیامت	اور اللہ کیلئے	وارث	آسمانوں

انکے لئے جس (مال) میں انہوں نے بخل کیا عنقریب قیامت کے دن طوق (بناکر) پہنایا جائیگا۔ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں کا

ع ۹ ۱۸ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع

وَالْاَرْضِ	وَاللّٰهُ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ
اور زمین	اور اللہ	جو تم کرتے ہو	باخبر

اور زمین کا، اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۱۷۹) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ لِيَتْرُكَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ
اَنْتُمْ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْهِ مِنْ اِخْتِلَاطِ الْمُخْلِصِ
بِغَيْرِهٖ حَتّٰى يَمِيْزَ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ يُفَصِّلَ
الْخَبِيْثَ الْمُنَافِقَ مِنَ الطَّيِّبِ الْمُؤْمِنِ
بِالتَّكَالِيْفِ الشَّاقَّةِ الْمُبَيِّنَةِ لِذٰلِكَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ
يَوْمَ اُحُدٍ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
فَتَعْرِفُوا الْمُنَافِقَ مِنْ غَيْرِهٖ قَبْلَ التَّمْيِيْزِ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ يَخْتَارُ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ فَيُطْلِعُهٗ عَلٰى غَيْبِهٖ كَمَا اَطْلَعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَالِ الْمُنَافِقِيْنَ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوا النِّفَاقَ
فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

(۱۷۹) اور اللہ مسلمانوں کو جس حالت پر تم ہو نہ چھوڑے گا کہ خالص ایمان والے اہل نفاق سے جُدے۔ اور ظاہر نہ ہوں بلکہ وہ منافق کو مومن سے جدا کر دے گا بڑی تکالیف میں مبتلا فرما دے گا کہ جن پر مومن مخلص ہی صبر کر سکتا ہے منافق گھبرا کر کلمۂ کفر زبان سے نکال دیتا ہے جب اسکا کفر مخفی ظاہر ہو جائیگا سو اللہ نے جنگ احد میں ایسا ہی کیا کہ آزمائش کیلئے تکالیف ڈالی منافقوں کا حال کھل گیا۔ اور اللہ تم کو بلا واسطہ غیب پر اطلاع نہیں دیتا کہ منافقوں کو غیر منافقوں سے تمیز کر لو بدون اس کے کہ اللہ کی طرف سے تمیز ہو ولیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنا برگزیدہ کرتا ہے اور پیغمبری کے واسطے خاص فرماتا ہے پھر اسکو غیب کی اطلاع فرما دیتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے حال کی اطلاع کی گئی سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان پر مستقیم رہو گے اور نفاق سے بچتے رہو گے تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

(۱۸۰) وَلَا يَحْسَبَنَّ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اَيْ بِزَكَاتِهٖ
هُوَ اَيْ بُخْلُهُمْ خَيْرًا لَّهُمْ مَفْعُوْلٌ ثَانٍ وَ
الضَّمِيْرُ لِلْفَصْلِ وَالْاَوَّلُ بُخْلُهُمْ مُقَدَّرًا قَبْلَ الْمَوْصُوْلِ
عَلَى الْفَوْقَانِيَّةِ وَقَبْلَ الضَّمِيْرِ عَلَى التَّحْتَانِيَّةِ بَلْ هُوَ
شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ اَيْ
بِزَكَاتِهٖ مِنَ الْمَالِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنْ يُّجْعَلَ
حَيَّةً فِيْ عُنُقِهٖ تَنْهَشُهٗ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَرِثُهُمَا بَعْدَ
فَنَاءِ اَهْلِهِمَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ
خَبِيْرٌ ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

(۱۸۰) اور جو لوگ اللہ کے مال دیے ہوئے ہیں جو اُن کو اللہ نے اپنے فضل اور انعام سے دیا بخل کرتے ہیں اور زکوۃ نہیں نکالتے تو ان کے بخل کو ان کے حق میں بہتر نہ سمجھو بلکہ یہ زکوۃ نہ دینا انکے حق میں بہت برا ہے۔ عنقریب ان کا یہ مال جس کی وہ زکوۃ نہیں نکالتے سانپ بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا۔ جو ہر طرف سے ان کو ڈسے گا اور گوشت نوچے گا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔

اور آسمان اور زمین کا وارث سب مخلوق کے نیست و نابود ہونے کے بعد اللہ ہی ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ کو خبر ہے ہر فعل کا بدلہ دے گا۔

تشریح

(۱۷۹) اچھے اور بُرے کو الگ کرنے کا اللہ کا اپنا طریقہ ہے | اللہ تعالیٰ کی اپنی ایک عام عادت اور سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو غیب کی باتوں سے اس طرح باخبر نہیں کرتا کہ فلاں آدمی پکا مومن ہے اور فلاں منافق ہے۔ بلکہ وہ ایسے حالات پیدا کرتا ہے اور ایسی آزمائشوں میں ڈالتا ہے کہ کھرا کھوٹا خود الگ ہو جائے اسلئے اہل ایمان کو اپنی فکر رہنی چاہیئے کہ وہ اللہ اور رسول کی باتوں پر یقین رکھتے ہوئے پرہیزگاری کی روش پر قائم رہیں۔

(۱۸۰) اللہ کا دیا ہوا مال بچا بچا کر رکھنے کے لئے نہیں | جو لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے گریز کرتے ہیں وہ خود اپنے حق میں اچھا نہیں کرتے کیونکہ یہ مال کل ان کے گلے کا طوق بن جائیگا۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام چیزیں اللہ کی ملکیت ہیں مخلوق کا ان پر تصرف عارضی ہے اسلئے جو اللہ کی دی ہوئی چیز اللہ کے راستے میں لگاتا ہے وہ خود اپنے حق میں ہی بہتر کرتا ہے۔ یہود اور منافقوں کی عادت یہ تھی کہ وہ جہاد سے بھی بھاگتے تھے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے جی چراتے تھے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ

لَقَدْ	سَمِعَ	اللّٰهُ	قَوْلَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	فَقِيْرٌ	وَّنَحْنُ
البتہ	سُن لیا	اللہ	قول (بات)	جن لوگوں نے	کہا	کہ	اللہ	فقیر	اور ہم

البتہ اللہ نے ان کی بات سُن لی جن لوگوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم

اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ

اَغْنِيَآءُ	سَنَكْتُبُ	مَا قَالُوْا	وَقَتْلَهُمُ	الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	وَّ
مالدار	اب ہم لکھ رکھیں گے	جو انہوں نے کہا	اور ان کا قتل کرنا	نبی (جمع)	ناحق	اور

مالدار ہیں۔ جو انھوں نے کہا، اور ان کا نبیوں کو ناحق قتل کرنا اب ہم لکھ رکھیں گے اور

نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

نَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ	الْحَرِيْقِ
ہم کہیں گے	تم چکھو	عذاب	جلانے والا

کہیں گے چکھو جلانے والا عذاب۔

(۱۸۱) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ وَهُمُ الْيَهُوْدُ قَالُوْهُ لَمَّا نَزَلَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَقَالُوْا لَوْ كَانَ غَنِيًّا مَا اسْتَقْرَضَنَا سَنَكْتُبُ نَاْمُرُ بِكَتْبِ مَا قَالُوْا فِيْ صَحَائِفِ اَعْمَالِهِمْ لِيُجَازَوْا عَلَيْهِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْيَاءِ مَبْنِيًّا لِلْمَفْعُوْلِ وَ نَكْتُبُ قَتْلَهُمُ بِالنَّصَبِ وَالرَّفْعِ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ بِالنُّوْنِ وَالْيَاءِ اَيِ اللّٰهُ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَلٰى لِسَانِ الْمَلٰٓئِكَةِ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ النَّارِ۔

(۱۸۱) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ الخ بیشک اللہ نے سن لی انکی بات جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ محتاج ہے اور ہم تونگر ہیں۔ یہ یہود نے کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ الخ تو یہود نے کہا اگر اللہ غنی ہوتا تو ہم سے قرض نہ مانگتا۔ عنقریب ہم فرشتوں کو حکم کرینگے کہ جو کچھ انہوں نے کہا انکے نامۂ اعمال میں لکھدیں تاکہ اس کی سزا انکو دیجاوے۔ اور ان کا ناحق پیغمبروں کو قتل کرنا بھی لکھدیں کہ اسکی سزا کو بھی وہ پہنچیں اور قیامت کو ہم فرشتوں سے انکو کہلادینگے کہ دوزخ کا عذاب چکھو

تشریح

(۱۸۱) اللہ کی راہ میں دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالٰی ہمارے مال کے محتاج ہیں | قرآن مجید میں اللہ تعالٰی نے جگہ جگہ ترغیب دلائی ہے کہ اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کے راستے میں کھلے دل سے خرچ کرو۔ اور اس خرچ کرنے کو اللہ تعالٰی نے ازراہِ اکرام یہ فرمایا ہے کہ یہ تمہارا ہمارے راستے میں دینا گویا ہمارے اوپر ایک قرض ہے جو ہم کئی گنا کرکے لوٹا دیں گے ظاہر ہے جو ہم اللہ کے راستے میں دیتے ہیں وہ سب اللہ ہی کا ہے اور خرچ کرنے کی ترغیب ہمارے فائدے کے لئے ہے کہ ہمارے دلوں میں مال کی محبت پیدا نہ ہو اور اس کے اخلاقی و اخروی فائدے ہمیں حاصل ہوں مگر اہل کتاب کی گستاخی دیکھیے کہ اللہ تعالٰی کے اس ارشاد پر کہ تمہارا خرچ کرنا گویا قرض دینا ہے، کان تو کیا دھرتے الٹا مذاق اُڑانے لگے کہ اللہ تعالٰی گویا محتاج ہیں اور ہم غنی و مالدار ہیں۔ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ ہم نے انکی باتیں سُن لی ہیں اور ریکارڈ کرلی گئی ہیں۔ انہوں نے ہمارے نبیوں کو ناحق قتل کیا۔ یہ جرم بھی انکے نامۂ اعمال میں ثبت ہوچکا ہے جب وقت آئیگا اور فیصلہ ہوگا تو ہم کہیں گے کہ لو چکھو جہنم کے عذاب کا مزا۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾

ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْكُمْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ
یہ	بدلہ جو	آگے بھیجا	تمہارے ہاتھ	اور یہ کہ	اللہ	نہیں	ظلم کرنے والا	بندوں پر

یہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور یہ کہ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

اَلَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	عَهِدَ	اِلَيْنَا	اَلَّا	نُؤْمِنَ	لِرَسُوْلٍ	حَتّٰى
جن لوگوں نے	کہا	کہ	اللہ	عہد کیا	ہم سے	کہ نہ	ہم ایمان لائیں	کسی رسول پر	یہاں تک

جن لوگوں نے کہا کہ اللہ نے ہم سے عہد کر رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ

يَاْتِيَنَا	بِقُرْبَانٍ	تَاْكُلُهُ	النَّارُ	قُلْ	قَدْ	جَآءَكُمْ
وہ لائے ہمارے پاس	قربانی	جسے کھالے	آگ	آپ کہہ دیں	البتہ	تمہارے پاس آئے

وہ ہمارے پاس قربانی لائے جسے آگ کھا لے۔ آپ کہہ دیں البتہ تمہارے پاس مجھ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ

رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِىْ	بِالْبَيِّنٰتِ	وَبِالَّذِىْ	قُلْتُمْ	فَلِمَ	قَتَلْتُمُوْهُمْ
بہت سے رسول	سے	مجھ پہلے	نشانیوں کیساتھ	اور اسکے ساتھ جو	تم کہتے ہو	پھر کیوں	تم نے انہیں قتل کیا

بہت رسول آئے نشانیوں کے ساتھ، اور اس کے ساتھ بھی جو تم کہتے ہو، پھر کیوں تم نے انہیں قتل کیا؟

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقَدْ	كُذِّبَ	رُسُلٌ	مِّنْ
اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر	وہ جھٹلائیں آپ کو	تو البتہ	جھٹلائے گئے	بہت سے رسول	سے

اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو البتہ جھٹلائے گئے ہیں آپ سے پہلے بہت سے

قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

قَبْلِكَ	جَآءُوْ	بِالْبَيِّنٰتِ	وَالزُّبُرِ	وَالْكِتٰبِ	الْمُنِيْرِ
آپ پہلے	وہ آئے	کھلی نشانیوں کیساتھ	اور صحیفے	اور کتاب	روشن

رسول، جو آئے کھلی نشانیوں کے ساتھ اور صحیفے اور روشن کتاب (لے کر)

﴿۱۸۲﴾ وَيُقَالُ لَهُمْ اِذَا اُلْقُوْا فِيْهَا ذٰلِكَ الْعَذَابُ بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ عَبَّرَ بِهَا عَنِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ
اَكْثَرَ الْاَفْعَالِ تُزَاوَلُ بِهِمَا وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ اَىْ بِذِىْ ظُلْمٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ فَيُعَذِّبُهُمْ

﴿۱۸۲﴾ اور جب وہ دوزخ میں ڈال دیے جاویں گے تو ان کو کہا جاوے گا
کہ یہ اس کی سزا ہے جو تم نے بدعمل کئے اور اللہ بندوں
پر ظلم نہیں کرتا کہ بغیر گناہ کے ان کو عذاب دے۔

بِغَيْرِ ذَنْبٍ۔

(۱۸۳) اَلَّذِيْنَ نَعَتَ لِلَّذِيْنَ قَبْلَهٗ قَالُوْٓا لِمُحَمَّدٍ
اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِي التَّوْرٰىةِ اَلَّا
نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ نُصَدِّقُهٗ حَتّٰى يَاْتِيَنَا
بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ فَلَا نُؤْمِنُ
لَكَ حَتّٰى تَاْتِيَنَا بِهٖ وَهُوَ مَا يُتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى
اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ نَعَمٍ وَغَيْرِهَا فَاِنْ قُبِلَ
جَاءَتْ نَارٌ بَيْضَاءُ مِنَ السَّمَاءِ فَاَحْرَقَتْهُ وَاِلَّا
بَقِيَ مَكَانَهٗ وَعُهِدَ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ذٰلِكَ اِلَّا
فِي الْمَسِيْحِ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَالٰى
قُلْ لَهُمْ تَوْبِيْخًا قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ
بِالْبَيِّنٰتِ بِالْمُعْجِزَاتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ
كَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى فَقَتَلْتُمُوْهُمْ وَالْخِطَابُ لِمَنْ
فِيْ زَمَنِ نَبِيِّنَا وَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ لِاَجْدَادِهِمْ
لِرِضَاهُمْ بِهٖ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ○ فِيْ اَنَّكُمْ تُؤْمِنُوْنَ عِنْدَ الْاِتْيَانِ بِهٖ۔

(۱۸۴) فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
جَآءُوْا بِالْبَيِّنٰتِ الْمُعْجِزَاتِ وَالزُّبُرِ كَصُحُفِ
اِبْرٰهِيْمَ وَالْكِتٰبِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِاِثْبَاتِ الْبَاءِ فِيْهِمَا
الْمُنِيْرِ ○ اَلْوَاضِحِ هُوَ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرُوْا۔

(۱۸۳) یہ وہی ہیں جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بیشک اللہ نے ہم کو توراۃ میں حکم کیا ہے کہ کسی پیغمبر کو نہ مانیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لاویں جسکو آگ جلاوے۔ مقبولیت کی علامت تھی کہ اگر وہ قربانی اللہ کے نزدیک مقبول ہوتی تھی تو اس کو آگ جلا دیتی تھی ورنہ اپنی جگہ قربانی رہتی۔ بنی اسرائیل کو بیشک یہ حکم تھا مگر عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ حکم نہ تھا ان پر ایمان لانا بدون اس نشان کے بھی لازم تھا۔

اے محمدؐ تم ان سے کہہ دو کہ مجھ سے پہلے اور رسول جیسے زکریا اور یحییٰ تمہارے پاس معجزے لائے اور یہ بھی جو تم کہتے ہو یعنی قربانی مقبول پھر بھی تم نے ان کو مار ڈالا اور ایمان نہ لائے۔ سو اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ قربانی مذکور کے لانے پر ہم ایمان لاویں گے تو ان پیغمبروں کو کیوں قتل کیا۔ اور کیوں نہ ایمان لائے۔

(۱۸۴) پھر اے محمدؐ اگر وہ تم کو جھٹلا دیں تو تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے ہیں جو ظاہر معجزے لائے اور ان کو صحیفے دیئے گئے (جیسے ابراہیم کے صحیفے) اور کتاب روشن دی گئی جیسے توراۃ وانجیل۔ سو جیسے انہوں نے صبر کیا تم بھی صبر کرو۔

---

(۱۸۲) عذاب الٰہی خود اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے | اور اس وقت جو عذاب ہوگا وہ خود ان کے اعمال کی بدولت ہوگا ان کے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو کسی پر بھی ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے۔

(۱۸۳) اہل کتاب کی بہانہ بازیاں | پچھلے بعض پیغمبروں کے زمانے میں یہ طریقہ رہا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں قربانی دیتا تھا یا صدقہ خیرات کرتا تھا تو اس کی قبولیت کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی تھی اور اسکو جلا دیتی تھی چنانچہ بنی اسرائیل میں سے بھی بعض انبیاء نے آتشی قربانی کا معجزہ دکھایا تھا۔ اب اہل کتاب نے بہانہ بنایا کہ ہم اس لئے ایمان نہیں لاتے کہ ان کے ذریعے وہ آگ جو قربانی کو بھسم کر دے آسمان سے ظاہر نہیں ہو رہی ہے۔ حالانکہ جن پیغمبروں نے یہ معجزہ دکھایا تھا بنی اسرائیل نے ان کو بھی نہیں مانا بلکہ اُلٹا اُن کی جان کے درپے ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ یہ ایمان نہ لانے کے جھوٹے بہانے ہیں۔

(۱۸۴) اے نبیؐ آپ دل شکستہ نہ ہوں | جن لوگوں کی یہ عادت رہی کہ پیغمبروں کو قتل تک کر دیا، کھلی کھلی نشانیاں اور روشن صحیفوں کے باوجود پیغمبروں کو جھٹلاتے رہے۔ اگر وہ آج تمہیں جھٹلاتے ہیں تو آپ اس سے دل گرفتہ اور ملول نہ ہوں۔ ایسے جھٹلانے والوں کی آپ بالکل پرواہ نہ کریں اور اپنا کام کرتے چلے جائیں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ

كُلُّ	نَفْسٍ	ذَائِقَةُ	الْمَوْتِ	وَإِنَّمَا	تُوَفَّوْنَ	أُجُورَكُمْ	يَوْمَ
ہر	جان	چکھنا	موت	اور بیشک	پورے پورے ملیں گے	تمہارے اجر	دن

ہر جان کو موت (کا ذائقہ) چکھنا ہے اور قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے

الْقِيٰمَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۖ وَمَا

الْقِيٰمَةِ	فَمَنْ	زُحْزِحَ	عَنِ	النَّارِ	وَأُدْخِلَ	الْجَنَّةَ	فَقَدْ فَازَ	وَمَا
قیامت	پھر جو	دُور کیا گیا	سے	دوزخ	اور داخل کیا گیا	جنت	پس مراد کو پہونچا	اور نہیں

ملیں گے ، پھر جو کوئی دوزخ سے دور کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا پس وہ مراد کو پہنچا۔ اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿١٨٥﴾

الْحَيٰوةُ	الدُّنْيَا	إِلَّا	مَتَاعُ	الْغُرُورِ
زندگی	دنیا	سوائے	سودا	دھوکا

دنیا کی زندگی (کچھ) نہیں ایک دھوکے کے سودے کے سوا

(١٨٥) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا
تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ جَزَاءَ أَعْمَالِكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ
بُعِدَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ
الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۖ نَالَ غَايَةَ
مَطْلُوبِهِ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
أَيِ الْعَيْشُ فِيهَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ○
الْبَاطِلِ يُتَمَتَّعُ بِهِ قَلِيلًا ثُمَّ
يَفْنٰى ۔

(١٨٥) ہرایک آدمی اور جاندار مرنے والا ہے قیامت کے دن تم کو تمہارے عملوں کا بدلہ ملجاوے گا سو جو شخص دوزخ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ اپنے مطلب کو پہنچا۔ اور دنیا میں جینا دھوکے کی پونجی ہے کہ تھوڑے دنوں فائدہ اٹھا کر پھرفنا ہے

تشریح

(١٨٥) اصل کامیابی آخرت کی ہے۔ یہاں دنیا میں انسان جو کچھ کر رہا ہے اس کا بدلہ موت کے بعد دوسری دنیا میں اس کو مل جائیگا موت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ مرنے کے بعد جو کامیاب رہا وہ حقیقت میں کامیاب ہے۔ دنیا کی زندگی ظاہر فریب ہے اس پر فریفتہ ہونا اور اس کو زندگی کا مقصد بنا لینا کوئی عقل مندی کی بات نہیں ہے۔ دنیا کی زندگی میں جو نتیجے سامنے آتے ہیں وہ آخری نتیجے نہیں ہیں اور یہاں کسی کو راحت کا سامان مل جانا اس کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ حق پر بھی ہے۔ دنیا میں مصائب اور مشکلات کا پیش آنا یہ معنی نہیں رکھتا کہ یہ شخص باطل پر ہے غرض یہ کہ اصل اعتبار آخری نتیجوں کا ہے جو موت کے بعد قیامت کے دن پیش آئیں گے ۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

لَتُبْلَوُنَّ	فِیْ	اَمْوَالِکُمْ	وَ اَنْفُسِکُمْ	وَ لَتَسْمَعُنَّ	مِنَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا
تم ضرور آزمائے جاؤگے	میں	اپنے مال	اور اپنی جانیں	اور ضرور سنوگے	سے	وہ لوگ جنہیں	دیگئی

تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں میں ضرور آزمائے جاؤ گے ، اور تم ضرور سنوگے ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے.

الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ط وَاِنْ

الْکِتٰبَ	مِنْ قَبْلِکُمْ	وَ۔مِنَ	الَّذِیْنَ	اَشْرَکُوْٓا	اَذًی	کَثِیْرًا	وَاِنْ
کتاب	تم سے پہلے	اور۔ سے	جن لوگوں نے	شرک کیا (مشرک)	دکھ دینے والی	بہت	اور اگر

کتاب دی گئی ، اور مشرکوں سے (بھی) دُکھ دینے والی (باتیں) بہت سی۔ اور اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

تَصْبِرُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَاِنَّ	ذٰلِکَ	مِنْ	عَزْمِ	الْاُمُوْرِ
تم صبر کرو	اور پرہیزگاری کرو	تو بیشک	یہ	سے	ہمت	کام (جمع)

تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بےشک یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

﴿۱۸۶﴾ لَتُبْلَوُنَّ حُذِفَ مِنْهُ نُوْنُ الرَّفْعِ لِتَوَالِی النُّوْنَاتِ وَالْوَاوُ ضَمِیْرُ الْجَمْعِ لِاِلْتِقَاءِ السَّاکِنَیْنِ لَتُخْتَبَرُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ بِالْفَرَائِضِ فِیْهَا وَالْجَوَائِحِ وَاَنْفُسِکُمْ بِالْعِبَادَاتِ وَالْبَلَاءِ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَلْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا مِنَ الْعَرَبِ اَذًی کَثِیْرًا ط مِنَ السَّبِّ وَالطَّعْنِ وَالتَّشْبِیْبِ بِنِسَائِکُمْ وَاِنْ تَصْبِرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ اَیْ مِنْ مَعْزُوْمَاتِهَا الَّتِیْ یُعْزَمُ عَلَیْهَا لِوُجُوْبِهَا۔

﴿۱۸۶﴾ تم پر آزمائش کی جاوے گی کہ تمہارے مالوں پر زکوٰۃ مقرر ہوگی کہ دیتے ہو یا نہیں۔ اور طرح طرح کی آفتیں ڈالی جائیں گی اور تم پر عبادات نماز روزہ وغیرہ مقرر کرکے آزمائش ہوگی کہ تعمیل حکم کرتے ہو یا نہیں اور مصیبتیں اور تکالیف ڈالی جاوینگی کہ ان پر صبر کرتے ہو یا نہیں۔ اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ اور عرب کے مشرکین تم کو گالیاں دینگے اور طعن و تشنیع کرینگے تمہاری عورتوں پر زبان درازی کریں گے اور طرح طرح کی آزمائشیں تم پر ہونگی اگر تم اس پر صبر کروگے اور اللہ سے ڈروگے تو یہ بڑا کام ہے اور ان امور میں سے ہے جن کا کرنا لازم و واجب ہے

تشریح

﴿۱۸۶﴾ دنیا کی زندگی کی آزمائشیں | دنیا کی زندگی میں بہت سی آزمائشیں پیش آتی ہیں۔ یہ دراصل کھرے کھوٹے کو الگ کرنے کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں تمہیں بھی اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ چیزیں سامنے آئیں گی اگر تم صبر کرو اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو اور ثابت قدمی سے ان سختیوں کا مقابلہ کرو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہوگا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ

وَاِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	لَتُبَيِّنُنَّهٗ
اور جب	لیا	اللہ	عہد	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اسے ضرور بیان کردینا

اور (یاد کرو) جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے لوگوں کے لئے ضرور بیان

لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ

لِلنَّاسِ	وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ	فَنَبَذُوْهُ	وَرَآءَ	ظُهُوْرِهِمْ	وَ
لوگوں کے لئے	اور نہ چھپانا اسے	تو انھوں نے اسے پھینک دیا	پیچھے	اپنی پیٹھ (جمع)	اور

کروگے اور اسے نہ چھپانا، انھوں نے اُسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے

اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اشْتَرَوْا	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَبِئْسَ	مَا	يَشْتَرُوْنَ
حاصل کی	اسکے بدلے	قیمت	تھوڑی	تو کتنا برا ہے	جو	وہ خریدتے ہیں۔

بدلے تھوڑی قیمت حاصل کی، تو کتنا برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔

(۱۸۷) وَ اذْكُرْ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اَيِ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرٰىةِ لَتُبَيِّنُنَّهٗ اَيِ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ فِي الْفِعْلَيْنِ فَنَبَذُوْهُ طَرَحُوا الْمِيْثَاقَ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ فَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ اَخَذُوْا بَدَلَهٗ ثَمَنًا قَلِيْلًا مِنَ الدُّنْيَا مِنْ سَفَلَتِهِمْ بِرِيَاسَتِهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَتَمُوْهُ خَوْفَ فَوْتِهٖ عَلَيْهِمْ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ شِرَاؤُهُمْ هٰذَا

(۱۸۷) اور یاد کرو جب اللہ نے اہل کتاب سے توراۃ میں یہ وعدہ لیا اور ان کو حکم فرمایا کہ تم احکام الٰہی کو نہ چھپائیو اور صاف صاف سب پر ظاہر کر دیجئو۔ سو انھوں نے اس عہد کو پس پشت ڈالا اور عمل نہ کیا اور اس کے عوض دنیا کا تھوڑا سا مال و متاع کمینوں رذیلوں سے لیا کہ علم کی ریاست ان کو حاصل تھی عوام سے مال لے کر غلط مسئلے بتائے اور حکم الٰہی کو چھپایا کہ ظاہر کرتے تو مال نہ ملتا سو بُرا ہے جو انہوں نے خریدا کہ دین کے بدلے دنیا کو لیا۔

تشریح

(۱۸۷) اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا | اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے علماء سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اللہ کے احکام کو چھپائیں گے نہیں اور لوگوں کے سامنے جوں کا توں بیان کریں گے۔ اس عہد کا ذکر بائبل کی کتاب "استثنیٰ" میں موجود ہے مگر اہل کتاب کے علماء نے ان وعدوں کو بھلا دیا اور اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال کر دنیا کی تھوڑی قیمت پر جو آخرت کے مقابلے میں بہرحال تھوڑی ہے اللہ کے دین کو بیچ دیا۔ کتنے گھاٹے کا کام ہے دین کو دنیا کی قیمت پر بیچ ڈالنا۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ

وَيُحِبُّوْنَ	اَتَوْا	بِمَا	يَفْرَحُوْنَ	الَّذِيْنَ	لَا تَحْسَبَنَّ
اور وہ چاہتے ہیں	انہوں نے کیا	اس پر جو	خوش ہوتے ہیں	جو لوگ	آپ ہرگز نہ سمجھیں

آپ ہرگز نہ سمجھیں جو لوگ خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیا (اپنے کئے پر) اور چاہتے ہیں کہ

اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ

بِمَفَازَةٍ	تَحْسَبَنَّهُمْ	فَلَا	لَمْ يَفْعَلُوْا	بِمَا	يُّحْمَدُوْا	اَنْ
رہا شدہ	سمجھیں آپ انھیں	پس نہ	انہوں نے نہیں کیا	اس پر جو	انکی تعریف کی جائے	کہ

اس پر انکی تعریف کی جائے ، جو انہوں نے نہیں کیا۔ پس آپ انہیں رہا شدہ نہ سمجھیں

مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

اَلِيْمٌ	عَذَابٌ	وَلَهُمْ	الْعَذَابِ	مِّنَ
دردناک	عذاب	اور انکے لئے	عذاب	سے

عذاب سے اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے

﴿۱۸۸﴾ لَا تَحْسَبَنَّ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ
الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا فَعَلُوْا
مِنْ اِضْلَالِ النَّاسِ وَيُحِبُّوْنَ
اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا
مِنَ التَّمَسُّكِ بِالْحَقِّ وَهُمْ عَلٰى
ضَلَالٍ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِالْوَجْهَيْنِ
تَاكِيْدٌ بِمَفَازَةٍ بِمَكَانٍ يَنْجُوْنَ
فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فِي الْاٰخِرَةِ
بَلْ هُمْ فِيْ مَكَانٍ يُعَذَّبُوْنَ فِيْهِ
وَهُوَ جَهَنَّمُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مُؤْلِمٌ
فِيْهَا وَمَفْعُوْلَا يَحْسَبُ الْاُوْلٰى دَلَّ عَلَيْهِمَا
مَفْعُوْلَا الثَّانِيَةِ عَلٰى قِرَاءَةِ التَّحْتَانِيَّةِ وَعَلَى
الْفَوْقَانِيَّةِ حُذِفَ الثَّانِيْ فَقَطْ

﴿۱۸۸﴾ جو لوگ برے افعال کرکے اور لوگوں کو گمراہی میں ڈال کر اس اپنی حرکت پر خوش ہوتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہماری جھوٹی تعریفیں کریں اور ہم کو حق پر سمجھیں حالانکہ وہ گمراہ ہیں تو ان کو تم نہ سمجھو کہ عذاب سے چھوٹ گئے بلکہ وہ دوزخ کے کُندے ہیں۔ ان کو سخت عذاب کی مار ہے۔

تشریح

﴿۱۸۸﴾ دنیا پرست اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکیں گے | یہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی خوب تعریف ہو یہ سمجھیں کہ اللہ کے عذاب سے چھوٹ جائیں گے۔ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اور وہ ایسے لوگوں کو چھوڑے گا نہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی

وَلِلّٰهِ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰی
اور اللہ کیلئے	بادشاہت	آسمانوں	اور زمین	اور	اللہ	پر

اور اللہ کے لئے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر شے پر

ع ۱۹ ۱۰

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

كُلِّ	شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	اِنَّ	فِیْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ
ہر	شے	قادر	بیشک	میں	پیدائش	آسمانوں (جمع)	اور زمین

قادر ہے۔ بے شک پیدائش میں آسمانوں کی اور زمین کی

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

وَاخْتِلَافِ	الَّیْلِ	وَالنَّهَارِ	لَاٰیٰتٍ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ
اور آنا جانا	رات	اور دن	نشانیاں ہیں	عقل والوں کے لئے

اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں

(۱۸۹) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خَزَائِنُ الْمَطَرِ وَالرِّزْقِ وَالنَّبَاتِ وَغَیْرِهَا وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَمِنْهُ تَعْذِیْبُ الْكَافِرِیْنَ وَاِنْجَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(۱۹۰) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِمَا مِنَ الْعَجَائِبِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِالْمَجِیْءِ وَالذَّهَابِ وَالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ لَاٰیٰتٍ دَلَالَاتٍ عَلٰی قُدْرَتِهٖ تَعَالٰی لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ لِذَوِی الْعُقُوْلِ۔

(۱۸۹) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کو ہے۔ بارش اور رزق کے خزانے اور درختوں کا اُگانا وغیرہ سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کافروں کو عذاب دینا اور مسلمانوں کو نجات دینا سب اسکے اختیار میں ہے۔

(۱۹۰) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ بیشک آسمانوں اور زمین اور ان کے عجائبات کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے اور کم و بیش ہونے میں عقل والوں کو اللہ کی قدرت کی بڑی نشانی ہیں۔

تشریح

(۱۸۹) مجرم اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے | زمین و آسمان میں ہر جگہ اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ مختارِ کل ہے ہر چیز پر قادر ہے اسلئے مجرم بچ کر کہاں جا سکتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ فوری طور پر سزا نہیں دے رہے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل اسکی حکمت کی وجہ سے ہے اور دنیا میں جو آرام و راحت کے سامان انکے پاس ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی بھی ہے۔

(۱۹۰) ہر چیز میں اللہ کی نشانی موجود ہے | ایک صاحب عقل کے لئے زمین و آسمان کی بناوٹ میں رات اور دن کے آنے جانے میں وہ نشانیاں موجود ہیں جس سے آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اس کائنات پر ایسے قادر و حکیم کی حکومت ہے جو ایک ایک باریکی کا پورا علم رکھتا ہے اگر انسان آنکھیں کھول کر دیکھے تو اسے نظر آئیگا کہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی بڑی ہر مخلوق کی ایسی حد بندی کر دی ہے کہ کیا مجال ہے کہ کوئی اپنے دائرے سے باہر نکل تو جائے۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ

اَلَّذِيْنَ	يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّعَلٰى	جُنُوْبِهِمْ	وَ
جو لوگ	یاد کرتے ہیں	اللہ	کھڑے	اور بیٹھے	اور پر	اپنی کروٹیں	اور

جو لوگ اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے ہیں۔ اور

يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا

يَتَفَكَّرُوْنَ	فِيْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا	خَلَقْتَ	هٰذَا
وہ غور کرتے ہیں	میں	پیدائش	آسمانوں	اور زمین	اے ہمارے رب	نہیں	تونے پیدا کیا	یہ

غور کرتے ہیں آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش میں، اے ہمارے رب تونے یہ بے فائدہ نہیں

بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ	فَقِنَا	عَذَابَ	النَّارِ
بے فائدہ	تو پاک ہے	تو ہمیں بچالے	عذاب	آگ (دوزخ)

پیدا کیا تو پاک ہے تو بچالے ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

(۱۹۱) اَلَّذِيْنَ نَعْتٌ لِمَا قَبْلَهٗ اَوْ بَدَلٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ مُضْطَجِعِيْنَ اَيْ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُصَلُّوْنَ كَذٰلِكَ حَسْبَ الطَّاقَةِ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لِيَسْتَدِلُّوْا بِهِ عَلٰى قُدْرَةِ صَانِعِهِمَا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا الْخَلْقَ الَّذِيْ نَرَاهُ بَاطِلًا ۚ حَالٌ عَبَثًا بَلْ دَلِيْلًا عَلٰى كَمَالِ قُدْرَتِكَ سُبْحٰنَكَ تَنْزِيْهًا لَكَ عَنِ الْعَبَثِ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(۱۹۱) ان لوگوں کو جو کھڑے بیٹھے اور لیٹ کر غرض ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور حسب طاقت نماز ادا کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کے بنائے جانے میں غور وفکر کرتے ہیں اور صانع جل شانہ کی قدرت کا تماشا کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ اے ہمارے رب ہم تیری مخلوقات دیکھ رہے ہیں تو نے اس کو بے فائدہ نہیں بنایا بلکہ تیری بڑی قدرت ان سے معلوم ہوتی ہے۔ تو پاک ہے اس سے کہ بے فائدہ کوئی کام کرے پس ہم کو بچا آگ کی تکلیف سے۔

تشریح

(۱۹۱) اللہ کی تخلیق پر غور کرنے والے | یہ صاحب علم وفکر وہ لوگ ہیں جو اللہ کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کائنات کا اتنا بڑا کارخانہ اللہ نے بیکار اور بے مقصد نہیں بنایا ہے وہ اٹھتے بیٹھتے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کے عذاب سے پناہ چاہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کی نشانیوں پر غور کرنا وہی بامقصد اور پسندیدہ ہے جو خدا کی یاد اور آخرت کی فکر پیدا کرے اور جس سے بنانے والے کی معرفت حاصل ہو۔ یہ نہیں ہے کہ مصنوعات کے جال میں الجھ کر رہ جائے اور اس سے وہ فائدہ حاصل نہ ہو جس سے معرفتِ کردگار حاصل ہو سکے۔ اس لئے کہ پوری کائنات معرفتِ کردگار کا ایک دفتر ہے، بشرطیکہ ایک طالب بن کر اس پر غور وفکر کیا جائے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ	النَّارَ	فَقَدْ	اَخْزَيْتَهٗ	وَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ
اے ہمارے رب	بیشک تو	جو جس	داخل کیا	آگ (دوزخ)	تو ضرور	تونے اسکو رسوا کیا	اور نہیں	ظالموں کے لئے

اے ہمارے رب تونے جس کو دوزخ میں داخل کیا تو ضرور تونے اس کو رسوا کیا۔ اور ظالموں کا

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ

مِنْ	اَنْصَارٍ	رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا	مُنَادِيًا	يُّنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ	اَنْ
کوئی	مددگار	اے ہمارے رب	بیشک ہم نے	سنا	پکارنے والا	پکارتا ہے	ایمان کے لئے	کہ

کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب بیشک ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا وہ ایمان کی طرف پکارتا ہے کہ

اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَكَفِّرْ	عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا
ایمان لے آؤ	اپنے رب پر	سو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو بخشدے	ہمیں	ہمارے گناہ	اور دور کردے	ہم سے	ہماری برائیاں

اپنے رب پر ایمان لے آؤ، سو ہم ایمان لائے، اے ہمارے رب! تو ہمیں بخشدے ہمارے گناہ اور ہم سے ہماری برائیاں دُور کردے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا

وَتَوَفَّنَا	مَعَ	الْاَبْرَارِ	رَبَّنَا	وَاٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا	عَلٰى	رُسُلِكَ	وَلَا
اور ہمیں موت دے	ساتھ	نیکوں کے	اے ہمارے رب	اور ہمیں دے	جو	تونے ہم سے وعدہ کیا	پر (ذریعہ)	اپنے رسول (جمع)	اور نہ

اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔ اے ہمارے رب اور ہمیں دے جو تونے اپنے رسولوں کے ذریعہ وعدہ کیا اور ہمیں

تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

تُخْزِنَا	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	اِنَّكَ	لَا تُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ
رسوا کر ہمیں	دن	قیامت	بیشک تو	نہیں خلاف کرتا	وعدہ

قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو نہیں خلاف کرتا اپنا وعدہ۔

﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ لِلْخُلُوْدِ فِيْهَا فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ اَهَنْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اَلْكَافِرِيْنَ فِيْهِ وُضِعَ الظَّاهِرُ مَوْضَعَ الْمُضْمَرِ اِشْعَارًا بِتَخْصِيْصِ الْخِزْيِ بِهِمْ مِنْ زَائِدَةٌ اَنْصَارٍ ○ اَعْوَانٍ يَمْنَعُهُمْ

﴿۱۹۲﴾ اے ہمارے رب بیشک تونے جس کو آگ میں ڈالا اور ہمیشہ کو گرفتار عذاب کیا اس کو نہایت رسوا اور ذلیل کیا اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں جو ان کو عذاب الٰہی سے بچا دے۔

مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

(۱۹۳) رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ يَدْعُوا النَّاسَ لِلْاِيْمَانِ اَيْ اِلَيْهِ وَهُوَ مُحَمَّدٌ اَوِ الْقُرْاٰنُ اَنْ اَيْ بِاَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا بِهٖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ غَطِّ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا فَلَا تُظْهِرْهَا بِالْعِقَابِ عَلَيْهَا وَتَوَفَّنَا اَقْبِضْ اَرْوَاحَنَا مَعَ فِيْ جُمْلَةِ الْاَبْرَارِ ۝ اَلْاَنْبِيَاءَ وَالصّٰلِحِيْنَ۔

(۱۹۳) اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ (وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا قرآن) سو ہم اس پر ایمان لائے۔ سو اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمارے گناہ پوشیدہ فرما ان پر عذاب نہ کر اور ہم کو انبیاء اور صلحا کے ساتھ موت دے اور ان میں محشور کر

(۱۹۴) رَبَّنَا وَاٰتِنَا اَعْطِنَا مَا وَعَدْتَّنَا بِهٖ عَلٰٓى اَلْسِنَةِ رُسُلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْفَضْلِ وَسُؤَالُهُمْ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ وَعْدُهٗ تَعَالٰى لَا يُخْلَفُ سُؤَالٌ اَنْ يَّجْعَلَهُمْ مِنْ مُّسْتَحِقِّيْهِ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَتَيَقَّنُوْا اسْتِحْقَاقَهُمْ لَهٗ وَتَكْرِيْرُ رَبَّنَا مُبَالَغَةٌ فِي التَّضَرُّعِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اَلْوَعْدَ بِالْبَعْثِ وَالْجَزَآءِ

(۱۹۴) اور جو کچھ تو نے رسولوں کی معرفت فضل و رحمت کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما (اللہ کا وعدہ بغیر ان کے کہنے کے بھی ضرور پورا ہوتا پھر یہ عرض کرنا کہ جو کچھ ہم سے رحمت کا وعدہ فرمایا ہے اس کو پورا فرما اس لئے ہے کہ اللہ سے یہ بات مانگی کہ ہم کو ان لوگوں میں سے کر جو مستحق اس وعدے کے ہیں کیونکہ انکو یقین نہ تھا کہ ہم بالضرور مستحق اس وعدے کے ہیں) اور ہم کو قیامت میں رسوا نہ کر بیشک جو تیرا وعدہ جزا و سزا حشر و نشر کا ہے سب پورا ہونے والا ہے۔

تشریح

(۱۹۲) دوزخ بڑی رسوائی کی جگہ ہے | یعنی یہ سمجھ والے لوگ جب ان پر نظام کائنات کی حکمت کھلتی ہے اور وہ یہ سمجھ جاتے ہیں کہ جس انسان میں اللہ نے اچھے برے کی تمیز دی ہے اخلاقی حس عطا کی ہے اور تصرف کے اختیارات دیئے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے اعمال کی بازپرس نہ ہو اور اسے نیکی بدی کا بدلہ نہ دیا جائے۔ اس غور و فکر سے انہیں آخرت کا یقین حاصل ہو جاتا ہے وہ اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ جسے آپ نے دوزخ کے عذاب میں ڈالا وہ حقیقت میں بڑی ذلت اور رسوائی میں پڑ گیا۔ اور وہ جان جاتے ہیں کہ ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

(۱۹۳) رسول پر ایمان | اللہ کی کائنات پر غور و فکر کے نتیجے میں انہیں جو اطمینان حاصل ہوتا ہے جب وہ اسکو پیغمبر کی دعوت اور اس کی تعلیم سے ملاتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اس کائنات اور اس کے آغاز و انجام کے متعلق جو نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں اور جو راستہ وہ بتاتے ہیں وہ سراسر حق ہے اور وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے رب آپ کے پکارنے والے کی پکار کو ہم نے سنا اور ہم نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا پس اے رب ہمارے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیجئے، ہماری برائیوں کو دور کر دیجئے اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ فرمائیے۔

(۱۹۴) مومنین کی دعا | یہ صاحب ایمان جن کو اللہ کے وعدوں پر پورا یقین ہے مگر یہ اطمینان نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو مغفرت کے وعدے کئے ہیں اس کا مصداق ہم ہوں گے یا نہیں۔ وہ اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب جو آپ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ وعدے کئے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا فرمایئے ہمیں حشر کے میدان میں رسوا نہ کیجئے۔ بے شک آپ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتے۔ مگر ہم کو ڈر ہے کہ ہم ایسا کام نہ کر بیٹھیں کہ آپ کے وعدوں کے مستحق نہ رہیں۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

فَاسْتَجَابَ	لَهُمْ	رَبُّهُمْ	اَنِّیْ	لَآ اُضِیْعُ	عَمَلَ	عَامِلٍ	مِّنْكُمْ
پس قبول کی	انکے لئے	انکا رب	کہ میں	ضائع نہیں کرتا	محنت	کوئی محنت کرنیوالا	تم میں سے

پس ان کے رب نے (اُن کی دُعا) قبول کی کہ میں کسی محنت کرنے والے کی محنت ضائع نہیں کرتا تم میں سے

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ

مِّنْ	ذَكَرٍ	اَوْ	اُنْثٰى	بَعْضُكُمْ	مِّنْ ۔ بَعْضٍ	فَالَّذِیْنَ
سے	مرد	یا	عورت	تم میں سے	سے ۔ بعض (آپس میں)	سو جو لوگ

مرد ہو یا عورت، تم آپس میں (ایک ہو) سو جن لوگوں نے

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ

هَاجَرُوْا	وَاُخْرِجُوْا	مِنْ	دِیَارِهِمْ	وَاُوْذُوْا	فِیْ	سَبِیْلِیْ
انہوں نے ہجرت کی	اور نکالے گئے	سے	اپنے شہروں	اور ستائے گئے	میں	میری راہ

ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

وَقٰتَلُوْا	وَقُتِلُوْا	لَاُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَیِّاٰتِهِمْ	وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ
اور لڑے	اور مارے گئے	میں ضرور دور کروں گا	اُن سے	ان کی برائیاں	اور ضرور انہیں داخل کرونگا

اور لڑے اور مارے گئے، میں ان کی برائیاں اُن سے ضرور دور کردوں گا، اور انہیں باغات

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ثَوَابًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
باغات	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ثواب	سے	اللہ کے پاس (طرف)

میں داخل کروں گا بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں (یہ) اللہ کی طرف سے ثواب ہے

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

وَاللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ	الثَّوَابِ
اور اللہ	اس کے پاس	اچھا	ثواب

اور اللہ کے پاس اچھا ثواب ہے۔

(۱۹۵) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ دُعَائَهُمْ
اَنِّیْ اَیْ بِاَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ
عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ كَائِنٌ مِّنْۢ
بَعْضٍ ۚ اَیْ اَلذُّكُوْرُ مِنَ
الْاِنَاثِ وَبِالْعَكْسِ وَالْجُمْلَةُ
مُؤَكِّدَةٌ لِمَا قَبْلَهَا اَیْ هُمْ
سَوَاءٌ فِی الْمُجَازَاتِ بِالْاَعْمَالِ
وَتَرْكِ تَضْیِیْعِهَا۔ نَزَلَتْ لَمَّا قَالَتْ
اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَآ اَسْمَعُ
اللّٰهُ ذِكْرَ النِّسَاءِ فِی الْهِجْرَةِ
بِشَیْءٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْ
مَكَّةَ اِلَى الْمَدِیْنَةِ وَاُخْرِجُوْا
مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ
دِیْنِیْ وَقٰتَلُوْا الْكُفَّارَ وَقُتِلُوْا
بِالتَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ وَفِیْ
قِرَاءَةٍ بِتَقْدِیْمِهٖ لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ اَسْتُرُهَا بِالْمَغْفِرَةِ
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مَصْدَرٌ
مِنْ مَعْنٰى لَاُكَفِّرَنَّ مُؤَكِّدٌ لَهٗ
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فِیْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ التَّكَلُّمِ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ الْجَزَاءِ

(۱۹۵) سو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت اس بارے میں سب برابر ہیں۔

جب ام سلمہ رض نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وجہ ہجرت میں کہیں ذکر عورتوں کا نہیں آتا تو یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ سے آخر تک۔

سو جن لوگوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے، اور میرے دین میں ان کو تکلیفیں پہونچیں۔ اور کافروں کو قتل کیا اور شہید ہوئے ہیں ان کے گناہ بخش کر جنت کے باغوں میں پہونچاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ اللہ کے پاس کا بدلہ ہے اور اس کے ہاں عمدہ بدلہ نیکوں کے واسطے تیار ہے۔

تشریح

(۱۹۵) اللہ کے یہاں کسی کا عمل ضائع نہیں جائیگا | اللہ نے ان مومنین کی دعا کو قبول فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی وضاحت کردی کہ مرد ہوں یا عورتیں ان میں سے کسی کا عمل بھی جو انہوں نے اللہ کے لئے کیا ہے ضائع نہیں جائیگا۔ کیونکہ مرد اور عورت ایک ہی نوع انسانی کے افراد ہیں ایک آدم سے پیدا ہوئے ہیں ایک اسلامی رشتے میں منسلک ہیں۔ معاشرت میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہیں تو اعمال کے نتیجوں میں بھی ایک جیسے ہیں جب اللہ تعالےٰ کسی کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا تو پھر ان کا تو پوچھنا ہی کیا جنہوں نے اللہ کے لئے، ہجرت کی، اپنے وطن چھوڑے اپنے گھروں سے نکالے گئے، میرے راستے میں ستائے گئے میرے لئے لڑے اور مارے گئے۔ یہ وہ بندے ہیں جن کی تمام کوتاہیاں معاف کردی گئیں اور اللہ کی جنت انکے داخلے کی منتظر ہے اللہ کی طرف سے ان کے اعمال کا بدلہ۔ اور اللہ سے بہتر جزا دینے والا کون ہوسکتا ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ

لَا يَغُرَّنَّكَ	تَقَلُّبُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِي	الْبِلَادِ	مَتَاعٌ
نہ دھوکا دے آپ کو	چلنا پھرنا	جن لوگوں نے	کفر کیا	میں	شہر (جمع)	فائدہ

شہروں میں کافروں کا چلنا پھرنا آپ کو دھوکا نہ دے ۔ (یہ) تھوڑا سا فائدہ

قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ

قَلِيْلٌ	ثُمَّ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَبِئْسَ	الْمِهَادُ	لٰكِنِ
تھوڑا	پھر	ان کا ٹھکانا	دوزخ	اور کتنا بُرا	بچھونا (آرام کرنا)	لیکن

ہے پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کتنی بُری آرامگاہ ہے ؟ جو

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
جو لوگ	ڈرتے رہے	اپنا رب	انکے لئے	باغات	بہتی ہیں	سے	انکے نیچے	نہریں

لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	نُزُلًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَمَا	عِنْدَ اللّٰهِ	خَيْرٌ
ہمیشہ رہیں گے	اس میں	مہمانی	سے	اللہ کے پاس	اور جو	اللہ کے پاس	بہتر

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے مہمانی ہے اللہ کے پاس سے ، اور جو اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں

لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

لِّلْاَبْرَارِ	وَ	اِنَّ	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَمَنْ	يُّؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ
نیک لوگوں کے لئے	اور	بیشک	سے	اہل کتاب	بعض وہ جو	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر	اور

کے لئے بہتر ہے ۔ اور بیشک اہل کتاب میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر ۔ اور

مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْكُمْ	وَمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	خٰشِعِيْنَ	لِلّٰهِ	لَا يَشْتَرُوْنَ
جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور جو	نازل کیا گیا	انکی طرف	عاجزی کرتے ہیں	اللہ کے آگے	مول نہیں لیتے

جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ۔ اللہ کے آگے عاجزی کرتے ہیں ۔ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ
آیتوں کا	اللہ	مول	تھوڑا	یہی لوگ	انکے لئے	ان کا اجر	پاس	انکے رب

آیتوں کے بدلے تھوڑا مول نہیں لیتے یہی لوگ ہیں ان کے لئے اُن کے رب کے پاس اجر ہے

إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا

إِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيعُ	الْحِسَابِ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِينَ	اٰمَنُوا	اصْبِرُوا	وَصَابِرُوا
بیشک	اللہ	جلد	حساب	اے	جو لوگ	ایمان لائے	تم صبر کرو	اور مقابلہ میں مضبوط رہو

بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو تم صبر کرو، اور مقابلہ میں مضبوط رہو

وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۲۰۰﴾ ع ۱۱

وَرَابِطُوا	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُونَ
اور جنگ کی تیاری کرو	اور ڈرو	اللہ	تاکہ تم	مراد کو پہنچو

اور جنگ کی تیاری کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

(۱۹۶) وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ الْمُسْلِمُونَ اَعْدَاءُ
اللّٰهِ فِيمَا نَرٰى مِنَ الْخَيْرِ وَنَحْنُ
فِي الْجَهْدِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ
كَفَرُوا تَصَرُّفُهُمْ فِي الْبِلَادِ ○ بِالتِّجَارَةِ
(۱۹۷) وَالْكَسْبِ هُوَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ يَتَمَتَّعُونَ
بِهٖ فِي الدُّنْيَا يَسِيرًا وَيَفْنٰى ثُمَّ مَاْوٰهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ الْفِرَاشُ هِيَ
(۱۹۸) لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِينَ اَيْ مُقَدَّرِينَ الْخُلُودَ فِيهَا
نُزُلًا هُوَ مَا يُعَدُّ لِلضَّيْفِ وَنَصْبُهٗ عَلَى
الْحَالِ مِنْ جَنّٰتٍ وَالْعَامِلُ فِيهَا مَعْنَى
الظَّرْفِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ
اللّٰهِ مِنَ الثَّوَابِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○
مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا
(۱۹۹) وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَصْحَابِهٖ وَ
النَّجَاشِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اَيِ الْقُرْاٰنُ
وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اَيِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيلُ
خٰشِعِينَ حَالٌ مِنْ ضَمِيرِ يُؤْمِنُ مُرَاعِيْ

(۱۹۶) لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ الخ وجہ نازل ہونے
ان آیات کی یہ ہے کہ مسلمانوں نے کہا کہ اللہ کے دشمن یعنی کافر تو
ایسے عیش و نعمت میں اور ہم پر یہ تکالیف اور مصیبتیں۔ پس تم کو دھوکہ
نہ ہو اس سے کہ کافر شہروں میں پھرتے ہیں تجارت کرتے اور مال
(۱۹۷) کماتے ہیں یہ دنیا کا چند دنوں کا نفع ہے پھر فنا ہو جائے گا
پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا بچھونا ہے۔ یعنی کافروں کی
عیش دنیاوی دیکھ کر یوں نہ سمجھو کہ اللہ ان سے خوش ہے۔ آخرت میں
(۱۹۸) بھی انکو ایسا ہی آرام ملے گا۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے
ہیں انکے لئے ہمیشہ ہمیشہ کو باغ ہیں جنکے نیچے پانی کی نہریں
جاری ہیں۔ یہ اللہ کی مہمانی اور دعوت ہے جو اس نے
اپنے اچھے بندوں کے لئے تیار کی ہے۔ اور اس کے سوا
جو کچھ اللہ کے پاس ہے۔ عوض ملنے والا ہے نیکوں کے
لئے وہ اچھا ہے، دنیا کے مال و اسباب
سے۔

(۱۹۹) اور بے شک بعض اہل کتاب جیسے عبداللہ بن سلام
اور ان کے ہمراہی اور نجاشی اللہ اور قرآن اور توریت
و انجیل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے سامنے عاجزی
اور پستی سے رہتے ہیں

بِنَيْلِهٖ مَعْنٰى مِنْ اَىْ مُتَوَاضِعِيْنَ لِلّٰهِ
لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ الَّتِىْ عِنْدَهُمْ
فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِنْ نَعْتِ النَّبِىِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنًا قَلِيْلًا مِنَ
الدُّنْيَا بِاَنْ يَكْتُمُوْهَا خَوْفًا عَلَى الرِّيَاسَةِ
كَفِعْلِ غَيْرِهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ ثَوَابُ اَعْمَالِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُؤْتَوْنَهٗ مَرَّتَيْنِ كَمَا فِى الْقَصَصِ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يُحَاسِبُ
الْخَلْقَ فِىْ قَدْرِ نِصْفِ نَهَارٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا

اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے جو ان کی کتاب میں ہے دنیا کا مال نہیں لیتے کہ ریاست کے جاتے رہنے کے ڈر سے احکام الٰہی کو چھپا لیں جیسا اور یہودیوں کا یہ شیوہ ہے انہیں کے لئے ہے ان کے رب کے پاس ان کے عملوں کا دوہرا اجر۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے کہ بقدر آدھے دن کے دنیا کے دنوں سے حساب خلق کا لے لیوے گا۔

(۲۰۰) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا عَلَى
الطَّاعَاتِ وَالْمَصَائِبِ وَعَنِ الْمَعَاصِىْ
وَصَابِرُوْا الْكُفَّارَ فَلَا يَكُوْنُوْا اَشَدَّ صَبْرًا
مِنْكُمْ وَرَابِطُوْا اَقِيْمُوْا عَلَى الْجِهَادِ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ فِىْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
تَفُوْزُوْنَ بِالْجَنَّةِ وَتَنْجُوْنَ مِنَ النَّارِ

(۲۰۰) اے ایمان والو مصیبتوں پر صبر کرو۔ گناہوں سے بچو اور عبادت الٰہی پر ثابت رہو اور کافروں سے بڑھے ہو صبر میں وہ تم سے زیادہ نہ ہو جاویں اور جہاد پر قائم رہو اور تمام احوال میں اللہ سے ڈرو تاکہ تم کو جنت ملے، اور دوزخ سے چھٹکارا پاؤ۔

تشریح

(۱۹۶) نافرمانوں کی چلت پھرت سے دھوکا نہ ہو | اللہ کے نافرمان بندے جو بظاہر دنیا کے ملکوں میں چلتے پھرتے، کاروبار کرتے، دولت کماتے اور عیش کی زندگی بسر کرتے نظر آتے ہیں ان کی اس چمک دمک سے دھوکا نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۹۷) دنیا چند روزہ ہے | یہ دنیا ایک متاع قلیل ہے جو اس کو اپنا مقصد بناتا ہے اس کے لئے تھوڑے دن کے لئے مزے ہیں اس کے بعد تو نافرمانوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اس سے بُرا ٹھکانہ کیا ہو سکتا ہے۔

(۱۹۸) پرہیزگاروں کے لئے جنت کی بہاریں ہیں | لیکن جو اللہ کے نیک اور پرہیزگار بندے ہیں اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو دنیا میں کچھ دن کے لئے پریشانیوں کا سامنا کرنا بھی پڑے تو اس دنیا سے جانے کے بعد ان کے لئے جنت کی ہمیشہ رہنے والی بہاریں ہیں جہاں وہ اللہ کے مہمان ہونگے اور اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں عطا فرمائیں گے جو کہ نیک لوگوں کے لئے سب سے بہتر نعمتیں ہیں۔

(۱۹۹) اہل کتاب کے نیک لوگ | اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب یعنی قرآن پر بھی جو محمدؐ پر نازل کی گئی اور اُن کتابوں کو بھی انھوں نے ٹھیک ٹھیک تسلیم کیا جو پچھلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔ نہ ان کتابوں میں سے کچھ چھپایا اور نہ انکے احکام کو بدلا۔ وہ دوسرے لوگوں کی طرح دنیا حاصل کرنے کے لئے اللہ کی آیتوں کو بیچتے نہیں ہیں ایسے پاکباز نیک اور حق پرست اہل کتاب کے لئے اللہ کے یہاں دوہرا اجر ہے اور اللہ کو حساب چکاتے دیر نہیں لگتی۔ حساب کا دن کچھ دور نہیں ہے۔

(۲۰۰) اہل ایمان کے لئے قیمتی نصیحت | سورۂ آل عمران کے خاتمے پر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو ایک جامع نصیحت فرما رہے ہیں کہ اے میرے مومن بندو! صبر سے کام لو۔ آخرت کی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو سختیاں اٹھا کر بھی اطاعت پر کاربند رہو، اللہ سے ڈرتے رہو باطل کے مقابلے میں سینہ سپر ہو کر ڈٹ جاؤ یقیناً تم مراد کو پہنچ کر رہو گے۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

ترتیب تلاوت ــــ ۴	ترتیب نزول ــــ ۲۴	مکی/مدنی ــــ مدنی
تعداد آیات ــــ ۱۷۶	تعداد حروف ــــ ۱۶۶۶۶	تعداد الفاظ ــــ ۳۷۲۰
تعداد رکوعات ــــ ۲۴		

اس سورت کا نام "اَلنِّسَآء" اسی سورت کی ایک آیت میں لفظ نِسَاء سے لیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سورت میں خاندان کی تنظیم کے اصول بتائے گئے ہیں جس کا خاص تعلق عورتوں کے ساتھ ہے۔

اس سورت کے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سنہ ۳ ہجری سے لے کر سنہ ۵ ھ کے درمیان مختلف موقعوں پر اس کی مختلف آیات نازل ہوئی ہیں۔

ہجرت کے بعد نبیؐ مدینہ طیبہ پہنچے تو جہاں آپ کو مسلم سوسائٹی کو منظم کرنا تھا اور ان کے اخلاق تمدن معاشرت اور معیشت کو اسلامی بنیادوں پر قائم کرنا تھا اس کے ساتھ ساتھ عرب کے مشرکین، یہودیوں کے قبیلوں اور مدینہ کے منافقین سے مستقل کشمکش کا سلسلہ جاری تھا۔

مسلم سوسائٹی کی تعمیر جن بنیادوں پر ہونی تھی ان میں ایک منظم خاندان کا ہونا ضروری تھا۔ اس لئے نکاح کا قانون بنایا گیا۔ عورت اور مرد کے حقوق متعین کئے گئے۔ وراثت کی تقسیم کا قانون بنایا گیا۔ مسلمانوں کو بداخلاقی سے بچانے کے لئے شراب پر پابندی لگائی گئی ـــ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ افواہوں سے پرہیز کریں اور بغیر مکمل تحقیق کے کسی خبر کی سچائی پر یقین نہ کریں، تاکہ مسلم معاشرہ ہر طرح کے انتشار سے محفوظ رہے ـــ اسلامی لشکر کو بار بار باہر جانا پڑتا تھا، اور جنگوں سے سابقہ پیش آتا تھا، ایسے راستے بھی آتے تھے جہاں پانی کی کمی ہوتی تھی اسلئے تیمم کے احکام نازل کئے گئے صلوٰۃِ خوف کا طریقہ بتایا گیا اور سب سے اہم بات یہ کہ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ ان کا اخلاق اور کردار بے داغ ہونا چاہیئے کیونکہ یہی وہ ہتھیار ہے جس سے اہلِ ایمان دوسروں پر غالب آسکتے ہیں۔

رُكُوْعَاتُهَا ٢٤	سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ ٩٢ ٤	اٰيَاتُهَا ١٧٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ

يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوْا	رَبَّكُمُ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ	نَّفْسٍ	وَّاحِدَةٍ	وَّخَلَقَ
اے	لوگ	ڈرو	اپنا رب	وہ جس نے	تمہیں پیدا کیا	سے	جان	ایک	اور پیدا کیا

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو وہ جس نے تمہیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے

مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ

مِنْهَا	زَوْجَهَا	وَبَثَّ	مِنْهُمَا	رِجَالًا	كَثِيْرًا	وَّنِسَآءً	وَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	الَّذِيْ
اس سے	جوڑا اسکا	اور پھیلائے	دونوں	مرد (جمع)	بہت	اور عورتیں	اور ڈرو	اللہ	وہ جو

اس کا جوڑ پیدا کیا، اور ان دونوں سے پھیلائے بہت سے مرد اور عورتیں، اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا

تَسَآءَلُوْنَ	بِهٖ	وَالْاَرْحَامَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلَيْكُمْ	رَقِيْبًا	وَاٰتُوا
آپس میں مانگتے ہو	اس سے (اسکے نام پر)	اور رشتے	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	نگہبان	اور دو

تم آپس میں مانگتے ہو اور (خیال رکھو) رشتوں کا، بیشک اللہ ہے تم پر نگہبان۔ اور یتیموں کو

الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا

الْيَتٰمٰٓى	اَمْوَالَهُمْ	وَلَا	تَتَبَدَّلُوا	الْخَبِيْثَ	بِالطَّيِّبِ	وَلَا	تَاْكُلُوْٓا
یتیم (جمع)	انکے مال	اور نہ	بدلو	ناپاک	پاک سے	اور نہ	کھاؤ

ان کے مال دو اور نہ بدلو ناپاک (حرام) کو پاک (حلال) سے اور ان کے مال

اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②

اَمْوَالَهُمْ	اِلٰٓى	اَمْوَالِكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حُوْبًا	كَبِيْرًا
ان کے مال	طرف (ساتھ)	اپنے مال	بیشک	ہے	گناہ	بڑا

نہ کھاؤ اپنے مالوں کے ساتھ (ملاکر) بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

① يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَيْ اَهْلَ مَكَّةَ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اَيْ عِقَابَهٗ بِاَنْ تُطِيْعُوْهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اٰدَمَ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا حَوَّآءَ بِالْمَدِّ مِنْ ضِلْعٍ مِنْ اَضْلَاعِهِ الْيُسْرٰى وَبَثَّ فَرَّقَ وَنَشَرَ مِنْهُمَا مِنْ اٰدَمَ وَحَوَّآءَ

سورۂ نساء مدنی ہے ایک سو چھتر یا ایک سو چہتر یا ایک سو ستتر آیتیں ہیں۔

① بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ الخ اے مکہ والو! اللہ کے عذاب سے ڈرو اس کی عبادت کرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا۔ اور آدمؑ کی بائیں پسلی سے اس کی بیوی حوّا کو پیدا کیا۔ اور آدمؑ و حوا سے بہت مرد اور بہت عورتیں پیدا کر کے عالم میں پھیلائے

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً كَثِيْرَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ فِيْهِ إِدْغَامُ التَّاءِ فِي
الْأَصْلِ فِي السِّيْنِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالتَّخْفِيْفِ
بِحَذْفِهَا أَيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ فِيْمَا بَيْنَكُمْ حَيْثُ
يَقُوْلُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ أَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ وَأَنْشُدُكَ
بِاللّٰهِ وَ اتَّقُوا الْأَرْحَامَ ۭ أَنْ تَقْطَعُوْهَا وَفِيْ
قِرَاءَةٍ بِالْجَرِّ عَطْفًا عَلَى الضَّمِيْرِ فِيْ بِهٖ
وَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ بِالرَّحِمِ إِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ حَافِظًا لِأَعْمَالِكُمْ
فَيُجَازِيْكُمْ بِهَا أَيْ لَمْ يَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِكَ

اور اس اللہ سے ڈرو جس کو درمیان میں ڈال کر باہم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ (اس طرح کہ بعض تم میں سے بعض سے یوں کہتے ہیں أَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ وَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ کہ میں تجھ سے اللہ کے واسطے مانگتا ہوں اور میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں) اور ڈرو ناتے کے توڑنے سے بیشک اللہ تمہارے کاموں کا نگہبان ہے ہمیشہ سے اس کو تمہارے حال کی خبر ہے سو وہ تم کو عوض دے گا۔

(۲) وَنَزَلَ فِيْ يَتِيْمٍ طَلَبَ مِنْ وَلِيِّهٖ مَالَهٗ فَمَنَعَهٗ
وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى الصِّغَارَ الَّذِيْ لَا أَبَ لَهُمْ أَمْوَالَهُمْ
إِذَا بَلَغُوْا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ الْحَرَامَ
بِالطَّيِّبِ الْحَلَالِ أَيْ تَأْخُذُوْهُ بَدَلَهٗ كَمَا
تَفْعَلُوْنَ مِنْ أَخْذِ الْجَيِّدِ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ وَ
جَعْلِ الرَّدِيِّ مِنْ مَالِكُمْ مَكَانَهٗ وَلَا تَأْكُلُوْا
أَمْوَالَهُمْ مَضْمُوْمَةً إِلٰٓى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهٗ أَيْ
أَكْلَهَا كَانَ حُوْبًا ذَنْبًا كَبِيْرًا ۝ عَظِيْمًا

(۲) چھوٹے بچے جن کے باپ زندہ نہیں جب وہ بالغ ہوجائیں ان کا مال ان کو دو اور حلال کے بدلہ حرام مال نہ لو جیسے تمہاری عادت تھی کہ یتیم کا اچھا مال خود لے لیا اور اپنا نکما مال اس کی جگہ رکھ دیا اور اپنے مال ان کے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ ان کے مالوں کا کھانا بڑا گناہ ہے

تشریح

(۱) سب انسانوں کی اصل ایک ہے | نوع انسانی کی تخلیق ایک فرد حضرت آدم ؑ سے شروع ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہی سے ان کا جوڑا بنایا پھر اس جوڑے سے تمام مردوں اور عورتوں کو دنیا میں پھیلا دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اور تمام انسانوں مردوں و عورتوں میں اخوت بھائی چارے کا رشتہ ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم ؐ دعا کے پیرائے میں اعلان فرماتے ہیں اللھم اشھد بان العباد کلھم اخوۃ اے اللہ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ تمام بندے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کیونکہ ہم سب کا خالق پروردگار اللہ ہے اسلئے ہم پر اس کی اطاعت لازم ہے اور چونکہ انسانوں کے وجود میں آنے کا سبب ایک ماں اور ایک باپ ہی ہیں اسلئے انسانوں میں جو اُنس اور محبت ہونی چاہئے اور اس کے نتیجے میں دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک ہونا چاہئے اور سب کو ایک دوسرے کا حق پہچاننا چاہیئے۔

پھر انسانوں میں جو قرابتیں اور رشتے قائم ہوتے ہیں ان رشتوں کے نتیجے میں ایک دوسرے پر کچھ حقوق اور ذمہ داریاں آتی ہیں اس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد ان دونوں کو پورے خلوص و دیانت کے ساتھ ادا کیا جائے کیونکہ ہمارا خالق ہم سب کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ ہمارے تمام اعمال سے واقف ہے۔

(۲) یتیم کا حق | انسانی معاشرے میں سب سے کمزور اور قابل رحم وہ بچے ہوتے ہیں جن کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جاتا ہے اور وہ نو عمری میں یتیم ہو جاتے ہیں۔ اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ یتیم کی مجبوری سے اور اس کی بے چارگی سے غلط فائدہ نہ اٹھایا جائے اس کا حق اس کو دیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی چیز لیکر بدلے میں گھٹیا چیز دیدی جائے اور اپنے مال میں ملا کر اس کا مال ہڑپ کر لیا جائے۔ اگر ایسی حرام خوری کروگے تو یہ تم پر سخت وبال ہوگا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ

وَاِنْ	خِفْتُمْ	اَلَّا	تُقْسِطُوْا	فِی	الْیَتٰمٰی	فَانْکِحُوْا	مَا	طَابَ
اور اگر	تم ڈرو	کہ نہ	انصاف کرسکوگے	میں	یتیموں	تو نکاح کرلو	جو	پسند ہو

اور اگر تم کو ڈر ہو کہ (یتیم (لڑکیوں کے حق) میں انصاف نہ کرسکو گے تو نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں

لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

لَکُمْ	مِنَ	النِّسَآءِ	مَثْنٰی	وَثُلٰثَ	وَرُبٰعَ	فَاِنْ	خِفْتُمْ
تمہیں	سے	عورتیں	دو، دو	تین، تین	چار، چار	پھر اگر	تمہیں اندیشہ ہو

بھلی لگیں، دو، دو اور تین، تین اور چار، چار، پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو

اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ ذٰلِکَ

اَلَّا	تَعْدِلُوْا	فَوَاحِدَةً	اَوْ	مَا	مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ	ذٰلِکَ
کہ نہ	انصاف کرسکوگے	تو ایک ہی	یا	جو	لونڈی جس کے تم مالک ہو	یہ

کہ انصاف نہ کرسکوگے تو ایک ہی یا جس لونڈی کے تم مالک ہو۔ یہ اس کے

اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿۳﴾ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

اَدْنٰی	اَلَّا	تَعُوْلُوْا	وَاٰتُوا	النِّسَآءَ	صَدُقٰتِهِنَّ	نِحْلَةً	فَاِنْ
قریب تر	کہ نہ	جھک پڑو	اور دے دو	عورتیں	ان کے مہر	خوشی سے	پھر اگر

قریب ہے کہ نہ جھک پڑو اور عورتوں کو ان کے مہر دیدو خوشی سے۔ پھر اگر وہ

طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَکُلُوْهُ هَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا ﴿۴﴾ وَلَا تُؤْتُوا

طِبْنَ	لَکُمْ	عَنْ شَیْءٍ	مِّنْهُ	نَفْسًا	فَکُلُوْهُ	هَنِیْٓئًا	مَّرِیْٓئًا	وَلَا تُؤْتُوا
خوشی سے چھوڑدیں	تم کو	کچھ	اس میں سے	دل سے	تو اسے کھاؤ	مزیدار	خوشگوار	اور نہ دو

خوشی سے تمہیں چھوڑدیں اس میں سے کچھ تو اسے مزیدار خوشگوار سمجھ کر کھاؤ۔ اور نہ دو

السُّفَهَآءَ اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ

السُّفَهَآءَ	اَمْوَالَکُمُ	الَّتِیْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لَکُمْ	قِیٰمًا	وَّارْزُقُوْهُمْ
بے عقل (جمع)	اپنے مال	جو	بنایا	اللہ	تمہارے لئے	سہارا	اور انہیں کھلاتے رہو

عقلوں کو اپنے مال جو اللہ نے تمہارے لئے سہارا (گذران کا ذریعہ) بنایا ہے اور انہیں اس سے کھلاتے

فِیْهَا وَاکْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾

فِیْهَا	وَاکْسُوْهُمْ	وَقُوْلُوْا	لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا
اس میں	اور انہیں پہناتے رہو	اور کہو	ان سے	بات	معقول

اور پہناتے رہو اور کہو ان سے معقول بات۔

۳ وَلَمَّا نَزَلَتْ تَحَرَّجُوْا مِنْ وِلَايَةِ
الْيَتٰمٰى وَكَانَ فِيْهِمْ مَنْ تَحْتَهُ
الْعَشْرُ اَوِالثَّمَانُ مِنَ الْاَزْوَاجِ فَلَا
يَعْدِلُ بَيْنَهُنَّ فَنَزَلَتْ وَاِنْ
خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا تَعْدِلُوْا فِى
الْيَتٰمٰى فَتَحَرَّجْتُمْ مِنْ اَمْرِهِمْ
فَخَافُوْا اَيْضًا اَلَّا تَعْدِلُوْا بَيْنَ
النِّسَاءِ اِذَا نَكَحْتُمُوْهُنَّ فَانْكِحُوْا
تَزَوَّجُوْا مَا بِمَعْنٰى مَنْ طَابَ لَكُمْ
مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ
اَىْ اِثْنَيْنِ اِثْنَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ
اَرْبَعًا اَرْبَعًا وَلَا تَزِيْدُوْا عَلٰى ذٰلِكَ
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فِيْهِنَّ
بِالنَّفَقَةِ وَالْقَسْمِ فَوَاحِدَةً اَنْكِحُوْهَا
اَوْ اِقْتَصِرُوْا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِنَ الْاِمَاءِ اِذْ لَيْسَ لَهُنَّ مِنَ الْحُقُوْقِ
مَا لِلزَّوْجَاتِ ذٰلِكَ اَىْ نِكَاحُ الْاَرْبَعَةِ
فَقَطْ اَوِ الْوَاحِدَةِ اَوِ التَّسَرِّىْ اَدْنٰى
اَقْرَبُ اِلٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ تَجُوْرُوْا
۴ وَاٰتُوا اَعْطُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ
جَمْعُ صَدُقَةٍ مُهُوْرَهُنَّ نِحْلَةً
مَصْدَرٌ عَطِيَّةٌ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ
فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ
نَفْسًا تَمْيِيْزٌ مُحَوَّلٌ عَنِ الْفَاعِلِ
اَىْ اِنْ طَابَتْ اَنْفُسُهُنَّ لَكُمْ عَنْ
شَىْءٍ مِنَ الصَّدَاقِ فَوَهَبْنَهُ لَكُمْ
فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا طَيِّبًا مَّرِيْٓئًا ۝
مَحْمُوْدَ الْعَاقِبَةِ لَا ضَرَرَ فِيْهِ
عَلَيْكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ نَزَلَ رَدًّا عَلٰى مَنْ
كَرِهَ ذٰلِكَ۔
۵ وَلَا تُؤْتُوْا اَيُّهَا الْاَوْلِيَاءُ السُّفَهَآءَ

۳ اس حکم کے آنے کے بعد لوگوں کو یتیموں کی خبر گیری کرنا اور اپنے شریک رکھنا گراں ہوا کیوں کہ بدون ملانے مالوں کے شریک رکھنا دشوار ہے اور مال کے ملانے کو اللہ نے منع فرمایا اور نیز بعض آدمی اکیلا آٹھ دس بیویاں رکھتا تھا اور ان میں برابری نہ کرتا تھا ان سب امور کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا الخ اور اگر تم اس سے خوف کرتے ہو کہ یتیموں کے بارے میں تم سے پورا انصاف نہیں ہوتا اور ان کا حق ادا نہیں ہوتا اور اس وجہ سے ان کے شریک رکھنے سے تم تنگ ہوتے ہو اور گناہ سمجھتے ہو تو بیویوں میں نا انصافی اور عدم مساوات کرنے سے بھی تو ڈرو۔ جب ان سے نکاح کرو پھر ہر ایک آدمی کو اجازت ہے کہ دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کرلے جو پسند اور مرغوب ہوں۔ اس سے زیادہ نہ کرے اور جو جانو کہ ہم سے چند بیویوں میں برابری خرچ کی اور مساوات حصہ میں نہ ہو سکے گی تو ایک عورت سے نکاح کرو زیادہ سے نہ کرو یا صرف باندیوں پر اکتفا کرو کیونکہ باندیوں کے اس قدر حقوق نہیں جس قدر بیویوں کے ہیں۔ یہ صرف چار عورتوں سے نکاح کرنا یا در صورت عدم مساوات ایک بیوی رکھنا یا باندیوں پر اکتفا کرنا تم کو ظلم اور نا انصافی سے دور کرنے والا اور انصاف کے نزدیک کرنے والا ہے۔

۴ اور بیویوں کو ان کے مہر دو خوشی خاطر اور رغبت نفس سے پھر اگر عورتیں کچھ مہر تم کو بخش دیں خوشی خاطر سے بغیر زور زبردستی کے تو اس کو لے لو اور کھاؤ کہ وہ تم کو حلال ہے اور اس کا انجام اچھا ہے آخرت میں اس کا تم کو کچھ نقصان اور وبال نہیں۔ (جو لوگ اس کو برا جانتے تھے ان کے رد کرنے کو یہ حکم آیا۔)

۵ اور تم، اے بچوں اور عورتوں وغیرہ کے سرپرست بیوقوف احمق کو لا

اَلْمُبَذِّرِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ اَمْوَالَکُمْ اَیْ اَمْوَالَهُمْ الَّتِیْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ قِیٰمًا مَصْدَرُ قَامَ اَیْ تَقُوْمُ بِمَعَاشِکُمْ وَصَلَاحِ اَوْلَادِکُمْ فَیُضِیْعُوْهَا فِیْ غَیْرِ وَجْهِهَا وَفِیْ قِرَاءَةٍ قِیَمًا جَمْعُ قِیْمَةٍ مَا تَقُوْمُ بِهِ الْاَمْتِعَةُ وَارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا اَطْعِمُوْهُمْ وَاکْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ عِدُوْهُمْ عِدَةً جَمِیْلَةً بِاِعْطَائِهِمْ اَمْوَالَهُمْ اِذَا رَشَدُوْا۔

اسراف کرنے والوں اور بے سمجھ عورتوں اور بچوں کو ان کے مال جو تمہارے قبضہ میں ہیں اور روزی کا سامان اور اولاد کی درستی اُس سے ہوتی ہے نہ دو، اور ان کے حوالے نہ کرو کہ وہ بے موقع بے ضرورت اس کو خرچ کر ڈالیں گے اور کھانے کو ان کو دیتے رہو اور ضرورت ہو تو کپڑے بنا دو اور ان سے نرمی سے کہدو کہ یہ تمہارا ہی مال ہے جب تم ہوشیار سمجھدار ہو جاؤ گے تمہیں کو دے دیں گے ہم کو رکھنا منظور نہیں۔

تشریح

(۳) چار شادیوں کی اجازت مگر عدل کی شرط کے ساتھ | یتیم بچوں اور بچیوں کے ساتھ منصفانہ اور شریفانہ رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کے ساتھ ایک سے زیادہ شادی کرنے کو چار تک محدود کردیا گیا ہے اور اس کے ساتھ بھی یہ شرط لگا دی کہ ایک کرو یا ایک سے زیادہ مگر سب کے ساتھ عدل وانصاف کا رویہ اختیار کرو، سب کے حقوق ادا کرو اور ہر طرح کی معاشرتی بے راہ روی سے بچو۔

(۴) عورتوں کے مہر خوش دلی سے ادا کرو | حسنِ معاشرت میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ نکاح کے موقع پر شریکِ زندگی کا جو مہر مقرر کیا جائے وہ خوشی خوشی ادا کیا جائے۔

مہر دراصل اس مالیت رکھنے والی چیز کا نام ہے جو مرد کی طرف سے اپنی بیوی کو لازمی تحفے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مہر میں عورت کا وقار ہے اور یہ احساس ہے کہ مرد اپنی مالی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنے میں سنجیدہ ہے۔ مہر کی ادائیگی میں تنگ دلی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر عورت اپنی خوشی سے پورا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کردے یا ہبہ کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مہر مقرر کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ حسب حیثیت اتنا مہر مقرر کیا جائے جس کو ذرا تکلف سے ادا کیا جاسکے۔ شریعت نے یہ ہدایت کردی کہ دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ یعنی اٹھائیس گرام چھ سو ستر ملی گرام چاندی سے کم کا مہر نہ ہو

(۵) یتیم کے مال کی حفاظت | نظامِ معیشت میں مال کی حیثیت بہت اہم ہے کیونکہ یہ بہرحال زندگی کا ایک وسیلہ ہے، اس لئے مال و دولت نادانوں کے ہاتھ میں نہیں جانا چاہیئے۔ اگر وہ بے سمجھ یتیم ہیں اور تم ان کے ولی ہو تو ان کی ضروریاتِ زندگی کا انتظام کرو مگر مال ان کے ہاتھوں میں دیکر ضائع نہ کرو۔ ان کی اچھی تربیت اور نیک ہدایت کرو اور ان کو آگے چل کر اس قابل بناؤ کہ وہ اس دولت کو سنبھال سکیں۔ جب تک وہ اس قابل نہ ہوں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو اور ان کو سمجھاؤ کہ ہم تمہارے خیر خواہ ہیں۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ

وَابْتَلُوا	الْيَتٰمٰى	حَتّٰىٓ	اِذَا	بَلَغُوا	النِّكَاحَ	فَاِنْ	اٰنَسْتُمْ	مِّنْهُمْ
اور آزماتے رہو	یتیم (جمع)	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچیں	نکاح	پھر اگر	تم پاؤ	ان میں

اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر ان میں صلاحیت

رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا

رُشْدًا	فَادْفَعُوْٓا	اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ	وَلَا	تَاْكُلُوْهَآ	اِسْرَافًا	وَّبِدَارًا
صلاحیت	تو حوالے کردو	اُن کے	انکے مال	اور نہ	وہ کھاؤ	ضرورت سے زیادہ	اور جلدی جلدی

(حسنِ تدبیر) پاؤ تو ان کے مال اُن کے حوالے کردو ، اور ان کا مال نہ کھاؤ ضرورت سے زیادہ اور جلدی

اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ

اَنْ	يَّكْبَرُوْا	وَمَنْ	كَانَ	غَنِيًّا	فَلْيَسْتَعْفِفْ	وَمَنْ	كَانَ
کہ	وہ بڑے ہوجائینگے	اور جو	ہو	غنی	بچتا رہے	اور جو	ہو

(اس خیال سے کہ وہ بڑے ہوجائینگے ، اور جو غنی ہو وہ (مالِ یتیم سے) بچتا رہے ۔ اور جو حاجت مند ہو

فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

فَقِيْرًا	فَلْيَاْكُلْ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِذَا	دَفَعْتُمْ	اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ
حاجت مند	تو کھائے	دستور کے مطابق	پھر جب	حوالے کرو	ان کے	ان کے مال

وہ دستور کے مطابق کھائے ، پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر

فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

فَاَشْهِدُوْا	عَلَيْهِمْ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	حَسِيْبًا	لِلرِّجَالِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا
گواہ کرلو	ان پر	اور کافی	اللہ	حساب لینے والا	مردوں کے لئے	حصہ	اس سے جو

گواہ کرلو ، اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا ۔ مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَالْاَقْرَبُوْنَ	وَلِلنِّسَاۗءِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ
چھوڑا	ماں باپ	اور قرابت دار	اور عورتوں کیلئے	حصہ	اس سے جو	چھوڑا	ماں باپ

ماں باپ نے اور قرابت داروں نے چھوڑا ۔ اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو ماں باپ نے

وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷

وَالْاَقْرَبُوْنَ	مِمَّا	قَلَّ	مِنْهُ	اَوْ	كَثُرَ	نَصِيْبًا	مَّفْرُوْضًا
اور قرابت دار	اس میں سے	تھوڑا	اس سے	یا	زیادہ	حصہ	مقرر کیا ہوا

اور قرابت داروں نے چھوڑا خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے ۔

(٦) وَابْتَلُوا اخْتَبِرُوا الْيَتٰمٰى قَبْلَ الْبُلُوْغِ فِيْ دِيْنِهِمْ وَ
تَصَرُّفِهِمْ فِيْ اَحْوَالِهِمْ حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ اَيْ
صَارُوْا اَهْلًا لَهُ بِالْاِحْتِلَامِ اَوِ السِّنِّ وَهُوَ اِسْتِكْمَالُ
خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً عِنْدَ الشَّافِعِيِّ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
اَبْصَرْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا اِصْلَاحًا فِيْ دِيْنِهِمْ وَمَالِهِمْ
فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اَيُّهَا
الْاَوْلِيَاءُ اِسْرَافًا بِغَيْرِ حَقٍّ حَالٌ وَّبِدَارًا اَيْ
مُبَادِرِيْنَ اِلٰى اِنْفَاقِهَا مَخَافَةَ اَنْ يَّكْبَرُوْا رُشْدًا
فَيَلْزَمُكُمْ تَسْلِيْمُهَا اِلَيْهِمْ ۚ وَمَنْ كَانَ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ
غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ اَيْ يَعُفَّ عَنْ مَالِ الْيَتِيْمِ
وَيَمْتَنِعْ مِنْ اَكْلِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِهٖ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ بِقَدْرِ اُجْرَةِ عَمَلِهٖ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ
اَيْ اِلَى الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۚ اَنَّهُمْ
تَسَلَّمُوْهَا وَبَرِئْتُمْ لِئَلَّا يَقَعَ اِخْتِلَافٌ فَتَرْجِعُوْا اِلَى
الْبَيِّنَةِ وَهٰذَا اَمْرُ اِرْشَادٍ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ اَلْبَاءُ زَائِدَةٌ
حَسِيْبًا ○ حَافِظًا لِاَعْمَالِ خَلْقِهٖ وَمُحَاسِبَهُمْ

(٧) وَنَزَلَ رَدًّا لِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْجَاهِلِيَّةُ مِنْ عَدَمِ تَوْرِيْثِ
النِّسَاءِ وَالصِّغَارِ لِلرِّجَالِ الْاَوْلَادِ وَالْاَقْرِبَاءِ نَصِيْبٌ
حَظٌّ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ الْمُتَوَفَّوْنَ
وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَيِ الْمَالِ اَوْ كَثُرَ ۭ جَعَلَهُ اللّٰهُ نَصِيْبًا
مَّفْرُوْضًا ○ مَقْطُوْعًا بِتَسْلِيْمِهٖ اِلَيْهِمْ

(٦) اور بچوں کو آزماؤ بالغ ہونے سے پہلے کہ ان کو دین کی سمجھ اور بیع و شراء کی عقل آئی یا نہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوجائیں کہ نہانے کی ضرورت ان کو ہونے لگے، یا عمر پندرہ برس کی ہوجائے تو اس وقت اگر دیکھو کہ ان کو دین کی سمجھ اور مال میں تصرف کرنے کی ہوش آگئی تو ان کے مال ان کے حوالے کردو۔ اور تم ان کے مال ناحق نہ کھاؤ اور اس خوف سے کہ یہ بڑے ہوکر جب سمجھدار ہوجاوینگے تو اپنا مال لے لینگے جلدی سے اس کو خرچ نہ کرڈالو۔ اور یتیموں کے سرپرستوں میں سے جو تونگر ہو اس کو چاہئے کہ یتیم کا مال کھانے سے بچے اور جو غریب مفلس ہو بقدر کام کے مزدوری کے اپنے تصرف میں لائے پھر جب تم یتیموں کو ان کے مال دو تو دینے کے وقت گواہ کرلو کہ ہم دے چکے اور بری الذمہ ہوئے۔ گواہ کرلینا بہتر ہے کہ اگر اختلاف ہو تو شاید گواہوں کی ضرورت ہو اور اللہ کی گواہی کافی ہے وہ مخلوق کے سب کاموں کا نگہبان اور حساب لینے والا ہے۔ اسکے علم وقدرت سے کوئی چیز خارج نہیں۔

(٧) اہل جاہلیت یعنی کفار کا یہ عقیدہ تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ ملنی چاہئے اس کے رد کرنے کو حق تعالےٰ نے یہ حکم بھیجا۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ الخ اولاد اور رشتہ داروں کو حصہ پہنچتا ہے اس میں سے جو اُن کے ماں باپ اور رشتہ دار مرنے کے بعد مال چھوڑیں اور عورتوں کو بھی حصہ پہنچتا ہے جو اُن کے ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑیں۔ وہ مال جو چھوڑا تھوڑا ہو یا بہت جن کا حصہ اس میں حق تعالےٰ نے مقرر فرمادیا ان کو دینا چاہیئے۔

تشریح

(٦) یتیم کی خیر خواہی | یتیم کی خیر خواہی یہ ہے کہ جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے اور اس میں سمجھ بوجھ پیدا نہ ہوجائے اس وقت تک اس کا مال اس کے حوالے نہ کیا جائے۔ جب یہ معلوم ہوجائے کہ اب یہ اپنی دولت کو سنبھالنے کے قابل ہوگیا ہے تو اس کا مال اسکو دیدیا جائے۔ ایسا بھی نہ کرو کہ ان کے بڑے ہونے سے پہلے پہلے ان کا مال جلدی جلدی اس خوف سے خرچ کرڈالو کہ وہ بڑے ہوکر مطالبہ کریں گے اگر یتیم کا سرپرست مالدار ہے تو بہتر یہی ہے کہ وہ یتیم کا مال اپنے اوپر خرچ کرنے سے پرہیز کرے۔ اور اگر حاجت مند ہے تو وہ ایک مناسب اور معقول معاوضہ اپنی خدمت کا لے سکتا ہے مگر یہ معاوضہ چوری چھپے نہ لے بلکہ علی الاعلان لے اور اس کا حساب رکھے اور جب بڑے ہوکر یتیم کا مال ان کے سپرد کرے تو لوگوں کو اس پر گواہ بنالے تاکہ سب کو معلوم ہوجائے کہ حساب کتاب بالکل صاف ہے باقی اصل حساب تو اللہ کے یہاں ہی ہوگا۔

(٧) وراثت کی تقسیم | میراث کی تقسیم کا اجمالی قانون یہ ہے کہ ماں باپ یا رشتہ داروں کے ترکے میں مرد عورت بالغ اور نابالغ سب کا حصہ ہے۔ دوسرے یہ کہ وراثت کا قانون ہر قسم کے مال پر خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ سب پر جاری ہوگا۔ تیسرے یہ کہ میراث اس وقت ملے گی جب مرنے والا ترکہ چھوڑ کر جائیگا چوتھے یہ کہ قریب کے رشتہ دار کی موجودگی میں دور کے رشتہ دار کو حصہ نہیں ملے گا۔ اس اجمالی قانون کے بعد پھر آگے اس قانون کی تفصیل دی جارہی ہے۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ

وَاِذَا	حَضَرَ	الْقِسْمَةَ	اُولُوا	الْقُرْبٰى	وَالْيَتٰمٰى	وَالْمَسٰكِيْنُ	فَارْزُقُوْهُمْ	مِّنْهُ	وَقُوْلُوْا	لَهُمْ
اور جب	حاضر ہوں	تقسیم کے وقت	رشتہ دار		اور یتیم	اور مسکین	تو انہیں کھلاؤ (دیدو)	اس سے	اور کہو	ان سے

اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین تو اس میں سے انھیں بھی (کچھ) دے دو اور کہو ان سے

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑧ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ

قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا	وَلْيَخْشَ	الَّذِيْنَ	لَوْ تَرَكُوْا	مِنْ	خَلْفِهِمْ	ذُرِّيَّةً	ضِعٰفًا	خَافُوْا	عَلَيْهِمْ
بات	اچھی	اور چاہیئے کہ ڈریں	وہ لوگ	اگر چھوڑ جائیں	سے	اپنے پیچھے	اولاد	ناتواں	انہیں فکر ہو	ان کا

اچھی بات اور چاہیئے کہ وہ لوگ ڈریں کہ اگر وہ چھوڑ جائیں اپنے پیچھے ناتواں اولاد ہو تو انہیں ان کی فکر ہو۔ پس

فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ⑨

فَلْيَتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَلْيَقُوْلُوْا	قَوْلًا	سَدِيْدًا
پس چاہیئے کہ وہ ڈریں	اللہ	اور چاہیئے کہ کہیں	بات	سیدھی

چاہیئے کہ وہ اللہ سے ڈریں، اور چاہیئے کہ بات کہیں سیدھی۔

⑧ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ لِلْمِيْرَاثِ اُولُوا الْقُرْبٰى ذُو الْقَرَابَةِ مِمَّنْ لَا يَرِثُ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ شَيْئًا قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَقُوْلُوْا اَيُّهَا الْاَوْلِيَاءُ لَهُمْ اِذَا كَانَ الْوَرَثَةُ صِغَارًا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ جَمِيْلًا بِاَنْ تَعْتَذِرُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّكُمْ لَا تَمْلِكُوْنَهُ وَاِنَّهُ لِلصِّغَارِ وَهٰذَا قِيْلَ مَنْسُوْخٌ وَقِيْلَ لَا وَلٰكِنْ تَهَاوَنَ النَّاسُ فِيْ تَرْكِهِ وَعَلَيْهِ فَهُوَ نَدْبٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاجِبٌ۔

⑨ وَلْيَخْشَ اَىْ لِيَخَفْ عَلَى الْيَتٰمٰى الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا اَىْ قَارَبُوْا اَنْ يَّتْرُكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ اَىْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا اَوْلَادًا صِغَارًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ الضِّيَاعَ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ اَمْرِ الْيَتٰمٰى وَلْيَاْتُوْا اِلَيْهِمْ مَا يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّفْعَلَ بِذُرِّيَّتِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ وَلْيَقُوْلُوْا لِلْمَيِّتِ قَوْلًا سَدِيْدًا ○ صَوَابًا بِاَنْ يَّاْمُرُوْهُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِدُوْنِ ثُلُثِهٖ وَيَدَعَ الْبَاقِىَ لِوَرَثَتِهٖ وَلَا يَتْرُكَهُمْ عَالَةً

⑧ اور جب میراث تقسیم ہونے کے وقت موجود ہوں وہ رشتہ دار جو وارث نہیں اور یتیم بچے اور محتاج تو تقسیم سے پہلے انہیں سے کچھ ان کو بھی دیدو اور سرپرستوں کو چاہیئے جو تقسیم کر رہے ہیں کہ ان سے معذرت کریں اور نرمی سے کہدیں کہ یہ مال ہمارا نہیں چھوٹے چھوٹے بچوں کا ہے اس لئے زیادہ نہیں دے سکتے یہ حکم بعض علماء فرماتے ہیں کہ منسوخ ہو گیا اب جائز نہیں کہ سوائے وارثوں کے اور کسی محتاج و یتیم کو دیا جائے اور بعض کا قول ہے کہ منسوخ نہیں اب بھی ایسا کریں تو درست ہے مگر لوگوں نے ایسا کرنا چھوڑ رکھا ہے کیونکہ حکم استحباب

⑨ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ الخ اور یتیموں کے سرپرستوں کو چاہیئے کہ ان پر ترس کریں اور ناانصافی سے ڈریں جو ان کا حق ہے انکو دیدیں جیسے اپنے بعد چھوٹی اولاد کا خوف کرتے ہیں کہ وہ بھوکے نہ مر جاویں انکی معیشت کا سامان اور بندوبست کر جاتے ہیں پس جو بات اپنے بچوں کے لئے پسند کرتے ہیں ان یتیموں کے لئے بھی اس کو پسند کریں۔ اور چاہیئے کہ متوفی کو امر حق بتلادیں اور کہدیں کہ اپنے وارثوں کے لئے بھی مال چھوڑے انکو محتاج نہ چھوڑے کہ اسکے پیچھے مانگتے پھریں اگر صدقہ کرنا چاہے تو تہائی مال سے بھی کم کرے باقی مال وارثوں

تفریح

⑧ میت کے وارث غریبوں کا بھی خیال رکھیں | جب وراثت کی تقسیم کا وقت آئے اور اس موقع پر کچھ غریب یتیم اور مسکین لوگ جمع ہو جائیں تو اگرچہ ان کا حصہ میراث میں نہ ہو مگر ان کو بھی کچھ نہ کچھ دیدو اور کوئی دل شکنی کی بات مت کرو کیونکہ قانونی حقوق کے علاوہ کچھ اخلاقی ذمہ داریاں بھی ہیں اور اسلام حقوق کے تعین کے ساتھ ساتھ اخلاق کی نشوونما بھی کرنا چاہتا ہے اسلئے ہدایت ہے کہ ایسے موقعوں پر تنگ دلی مت دکھاؤ اور وسعت قلبی سے کام لیکر غریبوں کی دعائیں بھی لے لو۔ اور اگر میراث کے مال میں سے کچھ دینے کا موقع نہ ہو خلاً یتیم کا مال ہے اور مرنے والے نے کوئی وصیت بھی نہیں کی ہے تو نرمی کے ساتھ معذرت کردو۔

⑨ اگر یتیم تمہارے بچے ہوتے | اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے بارے میں خصوصیت کیساتھ توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یوں ہو جو کہ اگر یتیم اور ضعیف تمہارے بچے ہوتے تو مرتے وقت تمہیں کے بارے میں کیسے کیسے خیال نہ آتے لہذا تمہیں اللہ کا خوف کرنا چاہیئے اور راستی کی بات کرنی چاہیئے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي

إِنَّ	الَّذِينَ	يَأْكُلُونَ	أَمْوَالَ	الْيَتَامَىٰ	ظُلْمًا	إِنَّمَا	يَأْكُلُونَ	فِي
بیشک	جو لوگ	کھاتے ہیں	مال	یتیموں	ظلم سے	اسکے سوا کچھ نہیں	وہ بھر رہے ہیں	میں

بیشک جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں، اور کچھ نہیں بس وہ اپنے پیٹوں میں

ع ۱۰ ۱۲ بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا (۱۰) يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ

بُطُونِهِمْ	نَارًا	وَسَيَصْلَوْنَ	سَعِيرًا	يُوصِيكُمُ	اللَّهُ	فِي	أَوْلَادِكُمْ
اپنے پیٹ	آگ	اور عنقریب داخل ہونگے	آگ (دوزخ)	تمہیں وصیت کرتا ہے	اللہ	میں	تمہاری اولاد

آگ بھر رہے ہیں، اور عنقریب دوزخ میں داخل ہونگے۔ اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کے بارہ

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

لِلذَّكَرِ	مِثْلُ	حَظِّ	الْأُنثَيَيْنِ	فَإِن	كُنَّ	نِسَاءً	فَوْقَ	اثْنَتَيْنِ
مرد کو	مانند (برابر)	حصہ	دو عورتیں ،	پھر اگر	ہوں	عورتیں	زیادہ	دو

میں۔ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ پھر اگر عورتیں ہوں دو سے زیادہ تو ان کے

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ

فَلَهُنَّ	ثُلُثَا	مَا تَرَكَ	وَإِن	كَانَتْ	وَاحِدَةً	فَلَهَا	النِّصْفُ	وَلِأَبَوَيْهِ
توان کے لئے	دو تہائی	جو چھوڑا (ترکہ)	اور اگر	ہو	ایک	تو اسکے لئے	نصف	اور ماں باپ کیلئے

لئے (اسمیں سے) دو تہائی ہے جو (وارث نے) چھوڑا، اور اگر ایک ہی ہو تو اس کے لئے نصف ہے، اور اسکے ماں باپ

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ

لِكُلِّ وَاحِدٍ	مِّنْهُمَا	السُّدُسُ	مِمَّا	تَرَكَ	إِن كَانَ	لَهُ	وَلَدٌ
ہر ایک کے لئے	ان دونوں میں سے	چھٹا حصہ $\frac{1}{6}$	اس سے جو	چھوڑا (ترکہ)	اگر ہو	اسکی	اولاد

کیلئے دونوں میں سے ہر ایک چھٹا حصہ ہے اسمیں سے جو (میّت نے) چھوڑا، اگر ان کی اولاد ہو پھر

فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن

فَإِن	لَّمْ يَكُن	لَّهُ	وَلَدٌ	وَوَرِثَهُ	أَبَوَاهُ	فَلِأُمِّهِ	الثُّلُثُ	فَإِن
پھر اگر	نہ ہو	اسکے	اولاد	اور اسکے وارث ہوں	ماں باپ	تو اس کی ماں کا	تہائی ($\frac{1}{3}$)	پھر اگر

اگر اس کے اولاد نہ ہو اور ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا تہائی حصہ ہے پھر اگر

كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي

كَانَ	لَهُ	إِخْوَةٌ	فَلِأُمِّهِ	السُّدُسُ	مِن	بَعْدِ	وَصِيَّةٍ	يُوصِي
ہوں	اسکے	کئی بہن بھائی	تو اسکی ماں کا	چھٹا ($\frac{1}{6}$)	سے	بعد	وصیت	وصیت کی ہو

اس (میّت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر گیا

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ

بِهَآ	اَوْ	دَيْنٍ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	لَا تَدْرُوْنَ	اَيُّهُمْ	اَقْرَبُ
اسکی	یا	قرض	تمہارے باپ	اور	تمہارے بیٹے	تم کو نہیں معلوم	انمیں کون	نزدیک تر

یا (بعد ادائے) قرض تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تو تم کو نہیں معلوم ان میں سے کون تمہارے لئے نفع

لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾

لَكُمْ	نَفْعًا	فَرِيْضَةً	مِّنَ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
تمہارے لئے	نفع	حصہ مقرر کیا ہوا	سے	اللہ	بیشک	اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا

(پہنچانے میں) نزدیک تر ہے یہ اللہ کا مقرر کیا ہوا حصہ ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
ظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ
اَيْ مِلْئَهَا نَارًا لِاَنَّهٗ يُؤَوِّلُ اِلَيْهَا وَسَيَصْلَوْنَ
بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ يَدْخُلُوْنَ سَعِيْرًا ۝ نَارًا
شَدِيْدًا يُحْتَرَقُوْنَ فِيْهِ۔

﴿۱۰﴾ بیشک جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں کیونکہ انجام اس کا آگ ہی ہے اور عنقریب وہ آگ میں پڑکر جلیں گے۔

﴿۱۱﴾ يُوْصِيْكُمُ يَاْمُرُكُمُ اللّٰهُ فِيْ شَاْنِ اَوْلَادِكُمْ بِمَا
يُذْكَرُ لِلذَّكَرِ مِنْهُمْ مِثْلُ حَظِّ نَصِيْبِ الْاُنْثَيَيْنِ اِذَا
اجْتَمَعَتَا مَعَهٗ فَلَهٗ نِصْفُ الْمَالِ وَلَهُمَا النِّصْفُ فَاِنْ كَانَ مَعَهٗ
وَاحِدَةٌ فَلَهَا الثُّلُثُ وَلَهُ الثُّلُثَانِ وَاِنِ انْفَرَدَ حَازَ الْمَالَ
فَاِنْ كُنَّ اَيِ الْاَوْلَادُ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا
مَا تَرَكَ ؕ الْمَيِّتُ وَكَذَا الْاِثْنَتَانِ لِاَنَّهٗ لِلْاُخْتَيْنِ بِقَوْلِهٖ
فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ فَهُمَا اَوْلٰى وَلِاَنَّ الْبِنْتَ تَسْتَحِقُّ
الثُّلُثَ مَعَ الذَّكَرِ فَمَعَ الْاُنْثٰى اَوْلٰى وَفَوْقَ قِيْلَ صِلَةٌ وَقِيْلَ
لِدَفْعِ تَوَهُّمِ زِيَادَةِ النَّصِيْبِ بِزِيَادَةِ الْعَدَدِ لِمَا فُهِمَ
اسْتِحْقَاقُ الْاِثْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ مِنْ جَعْلِ الثُّلُثِ لِلْوَاحِدَةِ
مَعَ الذَّكَرِ وَاِنْ كَانَتْ الْمَوْلُوْدَةُ وَاحِدَةً وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِالرَّفْعِ فَكَانَ تَامَّةٌ فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ
اَيِ الْمَيِّتِ وَيُبْدَلُ مِنْهُمَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ذَكَرًا اَوْ
اُنْثٰى وَنُكْتَةُ الْبَدَلِ اِفَادَةُ اَنَّهُمَا لَا يَشْتَرِكَانِ فِيْهِ وَ
اُلْحِقَ بِالْوَلَدِ وَلَدُ الْاِبْنِ وَبِالْاَبِ الْجَدُّ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ

﴿۱۱﴾ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ الخ اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں یہ حکم فرماتا ہے کہ اولاد میں سے مرد کو مانند دو عورتوں کے حصے کے ہے سو اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوں تو آدھا اس کا اور آدھا ان دونوں کا اور اگر ایک لڑکی ہو تو ایک اس کا اور دو تہائی لڑکے کا اور جو تنہا لڑکا ہو تو کل مال وہی لے لیوے گا۔ سو اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہوں دو یا دو سے زیادہ تو ترکہ میں سے دو تہائی ان کا اور باقی دوسروں کا (اللہ تعالٰی نے دو سے زیادہ کا حکم بیان فرمایا لیکن دو کا بھی یہی حکم ہے، کیونکہ جب دوسری آیت میں دو بہنوں کے لئے دو تہائی فرمایا تو بیٹیاں زیادہ مستحق ہیں کہ انکو بھی دو تہائی دیا جاوے اسکے سوا یہ کہ جب میت کے لڑکا ہو تو ایک لڑکی کو تہائی اسکے ساتھ ملتا ہے تو دوسری لڑکی اگر ہو تو اسکے ساتھ بدرجہ اولٰی تہائی کی حقدار ہے پس دونوں کا دو تہائی ہو گیا۔ اور جو لفظ فوق کو زیادہ کہا جاوے تو پھر دو لڑکیوں کے واسطے دو تہائی ہونا صراحتاً ثابت ہو گیا۔ اور اشارہ اس طرف بھی ہو گیا کہ دو سے زیادہ کا بھی یہی حکم ہے) اور اگر صرف ایک لڑکی ہو لڑکا نہ ہو تو لڑکی کو آدھا مال ملیگا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ اگر میت کی اولاد ہو لڑکا ہو یا لڑکی۔ پوتا اور پوتی ہو جب بھی ماں باپ کا چھٹا حصہ ہے اور دادے کا حکم مثل باپ کے ہے اور جو میت کے اولاد نہ ہو صرف ماں باپ ہوں

لَهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَقَطْ اَوْمَعَ زَوْجٍ فَلِاُمِّهِ
بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَبِكَسْرِهَا فِرَارًا مِّنَ الْاِنْتِقَالِ مِنْ ضَمَّةٍ
اِلٰى كَسْرَةٍ لِثِقْلِهٖ فِي الْمَوْضِعَيْنِ الثُّلُثُ اَيْ ثُلُثُ الْمَالِ
اَوْمَا يَبْقٰى بَعْدَ الزَّوْجِ وَالْبَاقِيْ لِلْاَبِ فَاِنْ كَانَ
لَهٗٓ اِخْوَةٌ اَيْ اِثْنَانِ فَصَاعِدًا ذُكُوْرًا اَوْ اِنَاثًا فَلِاُمِّهِ
السُّدُسُ وَالْبَاقِيْ لِلْاَبِ وَلَاشَيْءَ لِلْاِخْوَةِ وَرِثَ
مِنْ ذُكِرَ مَعَ ذُكِرَ مِنْ بَعْدِ تَنْفِيْذِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ
بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ بِهَآ اَوْقَضَاءِ دَيْنٍ عَلَيْهِ
وَتَقْدِيْمُ الْوَصِيَّةِ عَلَى الدَّيْنِ وَاِنْ كَانَتْ مُؤَخَّرَةً عَنْهُ
فِي الْوَفَاءِ لِلْاِهْتِمَامِ بِهَا اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ مُبْتَدَأٌ
خَبَرُهٗ لَاتَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَظَانٌّ اَنَّ ابْنَهٗ اَنْفَعُ لَهٗ فَيُعْطِيْهِ
الْمِيْرَاثَ فَيَكُوْنُ الْاَبُ اَنْفَعَ وَبِالْعَكْسِ وَاِنَّمَا
الْعَالِمُ بِذٰلِكَ اللّٰهُ فَفَرَضَ لَكُمُ الْمِيْرَاثَ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
بِخَلْقِهٖ حَكِيْمًا ○ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ اَيْ لَمْ
يَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِكَ

اولاد زوجین ہوں یا نہ ہوں تو ماں کو تہائی کل مال کا اگر اولاد زوجین نہ ہوں اور جو ہو تو اس کا حصہ دیکر باقی کا تہائی اور جو بچے وہ باپ کا اور جو ماں باپ کے ہوتے ہوئے میت کے دو بھائی بہن یا زیادہ ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ اور باقی باپ کا، بھائی بہن محروم اور یہ وارثوں کو بطریق مذکور میراث دینا وصیت کے اور قرض کے بعد ہے اگر میت کے ذمہ قرض ہو یا وصیت کر گیا ہو تو پہلے قرض پھر وصیت دی جاوے اس کے بعد میراث تقسیم ہو (وصیت سے مقدم قرض کا ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے وصیت کو قرض سے پہلے ذکر فرمایا تو اس غرض سے کہ ایسا نہ ہو کہ وصیت پر عمل نہ کیا جاوے۔

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا الخ تم نہیں جانتے کہ باپ سے تم کو زیادہ نفع پہونچے گا یا بیٹے سے۔ تم یہ گمان نہ کرو کہ فلاں کو زیادہ ملنا چاہیے تھا کہ اس سے نفع کی زیادہ امید ہے اسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس جس قدر اس نے ہر ایک کا حصہ مقرر فرمادیا اسی پر عمل کرو وہی ٹھیک ہے وہ اپنی مخلوق کے حال سے واقف ہے۔ جو اس نے کیا تدبیر اور حکمت سے کیا محل اعتراض نہیں۔

تشریح

(۱۰) یتیموں کا مال کھانے کی سزا | جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں اور ان کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ کو آگ سے بھرتے ہیں اور وہ جہنم کی سزا پاکر رہیں گے۔

(۱۱) میراث کے حصے | ○ لڑکے کا حصہ ــــ اولاد کے بارے میں قانون یہ ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ مرد کا حصہ عورت سے دوگنا اسلئے رکھا گیا ہے کہ خاندانی زندگی میں بیوی اولاد سب کے مصارف کی ذمہ داری مرد پر ہے عورت پر خاندان کی معاشی ذمہ داری نہیں ہے اسلئے یہ انصاف کا تقاضہ ہے کہ عورت کا حصہ مرد سے کم ہو۔ ○ اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہوں اور کوئی لڑکا نہ ہو تو دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہونے کی صورت میں ترکے کا دو تہائی لڑکیوں کا ہوگا اور باقی ⅓ دوسرے وارثوں میں تقسیم ہوگا ○ اگر میت کی وارث ایک لڑکی ہو تو اس صورت میں ترکے کا آدھا حصہ ملے گا ○ اگر میت صاحب اولاد ہے چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں اور میت کے ماں باپ بھی ہوں تو والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا ○ اگر میت کے کوئی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کو ایک ثلث ملے گا اور باقی دو ثلث باپ کو ملیں گے ○ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی بہن بھی ہوں اور اولاد نہ ہو تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ یہ بھائی بہن چاہے حقیقی ہوں چاہے باپ شریک ہوں چاہے ماں شریک ہوں باقی سب باپ کو ملے گا بھائی بہن کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اس صورت میں باپ کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اس لئے ماں کا حصہ کم کرکے باپ کے حصہ میں ڈال دیا گیا۔ والدین کی موجودگی میں بھائی بہنوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا۔ ○ ترکے کی تقسیم سے پہلے کفن دفن کے خرچ کے بعد اگر میت کے ذمہ قرض ہے تو قرض ادا کیا جائے گا اور قرض کی ادائیگی کے بعد اگر میت نے وصیت کی ہے تو اس وصیت کو پورا کیا جائیگا بشرطیکہ وصیت ⅓ کی حد تک ہو اور یہ کسی وارث کے حق میں نہ ہو۔ یہ سب اللہ کے مقرر کردہ حصے ہیں اور وہ علیم و حکیم ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ

وَلَكُمْ	نِصْفُ	مَا تَرَكَ	أَزْوَاجُكُمْ	إِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهُنَّ	وَلَدٌ
اور تمہارے لئے	آدھا	جو چھوڑ مریں	تمہاری بیبیاں	اگر	نہ ہو	انکی	کچھ اولاد

اور تمہارے لئے آدھا ہے جو چھوڑ مریں تمہاری بیبیاں اگر ان کی کچھ اولاد نہ ہو

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ

فَإِنْ	كَانَ	لَهُنَّ	وَلَدٌ	فَلَكُمُ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْنَ	مِنْ بَعْدِ
پھر اگر	ہو	انکی	اولاد	تو تمہارے لئے	چوتھائی	اس میں سے جو	وہ چھوڑ مریں	بعد

پھر اگر ان کی اولاد ہو تو تمہارے لئے اس میں سے جو وہ چھوڑیں وصیت کے بعد چوتھائی حصہ

وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ

وَصِيَّةٍ	يُّوْصِيْنَ	بِهَا	أَوْ	دَيْنٍ	وَلَهُنَّ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْتُمْ	إِنْ لَّمْ
وصیت	وہ وصیت کر جائیں	اسکی	یا	قرض	اور ان کیلئے	چوتھائی	اس میں سے جو	تم چھوڑ جاؤ	اگر نہ

ہے جس کی وہ وصیت کر جائیں یا (بعد ادائے) قرض اور اس میں سے انکے لئے چوتھائی حصہ ہے جو تم چھوڑ جاؤ

يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ

يَكُنْ	لَّكُمْ	وَلَدٌ	فَإِنْ	كَانَ	لَكُمْ	وَلَدٌ	فَلَهُنَّ	الثُّمُنُ	مِمَّا تَرَكْتُمْ
ہو	تمہاری	اولاد	پھر اگر	ہو	تمہاری	اولاد	تو انکے لئے	آٹھواں حصہ	اس سے جو تم چھوڑ جاؤ

اگر نہ ہو تمہاری اولاد ۔ پھر اگر تمہاری اولاد ہو تو جو تم چھوڑ جاؤ اس میں سے ان کا آٹھواں (⅛) حصہ ہے ۔

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ

مِنْ بَعْدِ	وَصِيَّةٍ	تُوْصُوْنَ	بِهَا	أَوْ	دَيْنٍ	وَإِنْ	كَانَ	رَجُلٌ	يُّوْرَثُ
بعد	وصیت	تم وصیت کرو	اسکی	یا	قرض	اور اگر	ہو	ایسا مرد	میراث ہو

اس وصیت (کے نکالنے) کے بعد جو تم وصیت کر جاؤ یا (ادائے) قرض ۔ اور اگر ایسے مرد کی میراث ہے

كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

كَلٰلَةً	أَوِ	امْرَأَةٌ	وَّلَهٗ	أَخٌ	أَوْ	أُخْتٌ	فَلِكُلِّ	وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
جس کا باپ بیٹا نہ ہو	یا	عورت	اور اس	بھائی	یا	بہن	تو تمام کیلئے	ان میں سے ہر ایک

یا ایسی عورت کی جو "کلالہ" ہے (اس کا باپ بیٹا نہیں) اور اس کے بہن بھائی ہوں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا

السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي

السُّدُسُ	فَإِنْ	كَانُوْٓا	أَكْثَرَ	مِنْ ذٰلِكَ	فَهُمْ	شُرَكَآءُ	فِي
چھٹا	پھر اگر	ہوں	زیادہ	اس سے (ایک سے)	تو وہ سب	شریک	میں

چھٹا حصہ ہے ، پھر اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب شریک ہیں ایک

الثُّلُثُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ

غَيْرَ مُضَآرٍّ	دَيْنٍ	اَوْ	بِهَا	يُّوْصٰى	وَصِيَّةٍ	مِنْ بَعْدِ	الثُّلُثُ
نقصان نہ پہنچانا	قرض	یا	جسکی	وصیت کی جائے	وصیت	اسکے بعد	تہائی (⅓)

تہائی میں اس وصیت کے بعد جو وصیت کردی جائے یا (بعد ادائے) قرض (بشرطیکہ کسی کو) نقصان نہ پہنچایا ہو

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ⑫

حَلِيْمٌ	عَلِيْمٌ	وَاللّٰهُ	اللّٰهِ	مِّنَ	وَصِيَّةً
حلم والا	جاننے والا	اور اللہ	اللہ	سے	حکم

یہ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ جاننے والا حلم والا ہے

⑫ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ مِّنْكُمْ
اَوْ مِنْ غَيْرِكُمْ فَاِنْ كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ
دَيْنٍ ۗ وَاُلْحِقَ بِالْوَلَدِ فِيْ
ذٰلِكَ وَلَدُ الْاِبْنِ بِالْاِجْمَاعِ
وَلَهُنَّ اَيِ الزَّوْجَاتِ تَعَدَّدْنَ
اَوْلَا الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ
لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ
لَكُمْ وَلَدٌ مِّنْهُنَّ اَوْ مِنْ غَيْرِهِنَّ
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَوَلَدُ الْاِبْنِ
كَالْوَلَدِ فِيْ ذٰلِكَ اِجْمَاعًا
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ صِفَةٌ
وَالْخَبَرُ كَلٰلَةً اَيْ لَا وَالِدَ لَهٗ
وَلَا وَلَدَ اَوِ امْرَاَةٌ تُوْرَثُ كَلٰلَةً
وَلَهٗ اَيْ لِلْمَوْرُوْثِ الْكَلَالَةِ اَخٌ

⑫ اور جو مال تمہاری بیویاں چھوڑیں اگر کچھ اولاد نہ ہو تو تم کو آدھا ترکہ ملے گا اور جو اولاد ہو خواہ تمہارے نطفہ سے یا پہلے خاوند سے تو تم کو ترکہ کا چوتھائی ملے گا قرض اور وصیت کے ادا کرنے کے بعد۔ اگر وصیت کی ہو یا قرض ہو۔ پوتا پوتی اگر ہو تب بھی خاوند کو چوتھائی ملے گا کہ اس پر اجماع ہوگیا

اور تم مال چھوڑو تو درصورت نہ ہونے اولاد کے تمہاری بیویوں کو چوتھائی ملے گا اور جو تمہاری اولاد بھی ہو یا پوتا پوتی ہو ان سے یا دوسری بیوی سے تو بہرحال بیویوں کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ قرض کے دینے کے بعد اگر ہو اور وصیت جاری کرنے کے بعد اگر تم نے کچھ وصیت کی ہو۔

اور جو کوئی مرد یا عورت مرے اور نہ اس کے اولاد ہو اور نہ باپ دادا اور صرف ماں میں شریک بہن یا بھائی ہو۔ تو ہر ایک کو ترکہ چھٹا حصہ پہونچے گا اور جو وہ بھائی بہن ایک سے زیادہ

أَوْ أُخْتٌ اَیْ مِنْ اُمٍّ وَقَرَأَ بِهٖ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَیْرُهٗ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ مِمَّا تَرَكَ فَاِنْ كَانُوْٓا اَیِ الْاِخْوَةُ وَالْاَخَوَاتُ مِنَ الْاُمِّ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَیْ مِنْ وَاحِدٍ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ یَسْتَوِیْ فِیْهِ ذُكُوْرُهُمْ وَاِنَاثُهُمْ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَآ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ ۚ حَالٌ مِنْ ضَمِیْرِ یُوْصٰی اَیْ غَیْرَ مُدْخِلِ الضَّرَرِ عَلَی الْوَرَثَةِ بِاَنْ یُّوْصِیَ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَصِیَّةً مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِیُوْصِیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِمَا دَبَّرَهٗ لِخَلْقِهٖ مِنَ الْفَرَائِضِ حَلِیْمٌ ۝ بِتَاْخِیْرِ الْعُقُوْبَةِ عَمَّنْ خَالَفَهٗ. وَخَصَّتِ السُّنَّةُ تَوْرِیْثَ مَنْ ذُكِرَ بِمَنْ لَیْسَ فِیْهِ مَانِعٌ مِنْ قَتْلٍ اَوِ اخْتِلَافِ دِیْنٍ اَوْ رِقٍّ۔

ہوں تو سب کو ایک تہائی۔ مرد اور عورت سب کو وہ تہائی برابر برابر تقسیم ہو جاوے گا، بعد ادائے قرض اور اجرائے وصیت کے دراں حالیکہ وصیت میں وارثوں کو نقصان نہ پہونچایا گیا ہو یعنی تہائی سے زیادہ وصیت نہ کی ہو۔ اگر زیادہ کی تو وہ بدون رضا وارثوں کے قابل عمل نہیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے وہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے جو میراث کے احکام اس نے مقرر فرمائے مناسب طور سے فرمائے وہ بردبار ہے کہ خلافِ حکم کرنے والے کو جلدی نہیں پکڑتا (حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی وارث میراث کا مستحق اسی وقت ہے کہ کوئی بات اس سے ایسی سرزد نہ ہو جو مانع میراث ہے جیسا مورث کو مار ڈالنا یا مذہب میں اختلاف نہ ہو کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا یا وہ وارث غلام ہو وہ بھی محروم ہوتا ہے)۔

(۱۴) زوجین اور اخیافی بھائی | ○ اگر کوئی اولاد نہ ہو تو بیوی کے ترکے میں سے شوہر کو آدھا حصہ ملے گا۔ ○ اگر یہ صاحب اولاد ہیں تو بیوی کے ترکے میں سے شوہر کا چوتھائی حصہ ہے اور یہاں بھی وہی شرط ہے کہ تقسیم سے پہلے قرض ادا کر دیا جائے اور وصیت پوری کی جائے۔ ○ اگر کوئی اولاد نہ ہو تو شوہر کے مال میں بیوی کو بھی چوتھائی حصہ ملے گا۔ ○ اگر مرد صاحب اولاد ہے چاہے اس بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے تو شوہر کی میراث میں سے عورت کا حصہ آٹھواں ہوگا اور یہاں بھی وہی شرط ہے کہ پہلے قرض ادا کیا جائے پھر وصیت پوری کی جائے اور پھر مال کی تقسیم کی جائے۔ ○ اگر مرد اور جن کی میراث تقسیم ہونی ہے بے اولاد ہوں اور ان کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں جن کو کلالہ کہتے ہیں مگر ان کے ایک بھائی یا ایک بہن اخیافی (ماں شریک) ہو تو بھائی بہن ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اس چھٹے حصہ میں لڑکا لڑکی کا فرق نہیں ہے۔ لڑکے کو بھی چھٹا حصہ ملے گا اور لڑکی کو بھی چھٹا حصہ ملے گا۔ باقی جو ⅚ یا ⅔ اگر کوئی اور وارث ہے تو اس کو ملے گا ورنہ اس باقی ملکیت میں وصیت کرنے کا حق ہوگا۔ ○ اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکے کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے۔ ○ اور یہاں بھی وضاحت کر دی گئی کہ پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور پھر وصیت پوری کی جائے گی بشرطیکہ وہ وصیت کسی وارث کے حق میں نقصان دہ نہ ہو اور اس سے مستحق رشتہ داروں کے حقوق تلف نہ ہو رہے ہوں۔ اسی طرح کوئی ایسا قرض نہ ہو جس کے ذریعہ صرف حقداروں کو محروم کرنے کے لئے اس قرض کا اقرار کیا گیا ہو اگرچہ ضرر رسانی ہر حال میں گناہ ہے مگر کلالہ کے ذیل میں اسکا ذکر اسلئے کیا کہ جس کے نہ ماں باپ ہوں نہ اولاد ہو تو اس کے اندر یہ میلان پیدا ہو سکتا ہے کہ دور کے رشتہ داروں کو کسی طرح محروم کر دیا جائے۔ میراث کی یہ حکمتیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کس سے تم کو نفع پہونچے گا اور کس سے تمہارا نقصان ہوگا اسلئے جو قانون اللہ نے تمہیں بتا دیا ہے اس کی پابندی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے اور بردبار و حلیم ہیں اس لئے ان کے احکام میں سختی نہیں کی بلکہ اپنے بندوں کی سہولت کا اور ان کے فائدوں کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

تِلْكَ	حُدُوْدُ	اللّٰهِ	وَمَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	يُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ
یہ	حدیں	اللہ	اور جو	اطاعت کرے	اللہ	اور اسکے رسول	وہ اُسے داخل کریگا	باغات

یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسے باغات میں داخل کریگا

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ

تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	وَ	ذٰلِكَ
بہتی ہیں	انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	انہیں	اور	یہ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ⑬ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ

الْفَوْزُ	الْعَظِیْمُ	وَمَنْ	یَّعْصِ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَیَتَعَدَّ
کامیابی	بڑی	اور جو	نافرمانی	اللہ	اور اس کے رسول کی	اور بڑھ جائے

کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور بڑھ جائے گا

حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ⑭

حُدُوْدَهٗ	یُدْخِلْهُ	نَارًا	خَالِدًا	فِیْهَا	وَلَهٗ	عَذَابٌ	مُّهِیْنٌ
اس کی حدوں	وہ اُسے داخل کریگا	آگ	ہمیشہ رہیگا	اسیں	اور اسکے لئے	عذاب	ذلیل کرنے والا

اس کی حدوں سے تو وہ اسے آگ میں داخل کریگا وہ اسیں ہمیشہ رہیں گے اور انکے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

(۱۳) تِلْكَ الْاَحْكَامُ الْمَذْكُوْرَةُ مِنْ اَمْرِ الْيَتٰمٰى وَمَا بَعْدَهُ حُدُوْدُ اللّٰهِ شَرَائِعُهُ الَّتِیْ حَدَّهَا لِعِبَادِهِ لِیَعْمَلُوْا بِهَا وَلَا یَعْتَدُوْهَا وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِیْمَا حَكَمَ بِهٖ یُدْخِلْهُ بِالْیَاءِ وَالنُّوْنِ اِلْتِفَاتًا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

(۱۴) وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ بِالْوَجْهَیْنِ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ فِیْهَا عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ○ ذُوْ اِهَانَةٍ وَرُوْعِیَ فِی الضَّمَائِرِ فِی الْاٰیَتَیْنِ لَفْظُ مَنْ وَفِیْ خٰلِدِیْنَ مَعْنَاهَا

(۱۳) تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ الخ یہ جو احکام میراث کے اور یتیموں کے متعلق مذکور ہوئے اللہ کے مقرر کئے ہوئے حکم ہیں جو اس نے بندوں کے واسطے مقرر فرمائے کہ وہ ان پر عمل کریں اور کمی بیشی نہ کریں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو مانتا ہے اسکے رہنے کو باغ ہیں جن کے نیچے پانی کی نہریں جاری ہیں وہ انہیں ہمیشہ رہینگے اور یہ بڑی کامیابی اور نجات مانا ہے۔

(۱۴) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے اور اس کے حکموں کو نہیں مانتا خلاف کرتا ہے اسکے رہنے کو دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ جلے گا۔ اور اس پر ذلت کی مار ہے۔

تشریح

(۱۳) فرماں برداروں کا انعام | میراث کی تقسیم اور ترکہ کا جو قانون اوپر بیان کیا گیا ہے یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ جو ان حدود کا خیال رکھے گا اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے باغوں میں ٹھکانہ عطا فرمائینگے اور وہ جنت کے باغ ایسے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ اور یہ اللہ کا فرماں بردار ہمیشہ وہاں رہیگا کبھی اس کو وہاں سے نکالا نہیں جائے گا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴) نافرمانوں کو سزا | اور جو اس تقسیم ترکہ میں اللہ کی حدوں سے تجاوز کریگا اور اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا ارتکاب کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالیں گے اور جان بوجھ کر اللہ کی حدوں کو توڑنے والا اور اللہ کے قانون کو بدلنے والا اور اسمیں کتر بیونت کرنے والا ہمیشہ اس رسوا کن عذاب میں مبتلا رہے گا۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ

وَالّٰتِیْ	یَاْتِیْنَ	الْفَاحِشَةَ	مِنْ	نِّسَآئِكُمْ	فَاسْتَشْهِدُوْا	عَلَیْهِنَّ
اور جو عورتیں	مرتکب ہوں	بدکاری	سے	تمہاری عورتیں	تو گواہ لاؤ	اُن پر

اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر گواہ لاؤ چار اپنوں

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی

اَرْبَعَةً	مِّنْكُمْ	فَاِنْ	شَهِدُوْا	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	فِی	الْبُیُوْتِ	حَتّٰی
چار	اپنوں میں سے	پھر اگر	وہ گواہی دیں	انھیں بند رکھو	میں	گھروں	یہاں تک کہ

میں سے، پھر اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ

یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ⑮

یَتَوَفّٰهُنَّ	الْمَوْتُ	اَوْ	یَجْعَلَ	اللّٰهُ	لَهُنَّ	سَبِیْلًا
انہیں اٹھالے	موت	یا	کردے	اللہ	انکے لئے	کوئی سبیل

موت انہیں اٹھالے یا اللہ ان کے لئے کوئی سبیل کردے (کوئی راہ نکالے)

⑮ وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ الزِّنَا مِنْ
نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً
مِّنْكُمْ اَیْ مِنْ رِّجَالِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ شَهِدُوْا
عَلَیْهِنَّ بِهَا فَاَمْسِكُوْهُنَّ اِحْبِسُوْهُنَّ
فِی الْبُیُوْتِ وَامْنَعُوْهُنَّ مِنْ مُخَالَطَةِ النَّاسِ
حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَیْ مَلَائِكَتُهٗ اَوْ
اِلٰی اَنْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ○
طَرِیْقًا اِلَی الْخُرُوْجِ مِنْهَا اُمِرُوْا بِذٰلِكَ اَوَّلَ الْاِسْلَامِ
ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِیْلًا بِجَلْدِ الْبِكْرِ مِائَةً وَّتَغْرِیْبِهَا عَامًا
وَرَجْمِ الْمُحْصَنَةِ وَفِی الْحَدِیْثِ لَمَّا بُیِّنَ الْحَدُّ قَالَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ
اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

⑮ وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ الخ اور جو عورتیں زنا میں مبتلا ہوں ان پر چار مرد مسلمان اگر گواہی دیدیں تو ان عورتوں کی یہ سزا ہے کہ ان کو گھروں میں روک لو لوگوں سے نہ ملنے دو یہاں تک کہ اسی حالت میں انکو موت آجاوے یا ان کے لئے کوئی حکم اللہ کا آجاوے (یہ حکم شروع اسلام میں تھا پھر اللہ نے اس کا راستہ کھول دیا۔ یہ حکم آگیا کہ اگر وہ غیر محصنہ ہو یعنی اس کا نکاح نہ ہوا ہو اور یا نکاح ہوا مگر اس کے خاوند نے صحبت نہ کی ہو تو اس کے سو کوڑے مارے جاویں اور ایک برس کو جلا وطن کیا جاوے اور جو محصنہ ہو تو سنگسار کیجاوے۔ (مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب انکی حد بیان ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے سیکھ لو اور یاد کرلو عورتوں کا راستہ اللہ نے کھولدیا یعنی حد بیان فرمادی۔

تشریح

⑮ بدکار عورت کی سزا | اگر کوئی عورت بدکاری اور زنا میں مبتلا ہو تو اس کے اس فعل پر چار آدمی گواہ ہونے چاہئیں اور اگر یہ چار آدمی گواہی دیدیں تو تاحکم ثانی اس عورت کو گھر میں قید رکھو۔ یہاں تک کہ اسکو موت آجائے۔ زانیہ عورت کے متعلق یہ پہلا حکم ہے۔ کچھ عرصے بعد سورۂ نور میں زانیہ عورت کی سزا مقرر فرمادی کہ اگر کنواری عورت ہے تو سو کوڑے مارے جائیں اور شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کردیا جائے۔

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا

وَالَّذٰنِ	يَاْتِيٰنِهَا	مِنْكُمْ	فَاٰذُوْهُمَا	فَاِنْ	تَابَا	وَاَصْلَحَا
اور جو دو مرد	مرتکب ہوں	تم میں سے	تو انہیں ایذا دو	پھر اگر	وہ توبہ کریں	اور اصلاح کریں

اور جو دو مرد مرتکب ہوں تم میں سے تو انہیں ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں

فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ⑯

فَاَعْرِضُوْا	عَنْهُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	تَوَّابًا	رَّحِيْمًا
تو پیچھا چھوڑ دو	ان کا	بیشک	اللہ	ہے	توبہ قبول کرنے والا	نہایت مہربان

تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

⑯ وَالَّذٰنِ بِتَخْفِيْفِ النُّوْنِ وَتَشْدِيْدِهَا يَاْتِيٰنِهَا أَيِ الْفَاحِشَةَ الزِّنَا اَوِ اللِّوَاطَةَ مِنْكُمْ أَيْ مِنَ الرِّجَالِ فَاٰذُوْهُمَا بِالسَّبِّ وَالضَّرْبِ بِالنِّعَالِ فَاِنْ تَابَا مِنْهَا وَاَصْلَحَا الْعَمَلَ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا وَلَا تُؤْذُوْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا عَلٰى مَنْ تَابَ رَّحِيْمًا ○ بِهٖ۔ وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِالْحَدِّ اِنْ اُرِيْدَ بِهِ الزِّنَا وَكَذَا اِنْ اُرِيْدَ بِهِ اللِّوَاطَةَ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ رح لٰكِنَّ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ لَا يُرْجَمُ عِنْدَهٗ وَاِنْ كَانَ مُحْصِنًا بَلْ يُجْلَدُ وَيُغَرَّبُ وَاِرَادَةُ اللِّوَاطَةِ اَظْهَرُ بِدَلِيْلِ تَثْنِيَةِ الضَّمِيْرِ وَالْاَوَّلُ قَالَ اَرَادَ الزَّانِيَ وَ الزَّانِيَةَ وَيَرُدُّهٗ تَبْيِيْنُهُمَا بِمِنَ الْمُتَّصِلَةِ بِضَمِيْرِ الرِّجَالِ وَاشْتِرَاكُهُمَا فِي الْاَذٰى وَالتَّوْبَةِ وَالْاِعْرَاضِ وَهُوَ مَخْصُوْصٌ بِالرِّجَالِ لِمَا تَقَدَّمَ فِي النِّسَاءِ مِنَ الْحَبْسِ۔

⑯ اور جو تم میں سے دو مرد زنا یا لواطت کریں تو انکو برا بھلا کہو جوتے مارو پھر اگر وہ اس حرکت سے توبہ کریں اور اچھے عمل کریں تو ان سے اعراض کرو ان کو تکلیف نہ دو۔ بیشک جو توبہ کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس پر رحمت فرماتا ہے۔ (یہ حکم بھی منسوخ ہے جبکہ فاحشۃ سے مراد زنا ہو۔ کیونکہ زنا کی حد مقرر ہو گئی اور جو لواطت مراد ہو تو شافعی رح کے نزدیک جب بھی یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ ان کے نزدیک لواطت میں بھی حد ہے مگر مفعول پر رجم نہیں صرف کوڑے اور جلاوطن کرنا ہے۔

تشریح

⑯ بدکار مرد و عورت کی سزا | اور اگر بدکاری کرنے والے ایک مرد اور ایک عورت ہوں یا دونوں مرد ہوں تو ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو اذیت دیجائے مارا پیٹا جائے برا بھلا کہا جائے اور ان کو ذلیل کیا جائے۔ پھر اگر توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان سے درگذر کرو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے اور مہربان ہیں۔ یہ بھی زنا کے بارے میں ابتدائی حکم ہے۔ کیونکہ اس وقت تک اہل عرب کسی قانون کی پابندی کے عادی نہ تھے اس لئے حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ آگے کے قانون کے لئے پہلے ذہنوں کو تیار کیا جائے، اس کے بعد سورۂ نور میں زانی مرد اور عورت کیلئے باقاعدہ قانون نازل ہوا کہ انکو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور شادی شدہ ہیں تو انکو سنگسار کیا جائے۔ مرد اور مرد کے ناجائز تعلقات کیلئے کوئی مستقل حکم بیان نہیں ہوا۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

إِنَّمَا	التَّوْبَةُ	عَلَى اللّٰهِ	لِلَّذِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	السُّوْٓءَ	بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ
اسکے سوا نہیں	توبہ قبول کرنا	اللہ پر (اللہ کے ذمے)	ان لوگوں کیلئے	وہ کرتے ہیں	برائی	نادانی سے	پھر

اسکے سوا نہیں کہ توبہ قبول کرنا اللہ کے ذمے ان ہی لوگوں کے لئے ہے جو کرتے ہیں برائی نادانی سے پھر

يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

يَتُوْبُوْنَ	مِنْ	قَرِيْبٍ	فَاُولٰٓئِكَ	يَتُوْبُ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا
توبہ کرتے ہیں	سے	جلدی	پس یہی لوگ ہیں	توبہ قبول کرتاہے	اللہ	ان کی	اور ہے	اللہ	جاننے والا

جلدی سے توبہ کرلیتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں اللہ توبہ قبول کرتا ہے ان کی اور اللہ جاننے والا

حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ

حَكِيْمًا	وَلَيْسَتِ	التَّوْبَةُ	لِلَّذِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	السَّيِّاٰتِ	حَتّٰى	اِذَا	حَضَرَ
حکمت والا	اور نہیں	توبہ	انکے لئے (انکی)	وہ کرتے ہیں	برائیاں	یہانتک	جب	سامنے آجائے

حکمت والا ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے توبہ نہیں جو برائیاں (گناہ) کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ

اَحَدَهُمُ	الْمَوْتُ	قَالَ	اِنِّىْ	تُبْتُ	الْـٰٔنَ	وَلَا	الَّذِيْنَ	يَمُوْتُوْنَ	وَ
ان میں سے کسی کو	موت	کہے	کہ میں	توبہ کرتا ہوں	اب	اور نہ	وہ لوگ جو	مرجاتے ہیں	اور

موت ان میں سے کسی کے سامنے آجائے تو کہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی جو مرجاتے ہیں حالتِ

هُمْ كُفَّارٌ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

هُمْ	كُفَّارٌ	اُولٰٓئِكَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابًا	اَلِيْمًا	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
وہ	کافر	یہی لوگ	ہم نے تیار کیا	انکے لئے	عذاب	دردناک	اے	جو لوگ

کفر میں۔ یہی لوگ ہیں ہم نے تیار کیا ہے انکے لئے دردناک عذاب۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

اٰمَنُوْا	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ تَرِثُوا	النِّسَآءَ	كَرْهًا	وَلَا	تَعْضُلُوْهُنَّ
ایمان لائے	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ وارث بن جاؤ	عورتیں	زبردستی	اور نہ	انہیں روکے رکھو

تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم وارث بن جاؤ عورتوں کے زبردستی اور نہ انہیں روکے رکھو کہ

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

لِتَذْهَبُوْا	بِبَعْضِ	مَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اِلَّآ	اَنْ	يَّاْتِيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	مُّبَيِّنَةٍ
کہ لے لو	کچھ	جو	ان کو دیا ہو	مگر	یہ کہ	مرتکب ہوں	بے حیائی	کھلی ہوئی

ان سے اپنا دیا ہوا کچھ (واپس) لے لو مگر یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں،

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا

وَعَاشِرُوْهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِنْ	كَرِهْتُمُوْهُنَّ	فَعَسٰى	اَنْ تَكْرَهُوْا
اور ان سے گذران کرو	دستور کے مطابق	پھر اگر	وہ ناپسند ہوں	تو ممکن ہے	کہ تم کو ناپسند ہو

اور ان عورتوں کے ساتھ دستور کے مطابق گذران کرو۔ پھر اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو عین ممکن ہے کہ تمہیں ایک چیز

شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ

شَیْـًٔا	وَ	یَجْعَلَ	اللّٰهُ	فِیْهِ	خَیْرًا	كَثِیْرًا	وَاِنْ	اَرَدْتُّمُ	اسْتِبْدَالَ	
ایک چیز	اور	رکھے	اللہ	اس میں	بھلائی	بہت	اور اگر	تم چاہو	بدل لینا	

ناپسند ہو اور اللہ رکھے اس میں بہت بھلائی ۔ اور اگر بدل لینا چاہو ایک بی بی

زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا

زَوْجٍ	مَّكَانَ	زَوْجٍ	وَّاٰتَیْتُمْ	اِحْدٰىهُنَّ	قِنْطَارًا	فَلَا تَاْخُذُوْا	مِنْهُ	شَیْـًٔا
ایک بی بی	جگہ (بدلے)	دوسری بی بی	اور تم نے دیا ہے	انہیں سے ایک کو	خزانہ	تو نہ (واپس) لو	اس سے	کچھ

کی جگہ دوسری بی بی ، اور تم نے ان میں سے کسی ایک کو خزانہ دیا ہے تو اس سے کچھ واپس نہ لو

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾

اَتَاْخُذُوْنَهٗ	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا	مُّبِیْنًا
کیا تم وہ لیتے ہو	بہتان	اور	گناہ	صریح (کھلا)

کیا تم وہ لیتے ہو بہتان لگا کر اور صریح (کھلے) گناہ سے ؟

(۱۷) اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ اَیْ اَلَّتِیْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ
قُبُوْلَهَا بِفَضْلِهٖ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ الْمَعْصِیَةَ
بِجَهَالَةٍ حَالٌ اَیْ جَاهِلِیْنَ اِذْ عَصَوْا رَبَّهُمْ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ
مِنْ زَمَنٍ قَرِیْبٍ قَبْلَ اَنْ یُّغَرْغِرُوْا فَاُولٰٓئِكَ یَتُوْبُ
اللّٰهُ عَلَیْهِمْ یَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا بِخَلْقِهٖ حَكِیْمًا ○
فِیْ صُنْعِهٖ بِهِمْ۔

(۱۸) وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ الذُّنُوْبَ
حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ وَاَخَذَ فِی النَّزْعِ قَالَ
عِنْدَ مُشَاهَدَةِ مَا هُوَ فِیْهِ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ فَلَا یَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ
وَلَا یُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اِذَا تَابُوْا
فِی الْاٰخِرَةِ عِنْدَ مُعَایَنَةِ الْعَذَابِ لَا یُقْبَلُ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا
اَعْدَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ○ مُؤْلِمًا۔

(۱۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ اَیْ

(۱۷) اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ الخ توبہ جو اللہ کے نزدیک مقبول ہے وہ انہیں لوگوں کی توبہ ہے جو ناواقفی سے کوئی گناہ کر بیٹھیں اور پھر جلدی ہی توبہ کر لیں یعنی آثار موت سے پہلے سو اللہ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے۔

(۱۸) وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ الخ اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برابر گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب آثارِ موت ظاہر ہونے لگیں اور حالت نزع میں ہو جاویں اُس وقت کہیں کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ سو اس وقت کی توبہ سے اس کو کچھ نفع نہیں اور نہ وہ عند اللہ مقبول ہے اور نہ ان لوگوں کی توبہ مقبول ہے جو کفر پر مرے اور قیامت کو جب عذاب دیکھیں گے اس وقت توبہ کریں گے تو وہ توبہ بھی قبول نہ ہوگی

(۱۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ الخ اے ایمان والو تم کو یہ

ذاتهن كَرْهًا بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ لُغَتَانِ أَيْ مُكْرِهِيهِنَّ عَلٰى ذٰلِكَ كَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَرِثُوْنَ نِسَاءَ أَقْرِبَائِهِمْ فَإِنْ شَاءُوْا تَزَوَّجُوْهَا بِلَا صَدَاقٍ أَوْ زَوَّجُوْهَا وَأَخَذُوْا صَدَاقَهَا أَوْ عَضَلُوْهَا حَتّٰى تَفْتَدِيَ بِمَا وَرِثَتْهُ أَوْ تَمُوْتَ فَيَرِثُوْهَا فَنُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَيْ تَمْنَعُوْا أَزْوَاجَكُمْ عَنْ نِكَاحِ غَيْرِكُمْ بِإِمْسَاكِهِنَّ وَلَا رَغْبَةَ لَكُمْ فِيْهِنَّ ضِرَارًا لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوْهُنَّ مِنَ الْمَهْرِ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَكَسْرِهَا أَيْ بُيِّنَتْ أَوْ هِيَ بَيِّنَةٌ أَيْ زِنًا أَوْ نُشُوْزٍ فَلَكُمْ أَنْ تُضَارُّوْهُنَّ حَتّٰى يَفْتَدِيْنَ مِنْكُمْ وَيَخْتَلِعْنَ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ أَيْ بِالْإِجْمَالِ فِي الْقَوْلِ وَالنَّفَقَةِ وَالْمَبِيْتِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَاصْبِرُوْا فَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ وَلَعَلَّهُ يَجْعَلُ فِيْهِنَّ ذٰلِكَ بِأَنْ يَرْزُقَكُمْ مِنْهُنَّ وَلَدًا صَالِحًا وَإِنْ أَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ أَيْ أَخْذَهَا بَدَلَهَا بِأَنْ طَلَّقْتُمُوْهَا وَّ قَدْ آتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ أَيِ الزَّوْجَاتِ قِنْطَارًا مَالًا كَثِيْرًا صَدَاقًا فَلَا تَأْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُوْنَهُ بُهْتَانًا ظُلْمًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا ○ بَيِّنًا وَنَصْبُهُمَا عَلَى الْحَالِ.

درست نہیں کہ زبردستی اپنے رشتہ داروں کی عورتوں کو میراث بنالو اوران پر قبضہ کرلو (جاہلیت میں لوگوں کا قاعدہ تھا کہ اپنے رشتہ داروں کی عورتوں کو جو بیوہ ہوجاویں اپنی میراث سمجھتے تھے۔ اگر چاہتے خود ان سے نکاح کر لیتے بدون مہر کے اور جو اور کسی سے ان کا نکاح کرتے تو مہر آپ لیتے یا ان عورتوں کو نکاح نہ کرنے دیتے جب تک ان سے اس قدر مال نہ لے لیتے جس قدر ان کو اپنے خاوند کی میراث سے ملا۔ یا ان کو روکے رکھتے یہاں تک کہ جب وہ مرجاویں ان کا مال دبائیں اور وارث بنجائیں سو اللہ تعالیٰ نے اس امر سے منع فرمایا) اور اپنے رشتہ داروں کی عورتوں کو جو بیوہ ہوں نکاح کرنے سے نہ روکو جہاں وہ چاہیں نکاح کرلیوں۔ جب تم کو ان کی خواہش نہیں اور نکاح کرنا نہیں چاہتے تو اور جگہ نکاح کرنے سے ان کو کیوں روکتے ہو اور ان کو نقصان پہنچاتے ہو تاکہ اس دباؤ میں ان سے مہر لے لو جو اُن کو ان کے خاوندوں سے ملا یا خود خاوندوں کو یہ حکم ہے کہ اپنی بیویوں کو جن کی تم کو خواہش اور رغبت نہیں طلاق کیوں نہیں دیتے کہ وہ اور جگہ اپنا نکاح کریں اس طمع میں طلاق نہیں دیتے کہ ان سے مہر لے لو جو تم نے ان کو دیا ہے جب وہ مہر دیدیویں اسوقت طلاق دو، سو ایسا نہ کرو مگر جبکہ ان سے کوئی حرکت زنا کی یا تمہاری نافرمانی کی ان سے سرزد ہوجاوے اسوقت مضائقہ نہیں کہ انکو نقصان پہنچاؤ اور اس پر مجبور کرو کہ وہ مہر دیکر طلاق لے لیویں اور عورتوں کیساتھ اچھا برتاؤ اور عمدہ معاملہ رکھو بات میں سختی نہ کرو خرچ دینے اور ایک

تشریح

(۱۷) کن کی توبہ قبول ہوتی ہے | توبہ انہی کی قبول ہوتی ہے جو نادانی سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں اور پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور ان کی نظرِ عنایت پھر ان کی طرف متوجہ ہوجاتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب باتوں سے باخبر اور حکیم و دانا ہے۔

(۱۸) کن لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی | توبہ کی قبولیت ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو خدا سے بے خوف اور لاپرواہ ہوکر تمام عمر گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں۔ اور جب موت سامنے آجاتی ہے تو اس وقت توبہ کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی جو مرتے دم تک باطل پر ڈٹے رہتے ہیں۔ ایسے منکرینِ حق کے لئے ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

(۱۹) گھریلو زندگی کے احکام | اگر کسی عورت کا شوہر مرجائے تو وہ عورت اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ زبردستی اس کا وارث بن کر بیٹھ جائے۔ یا اس لئے اس کو دوسری شادی نہ کرنے دے کہ اس کو دیا ہوا مال ہاتھ سے نکل جائے گا۔ ہاں اگر یہ کھلی بیحیائی کرنے لگیں تو پھر ان کو اس فعل سے روکنے کا تمہیں حق ہے۔

○ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، ہوسکتا ہے کہ اس وقت تمہیں اس کی ظاہری شکل پسند نہ آرہی ہو یا اس کی بعض عادتیں تمہیں نہ بھا رہی ہوں۔ مگر تم جلدبازی سے کام مت لو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ نے تمہارے لئے اسی میں بھلائی رکھدی ہو۔ اس لئے مرد کو صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیئے اور جلدبازی کر کے ازدواجی تعلقات کو توڑنا نہیں چاہیئے۔

(۲۰) عورت کو دیا ہوا مال واپس نہیں لینا چاہیئے | اور اگر تم دوسری شادی کرنا ہی چاہتے ہو تو چاہیئے کہ تم جو مال اُسے دے چکے ہو چاہے وہ بہت سا مال کیوں نہ ہو اُس کو واپس مت لو کیا تم الزام تراشی کر کے صریح زیادتی کر کے اپنا دیا ہوا مال واپس لوگے۔

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ

وَكَيْفَ	تَاْخُذُوْنَهٗ	وَ قَدْ	اَفْضٰى	بَعْضُكُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	وَّ اَخَذْنَ	مِنْكُمْ
اور کیسے	تم اسے لوگے	اور البتہ	پہونچ چکا	تم میں ایک	دوسرے تک	اور انہوں نے لیا	تم سے

اور تم وہ کیسے واپس لوگے ؟ اور البتہ تم سے ایک دوسرے تک پہنچ چکا (صحبت کرچکا) اور انہوں نے تم سے

مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

مِيْثَاقًا	غَلِيْظًا	وَلَا	تَنْكِحُوْا	مَا نَكَحَ	اٰبَآؤُكُمْ	مِّنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا قَدْ سَلَفَ
عہد	پختہ	اور نہ	نکاح کرو	جس سے نکاح کیا	تمہارے باپ	سے	عورتیں	مگر	جو گذر چکا

پختہ عہد لیا۔ اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو، مگر جو (پہلے) گذر چکا

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ ع ۳ ۸ ۱۴

اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَّمَقْتًا	وَسَآءَ	سَبِيْلًا	حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمْ	اُمَّهٰتُكُمْ	وَبَنٰتُكُمْ
بیشک وہ	تھا	بے حیائی	اور غضب کی بات	اور برا	راستہ (طریقہ)	حرام کی گئیں	تم پر	تمہاری مائیں	اور تمہاری بیٹیاں

بیشک وہ بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور برا راستہ (غلط طریقہ) تھا۔ تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، اور تمہاری بیٹیاں

وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ

وَاَخَوٰتُكُمْ	وَعَمّٰتُكُمْ	وَخٰلٰتُكُمْ	وَبَنٰتُ الْاَخِ	وَبَنٰتُ الْاُخْتِ	وَاُمَّهٰتُكُمُ	الّٰتِىْٓ
اور تمہاری بہنیں	اور تمہاری پھوپھیاں	اور تمہاری خالائیں	اور بھتیجیاں	اور بھانجیاں	اور تمہاری مائیں	وہ جنہوں نے

اور تمہاری بہنیں، اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں

اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ

اَرْضَعْنَكُمْ	وَاَخَوٰتُكُمْ	مِّنَ	الرَّضَاعَةِ	وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ	وَرَبَآئِبُكُمُ	الّٰتِىْ	فِىْ	حُجُوْرِكُمْ
تمہیں دودھ پلایا	اور تمہاری بہنیں	سے	دودھ شریک	اور تمہاری عورتوں کی مائیں	اور تمہاری بیٹیاں	جو کہ		تمہاری پرورش میں

دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں (ساس) اور تمہاری وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں

مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

مِّنْ	نِّسَآئِكُمُ	الّٰتِىْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَاِنْ	لَّمْ تَكُوْنُوْا	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ
سے	تمہاری بیبیاں	جن سے	تم نے صحبت کی	ان سے	پس اگر	نہیں کی تم	صحبت	ان سے	تو نہیں گناہ	تم پر

تمہاری ان بیبیوں سے جن سے تم نے صحبت کی، پس اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو کچھ گناہ نہیں ہے تم پر۔

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

وَحَلَآئِلُ	اَبْنَآئِكُمُ	الَّذِيْنَ	مِنْ	اَصْلَابِكُمْ	وَاَنْ	تَجْمَعُوْا	بَيْنَ	الْاُخْتَيْنِ
اور بیویاں	تمہارے بیٹے	جو	سے	تمہاری پشت	اور یہ کہ	تم جمع کرو	بیچ	دو بہنیں

اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہیں، اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو۔

إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

رَّحِيْمًا	غَفُوْرًا	كَانَ	اللّٰهَ	إِنَّ	قَدْ سَلَفَ	مَا	إِلَّا
مہربان	بخشنے والا	ہے	اللہ	بیشک	گزر چکا	جو	مگر

مگر جو پہلے گزر چکا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۱) وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّوْبِيْخِ وَلِلْاِنْكَارِ فِيْ وَكَيْفَ
تَاْخُذُوْنَهٗ اَیْ بِاَیِّ وَجْهٍ وَقَدْ اَفْضٰى وَصَلَ
بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ بِالْجِمَاعِ الْمُقَرِّرِ لِلْمَهْرِ وَاَخَذْنَ
مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا عَهْدًا غَلِيْظًا ○ شَدِيْدًا وَهُوَ مَا اَمَرَ
اللّٰهُ بِهٖ مِنْ اِمْسَاكِهِنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحِهِنَّ
بِاِحْسَانٍ۔

(۲۱) اور تم اس کو کس طرح لے سکتے ہو حالانکہ تم اس بیوی سے صحبت کر چکے ہو جس کی وجہ سے مہر کا دینا تم کو لازم ہو چکا ہے اور اللہ کا تم کو انکے بارے میں یہ حکم ہو چکا ہے کہ بیویوں کو جب تک رکھو اچھی طرح رکھو یا چھوڑنا چاہو تو عمدگی سے چھوڑ دو۔ یہ نہیں کہ ان کو نقصان پہنچاؤ اور ان کو مہر واپس کرنے پر مجبور کرو۔

(۲۲) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا بِمَعْنٰى مَنْ نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا
لٰكِنْ مَا قَدْ سَلَفَ مِنْ فِعْلِكُمْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ مَعْفُوٌّ عَنْهُ
اِنَّهٗ اَیْ نِكَاحُهُنَّ كَانَ فَاحِشَةً قَبِيْحًا وَّمَقْتًا
سَبَبًا لِلْمَقْتِ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ اَشَدُّ الْبُغْضِ وَسَاۗءَ
بِئْسَ سَبِيْلًا ○ طَرِيْقًا ذٰلِكَ

(۲۲) اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ان سے نکاح نہ کرو مگر جو اس ممانعت سے پہلے تم سے کوئی ایسی حرکت ہو چکی وہ معاف ہے بیشک باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا نہایت بیحیائی کی بات اور موجب غضب الٰہی ہے اور بری راہ ہے۔

(۲۳) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ
شَمَلَتِ الْجَدَّاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ اَوِ الْاُمِّ وَ
بَنٰتُكُمْ وَشَمَلَتْ بَنَاتُ الْاَوْلَادِ وَاِنْ سَفَلْنَ وَ
اَخَوٰتُكُمْ مِنْ جِهَةِ الْاَبِ اَوِ الْاُمِّ وَعَمّٰتُكُمْ
اَیْ اَخَوَاتُ اٰبَاۗئِكُمْ وَاَجْدَادِكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ اَیْ
اَخَوَاتُ اُمَّهَاتِكُمْ وَجَدَّاتِكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ وَتَدْخُلُ فِيْهِنَّ بَنَاتُ اَوْلَادِهِنَّ وَ
اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ قَبْلَ اِسْتِكْمَالِ الْحَوْلَيْنِ
خَمْسَ رَضَعَاتٍ كَمَا بَيَّنَهُ الْحَدِيْثُ وَاَخَوٰتُكُمْ
مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَيُلْحَقُ بِذٰلِكَ بِالسُّنَّةِ الْبَنَاتُ
مِنْهَا وَهُنَّ مَنْ اَرْضَعَتْهُنَّ مَوْطُوْءَتُهٗ وَالْعَمَّاتُ وَالْخَالَاتُ
وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ مِنْهَا لِحَدِيْثِ يَحْرُمُ مِنَ
الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ
وَاُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ جَمْعُ رَبِيْبَةٍ وَهِيَ بِنْتُ الزَّوْجَةِ
مِنْ غَيْرِهِ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ تُرَبُّوْنَهَا صِفَةٌ مُوَافِقَةٌ لِلْغَالِبِ

(۲۳) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الخ اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا کہ اپنی ماں یا دادی نانی سے نکاح کرو اور اپنی بیٹیوں پوتیوں سے اور بہنوں سے باپ میں شریک ہوں یا ماں میں یا دونوں میں اور پھوپھیوں سے باپ کی بہنیں ہوں یا دادا کی، اور خالہ سے یعنی ماں کی بہن یا دادی نانی کی بہن، اور بھتیجیوں سے اور بھانجیوں سے اور ان کی اولاد سے اور رضاعی ماں سے جس نے دو برس کے اندر دودھ پلایا ہو (امام شافعی کے نزدیک کم سے کم پانچ گھونٹ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے) اور رضاعی بہنوں سے ان سب سے نکاح حرام ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ رضاعی بیٹوں کا بھی یہی حکم ہے اور رضاعی دختر وہ کہلاتی ہے جس کو اس شخص کی بیوی نے جس سے اس نے صحبت کی ہے دودھ پلایا ہو اور رضاعی پھوپھیاں اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی سب اسی حکم میں ہیں کہ حدیث میں وارد ہے کہ جو رشتہ نسبی حرام وہی رضاع سے حرام ہیں بخاری و مسلم۔ اور حرام ہے نکاح کرنا ساس سے اور بیوی کی دختر سے جس کو تم نے پرورش کیا (یہ قید اسلئے فرمائی کہ اکثر ایسا ہوتا ہے ورنہ بیوی کی دختر بغیر پرورش کے بھی حرام ہے)

نَلَا مَفْهُوْمَ لَهَا مِنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اَیْ
جَامَعْتُمُوْهُنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْ نِكَاحِ بَنَاتِهِنَّ اِذَا فَارَقْتُمُوْهُنَّ وَحَلَآئِلُ
اَزْوَاجُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ بِخِلَافِ مَنْ
تَبَنَّیْتُمُوْهُمْ فَلَكُمْ نِكَاحُ حَلَآئِلِهِمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ
الْاُخْتَیْنِ مِنْ نَسَبٍ اَوْ رَضَاعٍ بِالنِّكَاحِ وَیَلْحَقُ بِهِنَّ
بِالسُّنَّةِ الْجَمْعُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا وَیَجُوْزُ نِكَاحُ
كُلِّ وَاحِدَةٍ عَلَى الْاِنْفِرَادِ وَمِلْكُهُمَا مَعًا وَیَطَأُ وَاحِدَةً
اِلَّا لٰكِنْ مَا قَدْ سَلَفَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ مِنْ نِكَاحِكُمْ
بَعْضُ مَا ذُكِرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا لِمَا سَلَفَ مِنْكُمْ قَبْلَ النَّهْیِ رَّحِیْمًا ۝
بِكُمْ فِیْ ذٰلِكَ۔

اس بیوی کی دختر حرام ہے جس سے صحبت واقع ہو چکی ہو اگر اس بیوی سے صحبت نہ کی تو اس کی دختر سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں جبکہ بیوی کو طلاق دیدی جاوے کیونکہ دونوں کو جمع کرنا درست نہیں۔ اور حرام ہے نکاح حقیقی بیٹوں کی بیویوں سے جو بیٹے تمہارے نطفہ سے ہیں بخلاف اس کے جس کو تم نے بیٹا بنالیا اور متبنّٰی کرلیا اس کی بیوی سے نکاح حلال ہے۔ اور حرام ہے دو بہنوں نسبتی یا رضاعی کو نکاح میں جمع کرنا اور باندیاں ہوں تو دونوں سے صحبت کرنا حرام ہے۔ ایک سے صحبت کرلی تو دوسری سے نہ کرے جبتک یہ موجود ہو۔ جدا جدا ایک ایک سے نکاح کرنا یا صحبت کرنا درست ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو بھی جمع کرنا حرام ہے۔ مگر جو ایام جاہلیت میں تم سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا وہ معاف ہے بیشک اللہ بخشنے والا ہے جو تم نے ممانعت سے پہلے کیا اور تم پر مہربان ہے اس کا مواخذہ نہ فرمادے گا۔

تشریح

(۲۱) نکاح ایک مضبوط عہد ہے۔ نکاح ایک مضبوط عہد اور پختہ پیمانِ وفا ہے جس کے استحکام پر بھروسہ کر کے ایک عورت اپنے آپ کو مرد کے حوالے کرتی ہے۔ اگر مرد اپنی خواہش سے تعلقات کو توڑتا ہے تو اس کو حق نہیں ہے کہ وہ اپنا دیا ہوا مال واپس لے۔

(۲۲) باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے۔ جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو اُن سے نکاح مت کرو۔ یہ بڑی بے حیائی کا کام اور بُرا چلن ہے۔ یہی حکم نانے اور پردادا کی منکوحہ کا بھی ہے ان سے نکاح کرنا ناجائز ہے زمانۂ جاہلیت میں جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا اب پچھلی باتوں پر کوئی گرفت نہیں ہے۔

(۲۳) کن کن عورتوں سے نکاح حرام ہے؟ مندرجہ ذیل عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ان میں نسب کی وجہ سے جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے وہ سات ہیں۔

۱۔ ماں، سگی اور سوتیلی۔ اس طرح باپ کی ماں اور ماں کی ماں وہ بھی اسمیں شامل ہیں۔
۲۔ بیٹی، اس میں پوتی اور نواسی بھی شامل ہیں ——— ۳۔ بہن، اس میں سگی بہن ماں شریک بہن اور باپ شریک بہن تینوں شامل ہیں۔
۴۔ پھوپھی، اس میں سگے اور سوتیلے میں فرق نہیں ہے۔ باپ اور ماں کی بہن خواہ سگی ہو خواہ سوتیلی یا باپ شریک بہرحال وہ بیٹے پر حرام ہے۔
۵۔ خالائیں۔ ۶۔ بھتیجیاں۔ ۷۔ بھانجیاں۔

○ رضاعی محرمات۔ رضاعی محرمات دو ہیں۔ ماں اور بہن۔ اس میں وہ ساتوں رشتے جو نسب میں بیان ہوئے رضاعت میں بھی حرام ہیں۔ جیسے رضاعی بیٹی، رضاعی پھوپھی، خالہ اور بھتیجی اور بھانجی۔ یہ سب حرام ہیں۔

○ سسرالی محرمات۔ نکاح کے تعلق کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان سے ہمیشہ کے لئے نکاح ناجائز ہے۔ ایک بیوی کی ماں اور اس بیوی کی بیٹی جس سے صحبت کرلی ہو۔ البتہ اگر صحبت سے پہلے کسی عورت کو طلاق ہوجائے تو اس کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے ——— دوسرے تمہارے بیٹوں کی عورتیں۔ اور ان میں پوتوں اور نواسوں سب کی عورتیں داخل ہیں کہ ان سے کبھی نکاح درست نہیں ہوسکتا ——— وہ بیٹے جو تمہاری صلب سے ہوں۔ متبنٰی گود لئے ہوئے بیٹے کی بیوی حرام نہیں ہے۔

دوسری قسم کے سسرالی محرمات وہ ہیں کہ جب تک وہ نکاح میں ہیں اس وقت تک اس عورت کی ان قرابت والی عورتوں سے نکاح کی ممانعت ہے جیسے بیوی کی بہن کہ بیوی کی موجودگی میں اس کی بہن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ اس طرح بیوی کی خالہ، پھوپھی، بھتیجی اور بھانجی کہ جب تک بیوی نکاح میں ہے ان سے نکاح نہیں ہوسکتا ——— مگر جو پہلے ہوچکا سو ہوچکا۔ پچھلی باتوں پر کوئی پکڑ نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالےٰ معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

وَ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ ۚ
اور	خاوند والی عورتیں	سے	عورتیں	مگر	جوجیں	مالک ہوجائیں	تمہارے داہنے ہاتھ

اور خاوند والی عورتیں (حرام ہیں) مگر (کافروں کی عورتیں) جن کے مالک تمہارے داہنے ہاتھ ہو جائیں (تم مالک ہوجاؤ)

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

كِتٰبَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ ۚ	وَاُحِلَّ	لَكُمْ	مَّا وَرَآءَ	ذٰلِكُمْ	اَنْ	تَبْتَغُوْا
اللہ کا حکم ہے	تم پر	اور حلال کی گئیں	تمہارے لئے	سوا	ان کے	کہ	تم چاہو

یہ تم پر اللہ کا حکم ہے، اور ان کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔ بشرطیکہ تم چاہو اپنے

بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۗ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

بِاَمْوَالِكُمْ	مُّحْصِنِيْنَ	غَيْرَ	مُسٰفِحِيْنَ	فَمَا	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهٖ	مِنْهُنَّ
اپنے مالوں سے	قید (نکاح) میں لانے کو	نہ	ہوس رانی کو	پس جو	تم نفع (لذت) حاصل کرو	اس سے	ان میں سے

مالوں سے قیدِ نکاح میں لانے کو نہ کہ ہوس رانی کو پس تم میں سے جو ان سے نفع (لذت) حاصل کریں

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ

فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	فَرِيْضَةً	وَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	تَرٰضَيْتُمْ	بِهٖ
تو اُن کو دو	ان کے مہر	مقرر کئے ہوئے	اور نہیں گناہ	تم پر	اسمیں جو	تم باہم رضامند ہوجاؤ	اس سے

تو ان کو ان کے مقرر کئے ہوئے مہر دے دیں اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جس پر تم باہم رضامند ہوجاؤ

مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

مِنْۢ بَعْدِ	الْفَرِيْضَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
اس کے بعد	مقرر کیا ہوا	بیشک	اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا

اس کے مقرر کر لینے کے بعد۔ بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۴) وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمُحْصَنٰتُ اَيْ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ مِنَ النِّسَآءِ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَبْلَ مُفَارَقَةِ اَزْوَاجِهِنَّ حَرَائِرَ مُسْلِمَاتٍ كُنَّ اَوْ لَا اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنَ الْاِمَاءِ بِالسَّبْيِ فَلَكُمْ وَطْؤُهُنَّ

(۲۴) وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ الخ اور حرام ہے خاوند والی آزاد عورتوں سے نکاح کرنا پہلے اس سے کہ ان کے خاوند اُن کو طلاق دیں مسلمان ہوں یا کافر مگر جو عورتیں کہ تم قید کر لائے اور باندیاں بنالیں اُن سے صحبت درست ہے ایک حیض کے بعد اگرچہ ان کے شوہر دار الحرب میں موجود ہوں

وَاِنْ كَانَ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِىْ دَارِ الْحَرْبِ
بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ كِتٰبَ اللّٰهِ نَصَبٌ
عَلَى الْمَصْدَرِ اَىْ كَتَبَ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ
وَاُحِلَّ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ
لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَىْ سِوٰى مَا حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ مِنَ النِّسَآءِ لِاَنْ تَبْتَغُوْا تَطْلُبُوا
النِّسَاءَ بِاَمْوَالِكُمْ بِصَدَاقٍ اَوْ ثَمَنٍ
مُّحْصِنِيْنَ مُتَزَوِّجِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
زَانِيْنَ فَمَا فَمَنِ اسْتَمْتَعْتُمْ تَمَتَّعْتُمْ بِهٖ
مِنْهُنَّ مِمَّنْ تَزَوَّجْتُمْ بِالْوَطْىِ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُهُوْرَهُنَّ الَّتِىْ
فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ اَنْتُمْ وَهُنَّ بِهٖ مِنْۢ
بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ مِنْ حَطِّهَا اَوْ بَعْضِهَا اَوْ
زِيَادَةٍ عَلَيْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ
حَكِيْمًا ۝ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ

یہ احکام اللہ نے تم پر فرض کئے ان عورتوں کے۔ سو جن کا ذکر اوپر ہوا سب تم پر حلال ہیں جس سے چاہو مہر مقرر کرکے نکاح کرو اور جس کو چاہو قیمت دے کر خریدو۔ مگر جس سے صحبت کرو حلال طریق سے کرو، زنا نہ کرو۔

پھر جس عورت سے تم نے فائدہ اٹھایا کہ نکاح کرکے صحبت کرلی، ان کو ان کا مہر جو تم نے مقرر کرلیا دے دو۔ اور اس میں کچھ گناہ نہیں کہ عورت برضا و رغبت مہر مقرر میں سے چھوڑ دے، کل یا بعض یا تم زیادہ دیدو بیشک اللہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے اور جو کچھ احکام اس نے اپنی مخلوق کے واسطے مقرر فرمائے حکمت سے خالی نہیں۔

تشریح

(۲۴) دوسرے کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے | ان عورتوں سے بھی نکاح حرام ہے جو کسی دوسرے مرد کے نکاح میں ہوں جب تک کہ بذریعۂ طلاق عورت نکاح سے آزاد نہ ہوجائے، یا اس کے شوہر کی موت ہوجائے اور طلاق کی عدت یا وفات کی عدت پوری نہ کرلے اسوقت تک اس سے نکاح جائز نہیں ہے۔

◎ البتہ جنگ میں ہاتھ آنے والی کنیزوں سے مباشرت کرنا درج ذیل شرائط کے مطابق جائز ہے۔

۱۔ جنگ میں قید ہونے والی عورتوں کو اسلامی قانون کے مطابق حکومت کے حوالے کیا جائیگا۔ حکومت کو اختیار ہے کہ چاہے انکو رہا کردے چاہے فدیہ لیکر چھوڑدے چاہے مسلمان قیدیوں سے ان کا تبادلہ کرے اور چاہے تو انہیں سپاہیوں میں تقسیم کردے اسطرح ایک سپاہی صرف اس عورت سے ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو حکومت کی طرف سے باقاعدہ اس کو دی گئی ہو۔

۲۔ اسکے ساتھ اسوقت تک مباشرت نہیں کی جاسکتی جب تک کہ اُسے ایک مرتبہ ایام ماہواری نہ آجائیں اور اگر حاملہ ہو تو وضع حمل کے بعد مباشرت جائز ہوگی۔

۳۔ جو عورت جس شخص کے حصے میں دیگئی ہو وہی اسکے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے کسی دوسرے کو اسکے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنیکا حق نہیں ہے۔ اُس عورت سے جو اولاد ہوگی وہ جائز اولاد سمجھی جائیگی اور اُس اولاد کے وہی حقوق ہونگے جو اُس کی دوسری اولاد کے ہیں۔ صاحب اولاد ہونیکے بعد اُس عورت کو بیچا نہیں جاسکیگا اور مالک کے مرنیکے بعد وہ عورت خود بخود آزاد ہو جائیگی۔ اگر کوئی شخص ایسی عورت کا نکاح کسی دوسرے شخص سے کردے تو اب صرف اس کا شوہر اس کے ساتھ شہوانی تعلق قائم کرسکتا ہے حکومت کیطرف سے اسطرح کسی عورت کا کسی سپاہی کی ملکیت میں دیا جانا ایسا ہی قانونی فعل ہے جیسے نکاح ایک قانونی فعل ہے ـــــ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ جنگ میں قید ہونیوالی عورتیں اُسی وقت اسلامی قانون کے مطابق لونڈیاں سمجھی جائینگی جبکہ یہ جہاد اسلام کے قانون اور اصولوں کے مطابق ہو۔

◎ ان حرام کردہ عورتوں کے علاوہ جن کا بیان اوپر گذرچکا وہ تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کے ساتھ نکاح کرو جس میں شرعی قانون کے مطابق کم سے کم دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو۔ اور ان کا مہر خوشی خوشی ادا کرو۔ فی الواقع ان کے ساتھ زندگی گذارنے کی نیت ہو نہ کہ شہوت رانی کرنا۔ مہر کے بارے میں اگر تمہارا باہمی طور پر کوئی سمجھوتہ ہوجائے اور عورت مہر معاف کردے یا کم کردے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنَاتِ

وَمَنْ	لَّمْ	يَسْتَطِعْ	مِنْكُمْ	طَوْلًا	اَنْ يَّنْكِحَ	الْمُحْصَنٰتِ	الْمُؤْمِنَاتِ
اور جو	نہ	طاقت رکھے	تم میں سے	مقدور	کہ نکاح کرے	بیبیاں	مومن (جمع)

اور جس کو تم میں سے مقدور نہ ہو کہ وہ (آزاد) مسلمان بیویوں سے نکاح کرے

فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

فَمِنْ	مَّا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ	مِّنْ	فَتَيٰتِكُمُ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَاللّٰهُ	اَعْلَمُ
تو۔ سے	جو	مالک ہو جائیں	تمہارے ہاتھ	سے	تمہاری کنیزیں	مومن۔ مسلمان	اور اللہ	خوب جانتا ہے

تو جو مسلمان کنیزیں تمہارے ہاتھ کی ملک ہوں (قبضہ میں ہوں) اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب

بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

بِاِيْمَانِكُمْ	بَعْضُكُمْ	مِّنْ	بَعْضٍ	فَانْكِحُوْهُنَّ	بِاِذْنِ	اَهْلِهِنَّ	وَاٰتُوْهُنَّ
تمہارے ایمان کو	تمہارے بعض	سے	بعض (ایک دوسرے)	سو اُن سے نکاح کرو	اجازت سے	ان کے مالک	اور انکو دو

جانتا ہے۔ تم ایک دوسرے کے (ہم جنس ہو) سو اُن کے مالک کی اجازت سے اُن سے نکاح کرلو۔ اور ان کو دیدو

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

اُجُوْرَهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	مُحْصَنٰتٍ	غَيْرَ	مُسٰفِحٰتٍ	وَّلَا	مُتَّخِذٰتِ
ان کے مہر	دستور کے مطابق	قید (نکاح) میں آنے والیاں	نہ کہ	مستی نکالنے والیاں	اور نہ	آشنائی کرنے والیاں

اُن کے مہر دستور کے مطابق، قید نکاح میں آنے والیاں نہ کہ مستی نکالنے والیاں اور نہ آشنائی کرنے والیاں

اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ

اَخْدَانٍ	فَاِذَآ	اُحْصِنَّ	فَاِنْ	اَتَيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	فَعَلَيْهِنَّ	نِصْفُ
چوری چھپے	پس جب	نکاح میں آجائیں	پھر اگر	وہ کریں۔	بے حیائی	تو ان پر	نصف

چوری چھپے۔ پس جب نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو ان پر نصف سزا ہے

مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ

مَا	عَلَى	الْمُحْصَنٰتِ	مِنَ	الْعَذَابِ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	الْعَنَتَ
جو	پر	آزاد عورتیں	سے	عذاب (سزا)	یہ	اسکے لئے جو	ڈرا	تکلیف (زنا)

جو آزاد عورتوں پر ہے، یہ اس کے لئے جو تم میں سے ڈرے (بدکاری کی) تکلیف میں پڑنے سے

مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع ۴

رَّحِيْمٌ	غَفُوْرٌ	وَاللّٰهُ	لَّكُمْ	خَيْرٌ	تَصْبِرُوْا	وَاَنْ	مِنْكُمْ
رحم کرنے والا	بخشنے والا	اور اللہ	تمہارے لئے	بہتر	تم صبر کرو	اور اگر	تم میں سے

اور اگر تم صبر کرو تو تمہارے سلئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۵) وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا غِنًا لِ اَنْ
يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْحَرَائِرِ الْمُؤْمِنٰتِ
هُوَ جَرْيٌ عَلَى الْغَالِبِ فَلَا مَفْهُوْمَ
لَهٗ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
يَنْكِحُ مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ فَاكْتَفُوْا
بِظَاهِرِهٖ وَكِلُوا السَّرَائِرَ اِلَيْهِ
فَاِنَّهُ الْعَالِمُ بِتَفَاصِيْلِهَا وَرُبَّ
اَمَةٍ تَفْضُلُ الْحُرَّةَ فِيْهِ وَهٰذَا
تَانِيْسٌ بِنِكَاحِ الْاِمَاءِ بَعْضُكُمْ مِّنْ
بَعْضٍ اَيْ اَنْتُمْ وَهُنَّ سَوَاءٌ
فِي الدِّيْنِ فَلَا تَسْتَنْكِفُوْا مِنْ
نِكَاحِهِنَّ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ
اَهْلِهِنَّ مَوَالِيْهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اَعْطُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ مُهُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
مِنْ غَيْرِ مَطْلٍ وَنَقْصٍ مُحْصَنٰتٍ عَفَائِفَ
حَالٌ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ زَانِيَاتٍ جَهْرًا وَّلَا
مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اَخِلَّاءَ يَزْنُوْنَ بِهَا سِرًّا
فَاِذَآ اُحْصِنَّ زُوِّجْنَ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْبِنَاءِ
لِلْفَاعِلِ تَزَوَّجْنَ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ
زِنًا فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ
الْحَرَائِرِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَنَيْنَ مِنَ
الْعَذَابِ الْحَدِّ فَيُجْلَدْنَ خَمْسِيْنَ
وَيُغَرَّبْنَ نِصْفَ سَنَةٍ وَيُقَاسُ عَلَيْهِنَّ
الْعَبِيْدُ وَلَمْ يَجْعَلِ الْاِحْصَانُ شَرْطًا

(۲۵) اور جس شخص کو اتنی وسعت نہ ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو وہ مسلمان باندیوں سے نکاح کرلے اور اللہ تمہارے ایمان کو جانتا ہے۔

یعنی تم یہ وہم نہ کرو کہ شاید یہ دل سے مسلمان نہ ہو۔ اس وجہ سے نکاح کرنے سے تردد کرو بلکہ تم جس کو ظاہر میں مسلمان دیکھو اس کو مسلمان ہی سمجھو۔ اس کے جی کا حال اللہ کے حوالہ کرو۔ پوری اطلاع اسی کو ہے۔ اور اکثر ہوتا ہے کہ باندی آزاد عورت سے ایمان میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے (اسمیں باندیوں کے نکاح کی رغبت دینا مقصود ہے) تم اور باندیاں دین کے اعتبار سے برابر ہو پھر ان کے نکاح کو کیوں برا جانتے ہو۔ باندیوں سے نکاح اس کے مولیٰ اور آقا کی اجازت سے کرو۔ اور ان کے مہر اُن کو دیدو بغیر کمی اور تاخیر کرنے کے۔ چاہئے کہ جن باندیوں سے نکاح کرو وہ نیک چلن ہوں۔ علی الاعلان زنا کار بدکار نہ ہوں اور نہ چوری چھپے دوست بنا رکھے ہوں جن سے بدکاری کرتی ہوں۔ پھر نکاح کے بعد اگر ان سے زنا واقع ہو تو ان پر آدھی حد ہے آزاد محصنہ عورت کی حد سے اگر وہ زنا کرے یعنی اس کے پچاس کوڑے مارے جاویں اور نصف سال جلا وطن کئے جائیں۔

اسی پر غلام کو قیاس کرنا چاہئے کہ اس پر بھی آدھی حد ہے اور باندی غلام پر رجم کسی حال میں نہیں محصن ہو یا نہ ہو

لِوُجُوْبِ الْحَدِّ بَلْ لِلْإِفَادَةِ أَنَّهُ لَارَجْمَ عَلَيْهِنَّ أَصْلًا ذٰلِكَ أَيْ نِكَاحُ الْمَمْلُوْكَاتِ عِنْدَ عَدَمِ الطَّوْلِ لِمَنْ خَشِيَ خَافَ الْعَنَتَ الزِّنَا وَأَصْلُهُ الْمَشَقَّةُ سُمِّيَ بِهِ الزِّنَا لِأَنَّهُ سَبَبُهَا بِالْحَدِّ فِي الدُّنْيَا وَالْعُقُوْبَةِ فِي الْآخِرَةِ مِنْكُمْ بِخِلَافِ مَنْ لَايَخَافُهُ مِنَ الْأَحْرَارِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَكَذَا مَنِ اسْتَطَاعَ طَوْلَ حُرَّةٍ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. وَخَرَجَ بِقَوْلِهِ مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ الْكَافِرَاتُ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَلَوْ عَدَمَ وَخَافَ وَأَنْ تَصْبِرُوْا عَنْ نِكَاحِ الْمَمْلُوْكَاتِ خَيْرٌ لَكُمْ لِئَلَّا يَصِيْرَ الْوَلَدُ رَقِيْقًا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ بِالتَّوْسِعَةِ فِيْ ذٰلِكَ.

باندی سے نکاح کرنا بوقت نہ ہونے وسعت نکاح آزاد عورت کے اس شخص کے واسطے ہے جس کو تم میں سے زنا کا اندیشہ ہو (عنت کے اصل معنی مشقت اور کلفت کے ہیں۔ زنا کو اس واسطے عنت کہتے ہیں کہ زنا کی وجہ سے بھی دنیا میں حد کی کلفت اور آخرت میں عذاب کی صعوبت پیش آتی ہے) بخلاف اس آزاد شخص کے جس کو زنا کا اندیشہ نہیں یا آزاد عورت سے نکاح کرنے کی وسعت رکھتا ہے اس کو درست نہیں کہ باندی سے نکاح کرے۔ اور ایمان کی قید سے معلوم ہوا کہ باندی کافرہ سے نکاح کسی حال میں جائز نہیں اگرچہ زنا کا اندیشہ ہو اور آزاد عورت سے نکاح کی وسعت نہ ہو (یہ سب مذہب شافعیؒ کا ہے) اور باندیوں سے اگر نکاح نہ کرو صبر کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اس خیال سے کہ اولاد غلام باندی نہ ہوں۔

باقی شرعاً رخصت ہے منع نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہ اس میں تنگی نہ فرمائی۔

تشریح

(۲۵) لونڈیوں سے نکاح کے احکام | اگر کوئی شخص اونچے خاندان کی مسلمان عورت سے زیادہ مہر ہونے کی وجہ سے نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ ان مومنہ لونڈیوں سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ معاشرت کا یہ فرق صرف اعتباری فرق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک مومنہ لونڈی ایمان و اخلاق کے اعتبار سے خاندانی عورت سے بہتر ہو لہٰذا تم ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرلو اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو تاکہ وہ حصار نکاح میں پاکبازی کی زندگی گذاریں، آزاد شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائیاں کرتی نہ پھریں۔

◎ اگر کوئی لونڈی نکاح کے بعد کسی بدچلنی کی مرتکب ہو تو اس وجہ سے کہ وہ خاندانی عورت کے مقابلے میں کمزور ہیں ان کو خاندانی عورت کے مقابلے میں آدھی سزا دی جائے گی۔ یعنی ایسی لونڈی یا غلام کے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے۔

تمہیں جو یہ سہولت دی گئی ہے کہ تم لونڈی کے مالک کی اجازت سے اس سے نکاح کرلو، یہ ان کے لئے ہے جو صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان کو پاکبازی کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ اولاد آزاد ہوگی۔ اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِ يَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ

يُرِيْدُ	اللّٰهُ	لِيُبَيِّنَ	لَكُمْ	وَ	يَهْدِ يَكُمْ	سُنَنَ	الَّذِيْنَ
چاہتا ہے	اللہ	تاکہ بیان کردے	تمہارے لئے	اور	تمہیں ہدایت دے	طریقے	وہ جو کہ

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے بیان کردے اور تم سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی تمہیں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۶ وَاللّٰهُ

مِنْ قَبْلِكُمْ	وَ	يَتُوْبَ	عَلَيْكُمْ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ	وَاللّٰهُ
تم سے پہلے	اور	توجہ کرے	تم پر	اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا	اور اللہ

ہدایت دے اور تم پر توجہ کرے (توبہ قبول کرے) اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور اللہ

يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۟ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ

يُرِيْدُ	اَنْ	يَّتُوْبَ	عَلَيْكُمْ	وَيُرِيْدُ	الَّذِيْنَ	يَتَّبِعُوْنَ
چاہتا ہے	کہ	توجہ کرے	تم پر	اور چاہتے ہیں	وہ لوگ جو	پیروی کرتے ہیں

چاہتا ہے کہ وہ توجہ کرے تم پر، اور جو لوگ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ

الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝۲۷ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

الشَّهَوٰتِ	اَنْ	تَمِيْلُوْا	مَيْلًا	عَظِيْمًا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ
خواہشات	کہ	پھر جاؤ	پھر جانا	بہت زیادہ	چاہتا ہے	اللہ	کہ

تم (راہِ ہدایت سے) پھر جاؤ بہت زیادہ پھرنا۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے

يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝۲۸

يُّخَفِّفَ	عَنْكُمْ	وَخُلِقَ	الْاِنْسَانُ	ضَعِيْفًا
ہلکا کردے	تم سے	اور پیدا کیا گیا	انسان	کمزور

(بوجھ) ہلکا کردے اور انسان پیدا کیا گیا ہے کمزور۔

۲۶ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ شَرَائِعَ دِيْنِكُمْ وَمَصَالِحَ اَمْرِكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ طَرَائِقَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

۲۶ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ الخ اللہ چاہتا ہے کہ تم کو دین کے مسئلے بتلائے اور بھلائی کی باتیں سکھلائے اور پہلے پیغمبروں کے طریقہ سے آزاد۔ سو حلت حرمت

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فِى التَّحْلِيْلِ وَ
التَّحْرِيْمِ فَتَتَّبِعُوْهُمْ وَ يَتُوْبَ
عَلَيْكُمْ يَرْجِعُ بِكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ
الَّتِىْ كُنْتُمْ عَلَيْهَا اِلٰى طَاعَتِهٖ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِكُمْ حَكِيْمٌ ○ فِيْمَا
دَبَّرَهٗ لَكُمْ۔

میں ان کی پیروی کرو اور اللہ چاہتا ہے کہ تم کو
گناہوں سے لوٹا کر فرماں برداری کی طرف
لادے اور وہ تم کو جانتا ہے اور اس نے
جو تدبیریں تم کو بتلائیں حکمت سے
خالی نہیں۔

(۲۷) وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ
كَرَّرَهٗ لِيُبْنٰى عَلَيْهِ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى
وَالْمَجُوْسُ اَوِ الزُّنَاةُ اَنْ تَمِيْلُوْا
مَيْلًا عَظِيْمًا ○ تَعْدِلُوْا عَنِ الْحَقِّ
بِارْتِكَابِ مَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ فَتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ

(۲۷) اور اللہ چاہتا ہے کہ تم کو گناہوں سے بچا
کر بندگی کی توفیق دے اور یہود اور نصرانی
اور مشرکین و آتش پرست یا زناکار
یہ چاہتے ہیں کہ تم امر حق کو چھوڑ کر حرام
میں مبتلا ہو جاؤ اور اُن جیسے بدکار
بن جاؤ۔

(۲۸) يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ
فَيُسَهِّلَ عَلَيْكُمْ اَحْكَامَ الشَّرْعِ
وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ○
لَا يَصْبِرُ عَنِ النِّسَاءِ وَ
الشَّهَوَاتِ۔

(۲۸) اللہ چاہتا ہے کہ احکام شریعت تم پر آسان فرمادے
کیونکہ آدمی پیدا کیا گیا ہے ضعیف۔
عورتوں سے صبر نہیں کرسکتا اور لذاتِ
نفسانی سے نہیں رُک سکتا۔

تشریح

(۲۶) اللہ کے احکام کی اہمیت: اخلاق و معاشرت کے متعلق یہ احکام جو بیان کئے گئے، اللہ تعالےٰ چاہتے ہیں کہ تم سے پہلے انبیاء اور صلحاء کے اس طریقے پر تم کو چلائے کیونکہ وہ تمہاری مصلحتوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسلئے تمہیں جاہلیت کے طریقے سے نکال کر اس بہترین طریقۂ زندگی کی طرف تمہاری رہنمائی کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۲۷) ان احکام میں بھی اللہ کی رحمت ہے: جو لوگ اپنے خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ تمہیں صحیح راستے سے دور ہٹا دینا چاہتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالےٰ تمہاری بھلائی چاہتے ہیں اور تمہیں زندگی گذارنے کا نہایت پاکیزہ نظام عطا فرمارہے ہیں۔

(۲۸) اللہ کے یہاں کمزوروں کی بھی رعایت ہے: اللہ تعالےٰ کے قوانین میں ہر طرح کے انسان کی رعایت ملحوظ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ جانتے ہیں کہ انسان کمزور ہے اس لئے وہ پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے اور غلط رسوم و رواج کے بھاری بوجھ کو تمہارے اوپر سے اُتارنا چاہتا ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

يَآيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَاْكُلُوْا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
اے	جو لوگ	ایمان لائے (مومن)	نہ کھاؤ	اپنے مال	آپس میں

اے مومنو! اپنے مال، آپس میں نہ کھاؤ

بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ

بِالْبَاطِلِ	اِلَّآ	اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	عَنْ	تَرَاضٍ	مِّنْكُمْ
ناحق	مگر	یہ کہ	ہو	کوئی تجارت	سے	آپس کی خوشی	تم سے

ناحق (طور پر) مگر یہ کہ تمہاری آپس کی خوشی سے کوئی تجارت ہو

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

وَلَا	تَقْتُلُوْا	اَنْفُسَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِيْمًا
اور نہ	قتل کرو	اپنے نفس (ایک دوسرے)	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	بہت مہربان

اور قتل نہ کرو ایک دوسرے کو، بیشک اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔

(۲۹) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ بِالْحَرَامِ فِي الشَّرْعِ
كَالرِّبٰوا وَالْغَصَبِ اِلَّآ لٰكِنْ اَنْ
تَكُوْنَ تَقَعَ تِجَارَةً وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِالنَّصَبِ اَنْ تَكُوْنَ الْاَمْوَالُ
اَمْوَالَ تِجَارَةٍ صَادِرَةٍ عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَطِيْبِ نَفْسٍ فَلَكُمْ
اَنْ تَاْكُلُوْهَا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
بِارْتِكَابِ مَا يُؤَدِّيْ اِلٰى هَلَاكِهَا اَيًّا كَانَ فِي
الدُّنْيَا اَوِ الْاٰخِرَةِ بِقَرِيْنَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِكُمْ رَحِيْمًا ○ فِيْ مَنْعِهِ لَكُمْ
مِنْ ذٰلِكَ

(۲۹) اے ایمان والو ایک دوسرے کے مال کو باہم حرام طریق سے یعنی چھین کر یا سود لے کر نہ کھاؤ لیکن جو مال بطور تجارت کے حاصل کرو اور خوشی خاطر سے معاملہ کرکے لو اس کو کھاؤ وہ حلال ہے۔

اور اپنی جانوں کو ہلاکی میں نہ ڈالو وہ افعال نہ کرو جو باعث تمہاری خرابی کا اور ہلاکت کا ہوں دنیا میں یا آخرت میں بے شک اللہ تم پر مہربان ہے کہ بُرے افعال سے منع فرمایا۔

تشریح

(۲۹) رزق حلال کی تاکید | لین دین کے وہ تمام طریقے جو خلافِ حق ہوں وہ اللہ تعالٰی نے حرام قرار دے دیے ہیں۔ دوسروں کا مال غلط طریقے سے کھانا یہ خود انسان کے حق میں سخت بُرا ہے کیونکہ اللہ تعالٰی اپنے بندوں پر مہربان ہے اسلئے وہ ناجائز طریقوں سے بچانا چاہتا ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ

وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	عُدْوَانًا	وَّظُلْمًا	فَسَوْفَ	نُصْلِيْهِ	نَارًا	وَ
اور جو	کرے گا	یہ	تعدّی (زور)	اور ظلم سے	پس عنقریب	اسکو ڈالیں گے	آگ	اور

اور جو شخص یہ کرے گا تعدّی (زور) اور ظلم سے ، پس عنقریب ہم اس کو آگ میں ڈالدیں گے اور

كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ

كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى	اللّٰهِ	يَسِيْرًا	اِنْ	تَجْتَنِبُوْا	كَبَآئِرَ	مَا تُنْهَوْنَ	عَنْهُ
ہے	یہ	پر	اللہ	آسان	اگر	تم بچتے رہو	بڑے گناہ	جو منع کئے گئے	اس سے

یہ اللہ پر آسان ہے ۔ اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں تو

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

نُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	نُدْخِلْكُمْ	مُّدْخَلًا	كَرِيْمًا
ہم دور کردینگے	تم سے	تمہارے چھوٹے گناہ	اور	ہم تمہیں داخل کردینگے	مقام	عزت

ہم تم سے دور کردیں گے تمہارے چھوٹے گناہ اور ہم تمہیں عزت کے مقام میں داخل کردیں گے۔

(۳۰) وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اَىْ مَا نُهِىَ عَنْهُ عُدْوَانًا تَجَاوُزًا لِلْحَلَالِ حَالٌ وَّظُلْمًا تَاكِيْدٌ فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نُدْخِلُهُ نَارًا ؕ يَحْتَرِقُ فِيْهَا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○ هَيِّنًا۔

(۳۱) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ وَهِىَ مَا وَرَدَ عَلَيْهَا وَعِيْدٌ كَالْقَتْلِ وَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ هِىَ اِلَى السَّبْعِمِائَةِ اَقْرَبُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ الصَّغَائِرَ بِالطَّاعَاتِ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا بِضَمِّ الْمِيْمِ وَفَتْحِهَا اَىْ اِدْخَالًا اَوْ مَوْضِعًا كَرِيْمًا ○ هُوَ الْجَنَّةُ۔

(۳۰) اور جس نے حرام باتوں میں کسی فعل کو کیا ازراہ ظلم اور حلال کو چھوڑ کر حرام فعل اختیار کیا سو عنقریب ہم اسکو آگ میں پہنچادیں گے کہ اس میں جلے گا اور یہ امر اللہ پر آسان ہے ۔

(۳۱) اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے ہم نے تم کو منع کیا (گناہ کبیرہ وہ ہے جس پر کوئی عذاب ہونا اللہ کیطرف سے معلوم ہوا جیسے قتل کرنا زنا کاری چوری وغیرہ، ابن عباس سے مروی ہے کہ گناہ کبیرہ سات سو کے قریب ہیں) تو ہم تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو نیک عملوں کی وجہ سے معاف کردیں گے اور بڑے مرتبہ کی جگہ میں تم کو پہنچادیں گے یعنی جنت میں۔

تشریح

(۳۰) مال حرام دوزخ میں لے جائیگا | جو شخص ظلم اور زیادتی کے ساتھ مال حرام کھائیگا وہ دوزخ کی آگ میں جھونکا جائیگا اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔

(۳۱) بڑے گناہوں سے بچنے کی تاکید | اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کروگے تو تمہاری وہ چھوٹی برائیاں جو بڑے گناہ کے لئے کی گئی تھیں معاف ہوجائینگی مثلاً حدیث میں آیا ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ آنکھ بھی زنا کرتی ہے، زبان بھی زنا کرتی ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں مگر زنا کا تحقق شرمگاہ پر ہے اگر وہ گناہ ہوگیا تو یہ آنکھ کا زبان کا اور پیروں کا گناہ بھی اس بڑے گناہ میں شامل ہوگیا۔ اور اگر کوئی شخص زنا سے بچ گیا تو یہ مبادیات زنا کا گناہ بھی معاف ہوجائیگا اور اللہ تعالیٰ اسکو پاکیزہ لوگوں کا با عزت مقام عطا کریں گے

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ

وَلَا	تَتَمَنَّوْا	مَا فَضَّلَ	اللّٰهُ	بِهٖ	بَعْضَكُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ	لِلرِّجَالِ	نَصِيْبٌ
اور نہ	آرزو کرو	جو بڑائی دی	اللہ	اس سے	تم میں سے بعض	پر	بعض	مردوں کیلئے	حصہ

اور آرزو نہ کرو (اس کی) جو بڑائی دی اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر۔ مردوں کے لئے حصہ (ثواب) ہے

مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ

مِمَّا	اكْتَسَبُوْا	وَلِلنِّسَآءِ	نَصِيْبٌ	مِمَّا	اكْتَسَبْنَ	وَاسْئَلُوْا	اللّٰهَ	مِنْ
اس سے جو	انہوں نے کمایا (اعمال)	اور عورتوں کیلئے	حصہ	اس سے جو	انہوں نے کمایا (انکے اعمال)	اور سوال کرو (مانگو)	اللہ	سے

ان کے اعمال کا اور عورتوں کے لئے حصہ (ثواب) ہے ان کے اعمال کا، اور اللہ سے اس کا فضل

فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾

فَضْلِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمًا
اس کے فضل	بیشک	اللہ	ہے	ہر	چیز	جاننے والا

مانگو، بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

(۳۲) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْ جِهَةِ الدُّنْيَا اَوِ الدِّيْنِ لِئَلَّا يُؤَدِّيَ اِلَى التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ ثَوَابٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا بِسَبَبِ مَا عَمِلُوْا مِنَ الْجِهَادِ وَغَيْرِهٖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ مِنْ طَاعَةِ اَزْوَاجِهِنَّ وَحِفْظِ فُرُوْجِهِنَّ. نَزَلَتْ لَمَّا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَيْتَنَا كُنَّا رِجَالًا فَجَاهَدْنَا وَكَانَ لَنَا مِثْلُ اَجْرِ الرِّجَالِ وَاسْئَلُوا بِهَمْزَةٍ وَدُوْنِهَا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ مَا احْتَجْتُمْ اِلَيْهِ يُعْطِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ وَمِنْهُ مَحَلُّ الْفَضْلِ وَسُؤَالُكُمْ.

(۳۲) اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بڑائی دی اس کی آرزو نہ کرو کہ انجام کار اس سے حسد اور دشمنی پیدا ہوگی۔ مردوں کو جو انہوں نے عمل کئے مثل جہاد وغیرہ کے اُس کا ثواب ملے گا اور عورتوں کو اس کا ثواب حاصل ہوگا جو انہوں نے نیک عمل کئے کہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کی اور زنا وغیرہ سے بچیں۔ یہ آیت اس وجہ سے نازل ہوئی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا کہ کاش ہم بھی مرد ہوتے کہ جہاد کرتے اور ہم کو مردوں کا سا ثواب ملتا اور اللہ سے اس کا فضل مانگو جو تم کو حاجت ہے دیویگا بیشک اللہ تم کو جانتا ہے اسکو معلوم ہے کہ جو تم میں سے بڑائی کے لائق ہے اسکو بڑائی دی اور جو تم سوال کرتے ہو وہ بھی اسکو معلوم ہے۔

تشریح

(۳۲) انسانوں میں فرق مراتب | اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جیسی خصوصیات اور فضیلتیں عطا نہیں کی ہیں بلکہ اپنی نعمتوں کو مختلف لوگوں میں بکھیر دیا ہے کوئی مالدار ہے کوئی غریب ہے، کوئی طاقتور ہے کوئی کمزور ہے، کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت ہے۔ اجتماعی زندگی میں باہم اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے کی فضیلت پر حرص پیدا نہ ہو۔ ورنہ اس سے بغض وحسد اور عداوت و دشمنی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے فرمایا کہ جو فضل اللہ نے دوسرے کو دیا ہو اس کی طمع نہ کرو۔ البتہ اللہ سے دعا کرو وہ جس خوبی کو اور جس کمال کو تمہارے لئے مناسب سمجھے گا عطا کر دے گا۔

مرد جو عمل کریں گے کما اپنا حصہ پالیں گے، جو عورتیں کمائی کریں گی وہ اپنا حصہ پالیں گی۔ مرد و عورت کا فرق اور انکی صلاحیتوں کے مطابق ان کا دائرہ کار بھی اللہ کے بہترین علم اور اس کی مصلحت کے مطابق ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ

وَ	لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مَوَالِيَ	مِمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدَانِ	وَ
اور	ہرایک کیلئے	ہم نے مقرر کئے	وارث	اس سے جو	چھوڑ مریں	والدین	اور

اور ہم نے ہر ایک کے لئے وارث مقرر کردیئے ہیں اس (مال کیلئے) جو چھوڑ مریں والدین اور

الْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ

الْأَقْرَبُونَ	وَالَّذِينَ	عَقَدَتْ	أَيْمَانُكُمْ	فَآتُوهُمْ
قرابت دار	اور وہ جو کہ	بندھ چکا	تمہارا عہد	تو ان کو دے دو

قرابتدار اور جن لوگوں سے تمہارا عہد و پیمان بندھ چکا تو اُن کو اُن کا حصہ

ع ۵ / ۴

نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٣٣﴾

نَصِيبَهُمْ	إِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	عَلَىٰ	كُلِّ	شَيْءٍ	شَهِيدًا
ان کا حصہ	بیشک	اللہ	ہے	اوپر	ہر	چیز	گواہ (مطلع)

دیدو بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ (مطلع) ہے

(۳۳) وَلِكُلٍّ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَعَلْنَا مَوَالِيَ أَيْ عَصَبَةً يُعْطَوْنَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ لَهُمْ مِنَ الْمَالِ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ بِأَلِفٍ وَدُونِهَا أَيْمَانُكُمْ جَمْعُ يَمِينٍ بِمَعْنَى الْقَسَمِ أَوِ الْيَدِ أَيِ الْحُلَفَاءُ الَّذِينَ عَاهَدْتُمُوهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى النُّصْرَةِ وَالْإِرْثِ فَآتُوهُمْ الْآنَ نَصِيبَهُمْ حَظَّهُمْ مِنَ الْمِيرَاثِ وَهُوَ السُّدُسُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٣٣﴾ مُطَّلِعًا وَمِنْهُ حَالُكُمْ وَهُوَ مَنْسُوخٌ بِقَوْلِهِ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ

(۳۳) اور ہرایک کے لئے مردوں اور عورتوں میں سے ہم نے عصبہ مقرر کردیئے کہ ان کو حصہ ملتا ہے اس میں سے جو ماں باپ اور رشتہ دار مال چھوڑ مریں اور جن سے تم جاہلیت میں معاہدہ ایک دوسرے کی مدد کا اور میراث لینے کا کرلیا اب ان کو ان کا حصہ میراث کا دیدو یعنی چھٹا حصہ بیشک اللہ ہر چیز پر مطلع ہے۔
تمہارا حال خوب جانتا ہے۔
(یعنی حکم منسوخ ہے اس آیت کریمہ سے "وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ۔"
یعنی رشتے ناتے والے باہم بعض بعض کے میراث کے زیادہ مستحق ہیں۔

تشریح

(۳۳) وارثوں کے حصے مقرر ہیں۔ ماں باپ اور رشتہ دار جن کا انتقال ہو جائے۔ اور وہ کچھ مال چھوڑ جائیں تو ان کے ترکے میں وارثوں کے حصے مقرر ہیں۔ ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔ البتہ تمہارے منہ بولے بھائی یا کچھ اور لوگ جن کو تم اپنے مال میں سے دینا چاہتے ہو تو یا تو ان کو اپنی زندگی میں دے سکتے ہو یا پھر غیر وارث کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی جاسکتی ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگراں ہیں اسلئے اسکے خلاف نہیں ہونا چاہئے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

اَلرِّجَالُ	قَوّٰمُوْنَ	عَلَى	النِّسَآءِ	بِمَا	فَضَّلَ	اللّٰهُ	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ
مرد	حاکم (نگراں)	پر	عورتیں	اسلئے کہ	فضیلت دی	اللہ	انہیں سے بعض	پر	بعض

مرد عورتوں پر حاکم (نگراں) ہیں اس لئے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی

وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

وَّبِمَآ	اَنْفَقُوْا	مِنْ	اَمْوَالِهِمْ	فَالصّٰلِحٰتُ	قٰنِتٰتٌ	حٰفِظٰتٌ	لِّلْغَيْبِ
اور اسلئے کہ	انہوں نے خرچ کئے	سے	اپنے مال	پس نیکوکار عورتیں	تابع فرمان	نگہبانی کرنے والیاں	پیٹھ پیچھے

اور اسلئے کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کئے پس جو نیکوکار ہیں (مرد کی) تابع فرمان ہیں، پیٹھ پیچھے (عدم موجودگی میں) حفاظت کرنے

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

بِمَا	حَفِظَ	اللّٰهُ	وَالّٰتِيْ	تَخَافُوْنَ	نُشُوْزَهُنَّ	فَعِظُوْهُنَّ	وَاهْجُرُوْهُنَّ
اس کے جو	حفاظت کی	اللہ	اور وہ جو	تم ڈرتے ہو	اُن کی بدخوئی	پس انکو سمجھاؤ	اور ان کو تنہا چھوڑ دو

والی ہیں اللہ کی حفاظت سے۔ اور تمہیں ڈر ہو جن عورتوں کی بدخوئی کا پس انکو سمجھاؤ اور ان کو خواب گاہوں میں

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ

فِي	الْمَضَاجِعِ	وَاضْرِبُوْهُنَّ	فَاِنْ	اَطَعْنَكُمْ	فَلَا تَبْغُوْا	عَلَيْهِنَّ
میں	خواب گاہوں	اور ان کو مارو	پھر اگر	وہ تمہارا کہا مانیں	تو نہ تلاش کرو	ان پر

تنہا چھوڑ دو، اور ان کو مارو پھر اگر وہ تمہارا کہا مانیں تو ان پر الزام کی کوئی راہ تلاش

سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۳۴

سَبِيْلًا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيًّا	كَبِيْرًا
کوئی راہ	بیشک	اللہ	ہے	سب سے اعلیٰ	سب سے بڑا

نہ کرو بیشک اللہ سب سے اعلیٰ (بلند) سب سے بڑا ہے۔

(۳۴) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ مُسَلِّطُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ يُؤَدِّبُوْنَهُنَّ وَيَاْخُذُوْنَ عَلٰى اَيْدِيْهِنَّ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اَىْ بِتَفْضِيْلِهٖ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ بِالْعِلْمِ وَالْعَقْلِ

(۳۴) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ الخ مرد عورتوں پر حاکم ہیں کہ ان کو ادب دیتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اسلئے کہ ان کو اللہ نے عورتوں پر بوجہ علم اور عقل کے بزرگی دی۔

وَالْوِلَايَةِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَ بِمَآ
اَنْفَقُوْا عَلَيْهِنَّ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
فَالصّٰلِحٰتُ مِنْهُنَّ قٰنِتٰتٌ مُطِيْعَاتٍ
لِاَزْوَاجِهِنَّ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ اَىْ
بِفُرُوْجِهِنَّ وَغَيْرِهَا فِىْ غَيْبَةِ
اَزْوَاجِهِنَّ بِمَا حَفِظَهُنَّ اللّٰهُ
حَيْثُ اَوْصٰى عَلَيْهِنَّ الْاَزْوَاجَ
وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ
عِصْيَانَهُنَّ لَكُمْ بِاَنْ ظَهَرَتْ
اَمَارَاتُهٗ فَعِظُوْهُنَّ خَوِّفُوْهُنَّ
مِنَ اللّٰهِ وَاهْجُرُوْهُنَّ
فِى الْمَضَاجِعِ اِعْتَزِلُوْا اِلٰى
فِرَاشٍ اٰخَرَ اِنْ اَظْهَرْنَ النُّشُوْزَ
وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ
اِنْ لَمْ يَرْجِعْنَ بِالْهِجْرَانِ
فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فِيْمَا يُرَادُ مِنْهُنَّ
فَلَا تَبْغُوْا تَطْلُبُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا
طَرِيْقًا اِلٰى ضَرْبِهِنَّ ظُلْمًا اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ○ فَاحْذَرُوْهُ
اَنْ يُّعَاقِبَكُمْ اِنْ ظَلَمْتُمُوْهُنَّ

اور عورتوں کا اختیار اُن کو دیا۔ اور اس وجہ سے کہ مَردوں نے ان پر مال خرچ کیا۔
سو جو نیک بیویاں ہیں وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کرتی ہیں اور خاوندوں کے پیچھے ان کے مال بیجا خرچ نہیں کرتیں اور زنا میں مبتلا نہیں ہوتیں اس لیے کہ اللہ نے مَردوں کو بھی ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔
اور وہ عورتیں کہ جن سے خوف ہے کہ اطاعت نہ کرینگی اور علامتوں سے یہ امر ظاہر ہونے لگے تو ان کو سمجھاؤ اللہ کے عذاب سے ڈراؤ۔ ان کے پاس نہ لیٹو۔ اگر وہ تمہارا کہا نہ مانیں اور جو اس سے ان پر اثر نہ ہو تو ان کو مارو مگر اس قدر نہ مارو کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا زخمی ہو جائیں۔

اس کے بعد اگر وہ تمہارا کہنا مانیں اور اطاعت کریں تو ناحق ان کو نہ مارو اور تکلیف مت دو۔ بیشک اللہ بڑائی والا اور سب پر حاکم ہے اس کے عذاب سے ڈرو ناحق عورتوں کو نہ مارو۔

تشریح

(۴۴) مرد عورتوں پر نگراں ہیں | اللہ تعالٰی نے مردوں کو عورتوں پر قوام یعنی نگراں بنایا ہے کیونکہ نکاح بھی ایک ادارہ ہے اور ہر ادارے کا ایک منتظم اور اس کو چلانے والا ہوتا ہے۔ مرد اپنی طبعی خصوصیات کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کا ذمہ دار ہے اور عورت فطرتاً مرد کی خبرگیری چاہتی ہے۔ مردوں کو اللہ نے قوام و نگراں بنایا ہے۔ جو نیک عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مرد گھر پر نہ ہوں تب بھی ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں

◎ اگر کسی مرد کو اپنی بیوی سے سرکشی کی شکایت ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ان کو سمجھاؤ اگر سمجھانے سے نہ سمجھیں تو ان کا بستر الگ کر دو۔ اس پر بھی اگر وہ اپنی روش کو نہ بدلیں تو بہت ہلکی سی مار بھی دی جا سکتی ہے۔ مگر یہ مار ایسی نہ ہو کہ جسم کے نازک حصوں پر ہو۔ بلکہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ مسواک جیسی ہلکی سی لکڑی سے ہلکی سی مار دی جا سکتی ہے جس میں بے رحمی نہ ہو۔ پھر اگر وہ اپنے رویّہ کو ٹھیک کر لیں تو پھر بلا وجہ بہانے تلاش کر کے ان کو سزا مت دو۔ یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اوپر موجود ہے جو سب سے بڑا اور برتر ہے اور تمہیں اس کے سامنے جواب دینا ہے۔

وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَیۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَ

وَ	اَهۡلِهٖ	مِّنۡ	حَكَمًا	فَابۡعَثُوۡا	بَیۡنِهِمَا	شِقَاقَ	خِفۡتُمۡ	وَ اِنۡ
اور	مرد کا خاندان	سے	ایک منصف	تو مقرر کردو	ان کے درمیان	ضد (کشمکش)	تم ڈرو	اور اگر

اور اگر تم ڈرو ان دونوں کے درمیان ضد (کشمکش) سے تو مقرر کردو ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک

حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیۡنَهُمَا ؕ

بَیۡنَهُمَا	اللّٰهُ	یُوَفِّقِ	اِصۡلَاحًا	یُّرِیۡدَاۤ	اِنۡ	اَهۡلِهَا	مِّنۡ	حَكَمًا
اِن دونوں میں	اللہ	موافقت کردیگا	صلح کرانا	دونوں چاہیں گے	اگر	عورت کا خاندان	سے	ایک منصف

منصف عورت کے خاندان سے۔ اگر وہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت کر دیگا

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیۡمًا خَبِیۡرًا ﴿۳۵﴾

خَبِیۡرًا	عَلِیۡمًا	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ
بہت باخبر	بڑا جاننے والا	ہے	اللہ	بیشک

بیشک اللہ بڑا جاننے والا بہت باخبر ہے۔

(۳۵) وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَلِمۡتُمۡ شِقَاقَ خِلَافَ بَیۡنِهِمَا بَیۡنَ الزَّوۡجَیۡنِ وَالۡاِضَافَةُ لِلۡاِتِّسَاعِ اَیۡ شِقَاقًا بَیۡنَهُمَا فَابۡعَثُوۡٓا اِلَیۡهِمَا بِرِضَاهُمَا حَكَمًا رَجُلًا عَدۡلًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ اَقَارِبِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا وَیُوَكِّلُ الزَّوۡجُ حَكَمَهٗ فِیۡ طَلَاقٍ وَقَبُوۡلِ عِوَضٍ عَلَیۡهِ وَتُوَكِّلُ هِیَ حَكَمَهَا فِی الۡاِخۡتِلَاعِ فَیَجۡتَهِدَانِ وَیَاۡمُرَانِ الظَّالِمَ بِالرُّجُوۡعِ اَوۡ یُفَرِّقَانِ اِنۡ رَاٰیَاهُ قَالَ تَعَالٰی اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اَیِ الۡحَكَمَانِ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیۡنَهُمَا بَیۡنَ الزَّوۡجَیۡنِ اَیۡ یُقَدِّرُهُمَا عَلٰی مَا هُوَ الطَّاعَةُ مِنۡ اِصۡلَاحٍ اَوۡ فِرَاقٍ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیۡمًا بِكُلِّ شَیۡءٍ خَبِیۡرًا ۝ بِالۡبَوَاطِنِ كَالظَّوَاهِرِ

(۳۵) اور جو تم یہ جانو کہ خاوند بیوی میں خلاف ہے تو ان کی رضا سے دو آدمیوں کو حکم بنا کر ان کے پاس بھیجو ایک شخص مرد کی طرف سے حکم ہو کر جاوے جس کو یہ اجازت ہو کہ اگر موقع طلاق دینے کا یا عورت کی طرف سے اس کی طلب ہو تو طلاق دیدے۔ اور ایک شخص عورت کی طرف سے حکم بن کر جاوے جس کو یہ اجازت ہو کہ خلع کی ضرورت ہو تو مان لے۔ پھر وہ دونوں حکم اصلاح میں کوشش کریں اور جس کی زیادتی ہو اس کو کہیں کہ باز آوے، ورنہ خاوند بیوی میں جدائی کردیں اگر یہی مناسب ہے۔ اگر یہ دونوں حکم اصلاح کرنا چاہیں تو خدا تعالیٰ خاوند بیوی کو اس امر کی توفیق دیگا جو اللہ کو پسند ہے یعنی باہم راضی رہنا یا جدائی۔ [illegible]

تشریح

(۳۵) زوجین کے جھگڑے میں ثالثی کا تقرر | اگر ساری تدبیریں اختیار کرنے کے باوجود جو اوپر بیان ہوئیں زوجین کے باہمی تعلقات بگڑتے چلے جائیں تو پھر دونوں طرف کے رشتہ داروں میں سے کسی سمجھ دار آدمیوں کو حکم اور ثالث مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح حال کرنا چاہیں گے اور ان کی نیت اس رشتے کو جوڑے رکھنے کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی موافقت کی صورت نکال دیں گے۔ اللہ تعالیٰ باخبر ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں۔ دراصل شریعت یہ چاہتی ہے کہ گھر کے معاملات جہاں تک ہو سکے گھر کے اندر ہی نمٹ جائیں اور گھر سے باہر جا کر ان معاملات کی ہوا خیزی نہ ہو۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

وَاعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَلَا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْـًٔا	وَ	بِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا
اور تم عبادت کرو	اللہ	اور نہ شریک کرو	اسکے ساتھ	کچھ کسی کو	اور	ماں باپ سے	اچھا سلوک

اور تم اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ شریک نہ کرو کسی کو ، اور اچھا سلوک کرو ماں باپ سے

وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی

وَ	بِذِی الْقُرْبٰی	وَالْيَتٰمٰی	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَالْجَارِ	ذِی الْقُرْبٰی
اور	قرابت داروں سے	اور یتیم (جمع)	اور محتاج (جمع)	اور ہمسایہ	قرابت والے

اور قرابت داروں سے اور یتیموں۔ اور محتاجوں سے اور قرابت والے ہمسائے سے اور

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا

وَالْجَارِ	الْجُنُبِ	وَالصَّاحِبِ ، بِالْجَنْۢبِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَمَا
اور ہمسایہ	اجنبی	اور پاس بیٹھنے والے (ہم مجلس)	اور	مسافر	اور جو

اجنبی ہمسائے سے ، اور پاس بیٹھنے والے (ہم مجلس) سے ، اور مسافر سے ، اور جو تمہاری

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾

مَلَكَتْ ، اَيْمَانُكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	مُخْتَالًا	فَخُوْرًا
تمہاری ملک (کنیز ۔ غلام)	بیشک	اللہ	دوست نہیں رکھتا	جو	ہو	اترانے والا	بڑ مارنے والا

ملک ہوں (کنیز۔غلام) ۔ بے شک اللہ اسے دوست نہیں رکھتا جو اترانے والا بڑ مارنے والا ہو

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ

اَلَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ	وَيَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ	وَيَكْتُمُوْنَ	مَآ اٰتٰىهُمُ
جو	بخل کرتے ہیں	اور حکم کرتے (سکھاتے) ہیں	لوگ	بخل	اور چھپاتے ہیں	جو انہیں دیا

اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سکھاتے ہیں۔ اور وہ چھپاتے ہیں جو اللہ نے انہیں

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾

اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	وَ اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	مُّهِيْنًا
اللہ	سے	اپنے فضل	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے	عذاب	ذلت والا

اپنے فضل سے دیا۔ اور ہم نے کافروں کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت والا عذاب

(۳۶) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْـًٔا وَّاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
بِرًّا وَلِيْنَ جَانِبٍ وَّبِذِى الْقُرْبٰى
الْقَرَابَةِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ
الْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى الْقَرِيْبِ مِنْكَ
فِى الْجِوَارِ اَوِ النَّسَبِ وَالْجَارِ الْجُنُبِ
الْبَعِيْدِ عَنْكَ فِى الْجِوَارِ اَوِ النَّسَبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ الرَّفِيْقِ فِىْ سَفَرٍ اَوْ صِنَاعَةٍ وَقِيْلَ الزَّوْجَةُ
وَابْنِ السَّبِيْلِ الْمُنْقَطِعِ فِىْ سَفَرِهٖ
وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنَ الْاَرِقَّاءِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا
مُتَكَبِّرًا فَخُوْرًا ۝ عَلَى النَّاسِ بِمَا اُوْتِىَ
(۳۷) اِلَّذِيْنَ مُبْتَدَأٌ يَبْخَلُوْنَ بِمَا يَجِبُ
عَلَيْهِمْ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ بِهٖ
وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
مِنَ الْعِلْمِ وَالْمَالِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَخَبَرُ
الْمُبْتَدَأِ لَهُمْ وَعِيْدٌ شَدِيْدٌ وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ بِذٰلِكَ وَبِغَيْرِهٖ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ذَا اِهَانَةٍ

(۳۶) اور اللہ کو واحد جانو کسی کو اس کا ساجھی نہ بناؤ۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور ان کے مطیع و فرماں بردار رہو اور ان کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسیوں کے ساتھ جو تمہارے پاس رہتے ہیں یا رشتہ میں قریب ہیں اور ان پڑوسیوں کے ساتھ جو رشتہ میں دور ہیں یا مکان ان کا کچھ فاصلہ پر ہے اور اس کے ساتھ جو سفر میں تمہارے ساتھ ہے یا پیشہ اور تجارت وغیرہ میں شریک ہے (بعض نے کہا مراد اس سے بیوی ہے) اور مسافر کے ساتھ جو سفر میں بے توشہ رہ گیا ہو اور جن غلاموں کے تم مالک ہو سلوک سے پیش آؤ۔ بیشک اللہ کو پسند نہیں تکبر کرنے والا جو اپنے مال اور کمال پر فخر کرے، اور لوگوں کو ذلیل سمجھے۔

(۳۷) جو لوگ حق واجب کے ادا کرنے سے بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کا حکم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو اللہ نے اپنے فضل سے علم یا مال دیا اسکو چھپاتے ہیں (یہ لوگ یہود ہیں) ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ہم نے ان کافروں کے واسطے عذاب ذلیل کرنے والا تیار کر رکھا ہے۔

تشریح

(۳۶) حقوق اللہ اور حقوق العباد | اللہ کا حق یہ ہے کہ صرف اُسی کی عبادت اور بندگی کی جائے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے ۝ بندوں کے حقوق میں سب سے پہلا ماں باپ کا حق ہے کہ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیئے اس کے بعد رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں اور وہ پڑوسی جو رشتہ دار بھی ہو اور وہ ہمسایہ جو اجنبی ہو ان سب کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ سفر میں تھوڑی دیر کے لیے کوئی ہم نشین ہو یا کسی سے کسی طرح ملاقات ہو جائے تو یہ عارضی ہمسائیگی بھی شریف انسان سے تقاضہ کرتی ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اسے تکلیف نہ دے۔ اس کے علاوہ لونڈی غلام اور نوکر چاکر جو تمہارے قبضے میں ہوں اُن کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو، اللہ تعالیٰ غرور اور بڑائی کو پسند نہیں کرتا۔

(۳۷) سخاوت ایک اچھی عادت ہے | اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جو نعمت عطا کرے اس سے وہ خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسرے کو بھی فائدہ پہنچائے۔ اللہ کو ایسے کنجوس مکھی چوس لوگ پسند نہیں ہیں جو خود بھی بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں۔ اللہ نے جو تم پر فضل کیا ہے اس کو چھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ کفرانِ نعمت کرنے والے لوگوں کے لئے اللہ نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ

وَالَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	رِئَآءَ	النَّاسِ	وَلَا	یُؤْمِنُوْنَ
اور جو لوگ	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	دکھاوے کو	لوگ	اور نہیں	ایمان لاتے

اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا

بِاللّٰهِ	وَلَا	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَمَنْ	یَّكُنِ	الشَّیْطٰنُ	لَهٗ	قَرِیْنًا
اللہ پر	اور نہ	دن پر	آخرت کے	اور جو جس	ہو	شیطان	اس کا	ساتھی

اللہ پر اور نہ آخرت کے دن پر، اور جس کا شیطان ساتھی ہو تو وہ

فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

فَسَآءَ	قَرِیْنًا	وَمَاذَا	عَلَیْهِمْ	لَوْ اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ
تو بڑا	ساتھی	اور کیا	ان پر	اگر وہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور یوم	آخرت پر	اور

بڑا ساتھی ہے۔ اور اُن کا کیا (نقصان) ہوتا اگر وہ ایمان لے آتے اللہ پر اور یوم آخرت پر اور

اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ

اَنْفَقُوْا	مِمَّا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	وَكَانَ	اللّٰهُ	بِهِمْ	عَلِیْمًا	اِنَّ
وہ خرچ کرتے	اس سے جو	انہیں دیا	اللہ	اور ہے	اللہ	ان کو	خوب جاننے والا	بے شک

اس سے خرچ کرتے جو اللہ نے انہیں دیا اور اللہ ان کو خوب جاننے والا ہے۔ بے شک

اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ

اللّٰهَ	لَا یَظْلِمُ	مِثْقَالَ	ذَرَّةٍ	وَاِنْ	تَكُ	حَسَنَةً	یُّضٰعِفْهَا	وَ
اللہ	ظلم نہیں کرتا	برابر	ذرّہ	اور اگر	ہو	کوئی نیکی	اسکو کئی گنا کرتا ہے	اور

اللہ ذرّہ۔ برابر ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو کئی گنا کر دیتا ہے۔ اور

یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

یُؤْتِ	مِنْ	لَّدُنْهُ	اَجْرًا	عَظِیْمًا	فَكَیْفَ	اِذَا	جِئْنَا	مِنْ	كُلِّ اُمَّةٍ
دیتا ہے	سے	اپنے پاس	ثواب	بڑا	پھر کیسا۔کیا	جب	ہم بلائینگے	سے	ہر امت

دیتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔ پھر کیا (کیفیت ہوگی) جب ہم ہر اُمّت سے ایک

بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ﴿۴۱﴾ یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ

بِشَهِیْدٍ	وَّجِئْنَا	بِكَ	عَلٰی	هٰۤؤُلَآءِ	شَهِیْدًا	یَوْمَئِذٍ	یَّوَدُّ
ایک گواہ	اور بلائیں گے	آپ کو	پر	ان کے	گواہ	اس دن	آرزو کرینگے

گواہ بلائیں گے اور آپ کو اُن پر گواہ بنا کر بلائیں گے۔ اس دن آرزو کریں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَعَصَوُا	الرَّسُوْلَ	لَوْ تُسَوّٰى	بِهِمُ
وہ لوگ	انہوں نے کفر کیا	اور نافرمانی کی	رسول	کاش برابر کردی جائے	ان پر

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول ؐ کی نافرمانی کی، کاش! انہیں (مٹی میں دبا کر) زمین برابر

الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ ع

الْاَرْضُ	وَلَا	يَكْتُمُوْنَ	اللّٰهَ	حَدِيْثًا
زمین	اور نہ	چھپائیں گے	اللہ	کوئی بات

کردی جائے اور وہ اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

(۳۸) وَالَّذِيْنَ عَطْفٌ عَلَى الَّذِيْنَ
قَبْلَهٗ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۤءَ
النَّاسِ مُرَائِيْنَ لَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ كَالْمُنَافِقِيْنَ
وَاَهْلِ مَكَّةَ وَمَنْ يَّكُنِ
الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا صَاحِبًا يَعْمَلُ
بِاَمْرِهٖ كَهٰؤُلَاۤءِ فَسَاۤءَ بِئْسَ
قَرِيْنًا ۝ هُوَ۔

(۳۸) اور وہ جو دکھلانے کو مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے جیسے منافقین اور اہل مکہ ان کو بھی وہی عذاب ہے۔ اور جس کا ساتھی شیطان کہ وہ اس کے کہنے پر چلے پس بُرا ساتھی ہے وہ۔

(۳۹) وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ اَيْ اَيُّ ضَرَرٍ
عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ وَالْاِسْتِفْهَامُ
لِلْاِنْكَارِ وَلَوْ مَصْدَرِيَّةٌ اَيْ لَا
ضَرَرَ فِيْهِ وَاِنَّمَا الضَّرَرُ فِيْمَا
هُمْ عَلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ
عَلِيْمًا ۝ فَيُجَازِيْهِمْ بِمَا عَمِلُوْا۔

(۳۹) اور اس میں ان کا کیا نقصان تھا اگر وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لے آتے اور جو کچھ ان کو اللہ نے دیا اس کو خوشنودی میں خرچ کرتے۔
نقصان تو اس میں ہے جو کچھ کہ وہ کر رہے ہیں اور اللہ ان کا حال جانتا ہے وہ اپنے کیے کی سزا کو پہنچیں گے۔

(۴۰) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا مِثْقَالَ
وَزْنَ ذَرَّةٍ اَصْغَرَ نَمْلَةٍ بِاَنْ
يَنْقُصَهَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ اَوْ يَزِيْدَهَا

(۴۰) بیشک اللہ کسی پر چھوٹی چیونٹی کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا کہ ان کی نیکیوں میں اس قدر کم کردے یا گناہوں میں

فِی سَیِّاٰتِہٖ وَاِنْ تَكُ الذَّرَّۃُ حَسَنَۃً مِنْ
مُؤْمِنٍ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ بِالرَّفْعِ فَكَانَ تَامَّۃً
یُّضٰعِفْھَا مِنْ عَشْرٍ اِلٰی اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ مِائَۃٍ
وَفِیْ قِرَاءَۃٍ یُضَعِّفْھَا بِالتَّشْدِیْدِ وَیُؤْتِ مِنْ
لَّدُنْہُ مِنْ عِنْدِہٖ مَعَ الْمُضَاعَفَۃِ اَجْرًا عَظِیْمًا ○
لَا یَقْدِرُہٗ اَحَدٌ

بڑھادے بلکہ اگر ایمان کے ساتھ ذرا سی بھی نیکی کرے تو اللہ اس کو زیادہ کرتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک اور اس کے سوا اپنے پاس سے اتنا بڑا ثواب دیتا ہے کہ کسی کی وسعت میں نہیں۔

(۴۱) فَكَیْفَ حَالُ الْكُفَّارِ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ
یَّشْھَدُ عَلَیْھَا بِعَمَلِھَا وَھُوَ نَبِیُّھَا وَجِئْنَا بِكَ یَا مُحَمَّدُ
عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا ○

(۴۱) پھر کیا حال ہوگا کافروں کا اس وقت جبکہ ہر ایک امت پر اُن کا پیغمبر گواہی دے گا اور تم اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سب کے گواہ ہو گے۔

(۴۲) یَوْمَئِذٍ یَوْمَ الْمَجِیْءِ یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا
الرَّسُوْلَ لَوْ اَیْ اَنْ تُسَوّٰی بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ
مَعَ حَذْفِ اِحْدَی التَّائَیْنِ فِی الْاَصْلِ وَمَعَ اِدْغَامِھَا
فِی السِّیْنِ اَیْ تَتَسَوّٰی بِھِمُ الْاَرْضُ بِاَنْ یَّكُوْنُوْا
تُرَابًا مِثْلَھَا لِعِظَمِ ھَوْلِہٖ كَمَا فِیْ اٰیَۃٍ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ
الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰہَ
حَدِیْثًا ○ عَمَّا عَمِلُوْہُ وَفِیْ وَقْتٍ اٰخَرَ یَكْتُمُوْنَ وَ
اللّٰہِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ۔

(۴۲) اس دن کافر اور پیغمبر کا حکم نہ ماننے والے بوجہ ہیبت کے یہ چاہیں گے کہ کاش ہم بٹے ہوتے اور اس عذاب سے بچتے اور جو کچھ کیا اس کو یہ کافر چھپا نہ سکیں گے سب اللہ پر ظاہر ہو جاوے گا (دوسرے وقت چھپاویں گے جیسا اللہ نے دوسری آیت میں ان کا قول نقل فرمایا کہ واللہ ہم مشرک نہ تھے۔

تشریح

(۳۸) اللہ کو ریاکاری پسند نہیں | اللہ تعالٰے کو وہ لوگ پسند نہیں ہیں جو دکھانے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔ نہ ان کا اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت کے دن پر۔ ایسے لوگ شیطان کے رفیق ہیں اور شیطان سے زیادہ بُرا رفیق کون ہوسکتا ہے۔

(۳۹) ایمان اور انفاق کا فائدہ | آخر ایمان لانے میں اور اللہ کے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنے میں نقصان کیا ہے۔ نقصان تو اس میں ہے کہ بندہ اپنے رب پر ایمان نہ لائے۔ آخرت کے دن کو نہ مانے اور اللہ کے دئے ہوئے رزق میں سے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرے۔ اللہ تعالٰے ایسے بندوں کو خوب جانتا ہے۔

(۴۰) اللہ تعالٰے ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے | اللہ تعالٰے کسی پر ذرہ برابر کوئی زیادتی نہیں کرتے۔ بلکہ اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اس نیکی کو دوچند کردیتا ہے۔ یعنی دنیا اور آخرت میں اس کا فائدہ نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔ اور پھر آخرت میں اپنی طرف سے اس کا بڑا اجر عطا فرمائے گا ایسے جو لوگ ایمان نہیں لا رہے ہیں اُن پر عذاب بھی عین انصاف کے مطابق ہے اور نیک اعمال کا اچھا بدلہ بھی اللہ کے نظام عدل اور اس کی رحمت کا مظہر ہے۔

(۴۱) آخرت میں نبیؐ کی شہادت | اللہ کی عدالت میں ہر پیغمبر کی گواہی ہوگی کہ وہ دین جو اللہ نے اس کے ذریعے لوگوں کو بھیجا تھا وہ اس نے جوں کا توں پہنچا دیا یا نہیں۔ یہی شہادت حضرت محمدؐ کی بھی ہوگی اور آپ کی بعثت سے لیکر قیامت کے دن تک جو دور گذرا ہے اس کی شہادت آپؐ دیں گے۔ اسی طرح ہر دور کے صالح اور معتبر لوگ نافرمانوں کی نافرمانی اور فرماں برداروں کی فرماں برداری بیان کرینگے۔ اس وقت ان منکرین حق کا کیا حال ہوگا۔

(۴۲) آخرت میں پچھتاوا | اُس وقت یہ نافرمان پچھتائیں گے اور حسرت سے کہیں گے کہ کاش یہ زمین پھٹ جائے اور ہم اس میں سما جائیں اور اسوقت وہ کوئی بات چھپا نہ سکیں گے سب کچھ اللہ کے سامنے ظاہر ہو جائیگا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْرَبُوْا	الصَّلٰوةَ	وَاَنْتُمْ	سُكٰرٰى
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	نہ نزدیک جاؤ	نماز	جبکہ تم	نشہ

اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ (کی حالت میں) ہو

حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

حَتّٰى	تَعْلَمُوْا	مَا	تَقُوْلُوْنَ	وَلَا	جُنُبًا	اِلَّا	عَابِرِيْ سَبِيْلٍ
یہاں تک کہ	سمجھنے لگو	جو	تم کہتے ہو	اور نہ	غسل کی حاجت میں	سوائے	حالتِ سفر

یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو (زبان سے) کہتے ہو، اور نہ (اس وقت جب کہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ

حَتّٰى	تَغْتَسِلُوْا	وَاِنْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰٓى	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	اَوْ	جَآءَ
یہاں تک کہ	تم غسل کرلو	اور اگر	تم ہو	مریض	یا	پر میں	سفر	یا	آئے

یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو، یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

اَحَدٌ	مِّنْكُمْ	مِّنَ	الْغَآئِطِ	اَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا
کوئی	تم میں سے	سے	جائے ضرور	یا	تم پاس گئے	عورتیں	پھر تم نے نہ پایا

جائے ضرور (بیت الخلا) سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے

مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ

مَآءً	فَتَيَمَّمُوْا	صَعِيْدًا	طَيِّبًا	فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ	وَ
پانی	تو تیمم کرو	مٹی	پاک	مسح کرلو	اپنے منہ	اور

پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے

اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اَيْدِيْكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا
اپنے ہاتھ	بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنیوالا	بخشنے والا

ہاتھوں کا بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

(۴۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا
الصَّلٰوةَ اَیْ لَا تُصَلُّوْا وَاَنْتُمْ
سُكٰرٰى مِنَ الشَّرَابِ لِاَنَّ
سَبَبَ نُزُوْلِهَا صَلٰوةُ جَمَاعَةٍ
فِیْ حَالِ السُّكْرِ حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا
تَقُوْلُوْنَ بِاَنْ تَصْحُوْا وَلَا جُنُبًا
بِاِیْلَاجٍ اَوْ اِنْزَالٍ وَنَصْبُهٗ عَلَى
الْحَالِ وَهُوَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُفْرَدِ
وَغَيْرِهٖ اِلَّا عَابِرِیْ مُجْتَازِیْ
سَبِيْلٍ طَرِيْقٍ اَیْ مُسَافِرِيْنَ
حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا فَلَكُمْ اَنْ تُصَلُّوْا
وَاسْتِثْنَاءُ الْمُسَافِرِ لِاَنَّ لَهٗ
حُكْمًا اٰخَرَ سَيَاْتِیْ وَقِيْلَ الْمُرَادُ
النَّهْیُ عَنْ قُرْبَانِ مَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ
اَیِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا عُبُوْرَهَا
مِنْ غَيْرِ مُكْثٍ وَاِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰۤى يَضُرُّهُ الْمَاءُ اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَیْ مُسَافِرِيْنَ وَاَنْتُمْ
جُنُبٌ اَوْ مُحْدِثُوْنَ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
هُوَ الْمَكَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ
الْحَاجَةِ اَیْ اَحْدَثَ اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِلَا اَلِفٍ
وَكِلَاهُمَا بِمَعْنًى مِنَ اللَّمْسِ
وَهُوَ الْجَسُّ بِالْيَدِ قَالَهُ ابْنُ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ
الشَّافِعِیُّ رح وَاَلْحَقَ بِهِ الْجَسَّ
بِبَاقِی الْبَشَرَةِ وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ هُوَ الْجِمَاعُ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً تَتَطَهَّرُوْنَ بِهٖ لِلصَّلٰوةِ
بَعْدَ الطَّلَبِ وَالتَّفْتِيْشِ وَهُوَ

(۴۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى
اے ایمان والو نہ نماز پڑھو شراب کے نشہ میں (وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ بعض لوگوں نے شراب کے نشہ میں نماز پڑھی اور کچھ کا کچھ پڑھ دیا) یہاں تک کہ نشہ دور ہو جائے اور اپنے کلام کو سمجھنے لگو۔ اور نہ نہانے کی ضرورت میں بلا غسل نماز پڑھو (بیوی سے اگر صحبت کی کہ انزال نہ ہوا لیکن حشفہ غائب ہو گیا تو اس پر بھی غسل واجب ہے۔ بلا غسل وہ بھی نماز نہ پڑھے) مگر جبکہ سفر میں ہو کہ اب وقت تیمم بھی کافی ہے جیسا آگے آتا ہے (بعض علماء نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ حالت جنابت میں مسجد میں نہ جاؤ مگر اس طرح کہ نکلے ہوئے چلے جاؤ ٹھیرو نہیں۔)

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى الخ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو اور وضو کی یا نہانے کی حاجت ہو یا کوئی پاخانہ سے آوے یعنی اس کو وضو نہ رہے۔ یا عورتوں کو ہاتھ لگاؤ (اسی حکم میں یہ بھی ہے کہ ہاتھ کے ہوا اور بدن عورت کو لگا دے۔ یہ مذہب شافعی کا ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ مراد اس سے جماع یعنی بیوی سے صحبت کرنا ہے)

پھر باوجود تلاش کے پانی نہ پاؤ جس سے وضو وغیرہ کرو تو نماز کا وقت آنے کے بعد مٹی پاک سے تیمم کر لو۔ اس طرح کہ مٹی

رَاجِعٌ اِلٰی مَاعَدَا الْمَرْضٰی فَتَیَمَّمُوْا اُقْصُدُوْا بَعْدَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ صَعِیْدًا طَیِّبًا تُرَابًا طَاهِرًا فَاضْرِبُوْا بِهٖ ضَرْبَتَیْنِ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مَعَ الْمِرْفَقَیْنِ مِنْهُ وَمَسَحَ یَتَعَدّٰی بِنَفْسِهٖ وَبِالْحَرْفِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

پر دو دفعہ ہاتھ مارو۔ ایک دفعہ منھ پر پھیر لو اور دوبارہ ہاتھوں پر مع کہنوں کے (پانی نہ ملنے کی شرط تیمم میں بیمار کے سوا اور سب مذکورین کو ہے۔ کیونکہ بیمار اگرچہ پانی بھی پاوے اس کو پھر بھی تیمم درست ہے۔)

بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

تشریح

(۴۳) شراب کی حرمت۔ نماز اور پاکی کے کچھ مسائل | اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔
شراب کے متعلق قرآن مجید میں یہ دوسرا حکم ہے۔ اس سے پہلے سورۂ بقرہ آیت ۲۱۹ میں ارشاد ہوا تھا کہ ۔ شراب بڑی چیز ہے ـــــ اگرچہ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے شراب پینا چھوڑ دیا تھا۔ مگر چونکہ اس کے حرام ہونے کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے بہت سے لوگ شراب پیتے رہے۔ بعض اوقات نشے کی حالت میں نماز پڑھنے لگتے تھے اور انہیں پتہ نہیں لگتا تھا۔ اب یہ دوسرا حکم آیا جس میں لوگوں نے شراب پینے کے اوقات بدل دیئے اس کے بعد تیسرا حکم شراب کی قطعی حرمت کا آیا جو سورۂ مائدہ کی آیت ۹۰/۹۱ میں ہے۔ آیت میں سُکٰرٰی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس سے ہر نشہ آور چیز مراد ہے۔
حکم ہوا کہ نماز اس وقت پڑھنی چاہیئے جب تمہیں معلوم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اسیطرح نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر نیند کا غلبہ ہو رہا ہو اور نماز پڑھتے ہوئے بار بار اونگھ آتی ہو تو اسے سو جانا چاہیئے۔
◎ اسی طرح ناپاکی کی حالت میں بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ غسل کی حاجت ہے تو اسے غسل کرنا چاہیئے۔
◎ غسل کرنے کے لئے پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کر لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی بیمار ہے یا سفر میں ہے یا رفع حاجت کر کے آیا ہے یا مباشرت کی وجہ سے اُسے غسل کی حاجت ہے تو تب بھی پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھنی چاہیئے۔ بے شک اللہ تعالے نرمی سے کام لینے والے اور بخشنے والے ہیں اس سے پہلے جو نشے کی حالت میں نمازیں پڑھی گئیں ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے اسکو معاف کر دیا ہے۔
◎ تیمم کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب پانی نہ ملے یا پانی ہو تو اس کے استعمال میں بیماری وغیرہ کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر منہ پر پھیر لیا جائے پھر دوسری مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر کہنیوں پر پھیر لیا جائے۔ اس طرح پاک مٹی سے تیمم کرنا عبادت کے احساس کو قائم رکھتا ہے اور آدمی کو یہ امتیاز معلوم ہوتا ہے کہ کس حالت میں وہ عبادت کے قابل ہے اور کس حالت میں وہ عبادت کے قابل نہیں ہے۔ طہارت کی یہ حس عبادت کے احترام کے لئے ضروری ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُونَ

أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	أُوتُوا	نَصِيبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	يَشْتَرُونَ
کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	وہ لوگ جو	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	مول لیتے ہیں

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا۔ وہ مول لیتے ہیں (اختیار کرتے ہیں)

الضَّلٰلَةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

الضَّلٰلَةَ	وَيُرِيدُونَ	أَنْ	تَضِلُّوا	السَّبِيلَ	وَ	اللّٰهُ	أَعْلَمُ
گمراہی	اور وہ چاہتے ہیں	کہ	بھٹک جاؤ	راستہ	اور	اللہ	خوب جانتا ہے

گمراہی اور چاہتے ہیں کہ تم راستہ سے بھٹک جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو

بِأَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۚ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيرًا ﴿۴۵﴾

بِأَعْدَآئِكُمْ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّكَفٰى	بِاللّٰهِ	نَصِيرًا
تمہارے دشمنوں کو	اور کافی	اللہ	حامی	اور کافی	اللہ	مددگار

خوب جانتا ہے اور اللہ کافی ہے حامی اور اللہ کافی ہے مددگار۔

﴿۴۴﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا
حَظًّا مِّنَ الْكِتٰبِ وَهُمُ الْيَهُودُ
يَشْتَرُونَ الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ
يُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ○
تُخْطِئُوا الطَّرِيقَ الْحَقَّ لِتَكُونُوا مِثْلَهُمْ
﴿۴۵﴾ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَآئِكُمْ مِنْكُمْ
فَيُخْبِرُكُمْ بِهِمْ لِتَجْتَنِبُوهُمْ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا حَافِظًا لَكُمْ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ
نَصِيرًا ○ مَانِعًا لَكُمْ مِنْ كَيْدِهِمْ

﴿۴۴﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ الخ کیا تم نے نہیں دیکھا اُن کو جن کو کتاب الٰہی کا کچھ حصہ دیا گیا ہے یعنی یہود کہ کتاب بھی پڑھی ہوئی اور سمجھے ہیں۔ یہ لوگ ہدایت کے عوض گمراہی خریدتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی اے ایمان والو ان جیسے بے راہ ہو جاؤ۔

﴿۴۵﴾ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے سو وہ تم کو آگاہ فرماتا ہے تاکہ تم ان سے بچتے رہو اور اللہ کی نگہبانی تم کو کافی ہے ان کے مکر سے وہی تم کو بچانے والا اور تمہاری مدد فرمانے والا ہے اور کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

تشریح

﴿۴۴﴾ اہل کتاب کی گمراہی | اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو بھی شریعت کا کچھ علم دیا تھا۔ مگر انہوں نے اللہ کی کتاب کا ایک حصہ گم کر دیا اور کتاب کے اصل مدعا اور اس کے مقصد سے بے گانے ہو کر اور دین کی حقیقت سے نا آشنا ہو کر لفظی بحثوں میں الجھ کر رہ گئے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور چاہتے ہیں کہ تمہیں بھی گمراہ کریں۔

﴿۴۵﴾ اللہ کی مدد پر بھروسہ رکھو | اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے کہ وہ کس طرح تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور تمہیں اصل دین سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ تمہاری حمایت کے لئے اللہ کافی ہے اور اس کی مدد ہی تمہارے لئے بہت ہے۔ اس لئے تمہیں ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

مِنَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	يُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ	عَنْ	مَّوَاضِعِهٖ
سے (بعض)	وہ لوگ جو	یہودی ہیں	تحریف کرتے ہیں (بدل دیتے ہیں)	کلمات	سے	اکی جگہ

بعض یہودی لوگ کلمات والفاظ کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں (تحریف کرتے ہیں)

وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا

وَ	يَقُوْلُوْنَ	سَمِعْنَا	وَعَصَيْنَا	وَاسْمَعْ	غَيْرَ	مُسْمَعٍ	وَّرَاعِنَا	لَيًّا
اور	کہتے ہیں	ہم نے سنا	اور ہم نے نافرمانی کی	اور سُنو	نہ	سُنوایا جائے	اور راعنا	موڑکر

اور کہتے ہیں " ہم نے سنا" اور " نافرمانی کی " اور (کہتے ہیں ہماری) سنو (تمہیں) نہ سُنوایا جائے۔ اور " راعنا "(کہتے ہیں)

بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ

بِاَلْسِنَتِهِمْ	وَطَعْنًا	فِی	الدِّيْنِ	وَلَوْ	اَنَّهُمْ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ
اپنی زبانوں کو	طعنہ کی نیت سے	میں	دین	اور اگر	وہ	کہتے	ہم نے سنا	اور

زبان کو موڑ کر دین میں طعنے کی نیت سے، اور اگر وہ کہتے " ہم نے سُنا اور اطاعت کی " اور

اَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ

اَطَعْنَا	وَاسْمَعْ	وَانْظُرْنَا	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	وَاَقْوَمَ	وَلٰكِنْ
ہم نے اطاعت کی	اور سُنیئے	اور ہم پر نظر کیجیے	تو ہوتا	بہتر	انکے لئے	اور زیادہ درست	اور لیکن

(کہتے) " سنیئے اور ہم پر نظر کیجیے " تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا اور زیادہ درست ہوتا۔ لیکن

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰٓاَيُّهَا

لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ	فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا	يٰٓاَيُّهَا
ان پر لعنت کی	اللہ	انکے کفر کے سبب	پس ایمان نہیں لاتے	مگر	تھوڑے	اے

اللہ نے اُن کے کفر کے سبب ان پر لعنت کی۔ پس وہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے۔ اے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا الْكِتٰبَ	اٰمِنُوْا	بِمَا	نَزَّلْنَا	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَكُمْ
وہ لوگ جو	کتاب دیئے گئے (اہل کتاب)	ایمان لاؤ	اس پر جو	ہم نے نازل کیا	تصدیق کرنیوالا	جو	تمہارے پاس

اہل کتاب ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا اس کی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	نَّطْمِسَ	وُجُوْهًا	فَنَرُدَّهَا	عَلٰٓى	اَدْبَارِهَآ	اَوْ	نَلْعَنَهُمْ
اس سے پہلے	کہ	ہم مٹا دیں	چہرے	پھر اُلٹ دیں	پر	ان کی پیٹھ	یا	ہم ان پر لعنت کریں

اس سے پہلے کہ ہم بہت سے چہرے مٹا ڈالیں (مسخ کر دیں) پھر ان چہروں کو اُلٹ دیں انکی پیٹھ کی طرف یا ہم اُن پر لعنت

كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

كَمَا	لَعَنَّآ	اَصْحٰبَ	السَّبْتِ	وَكَانَ	اَمْرُ	اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا
جیسے	ہم نے لعنت کی	والے	ہفتہ	اور ہے	حکم	اللہ	ہو کر رہنے والا

کریں جیسے ہم نے لعنت کی "ہفتہ والوں" پر اور اللہ کا حکم (پورا) ہو کر رہنے والا ہے۔

(۴۶) مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا قَوْمٌ
يُحَرِّفُوْنَ يُغَيِّرُوْنَ الْكَلِمَ
الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِى التَّوْرٰىةِ
مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
الَّتِىْ وَضَعَ عَلَيْهَا وَيَقُوْلُوْنَ
لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَمَرَهُمْ بِشَىْءٍ سَمِعْنَا قَوْلَكَ
وَعَصَيْنَا اَمْرَكَ وَاسْمَعْ غَيْرَ
مُسْمَعٍ حَالٌ بِمَعْنَى الدُّعَاءِ
اَىْ لَا سَمِعْتَ وَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ
رَاعِنَا وَقَدْ نُهِىَ عَنْ خِطَابِهٖ
بِهَا وَهِىَ كَلِمَةُ سَبٍّ بِلُغَتِهِمْ
لَيًّا تَحْرِيْفًا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ
طَعْنًا قَدْحًا فِى الدِّيْنِ الْاِسْلَامِ
وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
بَدَلَ وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ فَقَطْ وَانْظُرْنَا
اُنْظُرْ اِلَيْنَا بَدَلَ رَاعِنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ مِمَّا قَالُوْهُ وَاَقْوَمَ
اَعْدَلَ مِنْهُ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

(۴۶) یہود میں ایسے بھی آدمی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ تورات میں اوصاف محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے اس کو بدل ڈالتے ہیں اور ان کی جگہ اور باتیں اپنی طرف سے لکھتے ہیں

اور جب ان کو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کسی کا حکم کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے کہ تمہاری بات سُن لی اور ہم تمہاری بات نہیں مانتے اور سُن نہ سنیو تو (یہ بددعا ہے)
اور آپ کو رَاعِنَا کے لفظ سے خطاب کرتے ہیں جو اُن کی زبان میں طعن اور عیب کا کلمہ ہے حالانکہ ان کو اس لفظ کے کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ اپنی زبانوں سے لفظ کو بدلتے ہیں جس کا حکم ان کو ہے اس کو چھوڑ کر دوسرا لفظ اسکی جگہ بولتے ہیں اور غرض ان کی مذہب اسلام پر طعن اور زبان درازی کرنا ہے اور اگر وہ لوگ بجائے وعصینا کے یہ کہتے کہ ہم نے آپ کا حکم سنا اور ہم فرماں بردار ہیں اور صرف لفظ اِسمَع (سُن تو) کہتے۔ غیر مسمع (جو بددعا کا کلمہ ہے) زبان سے نہ نکالتے اور راعنا کی جگہ انظرنا کہتے تو ان کے حق میں اس سے بہتر ہوتا جو وہ کہتے ہیں اور

أَبْعَدَهُمْ عَنْ رَحْمَتِهٖ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ إِلَّا قَلِيْلًا ۝ مِنْهُمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّأَصْحَابِهٖ

(۴۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنَ التَّوْرٰىةِ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا نَمْحُوْا فِيْهَا مِنَ الْعَيْنِ وَالْاَنْفِ وَالْحَاجِبِ فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَا فَنَجْعَلُهَا كَالْاَقْفَاءِ لَوْحًا وَّاحِدًا اَوْ نَلْعَنَهُمْ نَمْسَخُهُمْ قِرَدَةً كَمَا لَعَنَّا مَسَخْنَا اَصْحٰبَ السَّبْتِ مِنْهُمْ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَضَاؤُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ وَلَمَّا نَزَلَتْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقِيْلَ كَانَ وَعِيْدًا بِشَرْطٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ بَعْضُهُمْ رُفِعَ وَقِيْلَ يَكُوْنُ طَمْسٌ وَّمَسْخٌ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

نہایت انصاف کی بات اور سیدھی راہ ہوتے۔ ولیکن بات یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے کفر کے سبب ان کو اللہ پاک نے اپنی رحمت سے دور کر دیا سو وہ ایمان نہ لاویں گے بجز چند اشخاص کے جیسے عبد اللہ

(۴۷) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ الخ اے اہل کتاب قرآن پر ایمان لاؤ جو تمہاری کتاب توراۃ کی تصدیق کرتا ہے اس سے پہلے کہ وہ وقت آوے کہ تم پر عذاب الٰہی نازل ہو اور تمہارے چہرے مسخ ہو جاویں۔ آنکھ ناک بھویں ملکر مثل گُدّی اور پشت کے ایک سطح صاف ہو جاویں نشان چہرے کا باقی نہ رہے یا ہم ان کو بندر بنا دیں۔ جیسے ان کو مسخ کر کے بندر بنا دیا جنہوں نے ہفتہ کے دن کے بارے میں حکم عدولی کی تھی۔ جب یہ حکم نازل ہوا عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو گئے تو چونکہ اس عذاب کا وعدہ اسلام نہ لانے کی شرط پر تھا جب ایک بھی ان میں سے مسلمان ہو گیا تو عذاب دفع ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ دفع نہیں ہوا بلکہ قیامت سے پہلے صورتیں مٹنا اور مسخ ہو کر بندر وغیرہ بن جانا ہو دیگا۔

تشریح

(۴۶) یہودیوں کی شرارت | یہودیوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے دین کے خلاف اپنے دل کا غبار نکالنے کے لیے اپنی زبانوں کو توڑ موڑ کر کہتے ہیں کہ "سَمِعْنَا" جی ہم نے آپ کی بات سن لی۔ اور آہستہ سے کہتے ہیں "عَصَيْنَا" ہم نے قبول نہیں کیا۔ اور کبھی دورانِ گفتگو حضرت محمد کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں "اِسْمَعْ" (سنیئے) اور پھر ساتھ ہی کہہ دیتے ہیں "غَيْرَ مُسْمَعٍ"۔ یہ لفظ دو معنی رکھتا ہے۔ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ محترم ہیں قابل عزت ہیں۔ آپ کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہیں سنائی جاسکتی۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں سُنا جائے۔ یا یہ کہ اللہ کرے تم بہرے ہو جاؤ۔ اس طرح ذو معنی الفاظ استعمال کر کے اور زبانوں کو توڑ موڑ کر وہ بس اپنے دل کا غبار نکالتے ہیں۔ حالانکہ اگر شریفانہ طریقہ پر وہ سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور کوئی بات معلوم کرنی ہوتی تو اُنْظُرْنَا و اُنْظُرْنَا کہتے کہ ہماری بات سنیئے ہماری طرف توجہ فرمایئے۔ تو یہ اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور راست بازی کی بات ہوتی۔ مگر ان پر تو باطل پرستی کیوجہ سے اللہ کی پھٹکار پڑی ہوئی ہے اور وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

(۴۷) اہل کتاب کو دعوت ایمانی | اہل کتاب کو دعوت دی گئی ہے کہ تم قرآن مجید پر ایمان لاؤ۔ اسلیئے کہ قرآن کی دعوت کوئی نئی دعوت نہیں ہے بلکہ اسی دعوت کی تصدیق اور تائید ہے جو تمہارے پاس تورات اور انجیل کی صورت میں پہلے نازل ہو چکی ہے۔ تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر تم روگردانی کرو گے تو ہو سکتا ہے کہ ہم تمہاری صورتیں مسخ کر دیں یا تم پر اسی طرح لعنت پڑے جس طرح اصحاب سبت کے ساتھ ہو چکا ہے کہ جب انہوں نے اللہ کے احکام کے خلاف کیا تو ان کی صورتیں بھی بندروں کی بنا دی گئیں۔ اور اللہ کا حکم تو نافذ ہو کر رہتا ہی ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ

إِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَغْفِرُ	أَنْ	يُّشْرَكَ بِهٖ	وَيَغْفِرُ	مَا	دُوْنَ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ
بیشک	اللہ	نہیں بخشتا	کہ	شریک ٹھہرائے اس کا	اور بخشتا ہے	جو	سوا	اسکے	جس کو	وہ چاہے

بیشک اللہ (اس کو) نہیں بخشتا جو اس کا شریک ٹھہرائے، اور اس کے سوا جس کو چاہے بخش دے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ

وَمَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ افْتَرٰى	إِثْمًا	عَظِيْمًا	أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِيْنَ
اور جو جس	شریک ٹھہرایا	اللہ کا	پس اس نے باندھا	گناہ	بڑا	کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف (کو)	وہ جو کہ

اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا۔ پس اس نے بڑا گناہ (بہتان) باندھا۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو

يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

يُزَكُّوْنَ	أَنْفُسَهُمْ	بَلِ	اللّٰهُ	يُزَكِّيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَلَا يُظْلَمُوْنَ	فَتِيْلًا
پاک مقدس کہتے ہیں	اپنے آپ کو	بلکہ	اللہ	مقدس بناتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور ان پر ظلم نہ ہوگا	دھاگے برابر

مقدس کہتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے ریشہ کے برابر (دھاگہ کے برابر) بھی ظلم نہ ہوگا۔

(۴۸) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ أَيِ الْإِشْرَاكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ لِمَنْ يَّشَآءُ الْمَغْفِرَةَ لَهٗ بِأَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِلَا عَذَابٍ وَمَنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِذُنُوْبِهٖ ثُمَّ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا ذَنْبًا عَظِيْمًا ○ كَبِيْرًا۔

(۴۸) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ الخ بے شک اللہ شرک کو نہ بخشے گا اس کے سوا گناہوں کو بخشدیگا جس کو بخشنا چاہے کہ بلا عذاب اس کو داخل جنت فرما دیگا اور جس کو چاہیگا مسلمانوں میں سے بقدر گناہوں کے عذاب دیکر پھر جنت میں پہونچا دیگا۔ اور جو کوئی اللہ کا شریک بناوے اس نے بڑا بہتان باندھا اور سخت گناہ میں پھنسا۔

(۴۹) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ حَيْثُ قَالُوْا نَحْنُ أَبْنَآءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّآؤُهٗ أَيْ لَيْسَ الْأَمْرُ بِتَزْكِيَتِهِمْ أَنْفُسَهُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ يُطَهِّرُ مَنْ يَّشَآءُ بِالْإِيْمَانِ وَلَا يُظْلَمُوْنَ يُنْقَصُوْنَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ فَتِيْلًا ○ قَدْرَ قِشْرَةِ النَّوَاةِ

(۴۹) کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو (یعنی یہود کو) کہ اپنے آپ کو پاک صاف گناہوں سے کہتے ہیں اور اپنی تعریفیں اپنے منہ سے کرتے ہیں اس طرح سے کہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں اور اسکے دوست ہیں۔ سو ان کے کہنے سے وہ پاک نہ ہو جاویں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ایمان کی توفیق دیکر پاک کرتا ہے اور ان کے عمل مقدار [illegible]

تشریح

(۴۸) شرک کسی حال میں معاف نہیں ہے | اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑا گناہ بھی توبہ سے معاف کرسکتا ہے مگر شرک ایک ایسا جرم ہے جو کسی حال میں معاف نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک یا ساجھی بنانا اتنا بڑا جھوٹ اور افتراء پردازی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور جھوٹ اور گناہ نہیں ہوسکتا۔

(۴۹) حقیقی پاکیزگی | نفس کی حقیقی پاکیزگی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ پاکیزگی قرار دیتے ہیں۔ یہ پاکیزگی شرک سے ملوّث نہیں ہے۔ شرکیہ کاموں میں مبتلا ہو کر بھی اپنی پاکیزگی کا دم بھرنا جھوٹی شیخی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یہ خود اپنے آپ کو شرک سے پاک صاف کرنا نہیں چاہتے اللہ تعالیٰ تو ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرماتے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا

اُنْظُرْ	كَيْفَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلٰى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَكَفٰى	بِهٖٓ	اِثْمًا
دیکھو	کیسا	باندھتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور کافی ہے	یہی	گناہ

دیکھو! اللہ پر کیسا جھوٹ (بہتان) باندھتے ہیں۔ اور یہی صریح گناہ کافی

مُّبِيْنًا ۝۵۰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ ع۸

مُّبِيْنًا	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ
صریح	کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف (کو)	وہ لوگ جو	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب

ہے۔ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا

يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

يُؤْمِنُوْنَ	بِالْجِبْتِ	وَالطَّاغُوْتِ	وَيَقُوْلُوْنَ	لِلَّذِيْنَ + كَفَرُوْا
وہ مانتے ہیں	بُت (جمع)	اور سرکش (شیطان)	اور کہتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)

وہ مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مومنوں سے

هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝۵۱ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

هٰٓؤُلَاۗءِ	اَهْدٰى	مِنَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	سَبِيْلًا	اُولٰۗىِٕكَ	الَّذِيْنَ
یہ لوگ	راہِ راست پر	سے	جو لوگ	ایمان لائے (مومن)	راہ	یہی لوگ	وہ لوگ جو

زیادہ راہِ (راست) پر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝۵۲

لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَمَنْ	يَّلْعَنِ	اللّٰهُ	فَلَنْ	تَجِدَ	لَهٗ	نَصِيْرًا
ان پر لعنت کی	اللہ	اور جس پر	لعنت کرے	اللہ	تو ہرگز نہیں	تو پائے گا	اس کا	کوئی مددگار

لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کرے تو، ہرگز تو اس کا کوئی مددگار نہیں پائیگا

(۵۰) اُنْظُرْ مُتَعَجِّبًا كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ بِذٰلِكَ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ بَيِّنًا۔

(۵۰) اے محمد تم انکو دیکھو نظر تعجب سے کہ اللہ پر جھوٹ باندھتے اور جھوٹ باندھنا اللہ پر ظاہر گناہ ہے اور پکڑ کے لئے کافی ہے۔

(۵۱) وَنَزَلَ فِيْ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ وَنَحْوِهٖ مِنْ عُلَمَاۗءِ الْيَهُوْدِ لَمَّا

(۵۱) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ الخ وجہ نازل ہونے ان آیتوں کی یہ ہے کہ کعب بن اشرف

قَدِمُوا مَكَّةَ وَشَاهَدُوا قَتْلَى بَدْرٍ وَحَرَّضُوا الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى الْأَخْذِ بِثَارِهِمْ وَمُحَارَبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ صَنَمَانِ لِقُرَيْشٍ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ حِيْنَ قَالُوْا لَهُمْ أَنَحْنُ أَهْدٰى سَبِيْلًا وَنَحْنُ وُلَاةُ الْبَيْتِ نَسْقِي الْحَاجَّ وَنَقْرِي الضَّيْفَ وَنَفُكُّ الْعَانِيَ وَنَفْعَلُ أَمْ مُحَمَّدٌ وَقَدْ خَالَفَ دِيْنَ اٰبَائِهِ وَقَطَعَ الرَّحِمَ وَفَارَقَ الْحَرَمَ هٰٓؤُلَاءِ أَيْ أَنْتُمْ أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ أَقْوَمُ طَرِيْقًا

(۵۲) أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيْرًا ۝ مَانِعًا مِّنْ عَذَابِهِ

وغیرہ علماء یہود جب مکہ میں آئے اور بدر کے مقتولین کو دیکھا تو مشرکین کو برانگیختہ کیا کہ ان کا بدلہ لو اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑو۔

کیا تم نے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو نہیں دیکھا جسکو ایک حصہ کتاب کا دیا گیا ہے کہ وہ جبت اور طاغوت قریش کے دو بتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جس وقت ان کے روبرو۔ ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں نے یہ کہا کہ ہم زیادہ ہدایت پر ہیں یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)؟ حالانکہ ہم بیت اللہ کے خادم اور انتظام درستی کرنے والے، حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اور مہمانداری کرتے ہیں اور قیدیوں کو قید سے چھڑاتے ہیں اور دیت دیکر واجب القتل کو چھڑالاتے ہیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے باپ دادوں کے دین کو چھوڑا رشتہ داروں سے انقطاع کیا اور حرم کو چھوڑا! تو اس قول کفار کے جواب میں یہودی کہتے ہیں کہ تم زیادہ راہ پر ہو مسلمانوں کی راہ سے اور تمہارا طریق سیدھا ہے بہ نسبت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور انکے اصحاب کے۔

(۵۲) یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کرے اسکے واسطے کوئی عذاب سے بچانے والا نہ پاؤگے۔

تشریح

(۵۰) اللہ پر بہتان طرازی | بنی اسرائیل جو بچھڑے کی پوجا کرنے لگے تھے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا بنا لیا تھا۔ کیسے کیسے جھوٹ انہوں نے گھڑ لیے تھے۔ ان کے گناہ گار ہونے کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے۔

(۵۱) علماء یہود کی خباثت | حضور نبی کریمؐ اور اسلام سے حسد کی وجہ سے علماء یہود کی خباثت اس درجہ کو پہونچ گئی تھی کہ وہ اسلام کی توحید کے مقابلے میں بتوں کو اور شیطانوں کو ترجیح دینے لگے تھے۔ ٹونے ٹوٹکے ان چیزوں کو مانتے تھے اور ایک اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ اور شیطان یعنی طاغوت کے شکنجے میں پھنس گئے تھے یہاں تک کہ مشرکین مکہ کے متعلق جو ایمان نہیں لائے تھے یہ کہنے لگے تھے کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی بہتر ہیں۔

(۵۲) یہودیوں پر لعنت | جن لوگوں کا یہ حال ہو کہ اہل کتاب ہو کر اتنے غرض کے بندے بن جائیں کہ دین توحید کے مقابلے میں بت پرستی کو ترجیح دینے لگیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالےٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ اور جس پر اللہ کی لعنت ہوجائے اس ملعون کا کوئی مددگار نہیں ہوسکتا۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾ أَمْ

أَمْ	لَهُمْ	نَصِيبٌ	مِّنَ	الْمُلْكِ	فَإِذًا	لَّا يُؤْتُونَ	النَّاسَ	نَقِيرًا	أَمْ
کیا	ان کا	کوئی حصہ	سے	سلطنت	پھر اس وقت	نہ دیں	لوگ	تل برابر	یا

کیا ان کے پاس سلطنت کا کوئی حصہ ہے؟ پھر اس وقت یہ نہ دیں لوگوں کو تل برابر بھی

يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ

يَحْسُدُونَ	النَّاسَ	عَلَىٰ	مَا آتَاهُمُ	اللَّهُ	مِن	فَضْلِهِ	فَقَدْ آتَيْنَا	آلَ
حسد کرتے ہیں	لوگ	پر	جو انہیں دیا	اللہ	سے	اپنا فضل	سو ہم نے دیا	آل (اولاد)

یا لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں دیا اپنے فضل سے، سو ہم نے دی ہے

إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

إِبْرَاهِيمَ	الْكِتَابَ	وَالْحِكْمَةَ	وَآتَيْنَاهُم	مُّلْكًا	عَظِيمًا
ابراہیم	کتاب	اور حکمت	اور انہیں دیا	ملک	بڑا

آل ابراہیم ؑ کو کتاب اور حکمت، اور انہیں دیا ہے بڑا ملک

(۵۳) أَمْ بَلْ أَلَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ أَيْ لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝ أَيْ شَيْئًا تَافِهًا قَدْرَ النُّقْرَةِ فِي ظَهْرِ النَّوَاةِ لِفَرْطِ بُخْلِهِمْ۔

(۵۴) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ أَيِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ أَيْ يَتَمَنَّوْنَ زَوَالَهُ عَنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ نَبِيًّا لَاشْتَغَلَ عَنِ النِّسَاءِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ جَدَّهُ كَمُوسَىٰ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ النُّبُوَّةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ۝ فَكَانَ لِدَاوُدَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ امْرَأَةً وَلِسُلَيْمَانَ أَلْفٌ مَا بَيْنَ حُرَّةٍ وَسُرِّيَّةٍ

(۵۳) کیا انکو ملک سے کچھ حصہ ہے یعنی نہیں۔ اور اگر ہوتا تو کسی کو تھوڑی سی چیز بھی نہ دیتے جو مقدار اس چھوٹی سی لکڑی کے ہو جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ہوتا ہے۔ اس درجہ ان کا بخل بڑھا ہوا ہے۔

(۵۴) بلکہ وہ حسد کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے پیغمبر بنایا اور بیویاں بکثرت عطا فرمائیں تو وہ لوگ ازراہِ حسد یہ چاہتے ہیں کہ ان سے یہ نعمتیں حق تعالیٰ کی زائل ہوجاویں اور یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوتے تو عورتوں کی پرواہ نہ کرتے۔ سو ہم نے آلِ ابراہیم کو جو آپ کے دادے ہیں (اور مراد آل ابراہیم سے موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان علیہم السلام ہیں) کتاب اور نبوت عطا فرمائی اور انکو بڑی بادشاہت اور حکومت دی کہ داؤد کی ننانوے بیویاں تھیں اور سلیمان کی ایک [illegible]

تشریح

(۵۳) اللہ کی سلطنت میں کسی کا کوئی حصہ نہیں | اللہ تعالیٰ اس پوری کائنات کا بلاشرکتِ غیرے حاکم و مالک ہے۔ اگر ان اہل کتاب کا کوئی بھی حصہ اللہ کی حکومت میں ہوتا تو یہ تنگ دل تو کسی کو کچھ بھی نہ دیتے۔ یہاں کسی کی کوئی حصے داری نہیں ہو رہی ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ حق کو حق مانا جائے مگر ان کو اسکی بھی توفیق نہیں ہے۔

(۵۴) آخر حسد کیوں؟ | آخر اس حسد اور جلن کی وجہ کیا ہے؟ اگر اس حسد کی وجہ یہ ہے کہ دوسروں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم کیوں ہے تو کیا یہی عنایتیں آلِ ابراہیم پر نہیں ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتاب و حکمت عطا فرمائی اور امامت و رہنمائی کے منصب پر فائز کیا۔ اب اگر تم سے یہ منصب چھن گیا ہے تو تمہاری اپنی کرتوتوں کی وجہ سے۔

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيۡرًا ﴿۵۵﴾

فَمِنۡهُمۡ	مَّنۡ اٰمَنَ	بِهٖ	وَمِنۡهُمۡ	مَّنۡ	صَدَّ	عَنۡهُ	وَكَفٰى	بِجَهَنَّمَ	سَعِيۡرًا
پھر انہیں سے	کوئی ایمان لایا	اس پر	اور انہیں سے	کوئی	رُکا رہا	اس سے	اور کافی	جہنم	بھڑکتی ہوئی آگ

پھر اُن میں سے کوئی اس پر ایمان لایا، اور ان میں سے کوئی رُکا رہا (ٹھٹکا رہا) اور جہنم کافی ہے بھڑکتی ہوئی آگ۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ

اِنَّ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	بِاٰيٰتِنَا	سَوۡفَ	نُصۡلِيۡهِمۡ	نَارًا	كُلَّمَا	نَضِجَتۡ	جُلُوۡدُهُمۡ
بیشک	وہ لوگ	کفر کیا	ہماری آیتوں کا	عنقریب	ہم انہیں ڈالینگے	آگ	جس وقت	پک جائینگی	ان کی کھالیں

جن لوگوں نے کفر کیا بیشک انہیں ہم عنقریب آگ میں ڈالدیں گے۔ جس وقت ان کی کھالیں پک (گل) جائیں گی

بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۵۶﴾

بَدَّلۡنٰهُمۡ	جُلُوۡدًا	غَيۡرَهَا	لِيَذُوۡقُوا	الۡعَذَابَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَزِيۡزًا	حَكِيۡمًا
ہم بدل دینگے	کھال	اسکے علاوہ	تاکہ وہ چکھیں	عذاب	بیشک	اللہ	ہے	غالب	حکمت والا

ہم اس کے علاوہ (دوسری) بدل دینگے تاکہ وہ عذاب چکھیں بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿۵۵﴾ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ بِمُحَمَّدٍ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ
صَدَّ اَعۡرَضَ عَنۡهُ ؕ فَلَمۡ يُؤۡمِنۡ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيۡرًا ○ عَذَابًا لِمَنۡ لَا يُؤۡمِنُ
﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ
نُدۡخِلُهُمۡ نَارًا ؕ يَحۡتَرِقُوۡنَ فِيۡهَا كُلَّمَا
نَضِجَتۡ اِحۡتَرَقَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ
جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا بِاَنۡ تُعَادَ اِلٰى حَالِهَا
الۡاَوَّلِ غَيۡرَ مُحۡتَرِقَةٍ لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ؕ
لِيُقَاسُوۡا شِدَّتَهٗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيۡزًا لَا يُعۡجِزُهٗ
شَيۡءٌ حَكِيۡمًا ○ فِىۡ خَلۡقِهٖ۔

﴿۵۵﴾ سو یہود میں سے بعض آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور بعض نہ لائے ایمان سے اعراض کیا سو جو ایمان نہ لایا اس کے لئے دوزخ کا سخت عذاب کافی ہے۔

﴿۵۶﴾ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے، عنقریب ہم انکو آگ میں پہنچادیں گے۔ جب ان کے چمڑے اور کھالیں جل جاویں گی ہم پھران کو ویسا ہی کردیں گے جیسے پہلے تھے تاکہ شدت عذاب ان سے کم نہو برابر سخت تکلیف میں مبتلا رہیں بیشک اللہ غالب ہے کوئی چیز اسکو عاجز نہیں کرسکتی اپنی مخلوق کی تدابیر عمدگی سے فرماتا رہتا ہے۔

تشریح

﴿۵۵﴾ آلِ ابراہیم کے مومن وکافر | آلِ ابراہیم میں وہ لوگ بھی ہیں جو ایمان لائے اور آج بھی عزت و بزرگی اس گھرانے کے مومنین کے لئے ہے۔ اور اس گھرانے میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے حق سے منہ موڑا۔ حق سے منہ موڑنے والوں کے لئے جہنم کی آگ ہی کافی ہے۔

﴿۵۶﴾ عذابِ دوزخ کی کیفیت | حق سے منہ موڑنے والوں کے لئے دوزخ کا عذاب کیسا ہوگا کہ جب دوزخ کی آگ سے انکی کھالیں جھلس جائیں گی تو پھر نئی کھال پیدا کردی جائے گی۔ اور پھر کھال آگ میں جلے گی۔ ہر مرتبہ نئی کھال پیدا کی جائے گی اور آگ میں جلتی رہے گی۔ اس طرح ان کو دوزخ کی آگ کا مزا چکھایا جائیگا اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں اور اپنی حکمتوں کو بھی خوب جانتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
اور وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انھوں نے عمل کئے	نیک	عنقریب ہم انہیں داخل کریں گے	باغات	بہتی ہیں	انکے نیچے

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے ہم عنقریب انھیں باغات میں داخل کرینگے جنکے نیچے بہتی

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	لَهُمْ	فِيْهَا	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّنُدْخِلُهُمْ
نہریں	ہمیشہ رہیں گے	اسمیں	ہمیشہ	انکے لئے	اسمیں	بیبیاں	پاک ستھری	اور ہم انھیں داخل کریں گے

ہیں نہریں اور اسمیں رہیں گے ہمیشہ ہمیشہ، ان کے لئے اسمیں پاک ستھری بیبیاں ہیں، اور ہم انھیں گھنی چھاؤں (سایہ)

ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ

ظِلًّا	ظَلِيْلًا	اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُكُمْ	اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰٓى	اَهْلِهَا
چھاؤں	گھنی	بیشک	اللہ	تمہیں حکم دیتا ہے	کہ	پہنچا دو	امانتیں	طرف (کو)	امانت والے

میں داخل کریں گے۔ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو۔ اور

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

وَاِذَا	حَكَمْتُمْ	بَيْنَ	النَّاسِ	اَنْ	تَحْكُمُوْا	بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ
اور جب	تم فیصلہ کرنے لگو	درمیان	لوگ	تو	تم فیصلہ کرو	انصاف سے	بیشک	اللہ

جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں

نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾

نِعِمَّا	يَعِظُكُمْ	بِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا
اچھی	نصیحت کرتا ہے تمہیں	اس سے	بیشک	اللہ	ہے	سننے والا	دیکھنے والا

اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ
اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَ
كُلِّ قَذَرٍ. وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا

﴿٥٧﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے عنقریب
ہم ان کو ایسے باغوں میں پہنچاویں گے جن کے نیچے
نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ کو رہیں گے وہاں
ان کے واسطے حوریں ہیں جو حیض اور تمام پلیدیوں
سے پاک ہیں اور ہم ان کو ایسے سائے میں داخل

ظَلِيلًا ○ دَائِمًا لَا تَنْسَخُهُ شَمْسٌ هُوَ ظِلُّ الْجَنَّةِ

(۵۸) إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ مَا اؤْتُمِنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحُقُوقِ إِلَى أَهْلِهَا نَزَلَتْ لَمَّا أَخَذَ عَلِيٌّ رض مِفْتَاحَ الْكَعْبَةِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِيِّ سَادِنِهَا قَهْرًا لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَمَنَعَهُ، وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ أَمْنَعْهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ إِلَيْهِ وَقَالَ هَاكَ خَالِدَةً تَالِدَةً فَعَجِبَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَرَأَ لَهُ عَلِيٌّ الْآيَةَ فَأَسْلَمَ وَأَعْطَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لِأَخِيهِ شَيْبَةَ فَبَقِيَ فِي وَلَدِهِ وَالْآيَةُ وَإِنْ وَرَدَتْ عَلَى سَبَبٍ خَاصٍّ فَعُمُومُهَا مُعْتَبَرٌ بِقَرِينَةِ الْجَمْعِ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا فِيهِ إِدْغَامُ مِيمِ نِعْمَ فِي مَا النَّكِرَةِ الْمَوْصُوفَةِ أَيْ نِعْمَ شَيْئًا يَعِظُكُمْ بِهِ تَأْدِيَةِ الْأَمَانَةِ وَالْحُكْمِ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا لِمَا يُقَالُ بَصِيرًا ○ بِمَا يُفْعَلُ

کریں گے جو ہمیشہ کو رہے گا آفتاب اس کو زائل نہ کرے گا (یعنی سایہ جنت میں)

(۵۸) بیشک اللہ تم کو یہ حکم فرماتا ہے کہ جو تمہارے پاس لوگوں کے حقوق امانت رکھے گئے ہیں وہ ان کے مالکوں کو دیدو۔ یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی کہ علی رض نے خانہ کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحۃ الحجبی سے جو خادم بیت اللہ تھا جبرًا لے لی تھی اسلئے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آٹھویں سال ہجرت سے جس میں مکہ فتح ہوا تشریف لائے اور عثمان مذکور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنجی دینے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ اگر میں جانتا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پیغمبر ہیں تو انکار نہ کرتا تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کنجی بزور لے لی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ کنجی جو عثمان سے زبردستی لی تھی ان کو واپس کردیا اور دیتے وقت آپ نے عثمان سے فرمایا کہ اب یہ کنجی ہمیشہ کو تیرے پاس رہے گی۔ اس کو تعجب ہوا کہ آپ نے اس طرح کنجی واپس کردی۔ سو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی کہ ہم کو حکم الٰہی یہ ہی ہے کہ امانت کو مالک کے پاس پہنچا دیں اس پر عثمان مذکور مسلمان ہو گیا اور اس نے اپنی موت کے وقت وہ کنجی اپنے بھائی شیبہ کو دیدی۔ سو اب تک وہ انکی اولاد میں باقی ہے اور یہ آیت اگرچہ خاص اس قصہ میں نازل ہوئی ہے مگر حکم اسکا عام ہے اسی لئے خطاب جمع کے صیغے سے فرمایا پس ادائے امانت کا حکم سب کو ہے۔ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ الخ اور جب تم لوگوں میں کوئی حکم اور فیصلہ کرو تو اللہ کا حکم یہ ہے کہ انصاف کیساتھ کرو بیشک اللہ تم کو عمدہ باتوں کی نصیحت فرماتا ہے [illegible]

تشریح

(۵۷) اہل ایمان کے لئے جنت کی نعمتیں | وہ لوگ جو اللہ کے دین پر دل سے ایمان لائے اور اپنی پوری زندگی کو اس دین کے مطابق عمل کے سانچے میں ڈھالا دین کے پورے نظام، عقائد، اخلاق، معاشرت، معیشت اور معاملات پر عمل پیرا رہے اللہ تعالیٰ انکو جنت کے وہ باغات عطا فرمائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی جہاں ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی۔ آرام و راحت کی گھنی چھاؤں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۵۸) امانت داری اور عدل و انصاف کا حکم | دینی زندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ آدمی امانت اہل امانت کے سپرد کرے جس کا جو حق ہے اس کو ادا کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھے۔ عدل و انصاف سے کام لے اور انصاف کرنے میں کسی طرح کی جانب داری نہ برتے۔ امانت کے سپرد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نااہلوں کو وہ ذمہ داری نہ سونپی جائے جس کے وہ اہل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ بہترین نصیحت فرما رہے ہیں تاکہ انسانوں کی زندگی دنیا و آخرت میں بہترائی کیساتھ بسر ہو اور وہ کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں اسلئے تم جو کچھ بھی کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَاُولِي الْاَمْرِ	مِنْكُمْ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے (ایمان والے)	اطاعت کرو	اللہ	اور اطاعت کرو	رسول ﷺ	اور صاحب حکومت	تم میں سے

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور ان کی جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

فَاِنْ	تَنَازَعْتُمْ	فِيْ شَيْءٍ	فَرُدُّوْهُ	اِلَى	اللّٰهِ	وَالرَّسُوْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ	تُؤْمِنُوْنَ
پھر اگر	تم جھگڑ پڑو	کسی بات میں	تو اسکو رجوع کرو	طرف	اللہ	اور رسول	اگر	تم ہو	ایمان رکھتے

پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اس کو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ ع ۹ ۵

بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	وَّاَحْسَنُ	تَاْوِيْلًا	اَلَمْ تَرَ
اللہ پر	اور روز	آخرت	یہ	بہتر	اور بہت اچھا	انجام	کیا تم نے نہیں دیکھا

اللہ پر اور یوم آخرت پر، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اِلَى	الَّذِيْنَ	يَزْعُمُوْنَ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	بِمَآ اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَمَآ اُنْزِلَ
طرف (کو)	وہ لوگ جو	دعویٰ کرتے ہیں	کہ وہ	ایمان لائے	اس پر جو نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور جو نازل کیا گیا

جو دعوے کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس پر جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ ﷺ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ

مِنْ قَبْلِكَ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّتَحَاكَمُوْٓا	اِلَى	الطَّاغُوْتِ	وَقَدْ اُمِرُوْٓا	اَنْ
آپ ﷺ سے پہلے	وہ چاہتے ہیں	کہ	مقدمہ لے جائیں	طرف (پاس)	طاغوت (سرکش)	حالانکہ انہیں حکم ہو چکا	کہ

نازل کیا گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ (اپنا) مقدمہ طاغوت (سرکش) شیطان کے پاس لے جائیں حالانکہ انہیں حکم ہو چکا

يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾

يَّكْفُرُوْا	بِهٖ	وَيُرِيْدُ	الشَّيْطٰنُ	اَنْ	يُّضِلَّهُمْ	ضَلٰلًا	بَعِيْدًا
وہ نہ مانیں	اسکو	اور چاہتا ہے	شیطان	کہ	انہیں بہکاوے	گمراہی	دور

ہے کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دُور گمراہی (میں ڈال دے)۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

وَ اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰى	مَآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَاِلَى	الرَّسُوْلِ
اور جب	کہا جاتا ہے	انہیں	آؤ	طرف	جو نازل کیا	اللہ	اور طرف	رسولؐ

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے نازل کیا اس کی طرف آؤ اور رسولؐ کی طرف

رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾

رَاَيْتَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْكَ	صُدُوْدًا
آپ دیکھیں گے	منافقین	ہٹتے ہیں	آپ سے	رُک کر

تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ رُک کر آپ سے ہٹتے ہیں۔

۵۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي اَصْحَابِ الْاَمْرِ
اَيِ الْوُلَاةِ مِنْكُمْ اِذَا اَمَرُوْكُمْ بِطَاعَةِ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ اِخْتَلَفْتُمْ
فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ اَيْ كِتَابِهٖ
وَالرَّسُوْلِ مُدَّةَ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَهٗ
اِلٰى سُنَّتِهٖ اَيِ اكْشِفُوْا عَلَيْهِ مِنْهُمَا
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ذٰلِكَ اَيِ الرَّدُّ اِلَيْهِمَا
خَيْرٌ لَّكُمْ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْقَوْلِ
بِالرَّاْيِ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾ مَآلًا
۶۰ وَنَزَلَ لَمَّا اخْتَصَمَ يَهُوْدِيٌّ وَمُنَافِقٌ فَدَعَا
الْمُنَافِقُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمَا وَدَعَا
الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيَاهُ فَقَضٰى
لِلْيَهُوْدِيِّ فَلَمْ يَرْضَ الْمُنَافِقُ وَاَتَيَا عُمَرَ فَذَكَرَ لَهٗ
الْيَهُوْدِيُّ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلْمُنَافِقِ اَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ
فَقَتَلَهٗ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّغْيَانِ
وَهُوَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ

۵۹ اے ایمان والو اللہ اور اس کے پیغمبر کی فرماں برداری کرو اور جو لوگ تم میں سے حاکم اسلام اور سردار ہیں جب وہ تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حکم کریں اسکو بھی مانو پھر اگر تم کسی امر میں اختلاف کرو اور باہم جھگڑو تو اس امر کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرلو اور اختلاف باہمی کو ان دونوں پر پیش کر کے رفع کردو اگر تم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا تمہارے حق میں جھگڑنے اور رائے سے پیش کرنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا انجام بہتر ہے۔

۶۰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ الخ وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ ایک یہودی اور ایک منافق میں جھگڑا ہوا منافق نے کعب بن اشرف کو حکم بنایا کہ وہ فیصلہ کرے اور یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ چاہا سو وہ دونوں آپکی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے یہودی کے موافق حکم فرمایا منافق اس پر راضی نہ ہوا اور دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ یہود نے یہ قصہ حضرت عمرؓ سے ذکر کیا۔ انہوں نے منافق سے فرمایا کہ کیا اسی طرح ہوا ہے؟ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس منافق کو مار ڈالا۔ اس قصہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تم نے دیکھا ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں یہ کتاب تم پر اور تم سے پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئی

يَكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ عَنِ الْحَقِّ۔

اس پر ہم ایمان لائے پھر چاہتے ہیں کہ کافر سرکش یعنی کعب بن اشرف سے فیصلہ چاہیں حالانکہ ان کو حکم یہ ہے کہ اس سے دوستی نہ کریں بلکہ اس کے حکم کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ ان کو حق سے بہت دور کردے۔

(۶۱) وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی الْقُرْاٰنِ مِنَ الْحُکْمِ وَاِلَى الرَّسُوْلِ یَحْکُمْ بَیْنَہُمْ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ يُعْرِضُوْنَ عَنْكَ اِلٰی غَیْرِکَ صُدُوْدًا ۝

(۶۱) اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ آؤ جو قرآن میں حکم ہے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اس کے موافق عمل کریں تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ تمہارے حکم سے اعراض اور انکار کرتے ہیں۔

تشریح

(۵۹) اسلامی نظام کی بنیادی دفعات | اسلام کے پورے نظام کی سب سے پہلی بنیاد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی وفاداری ہے۔ اللہ کی اطاعت کے مقابلے میں نہ کسی کی اطاعت ہے اور نہ کسی دوسرے کی وفاداری ہے۔

اسلامی نظام کی دوسری بنیاد اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے کیونکہ رسول ﷺ کی اطاعت بھی درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے اور جب تک رسول کی اطاعت نہیں ہوگی اللہ کی اطاعت بھی نہیں ہوسکے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (جس نے میری اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی۔

اسلامی نظام کی تیسری بنیاد اولوا الامر کی اطاعت ہے۔ اولوا الامر سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کے ذمہ دار ہوں۔ انکی اطاعت اسی وقت تک کی جائیگی جب تک ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے نہ ٹکرائے۔ یعنی معروف (نیکیوں) میں ان کی اطاعت ہوگی اور منکرات (برائیوں) میں ان کی اطاعت نہ ہوگی۔

یہی صحیح طریقہ کار اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔ اگر تم واقعی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

(۶۰) دعویٰ ایمان کا مگر اطاعت طاغوت کی | اے نبی ﷺ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ہم اس کتاب پر جو تم پر نازل ہوئی اور ان سے پچھلی کتابوں پر ایمان لائے ہیں۔ مگر عمل یہ ہے کہ اپنے معاملات طاغوت کے سامنے پیش کرتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہر طاغوتی شیطانی طاقت کا جو اللہ کے احکام سے ٹکراتا ہو اس کا انکار کرے۔ اللہ پر ایمان اور طاغوت کی اطاعت بیک وقت ممکن نہیں ہے۔ یہ سراسر شیطانی راستہ ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ راہ راست سے بھٹکا دے ـــــ مدینے میں نبی ﷺ کے زمانے میں اسی طرح کا ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک منافق جو بظاہر مسلمان بن گیا تھا مگر اس نے دل سے اسلام کو قبول نہیں کیا تھا اس میں اور ایک یہودی میں جھگڑا ہوگیا۔ یہودی نے کہا کہ چلو محمد ﷺ سے فیصلہ کراتے ہیں معاملہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ جب یہ دونوں باہر نکلے تو وہ منافق (مسلمان) کہنے لگا کہ حضرت عمرؓ کے پاس چلو کیونکہ حضرت عمرؓ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینے میں فیصلے فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے معاملہ سنا اور معلوم ہوا کہ یہ جھگڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاچکا ہے اور آپ ﷺ یہودی کے حق میں فیصلہ کرچکے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اس منافق کی گردن اڑادی اور فرمایا کہ جو اللہ کے نبی کے فیصلہ کو نہ مانے اسکی سزا یہی ہے ـــ ان آیتوں کے نازل ہونے کا پس منظر واقعہ یہی ہے۔ اور اسی لئے حضرت عمرؓ کو دربار نبوت سے فاروق کا لقب عطا ہوا یعنی حق اور باطل کو الگ الگ کرنے والے۔

(۶۱) نبی ﷺ کے فیصلے سے منافقین کی روگردانی | اور جب ان منافقین سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اپنے معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو تو یہ لوگ آپ کے پاس آنے سے بچتے ہیں۔ یہ منافقین کی عام روش تھی کہ اگر یہ سمجھتے تھے کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے معاملے کو پیش کرتے تھے۔ اور اگر یہ سمجھتے تھے کہ ہماری منشا کے مطابق فیصلہ نہیں ہوگا تو آپکے پاس جانے سے بچتے تھے۔ حالانکہ ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ فیصلہ اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کے مطابق ہو اپنی مرضی اور رسم و رواج کو اللہ کے قانون کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ دی جائے۔

فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ

فَكَيْفَ	إِذَا	أَصَابَتْهُمْ	مُّصِيبَةٌۢ	بِمَا	قَدَّمَتْ	أَيْدِيهِمْ	ثُمَّ	جَآءُوكَ
پھر کیسی	جب	انہیں پہونچے	کوئی مصیبت	اسکے سبب جو	آگے بھیجا	انکے ہاتھ	پھر	وہ آئیں آپکے پاس

پھر کیسی (ندامت ہوگی) جب انھیں پہونچے کوئی مصیبت اس کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا پھر وہ آپ کے

يَحْلِفُونَ ۖ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ

يَحْلِفُونَ	بِاللَّهِ	إِنْ	أَرَدْنَا	إِلَّا	إِحْسَانًا	وَ	تَوْفِيقًا		أُولَٰٓئِكَ	الَّذِينَ
قسم کھاتے ہوئے	اللہ کی	کہ	ہم نے چاہا	سوا (صرف)	بھلائی	اور	موافقت		یہ لوگ	وہ جو کہ

پاس اللہ کی قسم کھاتے ہوئے آئیں کہ ہم نے صرف بھلائی چاہی تھی اور موافقت۔ یہ لوگ ہیں کہ

يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِيٓ

يَعْلَمُ	اللَّهُ	مَا فِي قُلُوبِهِمْ	فَأَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَعِظْهُمْ	وَقُل	لَّهُمْ	فِيٓ
جانتا ہے	اللہ	جو اُن کے دلوں میں	تو آپ تغافل کریں	اُن سے	اور انکو نصیحت کریں	اور کہیں	ان سے	میں

اللہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے تو آپ تغافل کریں ان سے اور ان کو نصیحت کریں اور ان سے ان کے حق میں

أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ

أَنفُسِهِمْ	قَوْلًا	بَلِيغًا	وَمَآ	أَرْسَلْنَا	مِن رَّسُولٍ	إِلَّا	لِيُطَاعَ	بِإِذْنِ
ان کے حق	بات	اثر کرجانیوالی	اور نہیں	ہم نے بھیجا	کوئی رسول	مگر	تاکہ اطاعت کیجائے	حکم سے

اثر کرجانے والی بات کہیں۔ اور ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول مگر اسلئے کہ اللہ کے حکم سے اسکی اطاعت

اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

اللَّهِ	وَلَوْ	أَنَّهُمْ	إِذ	ظَّلَمُوٓا	أَنفُسَهُمْ	جَآءُوكَ	فَاسْتَغْفَرُوا	اللَّهَ
اللہ	اور اگر	یہ لوگ	جب	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں پر	وہ آتے آپکے پاس	پھر بخشش چاہتے	اللہ

کیجائے اور یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے بخشش چاہتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾

وَاسْتَغْفَرَ	لَهُمُ	الرَّسُولُ	لَوَجَدُوا	اللَّهَ	تَوَّابًا	رَّحِيمًا
اور مغفرت چاہتا	انکے لئے	رسول	تو وہ ضرور پاتے	اللہ	توبہ قبول کرنیوالا	مہربان

اور ان کے لئے رسول (اللہ سے) مغفرت چاہتے تو وہ ضرور پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

﴿٦٢﴾ فَكَيْفَ يَصْنَعُونَ إِذَآ أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ عُقُوبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ أَيْ

﴿٦٢﴾ سو اس وقت یہ لوگ کیا کریں گے جب ان کے کفر اور اور گناہوں کی وجہ سے ان کو عذاب اور مصیبت میں گرفتاری ہوگی

أَيَقْدِرُوْنَ عَلَى الْإِعْرَاضِ وَالْفِرَارِ مِنْهَا لَا ثُمَّ
جَآءُوْكَ مَعْطُوْفٌ عَلٰى يَصُدُّوْنَ يَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ إِنْ مَا أَرَدْنَا بِالْمُحَاكَمَةِ إِلٰى غَيْرِكَ
إِلَّآ إِحْسَانًا صُلْحًا وَّتَوْفِيْقًا ○ تَأْلِيْفًا
بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ بِالتَّقْرِيْبِ فِي الْحُكْمِ دُوْنَ الْحَمْلِ
عَلٰى مُرِّ الْحَقِّ

کیا اس سے اعراض کر کے بھاگ سکیں گے (ہرگز نہیں) پھر تمہارے پاس آکر اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہارے غیر کو حکم بنانے اور اس سے فیصلہ چاہنے میں ہماری نیت بھلائی کی تھی اندیشہ یہ تھی کہ غیر شخص جو کچھ حکم کرے اس کو دونوں تسلیم کرلیں گے اور اختلاف نہ کریں گے۔ یہ وجہ نہ تھی کہ آپکا حکم گراں اور مکروہ معلوم ہوتا ہے۔

(۶۳) أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ
مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ النِّفَاقِ وَكَذِبِهِمْ فِيْ
عُذْرِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ بِالصَّفْحِ وَعِظْهُمْ
خَوِّفْهُمُ اللّٰهَ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْ شَانِ
أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ○ مُؤَثِّرًا فِيْهِمْ
أَيْ اِزْجُرْهُمْ لِيَرْجِعُوْا عَنْ
كُفْرِهِمْ

(۶۳) اللہ ان کے نفاق اور جھوٹی معذرت کو جانتا ہے تم ان سے منہ پھیر لو اور اللہ کے عذاب سے ڈراؤ اور ان کے بارے میں ایسی بات ان سے کہو جو اثر کرے اور ان کو تنبیہ کرو تاکہ کفر مخفی سے باز آویں۔

(۶۴) وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ
فِيْمَا يَأْمُرُ بِهٖ وَيَحْكُمُ بِإِذْنِ
اللّٰهِ بِأَمْرِهٖ لَا يُعْصٰى وَيُخَالَفُ وَ
لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ
بِتَحَاكُمِهِمْ إِلَى الطَّاغُوْتِ
جَآءُوْكَ تَائِبِيْنَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ
عَنِ الْخِطَابِ تَفْخِيْمًا لِشَانِهٖ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا عَلَيْهِمْ رَّحِيْمًا ○ بِهِمْ

(۶۴) اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا اسی لئے بھیجا کہ جو کچھ وہ حکم کرے اس کو بحکم الٰہی مانا جائے مخالفت اور نافرمانی نہ کیجائے اور بے شک اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہ کافر سرکش کو حکم بنایا اور اس سے فیصلہ چاہا تمہارے پاس آکر توبہ کرتے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے لئے دعاء مغفرت فرماتے تو اللہ تعالےٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور ان پر مہربان فرماتے۔

تشریح

(۶۲) نبی کا فیصلہ آخری ہوتا ہے | اللہ تعالےٰ اپنے جس بندے کو رسول بناتے ہیں وہ رسول اسی لئے ہوتا ہے کہ اسکی اطاعت کی جائے مگر ان منافقین کا حال یہ ہے کہ جب ان کے اوپر وبال پڑتا ہے تو بجائے اسکے کہ اپنی روش کو بدلیں اور سچے دل سے اللہ کے رسول کی اطاعت کا عہد کریں اُلٹی سیدھی تاویلیں کرنے لگتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ آپ کی نافرمانی کا نہ تھا بلکہ ہم تو چاہتے تھے کہ کسی طرح موافقت کی صورت نکل آئے۔

(۶۳) آپ ان کو اچھی نصیحت فرمائیں | اے نبی ؐ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو خوب جانتے ہیں۔ مگر آپ ان سے چشم پوشی کریں اور ان کو اس طرح سے نصیحت کریں جو ان کے دلوں میں اُتر جائے۔

(۶۴) رسول، اطاعت کے لئے ہی ہوتا ہے | آپ ان کو بتائیں کہ اللہ تعالےٰ رسول کو اسی لئے بھیجتے ہیں کہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کے رسول کی فرماں برداری کیجائے۔ جب ان سے خطا ہو گئی تھی اگر یہ آپکے پاس آتے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرکے معافی مانگتے اور رسول اللہؐ بھی اللہ سے انکی معافی کے لئے درخواست کرتے تو وہ یقیناً اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

فَلَا وَرَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	حَتّٰى	يُحَكِّمُوْكَ	فِيْمَا	شَجَرَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ
پس قسم ہے آپکے رب کی	وہ مومن نہ ہونگے	جب تک	آپکو منصف بنائیں	اسمیں جو	جھگڑا اٹھے	انکے درمیان	پھر

پس قسم ہے آپؐ کے رب کی وہ مومن نہ ہونگے جب تک آپؐ کو مُنصِف نہ بنائیں اس جھگڑے میں جو انکے درمیان اٹھے پھر

لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَ

لَا يَجِدُوْا	فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	حَرَجًا	مِّمَّا	قَضَيْتَ	وَيُسَلِّمُوْا	تَسْلِيْمًا	وَ
وہ نہ پائیں	اپنے دلوں میں	کوئی تنگی	اس سے جو	آپ فیصلہ کریں	اور تسلیم کرلیں	خوشی سے	اور

وہ اپنے دلوں میں آپؐ کے فیصلے سے کوئی تنگی نہ پائیں اور اس کو خوشی سے (پوری طرح) تسلیم کرلیں اور

لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ

لَوْ	اَنَّا كَتَبْنَا	عَلَيْهِمْ	اَنِ	اقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَكُمْ	اَوِ اخْرُجُوْا	مِنْ	دِيَارِكُمْ
اگر	ہم لکھدیتے (حکم کرتے)	ان پر	کر	قتل کرو	اپنے آپ	یا نکل جاؤ	سے	اپنے گھر

اگر ہم ان پر لکھدیتے (فرض کردیتے) کہ اپنے آپ کو قتل کرڈالو یا اپنے گھر بار (چھوڑ کر) نکل جاؤ تو

مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ

مَّا فَعَلُوْهُ	اِلَّا	قَلِيْلٌ	مِّنْهُمْ	وَلَوْ	اَنَّهُمْ	فَعَلُوْا	مَا	يُوْعَظُوْنَ	بِهٖ
وہ یہ نہ کرتے	سوائے	چند ایک	ان سے	اور اگر	یہ لوگ	کریں	جو	نصیحت کیجاتی ہے	اسکی

ان میں سے چند ایک کے سوا وہ (کبھی ایسا) نہ کرتے، اور اگر یہ لوگ وہ کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ

لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	وَاَشَدَّ	تَثْبِيْتًا	وَّ اِذًا	لَّاٰتَيْنٰهُمْ	مِّنْ لَّدُنَّآ
البتہ ہو	بہتر	انکے لئے	اور زیادہ	ثابت رکھنے والا	اور اس صورت میں	ہم انہیں دیتے	اپنے پاس سے

تو یہ ان کے لئے بہتر ہو اور (دین میں) زیادہ ثابت رکھنے والا ہو۔ اور اس صورت میں ہم انہیں اپنے پاس سے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾

اَجْرًا	عَظِيْمًا	وَّ	لَهَدَيْنٰهُمْ	صِرَاطًا	مُّسْتَقِيْمًا
ثواب	بڑا	اور	ہم انہیں ہدایت دیتے	راستہ	سیدھا

بڑا ثواب دیتے اور ہم انہیں سیدھے راستے کی ہدایت دیتے

(۶۵) فَلَا وَرَبِّكَ لَا زَائِدَةٌ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ اِخْتَلَطَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
ضِيْقًا اَوْ شَكًّا مِّمَّا قَضَيْتَ بِهٖ وَيُسَلِّمُوْا
يَنْقَادُوْا لِحُكْمِكَ تَسْلِيْمًا ۝ مِنْ غَيْرِ
(۶۶) مُعَارَضَةٍ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
اَنْ مُفَسِّرَةٌ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ
اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ كَمَا كَتَبْنَا
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مَّا فَعَلُوْهُ
اَيِ الْمَكْتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِلَّا قَلِيْلٌ
بِالرَّفْعِ عَلَى الْبَدَلِ وَالنَّصَبِ عَلَى
الْاِسْتِثْنَاءِ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا
مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ مِنْ طَاعَةِ
الرَّسُوْلِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ
(۶۷) تَثْبِيْتًا ۝ تَحْقِيْقًا لِاِيْمَانِهِمْ وَّاِذًا اَيْ
لَوْ ثَبَتُوْا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ مِنْ عِنْدِنَا
اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ هُوَ الْجَنَّةُ.
(۶۸) وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

(۶۵) سو قسم ہے تیرے پروردگار کی کہ وہ ہرگز مومن نہ ہونگے جب تک تم سے اپنے جھگڑوں میں فیصلہ نہ چاہیں گے اور پھر آپ کے حکم سے دل تنگ نہ ہوں گے اور جو حکم کرو اس کو بغیر انکار و تردد کے مان لیں گے۔

(۶۶) اور بیشک اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنی جانوں کو ہلاک کرو یا اپنے شہروں سے نکل جاؤ جیسے بنی اسرائیل پر فرض کیا تو اس حکم کو ان میں سے بجز چند آدمیوں کے کوئی نہ مانتا اور بے شک اگر وہ اللہ کی نصیحت کو قبول کرتے اور پیغمبر کی اطاعت سے باہر نہ ہوتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اس سے ان کا ایمان زیادہ پختہ اور قوی ہوتا۔

(۶۷) اور اس کے بدلے میں ہم ان کو اپنے پاس بڑا ثواب دیتے کہ ان کو جنت عطا ہوتی۔

(۶۸) اور ان کو سیدھا راستہ بتلاتے۔

تشریح

(۶۵) ایمان کا فیصلہ رسول کی اطاعت پر ہے | ایمان کی قبولیت کے لئے یہ فیصلہ کن بات ہے کہ تمام معاملات میں رسول کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے اور رسول کے فیصلے کو برضا و رغبت قبول کرنا اور اس میں کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کرنا، اسی پر ایمان کے ہونے نہ ہونے کا مدار ہے۔ جیسا کہ نبی ؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکے نفس کی خواہش میرے لائے ہوئے طریقے کے موافق نہ ہو جائے۔

(۶۶) ایمان میں تذبذب نہیں ثابت قدمی کی ضرورت ہے | ایمان کے لئے تذبذب اور تردّد کو چھوڑ کر ثابت قدمی کی ضرورت ہے تاکہ انسان کے اخلاق اور معاملات اور اس کی زندگی کی تمام سرگرمیاں ایک مضبوط بنیاد پر قائم ہو جائیں۔ ورنہ انسان کی زندگی جو تذبذب اور تردّد کے ساتھ بسر ہو وہ پانی پر نقش کی طرح ہوتی ہے اور سی لاحاصل بنکر رہ جاتی ہے۔ اگر یہ لوگ شریعت کی ذرا سی پابندی بھی برداشت نہیں کر سکتے تو اگر ان سے کہا جاتا کہ بنی اسرائیل کی طرح اپنی جانوں کو ہلاک کر ڈالو یا گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو شاید چند لوگ ہی ایسا کر پاتے۔

(۶۷) شریعت پر عمل اجر عظیم کا موجب ہے | اگر یہ اللہ کی شریعت پر عمل کریں اور اس پہ جمے رہیں تو ہم انہیں اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۶۸) یقین سیدھا راستہ دکھاتا ہے | اگر آدمی پورے یقین کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ کے احکام کی حقانیت کو دل سے قبول کرے تو اللہ تعالٰے اپنے فضل سے سعی و عمل کا سیدھا راستہ روشن فرما دیتے ہیں اور انسان کو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ جس منزل کی طرف وہ قدم بڑھا رہا ہے وہی حقیقت میں انسانیت کی منزل ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

وَمَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ	فَاُولٰٓئِكَ	مَعَ	الَّذِيْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ
اور جو	اطاعت کرے	اللہ	اور رسول	تو یہی لوگ	ساتھ	ان لوگوں کے	انعام کیا	اللہ	ان پر

اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی تو یہی لوگ ہیں ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا

مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ

مِّنَ	النَّبِيّٖنَ	وَالصِّدِّيْقِيْنَ	وَالشُّهَدَآءِ	وَالصّٰلِحِيْنَ	وَحَسُنَ
سے (یعنی)	انبیاء	اور صدیق	اور شہداء	اور صالحین	اور اچھے

(یعنی) انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین (نیک بندے) اور یہ اچھے

اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ۹

اُولٰٓئِكَ	رَفِيْقًا	ذٰلِكَ	الْفَضْلُ	مِنَ اللّٰهِ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	عَلِيْمًا	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
یہ لوگ	ساتھی	یہ	فضل	اللہ سے	اور کافی	اللہ	جاننے والا	اے	وہ لوگ جو

ساتھی ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾

اٰمَنُوْا	خُذُوْا	حِذْرَكُمْ	فَانْفِرُوْا	ثُبَاتٍ	اَوِ	انْفِرُوْا	جَمِيْعًا
ایمان لائے	لے لو	اپنے بچاؤ ہتھیار	پھر نکلو	جدا جدا	یا	نکلو (کوچ کرو)	سب۔

اپنے بچاؤ (کا سامان ہتھیار) لے لو، پھر جدا جدا (دستوں کی صورت میں) یا سب اکٹھے ہو کر کوچ کرو۔

﴿٦٩﴾ قَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَرَاكَ فِي الْجَنَّةِ
وَاَنْتَ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَ
نَحْنُ اَسْفَلُ مِنْكَ فَنَزَلَ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فِيْمَا اَمَرَا
بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ اَفَاضِلُ اَصْحَابِ
الْاَنْبِيَاءِ لِمُبَالَغَتِهِمْ فِي الصِّدْقِ
وَالتَّصْدِيْقِ وَالشُّهَدَآءِ الْقَتْلٰى فِيْ

﴿٦٩﴾ بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم آپ کو جنت میں کیونکر دیکھ سکیں گے۔ حالانکہ آپ بلند مرتبوں پر ہونگے اور ہم لوگ آپ سے نیچے درجہ میں ہوں گے تو اس پر حق تعالیٰ شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو مانتے ہیں پس وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی پیغمبر خدا تعالیٰ کے اور وہ لوگ جو پیغمبر کی اطاعت کرنے والوں میں اول نمبر اور بزرگ تر ہیں (انکو صدیق اسلئے کہتے ہیں کہ وہ لوگ راست گفتاری اور پیغمبروں کی تصدیق میں بہت بڑھے ہوئے ہیں) اور وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہوئے۔ اور ان

سَبِيْلِ اللهِ وَالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ مَنْ
ذُكِرَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ رُفَقَاءَ
فِي الْجَنَّةِ بِاَنْ يَّسْتَمْتِعَ فِيْهَا بِرُؤْيَتِهِمْ
وَزِيَارَتِهِمْ وَالْحُضُوْرِ مَعَهُمْ وَاِنْ
كَانَ مَقَرُّهُمْ فِيْ دَرَجَاتٍ عَالِيَةٍ
بِالنِّسْبَةِ اِلٰى غَيْرِهِمْ۔

تینوں جماعتوں کے سوا جو لوگ نیک عمل کرنے والے اور یہ لوگ
جنت میں عمدہ رفیق ہیں کہ ان کی زیارت اور دیکھنا اور پاس آنا
نصیب ہوگا اگرچہ ان کے رہنے کی جگہ بلند درجات میں بہ نسبت
ان کے غیر کے

(۷۰) ذٰلِكَ اَيْ كَوْنُهُمْ مَعَ مَنْ ذُكِرَ
مُبْتَدَاٌ خَبَرُهُ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ
تَفَضَّلَ بِهٖ عَلَيْهِمْ لَا اَنَّهُمْ نَالُوْهُ
بِطَاعَتِهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ بِثَوَابِ
الْاٰخِرَةِ فَثِقُوْا بِمَا اَخْبَرَكُمْ بِهٖ وَلَا
يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ۔

(۷۰) یہ ہمراہی انبیاء و صدیقین وغیرہا کی اللہ کا احسان ہے جو اُن پر
ہوا نہ یہ کہ انہوں نے اپنے اعمال اور عبادات سے اس کو
حاصل کیا۔ اور ثواب اخروی کا حال اللہ ہی خوب
جانتا ہے اسی کی خبر پر اعتماد کرو کہ جاننے والے کے
برابر کوئی خبر نہیں دے سکتا۔

(۷۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا
حِذْرَكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ
اَيْ اِحْتَرِزُوْا مِنْهُ وَتَيَقَّظُوْا
لَهٗ فَانْفِرُوْا اِنْهَضُوْا اِلٰى
قِتَالِهٖ ثُبَاتٍ مُتَفَرِّقِيْنَ سَرِيَّةً
بَعْدَ اُخْرٰى اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝
مُجْتَمِعِيْنَ۔

(۷۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا الخ اے ایمان والو دشمن سے بچتے
رہو اور اس کے مقابلے کے واسطے تیار اور ہوشیار رہو
دشمن سے لڑنے کے لئے متفرق طور سے جاؤ یا سب جمع ہو کر

تشریح

(۶۹) ایمان والوں کو نیک بندوں کی رفاقت میسر آئے گی | اہل ایمان پر اللہ کا خاص فضل ہوگا کہ اس کو اللہ کے نبیوں کی، صدیقین کی شہداء کی اور نیک بندوں کی رفاقت میسر آئے گی اور ایسے راست باز، صداقت پسند اور حق پرست بندوں سے بڑھ کر کس کا ساتھ ہوسکتا ہے۔

(۷۰) اچھے لوگوں کی رفاقت اللہ کا خاص فضل ہے | ایسے نیک بندوں کی رفاقت اللہ کا خاص فضل و انعام ہے۔ اور اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے اللہ کا علم ہی کافی ہے کہ وہ ہر ایک کے احوال سے باخبر ہے۔

(۷۱) اپنی حفاظت کا دھیان رکھو | اُحد کے واقعہ کے بعد آس پاس کے قبیلوں کی ہمتیں بڑھ گئی تھیں۔ مدینے کی حدود سے باہر، ہر وقت خطرات لگے رہتے تھے۔ ادھر منافقین بھی کسر نہ چھوڑتے تھے اسلئے حکم دیا جا رہا ہے کہ تمہیں مقابلے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ چاہے الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر۔ بہرحال تمہیں ہر وقت جہاد کے لئے مستعد رہنا چاہیئے۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ

وَاِنَّ	مِنْكُمْ	لَمَنْ	لَّيُبَطِّئَنَّ	فَاِنْ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَالَ	قَدْ	اَنْعَمَ
اور بیشک	تم میں	وہ ہے جو	ضرور دیر لگا دیگا	پھر اگر	تمہیں پہونچے	کوئی مصیبت	کہے	بیشک	انعام کیا

بیشک تم میں (کوئی ایسا بھی ہے) جو ضرور دیر لگا دیگا، پھر اگر تمہیں پہونچے کوئی مصیبت تو کہے کہ اللہ نے مجھ پر

اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

اللّٰهُ	عَلَيَّ	اِذْ	لَمْ اَكُنْ	مَّعَهُمْ	شَهِيْدًا	وَلَئِنْ	اَصَابَكُمْ	فَضْلٌ	مِّنَ اللّٰهِ
اللہ	مجھ پر	جب	میں نہ تھا	انکے ساتھ	حاضر۔ موجود	اور اگر	تمہیں پہونچے	کوئی فضل	اللہ سے

انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا۔ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی فضل (نعمت) پہونچے

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ

لَيَقُوْلَنَّ	كَاَنْ	لَّمْ تَكُنْ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهٗ	مَوَدَّةٌ	يّٰلَيْتَنِيْ	كُنْتُ	مَعَهُمْ	فَاَفُوْزَ
تو ضرور کہے گا	گویا	نہ تھی	تمہارے درمیان	اور اسکے درمیان	کوئی دوستی	اے کاش میں	ہوتا	انکے ساتھ	تو مراد پاتا

تو ضرور کہے گا، گویا کہ (جب کہ) نہ تھی تمہارے اور اسکے درمیان کوئی دوستی۔ "اے کاش! میں انکے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد

فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

فَوْزًا	عَظِيْمًا	فَلْيُقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	يَشْرُوْنَ	الْحَيٰوةَ	الدُّنْيَا
مراد	بڑی	سو چاہیئے کہ لڑیں	میں	اللہ کا راستہ	وہ جو کہ	بیچتے ہیں	زندگی	دنیا

پاتا" سو چاہیئے کہ اللہ کے راستہ میں لڑیں وہ لوگ جو دنیا کی زندگی بیچتے ہیں (قربان کرتے ہیں)

بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

بِالْاٰخِرَةِ	وَمَنْ	يُّقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَيُقْتَلْ	اَوْ	يَغْلِبْ
آخرت کے بدلے	اور جو	لڑے	میں	اللہ کا راستہ	پھر مارا جائے	یا	غالب آئے

آخرت کے بدلے اور جو اللہ کے راستے میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آجائے

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾

فَسَوْفَ	نُؤْتِيْهِ	اَجْرًا	عَظِيْمًا
عنقریب	ہم اُسے دینگے	اجر	بڑا

ہم عنقریب اُسے بڑا اجر دیں گے۔

۷۲ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ لَيَتَأَخَّرَنَّ
عَنِ الْقِتَالِ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ الْمُنَافِقِ
وَاَصْحَابِهٖ وَجَعَلَهٗ مِنْهُمْ مِنْ
حَيْثُ الظَّاهِرِ وَاللَّامُ فِي الْفِعْلِ لِلْقَسَمِ
فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ كَقَتْلٍ وَّ
هَزِيْمَةٍ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ
اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ○ حَاضِرًا
فَاُصَابَ۔

۷۲ اور بے شک تم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو لڑائی سے ہٹتے ہیں جیسے عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ہمراہی (اسکو یعنی عبداللہ مذکور کو مسلمانوں میں سے فرمانا باعتبار ظاہر کے ہے ورنہ درحقیقت یہ شخص منافق ہے۔ اور اگر تم کو اے اہلِ اسلام کوئی مصیبت قتل یا شکست کی پیش آتی ہے تو وہ منافق کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا ورنہ مجھ کو بھی یہی تکلیف پیش آتی۔

۷۳ وَلَئِنْ لَامُ قَسَمٍ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ
اللّٰهِ كَفَتْحٍ وَّغَنِيْمَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ نَادِمًا كَاَنْ
مُخَفَّفَةٌ وَاسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَيْ كَاَنَّهٗ
لَّمْ تَكُنْ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
مَوَدَّةٌ مَعْرِفَةٌ وَّصَدَاقَةٌ وَّهٰذَا رَاجِعٌ
اِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِعْتَرَضَ بِهٖ
بَيْنَ الْقَوْلِ وَمَقُوْلِهٖ وَهُوَ يَا لِلتَّنْبِيْهِ لَيْتَنِيْ
كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ اٰخُذُ
حَظًّا وَّافِرًا مِّنَ الْغَنِيْمَةِ۔

۷۳ اور اگر تم کو اللہ کی طرف سے غلبہ اور مالِ غنیمت ہاتھ لگتا ہے تو شرمندہ ہوکر کہتا ہے (گویا تم میں اور اس میں کوئی شناسائی اور دوستی کبھی نہیں تھی) اے کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا کہ لوٹ کا پورا حصہ لیتا۔

۷۴ قَالَ تَعَالٰى فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ
الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ يَبِيْعُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيُقْتَلْ يُسْتَشْهَدْ اَوْ يَغْلِبْ يَظْفَرْ بِعَدُوِّهٖ
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ ثَوَابًا جَزِيْلًا۔

۷۴ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑیں وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو آخرت سے بدلتے ہیں اور آخرت کا ثواب حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جو شخص راہِ خدا میں لڑے پھر شہید یا دشمن پر فتح پا دے پس عنقریب ہم اس کو بہت بڑا ثواب دینگے۔

تشریح

۷۲ منافقین سے چوکنا رہو | تم میں بہت سے لوگ منافقین بھی گھسے ہوئے ہیں وہ جہاد سے جی چراتے ہیں۔ اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں اللہ نے مجھ پر بڑا فضل کیا میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں گیا۔ ورنہ یہ مصیبت میرے اوپر بھی آتی اسطرح وہ دوسروں کی ہمتیں بھی پست کرتے ہیں۔

۷۳ منافق تمہاری کامیابی پر خوش نہیں ہوتے۔ | اور اگر تم پر اللہ کا فضل ہو اور تمہیں فتح نصیب ہو جائے تو ایسے بن جاتے ہیں جیسے تمہارے ساتھ کوئی تعلق تھا ہی نہیں۔ اور دل میں کہتے ہیں کاش ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مالِ غنیمت مل جاتا۔ اپنی محرومی پر افسوس بھی ہوتا ہے، اور مسلمانوں کی کامیابی پر حسد اور جلن بھی ہوتی ہے۔

۷۴ جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت | اللہ کے راستے میں جہاد کرنا دنیاطلب لوگوں کا کام نہیں۔ یہ ان کا کام ہے جو اللہ پر پورا بھروسہ رکھتے ہوں اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے اپنے دنیادی فائدوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو ایسا کرے گا اور اللہ کی راہ میں قتل ہوگا اور قتل کرے گا ہم یقیناً اسکو آخرت میں اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

وَمَا	لَكُمْ	لَا تُقَاتِلُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الرِّجَالِ
اور کیا	تمہیں	تم نہیں لڑتے	میں	اللہ کا راستہ	اور	کمزور (بے بس)	سے	مرد (جمع)

اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں نہیں لڑتے کمزور (بے بس) مردوں اور عورتوں

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ

وَالنِّسَآءِ	وَالْوِلْدَانِ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اَخْرِجْنَا	مِنْ	هٰذِهِ
اور عورتیں	اور بچے	جو	کہتے ہیں (دعا)	اے ہمارے رب	ہمیں نکال	سے	اس

اور بچوں (کی خاطر) جو دعا کر رہے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے

الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ

الْقَرْيَةِ	الظَّالِمِ	اَهْلُهَا	وَاجْعَلْ	لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ	وَلِيًّا	وَّاجْعَلْ
بستی	ظالم	اس کے رہنے والے	اور بنادے	ہمارے لئے	سے	اپنے پاس	دوست (حامی)	اور بنادے

نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور بنادے ہمارے لئے اپنے پاس سے حامی اور بنادے

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۞ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

لَّنَا	مِنْ	لَّدُنْكَ	نَصِيْرًا	اَلَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	يُقَاتِلُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
ہمارے لئے	سے	اپنے پاس	مددگار	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	وہ لڑتے ہیں	میں	اللہ کا راستہ

ہمارے لئے اپنے پاس سے مددگار۔ جو ایمان والے اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں اور

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ

وَالَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	يُقَاتِلُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ	الطَّاغُوْتِ	فَقَاتِلُوْٓا	اَوْلِيَآءَ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کافر)	وہ لڑتے ہیں	میں	راستہ	طاغوت (سرکش)	سو تم لڑو	دوست (ساتھی)

کافر لڑتے میں طاغوت (سرکش مفسد) کے راستے میں۔ سو تم شیطان کے ساتھیوں

ع ۱۰ ۶ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۞ ع

الشَّيْطٰنِ	اِنَّ	كَيْدَ	الشَّيْطٰنِ	كَانَ	ضَعِيْفًا
شیطان	بیشک	فریب	شیطان	ہے	کمزور (بودا)

سے لڑو بیشک شیطان کا فریب کمزور (بودا) ہے

٧٥ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ اِسْتِفْهَامُ تَوْبِيْخٍ اَیْ لَا مَانِعَ لَكُمْ مِنَ الْقِتَالِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ فِیْ تَخْلِيْصِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ حَبَسَهُمُ الْكُفَّارُ عَنِ الْهِجْرَةِ وَاٰذُوْهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَنَا وَ اُمِّیْ مِنْهُمْ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ دَاعِيْنَ يَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ مَكَّةَ الظَّالِمِ اَهْلُهَا بِالْكُفْرِ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ مِنْ عِنْدِكَ وَلِيًّا يَتَوَلّٰى اُمُوْرَنَا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ يَمْنَعُنَا مِنْهُمْ وَقَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهُمْ فَيَسَّرَ لِبَعْضِهِمُ الْخُرُوْجَ وَبَقِیَ بَعْضُهُمْ اِلٰى اَنْ فُتِحَتْ مَكَّةُ وَوَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَّابُ ابْنُ اُسَيْدٍ فَانْصَفَ مَظْلُوْمَهُمْ مِنْ ظَالِمِهِمْ۔

٧٥ اور تم کو کیا چیز منع کرتی ہے اس سے کہ تم خدا تعالیٰ کے راستے میں لڑو اور ضعیف مرد اور عورتوں اور بچوں کو جنکو کافروں نے تکالیف پہنچائیں اور ہجرت سے روکا چھڑا لاؤ (ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میری والدہ بھی انہیں ضعیفوں میں سے تھے جن کا یہاں ذکر ہوا) ایسے ضعیف لوگ جو یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمکو مکہ سے نکال کہ وہاں کے رہنے والے ناانصاف اور کافر ہیں اور ہمارے لئے اپنی رحمت سے ایک دوست اور ولی بنا جو ہمارے کاموں کا بندوبست کرے اور ہمارا ایک مددگار اپنے پاس سے کر جو ہم کو دشمنوں کی اذیت سے بچاوے۔ (اور بیشک اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ بعض کو نکلنا سہل فرمادیا اور بعض مکہ میں رہے یہاں تک کہ مکہ فتح ہوا اور اہل مکہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اُسید کو حاکم بنایا انہوں نے مظلوم کا بدلہ ظالم سے لیا۔

٧٦ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ الشَّيْطَانِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ اَنْصَارَ دِيْنِهِ تَغْلِبُوْهُمْ بِقُوَّتِكُمْ بِاللّٰهِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ وَاهِيًا لَا يُقَاوِمُ كَيْدَ اللّٰهِ بِالْكَافِرِيْنَ۔

٧٦ جو لوگ ایمان والے ہیں وہ راہ خدا میں لڑتے ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں سوائے ایمان والو شیطان کے مددگاروں اور دوستوں سے لڑو تم ان پر غالب رہوگے کہ اللہ نے تم کو قوتِ ایمانی عطا فرمائی ہے بیشک شیطان کا مکر مسلمانوں کے ساتھ ضعیف و سست ہے اللہ کے مکر کا جو کافرین کے ساتھ ہے مقابلہ نہیں کرسکتا۔

تشریح

٧٥ جہاد ظالم کے ظلم کا زور توڑنے کے لئے ہے۔ | جہاد اس لئے کیا جاتا ہے کہ ظالم کا ظلم ختم ہو اس کا زور ٹوٹ جائے اور کمزور لوگ جن کی فریاد سننے والا کوئی نہیں ہے ظالم کے ظلم سے نجات پائیں۔ سماج کے کمزور لوگ مرد و عورت اور بچے فریاد کناں ہوں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال دیجئے جہاں کے رہنے والے اتنے ظالم ہیں۔ ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کردیجئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس بڑے مقصد کے لئے جہاد نہ کرو۔

٧٦ جہاد کا مقصد بہت بلند ہے | جہاد کا مقصد اللہ کی رضا ہے، ظلم کا خاتمہ ہے۔ مظلوم کی مدد ہے مگر جو اللہ سے منہ موڑنے والے ہیں اس کا انکار کرنے والے اور ناشکرے ہیں۔ ان کی جنگ شیطان کے لئے ہے وہ شیطانی غلبے کے لئے طاغوت کے لئے لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور شیطان کی چالیں حقیقت میں بہت کمزور ہوتی ہیں اسلئے اہل ایمان کو ان کی تیاریوں اور چالوں سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا

أَلَمْ تَرَ	إِلَى	الَّذِينَ	قِيلَ	لَهُمْ	كُفُّوا	أَيْدِيَكُمْ	وَ	أَقِيمُوا
کیا تم نے نہیں دیکھا	طرف	وہ لوگ جو	کہا گیا	ان کو	روک لو	اپنے ہاتھ	اور	قائم کرو

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم

الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا

الصَّلَوٰةَ	وَ	آتُوا	الزَّكَوٰةَ	فَلَمَّا	كُتِبَ + عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ إِذَا
نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر جب	ان پر فرض ہوا	لڑنا (جہاد) ناگہاں (تو)

کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو ان میں سے

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ

فَرِيقٌ	مِّنْهُمْ	يَخْشَوْنَ	النَّاسَ	كَخَشْيَةِ	اللَّهِ	أَوْ	أَشَدَّ
ایک فریق	ان میں سے	ڈرتے ہیں	لوگ	جیسے ڈر	اللہ	یا	زیادہ

ایک فریق لوگوں سے ڈرتا ہے جیسے اللہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی زیادہ

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا

خَشْيَةً	وَقَالُوا	رَبَّنَا	لِمَ	كَتَبْتَ	عَلَيْنَا	الْقِتَالَ	لَوْلَا
ڈر	اور وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب	کیوں	تونے لکھا	ہم پر	لڑنا (جہاد)	کیوں نہ

ڈر۔ اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! تونے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا۔ ہمیں اور

أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَ

أَخَّرْتَنَا	إِلَىٰ	أَجَلٍ	قَرِيبٍ	قُلْ	مَتَاعُ	الدُّنْيَا	قَلِيلٌ	وَ
ہمیں ڈھیل دی	تک	مدت	تھوڑی	کہدیں	فائدہ	دنیا	تھوڑا	اور

تھوڑی مدت کیوں نہ مہلت دی۔؟ کہدیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔ اور آخرت

الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾

الْآخِرَةُ	خَيْرٌ	لِّمَنِ + اتَّقَىٰ	وَلَا	تُظْلَمُونَ	فَتِيلًا
آخرت	بہتر	پرہیزگار کے لئے	اور نہ	تم پر ظلم ہوگا	دھاگے برابر

بہتر ہے پرہیزگار کے لئے اور تم پر ظلم نہ ہوگا دھاگے برابر بھی۔

(۷۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ
عَنْ قِتَالِ الْكُفَّارِ لَمَّا طَلَبُوْهُ
بِمَكَّةَ لِاَذَى الْكُفَّارِ لَهُمْ وَهُمْ
جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا
كُتِبَ فُرِضَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ
مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ یَخَافُوْنَ النَّاسَ
الْكُفَّارَ اَیْ عَذَابَهُمْ بِالْقَتْلِ كَخَشْیَةِ
هِمْ عَذَابَ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً
مِنْ خَشْیَتِهِمْ لَهٗ وَنَصَبُ اَشَدَّ
عَلَى الْحَالِ وَجَوَابُ لَمَّا دَلَّ عَلَیْهِ
اِذَا وَمَا بَعْدَهَا اَیْ فَاجَاءَتْهُمُ الْخَشْیَةُ
وَقَالُوْا جَزْعًا مِّنَ الْمَوْتِ رَبَّنَا
لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ
هَلَّا اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ
قُلْ لَهُمْ مَتَاعُ الدُّنْیَا مَا یُتَمَتَّعُ
بِهٖ فِیْهَا اَوِ الْاِسْتِمْتَاعُ بِهَا قَلِیْلٌ اٰیِلٌ
اِلَى الْفَنَاءِ وَالْاٰخِرَةُ اَیِ الْجَنَّةُ خَیْرٌ
لِّمَنِ اتَّقٰى عَذَابَ اللّٰهِ بِتَرْكِ مَعْصِیَتِهٖ
وَلَا یُظْلَمُوْنَ بِالتَّاءِ وَالْیَاءِ تُنْقَصُوْنَ
مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَتِیْلًا ○ قَدْرَ
قِشْرَةِ النَّوَاةِ فَجَاهِدُوْا

(۷۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ الخ تم نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو دیکھا جن کو یہ حکم ہوا کہ ابھی کفار کی لڑائی سے اپنے ہاتھ روکو جبکہ انھوں نے مکہ میں رہتے ہوئے اس کا تقاضا کیا (یہ صحابہ کی ایک جماعت کا حال بیان ہوا کہ انھوں نے کافروں کی ایذارسانی اور تکالیف پہونچانے پر یہ چاہا تھا کہ ان سے لڑیں ان کو حکم ہوا کہ ابھی نہ لڑو) اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جس وقت ان پر جہاد فرض کیا گیا اس وقت ان میں سے ایک گروہ کافروں کے عذاب سے ڈر گئے جیسے اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور موت سے گھبرا کر کہنے لگے اے ہمارے رب ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ہم کو ایک قریب مدت تک کیوں نہ مہلت دی۔ ان سے کہدو کہ دنیا میں تم کو فائدہ حاصل ہوگا، وہ تھوڑا ہے جس کا انجام فنا ہے اور جنت بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکم کا خلاف نہیں کرتے اور تمہارے عملوں کا ثواب بقدر گٹھلی کے پوست کے بھی کم نہ کیا جائے گا سو جہاد کرو۔

تشریح

(۷۷) جہاد قربانی کا آخری مرحلہ ہے | اللہ کے راستے میں جنگ کرنا یہ جہاد کا آخری مرحلہ ہے۔ اس سے پہلے اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا، بدنی عبادت نماز کا ادا کرنا اور مالی عبادت زکوٰۃ کا دینا، اپنے نفس کو برائیوں سے روکنا یہ سب مرحلے آتے ہیں. اس لئے مکے کی زندگی میں صبر و برداشت کا حکم تھا کہ پتھر کھائے جاؤ مگر اس کا جواب مت دو۔ جو لوگ لڑنے بھڑنے کے عادی تھے وہ جز بز ہوتے تھے کہ ہمیں لڑائی کی اجازت کیوں نہیں ملتی۔ اب جب مدینے کی ہجرت کے بعد اُن پر جہاد فرض ہو گیا ہے تو وہ اپنے دشمنوں سے ایسا ڈرتے ہیں جیسا اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ اور کہتے ہیں ابھی کچھ اور مہلت کیوں نہیں دی گئی —— اے نبی ﷺ آپ ان سے کہیئے کہ دنیا کی زندگی ایک تھوڑا سا سرمایہ ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے دنیا کے مقابلے میں آخرت بہتر ہے یہ مت سمجھو کہ اگر تم اللہ کے راستے میں جانفشانی دکھاؤ گے تو تمہارا اجر ضائع ہو جائیگا یاد رکھو ان پر ذرّہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ

اَیْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	یُدْرِكْكُّمُ	الْمَوْتُ	وَلَوْ كُنْتُمْ	فِیْ	بُرُوْجٍ	مُّشَیَّدَةٍ
جہاں کہیں	تم ہوگے	تمہیں پالے گی	موت	اگرچہ تم ہو	میں	بُرجوں	مضبوط

تم جہاں کہیں ہوگے موت تمہیں پالے گی اگرچہ تم ہوگے مضبوط بُرجوں میں ،

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ

وَاِنْ	تُصِبْهُمْ	حَسَنَةٌ	یَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَاِنْ	تُصِبْهُمْ
اور اگر	انہیں پہونچے	کوئی بھلائی	وہ کہتے ہیں	یہ	سے	اللہ کے پاس (طرف)	اور اگر	انہیں پہونچے

اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے - تو وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی

سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

سَیِّئَةٌ	یَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ	مِنْ	عِنْدِكَ	قُلْ	كُلٌّ	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
کچھ برائی	وہ کہتے ہیں	یہ	سے	آپ کی طرف	کہدیں	سب	سے	اللہ کے پاس (طرف)

برائی پہنچے وہ کہتے ہیں یہ آپ کی طرف سے ہے۔ آپ کہدیں سب کچھ اللہ ہی طرف سے ہے۔

فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ

فَمَالِ	هٰٓؤُلَآءِ	الْقَوْمِ	لَا یَكَادُوْنَ	یَفْقَهُوْنَ	حَدِیْثًا	مَآ	اَصَابَكَ
تو کیا ہوا	اس	قوم	نہیں لگتے	کہ سمجھیں	بات	جو	تجھے پہونچے

اس قوم کو (ان لوگوں کو) کیا ہوگیا ہے کہ یہ بات سمجھتے نہیں لگتے (بات سمجھتے معلوم نہیں ہوتے) جو تمہیں کوئی

مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؗ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ

مِنْ + حَسَنَةٍ	فَمِنَ اللّٰهِ	وَمَآ	اَصَابَكَ	مِنْ سَیِّئَةٍ	فَمِنْ + نَّفْسِكَ	وَ
کوئی بھلائی	سو اللہ سے	اور جو	تجھے پہنچے	کوئی برائی	تو تیرے نفس سے	اور

بھلائی پہونچے سو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تمہیں کوئی برائی پہنچے تو وہ تمہارے نفس سے ہے۔) اور

اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۷۹﴾

اَرْسَلْنٰكَ	لِلنَّاسِ	رَسُوْلًا	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًا
ہم نے تمہیں بھیجا	لوگوں کے لئے	رسول	اور کافی ہے	اللہ	گواہ

ہم نے تمہیں لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کافی ہے گواہ

(۷۸) اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ
بُرُوْجٍ حُصُوْنٍ مُّشَيَّدَةٍ مُرْتَفِعَةٍ فَلَا تَخْشَوُا الْقِتَالَ
خَوْفَ الْمَوْتِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ اَيِ الْيَهُوْدَ حَسَنَةٌ
خِصْبٌ وَسَعَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ جَدْبٌ وَبَلَاءٌ كَمَا
حَصَلَ لَهُمْ عِنْدَ قُدُوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ يَقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۚ
يَا مُحَمَّدُ اَيْ بِشُؤْمِكَ قُلْ لَهُمْ كُلٌّ مِّنَ
الْحَسَنَةِ وَالسَّيِّئَةِ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مِنْ
قِبَلِهٖ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ اَيْ لَا يُقَارِبُوْنَ اَنْ يَّفْهَمُوْا
حَدِيْثًا ۝ يُلْقٰى اِلَيْهِمْ وَمَا اِسْتِفْهَامُ
تَعَجُّبٍ مِّنْ فَرْطِ جَهْلِهِمْ وَنَفْيُ مُقَارَبَةِ
الْفِعْلِ اَشَدُّ مِنْ نَفْيِهٖ۔

(۷۹) جس جگہ تم ہو گے اگر بلند مضبوط قلعوں میں ہو موت سے نہ بچ سکو گے۔ پھر موت کے خوف سے جہاد سے کیوں ڈرتے ہو۔ اور یہود کا حال یہ ہے کہ اگر ان کو ارزانی اور فراغت نصیب ہوتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر ان کو قحط او مصیبت پہونچتی ہے (جیسے بوقت تشریف آوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ شریف میں یہود اس عذاب میں گرفتار ہوئے) تو کہتے ہیں اے محمدؐ یہ تیری نحوست ہے ان سے کہدو سب بھلائی برائی اللہ کی طرف سے ہے۔ پس کیا ہوا اس گروہ کو جو بات ان سے کہی جاتی ہے بوجہ زیادتی جہل اس کو نہیں سمجھتے اور سمجھنے کے پاس بھی نہیں۔

(۷۹) مَآ اَصَابَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ مِنْ حَسَنَةٍ خَيْرٍ فَمِنَ
اللّٰهِ اَتَتْكَ فَضْلًا مِّنْهُ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ بَلِيَّةٍ
فَمِنْ نَّفْسِكَ ۚ اَتَتْكَ حَيْثُ ارْتَكَبْتَ مَا يَسْتَوْجِبُهَا مِنَ
الذُّنُوْبِ وَاَرْسَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا حَالٌ
مُّؤَكِّدَةٌ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ عَلٰى رِسَالَتِكَ

(۷۹) انسان کو جو کچھ بھلائی پہونچتی ہے تو وہ اللہ کے فضل و احسان سے پہونچتی ہے اور جو کچھ برائی اور تکلیف پہونچتی ہے وہ اس کے گناہوں کی شامت سے پہونچتی ہے اور ہم نے اے محمد تم کو پیغمبر بنا کر لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور تمہاری پیغمبری کا اللہ گواہ بس ہے۔

تشریح

(۷۸) موت آکر رہیگی | رہا موت کا معاملہ تو وہ اپنے وقت پر آکر رہیگی چاہے تم مضبوط قلعوں میں بند ہو کر کیوں نہ بیٹھ جاؤ۔ ان موت سے ڈرنے والوں کا حال تو یہ ہے کہ جب کامیابی نصیب ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا فضل ہے۔ حالانکہ اللہ کا فضل بھی نبی ؐ کے صدقے میں ہے۔ اور جب کوئی نقصان ہوتا ہے تو سارا الزام نبی ؐ کے سر تھوپ کر خود بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔ آخر یہ بات کیوں نہیں سمجھتے کہ فتح و شکست کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس میں خود تمہاری کمزوریوں کا بھی دخل ہے اگر تم نبی کی مکمل اطاعت کرو تو شاید یہ نوبت ہی نہ آئے

(۷۹) اللہ تعالےٰ خالق افعال ہیں | چونکہ اللہ تعالےٰ نے دنیا میں انسان کو ایک محدود دائرے میں عمل کی آزادی دی ہے۔ اس لئے بنیادی طور پر ابتدائی محرک خود انسان اور اس کا ارادہ ہوتا ہے۔ بذاتِ خود کوئی فعل نہ اچھا ہے نہ بُرا۔ انسان کا اپنا زاویۂ نظر اسکو اچھا یا بُرا بناتا ہے۔ آگ سے کھانا بھی پکتا ہے اور آگ جلاتی بھی ہے۔ چیز ایک ہی ہے اس کے استعمال کرنے والے دل و دماغ دو ہیں۔ خالق افعال اللہ تعالیٰ ہیں جو بندے کے ارادے کے مطابق اس فعل کو عمل میں ڈھالتے ہیں۔ اسلئے جو بھی بھلائی ہوتی ہے وہ اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے اسلئے کہ اللہ تعالےٰ سے خیر کا ہی صدور ہوتا ہے اور جو برائی ہے وہ انسان کے اپنے کسب عمل سے ہے کہ اس نے اس خیر کا رخ برائی کی طرف کر لیا۔ اسلئے اپنی برائی کا الزام پیغمبرؐ پر نہیں رکھنا چاہیئے۔ ہم نے تو ان کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس سچائی پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

مَنْ	يُّطِعِ	الرَّسُوْلَ	فَقَدْ	اَطَاعَ	اللّٰهَ	وَمَنْ	تَوَلّٰى	فَمَآ	اَرْسَلْنٰكَ
جو جس	اطاعت کی	رسول	پس تحقیق	اطاعت کی	اللہ	اور جو جس	روگردانی کی	تو نہیں	ہم نے آپ کو بھیجا

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپؐ کو

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

عَلَيْهِمْ	حَفِيْظًا	وَيَقُوْلُوْنَ	طَاعَةٌ	فَاِذَا	بَرَزُوْا	مِنْ	عِنْدِكَ
ان پر	نگہبان	اور وہ کہتے ہیں	ہم نے حکم مانا	پھر جب	باہر جاتے ہیں	سے	آپؐ کے پاس

اُن پر نگہبان نہیں بھیجا۔ وہ (منہ سے تو) یہ کہتے ہیں کہ ہم نے مانا، پھر جب باہر جاتے ہیں آپؐ کے پاس سے

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا

بَيَّتَ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	غَيْرَ + الَّذِيْ	تَقُوْلُ	وَاللّٰهُ	يَكْتُبُ	مَا
رات کو مشورہ کرتا	ایک گروہ	ان سے	اس کے خلاف جو	کہتے ہیں	اور اللہ	لکھ لیتا ہے	جو

تو ان میں سے ایک گروہ رات کو اس کے خلاف مشورے کرتا ہے جو وہ کہہ چکے اور اللہ لکھ لیتا ہے جو وہ

يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى

يُبَيِّتُوْنَ	فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَكَفٰى
وہ رات کو مشورے کرتے ہیں	منہ پھیر لیں	ان سے	اور بھروسہ کریں	اللہ پر	اور کافی ہے

رات کو مشورے کرتے ہیں۔ آپؐ اُن سے منہ پھیر لیں اور اللہ پر بھروسہ کریں، اور اللہ کافی ہے

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ

بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا	اَفَلَا	يَتَدَبَّرُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	وَلَوْ كَانَ	مِنْ	عِنْدِ
اللہ	کارساز	پھر کیا	وہ غور نہیں کرتے	قرآن	اور اگر ہوتا	سے	پاس

کارساز۔ پھر کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اور اگر اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے

غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

غَيْرِ اللّٰهِ	لَوَجَدُوْا	فِيْهِ	اخْتِلَافًا	كَثِيْرًا
اللہ کے سوا	ضرور پاتے	اسمیں	اختلاف	بہت

ہوتا تو اس میں ضرور بہت اختلاف پاتے۔

(۸۰) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى اَعْرَضَ عَنْ طَاعَتِهٖ فَلَا يُهِمَّنَّكَ فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ حَافِظًا لِاَعْمَالِهِمْ بَلْ نَذِيْرًا وَاِلَيْنَا اَمْرُهُمْ فَنُجَازِيْهِمْ وَهٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ

(۸۰) جو پیغمبر کی فرماں برداری کرے اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جو اس کے حکم سے منہ پھیرے تو تم رنجیدہ نہ ہو کر تم کو ہم نے ان کے اعمال کا محافظ نہیں بنایا بلکہ تم ڈرانے والے ہو اختیار ان کا ہم کو ہے ہم ان کو عوض دیویں گے (یہ حکم جہاد سے پہلے کا ہے)

(۸۱) وَيَقُوْلُوْنَ اَىِ الْمُنَافِقُوْنَ اِذَا جَاءُوْكَ اَمْرُنَا طَاعَةٌ لَكَ فَاِذَا بَرَزُوْا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ بِاِدْغَامِ التَّاءِ فِى الطَّاءِ وَتَرْكِهٖ اَىْ اَضْمَرَتْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ لَكَ فِىْ حُضُوْرِكَ مِنَ الطَّاعَةِ اَىْ عِصْيَانَكَ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ يَامُرُ بِكِتَابِ مَا يُبَيِّتُوْنَ فِىْ صَحَآئِفِهِمْ لِيُجَازُوْا عَلَيْهِ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ بِالصَّفْحِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ثِقْ بِهٖ فَاِنَّهٗ كَافِيْكَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ مُفَوَّضًا اِلَيْهِ۔

(۸۱) اور منافق لوگ جب تمہاری خدمت میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارا کام تمہاری فرماں برداری ہے پھر جب تمہارے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو دل میں اس کا خلاف مخفی رکھتے ہیں جو تمہارے سامنے رکھتے ہیں یعنی بجائے فرماں برداری کے نا فرمانی کا ارادہ کرتے ہیں اور اللہ حکم کرتے ہیں فرشتوں کو کہ جو کچھ وہ دل میں مخفی رکھتے ہیں اور اپنی مجلسوں میں ظاہر کرتے ہیں ان کے اعمال ناموں میں لکھ لیں تاکہ اس کا عوض انکو دیا جائے سو اے محمد تم ان سے منہ پھیر دو اور اللہ پر بھروسہ کرو بے شک وہ تم کو کافی ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کو سونپنا بس ہے۔

(۸۲) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ يَتَاَمَّلُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْمَعَانِى الْبَدِيْعَةِ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ تَنَاقُضًا فِىْ مَعَانِيْهِ وَتَبَايُنًا فِىْ نَظْمِهٖ

(۸۲) کیا وہ لوگ قرآن کے معانی عجیبہ میں فکر اور تامل نہیں کرتے اور اگر قرآن اللہ کے پاس سے نہ ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے اور اس کے الفاظ میں تعارض اور معانی میں تناقض ہوتا۔

تشریح

(۸۰) رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے | جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی فرمانبرداری کی۔ اور جس نے اس کی اطاعت سے منہ موڑا تو اس کی ذمہ داری رسول پر نہیں ہے کیونکہ ان کو رسول بنایا ہے پاسبان نہیں بنایا۔

(۸۱) منافقین کا مکروفریب | منافقین کی ایک مکاری یہ بھی تھی کہ وہ سامنے تو اپنے آپ کو مطیع و فرمانبردار کہتے تھے مگر جب آپ کے پاس سے باہر جاتے تھے تو ان میں کی ایک جماعت راتوں کو اکٹھا ہو کر آپؐ کی مخالفتوں کے پلان بناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبیؐ انکی یہ ساری حرکتیں اللہ کے علم میں ہیں آپ ان کی پرواہ نہ کریں اللہ پر بھروسہ رکھیں سب کام اس کے حوالے کردیں آپ کے لئے وہی کافی ہے۔

(۸۲) قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے | گذشتہ آیات میں بتایا گیا تھا کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور فرمایا جارہا ہے کہ ان پر جو قرآن نازل ہو رہا ہے وہ بلاشبہ اللہ کا کلام ہے۔ قرآن مجید کے اللہ کا کلام ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا کوئی اختلاف یا ٹکراؤ نہیں پایا جاتا۔ انسانی کلام میں یہ یک رنگی اور ہمواری اور تناسب ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ انسانی کلام میں متکلم کی مختلف کیفیات اس کے کلام میں جھلکتی ہیں۔ اور کہیں نہ کہیں کوئی جز یا حصہ دوسرے حصے سے ٹکراتا ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ ان تمام انسانی کمزوریوں سے پاک ہیں اس طرح ان کا کلام بھی ہر طرح کی کمزوریوں سے پاک ہے۔ اگر کھلے دل سے غور کیا جائے تو خود قرآن میں ہی اللہ کے کلام الٰہی ہونے کی شہادت موجود ہے۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا

وَاِذَا	جَآءَهُمْ	اَمْرٌ	مِّنَ	الْاَمْنِ	اَوِ	الْخَوْفِ	اَذَاعُوْا
اور جب	انکے پاس آتی ہے	کوئی خبر	سے (کی)	امن	یا	خوف	مشہور کر دیتے ہیں

اور جب ان کے پاس کوئی امن کی خبر آتی ہے یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں

بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ

بِهٖ	وَلَوْ	رَدُّوْهُ	اِلَى	الرَّسُوْلِ	وَاِلٰٓى	اُولِى + الْاَمْرِ	مِنْهُمْ
اُسے	اور اگر	اُسے پہنچاتے	طرف	رسول	اور طرف	حاکم	اپنے میں سے

اور اگر اُسے پہنچاتے رسول کی طرف اور اپنے حاکموں کی طرف

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

لَعَلِمَهُ	الَّذِيْنَ	يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ	مِنْهُمْ	وَلَوْلَا	فَضْلُ	اللّٰهِ
تو اس کو جان لیتے	جو لوگ	تحقیق کر لیا کرتے تھے	ان سے	اور اگر نہ	فضل	اللہ

تو جو لوگ ان میں سے تحقیق کر لیا کرتے ہیں اس کو جان لیتے اور اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

عَلَيْكُمْ	وَرَحْمَتُهٗ	لَاتَّبَعْتُمُ	الشَّيْطٰنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا
تم پر	اور اسکی رحمت	تم پیچھے لگ جاتے	شیطان	سوائے	چند ایک

تم پر اور اس کی رحمت (نہ ہوتی) تو چند ایک کے سوا تم اس کے پیچھے لگ جاتے.

﴿۸۳﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ عَنْ سَرَايَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا حَصَلَ لَهُمْ مِّنَ الْاَمْنِ بِالنَّصْرِ اَوِ الْخَوْفِ بِالْهَزِيْمَةِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ اَفْشَوْهُ. نَزَلَ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ اَوْ ضُعَفَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

﴿۸۳﴾ اور جب ان کو کوئی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی فتحیابی اور شکست کی ملتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں یا یہ آیت منافقین کی ایک جماعت یا ضعیف الاسلام مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ ایسا کیا کرتے تھے.

ذٰلِكَ فَتَضْعَفُ قُلُوْبُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَتَأَذّٰى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَوْ رَدُّوْهُ أَيِ
الْخَبَرَ إِلَى الرَّسُوْلِ وَإِلٰى
أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ أَيْ
ذَوِي الرَّأْيِ مِنْ أَكَابِرِ
الصَّحَابَةِ أَيْ لَوْ سَكَتُوْا
عَنْهُ حَتّٰى يُخْبَرُوْا بِهِ
لَعَلِمَهُ هَلْ هُوَ مِمَّا يَنْبَغِي
أَنْ يُذَاعَ أَوْلَا الَّذِيْنَ
يَسْتَنْبِطُوْنَهُ يَتَتَبَّعُوْنَهُ
وَيَطْلُبُوْنَ عِلْمَهُ وَهُمُ
الْمُذِيْعُوْنَ مِنْهُمْ مِنَ
الرَّسُوْلِ وَأُولِي الْأَمْرِ
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
بِالْإِسْلَامِ وَرَحْمَتُهُ لَكُمْ
بِالْقُرْاٰنِ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ
فِيْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ مِنَ
الْفَوَاحِشِ إِلَّا قَلِيْلًا ○

اس کو سن کر اہل اسلام کے دل طول اور ضعیف ہو جاتے تھے ان کی ہمتیں ٹوٹ جاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج ہوتا تھا) اور اگر وہ لوگ اس خبر کو سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے اور بڑے بڑے صحابہ صاحبانِ رائے سے مشورہ لیتے اور خود اس خبر کو نہ پھیلاتے ۔ جو کچھ یہ حضرات فرماتے اس کے مطابق عمل کرتے تو ان کو معلوم ہوجاتا کہ یہ خبر پھیلانے کے قابل ہے یا نہیں اور مشہور کرنے والوں اور کھود کرید کرنے والوں کو رسول اللہ اور صحابہ ذی رائے کے ارشاد سے اصل حال اور مصلحت مشہور کرنے نہ کرنے کی معلوم ہو جاتی۔

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی کہ تم کو مسلمان بنایا تم پر قرآن شریف اتارا) تو بجز چند آدمیوں کے تم شیطان کی پیروی کرتے اور جو وہ حکم کرتا اس کو مانتے ۔

تشریح

(۸۳) افواہوں سے بچنے کی ہدایت | اس آیت میں ایک خاص بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلم معاشرے کو ایک ذمّے دار معاشرہ ہونا چاہیۓ۔ ہنگامی حالات میں ایسا ہوتا ہے کہ اچھی بُری ہر طرح کی خبریں پھیلتی رہتی ہیں اور لوگ اُن افواہوں پر کان دھرتے ہیں، سُنتے ہیں اور دوسروں کو سُنا دیتے ہیں۔

ذمّے داری کی بات یہ ہے کہ ذمہ دار لوگوں سے تحقیق کرنے کے بعد ہی کسی بات کو نقل کرنا چاہیۓ۔ ورنہ یہ افواہیں بعض اوقات سماج میں انتشار پیدا کر دیتی ہیں۔ اس لیۓ فرمایا کہ اگر تمہارے اوپر اللہ کی مہربانی اور رحمت نہ ہوتی تو تم ان کمزوریوں کے سبب زیادہ تر شیطان کے پیچھے لگ گئے ہوتے۔

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ وَ حَرِّضِ

حَرِّضِ	وَ	نَفْسَکَ	اِلَّا	لَا تُکَلَّفُ	سَبِیْلِ اللّٰہِ	فِیْ	فَقَاتِلْ
آمادہ کریں	اور	اپنی ذات	مگر	مکلف نہیں	اللہ کا راستہ	میں	پس لڑیں

پس آپ اللہ کی راہ میں لڑیں۔ آپ مکلف نہیں مگر اپنی جان کے اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	بَاْسَ	یَّکُفَّ	اَنْ	اللّٰہُ	عَسَی	الْمُؤْمِنِیْنَ
جن لوگوں نے	جنگ	روکدے	کہ	اللہ	قریب ہے	مومن (جمع)

آمادہ کریں، قریب ہے کہ اللہ روک دے کافروں کی جنگ (کا زور)

کَفَرُوْا ؕ وَ اللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْکِیْلًا (٨٤)

تَنْکِیْلًا	وَّ اَشَدُّ	بَاْسًا	اَشَدُّ	وَ اللّٰہُ	کَفَرُوْا
سزا دینا	اور سب سے سخت	جنگ	سخت تر	اور اللہ	کفر کیا (کافر)

اور اللہ کی جنگ سخت تر ہے اور اس کی سزا سب سے سخت ہے۔

(٨٤) فَقَاتِلْ یَا مُحَمَّدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا
نَفْسَکَ فَلَا تَهْتَمَّ بِتَخَلُّفِہِمْ عَنْکَ الْمَعْنٰی قَاتِلْ
وَلَوْ وَحْدَکَ فَاِنَّکَ مَوْعُوْدٌ بِالنَّصْرِ وَ حَرِّضِ
الْمُؤْمِنِیْنَ حُثَّہُمْ عَلَی الْقِتَالِ وَرَغِّبْہُمْ فِیْہِ
عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ حَرْبَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا مِنْہُمْ وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ○
تَعْذِیْبًا مِنْہُمْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَخْرُجَنَّ وَلَوْ وَحْدِیْ فَخَرَجَ بِسَبْعِیْنَ
رَاکِبًا اِلٰی بَدْرِ الصُّغْرٰی فَکَفَّ اللّٰہُ بَاْسَ الْکُفَّارِ
بِاِلْقَاءِ الرُّعْبِ فِیْ قُلُوْبِہِمْ وَمَنَعَ اَبِیْ سُفْیَانَ
عَنِ الْخُرُوْجِ کَمَا تَقَدَّمَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ

(٨٤) سوائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اللہ کی راہ میں لڑو تم کو تمہاری جان کی ہی تکلیف ہے تم سے دوسروں کی پوچھ نہ ہوگی ان کے پیچھے رہنے اور لڑائی سے باز رہنے سے تم غمگین نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ تم اگرچہ تنہا رہ جاؤ راہ خدا میں جب بھی لڑنے سے نہ رکو تم کو اللہ کا وعدہ ہے کہ ضرور فتح پاؤگے اور غالب رہوگے) اور مسلمانوں کو لڑائی پر آمادہ کرو اور رغبت دو عنقریب اللہ تعالےٰ کافروں کے خوف اور لڑائی کو روک دیگا اور اللہ کا خوف اور عذاب دینا ان کے عذاب سے بہت زیادہ اور سخت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ بیشک میں کفار سے لڑنے کو نکلوں گا اگرچہ میں تنہا ہو جاؤں کوئی میرے ساتھ نہ نکلے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر سواروں کو لیکر بدر صغری م کی طرف تشریف لے گئے۔ سو اللہ نے کافروں کا خوف مسلمانوں سے دور کیا ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی اور ابوسفیان کو نکلنے سے روک دیا جیسا سورۂ آل عمران میں گزرا۔

تشریح

(٨٤) اللہ کے راستے میں قتال کا حکم | غزوۂ احد کی شکست کے بعد ابوسفیان دعوتِ مقابلہ دے گئے تھے کہ اگلے سال بدر کے میدان میں پھر ملاقات ہوگی اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ منافق یا کچے ایمان والے اگر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے ڈرتے ہیں تو آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔ آپ اللہ کے راستہ میں نکلیں، کیوں کہ آپ اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ آپ ان کو جہاد کے لئے ترغیب دیں اگر یہ ساتھ نہ دیں تو پرواہ مت کریں کیا معلوم کہ اللہ تعالےٰ دین کے مخالفوں کا زور توڑ دیں چنانچہ نبی کریم ستر ساتھیوں کے ساتھ میدان بدر میں پہونچے ابوسفیان وعدے کے مطابق نہیں آئے۔ آپ بغیر لڑائی کے واپس تشریف لے آئے مگر مخالفوں کے دل میں رعب طاری ہوگیا کہ مسلمان ابھی دبے نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ کیا بعید ہے اللہ تعالیٰ اس طرح ان کا زور توڑ دے وہ سب سے زبردست ہے اور اس کی سزا بھی سخت ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ

مَنْ	يَّشْفَعْ	شَفَاعَةً	حَسَنَةً	يَّكُنْ	لَّهٗ	نَصِيْبٌ	مِّنْهَا	وَمَنْ
جو	سفارش کرے	سفارش	نیک بات	ہوگا	اسکے لئے	حصہ	اسمیں سے	اور جو

جو نیک بات میں سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہوگا اور جو

يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

يَّشْفَعْ	شَفَاعَةً	سَيِّئَةً	يَّكُنْ	لَّهٗ	كِفْلٌ	مِّنْهَا	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى
سفارش کرے	سفارش	بُری بات	ہوگا	اسکے لئے	بوجھ (حصہ)	اس سے	اور ہے	اللہ	پر

کوئی سفارش کرے بُری بات میں اس کو اس کا بوجھ (حصہ) ملے گا اور اللہ ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا

كُلِّ	شَيْءٍ	مُّقِيْتًا	وَاِذَا	حُيِّيْتُمْ	بِتَحِيَّةٍ	فَحَيُّوْا	بِاَحْسَنَ	مِنْهَا
ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	اور جب	تمہیں دعا دے	کسی دعا (سلام) سے	تو تم دعا دو	بہتر	اس سے

پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور جب تمہیں کوئی دعا دے (سلام) کرے تو تم اس سے بہتر دعا دو

اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

اَوْ	رُدُّوْهَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	حَسِيْبًا	اَللّٰهُ	لَاۤ اِلٰهَ
یا	وہی لوٹا دو (کہدو)	بیشک	اللہ	ہے	پر (کا)	ہر	چیز	حساب کرنیوالا	اللہ	نہیں عبادت کے لائق

یا وہی کہدو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت

اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَ

اِلَّا هُوَ	لَيَجْمَعَنَّكُمْ	اِلٰى	يَوْمِ	الْقِيٰمَةِ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	وَ
اس کے سوا	وہ تمہیں ضرور اکٹھا کریگا	طرف	روز	قیامت	نہیں شک	اس میں	اور

کے لائق نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں اور

ع

مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

مَنْ	اَصْدَقُ	مِنَ	اللّٰهِ	حَدِيْثًا
کون؟	زیادہ سچا	سے	اللہ	بات میں۔

کون زیادہ سچا ہے؟ بات میں اللہ سے۔

﴿۸۵﴾ مَنْ يَّشْفَعْ بَيْنَ النَّاسِ شَفَاعَةً حَسَنَةً مُّوَافِقَةً لِلشَّرْعِ يَكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنَ الْاَجْرِ مِنْهَا بِسَبَبِهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً مُّخَالِفَةً لَهٗ يَكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ نَصِيْبٌ مِّنَ الْوِزْرِ مِّنْهَا

﴿۸۵﴾ جو شخص لوگوں کی اچھی سفارش کرے جو موافق شریعت ہو اسکو اس کی وجہ سے ثواب ملے گا اور جو شخص بری سفارش کرے جو مخالف شریعت ہو اسکو اس کے سبب گناہ کا حصہ حاصل ہوگا

بِسَبَبِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝
مُقْتَدِرًا فَيُجَازِيْ كُلَّ اَحَدٍ بِمَا عَمِلَ
(۸۶) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ كَاَنْ قِيْلَ لَكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
فَحَيُّوا الْمُحَيِّيَ بِاَحْسَنَ مِنْهَا بِاَنْ تَقُوْلُوْا لَهٗ
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَوْ
رُدُّوْهَا بِاَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَيِ الْوَاجِبُ اَحَدُهُمَا
وَالْاَوَّلُ اَفْضَلُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝
مُحَاسِبًا فَيُجَازِيْ عَلَيْهِ وَمِنْهُ رَدُّ السَّلَامِ وَ
خَصَّتِ السُّنَّةُ الْكَافِرَ وَالْمُبْتَدِعَ وَالْفَاسِقَ وَالْمُسَلِّمَ
عَلٰى قَاضِي الْحَاجَةِ وَمَنْ فِي الْحَمَّامِ وَالْاٰكِلِ
فَلَا يَجِبُ الرَّدُّ عَلَيْهِمْ بَلْ يُكْرَهُ فِيْ غَيْرِ الْاَخِيْرِ
وَيُقَالُ لِلْكَافِرِ وَعَلَيْكَ۔
(۸۷) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاللّٰهِ لَيَجْمَعَنَّكُمْ مِّنْ
قُبُوْرِكُمْ اِلٰى فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ شَكَّ
فِيْهِ وَمَنْ اَيْ لَا اَحَدَ اَصْدَقُ مِنَ
اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝ قَوْلًا

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پس ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(۸۶) اور جبوقت تم کو کوئی سلام علیک کرے تو تم اس کو اس سے اچھا جواب دو کہ اس طرح کہو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا جس قدر اس نے کہا اتنا ہی جواب دیدو مگر اول بہتر ہے بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے پس ہر ایک کو اس کے سلام کرنے اور دیگر عملوں کا بدلہ دیویگا۔ اور حدیث نے کافر اور بدعتی اور فاسق کو اور اسکو جو جائے ضرور جانے والے پر اور اس پر جو حمام میں ہے اور کھانے والے پر سلام کرنے والے کو اس حکم سے خاص کر دیا کہ ان کا جواب دینا لازم نہیں بلکہ جواب دینا انکو کروہ ہے بجز کھانے والے پر کہ اسکو جواب دینا درست ہے لازم وواجب نہیں اور کافر کو اگر سلام کا جواب دیوے صرف وعلیک کہدے۔

(۸۷) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں قسم ہے اللہ کی کہ وہ بیشک تم کو قبروں سے نکال کر قیامت کے روز اکٹھا کرے گا جس میں کچھ شک اور تردد نہیں اور اللہ سے کسی کی بات سچی نہیں۔

تشریح

(۸۵) نیکی بدی اپنے اپنے نصیب کی بات ہے | یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہے کہ کوئی اللہ کے راستے میں کوشش کرے حق کو سر بلند کرنے کے لئے لوگوں کو اُبھارے اور اللہ کی طرف سے اس کا اجر پائے۔ اور کوئی لوگوں کی ہمتیں پست کرے۔ حق کے غالب کرنے کی جدوجہد میں روکاوٹیں پیدا کرے اور سزا کا مستحق بن جائے۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر پوری نظر رکھتے ہیں۔

(۸۶) اچھائی کا جواب اچھائی سے دو | اگر کوئی تمہارے ساتھ اچھائی کرے تمہارا احترام کرے تمہیں سلامتی کی دعا دے تو تم اس کے جواب میں اس سے بہتر سلوک کرو یا کم ازکم جتنا اچھا اس نے کیا ہے اتنا تو کرو۔ تمہارے اندر شائستگی ہونی چاہیئے۔ ترش روئی اور تلخ کلامی سے بچو۔ تمہارا منصب یہ ہے کہ تم اچھے اخلاق اختیار کرو۔ کیونکہ اس وقت ماحول میں بہت کشیدگی تھی خاص طور پر مسلم اور غیر مسلم کے تعلقات تلخی سے آگے بڑھ کر دشمنی کی حد تک پہونچے ہوئے تھے اس لئے خاص طور پر ہدایت کی جارہی ہے کہ تمہارے رویے میں اور تمہارے لہجے میں کڑواہٹ نہیں آنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز کا حساب لینے والے ہیں۔ یہ تمہاری خوش کلامی بھی تمہارے اعمال نامے میں خیر کے طور پر لکھی جائے گی۔

(۸۷) سب کو ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے | اللہ سے منہ موڑنے والے حق کی مخالفت کرنے والے جو چاہے کرتے پھریں اس سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اللہ تو وہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ دنیا کی زندگی میں جو شخص جس طریقے پر چلتا رہے اور اپنی توانائیاں اپنے پسندیدہ راستے میں لگاتا رہے لیکن ایک دن وہ آنا ہے کہ اللہ تعالےٰ سب انسانوں کو جمع کرے گا اور ہر ایک کو اس کے عمل کا نتیجہ دکھا دیگا۔ اس بات میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا

فَمَا لَكُمْ	فِي + الْمُنٰفِقِيْنَ	فِئَتَيْنِ	وَاللّٰهُ + اَرْكَسَهُمْ	بِمَا كَسَبُوْا	اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ تَهْدُوْا
سو کیا ہوا تمہیں	منافقین کے بارہ میں	دو فریق	اور اللہ نے انہیں الٹا دیا اوندھا کر دیا	اس کے سبب جو انہوں نے کمایا	کیا تم چاہتے ہو؟	کہ راہ پر لاؤ

سو تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ منافقین کے بارہ میں دو گروہ (ہو رہے ہو) اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا اس کے سبب جو انہوں نے کیا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اسے راہ پر لاؤ جس کو اللہ

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

مَنْ	اَضَلَّ	اللّٰهُ	وَمَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَلَنْ + تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا
جو۔ جس	گمراہ کیا	اللہ	اور جو۔ جس	گمراہ کرے	اللہ	پس تم ہرگز نہ پاؤ گے	اسکے لئے	کوئی راہ

نے گمراہ کیا؟ اور جس کو اللہ گمراہ کرے تم ہرگز اس کے لئے کوئی راہ نہ پاؤ گے۔

(۸۸) وَلَمَّا رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اُحُدٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْهِمْ فَقَالَ فَرِيْقٌ
اُقْتُلْهُمْ وَقَالَ فَرِيْقٌ لَا فَنَزَلَ فَمَا لَكُمْ اَيْ مَا شَانُكُمْ صِرْتُمْ
فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ فِرْقَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ
رَدَّهُمْ بِمَا كَسَبُوْا مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ اَتُرِيْدُوْنَ
اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اَيْ تَعُدُّوْهُمْ مِنْ
جُمْلَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَالْاِسْتِفْهَامُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ لِلْاِنْكَارِ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝
طَرِيْقًا اِلَى الْهُدٰى۔

(۸۸) اور جس وقت منافقین جنگ اُحد سے بھاگ آئے مسلمانوں میں انکے بارے میں اختلاف ہوا۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ یہ لوگ کافر ہیں انکو مار ڈالیے اور کچھ لوگ کہتے تھے کہ یہ مسلمان ہیں انکو مارنا نہیں چاہیئے اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ الخ پس کیا حال ہے تم لوگوں کا کہ منافقین کے بارے میں دو فرقے ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے انکو ذلیل اور رد کیا بسبب انکے کفر اور گناہوں کے کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ جس کو اللہ نے گمراہ کیا اسکو تم راہ پانے والوں میں شمار کرو حالانکہ جس کو اللہ گمراہ کرے اسکے لئے اے محمد تم کوئی راستہ ہدایت کا نہ پاؤ گے۔

تشریح

(۸۸) قدرت کے باوجود دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنے والے حضور نبی کریم ﷺ اور آپ پر ایمان لانیوالے اہل اسلام جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تو اللہ کی راہ پر چلنے والے ان بندوں کو اللہ کی زمین سے ایک ایسا خطہ مل گیا جہاں وہ اپنے دین کے تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں اور اس طرح مدینہ طیبہ دارالاسلام بن گیا۔ دارالاسلام کی طرف سے عام دعوت دیدی گئی کہ جہاں جہاں جس جس علاقے اور قبیلے میں اہل ایمان اسلامی زندگی بسر کرنے کی آزادی نہیں رکھتے وہاں سے وہ ہجرت کر کے دارالاسلام مدینے میں آجائیں جو لوگ ہجرت کی قدرت رکھتے تھے ان سب پر لازم تھا کہ وہ اپنے گھر بار اور عزیز و رشتہ دار اور اپنے تمام مفادات کو اسلامی زندگی بسر کرنے کے فائدے پر قربان کر کے اور ہجرت کر کے مدینہ پہنچ جائیں۔ ان میں جو لوگ کمزور تھے اور ہجرت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اُن کو مستضعفین میں شمار کیا گیا یعنی وہ لوگ جو اپنے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے ہجرت کی طاقت نہیں رکھتے لیکن جو لوگ قدرت کے باوجود ہجرت کر کے نہیں آئے اور بدستور اپنی قوم کے ساتھ ہی وابستہ رہے اور ان کی قوم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو کارروائی کرتی تھی اسمیں یہ لوگ عملی طور پر حصہ لیتے تھے ان کو منافق قرار دیا گیا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ جب یہ لوگ ایمان لا چکے ہیں اگرچہ انہوں نے ہجرت نہیں کی ان کو مسلمان سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائیں کیوں پائی جاتی ہیں یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ سیدھی سی بات یہ ہے کہ وہ جہاں سے آئے تھے اسی راستے پر الٹے پھر کر جا چکے ہیں۔ انہوں نے ہدایت کو قبول نہیں کیا اسلئے اللہ نے بھی ان کو ہدایت نہیں بخشی اور جسے اللہ ہدایت نہ دے کیا تم اسکو ہدایت دے سکتے ہو۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے سے ہٹا دیں کیا تم اس کے لئے راستہ بنا سکتے ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسلام مکمل سپردگی کا مطالبہ کرتا ہے یہاں دورنگی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ

وَدُّوْا	لَوْ تَكْفُرُوْنَ	كَمَا	كَفَرُوْا	فَتَكُوْنُوْنَ	سَوَآءً	فَلَا تَتَّخِذُوْا	مِنْهُمْ	اَوْلِيَآءَ
وہ چاہتے ہیں	کاش تم کافر ہو	جیسے	وہ کافر ہوئے	تو تم ہو جاؤ	برابر	پس تم نہ بناؤ	ان سے	دوست

وہ چاہتے ہیں کاش تم (بھی) کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے، تو تم برابر ہو جاؤ۔ پس تم ان میں سے (کسی کو) دوست نہ بناؤ۔

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا	فِىْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَخُذُوْهُمْ	وَاقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ
یہاں تک	وہ ہجرت کریں	میں	اللہ کی راہ	پھر اگر	منہ موڑیں	تو ان کو پکڑو	اور انہیں قتل کرو	جہاں کہیں

یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اللہ کی راہ میں، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو جہاں کہیں اُن کو پاؤ پکڑو اور قتل کرو،

وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾

وَجَدْتُّمُوْهُمْ	وَلَا تَتَّخِذُوْا	مِنْهُمْ	وَلِيًّا	وَّلَا	نَصِيْرًا
تم انہیں پاؤ	اور نہ بناؤ	ان سے	دوست	اور نہ	مددگار

اور ان میں سے (کسی کو) نہ دوست بناؤ اور نہ مددگار۔

(۸۹) وَدُّوْا تَمَنَّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا
فَتَكُوْنُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ سَوَآءً
فِى الْكُفْرِ فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
اَوْلِيَآءَ تُوَالُوْنَهُمْ وَاِنْ اَظْهَرُوا الْاِيْمَانَ
حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
هِجْرَةً صَحِيْحَةً تُحَقِّقُ اِيْمَانَهُمْ
فَاِنْ تَوَلَّوْا وَاَقَامُوْا عَلٰى مَا هُمْ
عَلَيْهِ فَخُذُوْهُمْ بِالْاَسْرِ وَاقْتُلُوْهُمْ
حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ وَلِيًّا تُوَالُوْنَهُ وَّلَا
نَصِيْرًا ۝ تَنْتَصِرُوْنَ بِهٖ عَلٰى
عَدُوِّكُمْ

(۸۹) وہ کافر چاہتے ہیں کہ تم بھی ان جیسے کافر ہو جاؤ اور پھر تم اور وہ کفر میں برابر ہو جاؤ۔ سو تم ہرگز ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ اگرچہ وہ ایمان لانا ظاہر کریں یہاں تک کہ وہ خدا کی راہ میں سچی ہجرت کریں جو اُن کے ایمان کو محقق اور ثابت کردے سو اگر وہ اعراض کریں اور جس حال پر پہلے سے ہیں اسی پر قائم رہیں تو ان کو قید کرو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ جس سے اظہار دوستی کرو اور نہ کوئی معین و مددگار بناؤ جس سے دشمنوں پر مدد چاہو۔

تشریح

(۸۹) یہ تو تمہیں بھی بھٹکانا چاہتے ہیں | یہ منافق جو قدرت کے باوجود ہجرت کرکے نہیں آئے اور اپنے مفادات قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے اور اتنا ہی نہیں بلکہ عملاً اسلام دشمن کارروائیوں میں حصہ لیتے رہے وہ خود تو اسلام سے وابستہ نہیں ہوئے ان کا مقصد تو صرف اتنا ہی تھا کہ اسلامی فوج ہماری قوم پر چڑھائی کرے۔ تو اس بہانے سے ہمارے جان و مال محفوظ رہیں۔ یہ لوگ تو تمہیں بھی گمراہی کی طرف کھینچ کرلے جانا چاہتے ہیں تاکہ تم اور یہ ایک جیسے ہو جاؤ۔ لہٰذا جب تک یہ لوگ ہجرت کرکے نہ آئیں انکو اپنا دوست مت بناؤ۔ اور اگر یہ اسلام کے خلاف معاندانہ کارروائیوں میں عملاً حصہ لیں تو بلاتکلف ان کو قتل کرو جہاں ملیں ان کو پکڑو ان کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار۔

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ

إِلَّا	الَّذِينَ	يَصِلُونَ	إِلَىٰ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهُم	مِّيثَاقٌ
مگر	جو لوگ	مل گئے (تعلق رکھتے ہیں)	طرف (سے)	قوم	تمہارے درمیان	اور انکے درمیان	عہد (معاہدہ)

مگر جو لوگ تعلق رکھتے ہیں (ایسی) قوم سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے۔

أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ

أَوْ	جَاءُوكُمْ	حَصِرَتْ	صُدُورُهُمْ	أَن	يُقَاتِلُوكُمْ
یا	وہ تمہارے پاس آئیں	تنگ ہو گئے	ان کے سینے (انکے دل)	کہ	وہ تم سے لڑیں

یا تمہارے پاس آئیں (اس حال میں) کہ تنگ ہو گئے ہیں ان کے دل (اس بات سے) کہ تم سے لڑیں

أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

أَوْ	يُقَاتِلُوا	قَوْمَهُمْ	وَ	لَوْ	شَاءَ	اللَّهُ	لَسَلَّطَهُمْ	عَلَيْكُمْ
یا	لڑیں	اپنی قوم سے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	انہیں مسلط کر دیتا	تم پر

یا اپنی قوم سے لڑیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا تو وہ تم سے

فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا

فَلَقَاتَلُوكُمْ	فَإِنِ	اعْتَزَلُوكُمْ	فَلَمْ	يُقَاتِلُوكُمْ	وَأَلْقَوْا
تو وہ تم سے ضرور لڑتے	پھر اگر	تم سے کنارہ کش ہوں	پھر نہ	وہ تم سے لڑیں	اور ڈالیں

ضرور لڑتے۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں پھر تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف

إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُونَ

إِلَيْكُمُ	السَّلَمَ	فَمَا	جَعَلَ	اللَّهُ	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سَبِيلًا	سَتَجِدُونَ
تمہاری طرف	صلح	تو نہیں	دی	اللہ	تمہارے لئے	ان پر	کوئی راہ	اب تم پاؤ گے

صلح (کا پیام) ڈالیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر (ستانے کی) کوئی راہ نہیں رکھی۔ اب تم اور

آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا

آخَرِينَ	يُرِيدُونَ	أَن	يَأْمَنُوكُمْ	وَ	يَأْمَنُوا	قَوْمَهُمْ	كُلَّمَا	رُدُّوا
اور لوگ	چاہتے ہیں	کہ	تم سے امن میں رہیں	اور	امن میں رہیں	اپنی قوم	جب کبھی	(لوٹائے جاتے ہیں)

لوگ پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے (بھی) امن میں رہیں اور اپنی قوم سے (بھی) امن میں رہیں، جب کبھی فتنہ (فساد) کی طرف

اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ

اِلَى	الْفِتْنَةِ	اُرْكِسُوْا	فِيْهَا	فَاِنْ	لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ	وَيُلْقُوْٓا	اِلَيْكُمُ
طرف	فتنہ	پلٹ جاتے ہیں	اُسمیں	پس اگر	تم سے کنارہ کشی نہ کریں	اور (نہ) ڈالیں	تمہاری طرف

بلائے جاتے ہیں تو اُسمیں پلٹ جاتے ہیں، پس اگر تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور نہ ڈالیں تمہاری طرف (پیغام) صلح

السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ

السَّلَمَ	وَيَكُفُّوْٓا	اَيْدِيَهُمْ	فَخُذُوْهُمْ	وَاقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ
صلح	اور (نہ) روکیں	اپنے ہاتھ	تو انہیں پکڑو	اور انہیں قتل کرو	جہاں کہیں	تم انہیں پاؤ

اور (نہ) روکیں اپنے ہاتھ، تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں کہیں، تم انہیں پاؤ

ع ۱۲ ۴ ۹

وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ ع

وَ	اُولٰٓئِكُمْ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنًا	مُّبِيْنًا
اور	یہی لوگ	ہم نے دی	تمہارے لئے	ان پر	سند (حجت)	کھلی

اور یہی لوگ ہیں ہم نے ان پر تمہیں کھلی سند (حجت) دی۔

﴿٩٠﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ يَلْجَأُوْنَ
اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ
عَهْدٌ بِالْاَمَانِ لَهُمْ وَلِمَنْ وَصَلَ
اِلَيْهِمْ كَمَا عَاهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِلَالَ ابْنَ عُوَيْمِرٍ
الْاَسْلَمِيَّ اَوْ الَّذِيْنَ جَآءُوْكُمْ
وَقَدْ حَصِرَتْ ضَاقَتْ صُدُوْرُهُمْ
عَنْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ مَعَ قَوْمِهِمْ
اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ مَعَكُمْ اَيْ
مُمْسِكِيْنَ عَنْ قِتَالِكُمْ وَقِتَالِهِمْ
فَلَا تَتَعَرَّضُوْا اِلَيْهِمْ بِاَخْذٍ
وَّلَا قَتْلٍ وَهٰذَا وَمَا بَعْدَهٗ مَنْسُوْخٌ
بِاٰيَةِ السَّيْفِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ تَسْلِيْطَهُمْ
عَلَيْكُمْ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ بِاَنْ
يُّقَوِّيَ قُلُوْبَهُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ وَلٰكِنَّهٗ

﴿٩٠﴾ مگر ان لوگوں کو کچھ نہ کہو جو ایسی قوم کی طرف پناہ پکڑیں جن سے تم نے عہد کر لیا اور یہ اقرار کر لیا کہ تم کو اور جو لوگ تمہارے پاس پہنچیں اُن کو امن ہے سو ان کو نہ پکڑو نہ قتل کرو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن عویمر اسلمی سے عہد کر لیا تھا یا وہ لوگ جو تمہارے پاس آویں اس حال میں کہ ان کے جی میں نہ تم سے لڑائی کرنا ہے اپنی قوم کے ساتھ ہو کر، نہ تمہارے ساتھ ہو کر اُن سے لڑائی کا ارادہ ہے۔ غرض وہ کسی کی طرفداری نہیں کرتے اور نہ کسی سے لڑتے ہیں ان سے بھی تعرض نہ کرو نہ ان کو قید کرو نہ انکو قتل کرو (یہ آیت اور اس کا مابعد منسوخ ہے اس آیت سے
"فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم"
اور اگر اللہ ان کو تم پر غالب کرنا چاہتا تو غالب کر دیتا۔ اس طرح کہ ان کے دلوں کو تمہاری لڑائی کے واسطے قوی کر دیتا پھر بے شک وہ تم سے لڑتے۔ ولیکن اللہ کو یہ منظور نہیں

لَمْ يَشَآءُ نَا لَقٰى فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اَلصُّلْحَ اَىْ اِنْقَادُوْا فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝ طَرِيْقًا بِالْاَخْذِ اَوِ الْقَتْلِ۔

ہوا۔ اس نے ان کے دلوں میں ہیبت ڈالدی۔ سو اگر وہ تم سے علیحدہ ہو جاویں پس نہ لڑیں اور صلح کر کے تمہارے فرماں بردار ہو جاویں تو تم کو اُن کے قید کرنے اور مار ڈالنے کا اختیار نہیں اور یہ امر جائز نہیں۔

(۹۱) سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ بِاِظْهَارِ الْاِيْمَانِ عِنْدَكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ بِالْكُفْرِ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ وَهُمْ اَسَدٌ وَّغَطْفَانُ كُلَّمَا رُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ دُعُوْا اِلَى الشِّرْكِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا وُقِعُوْا اَشَدَّ وُقُوْعٍ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ بِتَرْكِ قِتَالِهِمْ وَلَمْ يُلْقُوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَلَمْ يَكُفُّوْا اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ فَخُذُوْهُمْ بِالْاَسْرِ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ بُرْهَانًا بَيِّنًا ظَاهِرًا عَلٰى قَتْلِهِمْ وَسَبْيِهِمْ لِغَدْرِهِمْ

(۹۱) عنقریب تم پاؤ گے ایک دوسری جماعت کو منافقین سے کہ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے سامنے ایمان ظاہر کر کے امن میں ہو جاویں اور جب اپنے لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو ان سے کفر ظاہر کر کے امن حاصل کرتے ہیں (یہ حال قبیلہ اسد اور غطفان کا ہے) ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب یہ لوگ شرک اور کفر کی طرف بلائے جاتے ہیں اس میں اُلٹے ہو کر گرتے ہیں سو اگر وہ تم سے علیحدہ نہ ہوں اور لڑائی نہ چھوڑیں اور نہ صلح کریں اور تمہاری جنگ سے ہاتھ نہ روکیں تو ان کو جہاں پاؤ قید کرو اور مار ڈالو۔ اور وہی ہیں کہ ان کی قید اور قتل کی حجت ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے عہد شکنی کی اور دھوکہ کیا۔

تشریح

(۹۰) دوسری قسم کے منافقوں کا حکم | اب رہ گئے دوسری قسم کے منافق۔

○ ایک تو وہ لوگ جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جن سے تمہارا امن کا معاہدہ ہے۔

○ دوسری قسم کے وہ منافق جو لڑائی سے دل برداشتہ ہیں نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کو بھی تم پر مسلط کر دیتا اور وہ بھی تم سے لڑتے لہٰذا اگر یہ لوگ لڑائی سے الگ رہیں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو ان دونوں قسم کے منافقین سے تمہارے لئے جنگ کی کوئی سبیل نہیں ہے تم بھی ان سے قتال مت کرو۔

(۹۱) تیسری قسم کے منافق | تیسری قسم کے منافق تمہیں وہ ملیں گے جو تم سے اور اپنی قوم سے دونوں سے امن میں رہنا چاہتے ہیں مگر جب کبھی کسی فتنے کا موقع ملے گا تو تمہارے خلاف جنگ میں کود پڑیں گے۔ اگر ایسے لوگ تمہارے مقابلے پر آئیں تو ان کو بھی پکڑنے اور قتل کرنے سے دریغ نہ کرو۔ کیوں کہ یہ بھی عہد شکن ہیں۔ ہم نے تمہیں کھلی کھلی باتیں بتا دی ہیں تاکہ تمہیں کوئی الجھن نہ ہو۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ

وَمَا	كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	اَنْ	يَّقْتُلَ	مُؤْمِنًا	اِلَّا	خَطَاءً	وَمَنْ
اور نہیں	ہے	کسی مسلمان کیلئے	کہ وہ	قتل کرے	کسی مسلمان	مگر	غلطی سے	اور جو

اور نہیں کسی مسلمان کے (شایاں) کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کردے مگر غلطی سے اور جو

قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

قَتَلَ	مُؤْمِنًا	خَطَاءً	فَتَحْرِيْرُ	رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	وَّدِيَةٌ	مُّسَلَّمَةٌ
قتل کرے	کسی مسلمان	غلطی سے	تو آزاد کرے	ایک گردن (غلام)	مسلمان	اور خون بہا	حوالہ کرنا

کسی مسلمان کو قتل کرے غلطی سے تو ایک غلام آزاد کرے مسلمان اور خون بہا اس کے وارثوں

اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

اِلٰٓى	اَهْلِهٖ	اِلَّآ	اَنْ	يَّصَّدَّقُوْا	فَاِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ
طرف	اس کے وارث	مگر	یہ کہ	وہ معاف کردیں	پھر اگر	ہو	سے	قوم

کے حوالے کردے۔ مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ پھر اگر وہ تمہاری دشمن قوم سے

عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ

عَدُوٍّ	لَّكُمْ	وَھُوَ	مُؤْمِنٌ	فَتَحْرِيْرُ	رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	وَاِنْ كَانَ
دشمن	تمہاری	اور وہ	مسلمان	تو آزاد کرے	ایک گردن (غلام)	مسلمان	اور اگر ہو

ہو اور وہ خود مسلمان ہو تو آزاد کرے ایک مسلمان غلام اور اگر ایسی

مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ

مِنْ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَھُمْ	مِّيْثَاقٌ	فَدِيَةٌ	مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰٓى اَھْلِهٖ
سے	قوم	تمہارے درمیان	اور انکے درمیان	عہد (معاہدہ)	تو خون بہا	حوالہ کرنا	اسکے وارثوں کو

قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے تو خون بہا اس کے وارثوں کے حوالے کرے

وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

وَتَحْرِيْرُ	رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ	شَهْرَيْنِ
اور آزاد کرنا	ایک گردن (غلام)	مسلمان	سو جو	نہ پائے	تو روزے رکھے	دو مہینے

اور ایک مسلمان غلام کو آزاد کردے۔ سو جو نہ پائے (میسر نہ ہو) تو دو ماہ لگاتار

مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

مُتَتَابِعَيْنِ	تَوْبَةً	مِّنَ	اللّٰهِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
لگاتار	توبہ	سے	اللہ	اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا

روزے رکھے یہ توبہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

(۹۲) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا
اَیْ مَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّصْدُرَ مِنْهُ
قَتْلٌ لَّهٗ اِلَّا خَطَأً مُّخْطِئًا فِیْ قَتْلِهٖ
مِنْ غَیْرِ قَصْدٍ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
خَطَأً بِاَنْ قَصَدَ رَمْیَ غَیْرِهٖ كَصَیْدٍ
اَوْ شَجَرَةٍ فَاَصَابَهٗ اَوْ ضَرَبَهٗ بِمَا
لَا یَقْتُلُ غَالِبًا فَتَحْرِیْرُ عِتْقُ رَقَبَةٍ
نَسَمَةٍ مُّؤْمِنَةٍ عَلَیْهِ وَّدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
مُّؤَدَّاةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ اَیْ وَرَثَةِ
الْمَقْتُوْلِ اِلَّآ اَنْ یَّصَّدَّقُوْا یَتَصَدَّقُوْا
عَلَیْهِ بِهَا بِاَنْ یَّعْفُوْا عَنْهَا وَبَیَّنَتِ
السُّنَّةُ اَنَّهَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ
عِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّكَذَا بَنَاتُ
لَبُوْنٍ وَّبَنُوْ لَبُوْنٍ وَّحِقَاقٌ وَّجِذَاعٌ
وَاَنَّهَا عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلِ وَهُمْ
عَصَبَةُ الْاَصْلِ وَالْفَرْعِ مُوَزَّعَةً
عَلَیْهِمْ عَلٰى ثَلٰثِ سِنِیْنَ عَلَى الْغَنِیِّ
مِنْهُمْ نِصْفُ دِیْنَارٍ وَّالْمُتَوَسِّطِ رُبُعٌ
كُلَّ سَنَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَفُوْا فَمِنْ
بَیْتِ الْمَالِ فَاِنْ تَعَذَّرَ فَعَلَى الْجَانِیْ
فَاِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ مِنْ قَوْمٍ
عَدُوٍّ حَرْبٍ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ عَلٰى قَاتِلِهٖ
كَفَّارَةً وَّلَا دِیَةَ تُسَلَّمُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ
لِمُحَارَبَتِهِمْ وَاِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ مِنْ

(۹۲) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا الخ اور مسلمان کو یہ سزاوار نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو بارادہ قتل کرے اس سے اگر قتل سرزد ہو تو بھول کر ہو اور جو شخص کسی مسلمان کو بھولے سے مار ڈالے (اس طرح کہ شکار کے مارنے کا ارادہ کیا یا درخت پر نشانہ لگانا چاہا غلطی سے کسی آدمی کے لگا اور وہ مرگیا یا آدمی کو کسی ایسی چیز سے مار ڈالا کہ اکثر اس چیز سے کوئی نہیں مرتا) تو اس کا کفارہ مسلمان غلام یا باندی کا آزاد کرنا ہے اور مقتول کے وارثوں کو دیت دینا چاہیئے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں اور دیت نہ لیویں (اور حدیث سے ظاہر ہوا کہ دیت میں سو اونٹ دئے جاتے ہیں بیس بنتِ مخاض یعنی اونٹنی کا بچہ مادہ جو ایک برس کا پورا ہو کر دوسرے برس میں داخل ہو) اور بیس بنتِ لبون اور بیس ابن لبون (بنت لبون اونٹنی کا بچہ مادہ جو دو برس کا ہو کر تیسرے میں پہنچے اور ابن لبون اسی عمر کا بچہ نر) اور بیس حقہ جو تین برس کا ہو کر چوتھے سال میں داخل ہو اور بیس جزعہ جو پانچ برس کا پورا ہو جائے۔ اور یہ بھی حدیث سے معلوم ہوا کہ دیت قاتل کے عاقلہ پر آتی ہے اور عاقلہ سے عصبہ قاتل کے مراد ہیں ہوا اصول اور فروع کے۔ عرصہ تین سال میں سب دیت ادا ہو جائے۔ انہیں سے جو صاحب وسعت ہو وہ سال بھر میں آدھا دینار یعنی بقدر سوا دو ماشہ سونا دیوے اور متوسط الحال چوتھائی دینار دیوے پھر اگر اس طرح سے ادا کرنے میں تین سال میں دیت پوری نہ ہو تو بیت المال میں سے پوری کیجائے اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو خود مارنے والے کے ذمہ ہے) پھر اگر وہ مقتول مسلمان اس گروہ میں سے جن سے تمہاری لڑائی ہے تو قاتل پر اس کا کفارہ غلام یا باندی مسلمان کا آزاد کرنا ہے دیت دینا لازم نہیں بوجہ لڑائی کے اور اگر

قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ عَهْدٌ كَأَهْلِ
الذِّمَّةِ فَدِيَةٌ لَهُ مُسَلَّمَةٌ إِلَى
أَهْلِهِ وَهِيَ ثُلُثُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ
إِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
وَثُلُثَا عُشْرِهَا إِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا
وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ عَلَى
قَاتِلِهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ الرَّقَبَةَ
بِأَنْ فَقَدَهَا وَمَا يُحَصِّلُهَا
بِهِ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعَالَى
الْانْتِقَالَ إِلَى الطَّعَامِ كَالظِّهَارِ وَ
بِهِ أَخَذَ الشَّافِعِيُّ فِي أَصَحِّ
قَوْلِهِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ مَصْدَرٌ
مَنْصُوبٌ بِفِعْلِهِ الْمُقَدَّرِ وَكَانَ اللَّهُ
عَلِيمًا بِخَلْقِهِ حَكِيمًا ○ فِيمَا
دَبَّرَهُ لَهُمْ۔

وہ مقتول اس قوم سے ہے کہ تم نے ان سے کہہ رکھا ہے (جیسے اہل الذمہ) تو مقتول کے وارثوں کو دیت دینا چاہیے۔ اگر مقتول یہود یا نصرانی ہو تو بہ نسبت مسلمان کے تہائی کے دیت دینا چاہیے اور اگر مجوسی یعنی آتش پرست ہو تو کُل قیمت کے دسویں حصہ کا دو تہائی دینا لازم ہے اور قاتل کے ذمہ مسلمان غلام یا باندی کا آزاد کرنا ہے اگر یہ میسر نہ ہو تو اس کی توبہ یہ ہے کہ دو ماہ کے روزے متواتر رکھے (اس کفارہ میں اللہ تعالے نے روزوں کے بعد ساٹھ مسکینوں کا کھانا ذکر نہیں فرمایا جیسا کہ کفارۂ ظہار میں فرمایا۔ پس امام شافعی رہ کا صحیح تر قول بھی اس کے موافق ہے۔)
اور اللہ تعالے اپنی مخلوق کو جانتا ہے۔
اس کے سب کام تدبیر اور حکمت کے ہیں۔

تشریح

(۹۲) قتلِ خطا کے احکام | کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ جان بوجھ کر اپنے مومن بھائی کی جان لے مگر یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور اگر غلطی سے ایسا ہو جائے کہ کوئی اپنے مومن بھائی قتل کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے۔ خون بہا کی مقدار جو حضور ؐ نے مقرر فرمائی ہے سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں یا ان کی بازار میں جو قیمت ہو وہ قتل خطا کی صورت میں خون بہا کے طور پر دی جائے گی مگر یہ کہ مقتول کے وارث خون بہا معاف کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں

○ اگر وہ مومن جس کو غلطی سے قتل کیا اس قوم میں سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن غلام کو آزاد کیا جائے۔

○ اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائیگا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا۔ اور خون بہا کی مقدار وہی ہوگی جتنی اس معاہد قوم کے کسی غیر مسلم فرد کو قتل کر دینے کی صورت میں معاہدہ کے مطابق دی جانی چاہیئے۔

○ اور اگر کوئی غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اُسے پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنے ہونگے اور ہر صورت میں اس گناہ پر کفارہ دینا ہوگا اور اللہ سے توبہ کرنی ہوگی۔

اللہ تعالے نے یہ توبہ اور کفارہ اس لئے مقرر فرمایا ہے کہ جرمانے میں شرمندگی نہیں ہوتی بلکہ وہ ناگواری کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالے چاہتے ہیں کہ جس بندے سے غلطی ہوئی ہے وہ عبادت اور نیک کام کے ذریعہ اپنی روح پر سے گناہ کا اثر دور کرے اور شرمندگی اور ندامت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرے تاکہ آئندہ یہ غلطی دوبارہ اس سے نہ ہو اللہ تعالے جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ

وَمَنْ	يَقْتُلْ	مُؤْمِنًا	مُتَعَمِّدًا	فَجَزَآؤُهٗ	جَهَنَّمُ	خٰلِدًا	فِيْهَا	وَغَضِبَ
اور جو کوئی	قتل کردے	کسی مسلمان کو	دانستہ۔ قصداً	تو اس کی سزا	جہنم	ہمیشہ رہیگا	اسمیں	اور غضب

اور جو کوئی کسی مسلمان کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے وہ ہمیشہ رہے گا اسمیں اور اس پر اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

اللّٰهُ	عَلَيْهِ	وَلَعَنَهٗ	وَاَعَدَّ ۔ لَهٗ	عَذَابًا	عَظِيْمًا ۔
اللہ کا	اس پر	اور اسکی لعنت	اور اس کے لئے تیار کر رکھا ہے	عذاب	بڑا

کا غضب ہوگا اور اس کی لعنت اور اس کے لئے اللہ نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿۹۳﴾ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا بِاَنْ يَقْصُدَ قَتْلَهٗ بِمَا يَقْتُلُ غَالِبًا عَالِمًا بِاِيْمَانِهٖ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ اَبْعَدَهٗ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ○ فِى النَّارِ وَهٰذَا مُؤَوَّلٌ بِمَنْ يَسْتَحِلُّهٗ اَوْ بِاَنَّ هٰذَا جَزَاؤُهٗ اِنْ جُوْزِىَ وَلَا بِدْعَ فِىْ خُلْفِ الْوَعِيْدِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهَا عَلٰى ظَاهِرِهَا وَاَنَّهَا نَاسِخَةٌ لِغَيْرِهَا مِنْ اٰيَاتِ الْمَغْفِرَةِ وَبَيَّنَتْ اٰيَةُ الْبَقَرَةِ اَنَّ قَاتِلَ الْعَمْدِ يُقْتَلُ بِهٖ وَاَنَّ عَلَيْهِ الدِّيَةَ اِنْ عُفِىَ عَنْهُ وَسَبَقَ قَدْرُهَا وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ قَتْلًا يُسَمّٰى شِبْهَ الْعَمْدِ وَهُوَ اَنْ يَقْتُلَهٗ بِمَا لَا يَقْتُلُ غَالِبًا فَلَا قِصَاصَ فِيْهِ بَلْ دِيَةٌ كَالْعَمْدِ فِى الصِّفَةِ وَالْخَطَاءِ فِى التَّاجِيْلِ وَالْحَمْلِ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَهُوَ وَالْعَمْدُ اَوْلٰى بِالْكَفَّارَةِ مِنَ الْخَطَاءِ۔

﴿۹۳﴾ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا الخ اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً مارے کہ جس آلے سے غالباً قتل سرزد ہوتا ہے اس سے مارے باوجود مقتول کے اسلام و ایمان سے واقف ہو تو اس کا بدلہ ہمیشہ کو دوزخ اور اس پر اللہ کا غصہ اور اس کی رحمت سے دوری اور دوزخ میں اس کے واسطے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے) تاویل اس آیت کی یہ ہے کہ ہمیشہ کو دوزخ میں رہنے کا حکم اس کے لئے ہے جو قتل مومن کو حلال جانے یا یہ مطلب ہے کہ اصل بدلہ اس قتل کا یہ ہے کہ قاتل ہمیشہ آگ میں جلے اگر پوری پوری سزا اس کو دیجائے باقی خلاف وعید جائز ہے اگر یہ سزا اسکو نہ ملی تو عجب نہیں کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شرک کے سوا جس گناہ کو چاہے معاف فرما دے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت اپنے ظاہری معنی پر ہے اور یہ اُن سب آیتوں کی ناسخ ہے جن سے مغفرت قاتل کی معلوم ہوتی ہے اور سورۂ بقرہ کی آیت سے یہ معلوم کہ قصداً قتل کرنے والا بھی مارا جائیگا اور وارثانِ مقتول اگر معاف کریں اور نہ ماریں تو قاتل پر دیت ہے اور اسکی مقدار معلوم ہو چکی اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قتل عمد اور قتل خطا کے درمیان ایک اور قتل ہے جسکو شبہ عمد کہتے ہیں اور وہ یہ کہ بالقصد ایسی چیز سے مارے جس سے اکثر کوئی شخص نہ مرتا ہو سو اسمیں قصاص نہیں بلکہ دیت ہے جیسے کہ قتل عمد میں اور مدت اسکی ادائی وہ ہے جو قتل خطا میں یعنی تین برس میں پوری

تشریح

﴿۹۳﴾ مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا | اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو یہ معلوم ہونے کے بعد کہ یہ مسلمان ہے جان بوجھ کر قتل کرے گا تو دنیا میں اس کی سزا یہ ہے کہ اس مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کیا جائیگا (سورۂ بقرہ آیت ۱۷۸) اگر وہ مسلمان کے قتل کو حلال سمجھ کر اس کو قتل کرتا ہے تو آخرت میں تو اس کی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور اگر حلال سمجھ کر قتل نہیں کیا البتہ جان بوجھ کر کیا تو وہ مدت دراز تک جہنم میں رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ

لِمَنْ	وَلَا تَقُوْلُوْا	فَتَبَيَّنُوْا	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فِيْ	ضَرَبْتُمْ	اِذَا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يَاَيُّهَا
جو	اور نہ کہو	تو تحقیق کرلو	اللہ کی راہ	میں	تم سفر کرو	جب	ایمان لائے	جو لوگ	اے

اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) سفر کرو تو تحقیق کرلیا کرو اور جو تمہیں سلام کرے

اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ

الدُّنْيَا	الْحَيٰوةِ	عَرَضَ	تَبْتَغُوْنَ	مُؤْمِنًا	لَسْتَ	السَّلٰمَ	اِلَيْكُمُ	اَلْقٰٓى
دنیا	زندگی	اسباب (سامان)	تم چاہتے ہو	مسلمان	تو نہیں ہے	سلام	تمہاری طرف	ڈالے (کرے)

اُسے (یہ) نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ تم چاہتے ہو دنیا کی زندگی کا سامان، پھر اللہ کے

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ

اللّٰهُ	فَمَنَّ	مِّنْ قَبْلُ	كُنْتُمْ	كَذٰلِكَ	كَثِيْرَةٌ	مَغَانِمُ	اللّٰهِ	فَعِنْدَ
اللہ	تو احسان کیا	اس سے پہلے	تم تھے	اسی طرح	بہت	غنیمتیں	اللہ	پھر پاس

پاس بہت غنیمتیں ہیں، تم اسی طرح تھے اس سے پہلے تو اللہ نے تم پر احسان

عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۹۴

خَبِيْرًا	تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	فَتَبَيَّنُوْا	عَلَيْكُمْ
خوب باخبر	تم کرتے ہو	اس سے جو	ہے	اللہ	بیشک	سو تحقیق کرلو	تم پر

کیا سو تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک جو تم کرتے ہو اس سے اللہ خوب باخبر ہے۔

۹۴ وَنَزَلَ لَمَّا مَرَّ نَفَرٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ
بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَّهُوَ
يَسُوْقُ غَنَمًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا
مَا سَلَّمَ عَلَيْنَا اِلَّا تَقِيَّةً فَقَتَلُوْهُ
وَاسْتَاقُوْا غَنَمَهُ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ سَافَرْتُمْ لِلْجِهَادِ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَفِيْ قِرَاءَةٍ
بِالْمُثَلَّثَةِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ
السَّلٰمَ بِالْاَلِفِ وَدُوْنِهَا اَيِ التَّحِيَّةَ

۹۴ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی بنی سلیم کے ایک شخص پر گذری اور وہ شخص اپنی بکریاں لے جا رہا تھا اس نے انکو سلام کیا صحابہ نے یہ کہا کہ اس شخص نے ڈر کی وجہ سے سلام کیا ہے درحقیقت یہ مسلمان نہیں۔ اسلئے اسکو مار ڈالا اور اسکی بکریاں لے گئے) اے ایمان والو جب تم خدا کی راہ میں جہاد کے واسطے جاؤ تو خوب دیکھ بھال کر کار کرو۔ اور جو تم کو سلام کرے

أَوِ الْاِنْقِيَادَ بِقَوْلِ كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ
الَّتِيْ هِيَ اِمَارَةٌ عَلَى اِسْلَامِهٖ
لَسْتَ مُؤْمِنًا وَاِنَّمَا قُلْتَ هٰذَا
تَقِيَّةً لِنَفْسِكَ وَمَالِكَ فَتَقْتُلُوْهُ
تَبْتَغُوْنَ تَطْلُبُوْنَ بِذٰلِكَ عَرَضَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَتَاعَهَا مِنَ
الْغَنِيْمَةِ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ
كَثِيْرَةٌ تُغْنِيْكُمْ عَنْ قَتْلِ مِثْلِهٖ
لِمَالِهٖ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
تُعْصَمُ دِمَاؤُكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ
بِمُجَرَّدِ قَوْلِكُمُ الشَّهَادَةَ
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ بِالْاِشْتِهَارِ
بِالْاِيْمَانِ وَالْاِسْتِقَامَةِ
فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تَقْتُلُوْا مُؤْمِنًا
وَافْعَلُوْا بِالدَّاخِلِ فِي الْاِسْلَامِ
كَمَا فُعِلَ بِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○
فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

اور کلمہ شہادت پڑھ کر اطاعت ظاہر کرے جو اسلام کی نشانی ہے تو اس کو یوں نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تو نے تو اپنی جان اور مال بچانے کو کلمہ شہادت پڑھا ہے یہ سمجھ کر اسکو مار ڈالو ایسا نہ کرو تمہاری غرض اس مار ڈالنے سے دنیا کا نفع یعنی لوٹ کا حاصل کرنا ہے سو اللہ کے پاس بہت مال لوٹ کے تمہارے واسطے ہیں جو تم کو ایسے شخص کے مار ڈالنے سے بوجہ اس کے مال کے بے پروا کرتے ہیں۔ تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے کہ تمہاری جانیں اور مال صرف کلمہ شہادت کہنے سے محفوظ رہتے تھے۔

پھر اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تمہارا ایمان مشہور کر دیا اور تم کو اسلام پر ثابت اور قوی کر دیا سو خوب دیکھ بھال لیا کرو کسی مسلمان کو قتل نہ کر دیا کرو۔ اور جو شخص اسلام میں داخل ہو اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا کرو جو تمہارے ساتھ کیا گیا۔ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ کو خبر ہے سو وہ تم کو عوض اس کا دے گا۔

تشریح

(۹۴) بغیر تحقیق کے کسی کی جان مت لو | اسلام میں لفظ "السلام علیکم" ایک شعار (PASSWORD) کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب لوگ جہاد کے لئے نکلتے تھے تو ایک دوسرے کو سلام کرنے سے سمجھ جاتے تھے کہ یہ مسلمان ہے کوئی دشمن نہیں ہے مگر یہ ہونے لگا کہ مخالف اس لفظ کو استعمال کر کے اپنی جانیں بچانے لگے اور مسلمانوں کو دھوکا دینے لگے کیونکہ انکے لباس اور زبان ایک جیسے ہوتے تھے اس لئے مسلم اور غیر مسلم میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالٰی نے ہدایت دی کہ چاہے کچھ بھی ہو بغیر تحقیق کے کسی کی جان مت لو کسی غیر مسلم کا جھوٹ بول کر جان بچا لینا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ تم ایک مرد مومن کو قتل کرنے کی غلطی کرو۔ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کبھی تم بھی تو ایسے ہی کمزور تھے کہ تمہارے لئے اپنے ایمان کو ظاہر کرنا مشکل ہوتا تھا۔ اب اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تمہیں اجتماعی زندگی عطا کی اور تم اسلام کے دشمنوں کے مقابلے میں اسلام کا جھنڈا لے کر نکلے ہو۔ لہٰذا اس کے احسان کا شکر یہ ہے کہ کسی طرح کے لالچ کے بغیر اچھی طرح سے تحقیق کرنے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاؤ۔ اللہ تعالٰی سے کوئی بات چھپی نہیں ہے وہ تمہارے ظاہری اعمال اور دل کی نیت ہر چیز سے باخبر ہے۔ اگر تمہارا دشمن دھوکہ دیکر جان بچائے گا تو اللہ کو معلوم ہے وہ اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ

لَا يَسْتَوِي	الْقٰعِدُوْنَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	غَيْرُ	اُولِي الضَّرَرِ
برابر نہیں	بیٹھ رہنے والے	سے	مومن (مسلمان)	بغیر	عُذر والے (معذور)

بغیر عُذر بیٹھ رہنے والے مسلمان ، اور وہ برابر نہیں جو اللہ کی

وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

وَالْمُجٰهِدُوْنَ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَ	اَنْفُسِهِمْ
اور مجاہد (جمع)	میں	راہ	اللہ	اپنے مالوں سے	اور	اپنی جانوں سے

راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والے ہیں۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

فَضَّلَ	اللّٰهُ	الْمُجٰهِدِيْنَ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَ اَنْفُسِهِمْ	عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ
فضیلت دی	اللہ	جہاد کرنے والے	اپنے مالوں سے	اور اپنی جانیں	پر	بیٹھ رہنے والے

اللہ نے فضیلت دی درجہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ

دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

دَرَجَةً	وَ كُلًّا	وَّعَدَ	اللّٰهُ	الْحُسْنٰى	وَ فَضَّلَ	اللّٰهُ	الْمُجٰهِدِيْنَ
درجے	اور ہر ایک	وعدہ دیا	اللہ	اچھا	اور فضیلت دی	اللہ	مجاہدین

رہنے والوں پر اور ہر ایک کو اللہ نے اچھا وعدہ دیا ہے اور اللہ نے مجاہدوں کو بیٹھ رہنے

عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً

عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ	اَجْرًا	عَظِيْمًا	دَرَجٰتٍ	مِّنْهُ	وَ مَغْفِرَةً
پر	بیٹھ رہنے والے	اجر	عظیم (بڑا)	درجے	اسکی طرف سے	اور بخشش

والوں پر فضیلت دی ہے اجرِ عظیم (کے اعتبار سے) اسکی طرف سے درجے ہیں اور بخشش

ع ۱۳ ٥ ۱۰ وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾

وَّ رَحْمَةً	وَ كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
اور رحمت	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور رحمت ہے اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

(۹۵) لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
عَنِ الْجِهَادِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ بِالرَّفْعِ
صِفَةٌ وَالنَّصْبِ اِسْتِثْنَاءٌ مِنْ
زَمَانَةٍ اَوْ عَمًى وَنَحْوِهٖ وَ
الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ
الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ
أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ لِضَرَرٍ
دَرَجَةً فَضِيلَةً لِاسْتِوَائِهِمَا
فِي النِّيَّةِ وَزِيَادَةِ الْمُجَاهِدِ
بِالْمُبَاشَرَةِ وَكُلًّا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ
وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى الْجَنَّةَ وَ
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى
الْقَاعِدِينَ لِغَيْرِ ضَرَرٍ أَجْرًا
عَظِيمًا ۝ وَيُبْدَلُ مِنْهُ
(۹۶) دَرَجَاتٍ مِنْهُ مَنَازِلَ بَعْضُهَا فَوْقَ
بَعْضٍ مِنَ الْكَرَامَةِ وَمَغْفِرَةً
وَرَحْمَةً مَنْصُوبَانِ بِفِعْلِهِمَا
الْمُقَدَّرِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا لِأَوْلِيَائِهٖ
رَحِيمًا ۝ بِأَهْلِ طَاعَتِهٖ۔

(۹۵) مسلمانوں میں سے جو لوگ جہاد میں نہیں جاتے (بجز معذور آدمیوں کے کہ وہ بوجہ لنجے ہونے یا اندھے ہونے کے جہاد نہیں کرسکتے) اور وہ لوگ جو خدا کے راستے میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرتے ہیں برابر نہیں۔ اللہ نے بڑی بزرگی دی ہے ان کو جو اپنے مالوں اور جانوں سے راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں ان معذورین پر کہ جو بوجہ عذر جہاد نہیں کرسکتے وجہ زیادتی اجر مجاہدین کی یہ ہے کہ نیت میں تو دونوں گروہ برابر ہیں اور جہاد کرنے والوں میں یہ زیادتی ہے کہ انہوں نے نیت کے ساتھ جہاد بھی کیا اور جہاد نہ کرنے والوں کو صرف نیت کا ہی ثواب حاصل ہوا اور اللہ نے دونوں گروہ کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور اللہ نے مجاہدین کو بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والوں پر بڑی بزرگی اور بہت زیادہ ثواب دیا۔

(۹۶) ان کے لئے اللہ کے پاس بڑے بڑے درجے اور بخشش اور رحمت ہے اور اللہ اپنے دوستوں کو بخشنے والا اور فرماں برداروں پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

تشریح

(۹۵) جہاد فرض کفایہ ہے | ضرورت پڑے تو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا فرض ہے۔ اور اگر ضرورت کے مطابق ایک تعداد جہاد میں مشغول ہو اور دوسرے لوگ جہاد میں جانے کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے اپنے دوسرے کاموں میں لگے رہیں تو جہاد کا یہ فریضہ سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر جہاد کے لئے پکارا جائے اور پھر کوئی بغیر عذر کے گھر میں بیٹھا رہے تو اس کا جرم ناقابلِ معافی ہے ـــ لیکن یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ جہاد کرنے والوں کا درجہ جہاد نہ کرنے والوں کے مقابلہ میں بلند ہے۔ اگرچہ ثواب ان کو بھی ملے گا جو ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے جہاد میں نہ جاسکے۔ لیکن بہرحال اللہ کے راستے میں جہاد کرنیوالے اپنے جان و مال کی قربانی دینے والے لوگوں کے درجات بیٹھنے والوں کی نسبت بڑے اونچے ہیں۔

(۹۶) مجاہد کے ہاتھوں کوئی مسلمان نادانستہ مارا جائے تو معاف ہے۔ | بے شک جہاد کرنے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت کے جو وعدے اللہ نے فرمائے ہیں وہ پورے ہوں گے اور اگر مجاہدین کے لئے کوئی بھول چوک ہو جائے، اور نادانستگی میں کوئی مسلمان ان کے ہاتھوں مارا جائے تو اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ اس کو معاف فرمادینگے کیونکہ وہ غفور الرحیم ہے اس اندیشے سے کہ ہمارے ہاتھوں نادانستگی میں کوئی مسلمان نہ مارا جائے جہاد سے رُکو مت اور اس فضیلت کو جو مجاہد کی ہے ہاتھ سے نہ جانے دو۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ

إِنَّ	الَّذِينَ	تَوَفّٰهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	ظَالِمِيٓ	أَنْفُسِهِمْ
بیشک	وہ لوگ جو	ان کی جان نکالتے ہیں	فرشتے	ظلم کرتے تھے	اپنی جانیں

بیشک وہ لوگ جن کی فرشتے جان نکالتے ہیں (اس حال میں کہ وہ) ظلم کرتے تھے اپنی جانوں پر

قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي

قَالُوا	فِيمَ	كُنْتُمْ	قَالُوا	كُنَّا	مُسْتَضْعَفِينَ	فِي
وہ کہتے ہیں	کس (حال) میں	تم تھے	وہ کہتے ہیں	ہم تھے	بے بس	میں

وہ (فرشتے) کہتے ہیں تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم بے بس تھے اس

الْأَرْضِ ۚ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا

الْأَرْضِ	قَالُوٓا	أَلَمْ	تَكُنْ	أَرْضُ	اللّٰهِ	وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوا
زمین (ملک)	وہ کہتے ہیں	کیا نہ	تھی	زمین	اللہ	وسیع	پس تم ہجرت کرجاتے

ملک میں (فرشتے) کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی پس تم اس میں ہجرت کرجاتے

فِيهَا ۚ فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿۹۷﴾ إِلَّا

فِيهَا	فَأُولٰٓئِكَ	مَأْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَسَآءَتْ	مَصِيرًا	إِلَّا
اس میں	سو یہ لوگ	ان کا ٹھکانا	جہنم	اور بُرا ہے	پہنچنے کی جگہ	مگر

سو یہی لوگ ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ پہنچنے کی (پلٹنے کی) بُری جگہ ہے مگر

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

الْمُسْتَضْعَفِينَ	مِنَ	الرِّجَالِ	وَالنِّسَآءِ	وَالْوِلْدَانِ
بے بس	سے	مرد (جمع)	اور عورتیں	اور بچے

جو بے بس ہیں مرد اور عورتیں اور بچے کہ کوئی تدبیر نہیں

لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿۹۸﴾

لَا	يَسْتَطِيعُونَ	حِيلَةً	وَّلَا	يَهْتَدُونَ	سَبِيلًا
نہیں	کر سکتے	کوئی تدبیر	اور نہ	پاتے ہیں	کوئی راستہ

کرسکتے اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔

(۹۷) وَنَزَلَ فِیْ جَمَاعَةٍ اَسْلَمُوْا وَلَمْ
یُهَاجِرُوْا فَقُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ مَعَ
الْكُفَّارِ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ بِالْمُقَامِ
مَعَ الْكُفَّارِ وَتَرْكِ الْهِجْرَةِ
قَالُوْا لَهُمْ مُوَبِّخِیْنَ فِیْمَ كُنْتُمْ
اَیْ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ كُنْتُمْ مِنْ اَمْرِ دِیْنِكُمْ
قَالُوْا مُعْتَذِرِیْنَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ
عَاجِزِیْنَ عَنْ اِقَامَةِ الدِّیْنِ فِی
الْاَرْضِ اَرْضِ مَكَّةَ قَالُوْا لَهُمْ
تَوْبِیْخًا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا مِنْ
اَرْضِ الْكُفْرِ اِلٰی بَلَدٍ اٰخَرَ كَمَا فَعَلَ
غَیْرُكُمْ قَالَ تَعَالٰی فَاُولٰٓئِكَ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ هِیَ

(۹۷) اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ الایۃ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مسلمان ہو گئے تھے اور ہجرت نہ کی تھی کہ بدر کی لڑائی میں کفار کے ساتھ ہو کر مارے گئے۔ بیشک جن لوگوں کو فرشتوں نے پایا اور ان کی موت آگئی اس حالت میں کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہ کفار کے ساتھ رہے اور ہجرت نہ کی انکو فرشتوں نے سختی سے کہا کہ تم دین میں کس حالت پر تھے انہوں نے ازراہ معذرت جواب دیا کہ ہم زمین میں دین کے قائم کرنے سے عاجز تھے۔ فرشتوں نے ان سے سختی سے کہا کہ کیا اللہ کی زمین میں وسعت نہ تھی کہ تم کفر کی جگہ کو چھوڑ کر اور شہر میں چلے جاتے۔ جیسا کہ اوروں نے کیا۔ سو وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

(۹۸) اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ
وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً
لَا قُوَّةَ لَهُمْ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا
نَفَقَةَ وَلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۝
طَرِیْقًا اِلٰی اَرْضِ الْهِجْرَةِ۔

(۹۸) مگر وہ ضعیف مرد اور عورتیں اور بچے کہ جو کچھ تدبیر نہیں کر سکتے نہ ان کو ہجرت کی طاقت نہ خرچ نہ راستہ سے واقف کہ ہجرت کر کے کس جگہ جاویں

تشریح

(۹۷) <u>بلا مجبوری دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا جُرم ہے</u> اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اپنی زمین میں دار الاسلام کے نام سے ایک علاقہ مدینہ طیبہ کی صورت میں عطا فرما دیا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی زندگی بسر کر سکتے تھے اعلان ہو گیا کہ جو لوگ ہجرت کر سکتے ہیں وہ اللہ کے لئے اپنے گھر بار اور وطن کو چھوڑ کر ہجرت کر کے مدینہ آجائیں۔ اس کے باوجود جو لوگ اسلام قبول کر چکے تھے اور بغیر کسی مجبوری اور معذوری کے وہ غیر مسلمانہ زندگی غیر مسلموں کے درمیان گذار رہے تھے اور اس طرح درحقیقت وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ جب ان کی موت کا وقت آیا اور فرشتے ان کی روحوں کو قبض کرنے لگے تو فرشتوں نے ان سے کہا کہ تم کس حال میں تھے۔ دین کے لئے ہجرت کیوں نہیں کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور تھے اور مجبور تھے۔ فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی اللہ کے قانون پر عمل کرنا ضروری تھا تو یہاں رہنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۹۸) <u>کمزور مجرم نہیں ہیں</u> البتہ جو لوگ مرد و عورت اور بچے واقعی بے بس اور کمزور ہیں اور ان کے لئے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے وہ مجرم نہیں ہیں۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ

فَاُولٰٓئِكَ	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ يَّعْفُوَ	عَنْهُمْ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا	وَمَنْ	يُّهَاجِرْ
سو ایسے لوگ ہیں	امید ہے	اللہ	کہ معاف فرمائے	ان سے (انکو)	اور ہے	اللہ	معاف کرنے والا	بخشنے والا	اور جو	ہجرت کرے

سو امید ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ معاف فرمائے اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ

فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	يَجِدْ	فِي	الْاَرْضِ	مُرٰغَمًا + كَثِيْرًا	وَّسَعَةً	وَمَنْ	يَّخْرُجْ	مِنْ
میں	راستہ	اللہ	وہ پائیگا	میں	زمین	بہت (وافر) جگہ	اور کشادگی	اور جو	نکلے	سے

راستہ میں ہجرت کرے وہ پائے گا زمین میں بہت (وافر) جگہ اور کشادگی اور جو اپنے گھر سے ہجرت

بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

بَيْتِهٖ	مُهَاجِرًا	اِلَى	اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	ثُمَّ	يُدْرِكْهُ	الْمَوْتُ	فَقَدْ + وَقَعَ
اپنا گھر	ہجرت کرکے	طرف	اللہ	اور اس کا رسول	پھر	آپکڑے اسکو	موت	تو ثابت ہوگیا

کرکے نکلے اللہ اور اس کے رسول کی طرف، پھر اس کو موت آپکڑے تو اس کا اجر اللہ پر

ع ۱۴ ۱۱ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ ع وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

اَجْرُهٗ	عَلَى	اللّٰهِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا	وَاِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِي + الْاَرْضِ
اس کا اجر	پر	اللہ	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور جب	تم سفر کرو	ملک میں

ثابت ہوگیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب تم ملک میں سفر کرو، پس نہیں

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ڰ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ

فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَقْصُرُوْا	مِنَ	الصَّلٰوةِ	اِنْ	خِفْتُمْ	اَنْ	يَّفْتِنَكُمُ
پس نہیں	تم پر	کوئی گناہ	کہ	قصر کرو	سے	نماز	اگر	تم کو ڈر ہو	کہ	تمہیں ستائیں گے

تم پر کوئی گناہ کہ تم نماز قصر کرو (کم کرلو) اگر تم کو ڈر ہو کہ تمہیں ستائیں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	اِنَّ	الْكٰفِرِيْنَ	كَانُوْا	لَكُمْ	عَدُوًّا	مُّبِيْنًا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	بیشک	کافر	ہیں	تمہارے	دشمن	کھلے

کافر۔ بیشک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

﴿٩٩﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

﴿٩٩﴾ سو یہ لوگ عنقریب اللہ ان کا قصور معاف فرمادیگا اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

﴿١٠٠﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

﴿١٠٠﴾ اور جو کوئی راہ خدا میں ہجرت کرتا ہے اس کے لئے

يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرَاغَمًا مُهَاجَرًا
كَثِيْرًا وَّسَعَةً اَىْ فِى الرِّزْقِ وَمَنْ يَّخْرُجْ
مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فِى
الطَّرِيْقِ كَمَا وَقَعَ لِجُنْدُعِ بْنِ ضَمْرَةَ
اللَّيْثِىْ فَقَدْ وَقَعَ ثَبَتَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(١٠١) وَاِذَا ضَرَبْتُمْ سَافَرْتُمْ فِى الْاَرْضِ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِىْ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
الصَّلٰوةِ بِاَنْ تَرُدُّوْهَا مِنْ اَرْبَعٍ اِلَى اثْنَتَيْنِ
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ اَىْ يَنَالَكُمْ بِمَكْرُوْهٍ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَيَانٌ لِلْوَاقِعِ اِذْ ذَاكَ فَلَا
مَفْهُوْمَ لَهٗ وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالسَّفَرِ
الطَّوِيْلُ الْمُبَاحُ وَهُوَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ
وَهِىَ مَرْحَلَتَانِ وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنَّهٗ رُخْصَةٌ لَا وَاجِبٌ
وَعَلَيْهِ الشَّافِعِىُّ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا
لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ بَيِّنَ
الْعَدَاوَةِ

بہت جگہ زمین میں ہجرت کی اور وسعت رزق کی موجود ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے پھر راہ میں مر جاوے جیسا کہ جندع بن ضمرہ لیثی کو یہ واقعہ پیش آیا تو اس کا ثواب اللہ کے نزدیک قائم ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(١٠١) وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ الخ اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر مواخذہ نہیں اس بات میں کہ نماز کو قصر کر دو یعنی چار رکعت کی جگہ دو رکعت پڑھو اگر تم کو یہ خوف ہو کہ کافر لوگ تمہارے ساتھ برائی سے پیش آویں گے (بوقت نازل ہونے اس حکم کے کفار کا خوف تھا اس لئے یہ قید لگائی گئی۔ بعد میں اگرچہ خوف نہ رہا مگر حکم قصر کا باقی ہے) بیشک کافر تمہارے ظاہر دشمن ہیں اور حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر سے مراد لمبا سفر ہے جو بقدر چار برید کے ہو (ایک برید بارہ میل کا ہوتا ہے) اور وہ سفر نزدیک شافعیؒ کے دو منزل ہونا شرط ہے اور اللہ کے کلام پاک فلیس علیکم جناح سے معلوم ہوا کہ قصر کرنا نماز کا جائز ہے واجب نہیں یہ مذہب شافعی کا ہے

تشریح

(٩٩) کمزوروں کے لئے معافی کی امید ہے | ایسے کمزوروں کے لئے جو واقعی بے بسی کی وجہ سے ہجرت نہیں کر سکے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دیں گے کیونکہ وہ بڑے معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہیں۔

(١٠٠) مہاجر کے رتبے بلند ہیں۔ | صرف اللہ کے دین پر عمل کرنے کے لئے اور مکمل دین کی زندگی گذارنے کے لئے اپنے گھر بار کو قربان کر دینا اور ہجرت کر کے وہاں چلے جانا جہاں انسان اپنے رب کے احکام کی تعمیل کر سکے بڑی فضیلت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے رزق میں کشادگی کا وعدہ ہے۔ اور اگر ہجرت کے لئے گھر سے نکلنے کے بعد راستے میں موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا فرمائیں گے وہ بہت بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

(١٠١) سفر میں نماز قصر کرنے کا حکم | کیونکہ اوپر کی آیت میں ہجرت کا بیان ہوا تھا جس میں سفر کرنا ہوتا ہے ـــــ اس لئے اسی سے متصل سفر میں نماز کے احکام بتائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آسانی دی ہے، اور یہ اس کی نعمت اور انعام ہے کہ جب اتنی دوری کا سفر ہو جس کو شرعی طور پر سفر کہا جا سکتا ہے اور وہ تقریباً اڑتالیس میل یعنی بہتر کیلو میٹر کا سفر ہے تو حکم یہ ہے کہ جنگ کا موقع ہو یا امن کا مسافر چار رکعت والی فرض نماز کو مختصر کر کے دو رکعت پڑھے ـــــ سنتوں کے بارے میں یہ ہے کہ فجر کی دو سنتیں اور عشاء کے بعد وتر کے علاوہ باقی سنتوں کو پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اور نہ پڑھنا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

وَاِذَا	كُنْتَ	فِيْهِمْ	فَاَقَمْتَ	لَهُمُ	الصَّلٰوةَ	فَلْتَقُمْ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ
اور جب	آپ ہوں	اُنمیں	پھر قائم کریں	انکے لئے	نماز	تو چاہیئے کہ کھڑی ہو	ایک جماعت	انمیں سے

اور جب آپ اُن میں موجود ہوں تو پھر انکے لئے نماز قائم کریں (نماز پڑھانے لگیں) تو چاہیئے کہ ان میں سے ایک جماعت آپکے ساتھ کھڑی

مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ

مَّعَكَ	وَلْيَاْخُذُوْٓا	اَسْلِحَتَهُمْ	فَاِذَا	سَجَدُوْا	فَلْيَكُوْنُوْا	مِنْ + وَّرَآئِكُمْ
آپ کے ساتھ	اور چاہیئے کہ وہ لے لیں	اپنے ہتھیار	پھر جب	وہ سجدہ کرلیں	تو ہو جائیں	تمہارے پیچھے

ہو اور چاہیئے کہ وہ اپنے ہتھیار لے لیں، پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو تمہارے پیچھے ہو جائیں اور

وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ

وَلْتَاْتِ	طَآئِفَةٌ	اُخْرٰى	لَمْ يُصَلُّوْا	فَلْيُصَلُّوْا	مَعَكَ	وَلْيَاْخُذُوْا	حِذْرَهُمْ
اور چاہیئے کہ آئے	جماعت	دوسری	نماز نہیں پڑھی	پس وہ نماز پڑھیں	آپکے ساتھ	اور چاہیئے کہ لیں	اپنے بچاؤ

اب آئے دوسری جماعت (جس نے) نماز نہیں پڑھی، پس وہ آپکے ساتھ نماز پڑھیں اور چاہیئے کہ وہ لئے رہیں اپنا بچاؤ

وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ

وَاَسْلِحَتَهُمْ	وَدَّ	الَّذِيْنَ + كَفَرُوْا	لَوْ تَغْفُلُوْنَ	عَنْ	اَسْلِحَتِكُمْ	وَ
اور اپنا اسلحہ	چاہتے ہیں	جن لوگوں نے کفر کیا (کافر)	کہیں تم غافل ہو	سے	اپنے ہتھیار	اور

اور اپنا اسلحہ۔ کافر چاہتے ہیں کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں سے غافل ہو، اور اپنے سامان سے

اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اَمْتِعَتِكُمْ	فَيَمِيْلُوْنَ	عَلَيْكُمْ	مَّيْلَةً	وَّاحِدَةً	وَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ
اپنے سامان	تو وہ جھک پڑیں (حملہ کریں)	تم پر	جھکنا	ایک بار (یکبارگی)	اور نہیں	گناہ	تم پر

تو تم پر یکبارگی جھک پڑیں (حملہ کردیں) اور تم پر گناہ نہیں اگر

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ

اِنْ	كَانَ	بِكُمْ	اَذًى	مِّنْ مَّطَرٍ	اَوْ كُنْتُمْ	مَّرْضٰٓى	اَنْ	تَضَعُوْٓا	اَسْلِحَتَكُمْ
اگر	ہو	تمہیں	تکلیف	بارش سے	یا ہو تم	بیمار	کہ	اتار رکھو	اپنا اسلحہ

تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو یا تم بیمار ہو کہ اپنا اسلحہ اُتار رکھو

وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا

وَخُذُوْا	حِذْرَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	مُّهِيْنًا	فَاِذَا
اور لے لو	اپنا بچاؤ	بیشک	اللہ	تیار کیا	کافروں کیلئے	عذاب	ذلت والا	پھر جب

اور اپنا بچاؤ لے لو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب

قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ

قَضَيْتُمُ	الصَّلٰوةَ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّعَلٰى	جُنُوْبِكُمْ	فَاِذَا	اطْمَاْنَنْتُمْ
تم ادا کرچکو	نماز	تو یاد کرو	اللہ	کھڑے	اور بیٹھے	اور پر	اپنی کروٹیں	پھر جب	تم مطمئن ہوجاؤ

تم نماز ادا کرچکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے۔ پھر جب تم مطمئن (خاطر جمع)

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	كَانَتْ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	كِتٰبًا	مَّوْقُوْتًا
تو قائم کرو	نماز	بیشک	نماز	ہے	مومنین پر	فرض	مقررہ اوقات میں

ہوجاؤ تو (حسب دستور) نماز قائم کرو۔ بیشک نماز مومنوں پر (بقید وقت) مقررہ اوقات میں فرض ہے۔

﴿۱۰۲﴾ وَاِذَا كُنْتَ يَا مُحَمَّدُ حَاضِرًا فِيْهِمْ وَاَنْتُمْ تَخَافُوْنَ الْعَدُوَّ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ وَهٰذَا جَرْيٌ عَلٰى عَادَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الْخِطَابِ فَلَا مَفْهُوْمَ لَهٗ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَتَتَاَخَّرُ طَائِفَةٌ وَلْيَاْخُذُوْا اَيِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ قَامَتْ مَعَكَ اَسْلِحَتَهُمْ مَعَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا اَيْ صَلَّوْا فَلْيَكُوْنُوْا اَيِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مِنْ وَّرَآئِكُمْ يَحْرُسُوْنَ اِلٰى اَنْ تَقْضُوا الصَّلٰوةَ وَتَذْهَبُ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ تَحْرُسُ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ مَعَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّقْضُوا الصَّلٰوةَ وَقَدْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ بِبَطْنِ نَخْلٍ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً بِاَنْ يَّحْمِلُوْا عَلَيْكُمْ فَيَاْخُذُوْكُمْ

﴿۱۰۲﴾ اور اے محمدؐ جب تم ان میں موجود ہو اور دشمن کا اندیشہ ہو اور تم ان کو نماز پڑھاؤ (یہ حکم عام ہے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی باقی ہے) تو چاہیئے کہ ایک جماعت انہیں سے تمہارے ساتھ کھڑے ہو اور ایک جماعت پیچھے رہے یعنی دشمن کے مقابل۔ اور چاہیئے کہ جو جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہے اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں پھر جب یہ جماعت نماز پڑھ چکے پس چاہیئے کہ وہ دوسری جماعت تمہارے پیچھے رہے اور تمہاری حفاظت دشمن سے کرے یہاں تک کہ تم اپنی نماز پوری کرچکو اور یہ طائفہ جو نماز پڑھ چکے مقابل دشمن کے چلا جائے اور حفاظت کرے اور آوے دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیئے کہ وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور نماز کے پورا ہونے تک اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھے (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل میں ایسا ہی کیا، جیسا کہ بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

کافر یہ چاہتے کہ تم نماز میں کھڑے ہوکر اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہوجاؤ تو وہ تم پر ایک دفعہ ہی حملہ کرکے پکڑ لیں۔ (یہ ہتھیار ساتھ رکھنے کی وجہ ہے)

وَهٰذَا عِلَّةُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ السِّلَاحِ
وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ
مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ
فَلَا تَحْمِلُوْهَا وَهٰذَا يُفِيْدُ اِيْجَابَ حَمْلِهَا
عِنْدَ عَدَمِ الْعُذْرِ وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ
وَالثَّانِيْ اَنَّهُ سُنَّةٌ وَرُجِّحَ وَخُذُوْا
حِذْرَكُمْ مِّنَ الْعَدُوِّ اَيِ احْتَرِزُوْا مِنْهُ مَا
اسْتَطَعْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ ذَا اِهَانَةٍ

اور اگر تم بیمار ہو یا بارش کی تکلیف ہو تو ہتھیار ساتھ نہ رکھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ بلا عذر ہتھیار ساتھ رکھنے لازم و واجب ہیں۔ ایک قول شافعی کا یہ بھی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اسی کو ترجیح دی گئی) اور جہاں تک ہو سکے دشمن سے بچو بیشک اللہ نے کافروں کے واسطے سخت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(١٠٣) فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَرَغْتُمْ مِنْهَا فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ مُضْطَجِعِيْنَ اَيْ فِيْ كُلِّ
حَالٍ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ اَمِنْتُمْ فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ اَدُّوْهَا بِحُقُوْقِهَا اِنَّ الصَّلٰوةَ
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّكْتُوْبًا
اَيْ مَفْرُوْضًا مَّوْقُوْتًا ○ مُقَدَّرًا وَقْتُهَا
فَلَا تُؤَخَّرُ عَنْهُ

(١٠٣) سو جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے بیٹھے لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہو پھر جب مطمئن ہو جاؤ اور دشمن کا خوف نہ رہے تو نماز کو وقت پر ادا کرو جیسا کہ چاہیئے بے شک نماز مسلمانوں پر فرض وقت مقرر کی گئی ہے پس نماز کو وقت سے ٹلا کر نہ پڑھو

تشریح

(١٠٢) **خوف کی حالت میں نماز** جب خوف کی حالت ہو دشمن کا سامنا ہو دشمن چاہے انسان ہو یا کوئی درندہ یا جانور اور اس حالت میں جماعت سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو اور سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی اپنی سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیں قبلے کا استقبال بھی اس وقت شرط نہیں ہے اگر دو آدمی ایک سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کرلیں اور اگر اس کی بھی مہلت نہ ہو تو یہ لوگ معذور ہیں نماز چھوڑ دیں اور بعد میں اکی قضا کرلیں

◎ اور اگر جماعت سے نماز پڑھنا ممکن ہو تو کچھ لوگ جاکر جماعت سے نماز پڑھ لیں اور باقی لوگ دشمن کے مقابلے پر رہیں۔

◎ اور اگر سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں تو اس کا طریقہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ایک حصہ امام کے ساتھ آدھی نماز پڑھ کر دشمن کے مقابلے پر جاکر کھڑا ہو جائے اور پھر دوسرا حصہ آکر امام کے ساتھ باقی آدھی نماز پڑھ لیں۔ امام کے سلام کے بعد دونوں جماعتیں اپنی رہی ہوئی نمازیں پوری کرلیں اور ممکن ہو تو اپنے ہتھیار ساتھ میں ہی رکھیں البتہ اگر بارش یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے ہتھیار رکھنا ممکن نہ ہو تو چوکنے رہتے ہوئے اپنے ہتھیار رکھ سکتے ہیں یہ سب تدبیریں احتیاط کے طور پر تمہیں بتائی جارہی ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے تمہیں یقین رکھنا چاہیئے کہ جو لوگ اللہ کے دین کے نور کو بجھانے کی کوشش کررہے ہیں انکے لئے اللہ نے رسواکن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

(١٠٣) **ذکر و نماز کی پابندی** اوپر نماز خوف کا جو طریقہ بتایا گیا ہے یہ صرف خوف کی صورت میں ہے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو اور جب خوف جاتا رہے اور اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے تو پورے سکون و اطمینان کے ساتھ پوری نماز پڑھو اسلئے کہ نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو اوقات کے ضبط اور تعین کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے اور ان اوقات کی پابندی میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔

وَلَا تَهِنُوۡا فِی ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا تَاۡلَمُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ

وَلَا تَهِنُوۡا	فِی	ابۡتِغَآءِ	الۡقَوۡمِ	اِنۡ	تَكُوۡنُوۡا	تَاۡلَمُوۡنَ	فَاِنَّهُمۡ
اور ہمت نہ ہارو	میں	پیچھا کرنے	قوم (کفار)	اگر	ہو تم	دکھ پہنچتا ہے	تو بیشک انہیں

اور کفار کا پیچھا (تعاقب) کرنے میں ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو بیشک انہیں (بھی)

يَاۡلَمُوۡنَ كَمَا تَاۡلَمُوۡنَ ۚ وَتَرۡجُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرۡجُوۡنَ

يَاۡلَمُوۡنَ	كَمَا	تَاۡلَمُوۡنَ	وَتَرۡجُوۡنَ	مِنَ	اللّٰهِ	مَا لَا	يَرۡجُوۡنَ
دکھ پہنچتا ہے	جیسا	تمہیں دکھ پہنچتا ہے	اور تم امید رکھتے ہو	سے	اللہ	جو نہیں	وہ امید رکھتے

دکھ پہنچتا ہے جیسے تمہیں دکھ پہنچتا ہے اور تم اللہ سے امید رکھتے ہو جو وہ امید نہیں رکھتے

ع ۱۵ ۴ ۱۲

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۰۴﴾

وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيۡمًا	حَكِيۡمًا
اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۰۴) وَنَزَلَ لَمَّا بَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً فِیۡ طَلَبِ اَبُوۡسُفۡيَانَ وَاَصۡحَابِهٖ لَمَّا رَجَعُوۡا مِنۡ اُحُدٍ فَشَكَوۡا الۡجِرَاحَاتِ وَلَا تَهِنُوۡا تَضۡعُفُوۡا فِی ابۡتِغَآءِ طَلَبِ الۡقَوۡمِ الۡكُفَّارِ لِتُقَاتِلُوۡهُمۡ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا تَاۡلَمُوۡنَ تَجِدُوۡنَ اَلَمَ الۡجِرَاحِ فَاِنَّهُمۡ يَاۡلَمُوۡنَ كَمَا تَاۡلَمُوۡنَ اَیۡ مِثۡلَكُمۡ وَلَا يَجۡبُنُوۡنَ عَنۡ قِتَالِكُمۡ وَتَرۡجُوۡنَ اَنۡتُمۡ مِنَ اللّٰهِ مِنَ النَّصۡرِ وَالثَّوَابِ عَلَيۡهِ مَا لَا يَرۡجُوۡنَ هُمۡ فَاَنۡتُمۡ تَزِيۡدُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِذٰلِكَ فَيَنۡبَغِیۡ اَنۡ تَكُوۡنُوۡا اَرۡغَبَ مِنۡهُمۡ فِيۡهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا بِكُلِّ شَیۡءٍ حَكِيۡمًا ﴿۱۰۴﴾ فِیۡ صُنۡعِهٖ۔

(۱۰۴) (اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت صحابہ کو ابوسفیان اور ہمراہیوں کی طلب میں بھیجا اور صحابہ اسی وقت احد کی لڑائی سے واپس آئے تھے زخمی ہو رہے تھے انھوں نے زخموں کا عذر کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَهِنُوۡا فِی ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ الخ اور کافروں کی طلب میں اور ان سے لڑنے میں سست اور ضعیف نہ ہو اگر تم کو زخم کی تکلیف پہنچی ہے تو ان کو بھی اسی قدر تکلیف پہونچی ہے اور وہ تمہاری لڑائی سے ضعیف نہیں ہوتے اور تم کو اس وجہ سے لڑائی کی رغبت زیادہ ہونی چاہیئے کہ تم اللہ کی امداد اور فتح و ثواب کے امیدوار ہو وہ نہیں پس تم ان سے اس امر میں بڑھے ہوئے ہو اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح

(۱۰۴) تمہارے سامنے آخرت کے فائدے ہیں | وہ لوگ جو اسلام کی دعوت اور تبلیغ کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں ان کا پیچھا کرنے میں تمہاری طرف سے کمزوری نہیں آنی چاہیے اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تکلیف تو وہ بھی اٹھا رہے ہیں مگر تمہارے سامنے ایک بڑا مقصد ہے اور وہ ہے آخرت کی کامیابی۔ تم اللہ تعالیٰ سے وہ امیدیں لگائے ہوئے ہو جو اُن کو نہیں ہیں۔ وہ صرف ناپائیدار دنیا کے فائدے کے لئے تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں اور تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے ابدی انعامات کی امیدیں ہیں باقی اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں اور حکمت و دانائی والے ہیں ان کا جو فیصلہ ہوگا وہ حکیمانہ ہوگا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ

اِنَّآ	اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	لِتَحْكُمَ	بَيْنَ	النَّاسِ	بِمَآ
بیشک ہم	ہم نے نازل کیا	آپکی طرف	کتاب	حق کیساتھ (سچی)	تاکہ آپ فیصلہ کریں	درمیان	لوگ	جو

بیشک ہم نے آپکی طرف کتاب نازل کی سچی، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیں جو آپ کو

اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ

اَرٰىكَ	اللّٰهُ	وَلَا	تَكُنْ	لِّلْخَآئِنِيْنَ	خَصِيْمًا	وَّاسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ
دکھائے آپکو	اللہ	اور نہ	ہوں	خیانت کرنے والے (دغاباز) کیلئے	جھگڑنے والا (طرفدار)	اور بخشش مانگیں	اللہ

اللہ دکھاوے (سمجھاوے) اور آپ نہ ہوں دغابازوں کے طرفدار اور اللہ سے بخشش مانگیں

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان

بیشک اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

(۱۰۵) وَسَرَقَ طُعْمَةُ ابْنُ اُبَيْرِقٍ دِرْعًا وَخَبَاهَا عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَوُجِدَتْ عِنْدَهُ فَرَمَاهُ طُعْمَةُ بِهَا وَحَلَفَ اَنَّهُ مَا سَرَقَهَا فَسَاَلَ قَوْمُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَادِلَ عَنْهُ وَيُبَرِّئَهُ فَنَزَلَ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ بِالْحَقِّ مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلْنَا لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ عَلَّمَكَ اللّٰهُ فِيْهِ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ مُخَاصِمًا عَنْهُمْ

(۱۰۶) وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا هَمَمْتَ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(۱۰۵) انا انزلنا الیك الکتاب بالحق الخ (وجہ نازل ہونے اس آیت کی یہ ہوئی کہ طعمہ بن ابیرق نے ایک درع چرا کر ایک یہود کے پاس چھپادی تھی۔ سو وہ یہودی کے پاس سے ملی طعمہ نے یہودی پر تہمت لگادی کہ یہ درع اس نے چرائی ہے اور قسم کھائی کہ میں نے نہیں چرائی پس اس کی قوم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اسکی طرف سے جھگڑیں اور اس کو بری فرمائیں) بیشک ہم نے تمہاری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچا قرآن اتارا تاکہ تم لوگوں میں وہ حکم کرو جو تم کو اللہ نے بتلایا اور خیانت کرنے والوں طعمہ وغیرہ کی طرف نہ جھگڑو۔

(۱۰۶) اور کچھ اس قسم کا ارادہ کیا تھا اللہ سے اسکی بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح

(۱۰۵) **انصاف کے معاملے میں کوئی تعصب نہیں ہونا چاہئے** مذکورہ آیت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کے گھر چوری کی اور وہ چوری کا مال لے جاکر ایک یہودی کے پاس رکھ گیا۔ معاملہ نبی ؐ کی خدمت میں پیش ہوا تو قریب تھا کہ ظاہری دلیلوں سے متاثر ہوکر نبی ؐ اس یہودی کے خلاف فیصلہ فرمادیتے لیکن عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے آپکو حقیقتِ واقعہ سے آگاہ کردیا۔ اس پر ارشاد ہوا کہ اے نبی ہم نے یہ کتاب تمہارے اوپر حق کے ساتھ نازل کی ہے تم حق کے علمبردار ہو، اپنا ہو یا غیر فیصلہ انصاف کے ساتھ ہونا چاہیئے بددیانت لوگوں کی کسی قبائلی تعصب یا ہم مذہب ہونے کی وجہ سے ہرگز حمایت نہیں ہونی چاہیئے۔

(۱۰۶) **اللہ سے استغفار کرتے رہو** ظاہری حال کو دیکھکر اور مکمل تحقیق سے پہلے معاملے کا فیصلہ کرنا تمہاری شانِ عظمت کے مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا تم اللہ سے استغفار کرو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور مہربان ہیں کوئی دینی یا اسلامی تعلق ہرگز تمہارے انصاف کے راستے میں نہیں آنا چاہیئے بلکہ جو گناہ گار ہے اسی کو سزا ملنی چاہیئے۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

وَلَا تُجَادِلْ	عَنِ	الَّذِيْنَ	يَخْتَانُوْنَ	اَنْفُسَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُحِبُّ
اور نہ جھگڑیں	سے	جو لوگ	خیانت کرتے ہیں	اپنے تئیں	بیشک	اللہ	دوست نہیں رکھتا

اور آپ ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑیں جو اپنے تئیں خیانت کرتے ہیں بیشک اللہ اسے دوست

مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ

مَنْ كَانَ	خَوَّانًا	اَثِيْمًا	يَسْتَخْفُوْنَ	مِنَ	النَّاسِ	وَلَا	يَسْتَخْفُوْنَ
جو ہو	خائن (دغاباز)	گنہگار	وہ چھپتے (شرماتے) ہیں	سے	لوگ	اور نہیں	چھپتے (شرماتے)

نہیں رکھتا جو خائن (دغاباز) گنہگار ہو۔ وہ لوگوں سے چھپتے (شرماتے) ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے

مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ

مِنَ	اللّٰهِ	وَهُوَ	مَعَهُمْ	اِذْ	يُبَيِّتُوْنَ	مَا لَا	يَرْضٰى	مِنَ	الْقَوْلِ	وَ
سے	اللہ	حالانکہ وہ	انکے ساتھ	جب	راتوں کو مشورہ کرتے ہیں	جو نہیں	پسند کرتا	سے	بات	اور

(شرماتے) حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہے جبکہ وہ راتوں کو مشورہ کرتے ہیں وہ جو بات (اللہ کو) پسند نہیں

كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

كَانَ	اللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطًا	هٰٓاَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	جٰدَلْتُمْ
ہے	اللہ	اُسے جو	وہ کرتے ہیں	احاطہ کئے (گھیرے) ہوئے	ہاں تم	وہ	تم نے جھگڑا کیا

اور جو وہ کرتے ہیں اللہ اسے احاطہ کئے ہوئے (گھیرے ہوئے) ہے۔ ہاں (سنو) تم وہ لوگ ہو تم نے ان (کی طرف)

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عَنْهُمْ	فِي	الْحَيٰوةِ + الدُّنْيَا	فَمَنْ	يُجَادِلُ	اللّٰهَ	عَنْهُمْ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ
ان سے	میں	دنیوی زندگی	سو کون	جھگڑے گا	اللہ	ان (کی طرف) سے	دن	قیامت

سے دنیاوی زندگی میں جھگڑا کیا۔ سو کون اللہ سے جھگڑے گا؟ روزِ قیامت ان کی طرف سے

اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾

اَمْ	مَنْ	يَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	وَكِيْلًا
یا	کون	ہوگا	ان پر (کا)	وکیل

یا کون ان کا وکیل ہوگا؟

(١٠٧) وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ يَخُوْنُوْنَهَا بِالْمَعَاصِىْ لِاَنَّ وَبَالَ خِيَانَتِهِمْ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا كَثِيْرَ الْخِيَانَةِ أَثِيْمًا ○ اَىْ يُعَاقِبُهٗ

(١٠٧) اور مت جھگڑا کر وانکی طرف سے جو گناہوں میں مبتلا ہوکر اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہیں کیونکہ وبال اس خیانت کا انہیں پہ پڑیگا بیشک اللہ کو نہیں بھاتا بہت خیانت کرنے والا یعنی اللہ اس کو عذاب میں گرفتار فرما دے گا۔

(١٠٨) يَسْتَخْفُوْنَ اَىْ طُعْمَةُ وَقَوْمُهٗ حَيَاءً مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ يَعْلَمُهٗ إِذْ يُبَيِّتُوْنَ يُضْمِرُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ مِنْ عَزْمِهِمْ عَلَى الْحَلْفِ عَلٰى نَفْىِ السَّرِقَةِ وَرَمْىِ الْيَهُوْدِىِّ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ○ عِلْمًا۔

(١٠٨) طعمہ اور اس کی قوم لوگوں سے شرم کر کے چوری کو چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپا سکتے کہ وہ ان کے ساتھ ہے جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں چوری نہ کرنے پر قسم کھانے کا ارادہ اور یہودی پر اس کی تہمت لگانے کا خیال اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کو اس کی خبر ہے۔

(١٠٩) هٰٓاَنْتُمْ يٰهٰٓؤُلَآءِ خِطَابٌ لِقَوْمِ طُعْمَةَ جٰدَلْتُمْ خَاصَمْتُمْ عَنْهُمْ اَىْ عَنْ طُعْمَةَ وَذَوِيْهِ وَقُرِئَ عَنْهُ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِذَا عَذَّبَهُمْ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ○ يَتَوَلّٰى اَمْرَهُمْ وَيَذُبُّ عَنْهُمْ اَىْ لَا اَحَدٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(١٠٩) اے طعمہ کی قوم تم نے طعمہ اور اس کے ساتھیوں کیطرف سے دنیا میں تو جھگڑا کیا پھر جب قیامت میں ان کو عذاب کی مصیبت پیش آئے گی اس وقت اللہ ان کا طرفدار ہو کر کون جھگڑا کر سکے گا یا کون ان کا ذمہ دار ہو کر ان سے عذاب کو دفع کرے گا۔ حاصل یہ کہ کوئی طرف داری انکی اس وقت نہ کر سکے گا۔

تشریح

(١٠٧) گنہگار کی سفارش مت کرو | کوئی خائن یا بددیانت ہو تو اس کی سفارش بھی مت کرو اسلئے کہ خائن کی سفارش کرنا سب سے پہلے اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ خیانت کار اور معصیت پیشہ لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔

(١٠٨) اللہ تعالےٰ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے | یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکتیں چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ جب یہ راتوں کو چھپ کر اللہ کی مرضی کے خلاف کاموں میں مشورے کرتے ہیں تب بھی اللہ تعالےٰ کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(١٠٩) قیامت میں کون تمہاری طرف سے جھگڑے گا | یہاں تو تم نے بددیانت اور چوروں کی حمایت میں خوب آوازیں اٹھائیں اور جھگڑا کیا کیونکہ ان سے تمہارا دینی اور اسلامی تعلق تھا مگر یہ بتاؤ کہ جب قیامت میں اللہ کے سامنے مقدمہ پیش ہوگا اور اللہ تعالےٰ سب کچھ جانتے ہیں تو وہاں ان جھوٹوں کی طرف سے کون جھگڑیگا اور کون ان کا وکیل بنے گا لہذا تمہاری نظر آخرت پر رہنی چاہیے کہ جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

وَمَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا	اَوْ	يَظْلِمْ	نَفْسَهٗ	ثُمَّ	يَسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ
اور جو	کام کرے	بُرا کام	یا	ظلم کرے	اپنی جان	پھر	بخشش چاہے	اللہ

اور جو کوئی بُرا کام یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۱۱۰) وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ

يَجِدِ	اللّٰهَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا	وَمَنْ	يَّكْسِبْ	اِثْمًا	فَاِنَّمَا	يَكْسِبُهٗ
وہ پائیگا	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور جو	کمائے	گناہ	تو فقط	وہ کماتا ہے

وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو کوئی گناہ کمائے تو وہ فقط اپنی جان پر

عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۱۱۱)

عَلٰى	نَفْسِهٖ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
پر	اپنی جان	اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا

(اپنے حق میں) کماتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۱۰) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا ذَنْبًا يَسُوْءُ بِهٖ غَيْرَهٗ كَرَمْيِ طُعْمَةَ الْيَهُوْدِيَّ اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ بِعَمَلِ ذَنْبٍ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِنْهُ اَيْ يَتُبْ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا لَهٗ رَّحِيْمًا ○ بِهٖ

(۱۱۱) وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا ذَنْبًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ لِاَنَّ وَبَالَهٗ عَلَيْهَا وَلَا يَضُرُّ غَيْرَهٗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ فِيْ صُنْعِهٖ

(۱۱۰) اور جو کوئی گناہ کرے اور دوسرے شخص کو متہم کرے جیسے طعمہ مذکور نے یہودی کو تہمت چوری کی لگائی یا اپنی جان پر ظلم کرے کہ گناہ کرکے اس پر اصرار کرے پھر توبہ کرے اور اللہ سے اس گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ کو گناہ معاف فرمانے والا مہربان پاوے گا۔

(۱۱۱) اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے وہ اپنی جان پر کرتا ہے کیونکہ وبال اس گناہ کا اسی پر ہے دوسرے کا کچھ نقصان نہیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

تشریح

(۱۱۰) گناہوں کا علاج توبہ ہے | اگر کوئی شخص ایسا گناہ کرے جس کی برائی اور تکلیف دوسرے کو پہنچے جیسے کسی پر الزام لگایا یا کوئی ایسا گناہ کرے کہ اس کی خرابی گناہ کرنیوالے تک ہی محدود رہے۔ غرضیکہ بڑا گناہ ہو چاہے چھوٹا اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ سے استغفار کرے سچے دل سے توبہ کرے اگر توبہ واستغفار کرے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے کیونکہ اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہیں۔ گناہ کا علاج یہ نہیں ہے کہ دھوکے اور فریب سے کسی مجرم کو بے گناہ ثابت کردیا جائے کیونکہ اس سے اس کا گناہ اللہ کے یہاں معاف نہیں ہوگا۔

(۱۱۱) گناہ کا وبال گناہ کرنے والے پر پڑتا ہے | جو کوئی بُرا کرتا ہے وہ خود اپنے لئے کرتا ہے اس کا وبال اسی کو بھگتنا پڑتا ہے اللہ تعالےٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے وہ سب کچھ جاننے والے اور حکیم ودانا ہیں۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ

وَ مَنْ	يَكْسِبْ	خَطِيْٓـَٔةً	اَوْ	اِثْمًا	ثُمَّ	يَرْمِ + بِهٖ	بَرِيْٓـًٔا	فَقَدِ
اور جو	کمائے	خطا	یا	گناہ	پھر	تہمت لگائے اسکی	کسی بے گناہ	تو اس

اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اس کی تہمت لگادے کسی بے گناہ پر تو اس نے

۱۴ ع ۸ ۱۲ اِحْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

اِحْتَمَلَ	بُهْتَانًا	وَ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا	وَلَوْلَا	فَضْلُ	اللّٰهِ	عَلَيْكَ
لادا	بھاری بہتان	اور	گناہ	صریح (کھلا)	اور اگر نہ	فضل	اللہ	آپ پر

بھاری بہتان اور صریح (کھلا) گناہ لادا۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا

وَ رَحْمَتُهٗ	لَهَمَّتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	اَنْ	يُّضِلُّوْكَ	وَمَا
اور اس کی رحمت	تو قصد کیا ہی تھا	ایک جماعت	انہیں سے	کہ	آپ کو بہکا دیں	اور نہیں

رحمت آپ پر نہ ہوتی تو ان کی ایک جماعت نے قصد کر ہی لیا تھا کہ آپکو بہکا دیں اور وہ نہیں

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ

يُضِلُّوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَمَا	يَضُرُّوْنَكَ	مِنْ + شَيْءٍ	وَاَنْزَلَ	اللّٰهُ
بہکا رہے ہیں	مگر	اپنے آپ	اور نہیں	بگاڑ سکتے آپ کا	کچھ بھی	اور نازل کی	اللہ

بہکا رہے ہیں مگر اپنے آپ کو اور آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ نے آپ پر نازل

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ

عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ	وَعَلَّمَكَ	مَا	لَمْ	تَكُنْ	تَعْلَمُ
آپ پر	کتاب	اور حکمت	اور آپ کو سکھایا	جو	نہیں	تھے	تم جانتے

کی کتاب اور حکمت اور آپ کو سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے اور

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ

وَ كَانَ	فَضْلُ	اللّٰهِ	عَلَيْكَ	عَظِيْمًا	لَا خَيْرَ	فِيْ	كَثِيْرٍ
اور ہے	فضل	اللہ	آپ پر	بڑا	نہیں کوئی بھلائی	میں	اکثر

ہے آپ پر اللہ کا بڑا فضل ان کے اکثر مشوروں (سرگوشیوں)

مِنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ

مِنْ	نَّجْوٰىهُمْ	اِلَّا	مَنْ	اَمَرَ	بِصَدَقَةٍ	اَوْ	مَعْرُوْفٍ	اَوْ	اِصْلَاحٍ
سے	اُن کے مشورے	مگر	جو	حکم دے	خیرات کا	یا	اچھی بات کا	یا	اصلاح کرانا

میں کوئی بھلائی نہیں ، مگر یہ کہ جو حکم دے خیرات کا یا اچھی بات کا یا لوگوں کے

بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

بَيْنَ	النَّاسِ	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ
درمیان	لوگوں	اور	جو	کرے	یہ	حاصل کرنا	رضا

درمیان اصلاح کرانے کا اور جو یہ کرے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

اللّٰهِ	فَسَوْفَ	نُؤْتِيْهِ	اَجْرًا	عَظِيْمًا
اللہ	سو عنقریب	ہم اسے دینگے	ثواب	بڑا

سو ہم عنقریب اُسے بڑا ثواب دیں گے

۱۱۲ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً ذَنْبًا صَغِيْرًا
اَوْ اِثْمًا ذَنْبًا كَبِيْرًا ثُمَّ يَرْمِ
بِهٖ بَرِيْٓـًٔا مِنْهُ فَقَدِ احْتَمَلَ
تَحْمِلُ بُهْتَانًا بِرَمْيِهٖ وَّاِثْمًا
مُّبِيْنًا ○ بَيِّنًا بِكَسْبِهٖ

۱۱۲ اور جو کوئی چھوٹا گناہ یا بڑا گناہ کرے پھر کسی بے گناہ کے ذمے اس کی تہمت لگا دے تو اس نے اس تہمت کی وجہ سے بڑا بہتان اٹھایا اور ظاہر گناہ کا ارتکاب کیا۔

۱۱۳ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
وَرَحْمَتُهٗ بِالْعِصْمَةِ لَهَمَّتْ
طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مِنْ قَوْمِ طُعْمَةَ
اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ عَنِ الْقَضَاءِ
بِالْحَقِّ بِتَلْبِيْسِهِمْ عَلَيْكَ وَمَا
يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَضُرُّوْنَكَ مِنْ زَائِدَةٌ شَيْءٍ
لِاَنَّ وَبَالَ اِضْلَالِهِمْ عَلَيْهِمْ وَ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ الْقُرْاٰنَ

۱۱۳ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ الخ اور اگر تم پر اے محمد ﷺ اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت سے تم معصوم اور محفوظ گناہوں سے نہ ہوتے تو طعمہ کی قوم نے تم کو ٹھیک حکم کرنے سے بہکانا چاہا تھا اور حق کو پوشیدہ کرنا چاہا تھا حالانکہ وہ اپنی ہی جانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتے کیونکہ وبال اس کا انہیں پر ہے۔

اور اللہ نے تم پر قرآن اتارا۔ اور اس میں احکام

وَالْحِكْمَةَ مَافِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ وَ
عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنَ
الْاَحْكَامِ وَالْغَيْبِ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكَ بِذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ عَظِيْمًا ○

بیان فرمائے اور تم کو وہ احکام اور غیب کی باتیں سکھلائیں جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے کہ ایسی نعمتیں عطا فرمائیں۔

(١١٤) لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ
اَيِ النَّاسِ اَيْ مَا يَتَنَاجَوْنَ
فِيْهِ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اِلَّا نَجْوٰى
مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
عَمَلِ بِرٍّ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ
النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
الْمَذْكُوْرَ ابْتِغَآءَ طَلَبَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ لَاغَيْرَهٗ
مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ بِالنُّوْنِ وَالْيَاءِ
اَيِ اللّٰهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

(١١٤) ان لوگوں کے بہت سے مشوروں اور باتوں میں بھلائی نہیں ہے بجز اس کے جو صدقہ کرنے اور اچھے کاموں اور لوگوں میں اصلاح کرنے کا مشورہ اور حکم کرے اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی اور نیک نیتی سے اس قسم کے کام کرے دنیا کے نفع وغیرہ کے خیال سے نہ کرے تو عنقریب ہم اس کو بڑا اجر دینگے

تشریح

(١١٢) <u>بہتان تراشی بہت بڑا گناہ ہے</u> | جس نے خود گناہ کیا اور اس گناہ کو دوسرے بے گناہ پر تھوپ دیا۔ اس نے یہ بہتان تراشی کرکے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیا۔ اس سے اس کے گناہ کا وبال اور بڑھ گیا اسلئے گناہ کا علاج یہ ہے کہ سچے دل سے توبہ کرے۔

(١١٣) <u>آنحضرت م پر اللہ کی خاص عنایت</u> | جیسا کہ اوپر کی آیتوں میں بیان ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک یہودی کے مقابلے میں ایک مسلمان کی جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا حمایت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسلمان کے حق میں فیصلہ کرانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقتِ حال سے باخبر کردیا۔ یہ آپ م پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور اس کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگرچہ وہ لوگ تمہارا کچھ نقصان نہیں کرسکتے تھے مگر ان کی یہ چال اللہ نے بیکار کردی اور آپ کو بتادیا کہ آپ اپنی عظمت کے مطابق اور زیادہ احتیاط اور تحقیق سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ پر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو آپ کو معلوم نہ تھا اس سے باخبر کیا۔ آپ م پر اللہ کا فضلِ عظیم ہے۔

(١١٤) <u>بیکار کی سرگوشیوں کے بجائے اللہ کی رضا مطلوب ہونی چاہیئے</u> | منافق اور مکار قسم کے لوگ آپ کے کان میں سرگوشیاں کرتے تھے تاکہ لوگوں میں اپنا اعتبار بڑھائیں کہ ہمارا آپ سے خاص تعلق ہے اور آپس میں مجلس میں بیٹھ کر چپکے چپکے آپس میں کان میں باتیں کیا کرتے تھے جس میں کسی کی غیبت اور کسی کی شکایت ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی اور فائدہ نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لئے کسی نیک کام کی تلقین کرے یا کسی کی اصلاح کرے تو وہ بڑے اجر کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ عطا کریں گے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

وَ مَنْ	يُّشَاقِقِ	الرَّسُوْلَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُ	الْهُدٰى
اور جو	مخالفت کرے	رسول	اسکے بعد	جب	ظاہر ہو چکی	اسکے لئے	ہدایت

اور جو کوئی اس کے بعد رسول ؐ کی مخالفت کرے جب کہ اس پر ہدایت ظاہر ہو چکی، اور سب

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ

وَ يَتَّبِعْ	غَيْرَ	سَبِيْلِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	نُوَلِّهٖ	مَا	تَوَلّٰى	وَ
اور چلے	خلاف	راستہ	مومنین	ہم حوالہ کردیں گے	جو	اس نے اختیار کیا	اور

مؤمنوں کے راستہ کے خلاف چلے، ہم اس کے حوالہ کردیں گے جو اس نے اختیار کیا اور

نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝۱۱۵ ع ۳ / ۱۴

نُصْلِهٖ	جَهَنَّمَ	وَ سَاۗءَتْ	مَصِيْرًا
ہم اُسے داخل کرینگے	جہنم	اور بُری جگہ	پہنچنے (پلٹنے) کی جگہ

ہم اُسے جہنم میں داخل کریں گے اور یہ پلٹنے کی بری جگہ ہے

۱۱۵ وَمَنْ يُّشَاقِقِ يُخَالِفِ الرَّسُوْلَ فِيْمَا جَاۗءَ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى ظَهَرَ لَهُ الْحَقُّ بِالْمُعْجِزَاتِ وَيَتَّبِعْ طَرِيْقًا غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَىْ طَرِيْقِهِمُ الَّذِىْ هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّيْنِ بِاَنْ يَّكْفُرَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى نَجْعَلْهُ وَالِيًا لِمَا تَوَلَّاهُ مِنَ الضَّلَالِ بِاَنْ نُّخَلِّىَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِى الدُّنْيَا وَنُصْلِهٖ نُدْخِلْهُ فِى الْاٰخِرَةِ جَهَنَّمَ يَحْتَرِقُ فِيْهَا وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ مَرْجِعًا هِىَ

۱۱۵ اور جو شخص پیغمبر خدا کا خلاف کرے اور جو کچھ وہ احکامِ الٰہی لایا اس کو نہ مانے بعد اس کے کہ اس شخص پر پیغمبر اور اس کے احکام کا سچا ہونا بوجہ دیکھنے معجزوں کے ظاہر ہو جاوے اور باوجود ظہورِ حق مسلمانوں کے طریق اور مذہب کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے اور کافر بنے تو ہم اسکو دنیا میں اسے گمراہی میں چھوڑیں گے جو اس نے اختیار کی اور آخرت میں اسکو دوزخ میں ڈالیں گے۔ کہ اس میں جلے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے۔

تشریح

۱۱۵ **رسول اللہ ؐ اور اہلِ ایمان کی مخالفت کا وبال** راہِ راست واضح ہو جانے کے بعد جو شخص رسول اللہ ؐ کی مخالفت کرے اور اہلِ ایمان کی روش سے ہٹ کر کوئی دوسری روش اختیار کرے تو جدھر وہ جانا چاہتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلائیں گے اور ایسے شخص کو جہنم میں جھونکا جائیگا جو نہایت بُرا ٹھکانا ہے۔ اس آیت میں اس خائن مسلمان کی طرف اشارہ ہے کہ جس کے خلاف اور بے گناہ یہودی کے حق میں آپ ؐ نے فیصلہ فرمایا تو وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا اور دشمنوں میں شامل ہوگیا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ

إِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَغْفِرُ	أَنْ يُشْرَكَ	بِهِ	وَيَغْفِرُ	مَا	دُونَ	ذٰلِكَ	لِمَنْ
بیشک	اللہ	نہیں بخشتا	کہ شریک ٹھیرایا جائے	اس کا	اور بخشے گا	جو	سوا	اس	جس کو

بیشک اللہ اِس کو نہیں بخشتا کہ اُس کا شریک ٹھیرایا جائے، اور بخشدے گا اس کے سوا جس کو

يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾ إِنْ يَدْعُونَ

يَشَاءُ	وَمَنْ	يُشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	ضَلَّ	ضَلَالًا	بَعِيدًا	إِنْ يَدْعُونَ
وہ چاہے	اور جس	شریک ٹھیرایا	اللہ کا	سو	گمراہ ہوا	گمراہی	دُور	نہیں پکارتے

چاہے، اور جس نے اللہ کا شریک ٹھیرایا، سوہ گمراہ ہوا گمراہی میں بہت دُور کی۔ اس کے

مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا ۚ وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿١١٧﴾

مِنْ دُونِهِ	إِلَّا إِنَاثًا	وَإِنْ	يَدْعُونَ	إِلَّا	شَيْطَانًا	مَرِيدًا
اس کے سوا	مگر عورتیں	اور نہیں	پکارتے ہیں	مگر	شیطان	سرکش

سوا نہیں کہ پکارتے (پرستش کرتے) مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔

(۱۱۶) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ
وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ○ عَنِ الْحَقِّ
(۱۱۷) إِنْ مَا يَدْعُونَ يَعْبُدُ الْمُشْرِكُونَ
مِنْ دُونِهِ أَيِ اللّٰهِ أَيْ غَيْرِهِ
إِلَّا إِنَاثًا أَصْنَامًا مُؤَنَّثَةً كَاللَّاتِ
وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ وَإِنْ مَا يَدْعُونَ يَعْبُدُونَ
بِعِبَادَتِهَا إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ○ خَارِجًا عَنِ الطَّاعَةِ
لِطَاعَتِهِمْ لَهُ فِيهَا وَهُوَ إِبْلِيسُ۔

(۱۱۶) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ یغفر مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
بے شک اللہ اس کو نہ بخشے گا کہ اس کا شریک کسی کو بنایا جاوے
اسکے نیچے کے گناہ جس کے لئے چاہے بخشتا ہے اور جس نے
اللہ کا شریک بنایا وہ راہ بھول کر حق سے بہت دور ہو گیا۔
(۱۱۷) نہیں پوجتے مشرک اللہ کے سوا مگر بتوں کو جن کے نام مؤنث
کے سے ہیں جیسے لات اور منات اور یہ لوگ بتوں کو پوج کر
شیطان سرکش نافرمان کے فرماں بردار ہوتے ہیں کہ وہ اس پرستش
میں ابلیس کے مطیع ہیں۔

تشریح

(۱۱۶) شرک ناقابلِ معافی ہے | اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرتا کہ اسکے ساتھ ذات میں یا صفات میں یا اس کے اختیارات میں یا اس کی عظمت و کبریائی میں یا اسکی اطاعت و فرمانبرداری میں کسی کو شریک کیا جائے۔ شرک کے علاوہ بڑے سے بڑے گناہ کی توبہ کرنے پر معافی کا امکان ہے لیکن شرک کرنے والا گمراہی میں بہت دور نکل چکا ہوتا ہے جس کی معافی کا کوئی امکان نہیں ہے مسلمان کی خرابی صرف اعمال تک ہے اور اس کا عقیدہ بالکل صحیح ہے تو جلد یا بدیر جب اللہ چاہیں گے اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

(۱۱۷) دیوی دیوتاؤں کو معبود بنانا | دیوی دیوتاؤں کو معبود بنانا شیطانی کام ہے جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کو اپنا معبود بناتے ہیں وہ دراصل اپنے نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھوں میں دیتے ہیں کہ وہ اللہ کا باغی جدھر کو چاہتا ہے انکو لیجاتا ہے اسطرح شیطان کی اندھی پیروی میں یہ بھی اسکی عبادت ہے۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾

لَعَنَهُ + اللّٰهُ	وَقَالَ	لَاَتَّخِذَنَّ	مِنْ	عِبَادِكَ	نَصِيْبًا	مَفْرُوْضًا
اللہ نے اس پر لعنت کی	اور اس نے کہا	میں ضرور لوں گا	سے	تیرے بندے	حصہ	مقررہ

اللہ نے اس پر لعنت کی۔ اس (شیطان) نے کہا میں تیرے بندوں سے اپنا حصہ ضرور لوں گا مقررہ

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ	وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ	وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	فَلَيُبَتِّكُنَّ	اٰذَانَ	الْاَنْعَامِ
اور انہیں ضرور بہکاؤنگا	اور انہیں ضرور امیدیں دلاؤنگا	اور انہیں سکھاؤنگا	تو وہ ضرور چیریں گے	کان	جانور (جمع)

اور میں انہیں ضرور بہکاؤں گا، ضرور امیدیں دلاؤنگا اور انہیں سکھاؤں گا تو وہ ضرور چیرینگے (بتوں کی خاطر) کان جانوروں کے

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	فَلَيُغَيِّرُنَّ	خَلْقَ + اللّٰهِ	وَمَنْ	يَّتَّخِذِ	الشَّيْطٰنَ	وَلِيًّا
اور انہیں سکھاؤں گا	تو وہ ضرور بدلیں گے	اللہ کی صورتیں	اور جو	پکڑے (بنائے)	شیطان	دوست

اور میں انہیں سکھاؤں گا تو وہ اللہ کی (بنائی ہوئی) صورتیں بدلیں گے۔ اور جو بنائے اللہ کے سوا شیطان

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ؕ يَعِدُهُمْ

مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	فَقَدْ + خَسِرَ	خُسْرَانًا	مُّبِيْنًا	يَعِدُهُمْ
سے	سوا	اللہ	تو وہ پڑا نقصان میں	نقصان	صریح	وہ ان کو وعدہ دیتا ہے

کو دوست تو وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان کو وعدے دیتا ہے

وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰۗىِٕكَ

وَيُمَنِّيْهِمْ	وَمَا + يَعِدُهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا	اُولٰۗىِٕكَ
اور انہیں امید دلاتا ہے	اور انہیں وعدے نہیں دیتا	شیطان	مگر	صرف فریب	یہی لوگ

اور امیدیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر صرف فریب (نرا دھوکا) یہی لوگ ہیں

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾

مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَلَا	يَجِدُوْنَ	عَنْهَا	مَحِيْصًا
جن کا ٹھکانا	جہنم	اور نہیں	وہ پائیں گے	اس سے	بھاگنے کی جگہ

جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

(۱۱۸) لَعَنَهُ اللّٰهُ اَبْعَدَهٗ عَنْ رَحْمَتِهٖ وَقَالَ اَیِ الشَّیْطٰنُ
لَاَتَّخِذَنَّ لَاَجْعَلَنَّ لِیْ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا حَظًّا
مَّفْرُوْضًا ۝ مَقْطُوْعًا اَدْعُوْهُمْ اِلٰی طَاعَتِیْ
(۱۱۹) وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ عَنِ الْحَقِّ بِالْوَسْوَسَةِ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ
اُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمْ طُوْلَ الْحَیٰوةِ وَاَنْ لَا بَعْثَ وَ
لَاحِسَابَ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ یُقَطِّعُنَّ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَقَدْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِالْبَحَائِرِ
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ دِیْنَهٗ
بِالْكُفْرِ وَاِحْلَالِ مَا حُرِّمَ وَتَحْرِیْمِ مَا اُحِلَّ وَمَنْ
یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا یَتَوَلَّاهُ وَیُطِیْعُهٗ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ۝
بَیِّنًا لِمَصِیْرِهٖ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَیْهِ.
(۱۲۰) یَعِدُهُمْ طُوْلَ الْعُمُرِ وَیُمَنِّیْهِمْ نَیْلَ الْاٰمَالِ
فِی الدُّنْیَا وَاَنْ لَا بَعْثَ وَلَا جَزَاءَ وَمَا یَعِدُهُمُ
الشَّیْطٰنُ بِذٰلِكَ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ بَاطِلًا
(۱۲۱) اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا یَجِدُوْنَ
عَنْهَا مَحِیْصًا ۝ مَعْدِلًا.

(۱۱۸) جس کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اور کہا شیطان نے کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنے لئے حصہ مقرر کروں گا کہ ان کو اپنی بندگی کی طرف بلاؤں گا۔
(۱۱۹) اور وسوسہ ڈال کر ان کو حق سے گمراہ کروں گا اور ان کے دلوں میں آرزو زیادہ دنوں زندہ رہنے اور قیامت اور حساب کے انکار کی ڈالوں گا اور البتہ ان کو سکھاؤں گا سو وہ اپنے جانوروں کے کان کاٹیں گے جیسا کہ وہ ایسا ہی کرتے تھے بحیرہ کے ساتھ (بحیرہ وہ جانور جس کا کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے) اور البتہ میں ان کو سکھاؤں گا کہ وہ اللہ کے دین کو کفر سے بدل ڈالیں گے اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کو حرام کرینگے اور جو شخص اللہ کے سوا شیطان کو دوست بنا دے کہ اس سے دوستی کرے اور اسکا حکم مانے تو وہ صریح ٹوٹے میں پڑا کہ اس کا ٹھکانا ہمیشہ کو [illegible]
(۱۲۰) شیطان اس سے درازی زندگانی کا وعدہ کرتا ہے اور ان کو طمع دیتا ہے کہ دنیا میں تمہاری تمنائیں پوری ہونگی اور قیامت اور ثواب عذاب کچھ نہیں اور شیطان کا ان سے یہ وعدہ محض دھوکہ اور جھوٹ ہے۔
(۱۲۱) وہی لوگ ہیں کہ ٹھکانا ان کا دوزخ ہے جس سے وہ کہیں نہ نکل کر جا سکیں گے۔

تشریح

(۱۱۸) شرک کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں | وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا معبود بناتے ہیں وہ دراصل اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں جس کو اللہ نے لعنت کر کے اپنی بارگاہ سے نکالا تھا اور شیطان نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ان کی محنت اور کوششوں میں ان کی قابلیت اور ان کے مال میں اپنا حصہ لیکر رہوں گا۔

(۱۱۹) شرک کرنے والے شیطان کے بہکاوے میں ہیں | شیطان نے اللہ تعالےٰ سے کہا تھا کہ آپ مجھے مہلت دیدیں میں ان کو بہکاؤں گا میں ان کو تمناؤں میں الجھاؤنگا، میں ان کو ایسے وہموں میں مبتلا کروں گا کہ جس کی کوئی بنیاد نہ ہوگی چنانچہ عرب کے لوگ اونٹنی کو جب وہ پانچ یا دس بچے جن لیتی تھی تو اس کے کان پھاڑ کر دیوتا کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اسی طرح جس اونٹ سے دس پانچ بچے ہو جاتے اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اس سے محنت اور کام نہیں کراتے تھے۔ میں ان کو ایسے حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں اسکی فطرت کے خلاف عمل کریں گے جس کام کے لئے اللہ نے ان چیزوں کو بنایا ہے اُن سے ان کی فطرت کے خلاف کام لیں گے۔ وہ خالقِ کائنات کے ٹھہرائے ہوئے قوانینِ فطرت میں تبدیلی کر کے انسانی تہذیب کے بجائے شیطانی تہذیب کو فروغ دیں گے۔ اس طرح جس شخص نے شیطان کو اپنا سرپرست اور رہنما بنا لیا وہ کھلے نقصان میں مبتلا ہو گیا۔ ؎ حذر اے دوستاں کہ سخت ہیں فطرت کی تعزیریں۔"

(۱۲۰) شیطان کے جھوٹے وعدے | شیطان ان سے وعدے کرتا ہے ان کو امیدیں دلاتا ہے اور شیطان کے وعدے فریب اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ وہ صرف سبز باغ دکھاتا ہے اور اس طرح انسان کی آخرت برباد کرتا ہے اور اس کی دنیا بھی تباہ ہو جاتی ہے۔

(۱۲۱) جہنم جس سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے | اسطرح ان لوگوں کا ٹھکانا جو شیطان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں جہنم ہو جاتا ہے جہاں سے رہائی کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ جو اللہ تعالےٰ کے راستہ سے ہٹ جاتا ہے وہ گمراہی میں پھنس کر اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ و برباد کر لیتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ

وَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ
اور جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	اچھے	ہم انہیں عنقریب داخل کرینگے	باغات	بہتی ہیں	سے

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ہم عنقریب انہیں باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ

تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَآ	اَبَدًا	وَعْدَ	اللّٰهِ	حَقًّا	وَمَنْ	اَصْدَقُ
انکے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہینگے	اسمیں	ہمیشہ ہمیشہ	وعدہ	اللہ	سچا	اور کون	سچا

نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور کون ہے

مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ

مِنَ	اللّٰهِ	قِیْلًا	لَیْسَ	بِاَمَانِیِّكُمْ	وَلَا	اَمَانِیِّ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مَنْ یَّعْمَلْ
سے	اللہ	بات میں	نہ	تمہاری آرزوؤں پر	اور نہ	آرزوئیں	اہل کتاب	جو کرے گا

اللہ سے زیادہ سچا بات میں۔ (عذاب و ثواب) نہ تمہاری آرزوؤں پر ہے، اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو کوئی برائی

سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ

سُوْٓءًا	یُّجْزَ بِهٖ	وَلَا یَجِدْ	لَهٗ	مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِیًّا	وَّلَا نَصِیْرًا	وَمَنْ
برائی	اسکی سزا پائیگا	اور نہیں پائیگا	اپنے لئے	سے	اللہ کے سوا	کوئی دوست	اور نہ مددگار	اور جو

کرے گا اسکی سزا پائے گا اور اپنے لئے نہیں پائے گا اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ مددگار اور جو

یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

یَّعْمَلْ	مِنَ	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ	ذَكَرٍ	اَوْ	اُنْثٰى	وَهُوَ	مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓئِكَ
کرے گا	سے	اچھے کام	سے	مرد	یا	عورت	بشرطیکہ وہ	مومن	تو ایسے لوگ

اچھے کام کرے گا، مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت

یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾

یَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَلَا	یُظْلَمُوْنَ	نَقِیْرًا
داخل ہونگے	جنت	اور نہ	ان پر ظلم ہوگا	تل برابر

میں داخل ہوں گے اور ان پر تل برابر ظلم نہ ہوگا

(۱۲۲) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اَيْ وَعَدَ
هُمُ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَحَقَّهٗ حَقًّا
وَمَنْ اَيْ لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنَ
اللّٰهِ قِيْلًا ۝ قَوْلًا.

(۱۲۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے عنقریب ہم ان کو ایسے باغوں میں پہنچائیں گے جن کے نیچے پانی کی نہریں جاری ہیں وہ انہیں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے۔ اور اللہ سے زیادہ سچی بات کسی کی بات نہیں۔

(۱۲۳) وَنَزَلَ لَمَّا افْتَخَرَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَهْلُ
الْكِتٰبِ لَيْسَ الْاَمْرُ مَنُوْطًا
بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ
الْكِتٰبِ ؕ بَلْ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ اِمَّا
فِي الْاٰخِرَةِ اَوْ فِي الدُّنْيَا بِالْبَلَاءِ
وَالْمِحَنِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا
يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيْ
غَيْرِهٖ وَلِيًّا يَّحْفَظُهٗ وَّلَا نَصِيْرًا ۝
يَمْنَعُهٗ مِنْهُ

(۱۲۳) (اور جبکہ مسلمانوں اور اہل کتاب نے اپنے اپنے مذہب پر فخر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی) حاصل ہونا ثواب کا تمہاری آرزوؤں اور اہل کتاب کی تمناؤں پر متعلق نہیں بلکہ حصول ثواب اچھے عمل پر ہے جو شخص برا عمل کرتا ہے اس کا بدلہ دیا جاویگا خواہ آخرت میں یا دنیا میں اُس پر طرح طرح کی مصیبتیں اور بلائیں آئیں گی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ اللہ کے سوا وہ کسی کو اپنا حفاظت کرنے والا اور مددگار جو عذاب سے بچاوے نہ پاوے گا۔

(۱۲۴) وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ
ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يُدْخَلُوْنَ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ الْجَنَّةَ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ قَدْرَ نَقْرَةِ النَّوَاةِ

(۱۲۴) اور جو مرد یا عورت اچھے عمل کرے اور وہ مسلمان ہو، سو وہی لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور بقدر سوراخ گٹھلی کے بھی ان پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔

تشریح

(۱۲۲) اہل ایمان پر اللہ کے انعامات | اس کے مقابلے پر اللہ پر جو ایمان لاتے ہیں اور ایمان کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی پوری زندگی میں صحیح اعمال اختیار کرتے ہیں ان سے اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر سچا وعدہ کس کا ہو سکتا ہے کہ وہ ان کو اپنے انعامات سے نوازینگے اور ان کو ایسے باغ عطا کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہ ہمیشہ اسی راحت و آرام کی جگہ رہیں گے۔

(۱۲۳) معاملہ تمناؤں کا نہیں حقائق کا ہے | انجام نہ تمہاری تمناؤں پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر بلکہ انجام کی بنیاد یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس پوری کائنات میں بااختیار ہیں جو اس مالک حقیقی کی نافرمانی کرے گا وہ سزا پائیگا اس کائنات میں اللہ کے سوا نہ کوئی حمایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی اس کے حکم بغیر مدد کرنے والا ہے۔

(۱۲۴) جنت عمل سے ملے گی | جنت اللہ کے فضل اور اس کے رحم سے ملے گی۔ اور اللہ کی رحمت و فضل اسی کی طرف متوجہ ہوں گے جو اس کی فرماں برداری کرے گا اور اپنی پوری زندگی کو نیک راستے پر چلائیگا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں مرد و عورت کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ شرط ہے ایمان اور نیک اعمال اللہ تعالےٰ ایسے ہی لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کے ساتھ ذرا سی بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّ

وَمَنْ	اَحْسَنُ	دِيْنًا	مِّمَّنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَهُوَ	مُحْسِنٌ وَّ
اور کون کس	زیادہ بہتر	دین	سے۔ جس	جھکا دیا	اپنا منہ	اللہ کیلئے	اور وہ	نیکوکار اور

اور کس کا دین اس سے بہتر؟ جس نے اپنا منہ اللہ کے لیے جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے اور

اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى

اتَّبَعَ	مِلَّةَ	اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَاتَّخَذَ	اللّٰهُ	اِبْرٰهِيْمَ	خَلِيْلًا	وَلِلّٰهِ	مَا	فِى
اس نے پیروی کی	دین	ابراہیمؑ	ایک کا ہو کر رہنے والا	اور بنایا	اللہ	ابراہیمؑ	دوست	اور اللہ کیلئے	جو	میں

اس نے ایک کے ہو رہنے والے ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کی اور اللہ نے ابراہیمؑ کو دوست بنایا۔ اور اللہ کے لئے ہے جو

ع ۸/۱۱ ۱۵ السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِى	الْاَرْضِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ	شَىْءٍ	مُّحِيْطًا
آسمانوں	اور جو	میں	زمین	اور ہے	اللہ	ہر	چیز	احاطہ کئے ہوئے

آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔

﴿۱۲۵﴾ وَمَنْ اَیْ لَا اَحَدٌ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ اَیْ اِنْقَادَ وَاَخْلَصَ عَمَلَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
مُحْسِنٌ مُوَحِّدٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
اَلْمُوَافِقَةِ لِمِلَّةِ الْاِسْلَامِ حَنِيْفًا حَالٌ اَیْ
مَائِلًا عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ صَفِيًّا
خَالِصَ الْمَحَبَّةِ

﴿۱۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مِلْكًا وَّ
خَلْقًا وَّعَبِيْدًا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ
مُّحِيْطًا ۝ ع عِلْمًا وَّقُدْرَةً اَیْ لَمْ يَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِكَ

﴿۱۲۵﴾ اور اس شخص سے اچھا کس کا مذہب ہے جو اللہ کا فرماں بردار ہو اور خالص اسی کے لئے سب کام کرے اور حال یہ کہ وہ اسلام و توحید پر ثابت ہو اور مذہب ابراہیم کی پیروی کرے جو مذہب اسلام کے موافق ہے اور جس نے سب مذہبوں کو چھوڑ کر سیدھا دین اختیار کیا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا خالص دوست بنایا کہ اس کے دل میں اللہ کے سوا کسی کی محبت نہیں۔

﴿۱۲۶﴾ اور جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ ہی کی ملک اسی کی مخلوق اسی کے بندے ہیں اور اللہ کا علم اور قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ یعنی ہمیشہ سے اس میں یہ صفت قائم ہے۔

تشریح

﴿۱۲۵﴾ سب سے بہتر راستہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے | سب سے بہتر اور صحیح راستہ یہ ہے کہ ملت ابراہیمی کا اتباع کیا جائے ہر طرف سے یکسو ہو کر ان کے راستے کو مضبوطی سے تھام لیا جائے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست چن لیا تھا — بلکہ ابراہیم کا طریقہ اختیار کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حضرت محمدؐ پر ایمان لائے۔ اُن کے صحابہ میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ملتِ ابراہیمی میں پائی جانی چاہئیں۔ اہل کتاب ان کی پیروی کئے بغیر جھوٹی تمناؤں میں مبتلا ہیں۔

﴿۱۲۶﴾ ہر چیز کا مالک اللہ ہے | زمین آسمان میں جو کچھ ہے وہ بلا شرکت غیرے اللہ کی ملکیت ہے اور یہ ملکیت برحق ہے اس لئے کہ ان سب چیزوں کا پیدا کرنے والا اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اس کی گرفت سے کوئی بچ کر نہیں نکل سکتا۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

وَيَسْتَفْتُونَكَ	فِي + النِّسَاءِ	قُلِ	اللَّهُ	يُفْتِيكُمْ	فِيهِنَّ	وَمَا	يُتْلَىٰ	عَلَيْكُمْ
اور وہ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں	عورتوں کے بارہ میں	آپ کہیں	اللہ	تمہیں حکم دیتا ہے	انکے بارہ میں	اور جو	سنایا جاتا ہے	تمہیں

آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیں اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم (اجازت) دیتا ہے اور جو

فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

فِي	الْكِتَابِ	فِي	يَتَامَى	النِّسَاءِ	اللَّاتِي	لَا تُؤْتُونَهُنَّ	مَا + كُتِبَ	لَهُنَّ
میں	کتاب (قرآن)	(بارہ میں)	یتیم	عورتیں	وہ جنہیں	تم انہیں نہیں دیتے	جو لکھا گیا (مقرر)	انکے لئے

تمہیں قرآن مجید سنایا جاتا ہے یتیم عورتوں کے بارے میں جنہیں تم نہیں دیتے ان کا مقرر کیا ہوا (مہر) اور نہیں

وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا

وَتَرْغَبُونَ	أَنْ	تَنْكِحُوهُنَّ	وَالْمُسْتَضْعَفِينَ	مِنَ	الْوِلْدَانِ	وَأَنْ	تَقُومُوا
اور نہیں چاہتے ہو	کہ	انکو نکاح میں لے لو	اور بے بس	سے (بارہ میں)	بچے	اور یہ کہ	قائم رہو

چاہتے کہ ان کو نکاح میں لے لو اور بے بس بچوں کے بارے میں، اور یہ کہ تم یتیموں کے بارہ میں

لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ﴿۱۲۷﴾ وَإِنِ

لِلْيَتَامَىٰ	بِالْقِسْطِ	وَمَا تَفْعَلُوا	مِنْ + خَيْرٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	بِهِ عَلِيمًا	وَإِنِ
یتیموں کے بارہ میں	انصاف پر	اور جو تم کروگے	کوئی بھلائی	تو بیشک	اللہ	ہے	اسکو جاننے والا	اور اگر

انصاف پر قائم رہو اور تم جو بھلائی کروگے تو بیشک اللہ اس کو جاننے والا ہے اور اگر

امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ

امْرَأَةٌ	خَافَتْ	مِنْ + بَعْلِهَا	نُشُوزًا	أَوْ	إِعْرَاضًا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	أَنْ
کوئی عورت	ڈرے	اپنے شوہر سے	زیادتی	یا	بے رغبتی	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر	کہ وہ

کوئی عورت ڈرے (اندیشہ کرے) اپنے خاوند (کی طرف) سے زیادتی کی یا بے رغبتی سے، تو ان دونوں پر گناہ

يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ

يُصْلِحَا	بَيْنَهُمَا	صُلْحًا	وَالصُّلْحُ	خَيْرٌ	وَأُحْضِرَتِ	الْأَنْفُسُ	الشُّحَّ
صلح کرلیں	آپس میں	صلح	اور صلح	بہتر	اور حاضر کیا گیا (موجود ہے)	طبیعتیں	بخل

نہیں کہ وہ صلح کرلیں آپس میں اور صلح بہتر ہے، اور طبیعتوں میں بخل حاضر کیا گیا ہے (موجود ہوتا ہی ہے)

وَإِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

وَإِنْ	تُحْسِنُوْا	وَتَتَّقُوْا	فَإِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا
اور اگر	تم نیکی کرو	اور پرہیزگاری کرو	تو بیشک	اللہ	ہے	جو	تم کرتے ہو	باخبر

اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو بیشک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

﴿۱۲۷﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ يَطْلُبُوْنَ مِنْكَ الْفَتْوٰى
فِيْ شَانِ النِّسَآءِ وَمِيْرَاثِهِنَّ قُلِ لَهُمْ
اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي
الْكِتَابِ الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰيَةِ الْمِيْرَاثِ
يُفْتِيْكُمْ اَيْضًا فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا
تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ فُرِضَ لَهُنَّ مِنَ
الْمِيْرَاثِ وَتَرْغَبُوْنَ اَيُّهَا الْاَوْلِيَاءُ عَنْ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ لِدَمَامَتِهِنَّ وَتَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَتَزَوَّجْنَ طَمَعًا فِيْ مِيْرَاثِهِنَّ اَيْ
يُفْتِيْكُمْ اَنْ تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ وَفِي الْمُسْتَضْعَفِيْنَ
الصِّغَارِ مِنَ الْوِلْدَانِ اَنْ تُعْطُوْهُمْ حُقُوْقَهُمْ
وَيَامُرُكُمْ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ
فِي الْمِيْرَاثِ وَالْمَهْرِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ○ فَيُجَازِيْكُمْ عَلَيْهِ۔
﴿۱۲۸﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ مَرْفُوْعٌ بِفِعْلٍ يُفَسِّرُهٗ
خَافَتْ تَوَقَّعَتْ مِنْ بَعْلِهَا زَوْجِهَا نُشُوْزًا
تَرَفُّعًا عَلَيْهَا بِتَرْكِ مُضَاجَعَتِهَا وَالتَّقْصِيْرِ فِيْ نَفَقَتِهَا
لِبُغْضِهَا وَطُمُوْحِ عَيْنِهٖ اِلٰى اَجْمَلِ مِنْهَا اَوْ اِعْرَاضًا
عَنْهَا بِوَجْهِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَصَّالَحَا
فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الصَّادِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ يُصْلِحَا
مِنْ اَصْلَحَ بَيْنَهُمَا صُلْحًا فِي الْقَسْمِ وَالنَّفَقَةِ بِاَنْ
تَتْرُكَ لَهٗ شَيْئًا طَلَبًا لِبَقَاءِ الصُّحْبَةِ فَاِنْ رَضِيَتْ
بِذٰلِكَ وَاِلَّا فَعَلَى الزَّوْجِ اَنْ يُوَفِّيَهَا حَقَّهَا اَوْ يُفَارِقَهَا
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ مِنَ الْفُرْقَةِ وَالنُّشُوْزِ وَالْاِعْرَاضِ
قَالَ تَعَالٰى فِيْ بَيَانِ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَ
اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ شِدَّةَ الْبُخْلِ اَيْ

﴿۱۲۷﴾ ویستفتونك فی النساء الخ اور تم سے اے محمد عورتوں کی میراث
کے بارے فتویٰ چاہتے ہیں ان سے کہدو کہ اللہ تم کو ان کے
بارے میں فتوی دیتا ہے اور جو کچھ قرآن میں آیت میراث میں مذکور
ہے وہ بھی تم کو فتویٰ دیتی ہے ان یتیم عورتوں کے بارے میں
کہ جنکو تم میراث جو اُن کے لئے مقرر ہے نہیں دیتے اور بوجہ
بدصورتی کے نہ تم خود ان سے نکاح کرتے ہو نہ کہیں اور
ہونے دیتے ہو میراث کی طمع میں یعنی اللہ تعالےٰ تم کو یہ فتویٰ
دیتا ہے کہ ایسا نہ کرو۔

اور چھوٹے بچوں کے بارے میں یہ حکم فرماتا ہے کہ ان کے حقوق
ان کو دیدو اور یہ حکم فرماتا ہے کہ یتیموں کے بارے میں انصاف
کے ساتھ کھڑے ہو ان کی میراث اور مہر اُن کو دیدو اور
جو کچھ تم بھلائی کا کام کرتے ہو سو بیشک اللہ اس کو جانتا ہے
پس وہ تم کو اس کا بدلہ دیویگا۔
﴿۱۲۸﴾ اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی بے التفاتی اور عدم توجہی کا
خیال کرے اس سبب سے کہ اس کے پاس نہیں لیٹتا اور ہم بستر
نہیں ہوتا اور نہ اس کی خرچ کی خبرگیری کرتا ہے بوجہ بغض
و کراہت کے اور کسی دوسری خوبصورت عورت کی طرف التفات
و توجہ کرنے کی وجہ سے تو اس میں حرج نہیں کہ خاوند بیوی باہم صلح
کرلیں اس طرح کہ مثلاً عورت اپنے نفقہ میں سے کچھ
چھوڑ دے اور اپنے حقوق کا پورا مطالبہ اپنے خاوند سے نہ
کرے کچھ معاف کردے تاکہ خاوند اس کو نہ چھوڑے اور
صحبت باقی رہے پس اگر عورت اس امر پر راضی ہو فبہا ورنہ پھر خاوند
کے ذمہ یہ ہے کہ یا عورت کے پورے حقوق ادا کرے یا اس
کو طلاق دے اور صلح بہتر ہے چھوڑنے سے اور عدم توجہی اور اعراض سے
اللہ تعالےٰ نے انسان کی جبلی عادت کے بیان میں فرمایا اور آدمی نہایت بخل پر

جُبِلَتْ عَلَیْهِ فَکَاَنَّهٗ حَاضِرَتُهٗ لَا تَغِیْبُ عَنْهُ
الْمَعْنٰی اَنَّ الْمَرْاَۃَ لَا تَکَادُ تَسْمَحُ بِنَصِیْبِهَا مِنْ
زَوْجِهَا وَالرَّجُلُ لَا یَکَادُ یَسْمَحُ عَلَیْهَا بِنَفْسِهٖ
اِذَا اَحَبَّ غَیْرَهَا وَاِنْ تُحْسِنُوْا عِشْرَۃَ النِّسَاءِ
وَتَتَّقُوا الْجَوْرَ عَلَیْهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ فَیُجَازِیْکُمْ بِهٖ۔

پیدا کئے گئے ہیں کہ بخل ان کے ساتھ رہتا ہے کسی وقت غائب نہیں ہوتا۔ حاصل یہ ہے کہ عورت سے بھی یہ امید نہیں کہ اپنا کچھ حق خاوند کو معاف کرکے صلح کرلے اور خاوند سے بھی توقع نہیں کہ کچھ اپنے اوپر جبر کرکے باوجود محبت دوسری عورت کے اس بیوی کی طرف التفات کرے اور اسکی خبرگیری رکھے۔ اور تم عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرکھو اور اچھا برتاؤ رکھو اور ان پر زیادتی نہ کرو تو بیشک اللہ تم کو اچھا عوض دیگا کہ اسکو تمہارے کاموں کی سب خبر ہے۔

تشریح

(۱۲۷) یتیموں کے حقوق کی دوبارہ تاکید | سورۂ نساء کے شروع میں یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کے متعلق احکام بیان ہوئے تھے۔ اب جبکہ رسول پاکؐ سے بعض عورتوں کے ساتھ شادی کے متعلق فتویٰ پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سوال کا جواب دینے سے پہلے یتیموں کے تحفظ کے تعلق سے ان باتوں کو دہرایا جو سورۂ نساء کے شروع میں بیان ہوچکی تھیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ احکام یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تمہیں اس کتاب میں سنائے جارہے ہیں۔ یہ وہ احکام ہیں جن کا تعلق ان یتیم لڑکیوں سے ہے جن کے تم حقوق ادا نہیں کرتے اور نہ انہیں نکاح کرنے دیتے ہو کہ وہ مال جو ان کا ہے اور ان کے ماں باپ نے ان کے لئے چھوڑا ہے وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائیگا۔ اسی طرح وہ بچے جو کمزور ہیں کوئی ان کا سہارا نہیں ہے ماں باپ کا سایا انکے سر پر نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دیتا ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف کرو اور جو بھلائی بھی تم کروگے وہ بہرحال اللہ کے علم میں ہوگی اور اللہ تعالےٰ تمہیں اس کی جزا ضرور دینگے۔

(۱۲۸) عورتوں کے حقوق | اس آیت میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے جس کا ذکر آیت ۱۲۷ کے شروع میں آچکا ہے کہ لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ وہ فتویٰ کیا ہے جو تمہیں پوچھتے ہیں۔ فتویٰ کے جواب سے ہی اس سوال کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ سوال یہ تھا کہ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں ایک مرد لاتعداد نکاح کرسکتا تھا اور ان عورتوں کے کوئی حقوق مقرر نہ تھے۔ سورۂ نساء کی ابتدائی آیتوں میں حکم کیا گیا کہ ایک مرد زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں چار عورتوں کو رکھ سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں سب بیویوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ ضروری ہے۔ مساویانہ برتاؤ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر کسی شخص کی بیوی ماں بننے کے قابل نہیں ہے یا کسی بیماری کی وجہ سے اس کے ساتھ جسمانی تعلق قائم نہیں کیا جاسکتا تو کیا مرد مجبور ہے کہ دوسری شادی کی صورت میں دونوں کے ساتھ ایک جیسا تعلق رکھے اور اگر ایک جیسا تعلق ممکن نہ ہو تو کیا عدل کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ دوسری شادی کرنے کے لئے پہلی بیوی کو چھوڑدے اور اگر اس کی پہلی بیوی اسکی زوجیت میں رہنا چاہے تو کیا وہ اپنے بعض حقوق سے دستبردار ہوسکتی ہے —— ان سوالات کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ میاں بیوی اپنے حقوق میں کچھ کمی بیشی کرکے باہمی صلح کرلیں کیونکہ صلح ہر حال میں بہتر ہے۔ عام طور پر نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہوجاتے ہیں۔ عورت کی تنگدلی یہ ہے کہ بے رغبتی کے حقیقی اسباب کے باوجود وہ مرد سے رغبت کا مطالبہ کرے اور مرد کی تنگدلی یہ ہے کہ وہ عورت کو دبانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور تمہیں خدا کا خوف ہو اور اس خوف کی وجہ سے تم ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تو اللہ تعالےٰ تمہارے اس جذبۂ فیاضی سے اور طرزِ عمل سے بے خبر نہیں ہے۔

وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ

وَلَنۡ	تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا	اَنۡ	تَعۡدِلُوۡا	بَيۡنَ	النِّسَآءِ	وَلَوۡ	حَرَصۡتُمۡ
اور ہرگز نہ	کر سکو گے	کہ	برابری رکھو	درمیان	عورتوں	اگرچہ	بہتیرا چاہو

اور ہرگز نہ کر سکو گے اگرچہ تم بہتیرا چاہو کہ عورتوں کے درمیان برابری رکھو۔

فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَ

فَلَا	تَمِيۡلُوۡا	كُلَّ + الۡمَيۡلِ	فَتَذَرُوۡهَا	كَالۡمُعَلَّقَةِ	وَاِنۡ	تُصۡلِحُوۡا	وَ
پس نہ	جھک پڑو	بالکل جھک جانا	کہ ایک کو ڈال رکھو	جیسے لٹکتی ہوئی	اور اگر	اصلاح کرتے رہو	اور

پس نہ جھک پڑو بالکل (ایک ہی طرف) کہ ایک کو (آدھ) میں) لٹکتی ہوئی ڈال رکھو، اور اگر تم اصلاح کرتے رہو اور

تَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا (۱۲۹)

تَتَّقُوۡا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوۡرًا	رَحِيۡمًا
پرہیزگاری کرو	تو بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان

پرہیزگاری کرو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(۱۲۹) وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا تُسَوُّوۡا
بَيۡنَ النِّسَآءِ فِي الۡمَحَبَّةِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ
عَلٰى ذٰلِكَ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ اِلَى الَّتِيۡ
تُحِبُّوۡنَهَا فِي الۡقَسۡمِ وَالنَّفَقَةِ فَتَذَرُوۡهَا
اَيۡ تَتۡرُكُوا الۡمَمَالَ عَلَيۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ الَّتِيۡ
لَا هِيَ اَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ بَعۡلٍ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا
بِالۡعَدۡلِ فِي الۡقَسۡمِ وَتَتَّقُوا الۡجَوۡرَ فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوۡرًا لِمَا فِيۡ قُلُوۡبِكُمۡ مِنَ
الۡمَيۡلِ رَّحِيۡمًا ○ بِكُمۡ فِيۡ ذٰلِكَ

(۱۲۹) اور تم سے یہ ممکن نہیں کہ سب بیویوں کے ساتھ برابر محبت رکھو اگرچہ تم اس کی حرص کرو۔ سو بالکل عورت کی طرف نہ جھک جاؤ جس سے تم کو محبت ہے۔ حصہ اور خرچ میں برابری کرو ایسا نہ ہو کہ دوسری بیوی کو جس سے محبت نہیں معلق چھوڑ دو کہ نہ وہ بغیر خاوند کے ہو اور نہ خاوند والی اور اگر تم اصلاح کرو اور جس قدر ہو سکے عدل کرو اور ظلم سے بچو تو بیشک اللہ اس کو معاف فرما دیگا جو تمہارے دلوں میں کسی ایک کی محبت زیادہ ہے۔ اس بارہ میں اللہ تم پر مہربان ہے۔

تشریح

(۱۲۹) بیویوں کے درمیان مساوات کا مطلب | ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں اسلام ان کے درمیان اس طرح کی مساوات اور عدل کا مطالبہ کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طبعی رغبت اور پسند میں بھی سب کے درمیان برابری رکھی جائے کیونکہ عملاً ایسا ممکن نہیں ہے البتہ وہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ایسا مت کرو کہ بالکل ایک طرف کو جھک جاؤ اور دوسری بیوی کو درمیان میں لٹکائے رکھو کہ وہ ایسی ہو جائے جیسے اس کا کوئی شوہر ہے ہی نہیں بے رغبتی کے باوجود بھی جب وہ تمہارے نکاح میں ہے تو اس کے حقوق کا اور دلداری کا خیال رکھو۔ اپنے طرز عمل کو درست رکھنے کی کوشش کے باوجود پھر بھی کچھ کوتاہی رہ جائے تو اللہ سے ڈرتے رہو وہ بہت چشم پوشی کرنیوالا اور رحم فرمانے والا ہے فطری مجبوریوں کی وجہ سے جو تھوڑی بہت کوتاہیاں تم سے ہونگی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دیں گے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

وَاِنْ	يَّتَفَرَّقَا	يُغْنِ + اللّٰهُ	كُلًّا	مِّنْ	سَعَتِهٖ	وَكَانَ	اللّٰهُ	وَاسِعًا	حَكِيْمًا
اور اگر	دونوں جدا ہو جائیں	اللہ بے نیاز کر دیگا	ہر ایک کو	سے	اپنی کشائش سے	اور ہے	اللہ	کشائش والا	حکمت والا

اور اگر دونوں (میاں بیوی) جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو بے نیاز کر دیگا اپنی کشائش سے اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ

وَلِلّٰهِ	مَا	فِى	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِى	الْاَرْضِ	وَلَقَدْ + وَصَّيْنَا	الَّذِيْنَ
اور اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	میں	زمین	اور ہم نے تاکید کر دی ہے	وہ لوگ

اور اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور ہم نے تاکید کر دی ہے ان لوگوں کو جنہیں

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا

اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	وَاِيَّاكُمْ	اَنِ	اتَّقُوا اللّٰهَ	وَاِنْ	تَكْفُرُوْا
دی گئی جنہیں	کتاب	سے	تم سے پہلے	اور تمہیں	کہ	ڈرتے رہو اللہ	اور اگر	تم کفر کرو گے

کتاب دی گئی تم سے پہلے اور تمہیں (بھی) کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو گے

فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا

فَاِنَّ	لِلّٰهِ	مَا	فِى	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِى	الْاَرْضِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَنِيًّا
تو بیشک	اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	میں	زمین	اور ہے	اللہ	بے نیاز

تو بیشک اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، اور اللہ بے نیاز ہے، سب

حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

حَمِيْدًا	وَلِلّٰهِ	مَا	فِى	السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِى	الْاَرْضِ
سب خوبیوں والا	اور اللہ کیلئے	جو	میں	آسمانوں	اور	جو	میں	زمین

خوبیوں والا ہے اور اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں، اور جو زمین میں ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾

وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا
اور کافی	اللہ	کارساز

اور کافی ہے اللہ کارساز

(۱۳۰) وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا اَيِ الزَّوْجَانِ بِالطَّلَاقِ
يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا عَنْ صَاحِبِهٖ مِّنْ سَعَتِهٖ
اَيْ فَضْلِهٖ بِاَنْ يَّرْزُقَهَا زَوْجًا غَيْرَهٗ وَيَرْزُقَهٗ
غَيْرَهَا وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا لِّخَلْقِهٖ فِي
الْفَضْلِ حَكِيْمًا ○ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ
(۱۳۱) وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
بِمَعْنَى الْكُتُبِ مِنْ قَبْلِكُمْ اَيِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى
وَاِيَّاكُمْ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَنِ اَيْ بِاَنْ
اتَّقُوا اللّٰهَ خَافُوْا عِقَابَهٗ بِاَنْ تُطِيْعُوْهُ وَ
قُلْنَا لَهُمْ وَلَكُمْ اِنْ تَكْفُرُوْا بِمَا وُصِّيْتُمْ
بِهٖ فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ خَلْقًا وَمُلْكًا وَعَبِيْدًا فَلَا يَضُرُّهٗ
كُفْرُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا عَنْ خَلْقِهٖ
وَعَنْ عِبَادَتِهِمْ حَمِيْدًا ○ مَحْمُوْدًا فِيْ صُنْعِهٖ بِهِمْ
(۱۳۲) وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ كَرَّرَهٗ
تَاكِيْدًا لِتَقْرِيْرِ مُوْجِبِ التَّقْوٰى وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○
شَهِيْدًا بِاَنَّ مَا فِيْهِمَا لَهٗ

(۱۳۰) اور خاوند بیوی جُدے ہو جائیں طلاق کے ساتھ تو اللہ اپنے فضل سے ایک کو دوسرے سے بے پرواہ فرما دے گا کہ عورت اور جگہ نکاح کر لیوے گی اور خاوند کو دوسری بیوی مل جاوے گی اور اللہ کا فضل سب خلق پر وسیع اس کے سب کام حکمت و تدبیر کے ہیں۔

(۱۳۱) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور البتہ ہم نے وصیت کی اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو اور تم کو اے اہل قرآن اس بات کی کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور اس کی فرماں برداری کرو اور ہم نے تم کو اور ان کو یہ کہہ دیا کہ جو تم کو وصیت کی گئی ہے اگر تم اس کو نہ مانو گے تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کی ملک اسی کی مخلوق اور اسی کے بندے ہیں سو تمہارا کفر کرنا اس کو نقصان نہیں پہنچاتا اور اللہ اپنی مخلوق اور ان کی عبادت سے بے پرواہ ہے اس کے افعال لائق تعریف ہیں۔

(۱۳۲) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کے عذاب سے ڈرو اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔ اس بات میں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسی کی ملک ہے

(۱۳۰) میاں بیوی میں علیحدگی | اپنی شریکِ زندگی کو جہاں تک ہو سکے راحت سے رکھے اور اسکو ایذا نہ دے لیکن اگر دونوں میں نباہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو پھر الگ ہو جانا ہی مناسب ہے چونکہ شریعت کی نگاہ میں نکاح وہی زندہ نکاح ہے جو دونوں کے لئے باعثِ راحت ہو اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مُردہ نکاح کا بوجھ اٹھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس سے ڈرنا نہیں چاہیئے کہ الگ ہونے کے بعد ان دونوں کا گذر کیسے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا دامن بہت کشادہ ہے وہ اپنی قدرت سے دونوں کو ایک دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دیگا۔ عورت کے لئے بھی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی اور مرد کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کوئی انتظام فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑی حکمت والے ہیں۔

(۱۳۱) اللہ کی اطاعت بالکل برحق ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے | یتیموں کے بارے میں اور عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے جو احکام بیان ہوئے ہیں ان پر عمل کرنا اور اللہ کی اطاعت کرنا بالکل برحق ہے کیونکہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کا ہے۔ یہی بات ان لوگوں کو بھی بتائی گئی تھی جن کو تم سے پہلے ہم نے کتاب دی تھی۔ ان کو بھی ہدایت کی تھی اور تمہیں بھی ہدایت کرتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اس سے ڈرتے رہو اگر نافرمانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اسے تمہاری فرماں برداری کی ضرورت نہیں ہے وہ ہر تعریف کا مستحق ہے تمہاری تسبیح و تعریف کا محتاج نہیں ہے۔

(۱۳۲) اللہ ہی سب کا وکیل ہے | اللہ ہی سب کا وکیل اور کارساز ہے انسان کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے ان سب کا مالک اللہ ہے۔

اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡكُمۡ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاۡتِ بِاٰخَرِیۡنَ ؕ وَكَانَ

اِنۡ یَّشَاۡ	یُذۡهِبۡكُمۡ	اَیُّهَا	النَّاسُ	وَیَاۡتِ	بِاٰخَرِیۡنَ	وَكَانَ
اگر وہ چاہے	تمہیں لے جائے	اے	لوگو	اور لے آئے	دوسروں کو	اور ہے

اگر اللہ چاہے کہ تمہیں لے جائے (فنا کردے) اے لوگو! اور دوسروں کو لے آئے (لابسائے) اور

اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیۡرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا

اللّٰهُ	عَلٰی + ذٰلِكَ	قَدِیۡرًا	مَنۡ	كَانَ	یُرِیۡدُ	ثَوَابَ	الدُّنۡیَا
اللہ	اس پر	قادر	جو	ہے	چاہتا	ثواب	دنیا

اللہ اس پر قادر ہے۔ جو کوئی دنیا کا ثواب چاہتا ہے تو اللہ کے پاس

۱۹ ع ۸ ۱۶

فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۱۳۴﴾

فَعِنۡدَ اللّٰهِ	ثَوَابُ	الدُّنۡیَا	وَالۡاٰخِرَةِ	وَكَانَ	اللّٰهُ	سَمِیۡعًا	بَصِیۡرًا
تو اللہ کے پاس	ثواب	دُنیا	اور آخرت	اور ہے	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا

دنیا اور آخرت کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

۱۳۳ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡكُمۡ یَا اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاۡتِ بِاٰخَرِیۡنَ بَدَلَكُمۡ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیۡرًا ○ مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ بِعَمَلِهٖ ثَوَابَ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ لِمَنۡ اَرَادَهٗ لَا عِنۡدَ غَیۡرِهٖ فَلَمۡ یَطۡلُبۡ اَحَدُهُمَا الۡاَخَسَّ وَهَلَّا طَلَبَ الۡاَعۡلٰی بِاِخۡلَاصِهٖ لَهٗ حَیۡثُ كَانَ مَطۡلَبُهٗ لَا یُوۡجَدُ اِلَّا عِنۡدَهٗ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیۡعًا بَصِیۡرًا ○

۱۳۳ اگر اے لوگو اللہ چاہے تو تم کو نیست ونابود کرکے تمہاری جگہ اور مخلوق پیدا کردے اور اللہ اس پر قدرت رکھتا ہے جو شخص اپنے عملوں سے دنیا کا عوض چاہے سو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے جو چاہے لیوے۔ اس کے غیر کے پاس نہیں پھر ادنیٰ کو یعنی دنیا کا ثواب کیوں طلب کرتا ہے اور بڑے ثواب کو کیوں نہیں مانگتا کہ عمل خالص اسی کے لئے کرے کیونکہ مطلب اس کا سوا اللہ کے اور کسی کے پاس نہیں مل سکتا اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تشریح

۱۳۳ اللہ اس پر قادر ہے کہ تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے | اللہ تعالیٰ اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ تم سب کو فنا کرکے تمہاری جگہ فرمانبردار بندوں کو پیدا کرے۔ یہ بات اللہ کی قدرت سے بعید نہیں ہے وہ اس پر پوری قدرت رکھتا ہے اسلئے خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عبادت اور اطاعت کا محتاج نہیں ہے۔

۱۳۴ دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے اللہ کے پاس ہیں | اللہ کے پاس دونوں طرح کے فائدے ہیں۔ دنیا کے عارضی فائدے بھی اور آخرت کے مستقل اور پائیدار فائدے بھی اب یہ تمہارے حوصلے اور ہمت کی بات ہے کہ تم دنیا کے فائدے چاہتے ہو یا دنیا و آخرت دونوں کے۔ اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہیں اپنی عطا اور بخشش میں بھلے اور برے کی تمیز کرتے ہیں۔ تم نافرمانی کا راستہ اختیار کرکے ان بخششوں کی امید نہیں رکھ سکتے جو اس کے فرماں برداروں کے لئے مخصوص ہیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ

يٰاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْا	كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	بِالْقِسْطِ	شُهَدَآءَ	لِلّٰهِ	وَلَوْ
اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والے)	ہوجاؤ	قائم رہنے والے	انصاف پر	گواہی دینے والے	اللہ کیلئے	اگرچہ

اے ایمان والو! ہوجاؤ انصاف پر قائم رہنے والے، اللہ کے لئے گواہی دینے والے، اگرچہ

عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ

عَلٰٓى + اَنْفُسِكُمْ	اَوِ	الْوَالِدَيْنِ	وَالْاَقْرَبِيْنَ	اِنْ + يَّكُنْ
خود تمہارے اوپر (خلاف)	یا	ماں باپ	اور رشتہ دار	اگر (چاہے) ہو

خود تمہارے خلاف یا ماں باپ یا قرابت داروں (کے خلاف) ہو چاہے کوئی

غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

غَنِيًّا	اَوْ	فَقِيْرًا	فَاللّٰهُ	اَوْلٰى	بِهِمَا	فَلَا	تَتَّبِعُوا	الْهَوٰٓى	اَنْ تَعْدِلُوْا
کوئی مالدار	یا	محتاج	پس اللہ	خیر خواہ	ان کا	سو نہ	پیروی کرو	خواہش	کہ انصاف کرو

مالدار ہو یا محتاج ہو (بہرحال) اللہ ان کا (سب سے بڑھ کر) خیر خواہ ہے۔ سو تم خواہش (نفس) کی پیروی نہ کرو انصاف

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

وَاِنْ	تَلْوٗٓا	اَوْ	تُعْرِضُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا
اور اگر	تم زبان دباؤگے	یا	پہلوتہی کروگے	تو بیشک	اللہ	ہے	جو	تم کرتے ہو	باخبر

کرنے میں، اور اگر تم (گواہی میں) زبان دباؤگے یا پہلوتہی کروگے تو بیشک اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ

يٰاَيُّهَا	الَّذِيْنَ + اٰمَنُوْٓا	اٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَالْكِتٰبِ	الَّذِيْ + نَزَّلَ
اے	جو لوگ ایمان لائے (ایمان والو)	ایمان لاؤ	اللہ پر	اور اس کا رسول	اور کتاب	جو اس نے نازل کی

اے ایمان والو! تم ایمان لاؤ اللہ پر، اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ

عَلٰى + رَسُوْلِهٖ	وَالْكِتٰبِ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	مِنْ	قَبْلُ	وَمَنْ	يَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ
اپنے رسول پر	اور کتاب	جو	اس نے نازل کی	سے	قبل	اور جو	انکار کرے	اللہ کا

نازل کی (قرآن) اور ان کتابوں پر جو اس سے قبل نازل کیں اور جو انکار کرے اللہ کا

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَكُتُبِهٖ	وَرُسُلِهٖ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَقَدْ ضَلَّ	ضَلٰلًا	بَعِيْدًا
اور اس کے فرشتوں	اور اس کی کتابوں	اور اس کے رسولوں	اور روز آخرت	تو وہ بھٹک گیا	گمراہی	دُور

اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز آخرت کا تو بھٹک گیا دُور کی گمراہی میں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	ازْدَادُوْا	كُفْرًا
بیشک	جو لوگ	ایمان لائے	پھر	کافر ہوئے	پھر	ایمان لائے	پھر	کافر ہوئے	پھر	بڑھتے رہے	کفر میں

بیشک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے

لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

لَمْ يَكُنِ	اللّٰهُ	لِيَغْفِرَ	لَهُمْ	وَلَا	لِيَهْدِيَهُمْ	سَبِيْلًا
نہیں ہے	اللہ	کہ بخشدے	انہیں	اور نہ	دکھائے گا	راہ (راستہ)

اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں (سیدھی) راہ دکھائے گا۔

﴿۱۳۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ قَائِمِيْنَ
بِالْقِسْطِ بِالْعَدْلِ شُهَدَآءَ بِالْحَقِّ لِلّٰهِ
وَلَوْ كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ فَاشْهَدُوْا
عَلَيْهَا بِاَنْ تُقِرُّوْا بِالْحَقِّ وَلَا تَكْتُمُوْهُ
اَوِ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
اِنْ يَّكُنِ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ غَنِيًّا اَوْ
فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا مِنْكُمْ وَ
اَعْلَمُ بِمَصَالِحِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى
فِىْ شَهَادَتِكُمْ بِاَنْ تُحَابُوا الْغَنِىَّ
لِرِضَاهُ اَوِ الْفَقِيْرَ رَحْمَةً لَهُ لِ اَنْ
تَعْدِلُوْا تَمِيْلُوْا عَنِ الْحَقِّ وَاِنْ
تَلْوٗٓا تُحَرِّفُوا الشَّهَادَةَ وَفِىْ قِرَاءَةٍ
بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰى تَخْفِيْفًا اَوْ
تُعْرِضُوْا عَنْ اَدَائِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ

﴿۱۳۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ الخ اے ایمان والو ہو جاؤ قائم ہونے والے ساتھ انصاف کے سچی گواہی دینے والے واسطے اللہ کے اگرچہ وہ گواہی تمہارے نقصان کے لئے ہو۔ سو گواہی دو اپنے اوپر اسطرح کہ جو حق کسی کا تم پر ہے اس کا اقرار کرو اور چھپاؤ نہیں یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے قریب پر ہو جس کے اوپر گواہی دیتے ہو اگر وہ دولت مند یا محتاج ہے تو اللہ تم سے زیادہ ان کی بہبودی کو جانتا ہے جو وہ حکم فرمادے ویسا کرو گواہی دینے میں خواہش نفسانی کو دخل نہ دو کہ دولت مند کے خوش کرنے کے واسطے اس کے مقابل گواہی نہ دو یا محتاج پر رحم کرکے اس پر گواہی نہ دو حق بات سے پھر جاؤ انصاف نہ کرو اور اگر گواہی کو بدلو گے یا ادائے شہادت سے روگردانی کرو گے تو اللہ کو تمہارے عملوں کی خبر ہے پس وہ تم کو عوض دینے والا ہے۔

(۱۳۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا داوموا
على الايمان بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
محمد وهو القرآن وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ على الرسل بمعنى
الكتب وفي قراءة بالبناء للفاعل
في الفعلين وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ عن
الحق۔

(۱۳۶) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے پیغمبر اور قرآن پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور ان کتابوں پر جو پہلے پیغمبروں پر نازل ہوئیں ایمان لاکر ثابت رہو اور ایمان پر ہمیشگی کرو، اور جو کوئی کافر ہو ساتھ اللہ کے اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور پچھلے دن کے سو بیشک وہ حق سے بہت دُور جا پڑا اور بے راہ ہوا۔

(۱۳۷) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بموسى وهم
اليهود ثُمَّ كَفَرُوْا بعبادة العجل
ثُمَّ اٰمَنُوْا بعده ثُمَّ كَفَرُوْا بعيسى
ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا بمحمد لَّمْ يَكُنِ
اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ما اقاموا عليه وَلَا
لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ طريقا الى الحق

(۱۳۷) بے شک جو لوگ موسیٰ ؑ پر ایمان لائے یعنی یہود پھر کافر ہو گئے بچھڑے کو پوج کر، پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر عیسیٰ ؑ کے منکر ہو کافر ہوئے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے کفر میں زیادہ بڑھے ان کو اللہ کبھی نہ بخشے گا جب تک وہ اس کفر پر رہیں گے اور نہ انکو سیدھی راہ بتاوے گا۔

تشریح

(۱۳۵) حق وصداقت کے علمبردار بنو | ایک مومن ہونے کی حیثیت سے تمہارا مقام یہ ہے کہ حق وصداقت اور انصاف کے علمبردار بنو۔ تمہیں ظلم کو مٹانا چاہیئے اور اسکی جگہ حق وصداقت اور عدل وراستی کو قائم کرنا چاہیے۔ حق وصداقت کے لئے تمہاری گواہی صرف اللہ کے لئے ہونی چاہیئے چاہے اسکی زد تمہاری ذات پر تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر کیوں نہ پڑتی ہو پھر معاملہ مالدار کا ہو یا غریب کا ایس کسی کی رُو رعایت نہیں ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ تم سے زیادہ اپنے بندوں کا خیر خواہ ہے۔ اپنے نفس کی خواہش کے پیچھے لگ کر تمہیں عدل وانصاف کے راستے سے ہٹنا نہیں چاہیئے اگر تم نے لگی لپٹی رکھی یا صداقت سے پہلو بچایا تو یاد رکھو کہ تم جو کرتے ہو اللہ تعالےٰ اس سے باخبر ہیں۔

(۱۳۶) اہل ایمان ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں | ایمان لانے کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے تمام احکام پر دل سے یقین رکھو اگر اللہ کے احکام میں سے کسی ایک حکم پر بھی مکمل یقین نہ ہوگا تو یہ ظاہری اسلام اعتبار کے قابل نہیں ہے اسلئے جس چیز کو مانے سچے دل سے مانے پورے خلوص کے ساتھ اس پر یقین رکھے اور اپنی سوچ کو اپنی پسند ناپسند کو اپنی دوستی اور دشمنی کو اُس عقیدے کے سانچے میں ڈھالے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرے جس پر وہ ایمان لایا ہے۔ اور اگر کوئی اللہ کے احکام میں سے کسی حکم کا زبان سے انکار کرے گا یا زبان سے اقرار کریگا مگر سچے دل سے نہیں مانے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سچائی سے بہت دور نکل گیا ہے اور حق کے راستے سے بھٹک گیا ہے۔

(۱۳۷) جو لوگ ایمان لانے میں سنجیدہ نہیں ہیں اللہ کو بھی ان کی ضرورت نہیں ہے | وہ لوگ جو ایمان کو ایک کھیل اور تفریح سمجھتے ہیں کہ پہلے ایمان لے آئے پھر ایمان سے پھر گئے اور اپنے کفر وانکار میں آگے ہی بڑھتے چلے گئے ـــــــــــ گویا ایمان کیا ایک کھلونا ہو گیا کہ جدھر فائدہ دیکھا ادھر ہی کو چلے گئے خود بھی بھٹکے اور دوسروں کو بھی بھٹکایا اللہ تعالیٰ کو بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان کی مغفرت کرے یا ان کو ہدایت دے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۲۸﴾ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ

بَشِّرِ	الْمُنٰفِقِیْنَ	بِاَنَّ	لَهُمْ	عَذَابًا	اَلِیْمًا	الَّذِیْنَ	یَتَّخِذُوْنَ
خوشخبری دیں	منافق (جمع)	کہ	انکے لئے	عذاب	دردناک	جو لوگ	پکڑتے ہیں (بناتے ہیں)

منافقوں کو خوشخبری دیں کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر

الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ

الْکٰفِرِیْنَ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ + دُوْنِ	الْمُؤْمِنِیْنَ	اَیَبْتَغُوْنَ
کافر (جمع)	دوست	سوائے (چھوڑ کر)	مومن (جمع)	کیا ڈھونڈتے ہیں؟

کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟

عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۲۹﴾

عِنْدَ هُمُ	الْعِزَّةَ	فَاِنَّ	الْعِزَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِیْعًا
انکے پاس	عزت	بیشک	عزت	اللہ کیلئے	ساری

بے شک ساری عزت اللہ ہی کے لئے ہے۔

(۱۲۸) بَشِّرْ اَخْبِرْ یَا مُحَمَّدُ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ
لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ○ مُؤْلِمًا هُوَ عَذَابُ النَّارِ
(۱۲۹) اِلَّذِیْنَ بَدَلٌ اَوْ نَعْتٌ لِلْمُنَافِقِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ
الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
لِمَا یَتَوَهَّمُوْنَ فِیْهِمْ مِنَ الْقُوَّةِ
اَیَبْتَغُوْنَ یَطْلُبُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ
اِسْتِفْهَامُ اِنْکَارٍ اَیْ لَا یَجِدُوْنَهَا
عِنْدَهُمْ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ○
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا یَنَالُهَا اِلَّا اَوْلِیَاؤُهٗ۔

(۱۲۸) اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) منافقوں کو خبر دو کہ ان کے واسطے دوزخ کا عذاب تکلیف دینے والا تیار ہے۔

(۱۲۹) ایسے منافقین کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست بناتے ہیں اس خیال سے کہ کافروں کو زیادہ قوی سمجھتے ہیں کیا یہ منافقین کافروں کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں؟ ان کے پاس عزت نہ پاویں گے کہ بیشک دنیا و آخرت کی عزت اللہ کو ہے اور وہ اللہ کے دوستوں کو ہی ملیں گی۔

تشریح

(۱۲۸) **منافقین کے لئے عذاب کی بشارت ہے** ایسے منافقین جن کے لئے ایمان ایک کھیل بنا ہوا ہے اور جو اسلام کے خلاف خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔

(۱۲۹) **حقیقی عزت اللہ کی اطاعت میں ہے** جو لوگ اللہ کا انکار کرنے والوں کو اپنا سرپرست بناتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ساتھ رہ کر ہمیں کچھ عزت مل جائے گی اور اس کی وجہ سے اہلِ ایمان کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عزت کا مالک اللہ ہے وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے اگر حقیقی عزت چاہتے ہو تو وہ صرف اللہ کی اطاعت میں ہے جو تم سب کا مالک و معبود ہے۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ

وَقَدْ	نَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	فِي	الْكِتٰبِ	اَنْ	اِذَا	سَمِعْتُمْ	اٰيٰتِ
اور تحقیق	اتار چکا	تم پر	میں	کتاب	یہ کہ	جب	تم سنو	آیتیں

اور تحقیق (اللہ) کتاب (قرآن) میں تم پر (یہ حکم) اتار چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں

اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ

اللّٰهِ	يُكْفَرُ	بِهَا	وَ	يُسْتَهْزَاُ	بِهَا	فَلَا	تَقْعُدُوْا	مَعَهُمْ
اللہ	انکار کیا جاتا ہے	اس کا	اور	مذاق اڑایا جاتا ہے	اس کا	تو نہ	بیٹھو	ان کے ساتھ

کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہے تو اُن کے ساتھ نہ بیٹھو، یہاں تک کہ

حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ

حَتّٰى	يَخُوْضُوْا	فِيْ	حَدِيْثٍ	غَيْرِهٖ	اِنَّكُمْ	اِذًا	مِّثْلُهُمْ
یہاں تک کہ	وہ مشغول ہوں	میں	بات	اس کے سوا	یقیناً تم	اس صورت میں	ان جیسے

وہ مشغول ہوں اس کے سوا کسی اور بات میں، یقیناً اس صورت میں تم ان جیسے ہوگے

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ

اِنَّ	اللّٰهَ	جَامِعُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ الْكٰفِرِيْنَ	فِيْ	جَهَنَّمَ
بیشک	اللہ	جمع کرنے والا	منافق (جمع)	اور کافر (جمع)	میں	جہنم

بیشک اللہ جمع کرنے والا ہے تمام منافقوں اور کافروں کو جہنم میں (ایک جگہ)

جَمِيْعًا ۝١٤٠ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ

جَمِيْعًا	الَّذِيْنَ	يَتَرَبَّصُوْنَ	بِكُمْ	فَاِنْ	كَانَ
تمام	جو لوگ	تکتے رہتے ہیں	تمہیں	پھر اگر	ہو

جو لوگ تکتے (انتظار کرتے) رہتے ہیں تمہارا پھر اگر تم کو اللہ کی طرف

لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ

لَكُمْ	فَتْحٌ	مِّنَ + اللّٰهِ	قَالُوْا	اَلَمْ + نَكُنْ	مَّعَكُمْ	وَاِنْ
تم کو	فتح	اللہ کی طرف سے	کہتے ہیں	کیا ہم نہ تھے	تمہارے ساتھ	اور اگر

سے فتح ہو تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ اور اگر

كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ

کَانَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	نَصِيْبٌ	قَالُوْٓا	اَلَمْ + نَسْتَحْوِذْ	عَلَيْكُمْ	وَنَمْنَعْكُمْ
ہو	کافروں کے لئے	حصہ	کہتے ہیں	کیا ہم غالب نہیں آئے تھے	تم پر	اور ہم نے منع کیا تھا (بچایا تھا) تمہیں

کافروں کے لئے حصہ ہو (فتح ہو) تو کہتے ہیں کیا ہم تم غالب نہیں آئے تھے اور ہم نے تمہیں بچایا تھا

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ

مِّنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	فَاللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	يَوْمَ + الْقِيٰمَةِ	وَلَنْ	يَّجْعَلَ
سے	مسلمان (جمع)	سو اللہ	فیصلہ کرے	تمہارے درمیان	قیامت کے دن	اور ہرگز نہ	دے گا

مسلمانوں سے، سو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور ہرگز نہ دے گا

ع ۲۰ ۱۷

اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾

اللّٰهُ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	سَبِيْلًا
اللہ	کافروں کو	پر	مسلمانوں	راہ

اللہ کافروں کو مسلمانوں پر راہ (غلبہ)

(۱۴۰) وَقَدْ نَزَّلَ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ الْقُرْاٰنِ فِيْ
سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ اَنْ مُخَفَّفَةٌ وَاسْمُهَا
مَحْذُوْفٌ اَيْ اَنَّهٗ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ
اللّٰهِ الْقُرْاٰنِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ اَيِ الْكَافِرِيْنَ
وَالْمُسْتَهْزِءِيْنَ حَتّٰى يَخُوْضُوْا
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا
اِنْ قَعَدْتُمْ مَعَهُمْ مِّثْلُهُمْ
فِي الْاِثْمِ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ
جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ○ كَمَا اجْتَمَعُوْا فِي
الدُّنْيَا عَلَى الْكُفْرِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ
(۱۴۱) اَلَّذِيْنَ بَدَلٌ مِنَ الَّذِيْنَ
قَبْلَهٗ يَتَرَبَّصُوْنَ يَنْتَظِرُوْنَ

(۱۴۰) اور بیشک اللہ نے قرآن شریف میں تم پر یہ حکم اتارا جیسا کہ سورۂ انعام میں مذکور ہوگا کہ جب تم سنو قرآن کو کہ اس کا انکار کیا جاتا ہے اور اس کا ٹھٹھا کیا جاتا ہے پس ان کافروں ٹھٹھا کرنے والوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوں۔ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھوگے تو تم بھی گناہ میں مثل اُن کے ہو جاؤگے بیشک اللہ منافقوں کو اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا کرے گا جیسا کہ وہ دنیا میں جمع ہوکر انکار قرآن کی آیتوں کا اور استہزاء کرتے تھے۔

(۱۴۱) وہ منافقین جو تم پر مصیبتوں کے آنے کا انتظار کرتے ہیں۔

بِكُمُ الدَّوَائِرَ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ ظَفَرٌ وَغَنِيمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ فِي الدِّيْنِ وَالْجِهَادِ فَاَعْطُوْنَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ مِّنَ الظَّفَرِ عَلَيْكُمْ قَالُوْٓا لَهُمْ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ نَسْتَوْلِ عَلَيْكُمْ وَنَقْدِرْ عَلٰٓى اَخْذِكُمْ وَقَتْلِكُمْ فَاَبْقَيْنَا عَلَيْكُمْ وَ اَلَمْ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّظْفَرُوْا بِكُمْ بِتَخْذِيْلِهِمْ وَمُرَاسِلَتِكُمْ بِاَخْبَارِهِمْ فَلَنَا عَلَيْكُمُ الْمِنَّةُ قَالَ تَعَالٰى فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنْ يُّدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلَهُمُ النَّارَ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ ع طَرِيْقًا بِالْاِسْتِيْصَالِ

سو اگر تم کو اللہ کی طرف سے فتح اور لوٹ نصیب ہوتی ہے تو تم سے کہتے ہیں کہ ہم بھی تو مذہب میں تمہارے ساتھ اور جہاد میں تمہارے ساتھ شریک تھے۔ ہم کو بھی لوٹ میں سے حصہ دو اور اگر کافروں کو تم پر فتح ہوتی ہے تو ان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم نے تم پر یہ احسان نہیں کیا کہ باوجودیکہ ہم تمہارے پکڑنے اور مار ڈالنے پر قادر تھے اور غالب ہو گئے تھے ہم نے تم پر مہربانی کی اور تم کو کچھ نہ کہا اور مسلمانوں کو فتح پانے سے روکا ان کو غالب نہ ہونے دیا کہ ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا اور تم کو ان کے حال کی خبر دیتے رہے

سو اللہ تم میں اور ان میں قیامت کو فیصلہ کردے گا کہ تم کو جنت میں داخل کرے اور ان کو دوزخ میں ڈالے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر قدرت نہیں دیتا کہ وہ ان کو ہلاک کردیں اور نیست و نابود کرڈالیں۔

تشریح

(۱۴۰) ان مجلسوں میں شرکت جہاں اللہ کے دین کا مذاق اڑایا جارہا ہو | غیرمسلموں کی مجلس میں شریک ہونے کی ممانعت نہیں ہے لیکن اگر ایسی مجلس ہے جہاں اللہ کے دین کا اور اس کے احکام کا مذاق اڑایا جارہا ہو تو ایک مسلمان کی غیرت ایمانی ایسی مجلس میں شرکت کو کیسے گوارا کرسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی مجلس میں شرکت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صحیح معنیٰ میں مومن نہیں ہے اور اس کا شمار انہیں لوگوں میں ہوگا۔ ایسے کافر و منافق سب کو اللہ تعالےٰ جہنم میں ایک جگہ اکٹھا کردیگا یہ حکم سورۂ انعام کی آیت ۶۸ میں بھی بیان ہوا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب میں تمہیں پہلے بھی یہ حکم دیا جا چکا ہے۔

(۱۴۱) منافق کی نظر صرف اپنے فائدے پر رہتی ہے | ہر زمانے میں ایسے لوگ رہے ہیں کہ جو دونوں طرف سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اگر مسلمانوں کو کامیابی مل جائے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے ہیں اور اگر اسلام کے مخالفین کامیاب ہو جائیں تو کہتے ہیں کہ ہماری وفاداریاں تو آپ ہی کے ساتھ ہیں ایسے لوگوں کا فیصلہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمادیں گے۔ اور اس دن کے فیصلے میں منکرین حق کے اہل حق پر غالب آنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ دنیا میں بھی ایسے لوگ قابل اعتبار نہیں ہوتے اس طرح دیکھا جائے تو یہ سودا دنیا اور آخرت میں گھاٹے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَ

إِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ هُوَ	خَادِعُهُمْ	وَ
بیشک	منافق (جمع)	دھوکہ دیتے ہیں	اللہ	اور وہ	انہیں دھوکہ دے گا	اور

بیشک منافق دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور وہ ان کو دھوکہ (کا جواب) دے گا اور

إِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ

إِذَا	قَامُوْٓا	إِلَى	الصَّلٰوةِ	قَامُوْا	كُسَالٰى	يُرَآءُوْنَ	النَّاسَ
جب	کھڑے ہوں	طرف (کو)	نماز	کھڑے ہوں	سستی سے	وہ دکھاتے ہیں	لوگ

جب نماز کو کھڑے ہوں تو سستی سے کھڑے ہوں، وہ دکھاتے ہیں لوگوں کو

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ

وَ لَا	يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	إِلَّا	قَلِيْلًا	مُّذَبْذَبِيْنَ	بَيْنَ
اور نہیں	یاد کرتے	اللہ	مگر	بہت کم	اُدھر میں لٹکے ہوئے	درمیان

اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔ اس کے درمیان اُدھر میں لٹکے ہوئے ہیں

ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ

ذٰلِكَ	لَآ	إِلٰى + هٰٓؤُلَآءِ	وَ	لَا	إِلٰى + هٰٓؤُلَآءِ	وَمَنْ
اس	نہ	اِن کی طرف	اور	نہ	اُن کی طرف	اور جو۔ جس

نہ اِن کی طرف اور نہ اُن کی طرف ۔ اور جس کو

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ

يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَلَنْ	تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا	يٰٓأَيُّهَا	الَّذِيْنَ
گمراہ کرے	اللہ	تو ہرگز نہ	پائے گا	اسکے لئے	کوئی راہ	اے	جو لوگ

اللہ گمراہ کرے تو ہرگز اس کے لئے نہ پائے گا کوئی راہ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	الْكٰفِرِيْنَ	أَوْلِيَآءَ	مِنْ + دُوْنِ
ایمان لائے (ایمان والے)	نہ پکڑو (نہ بناؤ)	کافر (جمع)	دوست	سوائے

کافروں کو دوست نہ بناؤ سوائے

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ

الْمُؤْمِنِيْنَ	اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	عَلَيْكُمْ
مسلمان (جمع)	کیا تم چاہتے ہو	کہ	تم کرو (لو)	اللہ کا	تم پر (اپنے اوپر)

مسلمانوں کے، کیا تم چاہتے ہو کہ تم اپنے اوپر اللہ کا

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ

سُلْطٰنًا	مُّبِيْنًا	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	فِى	الدَّرْكِ + الْاَسْفَلِ
الزام	صریح	بیشک	منافق (جمع)	میں	سب سے نیچے کا درجہ

صریح الزام لو؟ بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں

مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾

مِنَ	النَّارِ	وَلَنْ + تَجِدَ	لَهُمْ	نَصِيْرًا
سے	دوزخ	اور ہرگز نہ پائے گا	انکے لئے	کوئی مددگار

ہوں گے اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائیگا۔

﴿١٤٢﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ بِاِظْهَارِهِمْ
خِلَافَ مَا اَبْطَنُوْهُ مِنَ الْكُفْرِ لِيَدْفَعُوْا
عَنْهُمْ اَحْكَامَهُ الدُّنْيَوِيَّةَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ مُجَازِيْهِمْ عَلٰى خِدَاعِهِمْ
فَيَفْتَضِحُوْنَ فِى الدُّنْيَا بِاِطْلَاعِ اللّٰهِ
نَبِيَّهُ عَلٰى مَا اَبْطَنُوْهُ وَيُعَاقَبُوْنَ الْاٰخِرَةِ
وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
قَامُوْا كُسَالٰى مُتَثَاقِلِيْنَ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ
بِصَلَاتِهِمْ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ يُصَلُّوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ○ رِيَاءً
﴿١٤٣﴾ مُذَبْذَبِيْنَ مُتَرَدِّدِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ
الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ لَآ مَنْسُوْبِيْنَ اِلٰى هٰۤؤُلَاۗءِ
اَىِ الْكُفَّارِ وَلَآ اِلٰى هٰۤؤُلَاۗءِ اَىِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ○ اِلَى الْهُدٰى

﴿١٤٢﴾ اِنَّ المنافقين يخدعون الله وهو خادعهم الخ بیشک منافقین
اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں ساتھ ظاہر کرنے خلاف اس کے جو اپنے
جی میں اعتقاد کفر رکھتے ہیں تاکہ اللہ کے احکام دنیا دیہ کو اپنے
اوپر سے دور کریں۔ اور اللہ ان کو بدلہ دینے والا ہے اس
ان کی دھوکہ دہی کا سو وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے کہ ان
کا حال مخفی اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرما
دیا اور آخرت میں انکے واسطے عذاب تیار ہے اور حال ان منافقین کا
یہ ہے کہ جب مسلمانوں کے ساتھ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں سستی سے
کھڑے ہوتے ہیں اور نماز ان پر بھاری ہوتی ہے لوگوں کے دکھلانے کو
نماز پڑھتے ہیں اللہ کے لئے نماز نہیں پڑھتے غرض انکی ریاکاری ہے۔
﴿١٤٣﴾ تردد میں پڑے ہوئے ہیں کفر اور ایمان کے بیچ میں نہ کافروں میں شمار
ہیں نہ مسلمانوں میں داخل۔ اور جس کو اللہ گمراہ
کرے اس کے لئے تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کوئی راہ ہدایت کی نہ پاؤگے۔

(۱۴۴) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ○ برهانا بينا على نفاقكم

(۱۴۴) اے ایمان والو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ان کو دوست بنا کر اپنے نفاق پر دلیل ظاہر اللہ کے سامنے پیش کرو۔ اور کوئی عذر تمہارا باقی نہ رہے۔

(۱۴۵) إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ○ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ○ مانعا من العذاب

(۱۴۵) بیشک منافقین دوزخ کے گڑھے اور نیچے کے طبقہ میں ہوں گے اور تم ان کے لئے کوئی عذاب سے بچانے والا نہ پاؤ گے۔

تشریح

(۱۴۲) **منافقین کی دغابازیاں** منافق، اسلام جن کے حلق کے نیچے نہیں اُترا، مگر دکھاوے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ دغابازی کر رہے ہیں مگر حقیقت میں یہ خود دھوکے میں مبتلا ہیں۔ اس وقت کے ماحول کے مطابق مجبوراً نمازوں میں شرکت کرتے ہیں مگر اس طرح کہ جیسے دل نہیں چاہ رہا ہے بڑے کسماتے ہوئے اٹھتے ہیں۔ ان لوگوں میں نماز کا کوئی ذوق و شوق نہیں پایا جاتا اور دل سے اللہ کو یاد نہیں کرتے۔ اس کے مقابلے میں سچے اہل ایمان بڑے شوق کے ساتھ اور اہتمام کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوتے ہیں اور دونوں کی حرکتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کون ان میں دکھاوا کر رہا ہے اور کون دل سے پروردگار کی بندگی کی راہ پر چل رہا ہے۔

(۱۴۳) **ہدایت طلب کے بغیر نہیں ملتی** یہ منافق اِدھر کے ہیں نہ اُدھر کے بھٹکتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جو خود ہدایت طلب نہ کرے اللہ تعالیٰ بھی اسکو ہدایت نہیں دیتے اور جب اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتے تو پھر اس کے لئے ہدایت کے سارے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ جب انسان میں طلب ہوتی ہے تو اللہ کی طرف اس کو توفیق ملتی ہے اور فکر و عمل کی راہیں اسکے لئے کھل جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ رزق بھی اسی راستے سے دیتے ہیں جس راستے سے مانگنے والا مانگتا ہے۔ اگر حلال راستے سے طلب کریگا اور اسکے لئے جدوجہد کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حلال راستے کھول دینگے۔ اگر خود انسان ہی حرام راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ بھی حلال رزق کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ غرضیکہ یہ انسان کی سچی طلب اور نیت پر منحصر ہے۔

(۱۴۴) **باطل پرستوں کی سرپرستی سے بچو** انسان کے اپنے جیسے خیالات ہوتے ہیں اسی طرح کے لوگوں سے وہ دوستی کرتا ہے اور ان کی رفاقت اختیار کرتا ہے۔ ایک مومن جس نے اللہ کی اطاعت کا راستہ اختیار کیا ہے اس کے لئے ایسے لوگوں کی سرپرستی اور دلی دوستی جن کی راہ بالکل مختلف ہے کہاں تک مناسب ہے ان کے ساتھ ایسے گہرے تعلقات کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوگا اور اس طرح اس پر اللہ کی حجت پوری ہو جائے گی۔ یہاں عام سماجی تعلقات پر جو مختلف لوگوں میں ہوتے ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اس دلی رفاقت کے ساتھ ہے جو دو انسانوں کو یک جان دو قالب بنا دیتی ہے۔

(۱۴۵) **منافقین کا کوئی مددگار نہ ہوگا** منافقین دوزخ کے نچلے درجے میں ہوں گے اور وہاں ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اس لئے ایسے لوگوں سے گہرے تعلقات رکھنا مومن کے شایان شان نہیں ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا

إِلَّا	الَّذِينَ	تَابُوا	وَأَصْلَحُوا	وَاعْتَصَمُوا	بِاللَّهِ	وَأَخْلَصُوا
مگر	جنہوں نے	توبہ کی	اور اصلاح کی	اور مضبوطی سے پکڑا	اللہ کو	اور خالص کرلیا

مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور (اپنی) اصلاح کرلی اور مضبوطی سے اللہ (کی رسی) کو پکڑ لیا، اور اپنا دین اللہ

دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ

دِينَهُمْ	لِلَّهِ	فَأُولَٰئِكَ	مَعَ	الْمُؤْمِنِينَ	وَسَوْفَ
اپنا دین	اللہ کیلئے	تو ایسے لوگ	ساتھ	مومنوں (جمع)	اور جلد

کے لئے خالص کرلیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور اللہ جلد

يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ

يُؤْتِ	اللَّهُ	الْمُؤْمِنِينَ	أَجْرًا	عَظِيمًا	مَا	يَفْعَلُ
دے گا	اللہ	مومن (جمع)	ثواب	بڑا	کیا	کرے گا

مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔ اگر تم شکر کروگے اور ایمان لاؤگے تو اللہ تمہیں

اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

اللَّهُ	بِعَذَابِكُمْ	إِنْ	شَكَرْتُمْ	وَآمَنْتُمْ	وَكَانَ	اللَّهُ	شَاكِرًا	عَلِيمًا
اللہ	تمہارے عذاب	اگر	تم شکر کروگے	اور ایمان لاؤگے	اور ہے	اللہ	قدرداں	جاننے والا

عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ قدرداں، خوب جاننے والا ہے

(١٤٦) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنَ
النِّفَاقِ وَأَصْلَحُوا عَمَلَهُمْ
وَاعْتَصَمُوا وَثَقُوا بِاللَّهِ
وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ
مِنَ الرِّيَاءِ فَأُولَٰئِكَ
مَعَ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَا يُؤْتُونَهُ
وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ
أَجْرًا عَظِيمًا ○ فِي الْآخِرَةِ

(۱۴۶) مگر جن لوگوں نے نفاق سے توبہ کی اور اچھے عمل کئے اور اللہ پر بھروسہ کیا اور خالص اللہ کے لئے عبادت کی اور ریاکاری سے بچے سو ان کو وہی ثواب عطا ہوگا جو مسلمانوں کو اور عنقریب اللہ تعالٰے مسلمانوں کو جنت میں بڑا ثواب عطا فرما دے گا۔

هُوَ الْجَنَّةُ

(۱۴۷) مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ نِعَمَهُ وَآمَنْتُمْ بِهِ وَالْاِسْتِفْهَامُ بِمَعْنَى النَّفْيِ أَيْ لَا يُعَذِّبُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا لِأَعْمَالِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْإِثَابَةِ عَلِيمًا ○ بِخَلْقِهِ۔

(۱۴۷) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اس پر ایمان لاؤ تو وہ تم کو عذاب نہ کرے گا اور اللہ مسلمانوں کو ان کے عملوں کا اچھا بدلہ دینے والا ہے۔ وہ اپنی مخلوق کا حال جانتا ہے۔

تشریح

(۱۴۶) توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیا جائے گا | ہاں جو لوگ دل سے توبہ کر کے اپنے طرز عمل کو درست کر لیں گے اور اپنی وفاداریاں اللہ کے ساتھ وابستہ کر دیں گے ایسے لوگوں کا انجام اللہ کے مومن بندوں کے ساتھ ہوگا اور اللہ تعالیٰ مومنین کو اجر عظیم سے نوازیں گے۔

(۱۴۷) اللہ تعالیٰ بہت قدردان ہیں | اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی فرماں برداری کی بہت قدر کرتے ہیں وہ خواہ مخواہ کسی کو سزا دینا نہیں چاہتے۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرو اور اسکے احسان کو مانو اور تمہارا عمل تمہارے جذبات کی گواہی دے تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدر نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سب کے حال سے خوب واقف ہیں اس لئے جو کچھ تمہارے دل میں ہوگا، تمہارے مخلصانہ جذبات اللہ سے چھپے نہیں رہیں گے۔

۱۸۰-انواع پر مشتمل

علوم ومعارف قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الاتقان

فی علوم القرآن

فہم قرآن کیلئے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

اردو اور عربی دونوں زبانوں میں دستیاب

Distributor for International Market :

FAISAL INTERNATIONAL

468,Gali Bahar Wali Chhatta Lal Mian
Daryaganj New Delhi.11002 Ph.0091-11-23245665
e-mail : faisal_india@rediffmail.com